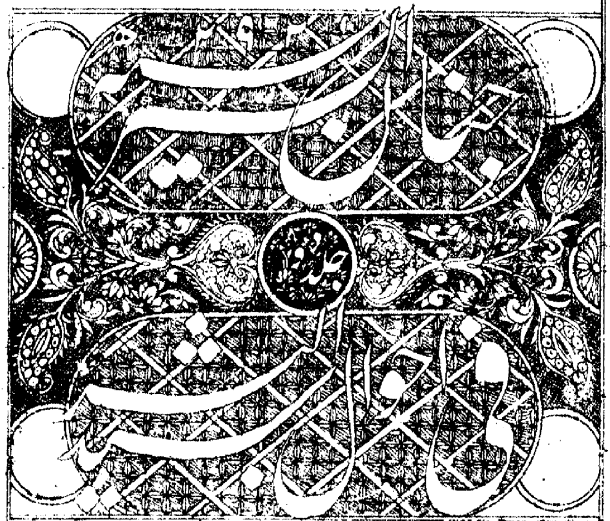
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188751
UNIVERSAL
LIBRARY

۹۲۲۶۹۷۱ ۱۱۴۷۷
ع-محمد
OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY
Call No. Accession No.
Author جنان اسیر
Title
This book should be returned on or before the date last marked below.

یا ایها النبی انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا



بہاریں طبع مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور سی یان وخندان ہوئے

یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا

سبحان اللہ یہ کتاب فیض نصاب جو تین دفتر اور بارہ سالوں پر مقسوم ہی اور ہر دفتر کے چہار رسالے ہیں مختلف
پر موزوں منظوم اور ذکر و کرامات کے اکثر مصارد و مباحث میں خواص و عوام میں متداول و مقبول بلکہ تین سو برس سے
اہل سنت کے محافل میلاد میں اسکے پڑھنے کا معمول ہی تصنیف جناب حضرت مولانا مولوی ابو الحسنات احمد رضا صاحب

حدائق بخشش

فی احوال سید البشر شایقوں کی کثرت خواہش پر بمبئی و بنگلور و مدراس میں تین بار طبع ہوئی اور عرصہ قریب میں یہ باب ہوگئی بعد اب
مصنف کے حسب التماس اگر ضمائم یقینیات و معجزات و خوارق کے بیان میں تحریر ہوا اور دو ہزار بیت زیادہ کے بعد جلد اول آئی
حضرت کے سنہ وفات تک کے حالات صحیح صحیح کو پہنچے کے سوا دیباچہ رسالے کے ساتھ مقدم فرمایا جلوم مجلس حضرت کے بشارہ و عامل عطا و فوز مبین ہوئے

یہ ہر دو جلد کمال التصحیح و التحقیح مطبع محمدی واقع بمبئی بنگلور میں طبع ہوئیں

دیباچہ انشاپرداز لطافت پیرا و سخن طراز نزاکت آرا نکتہ شناس معنی پرور فصاحت گستر قلندر حسین صاحب اطہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Checked 1978

جہان سخن میرائی ثنا سے اس بہار پیرا کے شاداب ہی کہ گلستان کا بن و من کان جسکے شمال جیب نوال سے نضارت یاب ہی چنار اسکی سرو کشش غم سے شرر بار۔ شقایق اسکے آتش لالہ من داغدار گل اسکے گنجینہ عالم راز سے زر در کنار۔ اور بلبل اسکے کارگاہ برگ ساز سے نغمہ در منقار۔ دہان غنچہ تبسم خنداں اسکے گویا۔ لب شگوفہ تبسیل ستایش مین اسکے وا۔

قطعہ

نوگل مرغان چمن محراب سیاز و صف او		دستک بال و پر طایر جلا صیقل میرند		در قعود ش چہرۂ آرا ہچو مرآت صبا		در سجود ش موج دریا سر بسامان میزند

نظم و نثر خامہ شناسین اس جوہر اول کے ہی جو سالار جیش مرسل کے ہی۔ نام اوثان انکی کتاب ہی۔ ناسخ ادیان انکا فصل الخطاب ہی۔ سر دفتر طراز ق و علم کوئی ایسا نہین۔ ضبط اطلاق اقلم انکے سوا نہین۔ اپنے نور شمع جمال سے ظلمت غوایت کو دور کیا۔ پل مین اس جہان سے طرف لامکان کے عبور کیا۔

غزل

سرو بستان اصطفا ہی ہ		ناز پروردۂ خدا ہی ہ		مرسل خاص کبریا ہی ہ		بندہ ہی لیک با خدا ہی ہ
مومنو اسکی ناؤ چلتی ہی		بحر رحمت مین ناخدا ہی ہ		سر کے بل چاہنے وہان جانا		زایرو تم کو دیکھتا ہی ہ

بعد ازین بیہ گلزار پر انوار ہمیشہ بہار سیر کرکہ جس مین چن چن گلہای بوقلمون شگفتہ اور تری شیفتگان گل باصنوبر کبھوس گلزار نظر فریب جنت کو ایک نظر دیکھے پھر نہ پوچھے کہ گل باصنوبر صرف کرد۔ اور شہید السیان مجمع الاشعا لکھین اس حدیقہ خوش اور رشحہ خرم و دلکش کلمتا بدہ کرے دیگر سوچے کہ کجا رباعی اور کجا غزل۔

غزل

جو مین اہل دل و دماغ سیر		وہ کرے اگے سیر باغ سیر		نور رحمت سے مستفیض ہے وہ بزم		جسمین روشن ہوا چراغ سیر
عاشقین رسول یزدان کو		کبھو حاصل نہین فراغ سیر		اسکی کیفیتون کا انکو مذاق ہ		جو مین صہبا کش باغ سیر
ظلمت جہل سے نکل باہر ہ		مات مین لیکے شہ چراغ سیر		شکر للہ جناب عبد الحی		مومنون پر کیا بلاغ سیر
		کر جہان سیر کی سیر اطہر		میٹھے میٹھے ملی سراغ سیر		

خیے کتاب کا مل النصاب کہ جسکی ہر بیت باب الرحمت ہی۔ اور ہر باب بیت الحرمت حروف نہین اشجار روادی ایمن مین نقطے نہین ازہار روانوار ارم گلشن مین ہر صفحہ صفحۂ داد مین السطور انہار نور پیر خرد کی داستان ہی۔ مقبول کبریا کا بیان ہی۔ ساقی دمہبا کی کیفیت نہین ساقی کوثر کی صفت ہی۔ شاہد قمر طلعت کی مدحت نہین صاحب شق القمر کی معرفت ہی۔

غزل

گل کا ہنسنا کہین بھنے کا چٹکنا دیکھو		بلبلو آکے یہ گلشن کا تماشا دیکھو		والضحیٰ غازہ ہی جسکا چہرۂ نورانی کا		کرکے اس رخ پہ گل ورد کو صدقہ دیکھو

سرگیں سرمۂ مارغ سے اکھیں جنکی — رونمائی کو لے آئے گس شہلا دیکھو — چرن باغ کے وہ کبک خراماں کا ہی — چشم دل کھول کے گلزار سیر دیکھو

ہان غزل اور قصاید جو پڑھے ہیں خوش الحان — کیسا یہ نظم ہی حاجت نہیں نغمہ دیکھو — پیچ طنز کے جو ہیں کھولنے والے استاد — پڑھکے سن بندش مضمون کا نتیجا دیکھو

خوب پڑھتے ہو میان مثنوی خاقانی — عرش و رنگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو — چمنستان سخن میں تو پھرا رہے ہو — اگے پرواز کرو طوبی و سدرہ دیکھو

مثنوی میر حسن کے ہی پڑھنے والے — کسی محفل میں سپر پڑھکر تو ذرا سا دیکھو — بیٹھتے اٹھتے جو بھرتے ہو دم شاہ مدار — کوئی دم اسکو بھی سالک جی ہو لا دیکھو

خاک کھلا ہی کیا اور میں گلکے کی — اسمیں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو — شغل طور میں تو پیر شرر کی بھی ہیں — ذکر نور نبوی میں ہی یہ نسخہ دیکھو

داستان ہے یہ گڑھنے رسول اللہ کی — تم بھی اطہر پڑھو یا اسکو سنو یا دیکھو

سبحان اللہ عجب گلزار غیرت فرحانہ کہیں چکور روایت سے معجزۂ شق القمر اظہار ہی چاند کا کہیت کرنا اس چمن میں نمودار ہی۔ بلبل خبر سے سبحان الذی اسری کی صدا آتی ہی۔ اور مسلسل اثر دق فتیلی کی ندا سناتی ہی۔ کہیں طوطی آیت الم نشرح لک صدرک کی تفسیر معانیہ کرتی ہی کہیں قمری حجت ظلہ ما انزلنا کی تقریر ہر آئینہ کرتی ہی۔ کہیں ارباصات صناعت کا چمن پھولا ہی۔ معجزات نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہی۔

قطعہ

ہی بہشت اس ہی جہان سیر نمد — آگاہ سے پوچھے تو میں واعظ کو کھاؤں — اک پھول جو اس باغ سے فتنہ کو سنگھاؤں — جاگے نہ کبھو صور سرافیل کے دم سے

کہ جسکو واعظ مو عظ رموز حقانی ناصح نصایح حدیث و قرانی ضرب المثل مثالان حقایق بمقتضی الحال نکتہ شناسان دقایق موزیست بدعت شکن مشید وحدت کثرت فکن حسان بلاغت سحبان فطانت سرا فضل ہمستن قبل

پیر روشن ضمیر عبدالحی — ہادی دستگیر عبدالحی — سب تفاسیر کا وہ مجمع ہی — اور احادیث کا وہ مرجع ہی

اور رموز مفسرین ہمام — انکی ہی ذات پاک میں فہ تمام — وعظ قرآن شروع اگر وہ کرے — ملا اعلی درود پر سننے لگے

جسکو فاروق دین بنا لکھا — اطہر پھر تو انکو کیا سمجھا ہو — محی دین سے ہی استفادہ کیا — بات پر انکے خرقہ تازہ کیا

محی دین انکو آفتاب علا — قطب دوران امام راہ ہدا — شمع کاشانہ مقام قدس — مہر قرب درہ تمام قدس

آشنای محیط رمز الہ — خاص درگاہ و سر حق آگاہ — عصر کا اپنے شیخ اکبر ہی — سیرت مصطفے کا مظہر ہی

انکی صحبت میں ہی خدا ملتا — مجھ سے مت پوچھیو کہا ملتا — خاص اسرار حق جو ہی مکشوف — انکی ہی ذات پاک پر مکشوف

جو کرا انکا عدو ہی نابکار — اسنے اللہ سے کیا پیکار

محیط اسرار الٰہی مورد انوار نامتناہی مخزن اصلین شرف عارفین شہنشاہ حفاظ کرام ملک الافاضل علام قافلہ سالار کاروان حجاج بیت اللہ مقدسہ الجیش عساکر ذوار روضۂ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حنفی المذہب صوفی المشرب دیوبند مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین لقب سید عبداللطیف نام کہ اس ملک کرنا تک میں نکا وہ جناب آسمان قباب ہی جیسا سند العلماء والاولیا حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں بان مقصری و لسانی حضرت کی توصیف میں لسان ناعتہ الغرض

قطب دوران کا یہ خلیفہ ہی — نائب خاص بو حنیفہ ہی — وعظ قرآن سنے تو لے سنے — اور حدیثاں سنے تو لے سنے

ہاتھ میں سنے جب لیا قرآن — ہو تفسیر غیبی کا سامان — کیسے کیسے میں خوبیاں نہیں — گرنہ باور ہو آپ اور دیکھیں

لیک دل بھی حسد سے ہو پاک ۔۔۔ ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک ۔۔۔ کوئی لکھے جو زلف و خط مین غزل ۔۔۔ جیسے سودا و میر مستکمل

لوگ انکو عزیز رکھتے ہین ۔۔۔ نیک بدین تمیز رکھتے ہین ۔۔۔ وصف کرتا ہون ایک دیشا نکا ۔۔۔ فاضل و مولوی دوران کا

اسکو اپنی نظر سے دیکھینگے ۔۔۔ کیون نہ در و گہر سے دیکھینگے ۔۔۔ ہان خبردار کہا کہا اطہر ۔۔۔ تو کہان اور شیخ بحر و بر

ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے ۔۔۔ زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے ۔۔۔ ایسی خوبی ہے اسکی تصنیف ۔۔۔ حرز جان کرتے ہین وضع شریف

متصل ازین کئی مطابع مین مطبوع ہوئی آفاق مین دلپسند و مطبوع ہوئی الحال فرخندہ مآل مصنف مدظلہ العالی کی پیرایۂ تزاید و تصحیح سے یہ جریدہ رعنا تجلی ہوئی از سر نو زیور تحقیق و تنقیح سے متحلی ہوئی۔

غزل

شاہد مجلۂ جہان ہی یہہ ۔۔۔ گل گلزار حوریان ہی یہہ ۔۔۔ در رخشان بحر و کان ہی یہہ ۔۔۔ مہر تابان آسمان ہی یہہ

اس مین ہی ذکر نور پاک نبی ۔۔۔ شمع بزم جہان و جان ہی یہہ ۔۔۔ اس مین ہی حال صاحب معراج ۔۔۔ سلم اوج آسمان ہی یہہ

اسمین غزوات مین پیمبر کے ۔۔۔ کہ مصاف مجاہدان ہی یہہ ۔۔۔ اسکی گلبانگ مین سرایہ دین ۔۔۔ مرغ لاہوت آشیان ہی یہہ

اسکے پڑھنے مین حزن شیطان ہے ۔۔۔ مقر عہ پشت دشمنان ہی یہہ ۔۔۔ اسمین اعمال کے مین ترغیبات ۔۔۔ ہادی جادہ جہان ہی یہہ

مراتب معجزات و ارہاصات ۔۔۔ عقل حیران ہووہ بیان ہی یہہ ۔۔۔ اسمین کذب و کجی کو راہ نہین ۔۔۔ ذکر اسرار و داستان ہی یہہ

منقسم بچہار چمن ہی بغیرت ارم و عدن ہی چمن اول مسمی بہ **انوار نبوت** کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن مفتعیل اور وزن اسکا مخزن اسرار خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملا جامی کا ہی چمن دوم مشہور بہ **گلزار نبوت** کہ جسکا وزن فاعلاتن فعلن جو سبحۃ الابرار مولانا جامی کا ہی چمن سیوم موسوم بہ **بہار نبوت** کہ مانند حدیقہ حکیم سنائی اور ہفت پیکر خواجہ نظامی جو وزن مین فاعلاتن مفاعلن فعلن کے منظوم ہی چمن چہارم معروف بہ **اخبار نبوت** بوزن فاعلاتن فاعلات کہ جس مین منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار و مثنوی مولانا روم ہے۔

غزل

ذکر خیر البشر جہان سیر ۔۔۔ دافع اثم و شر جہان سیر ۔۔۔ در کان سیر جان سیر ۔۔۔ کان لعل و گہر جہان سیر

ابر رحمت مطر جہان سیر ۔۔۔ بحر رافت اثر جہان سیر ۔۔۔ نگری یک نظر جہان سیر ۔۔۔ ہست نور البصر جہان سیر

سالکان سبیل عقبیٰ را ۔۔۔ زاد راہ سفر جہان سیر ۔۔۔ معطی اہل قرات و سماع ۔۔۔ اجر بعید و مر جہان سیر

ہوس روئے مصطفےٰ داری ۔۔۔ چشم بکشا نگر جہان سیر ۔۔۔ گر بجان تو ارزد ارزانست ۔۔۔ جان سپارہ و بر جہان سیر

ای مناجاتیان عرض بہشت ۔۔۔ دارد از خلد اثر جہان سیر ۔۔۔ والہ یار مژدہ باد کہ ہست ۔۔۔ شاہد غنچہ گر جہان سیر

ہان جوانان باغ و بستان سیر ۔۔۔ ہست گلزار تر جہان سیر ۔۔۔ یادگار جناب **عبدالحی** ۔۔۔ نامہ معتبر جہان سیر

از پی عاشق رسول اللہ ۔۔۔ ورد شام و سحر جہان سیر ۔۔۔ ہادی جادہ ہدیٰ **اطہر** ۔۔۔ شد جہان سیر جہان سیر

سال طبعش چہ گفت ہلم غیب ۔۔۔ قصہ معتبر جہان سیر

چمن اول انوار النبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — مطلع انوار کتاب کریم — جان ہیہ دروازۂ قرآن ہی — مجمل قرآن ہی یہ تخم سا — اور ہی قرآن مفصل یہ کیا

جتنے مضامین ہیں قرآن میں — وحی ہیں وہ سب اسی فرقان میں — فردہ وہ رحمت رحمان ہی — وہ اسلے ہر حرف کے ای ماہ خبر — مروی ہیں ان تین ہزار ای تمام

جانیں ملک ایک ہزار اسنے ہیں — ایک ہزار اسم بھی پیغمبران — چار ہزار اسکے مضاوی شمر — جانے اللہ تعالی کے نام — نہیں ہے انجیل میں نہ تاریان

تین ہے آنے پہ زبور ای میں — اور بفرقان معظم یقین — آنے ہیں نور کے اپر نور تمام — تین ہے آنے ہیں ان چار میں سے کلمہ — نام ہی وہ خلق ہے پنہان یہ

اور یہ ہر نامۂ قرآن میں — آنے جو تسمہ اسم یہ منوان میں — یعنے ہی اللہ و رحمان رحیم — اغلق کے ہیں علم ہیں ان سب یہ نام — اور ہی ایک نام جملہ خدا — چار دن کتابوں جو ہیں ای ہادی

اور کلمات اسکے کچھ ہیں چہار — اور گنہ کے بھی ہیں لرزاں چار — جو تہ ہے یکبارہ اسے ای فہیم — گر یاد وے اسمای پر اسم ہیں — ہو نیگے منفود یے انواع چار

حمد تہ ہم ہے ہمکیں ای خدا — شکر یہ نعمت کا بھی کیوں ہو ادا — ظاہر و باطن کے ہو ہے چار سب — جو تہ ہے اسکو کلیوں ای کیا — پس ہی یہ امید ہیں بیشتر

کر تو یقیں غایت رحمت کے سات — دیوے ہیں بخش سقر سے نجات — لیکن اسکا جو معظم ہی باب — دیتا ہی رحمت سے تہ بے خوف خطر — پس ہیں یہ رحمت و دیا نور وجود

شکر ہیں صورت انسان دیا — عقل دیا جسم دیا جان دیا — گر چہ نہ بخشش کے ہیں ہم سزاوار — پر تری رحمت کے ہیں امیدوار — ہم دم محو تھے سب ای ودود

اور ہیں یک نعمت غلمی دیا — شکر مسلمان بنایا ہیں — خلعت ایمان پہنایا ہیں — اور کیا ہمکو اخیر ای ام — خیر ام جو ہی امیر ای ام

مالک دین مہتر کل مہتران — ختم رسل خاتم پیغمبران — جنبش اول ز محیط قدم — جسکے ہیں تابع رسل و انبیا — جسکی ہی رحمت بہ کل عالمیں

جسکو کہ قرآن میں ای رب کریم — نام لیا اسکا رؤف و رحیم — جسکی اطاعت ہی اطاعت تری — رحمت عالم ہی تہیں جسکی ذات — تیرا ہمیر بھی رؤف و رحیم

جسکیلئے عالمیں ہمکو پیدا کیا — جون تری رحمت سے ہی ہے کام — ذات تو بی تیری رؤف و رحیم

اور پیمبر سے ہمارے کبھی — ہمکو جدائی بھی نہ دیجے کبھی — یوں ہی امت میں دعوت و نجات — حشر اس امت میں بھی ہو تو نجات

کر تو ہمیں اسکی زیارت نصیب — اسکی محبت میں ہمیں کر فنا — پیروی میں اسکے ہمیں کر خدا — ذکر تو ہے ذکر اسکے ہیں احترام

ہم سے تحیات صلوۃ و سلام — دوز جہاں ہیں شفاعت نصیب — زیر لوا اسکے ہیں دے کے جا — حشر میں ساتھ اسکے ہیں محبت لجا

حضرت بوبکر و عمر با فتوح — بیکس و تنہا سے صحابہ مآب — اسکے بھی سب حضرت یار صحاب — محمل اتباع و اصحاب پر

نور بصر جسکے حسین و حسن — مورد تشبیہ براہیم و نوح — حضرت عثمان ذوالنورین — لوط کے ہارون کے موسی کے مثیل

لخت دل سید عرب و عجم — ہر دو شہادت کے ضیا بخش ہیں — پاک بے سبطین کی اولاد سے — آل پیمبر کی وہ اجداد سے

جنت ہے لیا زیب یہ ہیں متین — جن سے ہوئے دین کے رکن رکین — ایسے ہوئے دین کے رکن رکین — آل پیمبر کی وہ اجداد سے

لیے ائمہ کو اور افراد کو | کل اقطاب کو اوتاد کو | فضل سے حق اپنے ہی ظاہر کیا | جنکو ہدایت کے مظاہر کیا | آل رسول کے نبوت کے سات | جنکو ہی تشبیہ زندوے صفات
شک ملیک ہی یقین جنکی آیات | اور دم عیسیٰ ہی یقین جنکی بات | سید شہدا کا خلف باصفا | نام علی حضرت زین العبا | باقر و جعفر دو گرامی مگر | اوج امامت کے ہیں شمس و قمر
چشمۂ جود و کرم مرتضیٰ | مطلب جہان کا ظلم و موسیٰ رضا | قدوۂ ابرار تقی و نقی | زبدۂ اخیار تقی و نقی | منبع اسرار حسن عسکری | مظہر ولایت میں جیسے سرور ہی
عالم طفلی میں دیا تھا ندا | خوف سے خالق کے ہزاروں سدا | اور ابو القاسم والا نسب | نام محمد ہی و مہدی لقب | سایہ یے اقطاب ہیں دونوں مہین | سید شہدا کے سب اولاد مہین
 | | اسد ہا و لاد امام حسن | ایسی ہی اقوار جو ہے پاک تن

منقبت غوث الثقلین غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ

خاص وہ محبوب خدا کریم | جسکو ولایت میں ہی شان امیر | غوث جہان فخر زمین و زمان | سید اقطاب سر سروران | مطلع انوار رموز خدا
افسر زیبائے سر غوثیت | بلبل شیدائے گل قربت | خیر و ارباب ولایت ہی جو | بادشہ ملک کرامت ہی وہ | جسکا ہی ہر ہر لفظ ہی عرفان نشان | مجمع اسرار کنوز خدا
 | | | | | فخر جہان شیخ ہی شیخ زمان

مدح قدوۃ العارفین عمدۃ المعاصرین یحیی وسیدی مولوی حافظ حاجی محی الملۃ والدین سید عبد اللطیف قادری مدظلہ العالی

خاص و اشیخ ہی شیخ ہی شیخ | قدوۂ ارباب وثوق و رسوخ | اوج حقایق کا ہی بدر منیر | ملک معارف کا امیر کبیر | ملت اسلام کا رکن رکین | صاحب آل عامی دین محی دین
عالم فاضل ہی شریعت مہین | عارف کامل ہی طریقت مبین | شیخ محقق خلف بدر الحسن | نیر اوج شرف بدر الحسن | اسم شریف اسکا ہی عبد اللطیف | محی دین ہی عرف لقب ہی شریف
پیری حسینی حسنی مادری | مذہب و مشرب حنفی قادری | سلسلۂ قادریہ عالیہ | پس ہی مرا شیخ معظم وہی | یہ سر اول ہی معظم وہی
 | | اوسکی وساطت سے ہی مجھکو خدا | غوث کے خدام میں داخل کیا | شکر ہی اس فضل سے پروردگار | حشر کرے اسکے قرین مجھا

فضیلت ذکر نبوی و سیر مصطفوی اور سبب عظیم اس کتاب جامع التعظیم کے بیان میں

دیکھے آئی ہی حدیث صحیح | سرور عالم نے کہا ہی صریح | جو کرے کسکے دوست کسکو محبت | یاد کرے گا وہ اسکو بہت | ذکر ہی محبوب کا پس ہر گھڑی | اسکی محبت کی علامت یہی
تذکرہ محبوب کا ہو جسقدر | اصل محبت ہو قوی اسقدر | کہ نہ کرے جو کہ مجھے دوست | بچوں سے اور باپ سے ماں سے پیارا | اپنے ملک جسم سے جان سے پیارا
تو وہ مسلمان نہوا ہی ابھی | صاحب ایمان نہوا ہی ابھی | شجرۂ ایمان کی ہی اصل اصول | اور محبت کی قوی منزلت
معرفت حضرت خیر البشر | جان ہی موقوف بر علم سیر | اسکے فضائل کو پچھانیں ضرور | نور سے ہی اسکے خدائی ظہور | جو ہر قرب و فرحت ہی ہر ہر صفت
حمل و ولادت میں جو اسکے خدا | معجزے بے انتہا ظاہر کیا | کرکے عدو اوسکی تھی سازجان | حق نے مگر اسکو رکھا درمیان | جو کہ کیا ساری جہان کا ظہور
اسکو دیا درجہ معراج وہ | اسکو دو عالم پہ دیا تاج و | عرصۂ دس سال میں جو اسکا | شرق سے تا غرب کیا ہی ظہور
اسکے سب اعدا کو کیا خوار زار | فتح و ظفر اسکو دیا کردگار | جو طرف اسلام کو پھیلا دیا | کفر و شرک کو کر دے برہم
جور و جفا سے بہت سہہ لیا | اسکے ملائن ہوے ناچار | جو ہوے سرکش سو نہ پائے امان | راہ میں مولا کے بہت جان دے
دین خدا جب کہ یہ کامل ہوا | شہرۂ توحید کی دینے کو دا | راہ میں مولا کے کیا جی نثار | اسکے صحابہ بھی اسی کے لئے
لابد و لازم ہی مسلمان تمام | شاہ نے دنیا سے کیا انتقال | آپہ خدا سے ہو سلام و صلات | فوز کی وہ ذکر سے لے تا وفات | جاننا احوال شہ کائنات
ذکر میں اس شاہ کے رہتے تھے سب | ہو کے یقین باعث قرب خدا | فرض ہی امت پہ وہ محور ذکر | سید کونین پیمبر کا ذکر
جبکہ ہوا اس طرح رسول خدا | کر کے وہ ابلاغ رسالت ادا | ذکر سے اسکے بدکا وہ رب | لاتے تھے بے شبہ تو سل سبب
ذکر میں اس شاہ کے پیغمبرین | دیتے تھے اسکی ہی بشارت سدا | ذکر سے اسکے بدکا وہ رب | لاتے تھے بے شبہ تو سل سبب
ذکر کی کثرت تو ہا حال و قیل | ہم رہیں کیا چیز کریں اب خیال | کیوں نہ رہیں ذکر میں اسکے سدا | ذکر ہی عین ہی ذکر خدا
ذکر شہنشاہ رسل ای پسر | کثرت ذکر ہی دلیل | پس ہوا امت کو یہ لازم بھی | صبح و مساکثرت ذکر نبی | تذکرۂ طاہ یٰسین | جبکہ رکھے شان عبادات یقین
در عربی فارسی ای یا مرو | اسکے سیر و شمایل کا ذکر | عادت و اخلاق و فضائل کا ذکر | افضل کل نفل عبادات ہی | اعظم قربات و مثوبات ہی
شہ کی سیر میں ہیں بہت سے کتب | لیک ہی ہندی زبان میں کم جو | اس لئے ہم نے کیا سیر ہندیان | عالم علامہ و حید زمان | باقر آگاہ فضیلت نشان

صدر سریر شاہ بشیر و ندیر — آیت رسالہ بی لکھا بے نظیر — ہشت بہشت اسکو سزاوار تھا — ویرے جزا اسکو خدا انعام
تین رسالوں مین لکھا مختصر — کیونکہ وہ علامہ نیکو سیر — شبہ کے بشارات بھی معجزات — اور خصائص بھی شمائل صفات — لیک وہ احوال شہ کائنات — نور و لادت سے بقین وفات
اس ہی لئے نور سے تا وفات — ذکر وہ اجمال کے لایا ہی بیان — اس ہی لئے بعض تحیر مرے — اس سے بھی پیر ہے تشنگان — پانچ رسالون مین لکھا ای میان
یک رسالہ مین لکھا دیر سیر — بوجہ تواند بیشہ نظیر ہے — لایا وہ احوال بہ تفصیل سے — جیکہ بہت شوق و تمنا کے
اس لئے پہر عزم کیا ہون مصیر — ذکر وہ نسخے مین کیا مین تمام — فرشتہ تفصیل مین ہی ازشوق جان — اور محبت کا نبی کے بیان
یمن سے رسالہ احمد کے خدا — جلد پہیہ پر لاوے مراد ما — شاہ کے احوال کی تفصیل مین — چار چمن چار رسالے لکھون — مدن کو ہر یک کے جدا ہی کرون
پہلی تفاسیر مین نفع العزیز — فارسی مین تفسیر و حدیث و سیر — ازمن تفسیر و حدیث و سیر — فارسی مین چار کتابون مین یکجا — مین نے چہ ہی یاد رکھا ہی یاد
روضۂ احباب معارج ہی جان — اور شواہد و معارج ہی جان — ماثبت اول ہی لواحب دگر — کہ مین نے چاہا آمینہ رو نما
گرچہ یہ چارون بھی مین مختصر — لیک معارج کو ہی شان دگر — چارون بھی عمدہ ہین بے مرین — باقر آگاہ نفیسات آب — خوب کہا ہی یہ سخن با صواب
ہی مجھے مقصود کہ سمجھین عوام — شعر کی ہرگز نہ ترکت سے کام — دوسرے کتابون سے بھی لے سکے — مین نے لیا انکی سند و نگاہ — اب جو ہی اس ملک مین کنعانی زبان — کرتا ہون مین اسی زبان پر بیان
جلد دے ہر ایک چمن کو بہار — شجر مناجات کو دے میرے بار — لیکے عطا کیجئے صلاح پہ کلک عطا — دے مجھے ہر کام مین بہتر خلوص — نظم مین ہون جا چمن کے خصوص
اور اسے انوار نبوت لقب — کیجے مزاوار قوای باکلک — نور نبوت کے بیان سے بجا — کیجے عطا اس پہلے چمن کو ضیا — مطلع انوار نبوت کا آب — کیجے عطا پہلے چمن پر شتاب
میری جو حاجات ہین سر بر عیان — نور نبوت کے بدل ای کریم — دیکھے روا اسکو بفضل عمیم — جلد دے انجام اسے باکمال
ذکر مین رکھا ہی مجھے ای خدا — پیروی مین اسکے مجھے رکھ مدام — بندۂ احقر کو ہیدای کارساز — بخشش عصیان سے کراب مغفرت
اور ترے ذکر نبی مین سدا — ختم دعا کے بیان احقر — لکھا چمن نور نبی اور ا — نور کرے ہی دنیا ہی ظہور

نور اول خلقت نور محمدی کے بیان مین صلی اللہ علیہ وسلم

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

آی نبی اصطرح حدیث صحیح — احمد مرسل نے کہا ای فصیح — روضۂ احباب مین ای باحبر — ذکر ہی اصطرح کیا مختصر — کہ ہوا پیدا جو پیمبر کا نور
کیفیت خلقت نور نبی — مجمل تشریح ظہور نبی — حضرت و خلاق جہان فضل جلال — آگے سب عالم کے کئے لطف مآل — اسمین روایاتون کا حاصل بیان — یعنے بنا خانہ ابھی آسمان
سب دے روایاتون کا حاصل بیان — کرتا ہون ایجاز سے دیکھے میان — جنت و دوزخ بھی مین تھی نہان — اور نہ پیدا تھے زمین و زمان
لوح و قلم کرسی و عرش مبین — جنت و دوزخ بھی مین تھی نہان — حق کے سوا کوئی نہ تھا بھی میان — فضل سے تب اپنے ہی پیدا کیا
سجدے مین رکھتا تھا کبھو کبھو جو — اور کبھی تسبیح کا دیتا سبق — واسطے اس نور کے پردے کثیر — رکھا ہی وہ پردے مین کروگا
نور شریف نبوی شاہ و شاہ — بیٹے اسی نور سے پیدا ہوے — نور مقدس وہ کئی دم لیا — اور ہر اک پردے مین یہ کرتا تھا
صالح و صدیق و شہید و ولی — سارے مسلمان بھی فرشتون کی طرح — جیکہ دے پردونکو بھی مالکی — پس وہی انفاس پیدا کیا — کل ارواح ہمہ انبیا
عرش برین کرسی لوح و قلم — شمس و قمر اور نجوم آشکار — عالم ہستی مین ہویدا ہوے — اور کئی اس نور کے حصے کیا — اخلے یہ چیزونکو بنایا خدا
اور ہر اک طبقے مین سب الوان — خلق کی یک ایک بجا رکھا — کوہ و بیابان و ریاح و بحار — ارض و سما بعد ہی پیدا کیا — سات طبق پس ہر اک کے کیا
اسپہ وہ قدرت کی نظر یکبار — جلد وہ جوہر وہ مین پانی ہوا — نقل کیا از شرف مصطفی — جوہر پاکیزہ بنایا ہی ایک
حصۂ دوم سے بنایا قلم — تیسرے سے لوح بنایا بہم — لوح پہ لکھا عرض کیا وہ مدام — عرش برین یک بنایا خدا
عرض کو اس لوح کے وہ دو بھلا — حکم کیا پس یہ قلم کو تین — جاننے اس لوح کو پیدا کیا — سرخ مرتن ہین وے یاقوت سے
پیدا کیا ارض و سما مثال — نام وہ اللہ کا جسدم لکھا — ہیبت مولا سے قلم شق ہوا — بولا یہ عنوان سے آغاز کر
یہ کیا آغاز قلم ای فہیم — جمع ہوے ہر دو بحکم صمد — گذرے برس سکے نہ ہفتصد — تھا وہ تو لوح اپر زوال سر
شق اول لکھنے کو رحمن کے — شق دوم لکھنے رحیم ان کے — ایک روایت ہی برس یکہزار — لکھنے کو بسم اللہ مین گذرے ہزار

اس نبی حق نے کہا اکرام	عزت وجلال کی میری قسم	مرد ہو یا زن مرے بندے نے جو	امتی وہ احمد مرسل کا ہو	گر پڑھے یک بار بقلب سلیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
سات سو برسوں عبادت کا ثواب	اجر وہ بندے کو کروں گا عطا	سات سو برسوں میں عرض ای تمام	جبکہ پہنچے اللہ جواب تمام	حضرت مولا کے طرف سے قلم	پس یہ کہا نوح کے اوپر قلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ مَنِ اسْتَسْلَمَ بِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَشَكَرَ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ كَتَبْتُهٗ صِدِّيْقًا وَبَعَثْتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِيْ وَمَنْ لَّمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِيْ فَلْيَتَّخِذْ اِلٰهًا سِوَائِيْ

لفظ میں کرتا ہوں بنا پر طرب	نام سے اللہ تعالیٰ کے اب	کہتا ہے وہ بندوں کو برا بھلا	سمجھنے والا ہی وہی بیگمان	کوئی معبود ہی میرے سوا
اور محمد جو ہی میرا رسول	اسکو سب عالم سے کیا ہوں قبول	جسنے مرے امر پہ گردن رکھا	اور بلا پر مرے صابر رہا	اور مرے حکم پہ راضی ہوا
اسکو میں صدیق لکھوں لطف سے	ساتھ انبیں کے بھی اٹھاؤں اسے	اور جو بندے نے قضا پر مرے	اپنی اطاعت کی نہ گردن رکھے	اور نہ بلا پر مرے صابر رہے
اور نہ راضی ہو مرے حکم پہ	ویسے کو کہتا ہوں غضب سے مگر	دوسرے معبود کو وہ رشت کار	میرے سوا چاہے کرے اختیار	کوئی نہ معبود ہی اسکے سوا
بعد لکھا اسکے قلم نے ثواب	سارے لیے اشیاے جہاں کا حساب	ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام	مینہ کے قطرہ کا عدد لا کلام	اور عدد اشجار کے اوراق کا
حشر ملک ہونگے جو اسکا شمار	سب کا کیا لوح کے اوپر شمار	کہتے ہیں جب لوح اور قلم	نام محمد کا کیا ہی رقم	جلد ہوا ساجد پہ درود کار
بعد یہ مدت کے قلم سر اٹھا	لیکے یقین نام شہ انبیا	شوق سے بھیجا ہی تحیات تمام	یعنے کہا شہ پہ سلام علیک	گذرے وہ سجدہ میں برس ہفتاد
اس لئے سنت ہی خطاب سلام	اور ہوا فرض جواب سلام	حصہ چہارم سے بنایا بہشت	شاہ کے جانب سے خدا نے انام	بولا جواب اسکا علیک السلام
اور وہ جنت کو سنوارا ہی جان	امر یہ معروف ہی اول یقین	حصہ پنجم سے ہوا آفتاب	حصہ ششم سے بنایا بہشت	سونے روپے کے ہیں جسکے خشت
پانچوں حدوں پہ خدا وند عالم	اپنے دل و جان سے کرتا قیام	نہی ہی منکر سے دوم امر یقین	تیسری نخاوت ہی بلا ارتیاب	چوتھی کبائر سے سوا اجتناب
کرسی وہ ایسی ہی بڑی ہی میان	ساتوں سموات کو گھیرے ہی جان	حصہ ہفتم سے ہوا روز جزا	حصہ ہشتم سے طابق بچھا	دانہ لولو سے بنایا ہی ایک
کرسی پہ ہر ایک ملک بیٹھ کر	آیت کرسی کو پڑھے سر بسر	نسبت افلاک ہی کرسی سے دون	عرش کی نسبت ہی بیاباں ہے جو	کرسیاں ہیں دو سے دو سو ہزار
کرسی کے اطراف وہ ای باصفا	آیت کرسی کو وہ رب العلا	امت احمد میں یہ ان مومنین	پڑھتے ہیں جو آیت کرسی یقین	سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب
غایت الطاف حق دیوے گا	اس سے وہ مسرور بہت ہووے گا	اپنے ہی قدرت کے قلم سے لکھا	اسکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیاب	کفہ حسنات میں اسکے ثواب
روح نبی کو تھا وہی اشتعال	گذرے ہیں اس طرح سے چار الف سال	حصہ دہم سے وہ رب الورا	وزن پہ کرسی کے برد و ثواب	شغل میں تسبیح کے تقدیس کے
کر بازل حضرت رب العلا	ایک بنایا ہی شجر خوش نما	شجر یقین نام رکھا اسکو جان	سدرہ ہے طرف عرش پہ رکھا اسے	نام وفا یق ہی جسے مشتہر
اور دُر روشن و شفاف کے	قبہ کے پردے میں رکھا اسکے	پھر کے وہ طاؤس کو رب العلا	اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر	شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا
آئینہ ایک شرم کا پیدا کیا	حق نے وہ طاؤس کے آگے رکھا	دیکھا وہ آئینہ میں جب اپنی پر	نور مقدس کو نبی کے خدا	کرتا تھا تسبیح وہ لیل و نہار
پس وہی بھول اسکے بدل کر دیا	پانچ ہے وقتوں کی نماز آشکار	فرض کیا اپنے ہمپر اپر	اسکی ہی یک شکل پہ ناری نظر	حق کی تین پانچ ہی سجدے کیا
ہیبت حق سے وہ کیا پھر حیا	جلد سراپا ہی پسینہ کیا	سر کے اپر اسکے پسینہ جو تھا	اسسے فرشتوں کو بنایا خدا	خالق متعال کیا یک نظر
اسکے پشانی کے پسینے سے ہی	حق نے بنایا ہی یہ تین بیکی	پسینے یہ تھا جو کہ پسینہ عیاں	لوح و قلم کرسی عرش بریں	شمس و قمر اور ستارے یقین
جو کہ تھا چہرے پہ پسینہ تمام	اس سے اس امت کو بنایا امام	عرق سے کاؤن کے کیا ہی خلق	اور شہید و نکو بھی ای وفا	اُس ہی پسینے سے بنایا خدا
پانوں کے بھی عرق سے اسکے یقین	شرق سے تا غرب جو ہی ہی زمین	جانتے ارواح جو سب موجود	اور انصار ہی کے بھی ارواح کو	اور جو شیعہ انکے ہوں ای نیکو
نور پیمبر کو وہ دیکھا ہی تب	اور جو کچھ اس میں ہی ای باصفا	سبکو وہ خلاق نے پیدا کیا	پس یہ کہا حق نے وہ طاؤس کو	دیکھے کیا ہی یہ نور بدر
حضرت صدیق و عمر ای میان	اگے پیچھے اور یمین و یسار	نور نظر آتے ہیں اسکے چہار	چار رکن خلیفوں کے تھے وہ نور	
حضرت عثمان و علی ولی	اُن پہ ہو رضوان البر و جلی	حقی ہی تسبیح میں لیل و نہار	پھر کے رہا برش سر ہزار	نور محمد کے لئے سب ظہور
بعد یہ مدت کے رسولوں کے نور				

بعد رسولوں کے وے انوار پر — حضرت خلاق کیا یک نظر
بعد بنایا ہی خدا ای حبیب — سرخ وہ قندیل عجیب عجیب
لو رہی قندیل میں قایم کیا — جو تکو نما زون میں کر بجلا
پس یہ ہوا حکمون ارواح کے — صورت نبوی پہ کروں نظر
وہ بہ جہاں حافظ قرآن ہوا — چشم مبارک پہ نظر جو کیا
وہ بجہان عاقل و محسن ہوا — جسنے وہ رخسار کو دیکھا بجا
دانت کو دیکھا سو وہ صدقے جان — منہ کو جو دیکھا سو وہ صدقے جان
جان جہان میں وہ تا حشر ہوا — گردن طہر پہ نظر جو کیا
ہووے ہی صرف ہ ای نیکو — اسکے کف راست کو دیکھا ہی جو
ہووے جہان میں وہ لئیم بخیل — پشت ید چپ کو جو دیکھا ہی
مجتہد عارفون وہ ہوا — سینہ اشرف کو جو دیکھا بجا
زہد قناعت میں وہ رستم ہوا — شکم مبارک کو جو دیکھا بہم
جان ہووے وہ نصاری ہی — دیکھکے پھر منہ کو لیا پھیر جو

پس وہی انوار آتا رو اح سب — ہو گئے مخلوق بغران سب
ایسی وہ شفاف تھی ای ماہ نور — جسکا بطون ہووے نظا ہر نور
اور بلاشبہ وے روحین تمام — گرد وہ صورت کے پھرتے مدام
اُس پہ شرف یو کیا جو گاہ — جان وہ دنیا میں ہو یا دہ ناہ
کان جو دیکھا سو سنے نکیات — اور قبول اسکو کرے یا کزات
ہووے وہ عطار و طبیب و حکیم — مینی اقدس کو جو دیکھا سلیم
جگ میں وہ اعظم ہی مؤمن ہوا — حلق مبارک پہ نظر جو کیا
صاحب شمشیر ہوا وہ بشر — وہ نوجو مومند ہوں کیا ہی نظر
ہووے وہ دنیا میں سخی اور کریم — دیکھا دو نا تھ کو جو اسلیم
راقم و کاتب وہ جہان میں بجا — دیکھا ہی بے شبہ جو کوئی انگلیان
شرع کی تعظیم وہ لاوے بجا — پشت مبارک پہ نظر جو کیا
سو یہ جہان اکہ وساجد ہوا — جو کہ دو نا نو کو ہی دیکھا بجا
دعوی خلتی کی کیا وہ یعین — اور جو دیکھا ہی نہیں ای ہیز

کلمہ طیب کہے ہیں تمام — ان پہ ہو حق محمد نبوت
صوت اصلی کو پیمبر کے رب — جیسی تھی ویسی دنیا میں بنایا ہی
محو تبلیل و تسبیح رب — لاکھ برس تک تھے بلا شک شب
اور ثنا ئی کو جو دیکھا خبیر — ہووے جہان میں وہ عادل امیر
اور جو دیکھا وہ مبارک بھوان — جان وہ نقاش ہو دو جہان
اور لب طہر کو جو دیکھا منیر — ہووے وہ مردون سے حسین دو نور
دیکھا جو ہی پیش ہی تین — ہووے جہان میں وہ مجاہد یقین
سیدھے جو مومند کو ہی دیکھا ہی جو — یا رہ دیکھا ہی جہان سنگیان
اور وہ محکوم ہے شرع کا — ہووے وہ گریز جہان میں یقین
یا نون کو دیکھا سو شکاری بجہان — بیٹھ چپڑ پر اسکے انگلیا ہی جو
تھی جو دقایق کی کہ شت ایمان — دیکھا سو وہ درزی لوہار ہو
ترجمہ اسکا ہوا آخر یہان — پہلو کو دیکھا سو وہ خانہ ہی

روایت

جسمین اشارات کا یا ہی ہوم — وہ جو تفسیر ہی بحر العلوم
نور پیمبر کو جو بید اکیا — آگے کئی لکھ برس کے خدا
پردہ ششم تھا کرامت کا بھی — منبع رحمت و سعادت کا بھی
پردہ شفاعت کا بھی تھا باروان — پردہ تھا ہیبت کا سمجھو جہان
آیا ہی باہر بر مور لطیف — جب یہ حجابون سے وہ نور شریف
اور سخاوت و انابت کی جان — شکر کی اور صبر کی دریا بھی ہان
نور وہ تھا ذکر پروردگار — بحر شفاعت مین برس کئی ہزار
ذکر کیا حق کا برس دس ہزار — تا کہ ہو دریا محبت ای یار
ذکر تھا ہر بحر مین سکا جدا — تا زمین اور یہ سمات آسمان
ایکے سب عشق و برابر بجا — جتنا ترا نکا ہی مقدر ہجان
تیسرا یان کا تھا ای سیان — پہلا مقام اسمین تھا توحید کا
نور شریف نبوی ہر مقام — اور دوسرا معرفت حق کا بھی تھا
اور تھا محبت کا مقام اخیر — ایسے ہی تھے اوپر مقام اخیر
تو ہی مراد خالق و پروردگار — کہ ای سر نور حبیب کریم
کیونکر کہ پہچانت کی شان عظیم — کون ہو مین تب کہا ای حکیم
نور کا یک آپنے پر تو خدا — اب تو عبادتین ہے کر قیام
پس وہی سجدے کے بدلکا رسا — سہل اسے گردے ہین ہر نماز
قرب سے پایا ہی وہ تب اختصاص — خوب پچھا نا تجھے کا کلام
حق کی وہ سجدے پہ ہوی نظر خاص — پیش خدا تھا بقیام شکار
قرب سے پایا ہی وہ تب اختصاص — حق کی وہ سجدے پہ ہوی نظر خاص

عالم علامہ دین متین — جسمین روایت یہہ لکھا بخر مین
واسطے اُس نور کے بار اجہاز — حق نے بنایا ہی ای یا صواب
منزلت پاکا تھا سا نوان — اور ہدایت کا یقین آتوان
اور ہر اک پردے مین بار ہزار — سال اتک نور نبی کو ای یار
اسکو ہدے من بحر مین رب کریم — بخشا ہی خواصی لطف عمیم
اور بھی ریا یقین سا توین — حلم کی دریا تھی سمجھ آتوین
بحر نصیحت مین بھی وہ الصال — ذکر خدا کا تھا اسے اشتغال
ذکر تھا ہر بحر مین سکا جدا — ہر جگہ یک عشق ہی کا تھا
نور کے اُس فرش کا مقدار تھا — یو ہی وہ ہر بحر مین مولا کیا
اور تھا سلام کا جو تھا توجان — گوشہ دریا دے دہم پر خدا
خوف کا تھا اور رجا کا مقام — اور بنایا ہی خدا نے انام
الف برس تک ہی کیو یا قیام — فرش کیا صبح کی ہیشکا نماز
گذرا مقامون سے جب ملون — درگہ مولا سے آیا خطاب
تو ہی ہلا و تو ہی رب مجھے — حکم یہ تب حق سے ہی آیا اسے
تو مرا رزاق ہی سر بسر و جہار — سنتے ہی یہہ حکم وہ نور نبی
شغل عبادت ہی جو ہ ضمیم — سجدہ تحیت کا کیا یک ادا
ذوالہ ہی اُس نور پر وای صفا — نور نبی شکر مین اسکے بجا
فرض کیا صبح کی ہیشکا نماز — بادشہ عالم آدم اُپر — اسکے بھی سب ست اکرم اُپر

پھر اسی رات ملک کی ہمکنار — نور معظم وہ کیا ہی قیام — نور سے بھر دی سرا پردۂ خلوت کدا

پس وہی سجدے کے بدلے نماز — فرض ہوئی ظہر کی چار رکعت نماز — پھر کے کیا ہی وہ قیام دگر

کر تا تھا ہر بار وہ یونہی قیام — مدت نور ملک لاکلام — مقتدی تھی وہ ملک خلوت نور

پھر وہی ہے سجدہ وہی ہے نیاز — فرض ہوئی عصر کی چار رکعت نماز — لطف سے اس نور معظم کو تب

پھلی ہی تکبیر میں کی گئی گاگر — اسکتین گذرے برس گذرے — اور برس بھر ہوا ہے اس کا گذر

اور برس ایک ہزار ایمیان — قوتیکے اندر وہ گذرا ہی جہان — جیسے میں ہر جو بیں یک بیکنار

اور تشہد میں بھی یک الف سال — گذرے میں اس نور کو تیس قطار — اور بلاشبہ ہر درود سلام

کہ تو یقین ای مرے نور نبی — اچھی عبادت یہ کیا ہی مری — چاہ جو چھٹائی تو نیرے لیے اب

وہ تو یک قوم کو ہر گز عیان — نا یہاں میرے بھی کبھی گذرا ہے — اُن پہ اس کان سے اک سایہ سا

یعنے جو آواز پہ سنی اسکے ہو — گریہ اور اُنسے ہو خوف اسکا ہے — میں نے عرض اسکا کیا کہ تمام

میں نے پسند اسکو کیا ای رسول — اور تری عرض کیا ہوں قبول — نور پیمبر پہ عنایات رب

اسکے وہ یک نظر میں پر نظر — اسکے ہی دس قسم کیا داد گر — پس وہی یک قسم سے رب العلا

اور ملک الموت کو دیدہ دو — قسم چہارم سے وہ ایا ہی وجود — عرش معلا کے جو بین حاملان

آنھوں سے کر دی کوا ای محترم — تیسرے جوتے سے ہی روح قلم — حصۂ دہم کے اور پھر خدا

حصۂ دہم سے بنایا ہی رب — آنھ خلیفہ کو بھی خوش کیا اس نے سب — اور خلیفے کے ہر اک تا بعدار

اسکی دوڑی کی مسافت جان — راہ برس چار ہزار ایمیان — اسکی تمی چوڑائی بھی اسی قدر

منتخب اس سے ہوی دریا تمی — مارنے لاگی وہیں امواج بھی — اور وہ امواج کی حرکات سے

آپ وہ پس چوٹی میں آیا بچا — ایک ہی کف پانی پہ ظاہر ہوا — بعد وہ کف سے ہی خدا آئین

اور جو موجیں متراکم ہوے — جلد اسی سے بہہ بہاتا ان بنے — برق درخشان کی غرض تھی ایک

مادہ دوزخ کا اسی سے بنا — پس یہ نیر میں حق نے ہی بھیلا دیا — اسکے معاون ہوے پیدا ای تیک

اور تصرف میں ہی جنون آگئیں — حق نے دیا ہی یہ نیر میں جان سب — خلق ہر اک طبقے میں کھا جدا

اور تھا رتا سے بھی سب — پیدا کیا پھر کے خدا روز و شب — سات طبق پس یہ نیر میں کیا

کر تا تھا تسبیح خدا شاد و شاد — اور اُسے قبیلے کر تا تھا یاد — چرخ پر اس آن کے وہ اشکار

کر تا تھا تسبیح خدا بار بار — بعد وہ از در گہہ پروردگار — آیا ہی فرمان یہ جبرئیل کر

یعنے دینے کے یقین و میان — فر پیمبر کی جنگی جہان — لا کے اسی جاسے خاک سر خلق

حکم یہ پہنچے زمین کمین — سنتے ہی یہ مژدہ زمین بالیقیں — شکر کئی اور بہت خوش ہوئی

خاک مبارک سے وہ روح الامین — لایا ہی مثقال برابر زمین — حکم یہ جبرئیل امین کو ہوا

مشک بھی جنت کا لے اور زعفران — سنبل و تسنیم کا آب جلیل — جلد تو اب جنت ماوا میں جا

اُسمیں ہی کیا حکمت ای رب الجلیل — عرض کیا حق سے وہیں جبرئیل — دے اُسے ترتیب قرآنی با صفا

سجدہ کیا دو سرا وہ ای امین — لشکر میں پھر اسکے خدا آئین — عرض پیمبر پہ عنایات رب

سکر کا یک سجدہ وہ لایا بجا — خلعت نور اسکو دیا پھر خدا — تا برس ہفتاد ہزار ای پھر

اسکو عنایت ہی کیا پنج بار — کر تا تھا یک سجدہ وہ حق تین — خلعت نور ایسے ہی پروردگار

اسمیں ہے گذرے میں مدت دراز — پس وہ پڑھا ایک دوگانہ نماز — ایک دوگانے کا کیا حکم رب

ہی وہ گذرا بالخضوع و خشوع — اور ہزار ایک برس رکوع — گذرے میں جس سجدے اُسے وہ قیام

جانئے ایسا ہی کیا ہی ادا — رکعت دوم ہی پھر خدا — سال اسے گذرے میں وہ تر شمار

اور گہہ مولا ہے یہہ آیا خطاب — جب فراغت ہے ہوا کامیاب — گذرے میں دو الف برس ای تمام

کہ تو یقین ای مرے نور نبی — علم یہہ جو مجھکو دیا ای خدا — نور پیمبر پہہ کیا عرض تب

وہ تو یک قوم کو ہر گز عیان — راہ سے اسکی کبھی ہوئی نہ گذر — فرض کر جا تو سد پنج نماز

یعنے جو آواز پہ سنی اسکے ہو — تب یہہ خطاب آیا درگاہ سے — چاہتا ہوں بخشش کا تعین کروں

میں نے پسند اسکو کیا ای رسول — اُس سے میں نوکے ظرف پاک — تیری عرض کیا ہوں قبول — نور پیمبر پہہ عنایات رب

اسکے وہ یک نظر میں پر نظر — حق نے بنجھا اپنے کیا ہی نظر — اسکے ہی دس قسم کیا داد گر

اور ملک الموت کو دیدہ دو — حضرت جبرئیل کو پیدا کیا — پس وہی یک قسم سے رب العلا

آنھوں سے کر دی کوا ای محترم — پانچویں حصے سے کیا اکو عیان — عرش معلا کے جو بین حاملان

حصۂ دہم کے اور پھر خدا — اپنی ہی قدرت کی نظر یک کیا — حصۂ دہم کے اور پھر خدا

آنھوں سے ہی رائش کی کلام — ششم و مقیم سے مہ و مہر جان — نوین سے ہی رائش کی کلام

حصۂ دہم سے بنایا ہی رب — حصۂ دہم سے وہ بر دہ یک — حصۂ دہم سے بنایا ہی رب

جو ہر خندہ بنایا ہی ایک — جلد وہ جو ہر کو ہوا مضطرب — بعد وہ جو ہر یہ کیا یک نظر

آدھے سے آتش ہوی دو ٹکڑے — پس میں بادے میں ہی آیا قرار — بادے بہت زور سے بہنے لگے

آپ وہ آتش ہوی غالب ای یک — تب یہہ اسی سے ہی بنا آسمان — کف سے بخار ایک بھاری جہان

اور جو موجیں متراکم ہوے — اس سے معاون ہوے پیدا ای تیک — برق درخشان کی غرض تھی ایک

مادہ دوزخ کا اسی سے بنا — پس یہ نیر میں حق نے ہی بھیلا دیا — سات طبق پس یہ نیر میں کیا

اور تصرف میں ہی جنون آگئیں — حق نے دیا ہی یہہ نیر میں جان سب — خلق ہر اک طبقے میں کھا جدا

اور تھا رتا سے بھی سب — پیدا کیا پھر کے خدا روز و شب — سات طبق پس یہ نیر میں کیا

کر تا تھا تسبیح خدا شاد و شاد — اور اُسے قبیلے کر تا تھا یاد — چرخ پر اس آن کے وہ اشکار

کر تا تھا تسبیح خدا بار بار — بعد وہ از در گہہ پروردگار — آیا ہی فرمان یہہ جبرئیل کر

یعنے دینے کے یقین و میان — فر پیمبر کی جنگی جہان — لا کے اسی جاسے خاک سر خلق

حکم یہ پہنچے زمین کمین — سنتے ہی یہ مژدہ زمین بالیقیں — شکر کئی اور بہت خوش ہوئی

خاک مبارک سے وہ روح الامین — لایا ہی مثقال برابر زمین — حکم یہ جبرئیل امین کو ہوا

مشک بھی جنت کا لے اور زعفران — سنبل و تسنیم کا آب جلیل — جلد تو اب جنت ماوا میں جا

اُسمیں ہی کیا حکمت ای رب الجلیل — عرض کیا حق سے وہیں جبرئیل — دے اُسے ترتیب قرآنی با صفا

ہے لہا اسکو ای روح الامین — ہوج رنگا فور بہشت بریں — میں بناونگا نیر گان — میرے پیمبر کے یقین استوں — اور رگ و پی کتن اسکے بان — جاں میں بنواونگا از عمر ان
مشک سے بھی اسکا وہ خوش تر لطیف — اور وہ سنبل سے بھی ہوئے لطیف — اور بناونگا میں اسکو سبیل — احمد مرسل کے یقین قال و قیل — اسکی عبارت کو بھی تسنیم سے — میں نے بناوں وہ بکریم سے
خلق کا سب اسکو بناوں شفیع — اور اسے دونگا شہان شفیع — حضرت جبریل بفرمان رب — ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب — مادۂ دُرّ و جود شریف — جبکہ وہ تیار ہوا بس لطیف
حکم ہوا خلد کے انہار میں — اسکو کئی سال تلک غلمہ طرز — خوطے دیا یونہی اسے جبرئیل — پھر کے یہہ فرمان ہی آیا امین — اس در روشن کو ای روح الامین
پھیرئے اطباق سموات پر — اور ملایک پہ بھی کرو نگا عیاں — کیجئے ظاہر اسے عالم پہ سب — اور ندا کر کہ یہہ ہی با صفا — طلعت فرخندہ حبیب خدا
اور وہی حشر میں ہوگا یقین — شاف افواج ہمہ مذنبین — اور وہی مشہود ہی فی الاولین — اور وہی مذکور ہی فی الآخرین — پس در روشن کو وہ رب العلا — نور کی قندیل میں یک جا کیا
عرش پہ میں نے اسے لٹکا دیا — اسکو مقرر فنی کا کیا — خلعت آدم تلک ای باشعور — یونہی حتی آ دریں قندیل نہم — حق نے جب آدم کو ہی پیدا کیا — ایک گرا اسکی پیشانی پہ ضیا
اس در روشن کو کہ اسمیں دُرّ ثمین — اُس سے کیا اسکی منور جبین — مختلف ایسے ہی روایات نور — آئے ہیں بے شمار کتب میں مذکور — سارے روایات دلے ایمان — متفق اس بات پہ ہیں یکجان
کر شمہ کو نین محمد رسول — خلعت عالم کا ہی اصل و اصول — ہی ابو الارواح بلاشک وہی — جون ابو الاجساد ہی آدم صفی — ہستی این کون و مکان کا سبب
جو کہ ہوئے عالم بجودہ ہزار — اور جو ہوئی نوع بشر آشکار — اُنمے ہی مقصود وہی شاہ ہیں — سب یہہ طفیلی ہیں اسکے یقین — ذکر یہہ ترتیب سے تفصیل وار — گرچہ ہی دشوار پر اسی پہ ہو
سلسلۂ خلعت اکوان پر — جب تو تامل سے کریگا نظر — ہو دیگا مکشوف یہہ راز نہان — آہ بن اب ایسے ہیں شاہ زمان — کون یہہ بانو ہے اتھا تا ہی فوق
طالب حال پیمبر کہان — عاشق این عشق مطہر کہان — فخر موجودات کے جو ہیں علوم — آہ کے علم سیر کا ہی شوق — آہ وے منقول سے اجی ای یقین
فلسفی یا تو نگا لگا ہی خیال — ہیئت و منطق کو ہیں سمجھے کمال — اسپہ ہی اب ایک جہاں کا ہجوم — بس فن معقول میں حیران ہیں — علم سے اخلاق کے بے بہرہ
نو نے ہوں رواۃ یا تابعین — کہتے ہیں جو ات سے ہی بے اصل — غیر کی تصدیق و تصور نہیں — قرأت قرآن میں تدبر نہیں — از فن تفسیر و حدیث و سیر — خبر کی تو فیق ہی دیوے مدام
وائے نہ بکیا رکہ صد بار وائے — کیسی حماقت ہے کہ لوگو نکی ہائے — اسکو بھی اور بکو خدائے انام

رہ میثاق خلاق علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سید النفس و آفاق کے رسالت و نصرت و محبت پر

اور مدایح میں بھی بر پیہ یکیک — آیا ہی اخبار میں ای با صفا — نور ہی جبکہ ہی پیدا ہوا — اور سب ارباب سماوات کے نور — نور سے اسکے ہے ظہور
کرے انوار رسل پر نظر — نور ہی کرتے ہی یک نظر سب — عرض کے پر کبریای رب الغفور — ذ ہا نب لیا اسکو یہہ کبریا کی ہی نور
یہہ سعید کو نین کا — جا نو تم اسکا محمد ہی نام — ہی وہی محبوب مرا الکلام — اسپہ تم ایمان لا دینگے — درجہ نبوت کا یقین پا دینگے
ایمان دے ہم لے سب — اسپہ بھی اور اسکی نبوت پہ اب — جیسا کہ اس آیت قرآن میں — ہی وہی ارشاد کیا دکھیئے یوں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ

خلاصۃ البشر — جبکہ خدا نے ز ہمہ انبیا — عہد یہہ ہی باب میں تیرا لیا — کہتے ہیں جب عہد رسولوں یہ ہی — اسمیں شریک انکے ہیں سب امتی
عہد کا مضمون یہی تھا وہ جان — کر ہا ئی اللہ ہی نے اسکا بیان

لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ

کہو لونگا میں تم سے حکمت کا باب — جیسے کتابیں جو تمھیں دیونگا — فہم بھی اسکا میں کرونگا عطا

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

شاہ ہی محمد رسول — جسکو سب عالم سے ہے مقبول — اور وہ پیغمبر آخر زمان

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

نو نازل میں — اور دنے ہیں جو تمھیں تسلیم — انکو دو بچ کر کسی بھی تلاوٹ سے
حمام — حضرت عیسی کے ہو دشمن تمام — اسکی نبوت کے وہ منکر ہوئے — اور وہ انجیل کو تبدیل

جب ہوا مبعوث وہ شاہ خیار — تو دیے بہ وہ دکھا کیا آشکار — اور نصاریٰ اور ہود و لعین — ہو گئے جب منکر آں تا بہ بین

دیکھے انجیل و تورات سے — موسیٰ و عیسیٰ کے بشارات سے — اُنسے نہ بن آیا بغیر سکوت — بولا غرض حق نے رسولوں سے

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

لائیو ایماں تم بہ سپہ ضرور — اسکی بہ نصرت میں بھی لاؤ حضور — آوے زمانے میں تمہارے اگر — تن سے کرو اسکی مدد عشر

تا وہ پیمبر پہ ایماں لائیں — اسکی اعانت سے سعادت پائیں

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ

بعد یہ میثاق کے رب نے فرمایا — سارے وے پیغمبروں سے کہا — کہ کے اس بات پہ تم نے قرار — عہد کئے میرے سے کیا استوار

اسکو دل و جان سے لاؤ میں بجا — کہ کریں اس عہد کو ہم وفا

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

عرض کئے ہیں وہیں سارے رسول — کہ کے ہم حکم کو تیرے قبول — اور کئے ہم نے عہد قرار — اور یہ پیماں کئے استوار

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

حق نے فرشتو کو کیا حکم تب — یا وے رسل پہ ہو تم اب گواہ — ایک گریہ ہو تم اب گواہ — میں بھی گواہوں سے تمہارے ہوں

بالیقیں شاہد رہو تم اسپہ — میں بھی جو ہوں خالق کل کا نبیا

حضرت عبداللہ بن عباس سے — یعنی بن العزم شہ ناس سے — صاحب تفسیر بحار الیقین — نقل کیا ہی تو سمجھ ای امین — ذکر رسل پر ہی کیا اکتفا

اور نہیں لایا ہی ذکر اسم — جو ہی اسکا ہی ای محترم — عہد جو متبوع سے لیوے بغیر — مستحق اس عہد میں ہوں تا بہ حشر — اسمیں شریک کیا کئے ہوں امتیاز

اور اسی تفسیر میں یہی ای تمام — اپنے اسم کو بھی سولوں نام — جبکہ رسولوں سے یہ میثاق لیں — اور مدد اسکی کریں وہ بشر

پس جی وہ شہ سرور کل رسول — احمد مرسل کی بشارت دئے — کر کر یں تصدیق وہ سرور کی — ساتھ وہ ہوئے

لا تا وہ تشریف اگر آشکار — حضرت آدم کے رہے ضمیمہ — زیر لوا اسکے ہوں سب انبیا — اور شب معراج میں ظاہر ہوا — اور

نور دوم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت جسیم شریف و عنصر لطیف کے

جسم کے تخلیق کا نکلے بیان — روضۂ اطہر میں لایا جان — دیکھ تو اسطرح کھلا ای امین — حکم سے جب حکمکے وہ روح الامین — مرقد اشرف سے لجا کر

ہجے سے تکمیل کے تحریر کی — تب دُر بیضا کی وہ تصویر لی — نہروں میں جنت کے اسے دھوئے — کر دیا سب خلق پہ ظاہر اسے — خلق سبھی آ اسے پہنچا

خلق کو سب اسکی پہنچا ہوئی — ارض و سما میں سے شہرت ہوئی — اور لکھا عرش پہ اسکا نام — نام کے ساتھ اپنے خدا نے انام — پھر کے ہوا جا

سن یہ ملایک نے رب عالم کا سپر — کر دئے اسکو یکسر جا بجا گر — تا ہمیشہ امانت کے اٹھانے لئے — خلق میں سب سے اگر کوئی قابل ہے — رکھے

علوی و سفلی میں وہی اک سبھی — قابلیت اسکی کسی کو نہ تھی — ارض و سموات کے عالم تمام — عجز کا سر اپنے جھکا لا کلام — ایک

عالم اعیان میں وہی ای امین — صورت عالم آدم و حوا میں — آپ تھا نے کو یہاں ہی کھولی زبان — جلد اجابت میں ہی

ارضَ وَالْاَرْضِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا

پس — حضرت حق جب ارادہ کیا — سارے ملایک کو دیا ہی خبر — خاک سے میں پیدا کروں گا

حضرت آدم کو بنایا ہی تب — حضرت آدم کی جبین کے اُپر — نور محمد کو کیا جا

رہے الہام — اسکو سبھی یا ہی سب نبیا کے نام — حضرت آد

کہتے ہیں بعضوں نے کہ خدا — خاص ملایک کو زمین کے — کافر ابلیہ

کہ ہیں جو پیدا بھی جن و ملک — اُن میں بھی تھا یقین ای امین — حکم

اور جو پیدا بھی ہوئے — پس کئی مدت کے بعد میں عیاں

یک جماعت کو ملک خدا — بسیجے وجنات کو دینے سزا — پس دے ملایک نے وے خبر کو — مارکے دور زمین سے یہہ تب — بھاگ گئے جنات زمین سے گئے — بھیجے پہاڑ وغیں پہ جا بسے تھا

بھیجے وے دریکے جزایر مین جا — رہنے لگے لیکے وہین آسرا — چرخ سے آئے تھے ملک آسمان — حق نے رکھا انکو زمین کے اُپر — انمین ہی ابلیس بھی داخل تھا — اُن سے بہت کامل فاضل تھا

اصل مین تھا گرچہ وہ ازجنیان — علم و عبادت مین دلے امیان — رتبہ فرشتے کا وہ پایا تھا بس — بلکہ تھا املاک مین سے سرس — بون ہی گذر پہلے تھا کے اُپر

خالق متعال دیا تھا یقین — خازنی جنت کی بھی اسکو تعین — کرتا تھا طاعت وہ بھی بے حزن — گرد فلک گاہ کبھی بر زمین — اُسکو یہہ سب روز زمین پر گذر

سجدہ آدم کا کیا حکم رب — سارے ملایک نے بحکم وود — پس دے ملایک نے بحکم رب — حضرت آدم کو کیے مین سجود — پس وے ملایک نے وے خبر کو — جبکہ تھا املاک مین سے سرس — پس دے ملایک مین مین کر گو

اور یہہ ہی قول وود ہی تمام — ارض و سما کے بھی ملک کے نام — حکم کیا جبکہ وہ عالم کا رب — سجدہ کرین حضرت آدم کو اب — گر بفلک گاہ کبھی بر زمین — پر نہین ابلیس لعین نے کیا

رحمت حق سے اُسے دوری ہوئی — فوز ابد سے وہ محرومی ہوئی — فوز ابد سے وہ محرومی ہوئی — فوز ابد سے وہ محرومی ہوئی — سارے ملایک نے بحکم وود — سارے کئے سجدہ بحکم خدا

مین ہی زمین کے ہی فرشتون کا تھا — خاص ہی یہہ حکم بلا اختصاص — حکم کیا جبکہ وہ عالم کا رب — سجدہ کرین حضرت آدم کو اب — کیونکہ ملایک کو وہ حکم سجود — لیک نہ ابلیس لعین نے کیا

کافل رزاق و سریر فنا مان — اور ملک الموت کیا بعد ازان — فوز ابد سے وہ محرومی ہوئی — فوز ابد سے وہ محرومی ہوئی — پہلے جو آدم کو کہی سجدہ کیا — حضرت جبریل امین نے کیا

حضرت آدم کو تھا جب تین پس — اسکے ہی جنس سے کوئی ہم جلیس — نظم ہی قرآن کا اسی پر دلیل — نقل مواسب مین کیا ہی یہہ جان — پس دیا آدم کو وہ رب العلا — جنت ماوی مین یقین اپنے جا

حضرت حوا کو بھی پیدا کیا — تھی وہ جوان اور جمیل بیا — بعد فرشتے ہین ملایک تمام — سونا تھا ایک وہ ای با صفا — دانون ہی بھسل سے تب سکے

ساتھ ترے بسنے کو رب اعلا — مجھ کو تری پہلو سے پیدا کیا — ذکر مین ناقص ہے تو یہہ حد دوم — اُسکے کہی مین نے جو ان عورت ترا

پوچھا کہ کیا مہری کہ دو دو — بولے محمد یہہ تو ہے حد دوم — جنتی وہ اسکے سر پہ تب — پوچھا تو کون ہی آدم صفی — مہر و نکاح پہلے ہی لازم یہان

پس کہا دو نو کو بخلد برین — کھاؤ پیو خوش ہو ہر قسم یقین — جو کہ ہی جنت مین گیہون کی شجر — بولے ملایک نے خبردار مان — پاک کلام اپنے سے ای صفا

انپہ حسد آہ وہ ملعون کیا — چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا — آدم و حوا نے بفرمان رب — رہنے لگے چین سے جنت مین اب

بعد یہہ مدت کے زوار جنان — آیا ہی طاؤس نے بار تو جان — جلد زمین سے وہین پہ وار کر — آدم و حوا نے بفرمان رب — کھینچی وہان تاکہ کوئی آوے یہان

دیکھنے سے تاکہ وہ نعمات کے — بولا لعین اُس سے کہ مین تھا ملک — جاؤ نہ نزدیک تم اسکے مگر — جاکے وہ پہنچا وہ جنت اُپر — عرصہ سہ صد برس انتظار

پوچھا وہ طاؤس کہ یہہ ہی کیا — رغبت طاعت ہو زیادہ مجھے — خلد مین گر مجھکو تو لیجاؤ ساتھ — چاہتا ہون اب مین جنت مین — دیکھون جو مین حق کے وہان قائمین

کھایا قرب وہ لعین پر خدا — بولا وہ طاؤس کی طاقت نہین — تجھکو سکھاؤنگا مین یہہ بات — جس سے نہ پووے ہونہ یہان — اور تو کہو خلد مین نہ یہان

لالکے ملایا اُسے ابلیس نے — سانپ کو ابلیس نے پھسلا دیا — خام مین وسواس کے اپنے لیا — مبتلا وہ ملعون ابلیس ہوا — سانپ سے اب جا کے لہو گفتگو کرے

سنکے یہہ ابلیس نے اسکو کہا — کھول تو منہ یہہ جا وہ کھولا دہان — تا تجھے لیجاؤن خلد برین — بولا وہ طاؤس کی طاقت نہین — سانپ کہا کیون تجھے لیجاؤن مین

انکو تب اسطرح کیا کردگار — ہاتھ رکھو اُس کے کہ دیکھو ذرا — ضمن مین ہین اسکے سر اور کمر — جانتے یون اور وہ ہون جن مین — سانپ سے تب خلد کے لایا انہ

رونا یہہ ابلیس حیلہ تلبیس ہی — بولا تمہارے ہی نے یہ بات — پھر کے کہا اسکے وہ بار دگر — روبرو اُس شجرہ گندم کے ہان — روتے لگا تب وہ لعین کہ کے آہ

بات کا یہہ انکو خلش یک بہا — پھر کے کہا اسکے وہ بار دگر — بولا بھلائی کو تمہارے یقین — جھارکے نزدیک گئی آہ تب — کہنے لگا تب وہ قسم کھا کے آہ

رونا یہہ ابلیس حیلہ تلبیس ہی — بولا تمہارے ہی نے یہ بات — پھر کے کہا اسکے وہ بار دگر — روبرو اُس شجرہ گندم کے ہان — روتے لگا تب وہ لعین کہ کے آہ

مثل پرندے کے وہین اڑھ گیا — سر پہ جو آدم کے وہ بیٹھا تھا — جھوٹی قسم کھاتے نہ کوئی ہے مگر — کھا یا قسم حق کی وہ معتمد بہا — بھول گیا حضرت آدم وہ

جلد ترا پہنچ کے روح الامین — اسکی کمر بند کو کھولا مین — دہوکا قسم پر وہ تبھی کی ہی — آہ وہ جب اسکو تناول کیا — منع جو فرمایا تھا آدم کو رب

پھر وہ ملایک نے بحکم رب — اسکی کمر بند کو کھولا مین — دہوکا قسم پر وہ تبھی کی ہی — آہ وہ جب اسکو تناول کیا — حضرت آدم کو کہا رب خدا

اور بھی سو گندہ وہ کہی بار تبھی — حضرت آدم نے کیا عرض تب — کہا مین تجھے منع کیا یہہ تھا — مین بھی سمجھا کرتے نام ترے

آدم و حوا نے نظر جب کی طرف
آنکو پائے ہین برہنہ سر بسر

بولا ہی آدم نے مجھے چھوڑ دے
بھاگنے لاگے ہین خجالت سے وہان

حق نے کہا رہ کر تو بھاگ جا کدھر
ہوونگا عاصی ہین ترے سامنا

برگ نہین کوئی شجر ہیں دیا
تب کہا آدم نے امان الامان

اُسپہ نظر ہی مری ای کردگار
آہ برہنہ ہون ای رب قدیر

پہلے تو میوہ ہی یقین لا دیگا
حضرت مولا سے یہہ سنکر جواب

عود کے تب جھاڑ نے مجھے کہا
آہ کیا رد نے لگا ہی شتاب

تیرے لیے خوشبوئی ہو دو عیان
حق نے کہا اسکو تو کیون دیا

اگ مین جلنا ہی ترا پھر نظر آویگا
تب وہ شجر عرض خدا سے کیا

انکو اعدا عاکتین انکے سب
حق نے کہا ان جھاڑ کو تب کر نہ ید

برگ تو جب میرے صفی کو دیا
اور کرامات و خواص دگر

تو بدولت سے بنایا مجھے
تین کی تعریف معلوم کر

کیسے فرشتون نے پکڑ آستین
جان معطر مین رکھونگا مدام

پھر کے ہوا حکم تب الودود
خلق کو خوشبوئی سے تیرے تمام

نسل ہوونگے ترے دنیا مین کئی
ابدالدہر مین حضرت رب العلا

پھر کے ہوا حکم یہہ درگاہ سے
حکم فرشتون کو کیا ذوالجلال

ابا یقین اسکو کرونگا خلیل
سجدہ فرشتون نے کرایا مجھے

پھر کے ہوا حکم زر گاہ رب
سہو سے ہوی تیرزات صدور

کرتی ہوا دے کا دن بچا
عرض لگا کرنے کو پھر زار زار

جلد لجاؤ مرے بندہ کو جواب
تب وہ پکڑ سر شجر کو ہین

جلد یہہ بندے کو بچاؤ دے
کہ مرے بندہ کو یہہ بچاؤ زود

اسکا پسر جیرائیل جلیل
تیری جدائی سے ہوئین بیقرار

جلد لجاؤ مرے بندہ کو جواب
آہ پکڑ پھر کے وہ دوسرا شجر

پھر کے ہوا حکم زر گاہ رب
روئے لگا زار کہا ای خدا

کرتی ہوا دے کا دن بچا
رحم تو کر مجھہ پہ ای رب کریم

خلق سے اب اسکے بعضل عمیم
جلد لجاؤ مرے بندہ کو جواب

حضرت آدم کو ہوا حکم رب
جائی کر بندے زمین کو اب

عرض کیا تب مکہ مین جا ہون اب
کہا تو مجھے پھر بلا لیا ہی رب

پوچھا ہی آدم و مین از جبرئیل
مجھکو لجاتا ہی کہان ای خلیل

پوچھا کہ پھر کون ہی ہمرہ مرے
بولا گیہون جو کہ کھلایا تجھے

بولا یہہ عصیان مین ای با صفا
سارے سموات مین رسوا ہوا

ارض و سما کہا ہی نظر میں ہر زمین
پھیل گئی تخت تری ملک تین

پس کہا آدم نے کرای پھر نظر
پھوٹ مجھے آہ ذری تو زمین

آہ کہ ہونا ہون مین تم سے جدا
خیر کرے خیر کرے اب خدا

لیتے یہہ جنت سے انار و انجی
آدم و حوا کو دے تینون کو بھی

حکم کیا تب ملائک تبھی
جلد دو دنیا مین گرے ہین سبھی

کوی کہے کابل مین گرا ہی یہان
ایلہ مین ابلیس گرا ہی یہان

اور گرا سانپ در اصفہان
حق کہا اب تم بھی جاؤ نکل

لیتے تھے جن جھاڑ کی جا کر پناہ
جھاڑ کر یک لگے مرے

شاخ شجر مین بھی ہو ہون ای رب قدیر
آہ برہنہ ہون ای رب قدیر

برگ کو جا کر کرے ناستر
اور وہ جنت مین زہر ہر شجر

پر تو دیا پہلے اُسے عزو جاہ
گرچہ وہ آدم سے ہوا ہی گنہگار

لانے مین اول ہی یقین یکیان
پہلی ہمیہ ہی سا سے شجر بیگان

برگ دیا اسکو تین شجر عود
تجھے روایات مین پایا مین درود

آگ مین جب تک کہ تجھکو رکھے
پر تو بلا حکم دیا جب مرے

انکو نہ جنت مین ہو جانے پناہ
آدم و حوا نے کیے جب گناہ

کہنے لگا ای مرے پروردگار
لطف کا آدم نے ہوا امیدوار

کر مرے بندہ کو بچاؤ شتاب
پھر کے یہہ درگاہ سے آیا خطاب

دور نکر مجھکو ذرا نہ نسیم
مجھ پہ تو کر رحم ای رب رحیم

مجھ سے یہہ عہدہ تو کیا تھا بچا
رونے لگا زار کہا ای خدا

بخش مجھے اور نہ رہا جائے لجا
آنکی تو برکت سے ہے یہ ابتدا

نسل سے یک تیرے نبی لاؤنگا
کیا نہین تو مرے لیے وہ کیا

رحمت و بخشش سے مجھے اب نواز
آنکی بدولت سے ای کارساز

کیا نہین تو عہدہ تو کیا تھا ای رب
عرض لگا کرنے کو پھر زار زار

خلق سے سب اسکے کیا ہون قبول
نام یقین اُس کا محمد رسول

جسکو دو عالم مین ہی شان رفیع
لایا مرے پاس وہ اسکو شفیع

قصر و عمارات وے ہر یقین
اور بے تیرے روئے زمین

روح امین بھی ہوا ہمراہ تب
خلد سے باہر ہوا آدم جب

بولا یہہ معلوم نہین ہی ہنوز
پوچھا ابد تک لیے یا چند روز

دوسری دشمن سے یہہ مدت ہوی
ایک تو وہ دوست سے فرقت ہوی

جان ای آدم تری ہو گی گناہ
بولا ای جبرئیل نے تب آہ آہ

آہ نہ تحریر مین تقریر مین
جسکا بیان آوے نہ تحریر مین

بول کے یہہ کرنے لگا ہی سلام
پس ہو مخاطب وہ ملک سے تمام

اہبطوا منہا بھی جمیعا ندا
پھر ہوا از بار گہہ کبریا

بھیجو دنیا مین تم اب جلد تر
کر کے جدا انکو سب از یکدگر

آن کے جو ہے مین ہی ہی خبر
حضرت حوا نے زلیخا مین

ایک ہین دشمن کے عدو دوسرے
حق کہا اب تم بھی جاؤ نکل

ساتھ ہیں انسان میں شیطان ان میں
اس لئے دشمنی ہی جان لیں
حضرت آدم کو وہاں چھوڑ جب
قصد کیا جانے کا جبرئیل جب
عالم تنہائی پر اپنے وہیں
حضرت آدم نے بہت ہو حیران

بولا مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب
آہ چلا جاتا ہی پھر او سب
تب وہ کہا ہم ہیں ملک باصفا
اور تو ہی بندۂ عاصی بجا
جان لے تو ہم ہی کرتے ہیں
حکم کرے جو کہ خدائے انام

بولکے اسطرح وہ غائب ہوا
درد و غم آدم کا زیادہ ہوا
رونے لگا کہنے لگا ای خدا
روح امین میرا یہ پرواکیا
چھوڑ دیا مجھکو وہ تنہا یہاں
تو ہو مرے حال پہ اب مہرباں

خاک اٹھا سر پہ وہیں ڈالکر
گریبان و رزان تھا جنوں چھا کر
اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو
خوف سے قہار کے ہیجان ہو
آہ وہ سر صدر پس ای اہل
غدر کا سر رکھ بر نہیں نجات

خوف سے رو تا تھا بہت بیکراں
اور نہ نظر کرتا تھا آسمان
مسعودی اسطرح کہا انکا ہے
خلق کے گر جمع ہو آنسو تمام
حضرت آدم کے ہو آنسو زیاد
آیا ہی اخبار میں کہ سکو یاد

اشک سے ملکے ہے پیدا وہ جہان
اور بھی انواع کے خوشبو بیان
ہو گئے پیدا زمین ای میان
حضرت حوا کے یقین اشک سے
لونگ بھی اور گرم مصالح ہو

تین سو برسوں کے مغفر بچھے
حضرت آدم نے بہت عجز سے
نور محمد کا وسیلہ کیا
توبہ کیا عفو کی مانگا دعا
توبہ وہ مقبول کیا دو الجلال
لیے کلمات اسکے دیا دلمیں قبول

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اسکو پڑھا حضرت آدم نے جب
بخشدیا حسرت احد مے رب
فکر کر و غور کر دیکھا یہو
حق سے قدر و خوف خدا لایو
ایک جو آدم سے وہ زلت ہوئی
یا عث این کرب و محنت ہوئی

ہو گئے جب یک ہزار سال گذر
اسکو کیا حق نے ہی جنت سے دور
تسپہ وہ جنت کی تمنا دہر بن
تو بہ کرو اپنے گناہوں سے اب
رو دو کرو عجز بدرگاہ رب

ایک ہی زلت پہ آدم کے بس
رویائی سر تال کے سر صدر بس
چشم سے بیقطرہ نہ نکلا ہو آب
شرع پیمبر پہ رہو استوار
اسکی محبت میں ہو جان نثار

اسکی سخن کی ہی کروڑ پڑی
پیروی میں اسکے رہو تن توی
کہو دنیہ دولت کو یہ تم ماتھ
دور رکھو اپنے کو بد عادات سے
پیروی ہر کام میں اس شاہ کی
اسکی محبت کی علامت یہی

اسکی محبت ہی تمہیں آدمے گا
بس ہی تمہیں اسکا وسیلہ ہمام
امتی میں ہم تو تمہیں اسکے سب
بخشے نہ کیوں اسکے رہے رب

چھٹکارا دن بھی ہی کروگا
امت احمد کا جو ہی خاکسار
گر چہ گنہگار ہو نکو نہیں اسکے صد
بخش محمد کے بدلای صمد

معہ کعبہ یاقوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدم ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

الغرض آدم کو وہ جب سا
خلعت بخشش سے کیا سرفراز
حکم کیا اس کو وہیں تب خدا
کعبے کا جاکر تو طواف ادا

اور دعا کر تو نماز و دعا
ناکہ ہو مقبول تری التجا
اور وہ زلت تری مغفور ہو
حج مبارک ترا میسر ہو

بیکے چلا کعبۂ اشرف طرف
راہ میں جن جن وہ اتارے کہیں
ہوتی تھی سرسبز و مالکی زمین
اسکے میان وہ قدم راہ بھی

دیکھا کیا ای کہ وہ جا پہنچ
دانہ یاقوت سے ہی ایک گھر
بھیجا ہی جنت سے خدا خوب تر
خانۂ کعبے کے وہ مقدار ہی

ایک در مشرقی ہی غربی در گر
ہی وہی کہنہ سنوای اہل میں
پہلے نمودار ہوا بر زمین
روح امین آن کے آدم کو تب

کوہ پہ عرفات کے جب وہ چڑہا
برسو نے آدم کو جو تھی ہو دعا
جا نیوا اس روز ہی اگر علی
اسکی جدائی سے تھا آدم کو غم

حضرت حوا نے ملی اس سے آ
مغفرت حق سے ہو شاد ان
حکم سے پھر آئے بہ ہند شادمان
خوش ہو کے جب وہ نوے میں ہم

اور دونو ملکے کیے حج ادا
کہتے ہیں حج اس روز ہی ہو ادا
شہر و عمارات ہیں تھے کہیں
ہند سے آدم نے پیادہ کیا
کہتے ہیں چالیس کیے حج ہوا

بولا مجاہد نے کہ کوئی دوا
اسکی سواری کا نہ تھے مالک
کعبۂ اخر کے سوا ای میان
جنت ماوی سے جو آیا تھا یہاں

آدم و حوا نے بفرج و طرب
جو کہ مرے ذیب میں رہتے تھے تب
نقل ہی اسطرح سے حسن ای انیس
حمل ہوا حضرت حوا کو جس

جنتی تھی ہر حمل میں وہ ایک
اور بھی ایک دختر و پسر گر
بانٹ دیتا آدم صفی نکاح ای میان
یونہی ہوئے دو دو دیے اسکو جان

شیث کو لیکن وہ جنی منفرد
اُس ہی سبب پایا تو وہ دیکھا
نور و رہ مادر میں نہ شرک
تھا جو دی احمد مرسل کا نور

حضرت آدم نے تب ای بانا
شیث کو اسطرح وصیت کیا
نقل وہ تیرے میں کیا ہی بجا
پاک ہی عورات میں موحد رہیں

یونہی وصیت وہ تھی جبرئیل
اور وہ ممتاز رہیں از نکاح
ناگے انکے تین تو ہے صلاح
کرتا تھا از فضل خود انتقال

در ہر اجداد رسول خدا
پاک ہی اصلاب سے وہ نور جان
پاک ہی ارحام میں وہ رہا تھا
اسکا نگہبان تھا صمد ذوالجلال

حضرت کے بابت نبوت اسلام

حدیث

الٰہی روایت نہ علی ولی	کہ کیا ارشاد پیمبر جلی	حق نے کیا میرا ظہور از نکاح	دور رکھا میرے سے بوجہل

حدیث

	پاک رکھا مجھکو عبرایت یقین		

حدیث

لایا مجھے قہ در علام پاک	پاک ہی صلبوں سے بارحام پاک	بولی ہی یون عایشہ بکذات	کر کیا ارشاد دشہ کائنات
اور دلایل مین یقین بو نعیم	لایا روایت بہیقی ای سلیم	اور بنی ہاشم سے بھی کوئین	کسکے بھی اولاد کو پایا نہین

آیت الذین یرٰیک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین

پس مین محمد سے زہ فاضل تر	آیت قرآن کی یہ تفسیر مین	فیضون کے اصلاب سے کرایا ظہور	وہ کیا ابوین سے اپنے ظہور
ایک نبی سے بہ نبی دگر	شاہ کو لایا ہی خدا نقل کر	تھے وہ سبھی جب دین یقین	رہتے تھے وہ عمر مین ایک بکر
بعد ذبح اللہ کے ای مومنو	تھے وہ شہنشاہ کے اجداد جو	گر یہ مہیجث مین لائی ملاف	تین ہزین ہر تو یہان ہر صاف
یونہی سبھی شاہ کے ماوالدین	صاحب توحید تھے بے ریب ویقین	لکھ کے دو نر قوی نافی ذر بوت	کہتا ہی افضل ہی یہان ہر بکت
عالم علامہ عبد العزیز	عارف فہامہ عبد العزیز	اور سوا انکے بہت عالمان	لاے دلایل بہ ثبوت ایمان
سر لسر ثبات مین اس امر کے	لکھا رسالے کی تحقیق سے	ایک سے آیہن متاخرین	حصہ یہ انکا ہی تھا شک یقین
یونا احادیث ثبوت ای مین	گر یہ نہین پا ہین متقدمین	نظم ہی تنویر عقول اسکا نام	اسمین اسانید ثبوت ہین تمام
مین نے باثبات ہین مدعا	دیکھہ رسالہ ہی جدا ایک لکھا	گر نر کھے قوت وجہ ثبوت	یارے یہان کر تو ادب اسکر
جب وے اقاویل مین ہی اختلاف	پس نر نکر نفی کا ہی اعتراف	رکھہ تو یہ مبحث سے فراحزا	اب سر مطلب کے اُپر باز آ

نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبین ابراہیم پر پھر منتقل ہونا پیشانی پر اسمعیل کے پھر ابراہیم ہاجرہ اور اسمعیل کو مکے مین لاکر چھوڑنا اور زمزم ظاہر ہونا

نقل ہی جب نور رسول خدا	نقل وہ کرتا تھا جو راہنما	جب کہ براہیم کے جبہے پر	نور مقدس وہ ہوا جلوہ گر
آہ اُسے کافر نمرود نے	وآلائی جب آگ مین گرا دونے	یعنے سے اُس نور مقدس کے رب	نار وہ گلزار کیا اسپہ تب
اہلیہ وہ اسکے تھے ای باصفا	ایک تو سارہ تھی دگر ہاجرا	ہاجرہ خاتون کے نسکے سے بجا	پیدا ہوا جب کہ ذبیح خدا
حضرت سارہ کے جو تھی لاولد	اور تھی امید ولد اسکو مدد	رشک بہت لائی وہ ہاجرا	دیکھہ سکی ہی نہین اسکو ذرا
ایسی جگہہ بیچ لیا چھوڑ دے	جس مین عمارت نہ زراعت سے	اور نہ ہو پانی کا بھی نام ونشان	تا کہ اکیلی ہی رہے وہ وہان
وحی براہیم یہ ہوئی تب نزول	جو کہی سارہ تو اُسے کر قبول	تب ہو براہیم سوار براق	ساتھ لے دونو کو وہ ہاجر فاق
کعبہ یا قوت زوار جہان	واسطے آدم کے جو بنا تھا جان	نوح کے طوفان مین بگاہ خدا	ساتزین پھر چرخ پہ چاتا رہا
بستہ کھجور نکا بھی ایک مشک آب	ساتھ جو لایا تھا وہ عالیجناب	ہاجرہ خاتون کو یہہ تو نہ بتا	دونو کو پس حق کے حوالے کیا
ہاجرہ تب ہو کے بہت بیقرار	پیچھے لگی چلنے وہ بین زار زار	کہنے لگی مجکو اکیلی یہان	آہ یہ جنگل ہی بیابان ہی
اور نہین جھاڑ کا سایہ کہین	آہ نہین قوت کا مایہ کہین	اور نہین پانی کا نام ونشان	کیونکہ نہین رہوان اکیلی یہان
کچھہ نہین دنیا تھا وہ اکا جزا	جاتا تھا خاموش وہ عالیجناب	پس یہہ کہی ہاجرہ باصفا	حکم خدا تجھکو ہی ایسا ہی کیا

منصب خلت سے کیا سرفراز — یعنے اسکے نبی اُسے کار ساز
شام مین جب آکے ہوئی مقیم — بعد براہیم خلیل کریم
فضل سے مولا کے کیا ہی بامراد — اُسکی نشانی ہی محمد کا نور
ہاجرہ اور اسکی پسر کو بھی اب — بولی براہیم کو اسطرح تب
سن وہ براہیم تامل کیا — پیتا تھا تب دونو ذبیح خدا
آبزین حرم محترم — جلد نکل شام سے پہنچا بہم
چھوڑ وہان دونو نکو وہ ماہ نیز — باقی تھی تب ٹیک ہی وہ تا بتا
جلد نکل شام طرف چل دیا — پس وہ بیابان سے خلیل خدا
اور نہ یہان مسکن انسان ہی — آہ یہ جنگل ہی بیابان ہی
کیونکہ نہین سامان سے ای باوفا — اور مرا طفل ہی یہہ شیر خوار
حکم خدا تجھکو ہی ایسا ہی کیا — تب کہے بی بی کو براہیم ہان

حکم خدا کر کے منی ہی وہ جب | دلکو دی اپنے تسلی وہ تب | کچھ نہ کہی روٹ گئی بے بہرہ ہیں | مبتسم گئی اپنے وہ اطفال پاس | دودھ پلانے ہی لگی اسکو تب | غیب ہوا ان سے براہیم جب
کر کے وہ منہ کعبہ اشرف طرف | پس یہہ دعا کرنے لگا باطرف

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ

ہاجرہ پاک کو جس کا خلیل | آہ وہ توشہ جو دیا تھا قلیل | پانی بھی ورد زبان ہو گیا | آیا اسے کام وہ ان چند روز | پانی ہی خرما ہوا آخر وہ جب | تشنگی غالب ہوئی دودھ تب
آہ وہ ذبح اللہ نے بے تاب مجھ | مضطر و بے چین ہو بیخواب رہے | رونے لگا رونے لگائی بکا | دیکھ کہ یہ سینہ ہوا پانی کا چاک | جلدی سے جاکو صفا پر چڑھی
ہر طرف وہ کرنے لگی ہی نظر | تا نظر آوے اسے کوئی بشر | یا کہیں پانی کا وہ پاوے نشان | پر نہ کچھ اسکو نظر آیا وہاں | پھر کے وہی مروہ کے اوپر سوار
پھر کے لگی دیکھنے ہر سو وہاں | پانی کا پانی نہیں ہر گز نشان | کوہ سے غلطیں ہوائی اتر | پھر کے چڑھی کوہ صفا کے اوپر | اپنا جگہ بند تا آوے نظر
اتری ہی بس کوہ صفا سے وہ جب | دل میں اسے خطرہ یہہ آیا بہت | دور سے ہونگی میں اگر خلق سے | اسکو وہ دیکھیں نہیں جا سکے | بطن میں وادی کے بھی خوف تھا
جبکہ نظر آتا تھا اسکو بسر | کرتی تھی آہستہ زمین پر گذر | یوں ہی صفا مروہ دو دل لگا | اتری بھی بس روز چڑھی بار بار | دوڑنے لاگی ہی وہ دامن اٹھا
اور وہ ہر بار بھی اطفال پاس | دیکھ کے ہیبت ہوتی تھی اسکو اداس | بار اخیر آئی وہ جب سینہ چاک | آہ اسے پانی قریب الہلاک | میں صفا مروہ یقین جا چکا
ایک منادی سے سنی تب ندا | تھا یقین آواز وہ جبریل کا | دیکھتی کیا ہی کہ وہ روح الامین | مارتا ایڑی ہی زمین کے اوپر | دوڑتے ہیں اس لئے امیان
زیر قدم اسکے وہ دیکھی روان | پانی کا یک چشمہ ہی نکلا جہان | روح امین انکو سے غایب ہوا | بچے کے پاس اپنے کھڑا ہی یقین | ساتوں بار آئی جو مروہ پر
کعبہ اقدس کا کریگے بنا | حشر تلک اسکو رکھیگا خدا | حشر تلک خلق ہزاروں ہزار | اور وہ ہاتف سے سنی یہ ندا | دوڑتی تب آئی وہ تڑپ کر
ختم رسل جسکا محمد ہی نام | سارے رسولوں کا وہی ہی امام | روح امین انکو سے غایب ہوا | اسنے اسے اس پر پھر کے ہی جان | تیز اسپر اور بھی اس کا پدر
مٹی پتھر جلا اٹھا کے بھی | چشمے کے اطراف چبوترہ بنا | جب یہہ بشارت کو سنی باجرہ | نسل سے اس پر پھر کے ہی جان | ہو دیگا پیغمبر آخر زمان
مادر مقبول خدا پر مدام | لطف سے رحمت سے رب الانام | پانی کا یک حوض ہوا وہ تیار | بھر لی یک مشک وہ پانی سے تب | پھر کے اپکنے کو نگاہ بہت
توشہ نہ کچھ رکھتی تھی جو اب | باندھ نہ اطراف چبوترہ بنا | پھول مسرت کی چنی باجرہ | قصہ یہہ کرتا تھا جانی جب بیان | کہتا تھا اسطرح سے وہ شادمان
کرتے تھے پرش مروہ پانی سلا | حق نے وہ پانی میں اثر دیدیا | چشمہ زمزم ہی وہی با نصیب | چھوٹی تلی سطح سے ہی گرد وہ آب | نہر روان ہوتی زمین پر تمام
پاکے مصیبت کوئی آواز ہو | باجرہ خاتون بھی فیض خدا | اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں | خاصیتیں ہر رو کے مثل دود | رکھے مزہ شیر شکر کا یقین
آئے زمین سے وہ بیابان کو | آئے زمین سے وہ بیابان کو | روبرو دیکھے کے نظر جب گئے | بعد کئی سو سال کے ای باشکر | قوم سے جرہم کے تکلن یک گروہ
اور بھی پانی ہے اب اس جا بہم | ہم تو کئی بار کے یہاں گذر | یہ پرندے کو دیکھ کے باہم گر | کہنے لگے دیکھ کے باہم دگر | ہوئے پرندے کا اسی جا لگاؤ
جمیعن ہوا وادی نزع شہر | آدمی پانی نہیں آبا نظر | جسنے کہا اسکے تمہی دیکھ کر | پس وہ کہا اسکے تمہی دیکھ کر
غیب سے یک چشمہ ہوا ہی عیان | عورت و یک طفل ہیں وہاں | بھیجے نب یک شخص کو لانے خبر | انکو اجازت وہ دی شادمان
ایک وہ پانی کا یقین اختیار | آپ ہی رکھے نہ وگر نہ یہار | جاکے اجازت کر ہیں وہاں | رہنے لگے اپنے وہیں کر اطلاع
اٹھے ہی پس مکہ کو اب ہی جان | باندھے عمارت کئی تب وہاں | اور اہالی و موالی کو سب | فہم و ذراست میں ہوا بیمثل

لمعہ حکم ہونا حضرت رب الجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے اسمٰعیل کے علیہما السلام

اور براہیم نے ای یادگار | ہر برس ہر راہ میں یا الکبار | شام سے خود ہو کے سوار براق | جاتے تھا کعبے کو تین یا وہ فاق | شام کو جاتا تھا وہ پھر سوئے شام
سیزدہ سالہ ہوا فرزند جب | آیا تعالے کو براہیم تب | تھی رہ و ذالحج کی وہ شب غمین | عالم رویا میں وہ دیکھا وہیں | ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا
سوتا ہی خود اپنے سر نے پہ آ | مین تن ملک تمکو یقین الکلام | سوتا ہی خود اپنے سر نے پہ آ | کیجئے قربان بسبیل خدا
خواب سے ہشیار ہوا وہ جب | لایا ہوں یہہ حکم طرف یار کے | اب یہہ پسر کو ای مخلص خدا | کیجئے قربان بسبیل خدا
فکر و تردد میں پڑا ہی عجب | کیا یہہ یقین و غنود رحمان ہی | بس وہ یہی فکر میں حیران رہا | یا یہہ دغا بازی شیطان ہی | اور بہت مضطر و پریشان رہا

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے اور اس پر عمل کرنا فرض ہوتا ہے۔ منہ

حسین نے خواب میں دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں کہ تو میرے پاس آئندہ سال آ۔ اس لئے حسین نے سفر کا قصد کیا۔ منہ

پس اس سے معلوم ہوا کہ خواب میں حضور کی زیارت کرنا بیداری کی زیارت کے برابر ہے۔ منہ

حسین نے خواب میں دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں کہ تو میرے پاس آئندہ سال آ۔ اس لئے حسین نے سفر کا قصد کیا۔ منہ

دل چاہتا ہے کہ اس جگہ حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا قصہ بھی لکھ دوں مگر کتاب کے بڑھ جانے کا خوف ہے۔ منہ

دیکھو سورۃ صافات رکوع ۳

باقی شب کو یہ دعا و نماز
ہی وہ گزار اکے بخضوع و نیاز

دوسری شب کو بھی وہی ہوئی ملک
دوسو میں تھی پھر کی وہ شب آئی میں

اور کہا اللہ کے یہہ فرزند کو
کیجئے قربان یہہ دل بند کر

دوسو میں تھی پھر کی وہ شب آئی میں
جلد یہہ فرزند کا تو دو ہو سر

صبح کو دوسو میں کے جو ہی روز نمود
یا جوہ خانون کو کہا وہ سعید

اور کہا فرزند کو ای من مہین
اور لے اس کو چنا خانہ

پوچھی لجا تا ہی کہاں باپ سے
بولا ملائے مرے یکدوست سے

راہ میں یون پوچھنے لاگا کہ
چل تو ای فرزند کہ قربان کروں

جا کے منڈے پاس سیلا بان میں
جائے سے گھر سے ہی نمرود سعید

چرخ کا ایوان ہی بنایا وہی
ساتھ خزانے ہیں نہ سکی کچھ بچھا

بولا مرا دوست وہ ای باصفا
جا کے لگا کہنے کہ باجرا

ملک بھی ملکوت کے سرو جان
بیٹے کو کیون قتل کرے کوئی جان

نقش ہی ابلیس سر شقیا
ایک سر مونہ کر بینگے عدول

باپ تو فرزند پہ ہی مہربان
ذبح پسر باپ سے ہوتا نہیں

ہم تو دل و جان سے کرینگے قبول
کہنے لگا جلے کہ بنز و خلیل

بولا ذبح اسکو جہاں مین کہین
آیا ہی ابلیس بہیہ دینے فریب

اس سے بھی مایوس ہوا وہ ضلیل
رونے لگے دیکھ سا تون سہا کے ملک

سمجھا ابراہیم نے یہ ہے رب
ذبح کیا بہر خدا تیرے تین

عالم رویا مین یہہ دیکھا ہو تین
دیکھ لگا کرنے تعجب پدر

کہتے ہین مسرور ہوا اس قدر
مجھکو بھی تو پاؤنگا از صابرین

صبر کر اب ذبح پہ تیرے بعین
لایا ہی جب گھر سے تو یا میرے

آہ وہ پھر کہنے لگا پدر سے
جلد سلام اسکو یہہ فرمایا م

بولنے پھر میر طرف سے سلام
منہہ پہ نزد یہار مر کر نظر

اور مرے ذبح کے تو وقت
جلد پہ ہا ایک دو گانہ نماز

حق کے طرف لاکے وہ رو دینا
پھر کے پسر سکا کیا یون دعا

بخش مجھے اور اسے ای خدا
دیکھ لگا کرنے تعجب پدر

دیکھ کہ سب کسکے مین باب قلب
اور دیکھتے ہین ہو متحیر ملک

آئے ہین از زمین و یہان تا سما
ہم سے قریب ہی کر کرین ہے بھام

رحم و دو نو پہ تو کر ای خدا
رنج و مشقت سے انہون کو بچا

ارض و سما اور یہان تا ان ہمہ
عرش برین کرسی لوح و قلم

تجھکو جو کچھ حکم کیا ہی خدا
جلد تو اس کام کو اب کر ادا

حق سے کیا عرض کر یہ ای خدا
لخت جگر نور بصر ہی مرا

ذبح مین اب اسکے ای رب الجلیل

دوسری شب کو بھی وہی ہوئی ملک
دوسو میں تھی پھر کی وہ شب آئی میں

جلد یہہ فرزند کا تو دو ہو سر
اور کہا فرزند کو ای من مہین

ساتھ لے یکجا چقا بھی و یک چھری
راہ مین یون پوچھنے لاگا کہ

مجھکو لجا تا ہی کہاں ای پدر
چرخ کا ایوان ہی بنایا وہی

فرش زمین کا ہی بچھایا وہی
پوچھا تو دوست وہ ای نیکنام

کھا و پیو کچھ ساتھ ہمارے طعام
بولی ملائے کو ہی یکدوست سے

بولا ہین نہین لے گیا اس واسطے
بولا یہہ ابن کہتا ہی باس کا پدر

حق سے ہون مامور مین اس بحر
سنکے یہہ مایوس ہوا وہ ضلیل

پدر و پسر باس گیا ہی مہین
کہنے لگا سنکے وہ ملعون تب

زعم ہی اسکو کہ ہی یہہ حکم رب
سمجھا ہی ای شیخ تو شاید یہہ اب

ذبح پسر پر ہی تجھے حکم رب
آیا ہی ابلیس بہیہ دینے فریب

دفع وہ ملعون کہتین کر دیا
رونے لگے دیکھ سا تون سہا کے ملک

جلد وہ یک سپر ہی نمرہ کیا
کہنے لگے دیکھ یہ ہر حکم ربی

ذبح کرے ایک بنی کو نبی
حکم ہوا مجھکو یہی خواب مین

کہہ تری کہا ہے ای من اب مین
بولا پس ای پدر جو حکم خدا

تجھکو ہوا جلد وہ اب کر ادا
ہونا ہون ان شاء اللہ گر چہ جدا

جانا ہون لیکن بحضور خدا
دیتا تھا گر اس سے مجھے اطلاع

تا مری الفت نہو نہار مر کر نظر
میری جدائی پہ نکر غم سدا

کرنے لگا عرض رب اکبر
بخش بدہا ہے پہ مرا ی رحیم

فضل سے اب اپنے ای رب العلا
سنکے تو مجھے صبر درین ابتلا

دیکھ تعجب ہین ہو بیقرار
کرتے ہین تسبیح خدا بار بار

کہنے ہین اسطرح ملایک ای سپا
سر زمین ایک پیمبر ہی اب

جب کہ براہیم سنا یہہ کلام
سکو گلے اپنے لگا ای ہمام

رونے لگے دیکھ کے ای باشعور
جن و ملک اور وحوش و طیور

جاؤ کو یون تیز کی تا ب خلیل
ذبح تری راہ مین کرنے آئے

ذبح تری راہ مین کرتا ہو تین
مجھکو عطا کیجئے صبر جمیل

دو بہنون کہا خواب مین یہہ دیکھا
تیسری شب اور یہہ بولا پیام

پایا براہیم نے پورا یقین
بیٹے کے قربان پہ جازم ہوا

بال کر اراستہ اب شانہ کر
اور لباس اسکو پنہا خاخرہ

حکم سے وہ چاقو رسن کو لیا
حکم کیا لانی وہ سب ماجرہ

ساتھ لے یکجا چقا بھی و یک چھری
پوچھا پھر کس سے چلے تب کہا

مجھکو لجا تا ہی کہاں ای پدر
دوست کی جہانی کو بولا کہان

فرش زمین کا ہی بچھایا وہی
پوچھا وہ پھر دوست تو نگر ترا

کھا و پیو کچھ ساتھ ہمارے طعام
بولا کر کہا نہین کھا تا ہی وہ

بولا ہین لے گیا اس واسطے
ذبح اسے کرنے یقین لے گیا

حق سے ہون مامور مین اس بحر
سنتے ہی یہہ اسے کہی ماجرا

پدر و پسر باس گیا ہی مہین
بولا پسر سے کہ ترا یہہ پدر

زعم ہی اسکو کہ ہی یہہ حکم رب
بولا وہ گر ہووے یہہ حکم خدا

ذبح پسر پر ہی تجھے حکم رب
تجھکو وہ بولا سو فرشتہ نہین

جب کہ براہیم چڑہا کوہ پر
بولا براہیم نے پس ای پسر

بولا وہ ای باپ ہی جسے حکم رب
کہہ تری کہا ہے ای من اب مین

تجھکو ہوا جلد وہ اب کر ادا
آتش غم زور مین جب تو ترا

جاتا ہون لیکن بحضور خدا
چھوڑ کے دنیا کے سبھی لذتین

خیر میرا خون بھرا پیرہن
دیکھے لجا اسکو تو ای جد من

اور کہا باپ کو ای باصفا
باندھ تو اب جلد مرے دست و پا

سن یہہ براہیم ہوا اسکا یار
باقی نہین اسکو رہا اختیار

مین ہون گنہگار مجھے دیجئے
اور یہہ ارکا ہی یقین لے گنا

بعد لگا کہنے کہ نین ای پدر
کہانہ کیا چرخ کی جانب نظر

اور بدرگاہ خدا دو دو
کرتے پہ زہ مین ہین جو

ذبح اسے کرنے ترے نام پر
سر پہ کر اسکے پیمبر دگر

ہو کے و مین بیخود و بے اختیار
رو یا بہا اشک ہوئی تب زار زار

پھر کے پسر عرض کیا اے خلیل
وقت نہین قیل کا اب کر تو میل

حلق پہ پا تھہ پھیرا ہی تب
حلق پہ پس اسکے ہی چاقو رکھا

نیت صادق سے یقین اسکو تھا
ذبح تری راہ مین کرتا ہو تین

اور یہہ اسوقت پڑہا ہی دعا

کر کہا مولا نے تجھے اب سلام
ذبح پڑا سکے ہی عازم ہوا

حکم کیا لانی وہ سب ماجرہ
پوچھا کہ کس سے چلے تب کہا

پوچھا کہ دوست کا گھر ہی کہان
بولا کہان ہی وہ تو نگر ترا

ساتھ خلایق کو کھلاتا ہی رہ
بولی ہی یہہ سنکے اسے ماجرا

ذبح کا گر حکم کیا ہو خدا
قصد کیا ہی ترے اب ذبح پر

میرا دل و جان ہی اسپر خدا
بلکہ وہ بولا سو ہی شیطان ہین

ذبح کرے تا کہ اسے جلد تر
فور بصرای مرے لخت جگر

مین تو قبولا ہون دل و جان سے اب
صبر کیا رب ترا راضی ہوا

پاؤنگا جنت کی بہ تمییز
دیکھے لجا اسکو تو ای جد من

باندھ تو اب جلد مرے دست و پا
باقی نہین اسکو رہا اختیار

اور یہہ ارکا ہی یقین لے گنا
کہانہ کیا چرخ کی جانب نظر

کرتے پہ زہ مین ہین جو
سر پہ کر اسکے پیمبر دگر

رو یا بہا اشک ہوئی تب زار زار
وقت نہین قیل کا اب کر تو میل

حلق پہ پا تھہ پھیرا ہی تب
حلق پہ پس اسکے ہی چاقو رکھا

نیت صادق سے یقین اسکو تھا
ذبح تری راہ مین کرتا ہو تین

اور یہہ اسوقت پڑہا ہی دعا

۱۲ اور ترجمہ فرزند کے یہہ ادا ب
چوتھا باب کہان اسکا ہی ۴

بسم اللہ وباللہ اللھم تقبل منی واجرنی وعدنی فیہ یوم لقائک

بیٹے کے پس منہ کو منہ لانا لگا | اسکی پیشانی پہ ہی بوسہ دیا | اور گلے اپنے لگا کر وہ نیک | بولا ای فرزند سلام علیک | مجھکو وداع کر مین رخصت ہون اب
بولے کہ برسا رویا وہ | اشک سے منہ آپنا دھویا وہ | دیکھ کے یہہ عرض کیا بیٹے پسر | اگر یہ نکر صبر تو کر ای پدر | حکم مین اب حق کے تو تعجیل کر
کیونکہ مجھے خوف ہی ستاتا کا | ہون مین عقوبت مین کہین مبتلا | بعد و بین عرض کیا ای خدا | نفس کو مین اپنے کیا ہون فدا | راضی قضا پر ہون تیرے کر قبول
بیٹے روایات مین آیا ہی جان | بولا وہ ای باپ مرے مہربان | کمسن کہ اسوقت مرے دست ہا | تا یہہ اطاعت مری دیکھے خدا | پدر لے تب بند کو کھولا مین
چشم ابرا پنے پی باندہ مکر | چاقو و مین اسکے رکھا حلق پر | بول کے تکبیر کو وہ باادب | حلق پہ چاقو کو چلایا ہی تب | وہ نہ رواں حلق پہ پائی نمی
جلد برابہیم کے تو پاس جا | چاقو کا منہ پھیر دے ای باصفا | آیا شتابی سے وہین جبرئیل | پھیر دیا چاقو نہ دست خلیل | حکم ہوا روح امین کو تبھی
کہنے لگا آہ ذبیح ای پدر | جلد یہہ چاقو کو تو پھر تیز کر | تیز کیا پھر کے اُسے وہ وہین | شعلۂ آتش سے بنی وہ یقین | پر نہین کٹتا تھا سر مو گلا
پدر سے فرزند نے تب یون کہا | دو نہی برابہیم کیا بار بار | تب بھی چاقو نہ دمی زنہار | پھر کے اُسے جبرئیل | پھر دیا
نوک اول حلق مین اسکی دی | تب بھی چاقو نہ دمی زنہار | قبضے پہ رکھ کے وہ زانو خلیل | قوت کار اس سے دبایا بہت
ختم گئی تب جلد وہ چاقو امین | غصے سے پھینکا وہ زمین سے بر زمین | کس لئے کرتا ہی تو اتنا غضب | کہا مری تقصیر ہی ای باادب
والے تھے آتش مین تجھے ہم بر زمین | صاف یہ یون کہنے لگی اسپہ زبان | کس لئے وہ مجھکو جلائی نہین | حکم ہوا مجھکو بھی ہنگامی ہا صفا
بات یہہ سن وہ متحیر ہوا | کہا ہی دریں بار رضائے خدا | بولا اُسے حکم نہ حق کا ہوا | بولی وہ چاقو سن ای باصفا
دوسری روایت کی سنا تا ہون | لیک مین جلد بھی ملتا تھا | ایک روایت ہی پر وہ کام | تا بنے کا یک حلقہ بہت استوار
خواب مین دیکھا تھا خلیل امتثال | ذبح پسر کو وہ کیا ہی فقط | تب یہہ ندا آیا ز درگاہ رب | اسکے گلے پر وہ مین ظاہر کیا
حق نے کہا بس بخر ی الخیرین | خون والے اسکا نہین تھا یہا | پس ہی بیداری مین ظاہر ہوا | صاحب تفسیر حسینی بیان
بعد کہا اسکے بلا مبین | لیجئے کہا حضرت رب الورا | اسلئے وہ حق سے ہی آیا بچا | راست کیا خواب تو اپنا بچا
جسکو برابہیم دین ابتلا | راست ہی نکلا ہی بشان علا | سیکھو کلوم دیتے ہین یونہی چرا | اور برابہیم سے سرو عیان
نقل ہی ہے سہیل جو قربان کیا | یہہ وہی دنبہ تھا جو بھیجا خدا | بیٹے بدل اسکے پسر کے خدا | تھا یہہ ترا حق کا یقین امتحان
پاس برابہیم کے وہ اگر کھڑا | فضل سے تب اپنے خدا کریم | بولا فدیناہ بذبح عظیم | دنبہ جنت کو روانہ کیا
اسکا سر پاک زمین پر ہی تھا | کہتے ہین جنت کا جو ہی مرغزار | بیٹے بدل اسکے پسر کے خدا | فدیہ کے خاطر جناب خلیل
اٹھا اپنے کیا یہہ دعا | اس جبل سہل مین اُسے جبرئیل | لایا ہی پل مین اُسے جبرئیل | جلد وہ مقبول کر بگا خدا
ابن برابہیم کے کھولا ہی بند | اور کہا چاہے جو تو کر دعا | بولے محمد کہ اسے میرے خدا | تیری دعا جو ہی سعادت شمول
حق نے کہا مین نے کیا یہہ قبول | بخش ای رب اسکو پسر و عیان | حق نے کہا ہون مین قبول

لطیفہ شریفہ

اُسکے جو دنبے کو خدا نے کریم | بولا فدیناہ بذبح عظیم | ذبح عظیم اسکو کہا ہی جو رب | اسکے بین علمائے لکھے کئی سبب | سارے وجوہات مین مجمل ہی ذبیح
بحر امامت کا دُر بے بہا | جعفر صادق نے روایت کیا | پوچھا برابہیم نے ای رب سے | منع کیا ذبح پسر جو مجھے | بولے کیا اسکا ہی مجھکو سبب
ہو دے جو پیغمبر آخر زمان | ختم رسل سرور کل سروران | تیرے پسر مین ہی یقین اسکا نور | نسل سے وہ اسکے گریگا ظہور | اسلئے مین اسکا نگہبان ہوا
سن یہہ برابہیم نے چاہا ہی تب | دیکھے وہ تا احمد مرسل کو آپ | حکم سے تب حق کے ہوئی شتاب | اُسکے بھی درجات معظم کروہ
آل و صحابہ کو بھی اسکے نام | جبکہ وہ دیکھا ہی یقین ای تمام | اسکے تب اجداد مین سے شہ دین | دیکھا ہی تب سید عالم کو وہ
بولے محمد کہ نواسا ہی یہہ | حیدر و نہر کا دلارا ہی یہہ | آیا نظر اسکو امام حسین | اُسکے مدارج کو بھی وہ دیکھکر
فدیہ مین فرزند کے تیرے پسر | بولا برابہیم نے ای کردگار | مجھکو یہہ فرزند بسر و چہار | پوچھا یہہ ہی کون گرامی گہر
حق نہ کہے کیونکہ وہ شان مین | بخش دیا اسکو کیا ہون قبول | بوجہ عبادت ہی حسین کریم | میرے پسر سے بھی ہی زیادہ عزیز | حقتے کہا اسکو تو ای باتمیز
ابن برابہیم کا عقد نکاح | ایسے مین رحلت بھی کی آخر اسنے | شہر مین مکے کے تب ای باصفا | ذبح عظیم آیا جو قرآن مین | شام مین اسحاق نے بیاہا اُسے
حضرت سارہ کے شکم سے بچا | نقل ہی جب چھیاسٹھ سال ہوا | قوم وہ جرہم کی بھی نمی جوا | ابن برابہیم ذبیح خدا | حشر کے دن پھر کے ملا دیگا اُسے

نوٹ
بیٹے کے پس منہ کو منہ لانا لگا
بولے کہ برسا رویا وہ
کیونکہ مجھے خوف ہی ستاتا کا
بیٹے روایات مین آیا ہی جان
چشم ابرا پنے پی باندہ مکر
جلد برابہیم کے تو پاس جا
کہنے لگا آہ ذبیح ای پدر
پدر سے فرزند نے تب یون کہا
ختم گئی تب جلد وہ چاقو امین
والے تھے آتش مین تجھے ہم بر زمین
بات یہہ سن وہ متحیر ہوا
دوسری روایت کی سنا تا ہون
خواب مین دیکھا تھا خلیل امتثال
حق نے کہا بس بخر ی الخیرین
جسکو برابہیم دین ابتلا
نقل ہی ہے سہیل جو قربان کیا
پاس برابہیم کے وہ اگر کھڑا
اسکا سر پاک زمین پر ہی تھا
اٹھا اپنے کیا یہہ دعا
بولے محمد کہ نواسا ہی یہہ
فدیہ مین فرزند کے تیرے پسر
رکھے برابہیم غرض چند روز
دختر اطہر سے ہی اپنے کیا
بولا برابہیم کو اس طرح رب
اسکے بدل فدیہ یہ روانہ کیا
اُسکے بھی درجات معظم کروہ
پوچھا یہہ ہی کون گرامی گہر
حقتے کہا اسکو تو ای باتمیز
حق نہ کہے کیونکہ وہ شان مین
ابن برابہیم کا عقد نکاح
شام مین اسحاق نے بیاہا اُسے
حضرت سارہ کے شکم سے بچا
حشر کے دن پھر کے ملا دیگا اُسے
اسمین نہ نہار ذری بھی شک
فدیہ مراتین ہنین ہرگز مول
ہنہ کو کیا اسکے سبب زمین
حکم ہوا روح امین کو تبھی
پر نہین کٹتا تھا سر مو گلا
پھر کے اُسے جبرئیل | پھر دیا
قوت کار اس سے دبایا بہت
کہا مری تقصیر ہی ای باادب
حکم ہوا مجھکو بھی ہنگامی ہا صفا
اس لئے چاقو نہ چلی ہی بجا
نقل کیا ہی ز وسیط امین
راست کیا خواب تو اپنا بچا
تھا یہہ ترا حق کا یقین امتحان
فدیہ کے خاطر جناب خلیل
جلد وہ مقبول کر بگا خدا
تیری دعا جو ہی سعادت شمول

کعبے کے تعمیر مقدس کو سب
اسکا نشان باقی جو تھا ہر زمین
تا یہہ شرف باقی رہے دور جہان
کعبۂ اقدس کو بناوے وہ زمین
کعبے کے مقدار سے ہو نے خبر
بات وہ کرتا تھا ابراہیم سے
صاحب لولاک شفیع الامم
نقل معراج میں یہ کہ گئے نبی

ایا ابراہیم کہ تین حکم رب
کرتے تھے خلق اسکی پرستش کا یقین
حشر تلک اسکے نبی خاندان
لایا ئی جب حکم یہ رب الامین
ابر کو یک بھیجا ہی رب قدیر
ابر وہ تب اک ہوا سایہ بان
ابر وہ در گاہ میں آیا پسند
ایک سایت ہی کہ روح الامین

عصر میں آدم کے زوار جہان
عصر ابراہیم تلک جاودان
حکم ہوا حق سے یہہ جبریل کو
ہو کے ابراہیم بہت شادمان
کعبے کے مقدار پہ ہی ایمان
کعبے کی مقدار کی تعلیم سے
ختم کریں اس پہ نبوت کو ہم
دسترس کرنا بر ہمیں بھی ضرور ہی

کعبہ یا نوح جو آیا تھا جان
تھا یہی معمول سبھوں ایمان
ساتھہ براہیم کے تا جلد تر
مکے کو ساتھہ لیکے ہوئی روان
مکے کے پاس یہہ اشارت دیا
کہتے ہیں اس ابر کو تھا ایک کہ
شہر تو مکے میں ہی عنقریب
اگے نبوت کے وہی ابر تھا

نوح کے طوفان میں بحکم خدا
کعبے کو لیکر وہ چرخ پہ جا تا رہا
کعبے کی تجدید زوست خلیل
اور ذبح اللہ کو وہاں لاتے رہے
مکے سے چلے شام سے
مثل سرشیر بھی منہ تھا گر
ہو دیگا مکے میں مرا یک حبیب
اس شہر عالم پہ جو سایہ کیا

ساتوین وہ چرخ پہ جاتا رہا
کعبے کی تجدید زوست خلیل
اور ذبح اللہ کو وہاں لاتے رہے
مکے سے چلے شام سے
مثل سرشیر بھی منہ تھا گر
ہو دیگا مکے میں مرا یک حبیب
اس شہر عالم پہ جو سایہ کیا
کعبہ بنا بت خدائے قدیر

روایت

عارف علامہ عبد العزیز

آئی ہی اور ایک روایت اسی نکت
تو ہی یقین ہو گی بصد افتخار
ساری روایات یہی باشعور
لاتا تھا فرزند نے کچھ پتھر

گر اسی میدان میں مکہ کے ایک
غار میں اسرار کے یک پردہ دار
ہو سکے تب پا ئے چھینگے طور
اور اسے باندر ہا تھا پدر

آن کے یک جالاتی جلد تر
غار میں بس نور کے تھا جا بجا
کعبۂ اقدس کے ہی مقدار پر
آکے وہی مکری تھی جالاتی
جبکہ خبر دار ہوا ئی خلیل
کعبے کے مقدار سے بیقدار فیل
عکس سے تھے جسکے ملک بھی شریک
مروی ہی اس سنگ کشی بیشک

کعبۂ قدس کے ہی مقدار پر
یہہ بھی معارج میں لکھا ایک نشان
اسکو کہا حضرت رب الجلیل
اور کہا بو عین ہی آیا ئی جان
کعبے کا آغاز کیا ہی بنا
اور پس اسکا شریک اسکا تھا
غزوۂ ذی قعدہ کو ای باصفا
اسکو براہیم کیا ابتدا

ہیئت و منجم کو یقین ای ہمام
پایا اسی ماہ کے وہ انضمام
پھر و پسر ہر دو کے یہہ دعا
کعبہ بھی جسکو رب ہوا

قبلۂ پاکان کی ہونی جب و لیل
کعبہ بنا بت خدائے قدیر
عارف علامہ عبد العزیز

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم

خلاصۂ ترجمہ

کیجے قبول ہم سے تو ای خدا
اور تو ہم دونوں کی اولاد سے
اور تو بھیجے انمیں یقین یک رسول
پاک کرے انکو خلق میں
پاک ترے گھر کا یقین یہہ بنا
ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھے
تو نے ہی یہہ عرض فرما قبول
ہی تو ہی تحقیق عزیز الحکیم
نیت و یہہ عرض یقین ای کریم
کر وہ مطیع ترے رہے ای خدا
تا وہ بنی پر کے تری آیتیں
پس یہہ دعا نے کیا قبول
جانے سنے تو ہی سمیع و علیم
کرتے رہے حج یہہ حرم کا ادا
انکو سکھا ے یہاں و ہاں
مکے میں مبعوث کیا یک رسول
اور تو کریم کو ای رب قدیر
ہمکو مناسک تو دکھا ئی کریم
اور تری انکو سکھا ئے کتاب
یعنے وہ ہی سرور ہر دو جہاں
آپنے احکام کے فرمان پذیر
تو ہی ہی تواب تو ہی رحیم
کھولے یقین انپہ وہ حکمت کا باب
حضرت پیغمبر آخر زمان

اس لئے فرمایا ہی شاہ جلیل
مین ہوں بلا شبہ دعا ئے خلیل

لمعہ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیم کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبیک کہنا انکا اور وفات پانا جناب سارہ کا اور تولیت کعبے کی تحویل ہونا اسمعیل کے علیہما السلام

نقل ہی جب کعبہ مرتب ہوا
خشک بھی پر سنگ بھی تھے بے زمین
قصد کیا شام کے جانے کا جب
پس ندا دیں کیا سب لوگ کو
سارے وہ آواز سنے بین شتاب
لبیک جو لبیک دیئے بدن جواب
حج سے وہی لوگ ہی آئی نثار
ہوتے ہیں دنیا میں یقین سرفراز

والد و فرزند بنا ئی باصفا
حال پسر پر وہ ہوا عین
حق سے کیا اپنے پسر کے دعا
دعوت حج خلق کو سب کر دیں
خلق جو موجود تھے شرق و غرب
صلب میں باپو نکے بھی جو تھے یقین
بعد براہیم عزیز باصفا
تولیت کعبہ کی تحویل ہوا

کر کے طواف اسکا بہت باادب
حق سے ملی اسکو اجابت کیلا
عرض براہیم کیا ہی ای رب
بولے دے لبیک سبھی بیمان
ماؤں کے ارحام میں بھی ہی امین
کعبہ براہیم عزیز باصفا
کعبے کے متولی وہ کیا سرفراز

چڑھ کے براہیم نے عرفات پر
اپنے وہ فرزند کو کعبے پر
میرا وہ آواز سنیں کیونکر سبھی
حق نے کہا تجھے سناوین ابھی
کعبے کے وادی پہ کیا یک نظر
کعبے کے مین بیٹے کو خلیفہ کیا

اور ہوا آپ روانہ شام — حج کے لئے آیا ہی نہ تھا — نقل ہی اسوقت ذبح خدا — اگلی تکلف سے ضیافت کیا
دو سو برس سال میں عمر — سارہ و اسحاق کو بھی لیکے ساتھ — بعد اسکے اسحاق نے پھر حج کیا
حضرت سارہ نے جنت خوشی — آتا تھا اسحاق نے پھر حج کیا — بعد سو برس کی ہوئی عمر جب — حضرت سارہ کی علت ہی تب
شام کو تشریف وہ پہنچی لگی — حج کے لئے مکہ اور مکی میں

وفات حضرت ابراہیم خلیل کا اور عہد لینا حضرت اسمعیل سے آنحضرت کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ وعلیہا الصلوٰۃ والسلام

عمر دو صد سال میں ای نیکبخت — جان براہیم کیا ہی وفات — نقل ہی تابوت سکینہ جبل — پایا تھا آدم سے جو فوق کا خیمہ — وقت میں حجت کے لٹکایا اسے — رو برو اپنے ہی کعبا یا اسے
جس میں تھی تصویر ہر انبیا — سبز زبرجد کے گھر و نگین بجا — خانۂ آخر میں بھی مرقوم جان — صورت پیغمبر آخر زمان — چاروں خلیفوں کی تصاویر جا بجا — اسکی بھی منقوش تھی ہر بار پر
اور تھے اطراف میں ای نیکنام — صورت انصار و مہاجر تمام — حکم کیا اپنی وہ اولاد پر — تا وے تصاویر پہ کیجے نظر — دیکھ کے معلوم ہمیں وہ بنے — نسل سے اسحاق کے ہوگا نشب
ایک مگر سرور کل انبیا — ہووے ز اولاد ذبیح خدا — دیکھ براہیم یہ ای باوقار — بولا ذبیح اللہ کو اطلس تب — حکم خدا کا ہی ہوا میرے تئیں — عہد قوی لیوں یہ میرے تئیں
کہ تری اولاد سے ہی نیکجان — ہووے یہ پیغمبر آخر زمان — نور کو تو اسکے حفاظت کر — پاک ہی عورات میں اسکو دھر — دور رہیں دور زعیب و فساح
عہد یہ فرزند سے وہ جب لیا — اسکو وہ تابوت سکینہ دیا — بعد یہ میثاق کے وہ باشرف — عزم کیا جنت ماوی طرف — ہووے سدا حق سے صلوات و سلام
ابن براہیم نے ای باصفا — نقل ہی تابوت سے کیا جب تمام — وختر حارث تھی وہ قدسی ایک — اکمل عورات زمان بالعموم — اسپہ بھی پر بھی ہمارے سلام
فوز شہنشاہ رسل پاک تر — اسکی نشانی میں ہوا جلوہ گر — اسکو ذبیح اللہ نے ای باصفا — شکل براہیم وصیت کیا — نور وہ قندیل سے بقبیل قال — جسکا بلاشبہ ہی قبلہ نام
وہ بھی کیا اسکو وصیت وہی — عبد مطلب کی پیشانی پر — نور نبی جلوہ گر ہی — بیٹے میں جب اسکے کیا انتقال
حضرت سالار دو عالم کا نور — اسکی پیشانی پہ کیا تھا ظہور — وجہ یہ اسکا ہی من ای باصفا — والد ذیشان رسول انام

چشمۂ زمزم کو جو ایک ظالم نے بے نشان کر دیا اور عبد المطلب کو اسکے کھودنے کا حکم ہونا اور حضرت عبد اللہ کا ذبح

ابن براہیم نے ای پاکذات — جب کہ یہ دنیا سے کیا ہی وفات — کعبۂ اقدس کی ولایت خدا — اسکی ہی اولاد میں جاری رہی — بعد کئی سال کے پھرای خبیر
ہوگئے اطراف میں جب منتشر — قوم وہ جرہم کی جو کعبے میں تھی — پر وہ حکومت ہی خصین پر رہی — بعد کئی روز کے ای باوفا
کعبے میں رکھے وہ حاکم ہوا — کرنے لگا خلق پہ جور و ستم — آہ کیا ظلم کا برپا علم — بیٹا جو حارث کا عزام تھا
اور بڑا فاسق و ظالم ہوا — قوم سے جرہم کے کئے جنگ و جدال — جا کے وہ آخر کو نہ پا کر مجال — آتے تھے کعبے کے ہدایا جو اب
کر کے بلا شبہ بھی اتفاق — ہدیہ کعبے کے لئے اشکار — بھیجا تھا فارس سے جو اسفندیار — کرنے لگا صرف وہ خود بے ادب
سونے سے قصور بھرن دو بنا — اور مہمات اس میں جواہر نگار — اور جو اسباب تھا کعبے میں تب — رکن سے کعبے کے نکالا حجر
کوئے میں زمزم کے خبیہ الا بھی — چاہ مبارک کی وہ دو تا پانی تھی — کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ بھی کہاں — سوئے دیے اور جواہر کا سب
بیٹھے ہلاک اس ہی بلا میں جو ہے — قوم سمیت اسکے وہ ظالم کو جب — شامت این ظلم سے سب ہوئے مبتلا — آئی وبا سب میں جو ہے متصل
اُن میں سے بس جس کسی پانی اسے — رہتا تھا وہ نور نبی جلوہ گر — دور کیا شہر سے نکے کے سب — نکلے کے حکام ہوئے پھر سدا
چاہ تھی زمزم کی وہ بے نشان — اسپہ تھا بے جان عزم کا نشان — کرتے تھے شاہان زمان اسکی حج — ایک کے بعد ایک کی باری رہی
حکم ہوا عبد مطلب کو سب — عبد مطلب نے پس ای باصفا — حق کا ارادہ جو ہوا سر بسر
خواب میں تین کو دے وہ زمزم کو اب — اسکی علامات کے تین ہو مرتکب — چشمۂ زمزم کے وہ اظہار پر
منع کئے اسکو قریش کے سب — کرنے لگے اس عمل جدل سب — کہتے ہیں اس جا سے یہ دو بتان — چاہ وہ دونو کے ہی تھی درمیان
نذر کیا حق سے ای رب جلیل — نکلے اگر چشمۂ زمزم جلیل — ایک تھا اسوقت جو حارث بنام — دیکھ کے اسوقت وہ کرنے لگا
نذر رہیہ مقبول کیا ہی خدا — پس قریشوں پہ ہی غالب رہا — پدر کی تائید وہ کرنے لگا — جو نکہ براہیم یقین جو ہرا
عبد مطلب ہوا اس سے شاد — خلق میں ہوئی اسکی فضیلت زیاد — جبکہ خدا دس پسر اسکو دیا — اور بھی کھودا ہی وہ چاہ باصفا
چشمۂ ہی زمزم کا وہ ظاہر ہوا — اور مساکین کو کھلایا طعام — سونا تھا تب آب میں اسکی کہا — نذر تری بہر خدا کر وفا
بھولا تھا وہ نذر کو اپنے مگر — ذبح کیا ایک غنیم جلد تر — بیٹے کو تجھ نام پہ قربان کیا — پھر وہ اتھا ذبح کیا ایک بقر

پھر کے دے حکم ہوا ہی بجا — اس سے بڑا کیجے قربان ثنا — جلد وہ قربان کیا ایک شتر — پھر کے ہوا حکم بڑا ذبح کر — ذبح کیا جلد وہیں دس شتر — پھر کے کہا اس سے بڑا ذبح کر

پوچھا کہ کوئی اس سے بڑا کون ہو — حکم ہوا نذر کیا تھا تو جو — ایک پسر کیجے قربان اب — نذر وہ کرنا ہے دل و جان اب — دیکھ کے یہ خواب حیران ہوا — مضطر و غمگین دل و جان ہوا

جمع کرا دو لد و کو بس اے سب — صورتِ احوال کہا ان سے جب — سنکے وہ سب عرض کے ای مہ — راضی ہیں ہم دل و جاں سے بہ سر — ہو رہے گا ہم نام خدا پر فدا

عبد مطلب نے یہ دیکھ انقیاد — نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا — باپ کا تھا سب سے پیارا وہی

اپنے دل و جان کا ہوا نذر شاد — ڈالا ہی جب قرعہ وہ ای باصفا — حسن میں بے مثل تھا سب سے وہی

لڑکا بھی کیا تھا وہ نور خدا — سرورِ عالم کا کیا تھا ظہور — چاکر بھی لے ہاتھ میں تیغ تیز — لاپا ہی جب ذبح کی جا شکار

منع کئے کرنے کو سب مہربان — خاص جو عبداللہ کے تھے خواہران — ہونے لگا کام جو شروع گریہ و عمل کا رواج — گوگ پہ دشوار بہت ہو گیا — ذبح سدا آپنی اولاد کا

عقل و فراست میں بہت سرفراز — بولے کہ چاچا پاس عمر ہے کم — صورت احوال کہیں ہم یہ سب — کہتی ہی اس بات میں وہ اکلوتا — بولے غرض پاس اس عمر کے جا

پہلی کہ کل پاس مرے تو سب — جوں ہی کہا کہتا ہی حکموں سب — چرخ پہ جا نے تھے جہاں کئی — پوچھی وہ جا نے ای جمع عرب

تم میں ہی ایک شخص کیا خون بہا — بولے دس اونٹ دیت ہی بجا — بولی وہ دس اونٹ کہ گنتی میں کم — گر تو ہے وہ قرعہ دس اونٹ بڑھ

اونٹوں کو تب عرض اس پسر — قرعہ وہ فرزند پہ گر پڑے — ذبح طلا شہر کرو جلد تر — والیں بلا شبہ یقین اشکبار

اونٹوں کو پھر بار کریں دس زیاد — قرعہ پڑے اونٹوں پہ تا ای مراد — یونہی وہ قرعہ کتنی بار بار — رکھ کے دسے دس کتنی آشکار

قال الٰہی جب قرعہ وہ ای باصفا — نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا — اور عوض اس پسر یا دگار — تاکہ رہے سو سے رہے ای مہین

قرعہ پڑا تب وہی سو اونٹ سے — اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا — یونہی وہ قرعہ کتنی بار — عبد مطلب نے ہوا شاد تب

دیکھ کو ہوئی اسکے کتنی مگر — قرعہ پھر پھر پہ ہی پڑا پھر بجا — اونٹوں پہ ہر بار پڑا قرعہ جب

اپنے دل و جاں کا کیا ہی فدا — قال الٰہی پھر قرعہ وہ تین بار — تب سے ہی یکشنبہ کا وہ خون بہا

حمد و ثنا شکر و سپاس خدا — اور وہ سو اونٹ کو قربان کیا — کل قبائل کو وہ مہمان کیا — شہر ہی سو اونٹ عرب میں بجا

اور بھی اسلام میں بے قید و قال — پدر پیمبر کو خدا ای میان — ابن براہیم کے مانند بچہان — فدیہ کیا اسکے بدل سو شتر

اس ہی لئے بولا ہی سرور حرج — کردے ذبیحین کا فرزند جو — بین دے جلیلین کا دلبند جو

پس ہیں حقیقت میں دو ہر ذبیح

حضرت عبداللہ کا نکاح آمنہ خاتون کے ساتھ

والد سرور تھا نہایت نبیل — سارے کمالات میں تھا بے بدل — عقل و فراست میں بہت باکمال — حسن میں وہ شہرۂ آفاق تھا — فرح کے اس وقت سے پھر وہ خبیر — اور ہوا جگ میں زیادہ شہیر

اس لئے عورات بہت نامدار — عشق میں تھے اسکے سدا جاں نثار — ایک کہا اسکو نگہ کردگار — پردۂ عفت میں بعد افتخار — دشمن جان اسکے ہوئے بیحساب

کیونکہ یقین اسکے لڑکپن ہی میں — نورِ محمد تھا سدا جلوہ گر — والد پیغمبر آخر زمان — اسکی ہلاکت پہ دوئے لاکھ من

نقل ہی یک روز وہ عازم شکار — آیا تھا یک دشت میں پیر شکار — آئی بیابان میں وہ ای فہیم — ساتھ کتابی تھے وہ اہل علم

قصد کئے اسکا وہ بد سیر — تاکہ اسے قتل کریں جلد تر — کہتے ہیں یوں وہ ہمیں مذکور ہے — دیکھا وہ تب سیتے آئے سواں

آئے یہ تیور سے وہ سوار ان عجب — سب سے وہ ملا تھے بلا شک و ریب — شام کو گھر اپنے جو آیا وہ سب — اور کہا دل سے یہ پہچانا ہوں میں

کو مری دختر کریں ہا ازدواج — جبکہ اس حالت کو کچھ پایا وہ — خبر دیا اپنی وہ عورت کئیں — اور جو اسوقت تھے اہل کتاب

اور عفیفہ ہو شریف النسب — عبد مطلب کے وہ پاس ای تمام — عبد مطلب کو بھی تھی جستجو — دشمن جان اسکے ہوئے بیحساب

ہالہ اسے نام تھا ای پاک فن — بنت وہب سید بنی زہرا — جب تھی یقین متصف این صفات — ناہنو پیدا وہ رسول زمن

اسکے حسب نسب کی ای اہل دین — آمنہ کی تھی وہ چچیری بہن — بی بی نے اپنے بھی سنا تھا یقین — ناتوں میں مقرر تھے اسکے علم

ہر وہ کرے اپنے پسر کا نکاح — بنت وہب ہی یقین پاکباز — اور خبر بھی یک اسکو دیا تھا خبر — دور کہے ہیں وہ جہاز کو کنا

محفل تزویج طرف جب چلا — کہتے ہیں عبداللہ بھی ہمراہ تھا — اور بہت فرح و نشاط کیا — اور کہا دل سے یہ پہچانا ہوں میں

جانی تھی اس بات کو وہ پاک — کہہ ہی وہی والد یغما مبر — یاد تھی یہ خبر اسے پر سر — جبکہ میں کا وہ کیا تھا سفر

کہنے لگی اس سے ای دیر رس — عبد مطلب نے غرض ای خبیر — ساتھ لے یک پی جماعت کثیر

کر مجھے تزویج میں اے قبول — نام یقین اسکا تھا عام و قال — بھائی ہے اپنے وہ تری تا م

فدیہ تھا سو اونٹ ترا جو یقین — اونٹی ہوں سو اونٹ وہ میں ای

اسکو بہ عبداللہ دیا تب جواب | اب قریب ہوں لدکے میں ہمراہ کاب | اسکا جواب آگے کہوں عبدالمطلب | بولی کہ اسطرح ہوا وہ روشن | پہنچا وہ جب آپکے بعد انتہاج
اور اسی شب میں ہوئی ہے حمل | آمنہ پاک سے بے اختلاف | نور نبی سید عالی تبار | آکے وہ خاتون میں پایا قرار | نقل ہی پس روز دوم بے خبر سے
بولی کہ عبداللہ کو ام قتال | آہ نزا فوت کیا انتقال | شاعر مقصود وہی یا یقین | اب مجھے تزویج کی حاجت نہیں | جب کیا خواہر وہ فرقہ کے پاس

حکایت عورت شامیہ

شام میں تھی ایک یہودن مہر | اشہر و ذوی خشت و فولاد مال وزر | فن کہانت میں تبری کامل | علم و فراست میں تری عالم | وہ بھی یقین کر کے تمنا ہی
شان و تجمل سے بہت امیر ان | وادی مکہ میں تھی اتری عیال | گھوڑے بھی نشان تھے بہت اچھے | باندی غلام اور بہت تھے مستعد | کرتی تھی عبداللہ کی وہ جستجو
دیکھی اُسے دور سے وہ با امید | اسکی پیشانی پہ چمکتا ہی نور | نور نبی شافع روز نشور | آگے گئی اسکے وہ اقدام کر | ایسے میں یک مژدہ پاکیزہ خو
کہنے لگی عجز سے یوں ہی امین | کر تو قبول اپنے نکاح میں مجھے | کرتی ہوں میں نذر یہ حشمت تجھے | کافی ہیبت اسکو وہ اکرام کر | شام سے ہی اور وہ مکہ ہوی
دو سے کروں اسکا ہوا ہی نکاح | آمنہ خاتون سے ای با فلاح | نقل ہی پس بعد نکاح و وصال | چلنے لگی اسکے وہ عالی جناب | چلنے میں پوچھ کے دو نکاح خواں
دیکھی نہیں آہ جبین پر وہ نور | آہ نہیں چرخ پہ ایسا کوکب | جب سے اس آن کا کیا عرض حال | اور بجد ہو کے اجازت لیا | اور بھی خیمے کو اسکے گیا
بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے | آہ مین غافل ہی گل رات سے | پوچھی اے عبداللہ کہاں ہی نور | جسکے یہ جویرے کیا تھا ظہور | بولا مرا کل ہی ہوای نکاح | آمنہ وہ نوزنی با فلاح
اسکے تئین ہونگی شان جلیل | جسکا دو عالم مین ہیگی دھوم | نور ہی منصور و مراد ہی | نور ہی مقصود مرا دہی | نور نہ تا مجھ کو ملے سر بسر | ہووے یقین یہ سے مجھکو بسر
خط فلک خطبہ ایوان تست | گوی زمین خم چوگان تست | ارض و سما کون و مکان کا وہی | ہر چہ زبیگانہ و خیل تواند | جملہ درین خانہ طفیل تواند
نقل ہی جس شب مین ہوئی ہے طواف | آمنہ خاتون کا ای سینہ صاف | رشک سے ماریہ و سوسو حور عین | درد سے اس شب ہی ہے سوا یہ ان | اس ہی تاسف مین ہی صبح و شام

نور چہارم حضرت کے حمل شریف کے بیان مین

حمل نبی سید والا تبار | لیل رغایب مین ہی تا قرار | اول شب جمعہ کی ماہ رجب | لیل رغایب ہوئی ہی بوقت شب | نوری جب کر بعز و جلال | آمنہ خاتون مین کیا انتقال
ملک مین ملکوت مین شور شد | یون دئے املاک بحکم خدا | کہ سبھی عالم کو منور کرین | اور یہ بشارت سے مبشر کریں | لرزنے لگے فرج بارض و فلک
حکم ہوا خازن جنت کو تب | کھولدین جنات کے ابواب سب | اور دے جنات سنوارے تمام | خلق کو عالم کو سنگارے تمام | علوی و سفلی کے بجنے لگے طبلک
عرش معلی سے بھی تا فرش خاک | شرق سے تا غرب دیے یہ ندا | نور نبی مرور اہل ہدا | اور یقین ساتون سموات مین | ساتون زمین کے بھی یہ طبقات مین
مرکز این خاک سے تا عرش پاک | ہی وہ بلا شبہ خدا کا حبیب | صلب سے آدم کے گئی سال سے | آتا تھا کر نقل جواجلال سے
صلب سے عبداللہ کے با وقار | اب ہی بہت اسکا زمانہ قریب | جانوران جو تھے زمین پر تمام | یون لگے آپس مین وہ کرنے کلام
در بطن آمنہ پایا قرار | ہووے زمین کا وہ امین سکیان | کیون نہ یہ بات کہ مکہ کی ذات | سید لولاک ہمیہ کی ذات
سرور عالم سے ہوئی حاظہ | اور بلا شبہ سراج زمان | مبعد و پیدایش عالم وہی | اصل اصول بنی آدم وہی
مصدر خیرات و کرامات ہی | اور وہی منبع اسرار ہی | اصل رسول بنی آدم وہی
چشمہ فیض ہمہ برکات ہی | اور وہی مطلع انوار ہی | نقل ہی جس شب مین ہوا ہی قرار | حمل شریف اسکا ہوا یا قرار
در گہہ خلاق کا ایسا نصیب | کیون نہ ہو مسرور زمین و زمان | ہوگئے لاغر تھے سبھی جانور | ملک عرب مین تھا بہت ہی شور
صبح کو اس شب کے بتان ہے یقین | اوندھے گرے سارے بت دزدیدہ | تخت سلاطین کے بھی الٹے ہین سب | اور بہت وجد مین تھا جبرئیل | ایک علم سبز بھی لاکر وہ شب | کعبہ اقدس پہ کیا منتصب | فرح و مسرت سے بشان جلیل | شہر بیابان مین سکے تھے شیر | ہوگئے لاغر تھے سبھی جانور | ملک عرب مین تھا بہت ہی شور
ہر شجر ستان مین شجر لایا بار | ہر گل گلزار بھی خنداں ہوا | فضل اللہ کے بارش ہوئی | نقل ہی کی سال سے مخطوظ عظیم | اور ضیا بخش گلستان تمام
فرح سے اس کا سارے عرب | فرح سے بس جاگ گریاں ہوا | خلق سے وہ تنگی و غفلت گئی | ہوگئی سرسبز بیابان تمام
ہیں سے اس شاہ کے یہ بے عجب | منبر ہر گل پہ ہر یک عندلیب | فرح سے اسکی ہوا ہر یک | اور فرح بخش ہوا خطہ
جب ہی ہوا ایجاد جہاں کا سبب | ارزان ہوا حد سے زیادہ اناج | خلق لگے کرنے بہت ابتہاج | صاحب اموال دے اکر ہوے
عرصہ ہستی مین کہا جب قدم | قحط عدم اس سے ہوا منعدم | جب تلک اس کو نہ ہین تھا وجود | عالم کو ان کو کہان تھا فروغ

نقش وجود از ہمہ بیگانہ بود — چون ز وجود دش عدم آوازہ بود — نسخہ ہستی رقم تازہ یافت — سایہ جنس کز گردون گذشت

ہستی او تا بعدم خانہ بود — تا بعدم داشت وجود خویش ننگ — بود جہان بر ہمہ تاریک و تنگ — نور وجودش جہان فروز داد

لمعہ اراضات حمل شریف کے بیانمین

آمنہ کہتی ہی ز حمل نبی — گان کہ نہین مجھکو تھا مدتون — اسکے سوا اور نتھا کچھ نشان — خواب مین یکشخص کہا مجھکو آ

مین نہین بولی وہ کہا سر بسر — تو ہی یقین حامل پیغامبر — حمل پایا ہی مجھے مرتبہ مین — پھر بھی تولد کے قریب ای امین — آکے وہی شخص کہا ہی بخواب

حق کی یہ مہ مین دیکھے ہی — اور محمد بھی اسے رکھہ تو نام — سنتے ہی دو چلنے دے کا جلد تر — حمل یقین یہ ترا جانی ترکیا

تنبیہ

غیب سے پھر شخص وہی جلد آ — حملے دے دو دور دے کیا — ایک پسر اب تو مبینگی شتاب

برج ثواس مہ مرکوای امین — مادر سرور دے وہ اولی ارجمند — حملے نہ نہار کیا ہی پسند — خلق سے کردیگا جب دور تر

رسم وہ تھا جاہلیت کا یقین — دیکھیو اب غور وتامل سے تم — امتی ہو ایسے پیمبر کے تم — انکے اٹھانے کو ہی آیا رسول

حکم کیا ایک ملک کو خدا — حملے وہ تا دور کرے جلد جدا — رشت رسوم ایسے ہی انکا پسر — تم نکرو ایسے رسوم جہول

بدعتیون کے بھی شباہت مین جب — حرمت وعصیان کا رکھیگا سبب — تشبیہ کفار تو کیا پوچھیے — اُس سے پناہ دیوے خدا جاودان

حمل کے آغاز مین دیکھی ہی خواب — ایک درخشان ہوا مہر منیر — جسمین سے نکلے ہی نور مبین — کیسے ہوئی کہکر ننگ ہمیگان

ہوئی ہی یون آمنہ ای مہ لقا — مکہ اشرف کو پھر اوطانے سبب — راہ مین بیمار ہوا آوتب — چار چلنے کا ہوا حمل جب

شہر مدینے کو ہوا رفق قرار — اور وہان ختم رسولان ہوئی — حسین وے بدر کے مجکو خبر — عہد مطلب یہ سنا جب خبر

آہ گئے تک وہ شتابی کیے ساتھ — عمر تھی عبداللہ کی تب تیس سال — اور کہے بعضون نے پچیس سال — حضرت عباس کا جو ہی خلف

بولے ملک دے تو شتابی کریم — پدر پیمبر نے کیا تھا وفات — اُس سے ہی منقول یہ رای باصفا — بھیجدیو تم اسق سدا صبح و شام

واقعہ فیل

حمل سے اس شہ کے ای باصفا — آٹھوین حبان کا تھا ابتدا — واقعہ فیل بھی رو دیا — قصہ یہہ ہی اسکا مین ہی یاد دلا

والی ہوا ملک یمن کا وہ حبش — بلدہ صنعا مین بنا کے تب — حج کے وہ ایام مین دیکھا ای یار — خلق چلے کعبے کو مین بیشمار

بولے کہ کعبے کی ہی زیارت بدل — جاتے ہین وہ جنگ کی مشاعل بدل — سنتے ہی اس بات کو وہ بے شعور — کاپا یہہ نخوت و کبر و غرور — جاتے ہی اسپین تجھا یا ہی وہ

حکم سے پس اسکے زنگ خاص — ایک کلیسہ ہی بنا وہان تمام — سب در و دیوار کو اُسکے بجا — سونے جواہر سے مرصع کیا — اسکو جواہر بھی بنا یا ہی وہ

چند مکانات مزین سرا — گرد کلیسے کے وہ بنوا دیا — اسپہ بھی جھرکا کے وہ علو تھا — حکم کیا اسکو وہ خانہ خواب — آکے زیارت کرین

بات یہہ پہنچی شتابی ہوی برملا — اُس سے بہت قلق ہوا یہہ سنکر — لگے مین یکشخص تعاقب ہو شمار — تو لعین بہت اس سے غضبناک ہوا — اور وہ ملعون کا نوکر ہوا

خدمت جارو کب کشی ای امین — پایا کلیسے کی ہی وہ بیش مین — قابو وہ پایا ہی یقین ایک شب — کرکے وہ پاخانہ کلیسے مین تب — جلد ہوا شب کو وہان سے فرار — صبح کو یہہ خبر ہوئی آشکار

ابرہہ یہہ سنکے ہوا بیقرار — ایسے مین پھر ایک علاوہ ہوا — طرفہ غضب اور بھی ایک گل کھلا — اترا تھا اشہر کے باہر عیان

دل مین وہ شرمندہ ہوئی بہت — اس سے ہوی شہر وہ گھبرا بہت — بکے سے آیک وہان کا روان — زیور و پوشاک و جواہر یقین

آگ جو سلگائے وہ رات ایک — یعنے اس انگار کے چنگاریان — بانکے سے پہنچے وہ کلیسے میان — جو تھے بتا وہ ہوئے تین کے تین

سبکو جلا پل مین وہ یک لمحہ مین — جودر و دیوار تھے بازیب وزین — ساتھ لیا لشکر سہ صد نر ابرہہ یہہ خبر کو سن کر شتاب — ہو گیا جل بھون کے مثل کباب

اور وہ کفار کے دل چاک کی — کعبہ اشرف کو گرا دین شتاب — ان مین بہت ایسے تھے جنگی سوار — کوہ نا فیل بھی تھے چار ہزار

قصد کیا کے کو جلا دین تمام — پیش رو فوج تھا وہ لاکھام — جانتے وے فتح و ظفر فی الدہر — اترا وہ جب کعبہ کے نزدیک

انمین تھا ایک فیل جو محمود نام — کرتا تھا اقدام وہ ناکام جدا — چھوڑ کے مکہ کو بیابان گئے — مکہ دو فرسنگ دہان سے رہا

مکہ کی وہ فوج ہوے دیکھ دنگ — پاے نہ نہار وہ امکان جنگ — عبد مطلب ہی رہا مکہ مین — ابرہہ ملعون سے وہ جا کر ملا

بولا کہ ہم تم سے نہ چھیڑین جنگ — تو تہ بیٹگے پر کعبے کتین بے درنگ — عبد مطلب نے تب اس سے کہا — کوئی بشر کا نہین خانہ ہی وہ — صاحب اپنے خانہ نگہانی وہ

چاہے ترسانا تو ترسا دیگا وہ — چاہے بچانا تو بچا دیگا وہ — فیل سفید اسکا جو محمود تھا — عبد مطلب کو آسجد کیا — دوسرے فیلون کے مثال ایسا تھا

ابرہہ یہہ دیکھہ بہت چرھہ گیا — جلدی وہین کیسے کے وہ پاس آ
عبد مطلب نے ہی رخصت لیا — ہمکو نہین طاقت جنگ کی ہی
آ یہہ آئی ہی جو فوج عظیم — جلدی سے فیلو کو سنوارین سبھی
ابرہہ یہہ حکم کیا ہی تبھی — کیسے طرف انکو چلاؤ ابھی
چڑھہ گیا جلدی زمین کے اُپر — اسکو سر آتے ہی بہت فیلبان
بیٹھہ گیا ہاتی یہہ جیون دان — ابرہہ یہہ دیکھہ کے حیران ہوا
عبد مطلب نے او بزدل شکار — ایسے مین یک نور ہویدا مگر
بس یہی اثنا مین چھٹے تیر — کہنے وے آنے لگے جوق جوق
تے وہ کنکر بوجھہ رخود — زہر کی تاثیر تھی اُن مین نمود
آئی ہی پس قہر کی یہہ فوج جب — پل مین ہی نابود ہوی فوج سب
پیٹھہ لگا اسکے پرندہ ہی ایک — بھاگتا تھا اور بھی یہہ سکو دیکھہ
سنکے بخاشی نے یہہ حیران ہوا — بولا پرندہ وہ کہان ہی گیا
جبکہ ہوئی فوج یہہ سب پائمال — پائے قریش انکا سبھی نقد و مال
عبد مطلب تبھی گھر مین آ — انکا وہ عالیجہہ ہر اتاب ہوا
کرنے سلاطین لگے انکا پاس — بولین بہت رکھتے تھے اُنسے ہراس
بہشت سالار رنگ بھی تھین — دیکھے ہین اصحاب جو ہاتی مین
فیل کے سورے ہین اصحاب جہان — قصہ یہہ قرآنین کیا ہی بیان
تیرے بھی جو ہوئین عدو نابکار — انکو بھی کر دینگے ہم خوار زار
سرور عالم کی ولادت ہوئی — سارے خلائق کو بشارت ہوئی
پیر کا جو روز ہی پاکیزہ تر — اسکو فضیلت ہی سب ایام پر
جس مہینے مین ہوئی زمین پیدا ہوا — وحی بھی اُس ماہ ہی بھیجا خدا
وہ مہینہ تھا ربیع الاول شریف — اسکے ہی لئے جہان تو آئی ہا ادب

خاتمہ

جو کہ تھا انکا وہ بیشل ہال بڑا — بد رہنا یا ہی اُسے ذوالجلال
چار چین سے ہی یہہ پہلا چین — نت اُسے شاد اب رکھے ذوالمنن
جو کہ کرے اسکو بلطف و عطا — تو رہے دہر مین جب تک بقا
اسپہ پیمبر پہ سلام صبح و شام — بھیجے اس احمد سے صلوٰۃ و سلام

تمت

شکر ہی رمضان خدائے انام — جسمین یہہ نسخے کے ہوئی پوری کام
سنہ ۱۲۶۰

گھر ہی یہہ بے شبہ ترا ای خدا — تو ہی نگہبان ہی اسکا سدا
عجز سے نار ہی سے یہ رکھے دعا — وہان سے نکل کوہ اپر یک گیا
فیل جو محمود تھا ای باادب — فوج کے اگے مین کئے اسکو تب
گرچہ بہت مارے اسے ای مین — تب بھی وہ زنہار ہلا ہی نہین
سارے وے اشرار پہ جنجال تھا — بسکہ اُدہر فوج کا یہ حال تھا
فتح ہوی اب انکو ہی امید نیک — عبد مطلب نے کہا اسکو دیکھہ
چوچ مین بھی ایک کنکر پر — اپنے دو پنجون مین وہ کنکر
پیٹ سے ہاتی کہ وہ تھا بیقرار — ڈالتے تھے ایک کنکر پر سوار
سو بھش بھاگنے لاگا وہین — ابرہہ یہہ دیکھہ شقی لعین
سر پہ پرندہ وہ تھر کتا ہی تھا — اور وہ ابھی گھومہ ہی اڑتا تھا
مر گیا مردود وہ سر پیٹ کر — پس وہ پرندے بھی وہ کنکر
الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی — لگے مین مردودی وے بدبو اٹھی
حادثہ یہہ جب کہ ہوا وہ جہان — پائے قریش اس سے بہت عزت و شان
اور وہ لشکر جو تھے بقید رخود — لگے مین موجود تھے ای اہل سود
حق کے برکات ہین بے انتہا — داخل اہل اس ہی یہہ ایمان
اکو تو یون خوار کیے ہم قریب — جنت معظم ہی ہمارا نصیب
پیر کے دن صبح کو ای اہل دل — تھی مہ مولد کی وہ بارہوین
یونہی اسی وقت مین سب ضیا — پائے ولادت مین یہ حکم خدا
پوچھے محمد نجب کا سبب — انکو یہ ارشاد کیا شاہ رب
سنہ کی ولادت کا مقدر ہین سال — اسکو کرے فضل سے اپنے قبول
لاؤ محمد تفصیل ای باادب — نور یہہ نسخے کا رہے تا بے غروب

درشب آدینہ یہہ بہ ہر منیر — کامل انوار ہوا بے نظیر
اور کرے مقبول جناب رسول



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدی بسم اللہ الرحمن الرحیم المتوالی الاحسان

ای ترے حمد مین کل ملک و ملک — زیر فرمان مین ترے رزق فلک
اور بچھے اب اپر فرش زمین — بے ستون چرخ کیا تو قایم
ساری ذی روح مین تونے ہی کھائی — چیر دانے کا شکم ای دادار
ہر سر مو کو ہو گر لاکھ زبان — اشرف خلق بنا ہم کو یقین
تحسین تیری اگرچہ ہین کثیر — تب بھی یک قطرہ ترے بحر کے کب
جمیع آدم مین تھا جب اسکا چلک — کیا ہمکو از الطاف دکم
فقر کے ملک مین خدر کہ شاہ — فوج طوفانین جو تھا کشتیبان
تھے رسل اسکے مبشر یکسر — دریس خوان اُسکے اوکھا اوکر
اسکے محکوم تھے سب ارض فلک — خاک روبا سکی حرم کی بلقیس
خط سیہ ہی دو ہی نور قدم — نور ہر اسم کا جس سے لامع
باغ دولت مین تھے تحسین کرام — جس کہین برنج گہڑی بھی مقام
بل شیر ذات البیہ بن — ضرر علی و غیبتہ بن
کر یقین لطف خدا عزوجل — ماسوا اسکے ہی وہی بس افضل
سبب رسد لون نے یہ تجا ہے خدا — کہ ہون اس خیر امم مین پیدا
ای خدا و نہ کثیر الانعام — ہی محیط ہم پہ تری منت عام
پیڑی کر تو عنایت اسکی — اور عطا شرف زیارت اسکی

ترے یہ فرمان ہین تر رزق فلک — اسکو گردش مین کہا ہی تو نے دایم
ہی رکھا اسکو ہوا پر تو تعین — تو کیا اُسے ہو پیدا اشجار
لطف سے ہمکو بنایا انسان — دین اسلام سے بخشی تمکین
حشر تک شکر کرین سر بسجود — ہم سے ناہو ہے ادا ایسے وسواس
اکیک نعمت ہی ہے سب سے کبیر — امت احمد سالا برہم
تب بچو دا اسکو سے سارے ملک — نام تھا اسکا اُسے پشتبان
دیا سو تخت سلیمان باد — خاک روبا سکی حرم کی بلقیس
نعت مین اسکے مقصر یکسر — وقت اجر یل نے معراج کی رات
اسکے افواج تھے افواج ملک — نہ لیا گرچہ قلم اپنے ہاتھ
اسکے احکام سبا رض فلک — لیک تھا روح و قلم اسکے ہاتھ
روح اسکا قلم صنع ازل — کہ وہی حق کا وہی مظہر جامع
نور مطلق کا وہی آئینہ — تھا وہی حق کا خلیفہ بالتمین
عالم غیب شہادت مین تمام — تھا وہی حق کا خلیفہ بالتمین
ظاہری اسکے فضایل عمم — مستفیض حق کا بھی فیاض جہان
بلکہ وہان رسل و ملکہین قاصر — فہم بشری سے ہی خارج مطلق
حق سبحانہ کو دین خیر امم — حق کیا ہم کو دین خیر امم
ہم ہین سلطان رسل کی امت — دو جہان مین بھی شفاعت ہمکو

اس مین انجم کی قنادیل لگا — عالم علوی کیا تو زیبا
کیسے بانی کے اُپر تو تصویر — روح کی اسمین ہی بخشی تاثیر
بحر نعمت کو ہین پیر کنار — جسمین ہم غرق ہین بس عمر جہا
شکر نعمت کا ہو نہین پیر کنار — باعث شکر و ثنای دگر است
تو نے اسکے جہان کا ہی ظہور — تو نے اسکے جہان کا ہی ظہور
لطف کا اسکے بہا جبکہ نسیم — نار گلشن ہوئی برابر ابراہیم
نور شمس سے لیا اسکے کلیم — مژدہ گو اسکا مسیح با التکلیم
اور ہمراہ رکاب اسرافیل — اسکا تھا غاشیہ بردار جلیل
روح اسکا قلم صنع ازل — گر قلم سے نہ لکھے کیا ہو خلل
نور مطلق کا وہی آئینہ — سر حق کا تھا وہی گنجینہ
عالم غیب شہادت مین تمام — کیا بار واح و مثال و اجسام
ظاہری اسکے فضایل عمم — خلق کو اس ہی قدر ہو فہم
بلکہ وہان رسل و ملکہین قاصر — حق سبحانہ اسکا نہین کوئی ہمسر
حق سبحانہ کو دین خیر امم — جسکے مین رسل و ملک سب اتباع
ہم ہین سلطان رسل کی امت — کہ ہین اسکی محبت مین فدا
دو جہان مین بھی شفاعت ہمکو — بھیج تو ہم سے کلوک اُسی مدام

اسکے سب عترت و اصحاب اسپر — اسکے اتباع و احباب اوپر — خاص و اسکے وزیر اعظم — یعنے شیخین امیر اکرم — ایک سرور کا امین ثانی — حق کہا جسکو نبی کا ثانی

غار مین سرور عالم کا رفیق — یعنے بوبکر مکرم صدیق — دوسرا فاروق معظم دل — وحی تھی نطق پہ جسکے نازل — دین اسلام کو بخشا زینت — کفر و اسلام مین تو الا فرقت

اور ختنین معظم شہ کے — ہر دو داماد رسول اللہ کے — ایک تو جامع قرآن کریم — دوسرا خازن عرفان عظیم — اور دئے سے فیوض عرفان — اور دئے سے فیوض فرقان

یہہ جو تو فیق کے دریا سے گئے — باقی تا حشر رہین بالتحقیق — اک حلیم اہل حیا و مظلوم — یعنے عثمان غنی ذوالنورین — زوج بنتین رسول الثقلین

اور تھی شیر خدا ہی چارم — رضی اللہ تعالی عنہم — اور ہر حضرت زہرا بتول — بضعۃ منی کہا جسکو رسول — فرد صنعین ہمسر حسنین

ہین وہ سرور جوانان بہشت — مرج گوہر جنکا شاہ ابرار — پس ہو کیون انکا کوئی مرج نگار — جنکے اولاد معدس مین یقین — ہوے اقطاب عجب فی العین

مدح جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ

یتیما حضرت محبوب خدا — دوسرے طالب ہین مطلوب خدا — رتبہ جو اسکو ہدایت مین ہو — دوسرے لیون کا نہایت ہی او — اپنے لیو کا یقین قرار دے — نائمہ مین اسکے ہی بخشا تمام

ذات پاک اسکی ہی ہو مرکز جون کا — اولیا دوسرے تارون کے مثال — اسم قادر کا ظہور کامل — ذات اقدس مین تھا جسکے حلول — تھا وجود اسکا یقین ٹھک ٹھک

فیض سے جسکے جہان ہی پر نور — شرق سے غرب تلک جسکا ظہور — تا بیان اسکے ابھی ہین باقی — جام ارشاد کے اسکے ساقی

منقبت قدوۃ العارفین برہان الواصلین مولانا و مرشدنا مولوی حافظ حاجی حضرت سید عبد اللطیف محی الدین قادری مدظلہ العالی

خاص کر شیخ عز قطب زمان — شیخ فیاض ہی در سر و عیان — شہرہ یورپ سے لے تا عرب — مستفیض اسکے ہین یک عالم اب — ہر جگہہ اسکے فیوض ارشاد — شرک الحاد کی توڑے بنیاد

علم ظاہر مین محقق فاضل — علم باطن مین محقق کامل — عالم و حافظ قرآن کریم — عارف و سالک و فرزانہ حکیم — چرخ عرفان کا ہی بدر منیر — ملک وجدان کا ہی شیخ کبیر

بالیقین جسکا مقدس سینہ — ہی خزانون کا عجب گنجینہ — عارف عصری ایسا دوران — خرشہ چین جسکے مین عرفان — پاک بازان زمان خاک وشنہ — جرعہ پرور زوم پاک نی نم

خواب مین اسکے نبی تا یک بار — اسکے سینے کو لگا اپنا ہاتھ — دیکھے ایک صدی کی تسکین تری — بولا آ باس ملک یا اولادی — اس تسلی کے مبارک آثار — بالتواتر ہوے ظاہر بسیار

اور مدینے مین بھی وہ بین بھی — اسکو بخشا ہی خطاب اولادی — شاہی فقر مین ہی مستغنی — کیا سخاوت کا کرون اسکے بیان — کہ ہی ہاتھ مین پوشیدہ یہان

جود و بخشش مین بابون دوشی — نہین امرا کو ہی اسپر بینی — گرچہ ہی اصل مین مشک فقیر — پر ہی ہمت مین امیر و نخچیر — الکریم ابن کریم ابن کریم — گلشن پر سیادت کا نسیم

ہی نسب مین وہ حسینی زید — اور حسنی ہی رسولے مادر — محی دین سے ہی ملقب وہ ہمام — ابو الحسن والد امجد اسکا — محی دین قطب زمن جد اسکا

درگاہ اسکو کہے رب انام — مہتدی اسکے مرید و کنوام — ہمکو حق دیوے طفیل ہنری — تیز باغ سیر معطوفی

خلقت نوری کا مذکور — اور ارماس حمل بھی پر نور — پہلے نسخے مین کیا ہین ارقام — جسکا انوار نبوت ہی نام — اب ہین لکھتا ہون ولادت کا بیان — شاہ کی وحی اور رسالت کا بیان

اس رسالے کا یقین یا اکرام — جان گلزار نبوت ہی نام — باب اور فصل و فوائد کے مقام — گل و گلدستہ و غنچے ہین تمام — ذات اقدس کی تری بے ہمتا

رب ہر اک جسم کا جان کا نوری — باغبان باغ جہان کا ہی تو ہی — بارش فضل کی برسا یکبار — دے بہر گلزار کو جاوید بہار — اسکو ہر سبز سکہ ایسا ہر آن — کہ کبھو دیکھے نہ آسیب خزان

اور یہہ گلزار کے ہون جو تیار — کر خنک انکے سنو ر انظار — جیب و دامان کو انکے یار سا — غنچہ و گل سے تو اسکے بھر جیب — ہر گل و غنچے کو دے عزت کی

مستحق اسکا مجمل مقبول — یا رب اس شہ کی رسالت کے بدل — اسکے گلزار نبوت کے بدل — رنگ و بو اپنے قبولیت کی — دے مراد آخری سرو جہان

احقر اختم دعا کر اس بار — کر یہان سے تو بنائے گلزار — کر یہان سے تو بنائے گلزار — مشتاقین ہے تو سب کر آسان

غنچہ جناب سالنہاب کا احوال صحیح پڑھنے اور سننے کے آداب اور اسکے فضیلت و ثواب کے بیان مین

محفل ذکر نبی کے آداب — اور کچھ اسکی فضیلت و ثواب — پہلے لکھتا ہون مطبوع مجمل — تا کرین پڑھ و خوان اسکو کل

ہی صحیح ایک خبر مین آیا — کہ شہ کون و مکان فرمایا — صالحین کا ہو یقین ذکر جہان — رحمتین حق کی اترتے ہین وہان — صالحین کی ہو ہیبت جب کہ ذکر

ہو جہان ذکر صحابہ میلاد — کہون بنور رحمت حق سے ہی یاد — شیخ دین قطب زمان علامہ — شہ ولی اللہ علیہ الرحمہ — جو محدث و محقق تھا بڑا — وقت مین اپنے شہیر دیکھا

یوں لکھا ہی ہے فیوض الحرمین — اپنا مکشوف وہ میشوہ تین — کہ تین جب کے تین تھا ای اکمل — سنعقد محفل مولد النبی ہان
ذکر میلاد رسول اللہ کا — تب وہ محفل میں پڑھا جاتا تھا — میں بھی اس محفل اقدس میں گیا — لگے ہونے کو بلند ای نثیار
دیکھ میں اسمیں تامل جو کیا — حق تعالی نے مرے بر کھولا — کہ وہ انوار ملایک کے تھے — اور تھے رحمت حق کے انوار
پس یہ مجلس ہی ملایک مانس — سب میں حسن ادب سے جالسر — یعنے سب لوگ مؤدب تھے میں — بے ادب کریں اسمیں بات
روشنی بھی کہیں ایسی دیکھے — کہ وہ اسراف کے حد کو پہنچے — فسق و بدعت سے بھی مجلس دور — اور نہ ہو کریں کچھ اگر کات
مولوی باقر آگاہ ای نیک — نسخہ بہشت اندر یک — شرع و سنت سے ہے فایض نور — نہو بے اصل غلط کوئی بات
خاص ذکر رسول ہ الا — متفق اسپہ ہیں سارے علما — نام لے صاف ہی اسطرح لکھا — کہ بلا اصل و غلط جو ہی کلام
جسکو ہو شک باب میں کچھ شک وے — ان کتابوں میں بلا شک دیکھے — معتبر جو ہی کتب میں منقول — پڑھنے اور سننے بھی لوگ تمام
ہوے از برکت ذکر رسول — بھی ہی امید کہ رحمت کا نزول — کروں آغاز یہاں سے میں باب — اور وہ مشہور کتابوں کے نام
چاہیے ہلاوں وہے اکرام — سر پاک ربیع الاول — موضع مولد اشرف ہی جہان
اور گنبی پشت مبارک پہ نظر — کہ وہ مجلس سے عجایب انوار — کہ وہ مجلس ہی ہے بیشمار
جب ہوا پیدا رسول فاخر — کہ محمد کو جنی آمنہ آب — اور نہ ہو کریں کچھ اگر کات
تب یہاں تک ہی گمان مجکو ہوا — آمنہ کے میں مکان آئی تب — اور نہو بے اصل غلط کوئی بات
کہ ہوا شاہ زمان پیدا اب — کوئی کہا حبیب لے میرا نام — کہ محمد کا ہی معبود برا
چاہیے ہلاوں وہے اکرام — اسمین شاکلہ شہادت کا لکھا — اور وہ شاہ خلق یتیم نواز
اور گنبی پشت مبارک پہ نظر — نقش تھا جو ہر نبوت انور — اور وہ ہی ہے عبد مطلب سے یہ بات
جب ہوا پیدا رسول فاخر — آمنہ کی جنی میں گھر میں ظاہر — شکر ہی پاک کیا مجکو رب
تب یہاں تک ہی گمان مجکو ہوا — کہ وہ گر جایگے اب مجھ پر آ — بت پرستی کی نجاست اب
نقل اسطرح کتابوں میں ہی — پانچ آثار جنمیں دیکھی ہی گیا — اور وہ حضرت آمنہ کی بی بی — اسطرح بھی ہوئی موایت لائی
اور رحمان بن العاص کی زبان — ہو گیا جس کی وہ شوہر فوت — نور سے اسکے ہی تھا روشن گھر
اور دیکھی ہیں نور ہوا کہ تابان — اپنی ماں سے روایت کیا — اور وہ شمع کا نور نرا آنا تھا نظر
عبد رحمان بن عوف جو تھا — والدہ اسکی صحابیہ علی — اور وہ شمع کے وہ غالب تھا — اور پیدا ہوا المنون بے رنج
بس وہ اور رہیبا تھا — سنی ناگاہ یک آواز ترا — کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا
تھا وہ ابطحا میں ہی نگہبان — یک پیالہ وہاں شربت دیکھا — پانی تب اس سے قرار و تسکین
وے کہے خوف ہم ہمراہ — اسکے ملنے سے وہ غرق گیا — مریم و آسیہ میں ہم ہمراہ
تھا ان یک دیا کا دیکھی ابطحا — قد بلند انکے تھے سب اور حسین — درمیان ارض و سما کے لشکا
عیب سے آئے پرے بسیار — پس لگی سننے کو میں آواز میں — تھے زمرد سب انکے بے شمار
پس پرندوں کو جو دیکھی نبی — چھا گئیں وہ کہ تھے نکلے تھا — وے بلا شبہ فرشتے تھے سبھی
بام کعبے کے اُپر تھا ترا — کہ جناح انکے تھیں ہیئے پر — شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا
یا عث خلقت اکوان پیدا — اور جمعہ کے مجھے تین آئے نظر — ابر احسان یم فیضان پیدا
اصفیا کا ہوا سرور پیدا — نبیا کا ہوا سرور پیدا — منبع چشمہ رحمت پیدا
خاتم ملک رسالت پیدا — فاتح باب نبوت پیدا — فاسم کوثر و جنت پیدا
ذکر کتے ہے ہم اسماعیل — ہوا پیدا اگل گزار خلیل — وہ اشایا تھا یقین چرخ شرف
حق تعالی کو تہی سجدہ کیا — کہی بی بی وہ ہوا جب پیدا — تھا ہیں کعبے میں محمد کی ہے بات
شام کے جسمیں نظر آئے قصور — ایسا چمکا ہی وہ یک نور — بت پرستی کی نجاست اب
نقل ہی عبد مطلب سے یہ بات — بولی آمیرہ اسطرح کہا — اسطرح بھی موایت لائی
کہ محمد کا ہی معبود برا — اور جان جتنے تھے کہتے میں کہ — نور سے اسکے ہی تھا روشن گھر
اور وہ ہے وہ سردار زمین — دیکھی میں نور شہ عالم کا — اور پیدا ہوا المنون بے رنج
نور پر شمع کے وہ غالب تھا — آمنہ کے میں مکان آئی تب — کوئی کہا حبیب لے میرا نام
شمع کا نور نرا آنا تھا نظر — گر یہ محنت نہ اوتھا تو ہم — اسمین شاکلہ شہادت کا لکھا
اور وہ شمع کے لے آئے ہیں ہم — اسمیں شاکلہ شہادت کا لکھا — نقش تھا جو ہر نبوت انور
پانچ آثار جنمیں دیکھی ہی گیا — دیکھی میں نور ہوا کہ تابان — اسطرح بھی موایت لائی
ہو گیا جس کی وہ شوہر فوت — عبد رحمان بن عوف جو تھا — نور سے اسکے ہی تھا روشن گھر
اپنی ماں سے روایت کیا — والدہ اسکی صحابیہ علی — اور وہ شمع کا نور نرا آنا تھا نظر

پہلا گل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بیان میں

آمنہ سے ہی روایت ہے یہ — کہ پیمبر کی ولادت کی شب — میں سنے تھی اپنے مکانین تبا — سنی ناگاہ یک آواز ترا — کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا
دیکھی شب ایک پرندہ اُجلا — آکے پر اپنا مرے دل پہ ملا — یک پیالہ وہاں شربت دیکھا — پانی تب اس سے قرار و تسکین
اور عورت بھی تھے چند — قد بلند انکے تھے سب اور حسین — مریم و آسیہ میں ہم ہمراہ
اور حوران بہشت کے تمام — تھے از حکم خداوند انام — درمیان ارض و سما کے لشکا
اور ہوا میں تھے بہت سے حوران — آسمان اور زمین کے درمیان — تھے زمرد سب انکے بے شمار
اور یاقوت سے تھے انکے پر — یعنے وے حق کے ملایک تھے — وے بلا شبہ فرشتے تھے سبھی
اور کہی مشرق و مغرب کو تمام — مجھکو دکھلایا خداوند انام — شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا
پس ہوا سید عالم پیدا — اشرف عالم و آدم پیدا — ابر احسان یم فیضان پیدا
حق کا مطلوب مُعلا پیدا — خلق کا مقصد اقصی پیدا — منبع چشمہ رحمت پیدا
سب رسولوں کا مبشر پیدا — اور آخر کا پیمبر پیدا — فاسم کوثر و جنت پیدا
حق کا محبوب مکمل پیدا — حضرت احمد مرسل پیدا — وہ اشایا تھا یقین چرخ شرف
اور کہا لا الہ الا اللہ — بھی کہا اِنّی رسول اللہ وہ — حق تعالی کو تہی سجدہ کیا
نیم شب جبکہ ہی گذری کچھ — حق تعالی کو کیا ہی سجدہ — ایسا چمکا ہی وہ یک نور
ایک آواز ہوا غیب سے تب — بولی آمیرہ اسطرح کہا — اسطرح بھی موایت لائی
کہ محمد کو جنی آمنہ آب — اور جان جتنے تھے کہتے میں کہ — نور سے اسکے ہی تھا روشن گھر
کہ ہوا شاہ زمان پیدا اب — دیکھی میں نور شہ عالم کا — اور پیدا ہوا المنون بے رنج
چاہیے ہلاوں وہے اکرام — آمنہ کے میں مکان آئی تب — کوئی کہا حبیب لے میرا نام
اور گنبی پشت مبارک پہ نظر — گر یہ محنت نہ اوتھا تو ہم — اسمین شاکلہ شہادت کا لکھا
جب ہوا پیدا رسول فاخر — آمنہ کی جنی میں گھر میں ظاہر — نقش تھا جو ہر نبوت انور
تب یہاں تک ہی گمان مجکو ہوا — کہ وہ گر جایگے اب مجھ پر آ — بت پرستی کی نجاست اب

کہ ہوا سرور دین پیدا جب — اپنے نانا تو پہنچی میں نے تب — اور میں آواز سنی ایک ترا — کہ کوئی پڑ تمکت اللہ کہا — شرق سے غرب تلک پرنور — شام کے اسمین نظر آئے قصور

دیکھی اس حال کو میں لمبرانی — نور پھر سید طرف لیک ملی — پوچھا اس شخص مین کون کی تب — لیگیا ہاتف غیبی یہ ندا — کہا مین لیگیا مغرب کے طرف — اُن مکانات مین اشرف

بعد یک نور ہوا پھر پیدا — بائین جانب کوئی اسمین تو تھا — لیگیا ہاتف اُسے جنت کا مکان — کہا مشرق کیطرف نی یہ نشان — سب مکانات معظم کے اوپر — لیکے گذرا ہون سے مین کوثر

خوش ہوا دیکھ کے وہ سکینہ — اور کیا اپنے وہ سینہ سے لگا — اور اسطرح سے کہتی ہی ثنا — کہ مرے دلمین تھی یہہ بات سدا

اسکو تبلایا براہیم کو مین — مین نے قصد اون سے لائی یہان — حضرت آمنہ دیتی ہی خبر — ہاتھ اپنا ہی ولادت سمزر — اور سر اپنا کیا سوے سما

جبکہ پیدا ہوا شاہ جہان — انگلیان دونون سے کھینچا تھا وہ — دودھ آتا تھا انگوٹھے سے بتان — اور کیے کیطرف ای آگہ — حق تعالی کو کیا وہ سجدہ

انگلی کلمے کی اٹھایا تھا وہ — چونسا تھا لے انگوٹھا باہان — اور بھرے کے مکانات تمام — شہر ہوا شام سے ہی جان قریب

اور ہوا پیدا وہ جب جان جہان — نور زیر پے ہوا ایک نابان — اسمین دیکھی مین عمارات شام — اور ایک غیب سے تب آئی ندا — کہ اے مشرق و مغرب مین چلی

فخر سے بے کے ہی دسر اپھرا — کہ ہوی وقت عمر اسکی بنا — لیگیا اس شہ عالم کتین — اسکو لیجاؤ براہیم کے پاس — بحریان تا کہ ہون اسکے ماہر

ہر نبی کی جو ولادت کی ہی جا — اسباب پہنچاؤ بہ شان علا — اور بنا ملت حنفی کا لباس — کہ دو یاؤن پہ اسکو ظاہر — لاے پھر اسپہ کئی مین نے نظر

بحر یون مین یقین اس شاہ کا نام — بسکہ مشہور ہی ہاجی ای ہام — یعنے ہی شرک مٹانے والا — سارے عالم سے تا ئید خدا — اور یک لحظ گیا جبکہ گذر — دوسری کیلی یہہ نصرت کی ہی

صوف پہناے تھے اسکو اجلا — اور پچھاے تھے حریر ایک ہرا — کیلیان تین تھے اسکے تین — کوئی یون کہنے لگا ہی اس وقت — ایک کیلی یہہ نبوت کی ہی

فخر ان باد کی تسری کیلی — کیلیان تینون لیا ہی یہہ نبی — ابر اوا سے تھا اور انور — اس سے مردونکے سی مین تین — طیر اور گھوڑے ونکے بھی تو ہین

لیگیا شاہ کو یہہ ابر بھی آ — اور اس طرح کوئی کہتا تھا — اور ظاہر کر دو حون یقین — بحر اخلاق رسولون مین سب — جلد تر غوطہ اُسے دیواب

اوّلا ابر وہ اُجلا آکے — اسکو لیجا و باطراف زمین — دوسرا عرصہ یہہ اس غائب — پاس مبر اُسے دکھلاے ہین

ایک پیچیدہ حریری پارہ — شہ کو غایب جو کیا تھا مجھ سے — اور پھر لانے کو عرصہ جو لگا — بعد اس شاہ کو پھر لاے ہین

دست اطہر مین وہ سرور تھا — قطرہ آب زلال بہتر — تھے تپکتے کئی مین اسپہ نظر — پھر وے بوے یہہ شہ موجودات

آوے اس شاہ کے زیر فرمان — بعد ازان آے ہین شخص جمیل — مہر سے نور فشان تھے بے قیل — ایک چھاگل تھا لیا رو پہلی

خوشنما طشت زمرد کا ہرا — گوشے چار اسکو تھے ہر گوشہ — بولے دنیا کے یہہ حد ہین ہین — بوے مشک اس سے بہت آتی تھی

غیب سے مین نے سنی تب یہہ ندا — کہ مغربی یہہ نبی کعبہ لیا — نیسر آیا تھا جو مرد خبیر — لیجیے چاہے جو ای پاک شجاع

ایک خاتم جو تھی اسمین پر نور — وہ نگالا زحریر مذکور — ہم کے قبلہ اسیکو اسکا — ہاتھ مین اسکے لیا تھا حریر

سات بار اسکو تین عسل دے — طشت لایا تھا نفر جو دسرا — شہ کو اُس طشت مین جھلایا — اسپہ تب ڈالنے لاگے ہین آب

اور دے بوسہ سر و پا پہ اسے — غسل کے بعد مبر تا خیر — اور وہ روے کی چھاگل شتاب — ایک گھڑی اپنے پرو مین رکھا

تھا وہ دارو غ جنت رضوان — بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخر — اور جو لایا تھا حریر اسکو اٹھا — کچھ مجھے وہ نہین معلوم ہوا مین

یون کہا حضرت عباس مین الجاز — لایا ہی اپنے پردے باہر — اور کیا کان مین اسکے باتین — کنے عزت سے نصب ای کرم

بوسہ دے اسکی پیشانی پہ بھی — بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخر — اب ترے علم و شجاعت کے — خوف تیرا کرے رعیت مین بھی

کیا ہو تجھکو بشارت ای نبی — کہ یقین علم رسولون تمام — گر چہ وہ تجھکو نہ دیکھا ہو کبھی — شاہ غربت سے اسے لیتا تھا

کیلیان بھی تجھے نصرت دے — اور دو لعنین تری ہیبت قوالے — دلمین تب اسکے ہو ہیبت کا نزول — اور اسے سر دے لگا شانہ کیا

بی بی کہتی ہی کوئی ہی مبر اب — لب اپر اسکے رکھا اپنا لب — مہر والفت سے کھلاے دودھ — جاے لاے مین مبر پاس

کرتا انگلی سے اشارہ بھی تھی — یعنے کرتا تھا زیادہ وہ طلب — نیک اخلاق دے تجھکو رب — اور اسے سر دے لگا شانہ کیا

پھر اٹھالے اسے غائب ہوا — در دو عالم کا ہست مجھکو ہوا — کہ کوئی شی وہ اُسے دنیا کی — بھر اسے لاے مین مبر پاس

ماہ سے اسکی بھی چہرہ ہین چمک — مشک کی اس سے بو آتی تھی مہک — دودھ اس کے سر و چہرہ پہ ملا — اور اسے سر دے لگا شانہ کیا

اور دعا اسکو وہ برکت کی کر — بولا ہو تجھکو بشارت ای ہبر — اب گئے آہ سر لوگ کہان — تھی اسی مرد والم مین مبر پاس

مژدہ ہو تجھکو ای مقبول رب — میری اولاد کا سرور ہی تو — سب نبی پر اسے ظاہر مین کیا — اپنے سینے سے لگایا وہ ہم

بگڑی عمر دو وثقی کو تواب — جنے ہگڑیگا بھی ترا دامان — آمنہ کہتی ہی پھر شہ کتین — دے مرے گود مین بولا وہ امین

اور بڑا دیگا تجھے فیر فران — وہ ترے ساتھ ہی ہوگا محشور — اور بڑا دیگا بخیت مسرور

ایسے مین عبدالمطلب یہ خبر — سنکے خوش ہوکے مرے آیا گھر
جو براہیم کا ہی پاک مقام — کیا سجدہ وہان کیہی ہی تمام
اور سنیل جو ہی ممنم ایک ترا — دیکھا مین جلد زمین پر ہی گرا
طلعت بھی قدس کا ب ایک — اسکو اس طلعت مین ہی شک
اور سب خلق طرف ہا تکین — یہہ ہی ہوویگا مبشو العین
مین یہہ سنکر ہوا حیران بسیار — کہ ہونگین خواب مین ہا ہون بیدار
اضطراب اور تھا مرقوم کرا — دیکھ مین اسکو ترے گھر آیا
اور معلق مجھے آیا ہی نظر — یک سپید ابر ترے گھر کے اپر
پھر کیا عبد مطلب نے نظر — وہین بی بی کی بشارت کے آثار
مین بہت اس سے عجایب دیکھی — پھر بیان اسکا تفصیل کرون
طیر اجلا نظر آیا جو تجھے — شکے بولا کہ تو لد کا اثر
کہی یک شخص اُسے شیخے آ — غسل ہی طلعت زمزم مین دیا
کہا کہا آہ تجھے قتل کرون — یا ہلاک آپکو ہی کرلیون
در یہ حجرے کے دو دیوار دیکھا — تیغ لے ہاتھہ مین ہی کوئی کھڑا
پاوے اسکا نہ کہیں کوئی بشر — کہ کرے اُس شے عالم پہ نظر
ہوگئی بند وہین اسکی زبان — بات کرسکا نہین تھا امکان
دس سے مکلو نہین بھی نزدیک دور — ایسے ہی آپکا جناب مین ظہور
آگ کبرو نکی بجھی ہی تبھی — نہ بجھی الف ہزار سے تبھی
اور ارہاص عجایب اکثر — ایسے ہی خلق کو آئے مین نظر
بلکہ از حمل و ولادت خوشحال — تا چہل سال بلا فال و مقال
شاہ پیدا جو ہوا ای فیروز — صبح صادق تھی تین ربیع کر کا روز
اور زمانے سے سمجھ عیسی کے — شش صد و بیس برس گذرے تھے
وقت موسی سے مقرر دو ہزار — تین سو برس تھے گذرے ہزار
وقت آدم سے یقین ای خوشحال — چھے ہزار ہفت صد پنجاہ سال
ہی روایت کے اخبار یہود — شہر مکے مین جو تھے ای مسعود
عصر آخر کا پیمبر ہی وہی — انہیا کا سبھی سرور وہی ہی
آمنہ اسکو دکھائی ہی لجا — دیکھ از بسکہ وہ خوشحال ہوا
حمد اور شکر و ثنائے حق مین — فرح و بہجت سے پر ہا ہی تھا مین
اس پر سے ہی یقین رب کریم — دیویگا ہمکو شہنشاہی عظیم

واقعہ ایک جو اسپر تھا کھلا — یون بیان اسکا وہ میرے کیا
حالت اصلی پہ پھر بازا یا — بول نکیر وہ یون کہنے لگا
غیب سے ایک ندا اسنے سنی — آمنہ ایک پسر کو ہی جنی
خلق کرخی کی مدد سے وہ بنی — کنج عفلت سے نکالیگا تبھی
وہ زمین پر ہی سراج ایک منیر — ناصح و داعی بشیر اور نذیر
جو ہی دروازہ نبی شہ یثرب کا — اس سے بطحا کے طرف مین آیا
یک پرندہ بھی سپید آیا نظر — نا گہان کوہ صفا کو دیکھا
ترے گھر آنے مجھے منع کیا — کچھ نہین تاب تو ان ہجر مین
وہین وہ فوجی تمار خشان — پوچھا ای آمنہ وہ نور کہان
شکے بولا کہ تو لد کا اثر — کچھ نہین تیرے اوپی نظر
شیر اب اسکو پلانے مین ہی میر — چہتا ہی آپ ہی بلوا دے شیر
کہا سہ روز تلک رہ شیار — نہ دکھا اسکو کسیکو زنہار
دیکھی جب آمنہ یہہ خوش غضب — ہوکے ناچار کہی ہی یون تب
زجر کر عبد مطلب کو کہا — ای فلان جلد یہان سے پھر جا
ہاتھہ سے اسکے گری تیغ وہان — ہوگیا عبد مطلب لرزان
تین دن تک زبان سکی کیل — سات دن تک لگے ہنسنے ہی سبھی
سب گرے اوندے زمین پر یکسر — تھے یہان جتنے کہ رہے وہین
کافرون کی وہ پرستش کی تبھی — حشمہ ساون کا وہین سوکھ گیا
اور اسلام کی تو قیر یہ ہین — دال وے کفر کی تکسیر ہی ہین
سب سلاطین کی زبان بند ہوئی — اور بعثت سے نبی کے اشہر
دن بدن ایسے عجایب حالات — نظر آتے تھے تواتر کے ساتھ
بس وے سب شہر بعثت تھے بیان — ذکر کچھ آویگا آگے انکا
بارہوین تھی ربیع الاول — واقعہ فیل سے فرخت اندوز
دوسری بعض کہے ای اکمل — گذرے تھے بعثت حضرت عیسی سے
وقت داؤد نبی سے ای یار — گذرے تھے چار ہزار و دو سو
وقت سے نوح نبی کے یک صد — شاسو تین ہزار ہین بقیل
چھے ہر ہر ایک صد تر شمہ سے — ابن عباس سے کر نقل صحیح
خبر اس طرح دے ہین وہ سب — یہہ پیمبر کی تولد کی ہی رات
شاہ عالم کی تولد کی شب — یونہی لایا ہی معارج مین صحیح
بعد تہہ روز کے آیا جو لان — اور درخواست کیا خاتون سے
نقل ہی عبد مطلب ایجان — یونہی لایا ہی خوشتر کرکے
گود مین اپنے لیا جلد اٹھا — بعد ازان اپنے سلا ماتون سے
اور مسرت سے بہت پیار کیا — کہ بہت اسکی حفاظت کیجے
آمنہ پاس ہی پھر لے آیا — اور بہت اسے بشارت دیجے
اور اصطرح اُسے فرمایا — تہنیت اسکی بجا لاتے ہی
کل اشراف و صنادید عرب — وہ تکلف سے کیا ہی دعوت

کہ مین کہے مین ہی تھا کل کی رات — دیکھا ماکا وہ یہہ حالت مین تب
صنم و دوش کے اوپر سے اب — کیا پاک مجھکو محمد کا رب
ابر رحمت کو بھی باتھ و قبول — لطف و رحمت کے اسپر نزول
اور ہدایت مین نہین لاویگا — راہ مولا نہین تبلاویگا
ہم گلیدا سکو خزانون کی دے — تم گواہ ہوای فرشتو میرے
کہ ہوا مین ہی اڑتا جاتا — نور سے اسکے درخشان تھے
بعد آیا ہون یہان کر برات — ایک فرزند ہوا ہی پیدا
کہی واللہ یہہ ہی سچی بات — کیون مین بادر کرون تیری بات
کہ وہ فرزند کو بلا تو مجھے — تب کہا عبد مطلب نے اسے
تیغ کھینچا وہین غصے کے ساتھ — جب سنا عبد مطلب یہہ بات
بس اگر جاہے تو جا کیجے نظر — ہی فلان حجرے مین نور بصر
دیدے اسکے نہ فارغ ہون تمام — جب تلک حق کے ملایک ای تمام
آیا باہر وہین کچھ دیر نکر — ناقہ بشو کو سنا دے یہہ خبر
آئے ایسے ہی عجایب ہین کثیر — ہوگئے جمع ظاہر ای خبیر
زلزلہ قصر مین کسرے کے پڑا — گر پڑے اس سے کنگورے چودہ
تین دن تک دے رہے گنگ سبھی — دے عجایب سبھی تھے مین حجر
ذکر کچھ آویگا آگے انکا — بس وے سب شہر بعثت تھے بیان
جانے گذرے تھے شب و روز — گذرے تھے بعثت حضرت عیسی سے
واقعہ فیل سے فرخت اندوز — گذرے تھے چار ہزار و دو سو
ابن عباس سے کر نقل صحیح — چھے ہر ہر ایک صد تر شمہ سے
یہہ پیمبر کی تولد کی ہی رات — خبر اس طرح دے ہین وہ سب
یونہی لایا ہی معارج مین صحیح — شاہ عالم کی تولد کی شب
کہ وہ فرزند کو بلا تو مجھے — بعد تہہ روز کے آیا جو لان
تیغ کھینچا وہین غصے کے ساتھ — گود مین اپنے لیا جلد اٹھا
بس اگر جاہے تو جا کیجے نظر — آمنہ پاس ہی پھر لے آیا
دیدے اسکے نہ فارغ ہون تمام — اور بہت اسے بشارت دیجے
آیا باہر وہین کچھ دیر نکر — تہنیت اسکی بجا لاتے ہی

پوچھے کہا نام رکھا باکرام | وہ کہا اسکا محمد ہی نام | بولے آہا مین ترے ای مخدوم | کری محمد سے نہین جدا موسوم | کہا سبب اسکا رکھا تو بیٹا | یون جواب انکو دیا تب وہ ہمام
مین نے چاہا کہ رہے یہ موجود | بالیقین ارض و فلک مین محمود | آمنہ سے بھی کہا ہاتف غیب | کہ یہی نام رکھے وہ بے ریب

شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضاعت باکرامت کے بیان مین

شاہ عالم کو بلائی ہی درود | آمنہ سات ہی دن ای مسعود | سات دن بعد تو یہ فرشاد | بولہب کی وہ کنیز آزاد | چار روز سے بعد ہی بھائی | تھی پیمبر کی علیمہ دائی
ہوا جس رات مین سرور پیدا | بولہب پاس ثویبہ نے جا | یون کہی آمنہ خاتون کے گھر | ہوا فرزند تولد خوشتر | کر دیا اسکو آسیدم آزاد | بولہب اس سے بہت ہوا شاد
حکم آزاد کیا جب اسکو دیا | اپنے انگلیون سے اشارہ کیا | یون روایت نبی عباس سے لائے | بولہب جیکر موا بے ایمان | پوچھا کیا حال ہی تیرا اکہہ اب | اسکو مین خواب مین یکبار کہا
وہ کہا آتش دوزخ مین سدا | مجھکو کور کھا ہی عذاب مین خدا | مانن مگر پیر کی جب آوے شب | مجھکو تخفیف ہی دو ہر پیر سبب | ای سبب اسکا کہ سب الا پیدا | پیر کی شب کو ہوا جب پیدا
دی ثویبہ نے مجھے آکے خبر | اُسکو آزاد کیا جب مین نے | کیا انگلیون سے اشارہ اپنے | اس مسرت کے عوض مجھکو غفور | پیر کی شب کو کرے ہی مسرور
اور وہ انگلیون سے ای گیانی | مجھکو ہونا ہی میسر پانی | اور وہ کرنا ہی ترے تین میسر اب | دور ہونا ہی ترے تپ تاب

ماہ مبارک ربیع الاول مین حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکر الٰہی بجا لانے اور حضرت کا احوال صحیح پر ہونے کی جواز و استحباب کے دلیلین جو محدثین کبار و ائمہ نامدار صحیح حدیثون سے قیاس کر کے ثابت کئے ہین

صاحب حصن حصین شمس الدین | کہ ہی جزری جو مشہور بہ یقین | عرف تعریف مین لکھا ای جو | بولہب ایسا تھا کافر بدکار | آئی ہی جسکی بدی قرآن | یعنے در سورۂ تبت یدا جان
شاہ عالم کی ولادت کی خوشی | ولیے کافر کو بھی جب نفع دی | امتی اُس شہ دین کا ای یار | جب کرے اسکی ولادت کا سرور | مال بھی خرچے بحب مقدور
کیا جزا اسکی نہ دیوینگا کریم | پس جزا اسکی ہی جنات نعیم | نامر الدین دمشقی بھی بجا | اور ایسا ہی بہت اہل کمال | اس خبر سے ہین کئے استدلال
اور سرور کی ولادت کی خوشی | گرچہ لازم ہی مجھے ہر دم بھی | خاص ماہ ربیع الاول | کرا احادیث صحیحہ سے قیاس | کئے ثابت علما بیو سواس
صاحب شرح بخاری ای میر | عسقلانی جو محدث ہی شہیر | بالیقین ہی روای اکمل | کہ ہو نے کے طرف جنت سرور | لایا ہی سرور عالم تشریف
تب یہود ان جو مدینے مین تھے | دیکھا عاشور کا روزہ رکھے | اس یقین کے روا ہونے پر | فہرسے نیل مین ہی غرق کیا
اور موسی کو کیا پار یہیم | پس رکھیں شکر کا روزہ یہ ہم | اُنسے پوچھا ہی روزہ کیسا ہے | اغرض یہ ہے | لایا ہی سرور عالم تشریف
عسقلانی یہان کہتا ہی یہ بات | کہ وہ موسی کی جو ہی روز نجات | وے یہود دن نے کیا عرض یہ سب | آج فرعون شقی کو میولا
اس سے معلوم ہوا یہ ای فہیم | کہ کسی روز خداوند کریم | شاہ عالم نے کہا یا موسی | پس مین آپ نے روزہ رکھا
اور امت کو بھی سب حکم کیا | ہوا جس روز ظہور حضرت | ہم احق تم سے زیادہ ہین بجا | اور امت کو بھی سب حکم کیا
اور یہ دانہین یہ بھی سمجھو | کونسی اس سے بڑی ہو نعمت | بلکہ اس روز کا آنا ہی مر | شکر یہ روزہ رکھا آپ نے تین
اس سے یہ بھی ہوا ثابت یہ ہم | کہ کسی بندے کو تین یک نعمت | دیوے یا دفع کرے یک آفت | جبکہ در روز نظیر وہ شہ دین | تو وہی شکر کرے عود ای کر
ہوا جس روز ظہور حضرت | پس اسی دن وہ کرے کام ادا | بلکہ اس روز کا آنا ہی نظیر | تا کہ وہ قصہ موسی کے سات | ہو بلا شبہ برابر یہ بات
اور یہ دانہین یہ بھی سمجھو | ہو ادائے انواع عبادت ادا | کرے مولد کی خوشی ای فی الور | خیر و برکات جو اسمین ہو گے | چاہئے حسن عمل سے پا دے
سمجھ یہ بات ابھی اب شکر خدا | جیسے سجدہ ہی نماز اور صیام | اور صدقات ہی اطعام طعام | اور پڑہنا بھی درود قرآن | اور احادیث و سیر کا بیان
ابن الحاج امام والا | دیکھئے نسخہ مدخل مین لکھا | کہ کسی شخص نے حضرت سے آ | شاہ عالم نے جواب اسکو دیا | کہ مین اس روز ہوا ہون پیدا
پس شرف روز ولادت کا ہوا | شامل ماہ ولادت بھی ہی جان | جون فضیلت کے دگر ماہ مین | اس طریقے مین بھی پس صبح و مسا | ویسے ہی نیک عمل لا دیکا
اور ہی مسلم ہین کہ از شاہ عرب | پیر کے روز کیا پوچھے ہین سبب | کثرت طاعت و خیرات کرنا | اور حدیث آئی شہ با اجلال | اسطرح حکم کیا ہی بہ بلال
روز دہ مت چھ تو روز شنبہ کا | کیونکہ اسدن ہی تولد میرا | وحی حق مجھ پہ اسیدن بھیجا | اور صحابہ کو بھی یہہ حکم کیا | اصل میلاد مکان تو اصلا
نو دین صدی کا مجدد امام | شیخ و علامہ سیوطی ای نام | رکھتا تھا روزہ بشکر میلاد | کئے ثابت بھی لکھے ہین کئی | اسکی تجویز پہ ای اہل وفا
ہین ہر ہفتے مین آتا ہی نظیر | بلکہ اس روز کا آنا ہی نظیر | وہ تین بھی سر مولد کا | کرنی تجدید نبوت کے ادا | کیا بات شبہ فقیہ اپنا
حسن مقصد مین تو دیکھا ہے یہ | بھیجتی ہے یہہ خبر نقل کیا | جیسے در سورۂ تبت یدا جان

امام سیوطی کا قیام میں بھی حاضر ہونا

محفل میلاد کا مبنی بر اجتہاد ہونا اور حسن صدی کی اس پر تصریح

فرح مولود کے متعلق بزرگان دین

خوشی مولد کی فرشتوں کو خبر صحت

مولد کی خوشی میں

اور عقیقہ تو وہ سنہ کا فرہ نہ
دوسرے یا جو پھر شہ نے کیا
پس ہوا عقیقہ بھی مندوب آخر
اور وہی شیخ سیوطی والا
اور وہ خاتمۃ المجتہدین
اور ابو در عہ امام اشہر
اجتہادِ جزئی کا رتبہ
شہ ولی اللہ بھی شہ عبد رحیم
اب تک عمر سے انکے اشہر
قسطلانی و سیوطی نے کی
اور سیوطی کا جزئی استدلال
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
اس زمانے میں بھی تھا بوالخطاب
سر حد شام سے ابل میں تھا
اور جہان سراسر اسکے
خرچ خیرات میں یہ پیسا اسکا
بزم مولد میں وہ آتے بصفور
عمل میلاد و غرض سب سے رشتہ
علما انکی برائی کا بیان
پڑھے بدعات سے جب ای عامل
فرح میلاد نبی میں دادو
لکھتے ہیں فرحت میلاد نبی
اور سنا ہی وہ ابو موسیٰ سے
شہ کہا جسنے خوشی ہم سے کرے
کہ مرا والد ماجد ای فہیم
ماحضر گھر سے منگایا اسنے
کہ ہی تشریف رکھا وہ شہ دیں
قال شاہ رفیع الدین کا
ہوا آخر سے حق دیوے جزا
اسکا جد عبد غلب سنئے
کر کیا پیدا اسے رب کریم
نیک عمال سے ای نیک انجام
فرح میلاد کی بزم عالی
نعمۃ کبری میں ایسا ہی لکھا
مالکیہ سے سمجھ بوالخطاب
محتہد اُنسے کوئی فی المذہب
جو حدث و محقق تھے ترے
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
ہی قیاس انکا یقین ہیں لئے
کئے تسلیم نہ انکار کئے
نہیں حالانکہ ہوا ایسا ہی
جب لکھے اسکی خوبی ہو جواز
فرح میلاد میں ہر سال ای یار
خرچ میں انکے ہر سال ای یار
اور قسیص ایسا پہناتا تھا
ذکر میلاد میں تب ایک کتاب
اور حرمین شریفین میں بھی
جون بن الحاج و سبط منذکر
ہی سیوطی نے لکھا انکا جواز
تجربہ جو کہ زبر گون نے کئے
اور یہ مولد کی خوشی میں یکبار
عالم خواب میں ہیں نے دیکھا
از مولانا رفیع الدین نے
ماہ مولد میں رکھا معمول
پس مقرر بھیجے حصار
اپنے دو دست مبارک پر سول
جند خوابوں کا ہوا یہ جو بیان
شہر مکے میں کیا تھا پہلے
رحمت خلق بالطاف عظیم
اب ہر اقوال سیوطی کا تمام
منکر شرعی سے جب ہو خالی
قسطلانی بھی مواہب میں لکھا
دوسرے اور کئے فصل نصاب
فی المسایل تھا کوئی بانصب
آویگا انکا بیان کچھ آگے
کہ قیاس انکا خطا پر ہی گیا
اپنے لسخون میں سے نقل کئے
سند اسکی بھی ہیں لیتے آئے
لا یجوز ہو وے وہ کیونکر ای یار
تب کیا شاہ منظفر آغاز
خرچ کرتا تھا وہ تہ لک دینار
صرف کرتا تھا وہ یک لک دینار
یا پچدرہم کی بھی تا قیت ہو
واسطے اسکے لکھا بوالخطاب
امر جاری ہے تب سے ہی
اصل مولد کی فضیلت بھی لکھا
اصل مولد کیا ثابت بقصور
دیکھئے اپنے کتابوں میں لکھے
اور احوال ولادت کا پڑھے
مصطفی کی بھی خوشی میں یہ جہان
پایا ہوں ختم رسل کا دیدار
ایک فتوے میں لکھا ہے اپنے
کہ پس از ذکر رسول مقبول
کیا تقسیم اسکو نا چار
وہ چنے لیکے طبق سے بعجول
سر سری انکو نہ سمجھ مت جان
اور عقیقہ تو سمجھ دوسرے بار
چونکہ پہ ہتا تھا درود وہ شہ دیں
کہا مندوب جو وہ عالیشان
بدعت حسنہ مندوبہ ہی
اور اوستاد امام فوری
حنبلیہ سے بھی شیخ ابن رجب
اور احناف سے شیخ عبد الحق
اور ائمہ کے عدیدوں سے قیاس
عسقلانی کا قیاس مذکور
اور جزری کا بھی ہے یک کلام
اور کوئی مجتہد ای بالانصاف
عمل میلاد ہوا ای دسار
خود وہ سلطان بھی تھا عالم دین
عزت و شوکت دین اسلام
جزیہ ہر سال فرنگ سے بشمار
عصر میں اسکے جو تھے اہل کمال
نام تنویر وہ سلطان ای یار
بعد ازاں آہ کئے زشت نہاد
فاکہانی بھی وہ بدعا کو دیک
چاہئے منع وہ بدعات کریں
قسطلانی بہ مواہب خوش تر
بادے برکات وہ لے نسبہ و
صاحب سیرت شامی آگاہ
جو کرے فرحت مولد ہر سال
کہ مرا پدر ولی اللہ نے
کھانا لوگوں کو تکلین کھلوانا
اور اسی شب میں وہ عالم خواب
زیر و بالا اُسے کرنا مناسب
اس سے ظاہر تھا عجب طرب
خواب انکے رکھے حکم الہام
اولیا ان کے توسیع میں منام
نہیں کرنے کی ہی حاجت ای یار
ذات اقدس کے اپر اپنے یقین
سو وہ مندوب فیاسی ہی جان
عمل مشروع و مرغوبہ ہی
ابو شامہ ہی کہ نیت جسکی
تھے محدث و ائمہ یہ سب
کہ محدث جو ترا تھا الحق
جو کئے ہیں وہ صحیح بے وسواس
اور ابن الحاج کا ای اہل شہور
یو ہی وہ مان لئے متنوں اُم
نہ کیا ہی وے ائمہ کا خلاف
آخر چھٹوں صدی کے آغاز
عابد و متقی و نیک آئین
تا نظر آوے بہ کنار ایام
آتے دینار اُسے تیس ہزار
اولیا اور علما با اجلال
اسکو دینار و با ایک ہزار
فسق و بدعت کئے اہمیں انکار
اصل مولد کو کیا منع ای نیک
فرح مولد سے نہ انکار و ہر ہن
نعمت کبری میں شیخ ابن حجر
اسکو اس سال میں حق دیوا مان
نقل لایا زالعبدا للہ
کیا اسباب میں تب ہیں نے سوال
بعضے تصنیف میں لکھا اُنے
ایک سال اسکو میسر ہوا
دیکھا ہی احمد مرسل کا جناب
اس سے ظاہر تھا عجب طرب
خواب انکے رکھے حکم الہام
اولیا ان کے توسیع میں منام

۱ جو میں سرور ما بین مجھی	معتمد کیسے نہوں کے خواب	وہ جو ہی حضرت عباس کا خواب	مستند ہی وہ بلا شک بجا	دیکھے کیسے امہ و فیضان
۲ اعتماد اگر تو ہی در باب	اگے ہجرت کے وہ خواب صدیق	ہوا کیسا ہی بشر محقق	عائکہ تھی جو بھی حضرت کی	خواب کہا بد کے آگے دیکھی
۳ کیسے رویائے صحیح دیکھے	چوتھے نسخے میں اگر چاہے خدا	انکے خوابوں کا بیان آوے گا	دیکھے خواب براہیم خلیل	اور یوسف کا بھی یعقوب خلیل
۴ آگے بعثت کے بھی مجھے پائے	خواب ایسے ہو حضرت کے نہیں	عالم خواب میں دیکھے جیسا	ہوتا بیداری میں ظاہر ویسا	حق میں رویائے صحیحہ کے مروی
۵ یہ حدیث آئی ہے مومن صالح کا خواب	کہ یقین مومن صالح کا خواب	چہل و شش جزو نبوت سے ہے	ایک حصہ ہی شہ امین ہیں	اور حضرت کو جو دیکھیگا مجھا جا
۶ کیونکہ وہ شاہ نے یوں فرمایا	کہ مجھے خواب میں جسنے دیکھا	جانبو مجھکو ہی دیکھا وہ یقین	امین کچھ شبہ نہیں شبہ نہیں	کیونکہ شیطان کی نہیں یہ طاقت
۷ جب حدیث الٰہی صحیح پر ہے	پھر ہی کیا شک کی جا ہے بھائی	اور چنوں کو وہ رسول اللہ	جو کیا ما توسّ زیر و بالا	یہ نشان ہیگی صحیح فخر خلق کی
۸ جو کہ جنگ بتک کی فی الیقین	جب کیا قصد سالار جہاں	جو مجاہد تھے مسالین و نفیر	مدد ا کی کئے اہل تبسیر	خاص عثمان غنی ای فاخر
۹ مع سامان مشتر ایکہزار	اور ستا در تنگ رہوار	دس ہزار اور بھی دینا وہ لا	سامنے سرور دین کے ڈالا	شاہ خوش ہو کے بہت دینا
۱۰ منقلب اسکو دہن کرنے لگا	اور اسطرح کیا حق سے دعا	ای خدا راضی تو وہ عثمان سے	مین بھی راضی ہون تو نیک عثمان سے	اور درست شاہی ای فتا
۱۱ اسنے معلوم یہ ہونا ہی صحیح	فرح مولد ہی نبی کی مقبول	لیک ہی شرط وہ مجلس میں ہو	کام بے شرع نہو دے زنہار	کہے بے علم جو شر امین آہ
۱۲ اور بے شرع ہین اسمین قباحتین	نام اس شعر کا مولد رکھین	نہ تو اخلاق مطہر کا بیان	نہ تو ہی مولد سرور کا بیان	اسکو اسطرح پڑہتے ہین عوام
۱۳ کیسنے اسطرح سے اللہ کا نام	جسکا معنا ہو یقین استفہام	یہہ تو ہی کفر نہین اسمین شبہہ	اسے مومن کو خدا دیوے پنہ	کرتے ہین نام نبی مین ہجر
۱۴ اور الفاظ نہوتے معلوم	غیر آواز نہو کچہ مفہوم	راگ کا شوق ہی کرا سمین	لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا	راگ گاتے ہین تو ہا ہا ہی ہا
۱۵ گر صحیح شعر بھی اسطرح پڑہے	کہ کبھی راگ کے حد کو پہنچے	پڑہنا سننا نہین اسکا ہی روا	گر چہ قرآن ہو پھر شعر ہی کیا	کہ گئے ہوتے ہین اسکے نکرے
۱۶ اور مجلس تہ سنوار ایسا	کہ ہو لوگونکی تماشے کی جا	زیب و زینت مین ہو مشغول نظر	اصل مقصود ہی ہو حرف کہین	بلکہ ہی جرم و گنہ ہو نکا قصا
۱۷ اور اکرام مہ مولد کا	نبک اعمال سے ہی لاد بجا	صدقہ و طاعت و اطعام طعام	وعظ و تذکیر و درود و سلام	پر نہو راگ کا اسمین انداز
۱۸ ہادی پیر و جوان عبد عزیز	عارف و قطب زمان عبد عزیز	ایک مکتوب ہدایت اسلوب	اندرین باب ہو جو مرغوب	اصل مقصود ہو نعت کہین
۱۹ مجلس اقدس میلاد نبی	خواجۂ خلق محمد عربی	فسق و بدعت سے رہیگی جیسے پاک	ہی بلا ریب وہ جا بے باک	وعظ و تذکیر و درود و سلام
۲۰ ہوتے ہین بے پر و تحمل	در مہ پاک ربیع الاول	بزم میلاد رسول اکمل	ہو وہ سالار دو عالم کا عیان	مخزن علم حدیث و تفسیر
۲۱ اور اخلاق و فضایل کا بیان	اور محرم مین بروز عاشور	دوسری بزم ہی اسمین منعقد	جو کہ دیکھے ہین صحابہ اس عہد	ایک سائل نے لکھا جو جواب
۲۲ اور مسامات کو در اندوز	جو کہ دیکھے ہین صحابہ اس عہد	در و غم روح نبی کا وافر	بالیقین جس سے کہ ہو ے فخار	کچہ ہین اسمین فضائل و فضل
۲۳ لا بجز ہوتے اگر ایسے کام	مین کبھی ایسہ نکرتا اقدام	اب ہوا حاصل مکتوب آخر	اور لکھے ہو نبی ہیبت سے فاخر	جس مین تذکیر احادیث و سیر
۲۴ اب وہی شہ کی رضا ہے یہ ہی	جو تھا آغاز مین لکھتا ہون یہان	وہ ثوبہ جو ہمیر کہتین	سات دن وہ دہ ہلالی تھی	ہو وے اخبار شہادت بے مین
۲۵ کرکے خانون بہت عزت و وقار	مال و زر دی بھی اسکو بسیار	اور سرور بھی شفقت کی نظر	تا کرے لطف و کرم انبوہ وہی	معجزات اور شمایل خوشتر
۲۶ پوچھا لوگون سے ہو غلمین زیاد	اسکے کیا باقی ہین کوئی اولاد	اسکے دو لڑکے ہین بھی	بولے اب کوئی نہین باقی	جو کہ دارد ہین بنان حسنین
۲۷ الغرض اسنے بہ بخت فیروز	دودھ سرور کو دی بہر بھی	پھر حلیمہ نے بلکہ آئی	شاہ عالم کی ہوئی ہی دائی	ہوتی حضار کو ہی رقت تب
				طول ہو نکو کردن گر حرر
				عزو مقام ہیبت باقی تھی
				تب سنا مونہ تو یہ کی خبر
				خلقتا سنے روایات یہان
				دیکھا آغاز مین کرامتین ان

ان کرامات و عجائبات کا بیان جو حضرت کے ایام رضاعت مین ظاہر ہوئے

شہر مکے مین ہوا گرم تھی جب	مکے والون کی زبان تھی	اکدوے بچون کو تھے اپنے	طائفون کے تھے حوالے کرتے	اگر دہ طائف کے تھے ڈرے تر
				مستدل انکی ہوا تھی خوشتر

دائیان جب ہی فریب آئی یاد — اس ہی دت پہ چلے برس سال — آئی مکے کے طرف ائی خوشحال — ہی وہ بی بی ہے سویت منقول
سال تین لگے تھے مکے کو دوبار — تھی مجھے فاقہ کشی صبح و مسا — شکر مولا کا بجا لاتی تھی — قبل میلاد رسول مقبول
غلط تھا ملک عرب میں ہر طرح — میں نے جنگل کا پتا کھاتی تھی — آہ یکبار مرے پر بہ الم — تین دن رات تھا فاقہ پیہم
حمل تھا مجکو میں جنگل میں تھی — دیکھی یک شخص کو آیا دجوار — اور دیا مجکو وہ غوطہ در آب — مجکو اس شخص نے تب یوں بولا
توش سن ائی کو تواب کیجے — تا تر اودہ زیادہ ہو ترے — اور بلے دولت کوثر میں تجھے — اور بلا تا تھا مجھے جیدے او
پوچھا وہ مجھکو تو کیا پہچانی — میں کہی مجکو نہیں میں جانی — بولا میں شکر ہوں ہمشیرہ وہی — رزق کی کانی کشایش پاوے
نزدیک ہووے وہاں بس شتاب — اس سے کچھ ساتھ ترے اودیا ان — اور سینے پہ میرے مارا ہات — ہوئی بیدار میں فرحت کے ساتھ
بھوک اور پیاس گئی ہی میری — اور بہت دودھ مجھے پایا بھی — بولے لوگ مجھے تھی دُبل — بکبک آج ہی اسطرح بھلی
چہرہ خوش یوں تر آتا ہی نظر — ہی کسی شاہ کی گر یا دختر — دائیان ایسے میں ہے مرے — حسب معمول جو کے کو چلے
شب نخل میں بھی چلی انکے ساتھ — تھا مرا مرد بھی تب میرے ساتھ — تھی نہیں فاقہ کشی شام و پگاہ
قافلے ساتھ میں ملنا چہتی — لیک عاجز تھی نہ چل سکتی تھی — خیر و برکت ہو شتاب ہو تجھے
کوہ سے آیا تب یک مرد جلیل — تھا بلند قد و حسین اور جمیل — ای علیمہ یہ بشارت ہو تجھے
اور کیا حکم مجھے وہ دادار — ہانکون تیرے ہے تیا طین کو یار — اور بولا ای علیمہ سن اب
وہ کیا سایہ مرے سر کے اوپر — اور خرما کا بھی تھا ایک شجر — کر بشارت تجھے بھی ہی سب
اور بہت سے تھے لگے اسکو رطب — یک گر آخر ما مرے گود میں تب — ذالیان تھے وہ شجر کے اکثر
واقعہ یہہ نہ کسی سے میں کہی — پیر کے روز بلکہ پہنچی — ملکہ قوئی ہماری یکسر
جب یتیمی تھی بنی پرای قسیم — نا سمجھ رہتہ آن در یتیم — سرور دین خاتم گھر جب تک
اور سنی عہد مطلب کو مگر — کسی دایہ کی ہی تالاش اکثر — پدر نے شاہ کا تب نقل کیا
دیکھی اس بی بی کو تھی شاکر — چہرۂ پاک تھا جون بدر منیر — کوئی بچہ بھی نہیں مجھ کو ملا
قوم سے سعد کے ازال رہے — دائی اس طفل کی ٹھہرا ہے — آمنہ سے وہ ملایا ہی لجا
لائی اس گھر میں جہاں خاتم گر — صرف اجلاسے اترا ہے اسپر — غیب سے مجکو یہہ تاکید کیا
کھول آنکھیں وہ تبسم ہی کیا — نور یک اس سے برآب چمکا — اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی
گود میں لیکے دئی دودھ جو پیا — وہ بیادا اپنے جانب سے تب — اسکے سینے پہ رکھی میں نے ہات
میں ہو خوش اٹھ کئی اس سے طلب — ناکہ منزل میں مرے جاؤں اب — غیب سے مجکو ہوا تاکید بہ
پس اجازت وہ دئی میرے تئیں — اپنی منزل کی طرف آئی میں — عیب سے دھویا گیا
تین دن مکے میں بھی میں مقیم — جاتی ہر روز تھی خاتون کے گھر — حمل و مولد کے عجایب فیوض
سبز پوشاک تھا پہنا خوشحال — اس سے ظاہر تھا جمال اور جلال — بیٹھا اس شہ کے سرہانے کے اوپر
وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو — اور کہا یہہ نہ کسی سے کہہ تو — ہووے اس طفل سے برکات وفیر
باب میں اس شہ دین کے بی بی — چند دھایا گئی اور عہد لیا — اور وہ مجکو دئی ہی انعام
کر کے سہ بار طواف کعبہ — کیا کیجے کو وہ مرکز... سجدہ — ہر زمان میرے لگے کرنے عجب

تب خدا اسکو کیا ہی گویا — یون فصاحت سے وہ مرکب نے کہا — لطف سے اپنے مجھے شان عظیم — کون نبی دیکھنے معجز اسوار — شاہ ولاک رسول مختار

تین جہان مین ترقی تھی یقین — سبز و شاداب ہوئی تھی زمین — جبکہ پہنچی ہون وطن کو جاکر — دیکھتی تھی مین عجایب ہر روز — اور حالات غرایب فیروز

اسکا گہوارہ بنانے تھے ملک — اس سے کرتا تھا سخن ماہ فلک — اور نکرتا تھا کبھی بول اور راز — شست و شوئی بھی تھی سنگ غرور — غیب سے پاک ہی رہتا پر و فر

پھر ازانفسے مرکتا تھا اگر — جلد آتا تھا غضب مین سر سر — اور اس شاہ کو بوسہ دیکر — ہوتا تھا پھر متحمل یکسر

اور دو جلے پرندے فرخ فر — غیب سے آتے تھے اسپر ہر روز — اور گریبان مین بی کے جاتے — ایک دن گود مین تھا مرے جب — ایک بکرا بکا مندا آیا اب

شہ کو آسجدہ کیا یک بکرا — پھر ازان اپنے تئین ساتھ لیا — اور ترقی وہ شہ عالم کی — وہ ترقی نہین مانند تھی — بکرا اعجاز کرامت کی تھی

ہوا دو سہ کا وہ جب تک حملا — ریگنے لاگا ہی بچون کے ساتھ — ہوا سہ ماہ کا جب شہ دین — تب لگا چلنے بکر دیوار

جبکہ وہ پانچ مہینون کا ہوا — تب لگا چلنے کو دیوار سوا — ہوا چھے ماہ کا جب شاہ جہان — اور ہوا سات مہینے کا جب — ہر طرف دوڑنے لاگا یہ تب

وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب — تب کلام اسکا سمجھتے تھے سب — ہوا نون مرکا وہ جب پاک صفات — تب کہا لا الہ الا اللہ

اور الجھے کسو لا ینی بیان — کہتا بسم اللہ بھی ہر کام پہ جان — اور جب چلنے لگا وہ مقبول — انسے لیتا تھا کنارہ ہر آن

اور کہتا تھا یقین ہم کو خدا — کھیل خاطر نہ کیا ہی پیدا — اور جو کھیلتے رہتے طفلان — نام ہی جبکا ولایں دریاب

اس سے لایا ہی معارج مین عروج — ذمہ صحت کا نوہی راوی پر — کہ روایت ہی نبی کے پاس — شیخ ابوالقاسم تمی کی کتاب

جب خدا گہوارے مین ہی سرور — چاند آتا تھا بلاتا تھا جدھر — شاہ عالم نے کہا تب اسے غم — انسے ہی ایک نشان یہ بھی عیان

تر و گہوارہ وہ کرتا تھا جو دو — اسکا آواز مین سنتا تھا زدو — اور ہی مروی کہ کہا شاہ عرب — قصد رونے کا جو کرتا تھا مین — منع کرتا تھا مجھے ماہ نے تب

جتنی سبزی کہ زمین پر ہی اب — جا بجا نیچے زمین کے وہ سب — دوسرے بار مین رونا چاہا — مہ کہا قطرہ بھی اک یقین — اگر کرے اسکے نیچے پر بین

اور کوئی سبزی تھی ہو زخار — اس زمین سے نہ اگیگی رہنا — اگر کے امت پہ شفقت فی الفور — چاند سطح فرسے بولا — یا نبی چشم مبارک سے نرے — ایک قطرہ بھی گرے گر نیچے

عمر حالانکہ چہل روز کی تھی — کہا عباس سے اسطرح نبی — قصد رونے کا نہ لایا مین اور — کہا عباس المحجب کے ساتھ — تجھ کو معلوم ہوئی کیون یہ بات

عرش کے پاس جو کرتے تھے سجود — ہی قسم حق کی بخدا شک ای عم — جبکہ کہتا تھا مین اسکا آواز — خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ

شہ کہا اسکی قسم میری جان — دست قدرت مین ہی جسکے ہر آن — سنکے عباس ہوا یہ حیران — کہا فرمانے ای بحر کرم

دوسرا تیر ابو در زادہ — یعنے مین جانا ہون افضل الم — پھر کے ارشاد کیا شاہ جہان — کیا کہون اس عجب اور زیاد — غیر حیی نہین جانا ہی نبی

کر دیا سات پیادہ نکو خدا — سات اطباق سما مین پیدا — انبیا یک لکھ چوبیس ہزار — کر دیا ان پیادون پہ ملک بیٹھنے — کر دیا اس بندہ مومن کو سب — وہ کہا مان تو کیا شاہ رضا — پیر کی شب جو ہوا مین پیدا — حشر تک جو کرے تسبیح — انکی تسبیح کا سب اجر صحیح

دیوے اس بندہ مومن کو رب — غیر حق جانے نہ کوئی مین کتنے — بھیجیگا صدق سے پر نور نبی — رحمت حق کا وہ پاوے مقصود

اللھم صل علی محمد فی الاولین والاخرین وفی الملاء الاعلی الی یوم الدین

حضرت سید انام کا احوال فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

اب مین لکھتا ہون کچھ احوال فطام — یعنے وہ دودھ چھڑائی ای ہام — کہ حلیمہ سے ہی سن یون منقول — چار سالی سے وہ آتا تھا نظر — دودھ اس نور مبین کا چھڑوا کر

آمنہ پاس اُسے لائی مین — اس سے انعام بہت پائی مین — جو عجایب کہ مین دیکھی اس سے — کئی تفصیل سے سب انکے بیان — آمنہ سنکے ہوئی بس شاداں

مین سے وہ برکات کو رکھ پیش نظر — تھی جدائی سے جو اسکے مضطر — کئی شب ایک بہانہ ایسا — مصلحت جانی ہون بچون کی میں — چند روز اور رہے میرے پاس

جبکہ اسطرح سے مین عرض کیا — الغرض اس سے مین رخصت لیکر — لائی اس شاہ کو جسے گھر — پھر عجایب و غرایب بسیار — نظر آئے مین لگے کیل و نہار

کیا کہون حال ترقی ہی — کر دیا ہمکو غنی رب غنی — نقل ہی عمر نبی سے خوشحال — چار و بین سال ملک آئے نظیر — شق کے صدر مبارک کی تین

سنتے بچے جو حلیمہ کے تھے — دودہ بھائی دو بہن حضرت کے
لیے مرنے پر تنہ دودہ ان — سکل گر کے ملک تھے جان
چوبچے سے شکم مبارک پھرے — دل نکالے ہیں بہن سینے سے
کہ یہ خون حصہ شیطان ہی جان — رہے ہر دل میں انسان کے ان
لایا بی برف کا پانی وہ تبھی — دودھ اس بی سے وہ شکم بی
پھر کیا ایک دوسرے سب — اس دل پاک کو تو صدمے اب
خادم خاص انس بن مالک — سب کو دیتا تھا خبر وہ سارے
اور وہ ان سینہ بھی چیر چوہم — دودہ بھائیوں نے دیکھا جو ہم
دیکھی حیران ہی کہ ارشاد ہوا — رنگ بھی سبز ہوائی اسکا
مین قدم پر ترے قربان کئی — مین تصدق ہوں جان جاتی
اور حفاظت مین تھی رب کی سب — مثل سائے کے ہوئی شاہ کے ساتھ
بار اول جن حکمت تھی خفی — یون ہی تفسیر عزیزی مین لکھی
اسلئے دودھ مبارک دلکو — کھیل کی تاکہ نہ رغبت ہو کبھی
خوف تب لعین بہت کچھ لائی — شہ کو لے جلد بکر آئی

گلدستہ

نقل ہی بعد نبوت کیا ر — آ حلیمہ نے بکر ای یار — فقر و فاقے کی شکایت اپنی — شہ کو مکین سے اظہار کئی — شب دئی اسکو خدیجہ بکرم — یک شتر نقد بھی چالیس دم
اور بایان حلیمہ ای یار — مختلف آئے روایات ہین جان — اسکو اور مرد کو اسکے ای یار — کے اصحاب سے بعضون نے شنا — اور عبد اللہ حلیمہ کا پسر — جو تھا بشیر ہی کا اشہر
وہ پایا ہی زمان بعثت — کر پچکا قبل نبوت رحلت — اور اس شہ کی رضاعی خواہر — نام شیماہی جسے ای ماہر — بہن تھی ایک حلیمہ کی جو — پاسے ایمان شرف یہ ہر دو

دوسرا گل بیان مین پہنچا دینے حلیمہ کے اس سید الناس کو آپ کے والدہ ماجدہ کے پاس اور حضرت آمنہ کی رحلت اور عبد المطلب کی کفالت اور عبد المطلب کی رحلت اور ابو طالب کی کفالت بموجب وصیت عبد المطلب کے

جب غرض شہ کی حلیمہ نے — آمنہ پاس جو لا پہنچائی — شاہ کے والد ماجد کی کنیز — آمنہ پاس تھی یک باتمیز — تم ہو مین نحاقین اسکا نام — شہ کی خدمت وہی کرتی تھی ہر شام
بھوک اور پیاس ہر گز نہ شہ کو — نہین کرتا تھا کسی وقت وہ — صبح کو پیتا تھا زعفر وہ مدام — اسپہ کرتا تھا قناعت تمام — دیتے ہم کھانے کی جسدم دعوت — بولتا مجھکو نہین ہی حاجت
آمنہ شاہ کو لے چشمہ عین سال — ہوئی روانہ بدینہ خوشحال — یک مہینا تھی مدینے مین مکین — تیز ہی بھی وہین یکجا شہ دین — پھر مکے کو وہ ہوکر راہی — جبکہ اوراکو ہی آکر پہنچی
آہ بیمار ہوئی ہی وہ وہین — شاہ بیٹھا تھا سرانے غمگین — یکبیک اسکو ہوئی بیہوشی — کردہ بیٹھا تھا سرانے غمگین — دیکھ کر اسکو لگی رونے وہین
پس کئی بہت تڑپی وہ پر غم — مرض موت سالا راہم — حق کی توحید سے ہین شہ شمن — بت پرستی کی ہی تھی دشمن — تھی وہ جو تو نہین پھر کیا تعجیل
پڑی وہ خاتون کی دفعتہ زیر جبل — یو ہی اس شاہ کا والد ہی رشاد — اسکے ایمان پہ ہی شہ دلیل — اسکے جذبات بھی اور رغبت — تھے وہ سب دین پر ابنیہ کے
گر یہ ہین مختلف اس مین اقوال — مجتہد شرع کے ملحوظ ہوا — پر صحیح قول یہی ہی متقال — حق دیا جبکو مدارج عالی
ابن شاہین و سیوطی ابہر — شیخ حفاظ محدث کبیر — فرطبی ابن حجر شیخ کبیر — دے بہت لاکھ دعا بین مقبول
مستقل اس مین رسایل مبسوط — لائے ہین یہین احادیث صحیح — بھی لکھے ہین وہ سطور اسطرح — اور مدارج مین بھی لایا ہی نبی

روکے قول مخالف کو مرجح — اور مواہب و معارج مین بھی — اور مدارج مین بھی لایا ہی نبی

ہوا جنگل کی طرف جلوہ فرز — شاہ دین انکے ہی ہمراہ یکروز — ہوا جنگل کی طرف جلوہ فرز — شاہ دین انکے ہی ہمراہ یکروز
اور سرور کو لگا سے ہر دو — کوہ پر ایک بھاگ ہر دو — اور سرور کو لگا سے ہر دو — کوہ پر ایک بھاگ ہر دو
اور یون عرض پھر سے کئے — شب نکال اسکو دین بھیجدئے — اور یون عرض پھر سے کئے — شب نکال اسکو دین بھیجدئے
کر تو اب برف کا پانی لے آ — پس ملک ایک دو سرے سے کہا — کر تو اب برف کا پانی لے آ — پس ملک ایک دو سرے سے کہا
چھینکے ہین اسکو بی کے دل پر — تھا وہ مانند سفوف اطہر — چھینکے ہین اسکو بی کے دل پر — تھا وہ مانند سفوف اطہر
کر دئے جلد برابر بھی اسے — شکم اطہر کو جو دیتے چیرے — کر دئے جلد برابر بھی اسے — شکم اطہر کو جو دیتے چیرے
کوہ پر لیگئے حضرت کو اٹھا — الغرض جب وہ فرشتون نے آ — کوہ پر لیگئے حضرت کو اٹھا — الغرض جب وہ فرشتون نے آ
ساتھ لے اور کو دوڑی جولان — بس یہ سنتے ہی وہ چھوٹی لعیمان — ساتھ لے اور کو دوڑی جولان — بس یہ سنتے ہی وہ چھوٹی لعیمان
ای مرے خوف بصر مین صدمے — اور سینے سے لگا کہنے لگی — ای مرے خوف بصر مین صدمے — اور سینے سے لگا کہنے لگی
پس اٹھا لیکے وہ حیران ہوئی — ماجرا سارا کہا ہی سرور — قصہ یہ سنکے وہ حیران ہوئی — ماجرا سارا کہا ہی سرور
آگے آ دیکھا وہ ہر ہر کا بیان — شق کئے صدر فرشتون نے آ — آگے آ دیکھا وہ ہر ہر کا بیان — شق کئے صدر فرشتون نے آ
کھیل بازی کا یقین ہوتا ہے پیدا — چار برسون کی یقین ہو جب — دل مین ہوتا ہی یقین انکے پیدا — چار برسون کی یقین ہو جب
الغرض یہ سے عجایب حالات — طفلگی مین بھی کھلا زہار — الغرض یہ سے عجایب حالات — طفلگی مین بھی کھلا زہار
جبکہ دیکھی بھی یہ حلیمہ دن رات — پس یہ اسطرح وہ شاہ خیار — جبکہ دیکھی بھی یہ حلیمہ دن رات — پس یہ اسطرح وہ شاہ خیار
لے حلیمہ وہ گئی ہو مسرور — آمنہ پاس ہوئی ہی حاضر — لے حلیمہ وہ گئی ہو مسرور — آمنہ پاس ہوئی ہی حاضر
آمنہ اسکو دئی مال وفور — شہ کا احوال کئی سب ظاہر — آمنہ اسکو دئی مال وفور — شہ کا احوال کئی سب ظاہر

ہجرت کی نبوت کی ۵۳ سال

دے احادیث و دلائل مفصلہ
یونہی مذکور ہے انبیاء بہتر
پس حفاظت سے بچا لائی
جب ہوا سات برس کا سرور
شاہ کو اپنے تھا کاندھے پہ
شاہ کو اپنے تھا سینے پر
شوق دل پر تھا ہی شاہ دوسرا
اتنی حق جو تجھے عمر طویل
سخت بے رحمی ہے پن پر دل
باپ بن سرور دین کے دائی
وہ کہا ہاں کر تجھ لا ای بچہ
دے سرور پہ نبی کے بوسے
دفن جو ان میں کئے اسکو لگی
دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز
شاہ یک روز تھا محفل میں یقین
یعنے یک اسنے ملک تھا جبریل
زر کے طشت میں لاتا تھا آب
وہ سراسامان وہ ہوتا تھا آب
پھر کر دل کو مرے رہتے ملک
شہ کہا تب سے شفقت اکثر
اقتضا حق کی کئی یہ حکمت
بارہویں سال میں ہی یک صفت
اس میں ہوتا تھا بحیرا راہب
ہو کے اس شاہ کا مشتاق تھا
ہو دیکھی ختم نبوت اسپر
پس بایں وام شریف سرور
پس کیا شہ کے چچے نے اظہار
ابو طالب نے یہ سن خوف کیا
جا بہ بت میں ہوا تھا وہ جدال
جب تجارت کو یمن کے نکلا

میں نے لایا ہوں بہ تحریر مفصل
کہ ہوئی واقعہ پیغمبر
اسکے چھ پاس سے پہنچائی
محط کے میں پڑا تب اکثر
حق سے مانگا ہی دعا وہ نہ ہٹا
آہ و دہائی بہت ہو مضطر
کہ بچاؤں میں عروج سرور
دیکھے شاہ کی تو شان جلیل
کیوں یتیموں کا تو ہووے کافل
لطف سے کر کے وصیت بسیار
حق تعالی نے گواہ ہی اسپر
واقعہ اسکے لیا خوشی سے
مغفرت تب وہی کے کا تھا
خرق عادات ہی سے فیوز
آئے دو مرد و ملان جلد حسین
اور دوسرا تھا یقین میکائیل
دوسرا سامان وہ دہوتا تھا آب
جون وہ بولا تھا کیا ہی بیشک
خلق پر پاتا ہوں دل کے اندر
کہ یقین رنگ غضب اور ہیبت
شاہ کو لیکے ابو طالب سات
جو تھا مدت سے وہ شہ کا طالب
صومعے بیچ وہ آرہتا تھا
سب رسولوں کا یہی ہی سر
بوسہ دے کہنے لگا ہو خوشتر
شام تک اسکو نہ لیجا زنہار
مال تجرے میں ہی اپنا بیچا
ہی معاملہ میں مفصل احوال
سرور دیں کبھی ہمراہ لیا

الغرض حضرت خاقان مہیا
تھا بہت سرور عالم دلگیر
اسکو جب عید مطلب نے دیکھا
لوگ سب عبد مطلب سے کہے
یمن سے سرور عالم کے خدا
خویش و اولاد سے ہو جس قدر تمام
ایسا میں چاہتا ہوں کہ جاوں میں ابھی
لیکر اسکو دے اب تحویل
یونہی سب شہ کے چچا یاں جائے
اسکو ہی شہ کی کفالت بخشا
پس پکڑ ہاتھ نبی کا ہیہات
شہ کی ہی موج تھی جاسوسی میں
پس چچا شہ کا سگا بو طالب
جب ہوئی شہ کی تین گیارہ سال
شاہ نے بولا مثال انکی کہیں
مجھ کو وہ دونوں نے الیا
ایک دوسرے سے کہا دل کو چیر
خشک تھا ایک سفر انکے پاس
حکمت اس شرح صدر کی ہی پھر

بارہویں سال کا حال

قافلہ سات تجارت کے لئے
وہ کتابوں میں تھا دیکھا اکثر
دیکھا جب قافلہ بو طالب
اور جب مہر نبوت دیکھا
اس پیمبر کی نبوت لگ جگ
کیونکہ سب قوم یہود مردود
اور بحیرا سے لیا ہی رخصت
طول ہی وہ نہ فرود انہیں
اسلئے میں نہ لکھا ہوں انہیں
مختصر اسکا ہی بیاں

کئی ابواب میں اسی روز وفات
کہ ہوا آہ یتیم اور بسیر
رونے لاگا ہی گلے اپنے لگا
کہ دعا منہ کے عاطر کہیے
تب ہی برسات بہت برسایا
کون ہو اسکا سفیر نجیب کفیل
تا دل و جان سے رہوں اسکا کفیل
کہ ہمیں اسکی کفالت دیجے
تا بہ گنج سعادت بخشا
ابو طالب کے دیا تامہ تئیں
دار دنیا سے سدا کو اٹھا
دل دیا اس سے لگا بو طالب
بھی ہوا شق صدر خوش خصال
خوب رو میں کے دیکھا ہی نہیں
کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا
دور کر غل و حسد کو ای خیر
دل پہ چھپکے تو رے پاک اس
یونہی تغیر عزیزی اندر

بارہویں سال کا حال

عازم شام ہوا کے سے
دور آخر کا جو ہی پیغمبر
جلد آشہ سے ملا وہ راہب
اپنے رو رو کے بہت بو دیا
پھیلیگی شرق سے لے غرب تلک
دشمن عزت ہیں اسکے بے سود
کیا نہ کر دیں سے رحمت
منقبت اسکو ہیا ہی بسیار

کہتے ہیں آہ بہت جانت
کہ ہوا آہ یتیم اور بسیر
اس ابطاف بہت دہر تھا
بو قبیس ایک پہ جو کوہ بڑا
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب
عمر ہوئی میری صد و بیس برس
بو لہب پسر کلان اسکا تب
بو لہب کہا عبد مطلب در حال
ابو طالب کے سوا وہ دانا
ابو طالب سے کہا پس وہ ملول
اور نہ کہنے کو ہو کر شادان
اتم ایمن نے کہی شہ کریماں
خدمت اسکی وہ بجا لاتا تھا
یوں روایت سے یہ دیتے ہیں خبر
اور بہت پاک اسکا نکلا کپڑا
خون نہ نکلا ہو کچھ بھی الم
کہ اسے مہر و شفقت سے پر
جا تو اب فرح عصا سے رہے
شاہ کو ہیں کے نزدیک ہوے
تا ہو اب قلب مبارک سے دور
صومعہ ایک تھا مشہور بڑا
پس اس پر اسلے وہ ای شہ
بولا یہ ہو نہ گا سچ پیغمبر
کہ ہی تو حق کا رسول برتر
ہو دیگا ماسح ادیان یقین
چاہیئے اسکی ہلاکت یکسر
حرب فجار ہوا تھا وہ عجب
تب چچا اس سے عازم کا پیر
ہو سے ہیں سرور عالم کے خیر
اسکے ہمراہ میں برسے تھا باپ
اسکو دی بھی عمی اسلئے ہمراہ
اسکی دلجوئی بہت کرتا تھا
اسپر تب عبد مطلب نے جرا
موت ہوی عبد مطلب کی تب
دل میں کچھ اسکے نہ باقی ہی ہوس
یوں کیا عرض کہ ای میرے رب
گرچہ ہی تجھ کو ال دولت
نہ کسیکو ہی مناسب جانا
کہ دھایا کو مرے کر تو قبول
کہ ہی اب موت سے میرے پر آسان
پیچھے تھا اسکے جنازے کے روان
عذت اسکی وہ بجا لاتا تھا
یوں روایت سے یہ دیتے ہیں خبر
اور بہت پاک اسکا نکلا کپڑا
خون نہ نکلا ہو کچھ بھی الم
کہ اسے مہر و شفقت سے پر
جا تو اب فرح عصا سے رہے
شاہ کو ہیں کے نزدیک ہوے
تا ہو اب قلب مبارک سے دور
صومعہ ایک تھا مشہور بڑا
پس اس پر اسلے وہ ای شہ
بولا یہ ہو نہ گا سچ پیغمبر
کہ ہی تو حق کا رسول برتر
ہو دیگا ماسح ادیان یقین
چاہیئے اسکی ہلاکت یکسر
حرب فجار ہوا تھا وہ عجب
تب چچا اس سے عازم کا پیر
ہو سے ہیں سرور عالم کے خیر

بارہویں سال کا حال

بارہویں سال میں ہی یک صفت
اس میں ہوتا تھا بحیرا راہب
ہو کے اس شاہ کا مشتاق تھا
ہو دیکھی ختم نبوت اسپر
پس بایں وام شریف سرور
پس کیا شہ کے چچے نے اظہار
ابو طالب نے یہ سن خوف کیا
جا بہ بت میں ہوا تھا وہ جدال
جب تجارت کو یمن کے نکلا

وفات عبد المطلب کا حال

گیارہویں سال میں ہی
بارہویں شہ

ہوا انیس برس کا وہ جب | عازم شام ہوا شاہ عرب | پر مواہب میں کہا ہی یہ سفر | بیسویں سال کی یا ہی سرور | عمر تب اسکی تھی ہی وہ سال
بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا | راہ میں شاہ نے تشریف کیا | ایک راہب جو وہاں رہتا تھا | وہ ابوبکر سے ملکر پوچھا | تھا ابوبکر بھی شہ کے ہمراہ
بولا راہب بے قسم کھا حق پر | کہ وہ اس عصر کا ہی پیغمبر | کیونکر پہنچی ہی خبر مجھکو صحیح | کون وہ زیر شجر ہی بولو | کہا ابوبکر محمد تہی او
پس یہ سنتے ہی وہ عبد امین | شاہ عالم کی کیا ہی تصدیق | تاکہ یقین کو ئی بشر بعد مسیح | نیچے اس جھاڑ کے ناطق ہیگا | ی ابوبکر ہیں کے سوا
| اور رسالت ہے ہی کے اکثر | وے ملک دیتے تھے آسمین خبر | اور اسی سال میں سرور کیشین | نظر آتے تھے عابک بھی نظر

تیسرا گل سفر کرنا سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا یک راہب کا اور ایمان لانا اسکا حضرت پر اور تزویج آنحضرت کی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ پچیس برس کا جو ہوا | تب خدیجہ سے نکاح اپنا کیا | مختصر قصہ وہ مسں لکھتا ہون | کہ تھی کے مین خدیجہ خاتون | ذی نسب پاکی مرغوب منصف صاحب مال و جمال و اجلال
کوی زوگر تھا اسکا نام سمر | ملکہ تھی وہ عرب کی اشہر | فاطمہ اپنے تجارت کے مدام | بھیجتی تھی وہ بہت جانب شام | مرد بی بی کا کیا تھا حلت کرتی تھی حق کی بہت وہ عظمت
آسمانی تھی کتب سے آگاہ | پڑہتی تورات کو تھی شام و پگاہ | خوب جانتی تھی ہی تمام | آیا تھا اسکے اثر گو اوندر
گھر ہوا نور سے اسکے معمور | پس کیا ساری جہانکو پر نور | اور تھی مشتاق ان جانے خدا | پہلے دین اسکا رہے گھر آوے
سارے عالم مین کرے بعد ظہور | سن بہ تعبیر ہوئی وہ مسٹر | یعنے تن کو نہین اسکے سایہ | وہ بگی سننے بہت اسکے کمال
جو کہ آثار رسالت اکثر | ذات اقدس مین تھے کے ظاہر | اور صدا بول و برز شہ مین | اور کھجور اسکے مبارک تن پر | نہین کھی کا نہ مچھر کا گذر
سایہ ابر مبارک سر پر | وہ بچپنے کے وقت مین ہی ساتھ | ان دنون کہتے ہین بو طالب | جب وے شام کو جانے لگے | پھول تسکین کے چننے لاگی
کر چوئی خواب کی اپنے تعبیر | سو ظہور اسکا ہی ہے تاخیر | تا اسے ساری حکومت دیگے | تھا شیوہ و رہبت بے رحم | فکر تزویج مین ہی اسکے مدام
اندنون مین ہی خدیجہ بیجان | چہتی تھی ایک امین شان | کہتے تھے آگے نزدیک مین | تھی بہت شہ مین امانت داری | تھی سزاوار اسے سرداری
کرا سے ملک عرب پیچ یقین | اور مجکو بھی جو چاہے دیوے | اسکے اوصاف بلا حد و شمار | پاس اس شہ کے بہیجی پیغام | کاروان تھا لیجاتا شام
نفع مین حصہ وہ لیا لیوے | سن یہ پیغام ہوا وہ غمگین | کیونکر اجاد جو تھے اسکے تمام | ہوتے آتے ہین پریشان کرین
کیون کرے شاہ کو پس تا اخیر | جسکے تابع ہین دو عالم کے فخیر | تا وہ افلاس پھچا ہو دور | تھا وہ سرور کو ہی بس منظور
عزم ہا بجزم ہوا دیکھ آخر کار | ابو طالب بھی تو لاچار و خوار | کہ کے آرستہ وہ اپنا سکان | فرش عمدہ بھی بچھوا دی
لایا تشریف وہ جب اجلال | یاد آئی ہی وہ استسقا | اسمین جو خچر سرخ کی تھی نشان | پانی بہتا ہے مین بے ریب فحاں
قافلے کی دے حکومت ذی اقبال | بھیجی ہی شام کو وہ نیک خصال | دی دو نوکو وہ کرنا بردار | تا رہین شاہ کے فرمان پر
اور لیا اس ایک ذی عزو جاہ | بولی اس شاہ کو یہ ہمراہ | خرق عادت جو دیکھے وہ مین | وہ بیان کے ہے پھیلنے سے کر
الغرض مکے سے جب شاہ انام | رونق افروز ہوا جانب شام | میسرہ ایک جو تھا اسکا غلام | صومعے پاس ہی اسکے پہنچا | قافلہ جبکہ یہ اترا یکسر
یک سکے جھاڑ تلے شہ بیٹھا | جھاڑ فی الفور وہ سرسبز ہوا | اور کئی حکم کہ کر اسکو سوار | تو بھی بے شبہہ رسل کا سالار | منتظر تھا مین تر الیل و نہار
محکو عیسی نے دیا تھا یہ خبر | کہ محمد بھی نبیون کا سرور | راہ یک راہ مین تھا اہل کمال | کر سلام اسکو کہا ای شہ ذی جاہ | یک سکے جھاڑ تلے تحقیق کیا
سکا سایہ نہ ہیگا زیر مین | سایہ ابر ہے اسپہ یقین | دیکھ راہب نے وہ آیا قافلہ تمام | آوے یکبارہ یہان وہ خوشحال | ذات مین جسکے تو پاوے نشان
اور بجا لاتے خدمت اسکی | توپر ہے کلمہ شہادت جس آن | گذرے پیچھے ہوکے اپر جب کئی سال | انکا بیشک وہ رہیگا سردار | جلد لا اسپہ قبول اسکے ایمان
تب کیے ضیافت اسکی | عرض بس اسکی قبول استحسن | یہان یک آوے گروہ تجار | کرے پرواز تزے جسم جان | کفن اور دفن سے دیوے نماز
خدمت عالی مین لیکے پیغام | پہنچا مرسے صلوٰۃ و سلام | قافلے کو وہ کیی جہان سب | جبکہ فارغ ہوے کھانے سے تمام | رو برہ شاہ کے آکر وہ بہم

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا | مرغ جان جسم سے پرواز کیا | پر تھا جنازہ کی نازہ شہ دین | کفن و دفن کیا اسکو وہین
پس مع الخیر یہ کہ آئے | جنس کچھ شام سے بھی لائے | نفع اسکا بھی یا وہ دوچند | پائے کے مین ہو خوب سند
قصر پر اپنے خدیجہ خوشحال | ہیثمی تھی سات لئے چند غلام | شاہ عالم پہ پڑی اسکی نظر | سایہ بان ابر تھا اسکے سر پر
دیکھ خاتون یہ ہوئی پھر دلشاد | معتقد شہ کی ہوئی پھر بھی زیاد | الغرض آکے بی بی کے حضور | یسرہ و خزیمہ سرور
دست پاکی پنا رکھا اپنی بنی | جلد ہاتھ چلنے لگے راہ تھی | اور کرامات جو دیکھے تھے عیان | راہ مین شہ سے کئے وہ بیان
بالیقین جزم کی دل اندر | اس نشان کا ہی وہی پیغمبر | چاہی تا اسکے نکاح مین آوین | مین ہی دل ہی سکات پاوین
عقل و دانائی بھی وہ علم و فہم | مال و زر رکھتی تھی وہ جود و کرم | اور تھا اسکو بر حسن و جمال | زن تھی عصر مین کوئی اسکے مثال
پردہ خاتون قبولی ہنار | دل تھا بیاہ پہ اسکا ای یار | دیکھی جب شب مین نبوت کی نشان | تب ہوئی اسکے نکاح کی خواہان
مین کہی تم سے دنی جاؤن ابھی | اسکو اسباب پہ لے آؤن ابھی | پس وہین شاہ کی خدمتگین گئی | اور ترغیب نکاح اسکو دی
اور خاتون کا چچا جو تھا عمر | ابن عم ور قہ بھی نوفل کا پسر | ہو کے تزویج خدیجہ کے ولی | شہ کو بولے وہین باعیش و لی
تین جامے تھے نفیس ای شہا | موں ہر ایک کا پانچ صد دینار | الف دینار بھی لایا خوشحال | بولا نبی عبد مطلب کا یہ مال
مال بوبکر کا یہی تھا وہ بجا | وقف منت کے لئے یون کیا | اور خدیجہ نے بھی ویسی ہی تب | یا دشاہانہ لباس ایک عجیب
قیمتی تھان بہتای ہمساز | کوئی شہ کے لئے یا انداز | کئی طبق بھر کے جواہر خوشنما | دے کہی اپنی کنیزون کے ہات
الغرض شاہ نے باعزت و جاہ | رونق افروز ہوا جب ای یار | کئے خدام نے طبقون کو نثار | خطبہ عقد پڑا عم رسول
خویش و یار و نکو لے اپنے ہمراہ | سب قبایل کے رئیس امرا | تہنیت ہر دو طرف لائے بجا | اور خدیجہ بھی تکلف سے تمام
مہر خاتون کا باصد اجلال | چار سو زر کے بندے ہین مثقال | ندر سرور کے کئی وہ بطرب | نا ہنر شاہ یہ اپنا احسان
دو خیرات کئی مال نیاز | سارے بردہ کو بھی کئی ہی آزاد | مال دنیا سے تھی بے پروائی | اور جب عمر مبارک اسکی
پر خاکسار آس شاہ کو کام | وہ جہان جسکے دل و جان کا غلام | ذات مین جسکی تھی استغنائی | پچیس پر پانچ برس کی ہوئی
تب نئے سر سے عرب کے تاجر | کعبۃ اللہ کی کئے ہین تعمیر | شاہ دین بھی مثل ابراہیم | حجر اسود کو لگانے وہ اٹھا
سب قبائل مین عرب کے یکلاخ | بہت اسوقت تھا یہی خلاف | تاکہ آپس مین نہ ہون جنگ و پیکار | ہر قبیلے کا یہی تھا دعوی
متفق اسپہ ہوے سب باہم | کہ محمد ہو ہمارے مین حکم | کام مین اسکے تھا داخل ای سلیم | پہنچی یہ نوبت جنگ و پیکار
شخص ہر ایک قبیلے سے یک | آکے چادر کو وہ پکڑے نزدیک | پس کیا حکم یہان سب نے قبول | کہ تری ایک بچھاوین چادر
حکم سرور کا کئے سب نے قبول | سنگ پس آپ لگایا ہی سول | پاس دیوار کے لاوین لٹھا | سب قبائل بھی وہان لائے گویا
غیب کے سنتا تھا آواز نبی | پر کوئی شخص نہ دستا تھا کبھی | غایت عقل پہ شہ کے بقبیل | بولے علما یہ قصہ یہی لیل
اوپنتیس جہل تک بقبیل | تھا رفیق اسکا یقین سرافیل | پنتیس پر تین ہے لے تا پچیس | دستے تھے شاہ کو اوا نبی نہیں
دو وزیران زمین بو جوتم | ایک بوبکر عمر ہی دوم | چھے چھے زنبوت آگے | یون کہا شاہ کہ خلاق صمد | چار روز اسے کیا سیری مد | گیا رہو بین سال تک تا پچیس
آسمان کے ہین دو وزرای جلیل | ایک جبرئیل دگر اسرافیل | خواب ہوتے تھے نبی کو پہلے | آسمان سے وہ دو ای جلیل
دستا بیداری مین اسکو ویسا | دیکھتا خواب مین جیسے جیسا | دیکھتا خواب مین جیسے جیسا | دستا بیداری مین اسکو ویسا

زمان نبوت کے قریب حضرت کی خلوت اور عبادت کا بیان

اور نبوت کے مبارک ایام | جبکہ نزدیک ہوے با اکرام | صحبت خلق نہ خوش آتی تھی | حق سے خلوت ہی اسے اچھی لگی
ذکر اور فکر مین رہتا شاغل | ذکر اب گاہ کبھو فکر بدل | تھا کبھو ذکر سبحان اللہ | اور کبھو لا الہ الا اللہ
ہو کے پھر مکے مین راضی اور خوش | خانہ پاک مین وہ یک دو روز | توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ | پھر اسی غار کو جاتا وہ شاہ

بانگ ایسے میں ای بل یا
تھی ہیبت شاہ کو تب حیرانی
شاہ تو کون ہی اسکو پوچھا
یک روایت ہی کہ جبریل امین
میں نہیں جانتا پڑھنا لکھنا
کہ بہت اسکو ہوئی یہ تکلیف
جو دبانے ہی ہوئی وہ تاثیر
قسم دوم ہی یقین العقائی
ہی مواضع میں وہ اپنے مروم
حکم اکبر کے انکی نظر
روح طالب سے بوجہ تعلیم

نقل ہی خواجہ عبد الباقی
اکیدن اسکے مکان کی ای یار
نان گرا ہے میں یک ماہر
وہ کیا عرض کرای شیخ زمان
مانگ کچھ اور وہ مانگا ہی ہی
اتحادی کیا تاثیر اسپر
ملکہ کہتے ہیں کہ لوگوں کتین
کاملوں سے یقین ایسی تاثیر
یعنے روح آپ تاب روح امین
اس سبب سے ہی عجب کیفیت
وہ توجہ ہی یقین ای بھائی
عارف ہند رئیس علما
عائشہ سے ہی روایت ای یار
دل سے کچھ بہر نکالے باہر
جوان کسی چیز کو پاس میں کم
کہ نبوت کا گرامی منصب
ہی روایت کہ تبھی روح امین

یا محمد سے ہوا ایک آواز
شمس یک ایسے میں اس نورانی
عرض خود تمہیں وہ اسطرح کیا
نامہ یک لاکے کہا پیش نبی
میں تو انوای ہوں یقین جان سنا
اور بہت عرق کیا جسم شریف
اسکا کرنا ہوں بیان بجز یہ
تسری اصلاحی سمجھ لیجائی
قوم کی ہوتی کتب سے معلوم
پل میں یک مس کو بنا دیتی زر
زور و قوت سے ملا دی فہیم
ایسی تاثیر یقین ای اکرم

خم اسود ازل کا ساقی
مانگہان آئے ہیں جہان سیار
خوان یک لاکے کہا جا حاضر
ای یہی عرض مری سرور ان
عرض کی بار کیا وہ یہ نبی
حق دیا اسکو تبھی اسکا اثر
معرفت ہوگئی دشوار یقین
غیر میں ہوتی ہی جنبش کی تاثیر
شاہ کے تن کے سوا نے یقین

ملکی اور بشری باعزت
صوفیہ میں متوارث آئی
یونہی تغیر عزیزی میں لکھا
کر دیا خبر رسول مختار
کچھ نہ بچا نا میں اسکو آخر
منقلب کرتے ہیں اسکو تبھی
جب دیا اسکو خدا چاہا تب
مار ہی اپنے قدم کو پر میں

کچھ بلندی میں نہ آیا ہی نظر
تاج یک نور کا تھا سر پہ ورا
سبز پوشاک بھی وہ پہنا تھا
اور بہادت کا ہی تو تھا مظہر
دُر و یاقوت سے تھی اسکی زینت
اور نہ نامے میں بھی ہی کچھ تو رقم
پس کیا عرض کہ پڑھنا کا لکھا
اسکو کہتے ہیں توجہ عرفا
ہی قوی تینوں سے اسکی تاثیر
جو مکمل تھے شیوخ والا
ماہیت اسکی یہی ہی سننے
مستفیض ہوئے یقین سے مرشد

گلدستۂ دل بستہ

سالک واصل باقی باللہ
قسم کھانے سے تھا کچھ حاصل
اور کہنے نعمت الوان بہت
بس یہ خادم کو ترے سارے
شیخ آخر کو بہت ہونا یار
شکل دونوں کی تھی یک ہی طور
شیخ بیمار تھا اور وہ سر شار
جو کیا روح امین نے یہ بھی
پس دو نور ہے ملے حب باہم
جسکے املاک و بشر تھے شدید
مفاوت وہ رہے دونوں کے یار
پاکپن آیت ہوئے جب شاہ کو یاد
شق کیے سینے کو کہ بے قیل
قلب میں جسکا یہ ہوا نظر
تنقیہ سر و دون کا ہو دے
غسل و استنجا و ضوای طاہر

عارف کامل فانی فی اللہ
مطمح شیخ میں تباہی خاسر
روغنی اس میں دہر سے مانند
فیض باطن سے مراد اول عمر
عاجزی جب وہ کیا ہی بسیار
آئے حجرے سے دو نور باہر
فرق اتنا ہی تھا لیکن ہی یار
یہی تاثیر غرض تھی وہ بھی
داخل جسم کیا ای اکرم
ذات میں شہ کے ہوئی تھی پیدا
پر ہوا ڈر کا جو ان کو پیدا
الغرض بعد تو جہ کہہ یاد
آکے جبریل بھی بعد مبکائیل
دل کو پھر اسکے ہیں جا گہہ دیکے
پس کئے قہر سے پشت ایر
وحی کا بار اٹھانے کے لئے
چشمہ بانی کا ہوا یک ظاہر

اور وہ بار ہوا یونہی ادا
مثل خورشید کے بر سر کل بشر
اگر اجلد ہ پیش مسدود
لایا پانچ آیت اقرأ وہ ہیں
شہ کہا اسکو کہ ای سرور امین
ابے قوت سے دبایا بعثیل
پانچوں آیت وہ غصا جست سے پہلے
اتحادی ہی سمجھ لے اول
تو بیان ہو دیگا بس طول اطویل
تھی عجب انکی قوی تر تاثیر
روح کامل کو یقین اپنے او
روح طالب ہوئی کوے در حل

عمر کا اپنے جو تھا شیخ کبیر
وارد شیخ ہوئی ای اسم
جو کہ چہتا ہی تو چھ مشک اب
نا وہ تھا دیگا تو اس حال کا ہا
اسپہ نی الفور توجہ وہ کیا
صورت شیخ میں اور میں یکجا
اُس سکر میں ہی علیہ الرحمت
یک و دگر جو کہ ملے شیر و شکر
یونہی ہو سے متحد یک دیگر
اتحادی ہی تھی یقین وہ تاثیر
ای نوتہ کی وہی اصل اصیل
ہی توجہ کی وہی اصل اصیل
بھی ہو اشق صمد تر سے بار
طشت زرین میں ماب زمزم
دست و پا میں کہ کرا یا اب
یونہی تغیر عزیزی میں لکھا
تا گران بار اتھا وے سرور
سورہ الحمد کا بھی تو ہوا یا

جو طرف اپنے نظر اسنے لگا
ابے قوت سے دبایا بعثیل
پانچوں آیت وہ غصا جست سے پہلے
اتحادی ہی سمجھ لے اول
تو بیان ہو دیگا بس طول اطویل
تھی عجب انکی قوی تر تاثیر
روح کامل کو یقین اپنے او
روح طالب ہوئی کوے در حل

الف ثانی کے مجدد کا پیر
فکر و تشویش بہت ای اکرم
شیخ خوش ہو کے کہا اسکو تب
شیخ نے اسکو کہا تب ای یار
اپنے حجرے میں بھی اسکو لجا
صورت شیخ میں اور میں یکجا
تین دن بعد کیا وہ رحلت
حجرے سے سرور کو ہوا فیض کثیر
یک و دگر جو کہ ملے شیر و شکر
یونہی ہو سے متحد یک دیگر
جو کیا شہ پہ توجہ جبریل
کہ کہیں ہو وے ہزار و میں ایک
بھی ہو اشق صمد تر سے بار
دو ہے میں دو کو میرے اسد
ہر دو گردش بھی دے محجوب
یونہی تغیر عزیزی میں لکھا
شہ کو جبریل امین سکھلا یا

نسخہ ہائے مشق صمد کا بیان

اور دو رکعت بھی نماز کی پڑھی — جبرئیل آئے امام ای دو سرا — پھر کا روز نماز وہ ای اکمل — دوسری بھی نماز ربیع الاول — ایک روایت ہی تھی دو رکعتیں

الغرض شام تلک آپ یقین — دستی بھی صورت جبرائیل امین — اور لرزان تھا بہت جسم شریف — گھر کو پس اپنے وہ لایا مثل طیف — اور خدیجہ کو کہا ای باوفا — کمر کو باندھ جلد مجھے بالا پوش

پس لحاف اسکو اڑھائی وہ — لرزہ پس جبکہ وہ موقوف ہوا — پوچھی بی بی نے یہ کیا ماجرا — شاہ نے تفصیل سے بولا حال — اور کہا خوف ہی اب مجھکو یقین — ناہلاک ہوں یہ مدت سے کہیں

عرض بی بی نے کی ای سالار — خوف وا اندیشہ نہ کیجئے زنہار — کیونکر رحمت کے صفات ابھی ظہور — جون ضعیفوں کے اُپر رحم جہان — اور خوشیوں سے سلک کو احسان

اور مہمانوں کی مہمانی سدا — اور محتاجوں کی تائید بجا — ذات والا میں ہیں ایسے ہی صفات ظاہر — رحم جو خلق خدا پر لاوے — رحمت اسپر بھی خدا فرماوے

مجھکو امید یہی ہے واثق — کر کرے خیر ہی تیرا خالق — شہ کو بس اپنے وہ ہمراہ لی — پاس ورقہ ہیں نوفل کے گئی — جو تھا بی بی کا چچیرا بھائی — اسکو علما میں تھا بڑا بالا

خوب توراۃ سے تھی اسکو خبر — اور انجیل سے ای نیک سیر — دین عیسی پہ تھا وہ اہل کمال — اس سے خاتون نے کہی سب حال — پوچھا سر سے بھی ورقہ نے

وہ کہا حق کی قسم ای شہ ناس — تھا جبرئیل جو آیا تجھ پاس — سب رسولوں پہ وہی آتا تھا — وحی مولا سے وہی لاتا تھا — پیغمبر خدا کا تحقیق — مین ول و جان سے کیا ہون تصدیق

مشرکان ہونگے تیرے دشمن — جس سبب چھوڑینگے تجھے وطن — کاش تب تک مین اگر جیتا رہونگا — نصرت تیری مین بے دیر کرونگا — وہ دیا شاہ کو خبر خوشخبری

نقل ہی تورات کی ہی سنی مدت — جلد ورقہ نے کیا ہی رحلت — اسکو علما نے گنے وہ محب حق — پہن کر سبز لباس جنت — تھا وہ جنت مین بہت بافر حت

کر چہ دعوت کا زیادہ زمان — پر وہ لایا ہی بلا شک ایمان — کر سکا تا ہی وہ شہ کو فرمان — کر نہ وے کہین کفار گمان

راہبان یونہی بہت اور جہاں — شہ کی بعثت کا کئے ہین بیان — اُنین مذکور ہی انکی تفصیل — مختصر اُنہ مین لکھتا ہون بیان — لائے جو شہ پہ صحابہ ایمان

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

حب نبوت کی جبار گفت — شہ کو پہنایا خدا با عزت — کر خدیجہ نے ہی سب سے تقدیم — پائی ایمان کی اول تکریم — کیا شرف اسکو دیا ہی اور

سابقہ سارے وہ سباق کی ہی — سیدہ النفس و آفاق کی ہی — کیا کہون اسکے مقامات جلیل — کیا کہون اسکے کرامات جلیل — پہلی وحی سے وحی اُس کی

موءمنہ پہلی ولیہ ہی وہ — اور ہی پہلی صحابیہ وہ — جس سے پیدا ہوئی زہرا جلیل — ایکدن شاہ سے جبرئیل نے آکر — آگہا حق سے وہ خاتون کو سلام

مرتبہ بی بی کا پس عند اللہ — ہوئے کس درجہ مین سبحان اللہ — تا ابد اسپہ سلام و رضوان — حق تعالی سے ہو رحمان و منان

امیر المومنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلا شبہ علی — لایا ایمان بر تصدیق دلی — شاہ مبعوث ہوا پیر کے روز — لایا مشکل کو وہ ایمان فروز — ہی روایت کردہ حسان ز صحیح — ابو طالب کو علاوہ تھے کثیر

قحط تھے مین پڑا تھا یکبار — بر لا عباس کو تب بین سالار — ابو طالب کو عیال و اطفال — ہین بہت وہ ہین کھانا ہی مال — قحط سالی ہی تبھی اب ای عم — جاتے اسکی مدد کرنا ہم

اسکے ایک ایک پسر کو لیوے — خرچ تا اسکا یقین کم ہووے — حکم سرور کا قبولا عباس — پس کہے جاکے ابو طالب پاس — ابو طالب نے کہا بے وسواس — کر عقیل ایک کو چھوڑو مجھ پاس

باقی چنتے ہو جسے لیو اب — کیا عباس نے جعفر کو طلب — اور لیا ہی وہ علی کو مرتضی — پروریش کرنے لگا اسکو بدل — تربیت پر ہی تھا اسکے مامل

پس علی شہ کے بچا فرزند — تھا دل و جان سے نہایت خورسند — شیر حق حق کے ولی کو مرتضی — پوچھا سرور سے یہ کیا ہی فرما — شاہ بولا کہ یہی دین خدا

ای علی تجھ کو بھی اس دین طرف — دیکھا ایک روز کہ پڑھتے ہین نماز — مصطفی اور خدیجہ یہ نیاز — مین بلاتا ہون تو اے اس عصر — ای خدا ایک ہین اسکو شریک — ہووا ایمان سے مشرف ای یار — پس یہ سنتے ہی نبی سے آکر — مجھکو اسکا ہی نبی جان تحقیق

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ کا ایمان لانا

بعد ازان زید نے لایا ایمان — متبنی پسر شاہ جہان — تھا بسبب ہی جو خدیجہ کا حکیم — شام سے لایا تھا وہ چند غلام — تہنیت واسطے خاتون کی بھیجا تھا

لے گئی اسکے مکا کو تشریف — اسکا قصہ ہی یہی سن لی ہم — جب تجارت کو گیا تھا وہ شام — لے گئی اسکے مکا کو تشریف

کر کے آزاد وہین اسکو رسول — وہ خدیجہ سے کہا ہو خورسند — شاہ عالم کے سے تذکرہ کی — زید کو حضرت خاتون نے لی

خبر وہ جبکہ سنا یہ آخر — کہ ہی نزدیک رسول فاخر — جلد خدمت مین نبی کے آیا — تھا بیٹا ہی وہ حارث کا یہ — دہ ہونہ ہنا وہ بیت معزز تھا

برسے دوڑے لگا لپٹنے مین — جبکہ فرزند کو اپنے پایا — اپنے بیٹے کو وہ معزز سدا — اپنے سینے سے لگا اسکو تین

دیکھ کر شاہ نے یہ وہ حال — اختیار اسکو دیا ہی فی الحال — کہ اگر جاہے یہیں رہ جاوے — ورنہ اب باپ کے ہمراہ جاوے
باپ کے ساتھ کی شاہی سے سدا — مین جلے تک نہیں تیرے جدا — عذر کر باپ کو پس بھیجدیا — قصہ پیر آگے نبوت کے سنا
وہ یقین مومن مسلم ہی جان — رکھ کے ایمان یہ تینوں مہمان — حاوی تکے مین باشاہ ہوا — خطبہ کرتے تجھے ناشد دیکھا ہوا

امیر المومنین افضل الخلائق بعد سید المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

زید کے بعد ہی صدیق یقینی — ہوا ایمان سے مشرف تحقیق — آگے بعثت کے یقین ہی رکھتے تھے — عرض تھی جس پر اسکی جب — دیکھا بوبکر کرم پر ہے خواب — کر گرا کعبے کے اوپر چتاب
نکرے نکرے ہوکے پھر اسکے سبھی — منتشر ہوگئے کے مین تبھی — یونہی یک اسکا مبارک نکرا — گھر مین صدیق معظم کے گرا — بعد ازان نکرے وہ پھر جوڑ سبھی — مثل اول کے گئے چرخ پر تب
نکرا ایک گھر مین صدیق کے تھا — اسکے ہی گھر مین رہا وہ یکتا — جمع ہوآئے ہین صدیق کے گھر — بعد کئی روز کے بوبکر ہمام — جب تجارت کو گیا شام
مل بحیرے سے کیا اپنا خواب — یون کہا اسکی وہ تعبیر شتاب — شہر کے مین قریبا ظاہر — بالیقین اسکی ہدایت کا ذریعہ — سارے کے تین کرے شرف ظہور
تو وزیرا سکا رہے مین حیات — اور خلیفہ ہو یقین بعد وفات — یون ابوبکر نے کہتا ہی پھرا — جب سنا انہی رسالت کی خبر — اسکی خدمت مین گیا ہو کر مشیر
جب کیا مجھکو وہ دعوت مین قبول — مین کہا کیا ہی یہ حالت کی دلیل — شہ کہا خواب کی ہے تعبیر — جو بحیرا نے کیا تھا تقریر — کیا تجھے وہ نہین کافی ہی دلیل — مین کیا عرض کرا ہی شاہ جلیل
کون یہ خبر دیا تیرے تین — مین کہا کوئی دلیل اسکے سوا — نہین چاہتا ہون ترے اصلا — پس پڑھا کلمہ شہادت کا وہین — لایا ایمان بصدق یقین
یک روایت ہی کہ وہ باعزت — سنتے ہی سرور دین سے دعوت — بے تامل وہین لایا ایمان — دیکھی یونہی طارح مین لکھا — اور سوا اسکے بھی دوسرے علما
اور شواہد مین لکھا ہی جاہی — طیب اللہ نژاد اسامی — کہ ابوبکر کو یک شاخ شجر — دی تمی شکی رسالت کی خبر — دوسرے تھے مین بذر تطفا — فصہ وہ لاون اگر چاہے خدا
جاہلیت مین بھی ای نیک نظر — تھا ابوبکر زاعیان عرش — مرجع خلق تھا ہر کام مین وہ — معتمد خاص مین و عام مین وہ — فرد الیسا ہو مسلمان اول — جب ہوا دین کا معاون اکمل
جان اور مال سے بود مید — جب لگا دین کی کرنے تائید — اسکی ترغیب دے سے ہی شباب — جبکہ سابق مین اسی سے اشہر — نفع اسلام کو پہنچا اکثر
سب صحابہ پہ فضیلت اسکی — ہوگئی شرع مین ثابت ای کی — لائے ایمان ترغیب سے اسکی — دے زر و مال بہت اسکو لیا — اسکو بندہ بھی آزاد کیا
مومنان ایسے ضعیفان لیسار — جو تھے مظلوم بدست کفار — اسی سے راضی رہے خلاق عباد — اول کر یون ہی کیا وہ آزاد

روایت

ثبت صدیق معظم اسما — رضی اللہ تعالی عنہا — اسطرح بولتی ہی ای خبیر — لایا بوبکر نے ایمان جس روز — گھر کو آیا ہی بہت باحشمت
لائے ایمان ترغیب سے اسکی ہی یہ عثمان و زبیر و طلحہ — اسکی ترغیب سے لائے ایمان — سعد اور طلحہ زبیر و عثمان — اور پھر عوف کا عبد الرحمان
بعد ازان اور بہت سے یاران — وجہ ایمان کی انکے تفصیل — اک تبری جہتی ہی طول طویل — نسخہ ذکر صحابہ مین ایمان — گر خدا چاہے تو لکھونگا وہ بیان

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کا ایمان

اپنے ایمان کا سبب ای ذیشان — اسطرح کہتا ہی عبد الرحمان — کہ بتقریب تجارت مین گیا — عثمان نام تھا تب جو کہ مین — کہ تھا پیر شہر
مین نے جاتا تھا یمن کو جسبار — اُس سے جا ملتا تھا اول ای بار — مین قبیل نبوت نزدیک — جسکو ہو شہرت و اکرام ترا
یا مخالف ہو تمہارے دین کا — مجھسے کرتا تھا یہ اکثر استفسار — کہ تمہارے مین ہوا کوئی پیدا
کہتا تھا مین نہو کوئی ایسا — جب گیا مین نے مین کو دیکھا — جمع کر اپنے وہ اولاد و کسب — قوم اور خویش کو چھوڑ آیا
مجھکو پوچھا کہ نسب کیا ہی ترا — مین نام اپنا نسب اسکے کہا — یک بشارت ہی مین نے تجھکو — کہ تری قوم سے عنقا ہی ظاہر
کہنے لگے مین ہر رسول — سارے علما سے کیا اسکو ذیل — اب پیمبر کو کیا ہی ظاہر — بت پرستی سے وہ فارغ ہی بہت
مین کہا اسکو کہ وہ پیغمبر — اسطرح بولتی ہی ای خبیر — اب پیمبر کو کیا ہی ظاہر — دعوت اسلام کی کرتا ہی قبول
یہ کئی بیت مرے اب تو لجا — خدمت عالی مین اسکے پہنچا — جلد جا دیکھ قدم تو اسکے — بت پرستی سے وہ فارغ ہی بہت
کہ خبر جسکی دیا تھا موسی — ای محمد تو نبی ہی حق کا — مین ترے لایا ہون ترے پاس ایمان — اسکا ہونا مرد و زن مین ہر مکان
اسکا حاصل ہی یہی مین ایمان — ہین شواہد و طارح مین لکھے — اسکو تو مخبر صادق ہی جان — کہ خدا ایک ہی ہیشک گمان
انکا حاصل ہی یہی مین ایمان — تیری تصدیق کیا مرد عیان — تو کیا اعلن تو کر راہ اسلام — کر شفاعت مری در روز قیام

الشرقی نے مصنف سے یہ وہ دعوہ وکالت کیا ہے صاحب مصنف کی

جب یہ تین وہ دیا سے باہر جلد چاہنچے نواب کے حضور مین کہا کیا وہ کہا شاہ کا نام

جلد نکلا مین ان سے خوشنود بات اسپہ لا صدق سے ایمان لفور کس کا ہا بی تو پہنچا پیغام

جبکہ کے کو مین اگر پہنچا شاہ تب گھر مین خدیجہ کے تھا شعر و پیغام کو سب سنوایا

پہلے بر بکر سے یہہ حال کہا مین گیا دیکھ کے وہ مجھکو ملا تب ہی سرور پہ مین ایمان لایا

وہ کہا مان کر بالطاف خدا اور بولا کر تریے فی الحال اور اسی سال ہوئی ہی پیدا

ایمان محمد نے رسالت پایا خبر کی باتا ہون امید کمال فاطمہ بنت نبی خبر لیا

چوتھا گل نبوت سے چوتھے سال کے احوال مین اظہار دعوت الخضرت کی آیات بینات قرآن مجید کے

گزرے ہین جب نبوت سے سال بھیجا آیت یہہ خدا متعال

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ سو کھول سنا دے جو تجھکو حکم ہوا اور دھیان نکر مشرک والونکا ہم ہین تیرے طرف سے ٹھٹھا کرنے والونکو

اُنکے مسجد کو بھی شاہ انام کیا کہو جھوٹ نے ہو جھ یون لگا کہنے کہ کتین وہ مرد

ہی علانیہ کیا دعوت عام بولے واللہ کبھی ہم نہ نے شاہ فرمایا کہ اب میرا رب

بعد ازان کوہ صفا پر آیا دے رسالت کا مرے تین منصب

سب قریشون کو تین بلوایا تم پہ بھیجا ہی کہ دل ہے قبول

جب ہوے جمع قبایل کہ میر یون لگا کہنے کہ تم سب ہو شاہد

ابولہب کافر ملعون بدکار اور جب آیت انذار کا نازل

یون لگا کہنے وہ بے شرم و حیا جمع کر خویش و اقارب کو تمام

کو بھیجا میرا دیوانہ ہوا کیا شہ دعوت دین اسلام

مت کرو بات کوئی اسکی قبول حق کی توحید سنایا ان کو

بات یہہ سنکے ہوا شاہ ملول اور دوزخ سے ڈرایا انکو

کافرون سنکے ہوے سب دشمن بت پرستی سے نہین توڑتے من

شب مدت مین یقین انکے خدا شاہ پر سورۂ تبت بھیجا

الغرض شاہ کی دعوت ہی یار جب علانیہ بجھانے کفار

ابو طالب کی حمایت کے مگر کچھ نکر سکتے تھے دزرشت سیر

کہتے ہین جمع ہو سب اہل قریش ایک جماعت رؤسایان قریش

مشرکان اور بہت سے بیدین مشفق ہونے سبھی پر سواس

یون لگے کہنے تو ہی پیر عرب عمر و دانای مین ہی پیر عرب

اب یہی لاے ہین ہم کام مین تیرے متفاد کر بھتیجے نے تیرا ای آگاہ

عقل و اخلاق مین ہی چرچا طاق سب فضایل مین ہی شہرہ آفاق

پر یا دین وہ یک لایا ہی باپ دادون کے ہمارے دین کو

کفر اور شرک ہی رکھتا ہی نام کہتا ہی ایک جہانکا ہی خدا

ثمین سو ساتھ خدا کو چھوڑو ہمکو اس بات کا ہی بیحد غم

طاعت اسکی ہی کرو دل سے ادا آتش فتنہ بجھانے کو مگر

انکی فریاد کو پر وہ ہشیار انکی بیہودہ سرائی ناچار

انکو بھیجا ہی نشنی دیکر جدد و کد گرچہ کیے وے بیحد

نہین سر دیکے کیا گوش گذار ابو طالب کے مکان پہر آئے

شہ کے ہمسایہ مین تھے جو کفار ناکرے ترک وہ سرور کی مدد

دیکھکے کفار نے پہر ائی مسان کافران شہ کو ستانے لاگے

دیتے اقسام کے بیح و آزار ابو طالب نے ساحب ای یار

نہین آیا باز دعوت سے نہین رات کو شاہ گذرنے کی جا

روایت

شاہ مکین سے چلا جاتا تھا اور لوگون کو یہہ فرماتا تھا ایہا الناس نہو تم گمراہ

پاؤنگو شاہ کے لگتے تھے تیر اور کہتا تھا یہی وہ ابتر لیسو الا اللہ الا اللہ

اور کفار سنا دید قریش جمع کیے مین تھے یکدن کو کیش بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق

تب جو کفار وہان بیٹھے تھے نا سزا شاہ کو کہنے لاگے آیا ایسے مین وہ سالار انام

یون کہا انکو کہ ای جمع قریش کفر کا ترک کرو یہہ کو کیش شہ کے پیشانی پہ تابانی ہا ہر

اگر قبولو گے نہ تم میرا دین ذبح کرون سا کرون تمکو یقین

روایت

پس یہہ سنتے ہی وے کفران ہم لاگے کرنے کو تمسخر سے کلام

عمر بن عاص کا بیٹا گمراہ — نام تھا جسکا یقین عبداللہ — نقل کرتا ہی کہ وہ دسمبر سے — جمع کفار وہی ہو بکسر — اسطرح کہتے تھے باہمدگر

کل مذمت وہ جو کرتے تھے ہم — آیا ایسے میں محمد جسدم — میں تھا جسکا یقین عبداللہ — وہ خدا یوں کو ہمارے دشمنام

آج بے شک اگر وہ آوے — ہم سے ہاں کل کا وہ بدلہ پاوے — لایا ایسے میں ہی تشریف وہ — اور لگا کرنے طواف کعبہ — آہ کفار وے سب جمع ہوے

اور کہے تو ہی کہ کہتا ہی بد — سب خدایوں کو ہمارے بھید — شاہ کہا ہاں کہ میں کہتا ہوں یہی — اور کہتا ہی رہوں یہی صدا — گرچہ کفار رہے سب خاموش

شہ کی چادر کے اوپر تلاطم — تھا ابوبکر نے تب شاہ کے ساتھ — کر بہت غصہ وہ ملعون پہ یقین — شاہ سے دور کیا اسکو وہیں — بولے اوب مت ہو رسول اللہ سے

تم پہ لاتا ہی وہ حق سے قرآن — ایک کہتا ہی خدا وند جہان — تکے پر بکر سے اسبات کو سب — وہ مزاحم نہوے شاہ مجتبٰی — دئے تخلیف بہت کچھ بیہودہ

نقل یہی جمع ہو کہ کون و یمام — قتل سر ور کی کئے فکر تمام — فاطر تکے وہ مدبر کہیں — آگہی روحی ہوئی از شہ دین — شاہ نے سنتے ہی یہ خبر فرحا

کافران قتل کے لئے جو خواہاں — دیکھ سرور کو ہوے بے اسکان — ایک مشی خاک وہ سرور نے لیا — پھینک دے نہ پتہ ہاں یہ دعا

شَاهَتِ الْوُجُوهُ

جنے کفار پہ پہنچی وہ خاک — وے ہوے ہر کے غزوہ بین ہلاک — الغرض شہ کی ترقی فیروز — دیکھے کفار نے جب روز بروز — عزت و حرمت و شوکت اسکی

مشورت ایسی کئے سب اشرار — اگر کوئی شخص ترا ہو شیار — شعر اور سحر بین ہووے پختا — اور کہانت بین رہے وہ یکتا — ہی ترا یہ بین جماعت بسکی

تا کسی وجہ سے وہ با انداز — مستفق ہو کے کہے سب گمراہ — اور تقریر بین ہووے مشہور — بیچین ایسے کہ پیمبر کے حضور

بھیجے پس اسکو حضور سرور — شہ سے وہ کہنے لگا یوں اگر — شخص ایسا ہی مقرر عتبہ — تھا ہر ایک فن بین وہ ترا فرزانہ

جد و آبا ہ ہمارے بے رب — کب روا اگو لگا یہ عیب — ای بسیجے مرے سن عزمن اب — ہی بلند تر حسب اور نسب — اختیار ایسا کیا پر تو کام — جس سے گمراہی کا آوے الزام

قوم اشراف قریشین سے — بیاہ کروا کے دلاتا ہوں تجھے — لوگ کرتے ہین نصیحت تجھکو — کہ نہین کرتا نصیحت تجھ کو — گر اچھے کام یہ شہوت کے سبب

گر یہی چاہی تجھے کچھ راحت — تو مین لاتا ہون طبیب حاذق — تو ہی مطلوب تو دون اتنا مال — کہ تو ہو جاوے تونگر فی الحال — تجھکو مرغوب ہو جو عورت اب

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ

ہیر اگر غلا بین یعنے تو کہہ مین نے خبر سنادی تمکو ایک کڑکے کی جیسا کڑکا آیا عاد اور ثمود پر

سنکے عتبہ نے وہ مبہوت ہوا — جسکی عظمت ہی مجھے یاد ابھی — تم پہ گر پڑیگا وہ غالب شک — ملک اسکا بھی تھا راہی ایک

قوم سے اپنے کہا جاکے تمام — مین محمد سے سنا ایسا کلام — اب اسی مین ہی مصالح بے شک — رائی میری یہ کہا ای مردم

حال پر اسکے اسے نم چھوڑو — رشتہ خویشی کا ناز اسے توڑو — آپ نم ہو رہینگے غالب زود — بولا عتبہ نے کہ محتاج ہو تم

اسکی عزت سو تمہاری عزت — اسکی حرمت سو تمہاری حرمت — کاذبان سنکے کہے عتبہ کو — کر دیا آہ محمد جادو

کہتے ہین جیسا تھا جسکا نانا — بو طالب نے بعہد عقد و قرار — مشرکان پاکے نہ امکان زنہار — کردہ سالار کو دین قہار

رنج و تصدیع دیا کرتے تھے — دشمنی دل مین یہ رکھتے تھے — مفسدان جوتے محابہ مین گر — اور اشراف صحابہ کو بھی سب

آہ و بہ کے پہنا کر بکتر — دو بہ دو مین انکو سلانے لاکر — باندھے تھے انکی وہ ذہبت مین گر — جبن بلال اور صہیل و عمار

اور عمار کے ماں باپ کو آہ — جب بہت رنج دئے دے گمراہ — آسرا کے دے بچے کالے — ایسی حالت مین بلال آگاہ

اور اسی سال مین از پیغمبر — ہو چکا معجزہ شق قمر — ہین اس امت مین ہی یہ پہلے شہید — کہتا تھا ایک ہی اللہ اللہ

پانچوان کل نبوت سے پانچوین سال کے احوال مین ہجرت صحابہ کرام کی طرف حبش کے

پانچوین سال مین کفار عرب — رنج دینے کو لگے بیحد جب — بھیجا یارو مکہ حبش کو شہ دین — اوڑھا ثعلب کے ہوا ہی عثمان

شہ کہا وحی کے بعد عثمان ہی — کیا ہجرت مع خاتون یہی — تھا ثعلبی جو حبش کا سلطان — ساتھ لے حضرت رقیہ کو روان

ایسے مین جبرئیل دے نامہ — انکی تعظیم کیا سر تو عیان — باے آرام و امان خاطر خواہ — ایسے مین جبرئیل دے نامہ

کر کے صلح نبی سے کفار — آنے لگے کو یہ نگرانی پار — صلح کی خبر سنے تھے جو مگر — تھی حقیقت میں غلط وہ یہ خبر — پس بہ فرمان رسول غیور — پھر گئے دوسری ہجرت کی طرف

تھے ساتھ انکے بہت سے مہاجر — تھے وہ اسی کے اوپر دو بدست — یوں وہ کرنا ہی روایت ہے صحیح — جبکہ ہم جا کے حبش کر پہنچے

کافروں نے کہ جو دم بہ دم — آتش غم میں جلاں اپنے تھے — اور امیر وہ کو بھی اسکے ای پار — عمرو بن عاص و عبداللہ سات

طارق نام جو تھا ایک امیر — جلد جاسوس سے ملے بے تاخیر — اور وساطت سے اسکے اتفاق — دیکھے کیسے ہیں حبش کو یہ جات

جب نجاشی نے پڑھا انجیل — پہنچتے ہی نام محمد بے قیل — جانچا شی سے ملے وہ بدکار — کہنے لانے سورہ مریم کے

شب نجاشی نے عمرو سے پوچھا — کرو سنا دین ہی اب کہہ اسکا — کہ نہیں انکو مقرر نہ سب — اب حجرت کو کے اس کے سب — الغرض بول کے احوال کو سب

وہ کروہ ملک میں جبر اگر — جب پناہ میری ملے ہوں یکسر — فیر وہ بات انھیں کیوں دیوں — جسکا معلوم نہو نہ سب دیں — شب نجاشی نے کہا اسکو یقین

یکے جعفر نے سب اصحاب کو بات — بادشہ پاس تب آیا خوشدلانہ — بلکہ انکو بھی بلا کر پوچھوں — پس صحابہ کو بلایا وہ تمام

رعب و ہیبت میں پڑا ای گام — اور علما بھی کئے سب تعظیم — غیر حق ہر نہ کریں سجدہ کبھی — اپنے علما کو کیا جمع تمام

پس یہ سنتے ہی نجاشی نے بدل — وہمن فی الفور اٹھا کر تعظیم — اور علما بھی کئے سب تعظیم — یوں کیا حکم ہمارا ہی نبی

بولو کیا ہی تمہارا احوال — تب کہا جعفر فرخندہ خصال — ای ملک قوم ہماری یکسر — اسطرح حضرت جعفر نے کہا

اور سبب ایسے ہی تھے یہ اطوار — جاہلیت میں پڑی تھی اشہر — سب مہاجر کو باکرار تمجا

کیسے تھے بھی جو تاہم بسیار — اپنے افضال و عنایات سے خدا — بت پرستی میں تھے سب خاص و عام

با مانت و دیانت موصوف — یک پیمبر کو کیا ہی پیدا — اور مرد ار بھی کھاتے تھے تمام

سب کمالوں میں نہایت معروف — وہ بلا مانی بصحت مکہ اشہر — انہ وہ شرب تھے اندر سب

اسکے محکوم ہوے از دل و جان — حق کے ہی طاعت و توحید میں — صلہ رحمی بھی و ذبح سے کرد

بولا جعفر سے کہ ای با اجلال — اس نے لوگ ہوے ہیں دشمن — حکم کرنا ہی نماز و زکوۃ پر ہو

جب اس نہج پہ وہ پہنچا تھا — کہ پیمبر پہ تمہارے جو کتاب — جو وہ ہم مکتا ہے سمجھ کر اشہ

اشک سے ریش ہوی اسکی تر — فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا — تب نجاشی نے سنا یہ احوال

شوق احمد سے ہوا بس مضطر — رونے لاگا ہی نجاشی بسیار — لئے اس ملک میں اپنے پناہ

یہ بھی پایا ہی جو مشکوۃ سے نور — پس عمرو اور عمارہ سے کہا — ہی وہ واللہ رسول برحق

رہو خوش حال تم اس ملک میں — اتم سلمہ نے کہی ای عاقل — پس عمرو انکے ہوا یا واپس

جس سے سب آئے مہاجر پر ثبات — پس بہت زور سے جاوے ہے — ہو کے شرمندہ اٹھے وہ یکسر

عمرو بن عاص نے جب یہ سنا — یوں نجاشی سے کہا ہی پر سوز — رہ میں بولن غصے سے کہنے لگا

باب میں حضرت یحییٰ کے ہی آہ — تب پہ نجاشی نے بلا کر پوچھا — بھی مخالف ہیں تمہارے سب

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ — مسیح جو ہی عیسی مریم کا بیشمار رسول ہی اللہ کا اور اسکا کلام جو نزل ہوا مریم کی طرف

سن نجاشی نے کہا تب فوراً — راست یہ بات ہی بیشک و شبہ — اور پیمبر کے خوشی ہوے — میں نے دیا تم کو یہ جواب درست — ہی بشارت دیا جسے جسکی

اوذبن تم پہ ہوای جمع عرب — ملک میں میرے نہیں مگر امن — بولا جعفر کہ ہو تم خوشحال

گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علما نصاری کے ساتھ اور ملزم ہونا انکا

نقل ہی جمع ہوا سکے علما — جمع کر دو کے وہ اجلاس میں — کہے یکبار نجاشی سے آ — بحث کرو انو میں جعفر سے — بولا جعفر طیار کہ یوں

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ

کہ ای کتاب دعوا و ایک سیدھی بات پہ ہماری اور تمہاری صداقت کی کہ بندگی نہ کریں ہم اللہ کو اور شریک نہ ٹھہرادیں اسکا کسی چیز کو اور نہ کریں ہم میں ایک دوسرے کو

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِن بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

پھر انہوں نے قبول نہ کیا تو کہا بد ہو تم اور جو تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا ہم تم سے بیزار ہیں ہم نے تمہارا دین نہ مانا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کی دشمنی اور بیر ظاہر ہو گیا جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اسی کتاب والو جھگڑنے ہو ابراہیم پر اور توراۃ اور انجیل تو نازل اسکے بعد کیا تم عقل نہیں ف

هَاأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

سے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس بات میں تمکو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تمکو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے

اسکو سمجھا تھا نجاشی نے جو تھا نصرانی اب | حضرت جعفر و صحابہ کے پاس | بحث کے وقت میں حضرت نے پڑھا یہ آیات | جب فصاحت سے پڑھا یہ آیات | سنکر اجلہ سے جو تھے بہ خاموش | پھر یہ آیت کریمہ پڑھ کر سنائی

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

تھا ابراہیم یہودی اور تھا نصرانی لیکن تھا | ایک طرف کا تھا برادر اور تھا شرک کرنے والا

تب نجاشی نے کہا ہی سچ | کہ بلاشبہ براہیم خلیل | نہ نصاریٰ تھا نہ یہود | سچ یہ فرمایا ہی رب نے خود | جب نجاشی نے یہ اقرار کیا | پھر یہ آیت دین حضرت نے پڑھا

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ

لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے انکو تھی جو اسکے ساتھ تھے اور اس نبی کو اور ایمان والوں کو اور اللہ والی ہی مسلمانوں کا

تب نجاشی نے ہدیہ نہ کو لیا | صدف سے جلد یہ کہنے لگا | ای خداوند کریم بیچون | مسخی اب ہیں ہر سیم کا ہوں | کیا ظاہر و ہیں اپنا اسلام

بعد ازاں جلد حبش سے اٹھی | ہیں علمائے نصارا ہیشمار | آئے در خدمت سالار جہاں | شاہ نے انکو سنایا قرآن | وہ بھی ایمان بھی سکے لائے | دل و جاں انکے نامی بھینٹے

چھٹا گل نبوت سے چھتوین سال کے احوال میں اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہ رضی اللہ عنہ کا

سال ششم میں بعد ہجرت حبشہ | لایا ہی حضرت حمزہ ایمان | انکے ایمان کا سبب ای ہی | کہ ہوا جہل لعین بد کار

آکے تب گوشہ مسجد میں سہل | آہ بیٹھا تھا بہت ہی ملول | کہتے ہیں حضرت حمزہ ای یا | گیا اس روز تھا از بہر شکار

پسر کے حمزہ کے طرف وہ آیا | یوں فصاحت سے کہا ہی اسکو | فکر قتل شہ ابرار ابھی | کرتے ہیں مکے میں کفا بھی

مجھ سے بے جرم کو گر تو مارے | نفع کیا تجھ کو ملیگا بارے | سن یہ حیران ہوا وہ فی الحال | جلد آکے کو پوچھا احوال

جا ابوجہل کو ایسا مارا | سات جا سر پہ سے زخم لگا | آیا پس سرور عالم کے پاس | بیٹھا تھا شاہ مسجد میں تو اس

پس انکا کہنے کو یا ابن اخی | کہہ جو چاہتا ہی تو کھل مخفی | شاہ تب کہنے لگا ہی تمکین | چھوڑ دے مجھکو کہ یکسو ہو عین

آہ نہ زندہ رہا میرا جد | کرے اس حال میں تا میرا ولد | نہ چھوڑا ہی نہ برادر میرا | حق سوا کون ہی یاور میرا

شاہ عالم نے کہا تب ای عم | خالق ارض و سما کی ہی قسم | کہ نہ ایمان کا پاکر منصب | گرچہ کفار کو تو ہے سب

وہ کہا میں نے سنا ہوں ای شاہ | کہ تو سچا ہی کلام دلخواہ | صید کرتا ہی دو لنگوں سے | کیا ہی وہ اور لیا وہ کس سے

تب قسم کھا کے کہا ای حمزہ | شہ کہا ہی وہ کلام اللہ | شاہ نے پڑھ کے دیا ان کو سنا | پس یہ آیت پڑھا ای آگر

حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ

اتارنا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گنہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت مار دینا مقدر کا صاحب کسی کی بندگی نہیں ہوسکتے اسکے سوا اسکے طرف پھر جانا ہی

عرض حمزہ نے کیا پھر یوں تب | اس سے معلوم ہوا یہ اے رب | بخشنے والا انہیں کا ہی گن | جو کہے لا الہ الا اللہ

عرض حمزہ نے کیا پھر شاہ | کلمہ لا الہ الا اللہ | ناز ہے جو کہ متصدق شہ | دیو بھاگا اسکو جدا سخت عذاب

تب یہ آیات پڑھا ای مقبول | کر شروع سورہ طٰہٰ کو رسول | شہ کہا مان ای چچا رب میرا | اور توبہ بھی قبول اسکا

شاہ عالم نے کہا مان ای چچا | وہ کہا اور بھی کہو رحمت کے | وہ کہا اس سے سنا کچھ ای شاہ

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى

ہی اسکا جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں اور جو کچھ تہ خاک ہی اور اگر تو پکار کر بات کہے تو وہ جانتا ہی چھپی بات کو اور اس سے بھی چھپی اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی اسکے ہیں نام اچھے

مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى إِلَّا تَذْكِرَةً لِمَنْ يَخْشَى تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى الرَّحْمَنُ

اسواسطے نہیں اتارا ہے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت میں پڑے مگر نصیحت کے واسطے جسکو ڈر ہی اتارا ہی اُس شخص کا سے بنائی زمین اور آسمان اونچی وہ تخت پر بیٹھا

اَلَّرَحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى

تخت کے اوپر قایم ہوا اُسکا جو کچھ آسمان اور زمین میں ہی اور اُن دونوں کے بیچ اور نیچے کی سبھی زمین کے

عرض حمزہ نے کیا ہی سالار — ہیں یہ کتنے میں بتا اُن کو ہزار — تین سو سات ہیں کہتے ہیں یکا — ایک بلشت حکم نہ چلتا انکا — اور نہ کہتا ہی کہ وہ ارض و سما

بیشہ کہا ہاں کہ ہی لباسی ایمان — بلکہ ہی اس سے زیادہ پہچان — تب ہی حمزہ کے ہوا دل کو اثر — عرض یوں کرنے لگا ای سرور — نکر میں کچ کردن ما زل مران — جو ہی سب سے بہتر خدا کا ہی یکا

دور ہیں لاؤں نہ ہے یہ بڑا ان

گلدستہ بیان میں نزول چہار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے اہلاک کفار کے

شاہ کے پاس سی نزد خدا — نقل ہی چار ملک کو بھیجا — ایک نے عرض کیا ای دریں — میں نے دریا پہ موکل ہونگا — حکم اب تیر اگر میں پاؤں — تو ابھی نوح کا طوفان لاؤں

تیرے اعدا کو ڈبا دیونگا — ایک ہی دم میں کہ سکا ہونگا — دوسرا عرض کیا ای سُر — میں موکل ہوں بعین بادہ پر — تیرے اعدا کو اگر ہو ارشاد — قوم سے عاد کے کر دیوں برباد

تیسرا عرض کیا ای مہتر — میں موکل ہوں بعین سموم پر — حکم گر ہو تو خورشید کو جھکے — سر پہ کفار کے لاؤں نزدیک — تا سران عصوت کے اب انکا بصر — مغز تپکے ہو گریگا بہ زمیں

اور چوتھے نے کیا عرض یہ انکا — میں موکل ہوں بہاروں پہ تیر — حکم گر ہو تو بہا ریک لاؤں — سر پہ کفار کے اسکو ڈالوں — کہ ترا حکم بجا لاویں سب

شہ کہا حکم یہی ہی میرا — بولو آمین میں کرتا ہوں دعا — پس دعا کرنے لگا ای نواب — حکم یہ ہکو دیا ہی وہ رب — نا انھیں آفت و زحمت دیجے

ہیں رسالت سے عروے بیگانے — اسلے وے نہیں ہونے ایمان — حسب فرمان ملک وے بیتاب — قوم کو میری ہدایت دیجے

انبیا جبکہ ہوئے تھے مضطر — ہکو بھیجا تھا خدا نے اُن پر — عجز سے کہتے تھے آمین آمین — پس لگے کہنے کہ بار شاہ کرم

میں نے آیا ہوں زحمت کے لئے — قوم پر اپنے وے جب ہوئے بیتاب — پس لگے کہنے کہ بار شاہ کرم — مرحبا مرحبا ای بحر کرم

شب گذارا ہی تمامی یہ نماز — اور کرتا تھا وہ عابد یہ نماز — رات فیروز ہوئی جلوہ فروز — قوم مقہور ہوئی انکی شتاب — حق سے بس انکی ہدایت چاہا

مہر ایمان سے ہو روشن جو جان — ابن مسعود کہا ای خوش بخت — حب دل پاک شہ عالم کا — اور قوم کی یوں بخش خطا

مہر سے جب ہی روشن یہ جہان — آیا حمزہ نے حضور سرور — کہ یقین حضرت حمزہ اُس شب — مستحق تھا بایمان چیا

وہ کیا عرض کہ ای شاہ جہان — یوں کہا اُسکو رسول اکبر — در یہ سرور کے بہ جلد اُس شب — آجہیں بار ہوائی حاضر

گلدستہ بیان میں خطبہ پڑہنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحید رب الوحید کا اور رنج دینا کفار عنید کا اس صدیق رشید کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ

رحمن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی کو پھر سکھایا اسکو بات سورج اور چاند کو ایک حساب ہی بیلدار اور جھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدہ میں

نقل ہی اسکے ہی ابکد گئے — عرض صدیق کیا یوں اُسسے — کہ مسلمان ہیں قریب چالیس — ہم کریں دین کو ظاہر ای نر — بولا بوبکر کو یہ سنکے نبی — تمکو پورا نہیں قوت ہی ابھی

پر بجد ہو کے وہ لے شاہ کو ساتھ — کعبۃ اللہ میں آیا خورشید ذات — پس پڑا خطبۂ غرا وہ فصیح — اُس میں تھی دعوت اسلام صریح — کافران سنتے ہی مثل کباب — سب گرے اسکے بعد بن تتا

چہرۂ پاک پہ تابانی کا رے — وہ اُس روز زیبان تک آرے — بینی پاک سے تا بینا نی — سوج تکیان ہی ہوا گئی فانی — آ جھڑا اسکو زاعد الیم

لے گئے اسکو اُٹھا کے — موت کے خاوہ قریب ای اکرم — شام تک یونہی پڑا خامہ ہوش — آخر روز میں جب پایا ہوش — قصی یہی بات وہ اول جو کہا — کہ ہی کیا حال رسول اللہ کا

حاضر ان منہ پہ کہ ہا تان — گئے اسکو ملامت کرنے — جسکے خاطر تو اٹھایا یہ الم — مار تا ہی تو ابھی اسکا دم — اسکی تب مانے نے آئی کہا ما — نا کہا اُسنے تو کہا وہ دانا

جب تلک نہ کہا ثابت معروف ہوا حال — ہا ہر گز نہ چین — خبریت سے ہی تو کہا کہا تاب

اپنے ماوے سے کہا تب صدیق — کہ میں یہ تند دیکھا ہوں تحقیق — دور اندر قم بن شہنشاہ عرب — اسکو کہا نہ دون بتھا اسکا تب

[illegible] عذمت سالار اعظم — شاہ دو عالم اسکو گلے اپنے لگا — جوش عطا سے بوسہ بھی دیا — اقتدا شہ کا صحابہ بھی کر
در دور قت سے گلے سند کو — اسکے سے منہ کرکے ہوئے گویا — تیرے دیدار سے سب بچ گیا — اب یہی عرض ہی شاہ ہدا
اکر حق با اسکو مسلمانی سے — بہرہ دو خلعت ایمانی سے — اور اُسے دعوت اسلام کیا — پس وہ بن جلد وہ ایمان لانی
ہی روایت کراسی روز زبان — لایا ہی حضرت حمزہ ایمان — مومنان جو تھے طول امل بکور — ہو گئے اُس سے زیادہ مسرور

کلمہ بستہ ایمان لانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

ہوا ایمان سے مشرف بعمر — وجہ ایمان بن اسکے ای مہر — مختصر ایک روایت کا بیان — نقل کرتا ہوں صحیح بیان
ہی روایت کردہ سالار ہدا — حق تعالیٰ سے کیا تمنا یہ دعا — یا الٰہی یہ عمر بن خطاب — دین اسلام کو دے دو قوی قتاب
ہی ابو جہل یمین بن ہشام — تھا شقی وہ نزول کا ناکام — ہوئی فاروق کے حق میں مقبول — کیونکہ دے دو نوں کا ناکام
بھان وبھوائی عمر کے جہان — لاے تھے سرور دین پر بتان — فاطمہ اسکے بیچ بہن کا نام — تھی تیری عابدہ نیک انجام — جاہلیت میں بھی ہر گزیدہ کہو — سچ دیانہ دیانتہ کو
جبکہ اسلام سنا انکا عمر — جلد قرآن کے وہ بھائی کے گھر — باپ دادو سنکا کی ترک تو دین — اسکا بھوائی جو خاسئہ بن ہا
آہ سر بپرت کے نب مکار تر — منہ ہوا خون سے اسکے رنگین — ہوئی ساکت نہ کی وہ ہنگار — ہی اسے عشر عشیر میں شمار
یہی کی جب یہ خبر بری دیکھا — ہو کے ناچار اُسے چھوڑ دیا — تب کیا بہن کے سر پہ کوب وار — تب کیا بہن کے سر پہ کوب وار
اور سنا اسکو عمر ہو بیدار — ہو گیا سنتے ہی بے صبر قرار — فوج چیتا ہی سو کر مجمع تو ہوا — ہی خدا ایک محمد ہی پیمبر صحیح
بے وضو اسکو نہ چھونا ہی روا — کہنے بن سورے وے رات جب — پڑھتے تھے سعد وقمہ پڑھا
شرک کی نوہی نجاست بین بھرا — دیون کر طرح پر نامہ صبا — بہن کے پاس کہا نے شتاب — وے مجھے دیکھن یہ کیسی ہی کتاب — وہ کہی ہان یہ کتاب اللہ ہی — جو منزل پر رسول اللہ ہی

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

بے وضو اسکو نہ چھونا ہی روا — پس عمر جلد دہن غسل کیا — اسکے پھر بہن سے اپنے مانگا — وصف بن اسکے کہا ہی خدا
شرک کی نوہی نجاست بین بھرا — تا نہ بن اسکے دی نہ اسلام — پس وہ وے کے ہی پڑھنے لاگا — وہ کہی ہی یہ کتاب مولا
دیون کر طرح پر نامہ صبا — تب عمر جلد دہن غسل کیا — جب یہ آیت پہ ہی اگر پہنچا — جلے ادب اس کے کہیں نہ ہو گا

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

پس لگا کہنے کہ سرور دو عالم — کر ہی بے شک خدا کا یہ کلام — پس پڑھا کر شہادت کا دو کلمہ — ہی روایت کر رسول ذی احترام
کیونکہ سب جمع ہو کفار عرب — قتل سرور کے ہی تھے فکر میں سب — اور پوچھا کہ کہان ہی سرور دین — دار ارقم میں ہی تھے شہ ہدیٰ ان
اور پوشیدہ ہی پڑھتے تھے نماز — ظلم کفار سے سب اُن پہ ہوا — اور صحابہ کو بھی فائدہ کر دین — تا ہلاک انکو کریں وے دو نام — اس لئے سارے صحابہ مرد زن — تھے حفاظت میں اُن کے اُسی حین
اور بچانے تھے مبلغ وے یہ — قتل پر خلق کو کرتے تھے وہ یہ — یوں تو اصحاب میں عظیم بہادر — تھے نسب جمع ہو کے میں گھر
عرض یوں کرنے لگے سرور سے — بے یقین ان شکستہ خاطر — اور کفار کا ہی ہجوم اُدھر — جب لگے سننے یہ آواز پیمبر
پیشین آواز ہماری یکبار — تا رسول اللہ جارت نہ کریں — بے اجتماع رسول ظاہر — ہوے مشتاق شہادت پہ اگر
شاہ تب انکو دیا یوں تسکین — تا بہ مکروب مقام اس دن — تا بہ گرمے سے اصحابی ہا ہر — اور علانیہ پڑھن کلمہ پکار
ای فقیران و مساکین غمگین — دین اسلام کریں اب ظاہر — یون پہ کفار کو ہیبت بیکبار — مانہ فخر سعادت پا دین
اور علوم ذبیح اسماعیل — پڑھ کے یون کلمہ طیبہ بجان — جان تن اپنے کریں جلد نثار — رو بر و تیرے شہادت پاویں
یک روایت ہی کہ جب سرور — دیکھا اصحاب کو اپنے مضطر — اور اسید قوی حق سے رکھو — نار پر گزار کیا جو یہ تفضل
بون لگا کہنے اے عمر کے آقا — ای خدا وند محب الدعوات — وہی قادر ہی نصیں ہر ہیجا — کر رکھے تمکو نگاہ از اشرار
سب سے کرنے میں عداوت میں — دے رکھتے ہیں محبت تیری — اور عامہ سر اشرف سے اتار — ذلل چادر کو گلے میں ہی ہار
اپنے یک فضل کی کر اپنے نجاح — شر سے کفار کے تب ہو نگاہ — اور کیا عجز و نیاز سے بہت جلد ادا — سر بسر سارے ہیں عمگین و پریش
ان ضعیفون کی غمخواری کر — جو موحد ہیں ہی اُنا نصیر — سارے یکسر ہیں مسلمان جدید — انکے اکھڑوں سے دین ہی جوانی
انکی عمر اوری دلداری کر — کوئی معاون مددگار نہیں — سوز دل انکا جو ہی چاہتا ہے — دین کو جس سے ہو قوت یا رب

تھا یہی عرض مرا شاہ ہدیٰ	آیا ایسے میں جبریل امیں	یعنے جبریل امیں نے آیا	شہ کی خدمت میں یہ اشعار پڑھا	یوں کیا عرض کہ اے حق کے رسول	اب دعا تیز کیا حق نے قبول
دین اسلام کی اب رونق لگے	جب تو مانگا تھا یہ جو اکثر تو نے	حق تیری عرض کو مقبول کیا	حکم اسطرح فرشتوں کو دیا	حکم تجھ سے ہو وہیں آ بیٹھ جا	صف صف نالہ بیاری اے قمر
یوں ہی تو جن طبق پر انوار	تا یہ تکریم کریں اسکو نثار	آسمانوں کے فرشتوں کو تمام	اسطرح حکم کیا رب انام	کیجے نظارہ تم اے اہل فلک	ہنسنے بھیجے گئے جواہر کو ایک
اپنے محبوب مکرم کے پاس	سید عالم و آدم کے پاس	تا کریں دین متیں کی یاری	دیویں دل کو ارشوں کو تین لاکھ	ای ملک تیز قراب سرعت سے	طرفہ اطرفہ قراب کیتے ہیں
اُس جواہر کو کنیں رہ دیو	پاس احمد کے اُسے لیجا	یا نبی دیکھ تو آتا ہی عمر	شرف ایمان کا پاتا ہی عمر	ہنسنے بھیجے ہیں اُنے ہر جنس حال	تو بلا اسکو کہ اب ہے استقبال
تھا اسی بات میں جبریل امیں	آیا ایسے میں عمر وہ بے دیں	آکے سرور نے دہن استقبال	تا تو بلوا سکے کہ اندر قوال	ایسے فوت سے دعا یاری یار	کہ گری دست عمر سے تلوار
سر جھکا اپنا عمر با آواز	پس پڑھا کلمہ شہادت بیباک	شاہ خوش ہو کے کہا تب نکبیر	صحابہ بھی کہے سب تکبیر	سب لگے کرنے سرور و شادی	اور لگے دینے مبارکباد سبھی
تھے جو اصحاب نبی تالیس	ہوئے فاروق سے پورے چالیس	بولا جبریل زایمان عمر	نرش ہوئے اہل سماوی پُر	پس عمر عرض کیا اسی ساعت	لات و عزیٰ کی پرستش کفار
آشکارا ہی وہ کرتے تھے عبادت	بندگی حق کی کریں ہم نہ نہاں	پس اسی روز نبی کرکے صلاح	کعبۃ اللہ کو چلے جب خرسند	شاہ کے سید ہے طرف مقصد	دونوں عالم میں مقام محمود
اور عمر پیچھے تھا آگے کرار	رب کے ہاتھ نہیں علم تلے نور	آتے کعبے کو بصد عزت و شان	دیکھ کفار ہے سب حیران	حضرت حمزہ علی اور عمر	کرکے حملات دے کفار اُپر
منتشر انکی جماعت کر کے	داد مردی شجاعت کی دے	انکا سردار جو تھا نامنجا	اسکو فاروق گرا کر ای یار	قہر کے سینے پہ بصد خشم دلی	دیدے حد سے گرے جہنم میں
تب کیا شور ہیبت دے کا فر	جلد آ اسکو چھڑا اے کفار	چھوڑ کعبے کو ہوئے سارے فرار	ظہر مسجد میں گزارا طیب	ظہر مسجد میں گزارا طیب	ہی وہی اول روزی کی نور
جو ہوا دین مقدس کا ظہور	پس عمر عرض کیا ای شہ	چاہے کہا جانا در دین کعبہ	شاہ کہا ہاں دے پکڑ اسکا ہاتھ	لے گیا کعبے کے اندر خوشنود	کعبۃ اللہ میں تب جو پہنچے جناں
بولا اسطرح عمر حکم عیاں	ای بتان آیا ہی یہ خی کافی	جلد تم سجدہ کرو اسکو سبھی	گر پڑے جلد بتاں زندہ	حق نے آیت کریمہ بھیجا ہی تب	

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اہل تفسیر کہے ہیں رکھ یاد	نامجدار دین ہے ہی فاروق مراد	جب سے لایا ہی عمر نے ایمان	دین اسلام لیا عزت و شان	کامران ہو گئے سارے حاجت
		دین اسلام کی عزت ہوئی	دین بدین پائے فلک پر رشت	قوت ظلم نہ پائے ہرگز

ساتوان گل نبوت سے ساتوین سال کے احوال میں قطع رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرور عالم اور حضرت کے صحابہ کرام سے اور حضرت معہ صحابہ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفار اشرار کعبۃ اللہ پر ایک عہد نامہ جو لٹکائے تھے غیب سے ایک کیڑا وہاں آنا اور کھا جانا اس مضمون بد کا اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرت کا

ساتوین سال میں کیا کفار نام	دیکھے جب وقت دین اسلام	دین بدین سرور دین کی رونق	اور اصحاب کی سکی کثرت	اور جنس انکو ہی جبریل کی گھبہ	راحت و عشرت و وحدت کی گھر
ابو طالب کی حمایت ہی اگر	بنی ہاشم کی اعانت ہی مہر	دو جوان مرد شجیعان عرب	یعنے حمزہ و عمر پاک نسب	بھی مسلمان ہوئے ازدل و جان	جس سے اسلام کو ہوئی ازدیاد
اور سرور کی نبوت کی خبر	جو طرف پائی ہی شہرت اکثر	ہر قبیلے میں عرب کے پہنچا	دین اسلام کا پایا چرچا	سارے کفار لگے جلنے کو	ہاشم حرب سے سہمی دل کر
باندھ کر سارے عداوت میں کمر	ابو طالب کے یہ بوں اگر	کر لیے دو کام کر تو یک کام	بھی مقصد ہو ہمارا ہی تمام	کہ بھیجے کر تے ہلکو دے	قتل کر دیویں بے شبہ ابھی
یا تو کر منع اُسے جلد ابھی	تا خدا برکو ہمارے وہ کبھی	بدنہ بولے بھی امانت نکر	بت پرستوں کی شناعت نکر	یہ سخن گر نکر یگا وہ قبول	ہوگا تا تو نے ہمارے معقول
پس یہ بولے کہ اٹھے سب کفار	تا صبان جلد کہے اسکا جواب	ابو طالب جو سنا قتل کی بات	فکر اور غم میں پڑا کر میات	پس وہ مرد کو وہیں بلوایا	بات کفار کی وہ سنوایا
پر لگا کہنے کو ای نور العین	دعوت حق ہی ہی حق یقین	پر ہیں کفار شقاوت معمور	پر حیالت ہیں ہدایت سے دور	دشمن جان ہوئے ہیں پیر	محکم اس کی ہی دل پر تیر
رحم کر اپنے تو جان پر اسکے	اور یہ بود سے کے اطیف نکے	انکے معبود و نکی مت کر دین	فتنہ پر یا نکریں تا دے کہیں	یوں جواب اسکا دیا شاہ نام	ای چچا میں جو ہدیہ کر تا ہوں کام

حکم سے حق کے یقین کرتا ہوں
قوم و خویش کی عداوت کے سبب
لوم لایم سے نہیں ڈرتا ہوں

تو بھی ابلاغ رسالت میں مرے
ہی یقین اس میں سعادت تیری
گر مدد اپنے دل جاتے رہے

جب یہ ارشاد کیا سرور دیں
چکیہ یہ بات سنا بو طالب
جلد مجلس سے انھا سرور دیں

ہی دل و جان مرا تجھ پہ فدا
کر ادا تجھ کو جو ہی حکم خدا
تیری الفت بھی مرے من میں ہے

دشمنان کر نہ سکینگے کچھ گھات
مثل سانکے رہوں تیرے ساتھ
جب تلک جان مری تن میں رہے

ابو طالب کے ہی تا جو ہو تمام
شہکی تائید میں رہتے ہیں مدام
آہ جب دیکھے ہیں کفار قریش

قطع کر دیویں سلام اور کلام
نا کہیں اُنسے بھی ہرگز کچھ کام
منفق ہو سبھی کفار قریش

بیٹا مٹی بھی نہ دیویں یوں ہی
جھوٹ کر کہتے ہیں جنگل میں
صلہ رحمی کا ہی شیشہ پہ ہیں

اسکو لٹکائے ہوئے کعبے پہ
ہی روایت کہ جو ملعون نے
عہد نامہ یہی مضمون کا لکھے

شہ کو اور بارہ کو اسکے لیکر
جا لگا رہنے کو یک خار نہ
عہد نامہ وہ لکھا تھا جہل

غار سے گر کوئی آتے باہر
بو لہب کافر ملعون اصلا
شخص جالبس بھی جو ہر سے کہے

حج کو آتے تھے جو تجار وہاں
بیچ دے اسکو یہ تھا کافر
حق تعالی نے خبر یہ دیدی

تا نہ کوئی چیز انہوں کو بیچے
اُنسے ہی لیتے تھے بعضے چیزاں
حق تعالی نے کیا اسکو باطل

اسکی قیمت کو ترستے تھے وہ
اکو دیو بینگے اگر تم سودا
حق تعالی نے کیا اسکو محو

حج کفار وہاں ہو دو چار
آہ پھرتے تھے صحابہ محروم
اسکی قیمت کو ترستے تھے وہ

انکے اطفال جو تھے بے خورد و خواب
اسقدر روتے تھے ہو کر بیتاب
شور اور غل سے یقین انکے گھر

سر پہ مزدور کے دو کچھ لیکر
جلد جاتا تھا وہ بی بی کے حجاب
دیکھ بو جہل اسے تنگ کیا

بولا بو جہل کہ تین ای ابتر
شب بھی مانا نہ ہیں وہ کارا
پس بو جہل کہ آوہ مارا

جانب غار چلا جاتا تھا
مشرکان دیکھ کے تو اب منکر
اور آئندہ کروگے نہ خلاف

پھر کے تنگ اُسے مردود لعین
بو لہب کہنے لگا کہ بسیار
اور بھلے کام طرف جاتا ہی

پس حکیم اور دگر ابن ہشام
جو کہے رحم با صحاب کرام
بایقین ہو جب ارحم رحم

اور ابو العاص بنی کا داماد
مرد زینب کا جو تھا نیک نہاد
کئی شتر بھر کے گیہوں اوپر لیجی

الغرض آہ بصد رنج و ملال
غار میں گذرے ہیں یونہی سہ سال
اکبدن حضرت سالار انام

حق نے کیے کو وہاں تیار بچھا
سانکا کا غذ کہ تھیں وہ کیا کیا
نام اللہ کا اور میرا نام

برلا جبریل امیں نے آیا
وحی یہ حق کی طرف سے لایا
ابو طالب نے کہا ای شہ دیں

ابو طالب کو جو دیکھے ہیں قریش
کہتے نادانی سے یوں دو بدو کہ
خار میں رنج بہت پایا ہی

عہد نامہ وہ تمہارا لاؤ
خوش بہت ہو کے تبھی لالا وہ
پوچھا تم مہر کئے تھے جیسا

غیب سے کیے کو ایک بھیجا رب
کیا یہ مضمون یہ نامے کا سبب
کیا یہی ویسا ہی کہے ہاں ویسا

اور اگر ہو وہی یہ بھی بات
عہد سے تم یہ اٹھاؤ یہ بات
کچھ بھی کاغذ میں یہ باقی ہے

ساتھ کفار نے شرمندہ ہوئے
قطع رحمی کی تھیں قطع کئے
کہ ہی انصاف یہی ہے سب کفار

پر ابو جہل و تو ابن اسکے
تو نے عہد کو راضی ہوئے
ابو طالب نے غرض اٹھ کے تب

کا فروں کی یہ عداوت کے سبب
کسطرح ترک کروں حکم خدا
حکم پا سکے مری جان ہی فدا

گر نہ ہو ویگی اعانت تیری
مجھکو تائید خدا کافی ہی
اسکی نصرت ہی مجھے وافی ہی

جلد سرور کو بتا کر ای یار
اسطرح کہنے لگا زار و نزار
ور دو رفت ہوی اے سرور باب

بی ہاشم کا قبیلہ یک سر
اور بنی عبد مطلب یعنی مگر
تیرا رہوگا رہوگا تیرا

ابو طالب کی مدد پیش ہی پیش
کہ بنی عبد مطلب کے سات
اسطرح عہد کئے بیٹھے ہیں

سب رہ و رسم قرابت چھوڑیں
اُنسے کوئی شی نہ خریدیں ہرگز
اور بیعت اسکو جو دیوے اللہ

حق تعالی نے کیا اسکو باطل
اور بیعت اسکو جو دیوے اللہ
ابو طالب نے یہ سن ای اکمل

جمع کر دو قبیلو نکو سبھی
آہ کفار بھی جا کر یکبار
ہو گئے اسپہ سبھی حملہ آور

مکہ ہیں سے تو یقین بیع و شرا
موجب عہدہ موقوف ہی تھا
پھر یہ کفار نے اسطرح کہا

کر خرید ی ہیں ہی کوئی موثر
سختی نہیں خاتمہ کشی لیل و نہار
اور کئی دور سے مشرک بیدین

جرعہ بیجا کا بھیجا تھا اد
گرچہ تھا وہ بھی عدو دل افگار
دیکھ اس حال کو تب ابن ہشام

جانب غار وہ کرتا تھا عبور
دوسری شب کو بھلے دور نہ
اور ایک رات ہشام ابن عمر

اسقدر راس سے کر ختی نکلو
ہی بھلا سپہ پہ سختی نکلو
خیر خواہی جو کیا بو سفیان

اسقدر پا یا وہ شرف ایمان
ہو کے مسرور بہت شاہ ہدا
حق میں بو العاص کے کرتا تھا دعا

عہد نامہ وہ جو لکھا آخر میں
اور اُسے کہنے پہ لگا قریش
ابو طالب نے کہا ہو حیران

یہ خبر کون دیا تجھکو بیان
آیا کہنے کو وہ باعث وجہ
ابو طالب نے یہ تب اُنسے کہا

اسکو نکر یم سے بتلائے گا
دیا آگاہی محمد کو خدا
پس وہ کفار سے اسطرح کہا

شہ کو کرتا ہوں تمہارے تحویل
گر نہ سچا ہو سخن یہ بے فصل
کھول نامے کو کہ جبکہ نظر

پائے سچ مخبر صادق کی خبر
ساتھ لے اپنے فریقو نکو سبھی

آگے کیے مین تھا دست دعا — یہہ دعا کرکے سوے غار گیا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ اَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مَا حَرَّمْتَ عَلَیْنَا

پس وہ فرقے ہوے کفار قریش	لیک ابو جہل و قرابہ پیش پیش	عہد شکنی یہہ نہین چاہیے کبھی	لیکہ چاہی ہی جماعت دوسری	دہی غالب ہوئی باشان شکوہ
پس وہی لوگ ہوے مستاصل	آئے مین جلد و مین جانب غار	معذرت کرکے بہت کچھ طاہر	لائے مین رے سے سیکڑو ہا بار	تو نے عہد جو چاہی ہی گروہ
			سال دسوین ہوا جبکہ شروع	واقعہ جان یہہ پایی وقوع

گلدستہ روم پہ فارس کے غلبہ سے کفار قریش فال لیناتب نازل ہونا سورہ روم کا کہ بضع سنین مین رومیان غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانون کا اُس خبر سے

اور اسی سال مین فارس و روم	جب ہی جنگ چھڑی ایک دوم	فارس والے ہوے غالب ہی یار	یہہ خبر سنکے عرب کے کفار	بون لگے کہنے بہت ہو خوشحال
فارس والے تو ہین اہل کتاب	ہوگئے جنگ مین غالب بے حساب	روم والے ہین کتابی کیسر	اور ہین ہم ہین کتابی اشہر	مومنون سے کرنے ہم یہ فال
		اہل اسلام ہوے سن یہہ مول	پانی آیت یہہ نہی شرف نزول	ہم بھی ہوجاوینگے غالب تم پر

اَلٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ

یعنے فرمایا خداے واہب	فارسی گرچہ ہوے اب غالب	آگے دس سال کے بضع سنین	طاق پر سنین ہی یعنے یقین	رومیان ہو ینگے غالب مستقر
بولا کفار کہ تین بون جاکے	وعدے ناہوے تمھارے متحقق	آگے دس سال کے جینگے واللہ	روم کو فارس پر ہوے غلبہ	سنکے اس بات کو مرد و دانی
اُس سے اقرار کیا تب صدیق	کر اگر بات نہو یہہ متحقق	سو شتر اب اُبی کو دیدے	ورنہ سو اونٹ اُبی سے لیوے	جبکہ صدیق کو جھٹلایا ہی
روم کی فتح کی آئی ہی خبر	لیا صدیق نے وہ سو اشتر	جب اُبی جنگ احد مین ہی مار	ہوے مقتول گیا اعدا فی النار	پس یہ بچے جب صلح کے دن
کہ لیے اونٹو نکو تو کر آخیر	کر دیا تب وہ تصدق خوشدل	جان صدیق کا تو وہ اقرار	تھا اجل بعد ہی تخریم فجار	بولا صدیق کو تب پیغمبر
	عقد فاسد مین روا فتہ مین دیکھ			بوحنیفہ و محمد کے پاس

ابو طالب کی رحلت

اور اسی سال مین ہی ماہ عزت	ابو طالب نے کیا ہی رحلت	غار سے نکلے کے بعد دو ہی مہینے	موت کے وقت مین سب جمع ہوئے	اور حاضر تھے صنادید قریش
وہ بنی عبد مطلب کو تمام	بنی ہاشم کو بھی ای یک جام	شاہ کی حفظ و حمایت کے لئے	کیا تاکید و وصیت بسیار	اور قریشہ کو بھی سب وہ مشایخ
اسطرح کہنے لگا ای مردم	بات یہہ یاد رکھو میری تم	کہ محمد کو یقین رب کریم	بادشاہان و امیران علما	اسکی دعوت کو قبول ینگے کیا
شرق سے غرب تلک ہی یہ زور	ہو دیگا اسکی رسالت کو ظہور	دیو یگا جانبو تم شان عظیم	سرکشی اس سے کرے جو پشین	ہو دیگا خوار و ذلیل دار بین
تمکو کرتا ہون وصیت یہہ صاف	ہو سعادت سے دو جگ کے بہرہ مند	نیک حیران اسکی رسالت کو ظہور	گویا آنکھون سے یقین ہے ابھی	مین تجھا تا ہون یہہ حالات سبھی
تم نے جب دیکھینگے وہ حالات	پا دینگے اُسکی اطاعت سے امن	دیکھینگے اسکی عداوت سے محن	اسطرح کہنے کو لاگا ای چچا	کہ تجھے دیوے خدا نیک جزا
کیا یقین مین کفالت میری	ہی روایت کہ رسول اکرم	بیٹھ کر اسکے سرانے اُسدم	ناکرون تیری شفاعت ہی عم	حشر مین نزد خداے اکرم
ابو طالب نے کہا ای لالہ	شاد کر اب مجھے از یک کلمہ	لَآ اِلٰہَ کہو اور اِلَّا اللّٰہ	موت سے در کے بچا لے تیرا	آخری وقت مین ایمان لایا
خوف گر یہہ نہین رکھتا واللہ	کیا کرون خوف ہی اب ہی مجھے	سرزنش خلق کرینگے یہہ تجھے	شاہ یہہ سن کے اٹھا ای مخلص	اور اسطرح سے بولا ہی یقین
مغفرت تیری خدا سے چاہون	چشم کو تیرے مین کرتا روشن	اور خوش تیرا یقین کرتا ہون	دیکھا جھوٹ جناب و باس	ابو طالب کی طرف یہہ سو بار
رہم آخر وہ بلاتا تھا لب	ابن اسحاق سے سن ای بھائی	اسطرح ایک روایت آئی	اہل سنت کے یہان پڑی ہین	یہہ روایت نہین ثابت ہی یقین
کہ معارض ہین روایات دگر	ای بنی بھائی مرا یہہ واللہ	تو کہا تھا سو تو یہ ہائی کلمہ	آہ دنیا سے ہی گمراہ گیا	
اور مخالف ہین دلایل اکثر	ہی ازا بکلمہ علی فرمایا	کہ مین سر سے یہہ جا عرض کیا	یارسول اللہ چچا نے تیرا	
سنکے یہہ رونے لگا پیغمبر	غسل دے اسکو کفن دین ہم	اور کہ دفن اسے جلد تو جا	مین نے پھر شاہ سے یہہ عرض کیا	یارسول اللہ وہ مشرک ہی مرا

پھر مجھے حکم کیا پیغمبر | یا علی جاکے اسے دفن تو کر | اور کہا اسکو خدا بخشے اب | اور رحمت بھی کرے اسپر آپ | ہی سوا بت کرنے ہار ہو کر یاں | پیچھے تھا اسکے جنازے روا

اور کہتا تھا کہ ای میرے چچا | صلہ رحمی کو تو لایا ہی بجا | حق مین تیرے یہ کیا کچھ تقصیر | دیرے حق خیر خدا تجھکو کثیر | اور جواسے کیا تھا اقرار | کر کر دن تیرے لئے استغفار

کئی دن آیا نہ باہر سرور | مغفرت خواہی مین تھا مشغول سحر | کئی اصحاب بھی پر یہ کھلی بار | آپ بھی کرنے لگے استغفار | اپنے مانا باپ کے حق مین کیسے | موت تھی جسکی ہوئی کفر پر اسے

مغفرت باپ کی چاہا جو خلیل | ابو طالب کی ہی ہادی دلیل | تب یہ آیات کو حق بھیجا | شہ کو اور یارون کو یہ سمجھا دیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ الآیہ

اور یہ آیت بھی کہے ہین سوا | اس سے ہی تھے ہین بالی تر و رو

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

آیتین جبکہ ہے آئین ای یار | شدہ موقوف کیا استغفار | بان مسلمان کو بشارت ہی لطیف | اہل ایمان کو اشارت ہی لطیف | کہ خدا جسکی نہ بخشش چاہا | انکی بخشش طلبی منع کیا

مغفرت چاہنے مسلمانون کی | وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ | جبکہ امور ہوا حق سے نہی

پس ہی امید قوی رب انام | بخشیگا انکے گنا ہو نکو تمام | جب بچے شرک سے یا ایمان | اسکے مغفور یقین عصیان ہو | ہی مشیت مین خدا کے دریاب | دیرے یا اسکو مدیونی خدا ہے

ہی روایت کہ جناب عباس | ایکدن عرض کیا اسی ناس | ابو طالب جو کیا ہی بھجد | تیرے ہر کام مین تا بید مدد | نفع کچھ اسکو ولی کیا ہو ملک | شہ کہا نفع ولی ہان بیشک

تھا وہ در کات سقر مین پہنچے | لایا بھارا اسکو مین آتش سے | آگ تحتون ہی ملک ہی اسکے | جوش کرتا ہی دماغ اب اس سے | یک روایت مین دماغ اسکی جان | ہی طرف پاؤن کے کرتی سیلان

بھی روایت ہی کہا پیغمبر | کہ رہین نگ کے اسکو نعلین | ابو طالب کو رہیگا بے مر | اور اسطرح سے وہ سمجھیگا | مغز سر جوش کریگا اسکا

کہ بزا سخت اسیکو ہی عذاب | واسطے تیرے ہی کے یار | اور کسیکو بھی نہوگا یہ عقاب | نار دوزخ سے بچا ہوگا سب | نہین ثابت بدلیل و برہان | ابو طالب کا اگرچہ ایمان

پر یہ بت شرک کی کیا وہ حمیت | اور رکھ تھا بدل وہ الفت | مال و جان اپنا کیا اسپر نثار | اسکا لازم ہی ہوا حفظ ادب | باعث جسے شہنشاہ عرب

کفر و ایمان کی بیان لاگ و لگر | بے ادب اس سے نہو تو زنہار | اور کیا نفع ہی اس مین ای یار | کام مفتی کا تو ہے سننے والے | یونہی آگاہ لکھا فی بشیان | فتح مختصر احباب مین جان

ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کا وفات اور فضایل و مناقب اس زوجہ سید کائنات کے

اور اسی سال مین ای نیک منقبت | بھی ہوا بی بی خدیجہ کا وفات | تیسرے دن بعد ابو طالب کے | گئی فردوس کو وہ دنیا سے | پس یہ دو نو کا بہت ای غم | شاہ عالم کو جوا اور دوالم

کیونکہ تھے وہ دو مددگار صمیم | اسکو ہر امر مین وے تسکین | گھر مین خاتون تھے چچا یار | اس سبب شاہ بہت تھا مغموم | سال غم سے وہ برس موسوم

بوا ماما سے ہی عروی یہ بات | کہ وہ خاتون سے ہی رفت وفات | جب کیے عرض مزار چہان | سنکے رویا وہ بہت شاہ ہدا | اور کیا حق مین بی بی کے دعا

بعد اسطرح اسے فرمایا | ای خدیجہ تو ہی سرور نسا | تیری مشاقی ہی فردوس مین | اور خاتون ہی تو جنت کی مکین | بہن اور ماں سے لے اپنے جا | تہین سارہ ہی تری آخوا

خواہران تیرے بیٹگے ہر دو | مریم و آسیہ مین وے خوشخو | خلق مین مثل تہی جن کنین | پاک تھے عفر فضائے دنیا | خوف و ہیبت سے کہو کوئی دم | حق تعالی پر تہین گی قائم

حق ہیبت انکو دیا عزت | سو کنان مین وے تیرے درجنت | نقل ہی جبکہ خدیجہ یہ سنی | گرچہ سکرات مین تھی لیکہ قضی | اور یون عرض کی ای امجد | کر تراہر دو مبارک باشد

ہیر در انکو کرے تجھ سے خدا | تو بھی مسرور رہے انسے سدا | پھر کئی عرض وہ کر حمد الہ | رشک سو کنان کی ہوئی آسے | اور طالت بھی ہوئی مجھے

خواہران ملکو تیرے دو مین | انسے خوشنود رہونگی ہی مین | پس کیا روح مقدس رحلت | دار دنیا سے بسوے جنت | حق تعالی سے تحیات و سلام

اور اولاد پہ بھی اسکے سدا | ہو ہے رحمتون کی دایمًا | بے نہایت ہین فضائل اسکے | اور کمالات و شمایل اسکے | طول نسخہ ہوا اگر ہو ذکر | اسکا مفصل ہین حصا مین کروں

پہلے زندہ تھی وہ جب تک ہی | دوسرے کو نہ کیا عقد نبی | اس سے رکھتا تھا محبت وافر | ہی خصیصہ یہ بدوام ای جاں | شہ کے وہ پہلے نکاح مین آئی

بکر تھا اسکو کیا جبکہ نبی | یہہ شرف پائی نہین کی بی بی | تیسرا اسکو کہا ہی مہ ور | چار واون یہہ ہی کہ حرمن امن | شاہ عالم کو ہوا اسسے یقین

حق تعالی کے طرف سے آی ہا | بولا ہی حضرت خاتون کو سلام | پانچوان یہہ کہ جنے تک وہ کبھی | اکیدم شہ کو نہ آزرہ کی | یہہ ہی چھٹوان کہ ہی کو اولاد
دختران چار پرورد و لخواہ | ایک قاسم ہی دوم عبداللہ | دختران زینب رقیہ ہین بچا | ام کلثوم و جناب زہرا | لطف سے اسکے ہوہین کو اولاد
منتہی ہی وہی خاتون سے جان | بلکہ عظمی یہہ خصیصہ ہی بچان | ساتوان شہ کے ہین چہیتے اولاد | سلسلہ انکے نسب کا رکھہ یاد
حشر تک جنے ہون طال اسکے | جسقدر انکو جزا حق سے ملے | ہی خبر نیک چلن ہی مساز | یاد لا جو کہ کرے گا آغاز
جان قربان یہہ خصیصہ ہی یا | مال و زر رکھی تھی خاتون نے سار | احرامت کا بھی بس جتنا | ہووے بی بی کو ملیگا اتنا
شاہ دیکھہ انکو ہوا تھا مغموم | بات خاتون کو ہوی یہہ معلوم | قحط مکے مین پڑا تھا یکبار | خلق تھے رنج والم مین بسیار
بولا صدیق کہ تھا مین بھی وہان | ایسی اخبار پڑی تھی وہ عیان | اور دلوائی تہی یک بنا | تھے زرمرخ کے ہی سب وہنا
جو کہ چاہے سو کرے ہی مختار | شہ کیا سب یہ تصدق قای یا | یہی سب مال خدا ملک ہی | بولی بس ہووے گواہ تمنے بھی
عایشہ کہتی ہی وہ شاہ عباد | جبکہ کرتا تھا بہت اسکو یاد | ذکر خیر اسکا بہت کرتا تھا | حق مین کرتا تھا بہت اسکے دعا
اسسے ازواج جوان بہتر | اب تو بخشای ہی سر تا سر | یا بنی وہ تو ضعیفہ ہوگی | یا د فرماتا ہی تو اسکو ابھی
یون دعا کرنے لگی مین بسیار | جاوے گر تیرے ہی یہہ غضب | دیکھہ کر غصہ ہوئی مین نثار | اور خود ہوگی تہی اس ان
لائی اول وہ مرے پر ایمان | کافران جبکہ تھے رنجہ عیان | پس کہا حق کی قسم شاہ مین | اس سے بہتر نہین یا مین زن
اور دیا مجھہ کو اسی اولاد | کر بہت فضل و کرم رب عباد | اور دنیا مال مجھے وہ اکثر | لوگ محروم کئے جب کہ بسر

ظلم کفار قریش کا اور تشریف فرما نا حضرت کا طرف طایف کے اور ظاہر کرنا دعوت اسلام کا اور ظلم طایف کے کفار بد انجام کا

نقل ہی جبکہ ہوا بو طالب | بو لہب شہ کی طرف ہوا راغب | بولا سرور سے کر زوجہ ہو گل | کام مین اپنے سدا رہ مشغول | ابو طالب کے ہی مانند بچا | مین مددگار رہونگا تیرا
جب لگا کرنے وہ سرورکی ایذا | کافرون کر کے بہت مکر و حسد | اسکو کہتے کہ کہا پیغمبر | ہی مقرر عبد مطلب کا پسر | بس یہہ سنتے ہی بنی ہے بلا | ساتھہ کفار کے وہ جا کے ملا
متفق ہو کے تمامی کفار | پھر لگے شاہ کو دینے آزار | اسقدر آہ ہوا جو روحنا | کر بنی کے مین تب رہ یکجا | تب کیا شاہ بطایف رحلت | گئی قبایل مین کیا جا دعوت
ایک مہینا تھا بدعوت مشغول | پر نہ کفار سے کوئی قبول | جمع ہو واں کے بھی سارے کفار | دینے سرور کو بہت کچھہ آزار | ٹھہرا جلاد آہ ایکدن سرور | پتھہ تب اسکے لگے وہ اکثر
پھینکنے لاگے بہت سنگ جفا | آہ پا اسکے ہوے خون آلود | زید ہو تھا شہ پر زود | زید کے سر کو بہت زخم لگے | اور بہت خون بہا ہی اس سے
اس مصیبت مین رسول والا | کئی دعا در گرحق مین جو کیا | یک دعا یہہ بھی ہی اس مین مضمر | ہی یہہ امت کے ضعیف کو یقین

اَللّٰهُمَّ اَشْكُوْ اِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَاَنْتَ رَبِّيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ وَمَلِكْتَهُ اَمْرِيْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِيْ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ وَلٰكِنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ يَنْزِلَ بِيْ غَضَبُكَ وَيَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

یہہ دعا آہ کیا جب رسول | ہو گئی در گر حق مین مقبول | بھیجا تب ایک ملک کو اور | جو سر کل ہی پہاڑون کے اوپر | وہ کیا عرض کہ ای خیر ورا | حکم سے حق کے ہو حاضر تیرا
حکم گر ہووے تیرا ای اجل | دو طرف مکے کے جو پربت ہین جبل | انکو کر اون ابھی مین ملا کر | دشمنان تیرے مرینگے یکسر | بولا شہ یہہ نہین چاہتا ہون مین | بلکہ امید یہہ رکھتا ہون مین
ایسے اولاد کریگا پیدا | وے عبادت کرین مولا کی بیشک | ناکرین اسکے کسیکو شریک | الغرض شاہ بصد رنج و الم | چلا طایف سے بلکہ مسرت
وہ ہین یک باغ بہ اگر پہنچا | باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا | آہ آثار پریشانی کے | اور علامات وہ حیرانی کے | چہرہ پاک پہ دیکھا اسکے گر | لائے کچھہ جرو ثواب آپس

ایک نصرانی جو تھا اسکا غلام — تھا جو مدت اس یقین اسکا نام — ہاتھ دے کے طبق پر گوشت — جلد بھیجے ہیں وہ سر کے حضور — جب رکھا خوشہ انگور پہ شاہ — دست پاک چبا کہا بسم اللہ

شہ کا منہ دیکھ کیا تعجب کلام — اس بلد میں نہیں کیا ایسا کلام — نکہ سے بھی سنا تھا واللہ — کہا عجب ہی یہ کلام دلخواہ — پوچھا شہ کو نسا شہر ترا — بول اٹھا مجھکو نزاد میں ہی کہا

بولا ہی دین مرا نصرانی — مینو امیر ابلد ای گیانی — شہ کہا قریہ یونس سے ہی نر — وہ کہا جانے نو کیا یونس کو — شہ کہا ہی وہ برادر میرا — میرے مانند پیمبر حق کا

پوچھا کیا نام ترا تب وہ غلام — شہ کہا میرا محمد ہی نام — وہ کہا دیکھا ہوں میں انجیل — کہ تجھے کہے میں بھیجونگا خدا — کہیاں ہو وینگے تیرے اصحا

جب کیا بعثت تو نکا بحرت — انپہ آخری ترے تیں نصرت — ساے آفاق میں پائیگا شہرت — ہاتھ اور پاؤں تیرے اس ان — جلد پوسو دے وہ لایا ایمان

پس کیا عقبہ و شعبہ دو دو — اور تراویں مقدس پچھو — پوچھے کیوں ہو شہ یہ ہوسکتا — طبن نخلہ میں کیا شرف نزول

ایک منزل ہی وہاں سے تا — وہ کہا حق کا ہی وہ پیمبر — لایا ایمان ہمل میں آکر — الغرض آگے روانہ ہو کر سول

آئے تھے شہر نصیبین سے او — جب ہوئی رات وہاں اگر — ہو کے تب شاہ نے مشغول نماز — ناگہان پہنچے میں جنات کا ان

مشورت یوں کیے حیران کہ کیا — ان کے آنے کا سبب یہ ہو تو — شہ کا دیدار ہی جنگل میں لگا — جب رہے جانے کو آپر چھتے تھے

آئے اطراف سے میں بیابان کا — کچھ بنا حادثہ ہی جنگل میں — جن سے چرخ کے جگائے دور — شکلے اتنن کے پیچھے رہتے تھے

کہ یہ قرآن ہی کلام رحمان — اور سنے شہ سے کلام اللہ — شہ کا دیدار اسکو ہوا لایا ایمان — ہر جگہ کرتے ہو استفسار

اپنی تفسیر میں علامہ دین — حجت اللہ تو ای بزمین — وہ سنے وے ہوتے ہیں نگاہ بیشک — اس لئے نکلے وے جہان ای یا

جو ملا یک ہیں مدبر بہ فلک — اسکے ذکر رہتا ہی ملک میں اسکا — شہرہ عام فلک میں اسکا — شہ سے پوچھے وہ یہ تین خبر

اقتضا حق کی کئی پہ حکمت — اصلے چرخ کے چرتے نیچے — کر دیا منع یقین انکو خدا — جو ہر ایک وہ ہی ہوا

کر زنیات میں ہو دسر فت — قوم سے اپنے کہے ہیں جا کر — جو نکہ قرآن میں آئی یہ خبر — الغرض آئے تھے جو ان جن ان

لاکے سر دیدہ و ایمان اس ران — لاکے سر دیدہ و ایمان اس ران — دست پاک چبا کہا بسم اللہ

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا

پھر وہ جنات کی یکسو جو ہری — شاہ سے ملنے یہ مکہ آئی — آکے جنوں میں اتر سے کیسر — شب حرم بیچ جو تھا ایک شجر — اسکے آنے سے خبر شہ کو دیا — بیما سکے کے وہ سر سے گیا

ابن مسعود بھی تھا تب ہمراہ — جبکہ جنوں میں پہنچا وہ شاہ — دائرہ کھینچ کے تب کہا اس میں — ابن مسعود کہیں اس میں بیٹھا — بولا دیکھا نکو تو کچھ خوف نکل — دائرے سے ہی باہر ہو مگر

ابن مسعود نے دیا ہی خبر — کہ وہ جنات پہ تھی ہیبری نفر — ایک ایک شخص قوی ہی سکل تھا — اور سیاہ رنگ بہت اسکا تھا — اور کیا سورہ طٰہٰ آغاز — میرے مانند پیمبر حق کا

وے بہت شوق سے سننے لاگے — عمل سعادت کے ہیں جنے لاگے — جب ہوا شاہ نے فارغ زناں — لے ایمان و سنے یک طواز — الف بار اتھے روایت ہی یک

نقل ہی چاہے وے جناب اگاہ — شاہ عالم کی رسالت پہ گواہ — یک شجر ہو کے روان تب گویا — شاہ ہی شہ کی رسالت پہ دیا — نوشہ بر طور یہ تیک مانگے

واسطے اپنے و سب ساتھی ہر — اپنے بھی جانور و ں کے خاطر — کر دیا شاہ مقرر ہی تب — بھی ہر روایت ہی کر وہ مقرر سے

پھر کے اس طرز پہ وہ قادر — گر شت کر نا ہی ہو بدا دا فر — چار پایوں کے لئے اسنے یقین — ہی خبر ہا تھ یہ جو ای آگاہ — جب کہا جا بر یقین بسم اللہ

بر ہے شہ کے دعائے کر نار — لذت ہر دو میں رکھا ہی یہاں — استخوان انکے لئے زاد عجیب — تا کہ سر گین ہو دانے پیدا — فر یقہ تیسرے وہ اب اس سدا

پھر وہی جنات بہت آئے ہیں — کام کر آہی جو تا یوم بناد — پس ای واسطے ای اہل صفا — منع ان چیزوں سے ہی استنجا

ابلیس کا پوتا مہ ایمان لانے کا بیان

اور فاروق معظم ای جان — گر سے ہم مرہ سالار بشر — ایکدن کوہ تہامہ کے اپر — شہ یک یک لیے ہیں تیک بوذ با

آکے مرہ کو کیا جلد سلام — اسکا آواز ہی جن کا آواز — پوچھا شہ نے اسکا شہرہ ملق نوا — وہ کیا عرض میرا نامہ نام

پھر کا باپ ہی ہے شیک قیس — باپ لاقیس کا ہے کا ابلیس — شہ کہا تیرے تیں ابلیس بہتر — عمر گذری ہی تری کس مقام — وہ کیا عرض ای رسالتمآب

جو ہو لکھا تھا ازیں نامہ تمام — ملفظ ہیبری تو سن ای مرد — ما یا ما جیل کو قابل جو ہی — بچپنا مجھکو تھا تبای خبر — بات لوگوں کی سمجھ کرتا تھا — اور یہاں تو دین حق اللہ علیہ تھا

جنات کا ایمان لانا

اور لوگون کا علم اور اخلاق — مین چرتا تھا بہت ہی شرم سے — دانا لوگون کے دل مین سوچا — بد سلوکی نہی میری حق کے پاس — شہ کہا تیری جوانی پیری
عرض پس کرنے لگا ای سرور — اسقدر مجھکو ملامت مت کر — توبہ کرنے کے لئے مین آیا — تری خدمت سے سعادت پایا — اگلی مسجد مین بھی سامنے لکھا
نامہ پہ انکے کر اول قبہ — تا بہ یکسال رہا در سجدہ — صحبت یوسف یعقوب بود — بھی کیا مجھکو میسر معبود — اور موسی سے ملاقات کیا
اور تحیات و سلام موسی — مین کہا ہون بحجاب عیسی — تری خدمت مین بھی صلوات و سلام — تجھ سے اب عرض یہی کرتا ہون
کہ قوای شاہ ز قرآن کریم — مجھکو اب کہنے کچھ یک تعلیم — اُسکو سکھلایا رسول اکرم — سورۂ واقعہ اور سورۂ نعم — مرسلات اور بھی والشمس و ضحی — ناس و اخلاص سکھایا بالحق

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے

اور جنات بہت لوگون نے — شہ کی بعثت سے بشارت دیدے — ہی ازانجملہ سعید ابن عمر — یون روایت ہے یہ دیتا ہی خبر — تذریک بت کا ارادہ کیا
پاس اُس بت کے اسے فرض کیا — پیت سے اسکے یہہ آواز ہوا — کہ نبی عبد مطلب کے خدا — یک پیمبر کو کیا ہی پیدا — کر دیا منع و حرام اُسے تھیک — تذر اور ذبح جنون کے نزدیک
اور ممنوع ہوا اُس سے رہنا — اور جنات فلک پر جانا — جب سنا یہ مرا یہہ آواز — فکر و حیرت سے ہوئی وہ مسلمان — جا کے پہنچا یہ جناب صدیقہ
ننکے صدقین کہا مان اشہر — یہان محمد ہوا پیغمبر — روایت — لاؤ جلد تم اسپر ایمان — اسپہ بھیجا ہی خدا نے قرآن
نقل کرتا ہی زبانی ابی اکرم — کہ مرے پاس بھی تھا ایک صنم — اسکا کرتا تھا مین پوجا ہر دن — اور یک دوست بھی میرا جن — روز و شب ملک عرب کی تھا — مجھکو پہنچا تھا وہ لالچ
بت کے نزدیک مین سویا یک شب — یک بیک مجھکو پکارا وہ جن — لے مرا نام کیا مجھکو خطاب — کہ ہی نکلا یہ عرب یک عجاب — اسکو قرآن دیا عزوجل
شہر مکے مین ہی دعوت اسکی — جو رسالت کا ہی اسکے منکر — جاوے دوزخ مین یقین یہ کا — یعنے نکلا ہی محمد مرسل
ایسے مین مکے سے کوئی آیا — بسکہ سچی ہی نبوت اسکی — رشتہ اُنکر کہ تبین تو زا مین — جب یہہ آواز سنا یہ اُنہون — قوم کو اپنی دیا اُس سے خبر
بت کو پس اپنے وہین پھوڑا مین — کیفیت سرور عالم کی کہا — اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوار — اُنکے پہنچا یہ حضور سالار
ایسے ہی آئے ہین قصے بسیار — اور اسپہ وقت مین لایا اسلام — یہ روایات ہوے جو مذکور — ہین بہ تفسیر عزیزی مسطور
سرگذشت اپنا کیا عرض تمام — ہین تقاسیر و سیر مین ای یار — اور اسی سال مین مانفوذ و فلاح

طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

اور اسی سال سوے دعای حجاز — اپنی ترویج کیا شاہ جہان — آپ کے کو تو جا استقبال — یون کہے اُسکو قریش مہ جمال
اور اسی سال طفیل ابن عمر — دوس کی قوم کا تھا جو سرور — نقل کرتا ہی طفیل فیروز — گیا مسجد مین جنہ ناگہ یک روز
اسکو جب ہونا تھا مسجد پہ گزر — اس لئے رکھتا تھا ضماد ولی کا اندر — پس کیا عرض و پرای سرور — مین قبیلے کا ہون اپنے مہتر
یک تری اُسے ملاقات پایا — جلد پس شاہ نے ایمان لایا — دونو اوبرد کے مرتب دیمان — ہوگیا نور عجب یک خشان
شہ دعا دیکے کیا ہی رخصت — جب چلا سوے وطن باسرعت — مثل قندیل کے تھا رخ خشان — خلق ہوتے تھے بنجا وہ حیران
النجا حق سے تبھی مین لایا — نور وہ قبی مین سیر آیا — تو ہی کافر بھی ترا دین باطل — دین سچا ہی مرا اور کامل
باپ حیران ہو سب کیا پوچھا — تب کہا مین نے مسلمان ہوا — پس مسلمان ہو سب خویشان — پس کہا زن کو وہ لالچ ایمان
غسل کر پاک وہ پہر اکپڑے — ہوا ایمان سے مشرف پہلے — پس کہا زن کو وہ لالچ ایمان — اور قبیلے کو کیا جب دعوت
بعد کئی روز کے جا پہنچا — یون کیا عرض کی ای خیر الناس — قوم مین میرے وہ دوزخ ہے — نہین ایمان قبیلے بھی نے — تھوڑے ایمان کی ہی دولت
کر دعا انکی ہدایت خاطر — یون کیا حکم مجھے وہ فاخر — جا تو کر نرمی سے دعوت ایمان — مین کیا دونی دلا ایمان — کر ہلاکت کے لئے انکی دعا
شب بے مرسانہ تھے اسی گھر مین — مرد و زن لائے تھے ایمان یہان — مجھکو یک قوم پہ بھیجا شہ رب — مین بیان تو زا لیقین انکے سبب — جب ہوا جاکے مبین چیسر کے روز — شہ کی خدمت سے سماوات اندر
اگ مین انکو جلایا اندر — بھر مدینے کو کیا ہون رجعت — اگ سے سقعہ ہی کیا نوخیز — اُسے سقعہ ہی کہا نوخیز

سوالات بہودہ کرنا کفار قریش کا جناب سالتماب مین اور شرف نزول آیات قرآن کا مذمت مین کا ذون کے

اور اسی سال صنادید قریش — جمع ہو کیے مین مشاورت بد کیش — یون کہے عرض کی ای شاہ انام — تو جو دعای ہی تو ہلاک و شتام — اُسے سقعہ ہی کہا نوخیز

مال و زر ہے اگر تو وافر — لے تو ہی مال ہمارا حاضر — سلطنت چاہے اگر ای آگاہ — مشفق ہم ہو کر بن مجھکو شاہ — گر ہی ہماری تجھے کچھ لاحق — لا دینگے ہمنے طبیب عاذق

تو ہر حال ہمارے دین کو — بول مت بد بہ قدیم آئین کو — شہ کہا مال تمہارا نہ نہار — مین نہ چاہتا ہون شاہی کبھار — مین ہون بے شبہ رسول دوران — ہی بھلا لاوین اگر تم ایمان

ورنہ زمین صبر کرو تنگا آخر — حق جو چاہا سو کر یگا ظاہر — کہ اگر حق کا تو ہی ہے مغیر — چشمے پانی کے روان کر خشک عا — ہم کرین ناکہ زدہ راعت باغات

یا ملک ایک فلک سے اترے — شاہدی دو دو رسالت پہ ترے — یا تجھے دوے خدا کرکے بلند — مال و باغات و عمارات بلند — اور ملے تجھکو خزانے بے حد — نا نو ممتاز رہے سب مین یقین

ہووے جب ہی تجھے شرکت دان — ہمنے تب لاوین تجھ پر ایمان — ایسے سپہ دہ کہنے جب وے کلام — یون جواب انکو دیا شاہ انام — حسکی قدرت مین ہین سب ادنی کام

صد ہزار ایسے اگر وہ چاہے — کر عیان پل مین ہی دکھلاوے — پر مجھے حکم نہین ہی ازرب — ایسی چیز نکو کرون مین طلب — تم جو چاہے سو ہین سب ادنی

بولین چرین یہہ منکر تبلا دین — ہم نہ ایمان برے پر لاوین — ابو لکر حق سے منگا ہم یہ عذاب — تب ہی محمد وہی چاہا جب — حکم پہنچا زون دکھا راہ ہدا

سکے سپہ آ بھی وے بد انجام — پھر کہے ویسے ہی سپہ کلام — شاہ عالم نے اٹھا آپ مجھ قول — تب یہ آیات کہ شرح نزول — جانو یہ شبہ عذاب آوے سب

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ
السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا

بولے جب تجھ پہ ہو نہ ہم ایمان — بولی جسم سے جب جاوے جان — پھر کے وہ جسم مین کیا آوے — جسم کو خاک نصب کہا جاوے — زین بد اسکی بھی دے آزار

تب ہے دو دنو کی دعوت مین خدا — بالیقین سورہ بنت بھیجا — شہ کو اور یک خبر تا حشر بعید — چشم و ابرو کو ہلا انہی یقین — اسکا منہہ ہو گیا وہ ہی تبر

خاص مقرر ض جو جنت کا تھا — فرض جناب جب اس سے مانگا — خاص بولا کہ تمہارا تو نہی — وعدہ جنت کا دیا مکر بھی — چاہے جو چیز لے وہان ہی تبر

بولا وہ تجھکو ملے جب جنت — مجھکو تیرے سے نہین کر نسبت — مین بھی جنت مین تب ہونگا — فرض تیرا وہین پہنچاونگا — مسخری ایسی کیا جب دے یقین — حقے بھیجا ہی یہہ آیت کو دہین

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا

بحث یکبارگی کیا شہ سے نفر — اور کفار تھے حاضر اکثر — کئی دلایل سے شہنشاہ امم — کر دیا اسکو بہت ہی ملزم — کافرین ہو گئے سر بستہ تمام — تب یہ آیت کو پڑہا شاہ انام

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا
كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ
إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ
اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا لَّقَدْ
أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا

وہ کیا شاہ سے ایون نکر — کہ یہہ آیت سے یہہ معلوم ہوا — کہ ملک اور عزیر و عیسی — جائینگے آتش دوزخ مین بس لوگان

جو ہی راضی ہوئے جاوے بسقر — انبیا اور ملایک تو بھی — اپنے پوجے سے نہ راضی ہی — بعد مدت انکے وہ شیطان ہر — ایک بنوا کے خیالی تصویر

آپ کفار سے ہو پوجا — حشر مین پس وہی شیطان کے سات — جاوین دوزخ مین کہ تم پوجا — اور بے شبہ عزیر و عیسی — صد رجعت مین مین زیب فرا

یہہ بیان سنکے جب کفار — پائے ہرگز نہ مجال انکار — حسب تقریر رسول مقبول — تب یہہ آیت کا ہوا شرف نزول

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

اور نضر جبکہ تجارت خاطر — ملک فارس گیا تھا خاطر — شاہ جب پڑھ کے سناتا قرآن — لوگ ہوتے تھے وہ سنکر قربان

بعد ملعون وہ کہ پیک محفل — یون وہ قصہ کہ سناتا جا بجا — چند اوباش ہوا سکے عاشق — کہ نبی کر قصص عاد و ثمود

ہر مہینے وہ زمستان اب — یہہ ترین قصہ شاہان عجم — تب یہہ آیات منکر کفین — اور سلیمان و شعیب و داؤد

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ وَإِذَا تُتْلَىٰ
عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

اور ولید ابن مغیرہ بدکار — اسطرح کہتا تھا اکثر ای یار — کہ نبی کے مین عمر سے ہا تھا — اور مسعود لطایف اشہر — یہہ تعجب ہی ہیبت پر سوا — کہ نہ جبریل نے آیا ہم پاس

ابوطالب کا جو تھا ایک یتیم | آوے کیوں اسپہ یہ حیرت عظیم | جبکہ قرآن کو وہ مردود لئیم | یوں کہا ہی دو بدو پر تقسیم | پس مذمت میں وہ ملعون کھا | آیت پاک کنین یہ بھیجا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ۝

اور ابی ابن خلف کا فرد یوں | ہاتھ پر سیدہ اٹھا کے ملعون | کہ کہ ہے کیا یہ قرآن پر دو یوں | پھر کہ تا خار کر یہ ہوا | اور وہ شاہ جہان کہنا

تو جو کہتا ہی کہ مردود خدا | حشر کے روز شاہ بیجا جلا | جبکہ اجزا بدن گرد ہو یوں | عیج کر پھر کے سنا رہا ہو | لاد ینگے اسکے اندر جان کیا

بشر کہاں کہ ترے سب ہو جدا | جبکہ گھا دینگے ان سب کو خدا | جمع کر جان بھر لکھ کو اتھا | نار دوزخ میں یقین پھینکا | تبیان آیات کنین بھیجا حق

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝

آگے عتبہ نے سفر سے کیا کبار | کیا اسباب ضیافت تیار | جبکہ سرور کو بھی بلوایا | شاہ اصطبل اسے فرمایا

کار جب تک نہ ترے ہے تو بیکار | تب پڑا کرنا وہ حکم قبول | جب ابی ابن خلف ناہنجار | دوست عتبہ کا بڑا حامی یار

سنکے یہ خبر وہیں منہ موڑا | اپنے گھر تا کہ وہ رسول | پر ہی سرور سے مجھے پاس جاوے

میری مجلس میں نہ آنا اسکا | دین ابائی کو کیا ترک کہ یوں | وہ کہا میں نہیں چھوڑ نہار

بے ادب کو ہیبت وہ احمق | اس لئے کار کہا ہوں مجبور | یونہی عتبہ نے منایا بیا | پر نہ مانا ہی وہ ملعون زنہار

بولا ایک بات بڑی نالائق | یعنی عتبہ کو کہا ہی وہ لعین | ربر و شاہ کے جا تو بیکار | غوک دے جلد چلے اس خار

آہ عتبہ نے کیا اسکو قبول | دوستی گہری جتا تو نصر | غوک ہو جا وہ دو شعلہ نار

اور گیا جلد وہیں نزد رسول | دین از حکم خدائے قہار | غوک ہو جا وہ دو شعلہ نار

دو نو رخسار جلا اسکے | موت تا کہ اسکو وہ دو دن کے | غوک ناپاک کو دو چنگاریاں | منہ کو جب اسکے جلا ہیں وہ یاں

پس وہیں اسکی مذمت میں خدا | شہ پہ یہ آیت قرآن بھیجا | ایک دن شہ سے کہے یوں اکر

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰي يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاۗءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

سب خدا یوں ہمارے پوچے | نزع طرفین میں ہم کہ تب | اور صنادید قریش اسپر | ایک دن شہ سے کہے یوں اکر

پوجتے ہیں ترے معبود کو ہم | شرط ہی تو بھی یقین ای الرم | دے ملا عین کہ جیسا ویسا | سورہ کافون تب جی بھیجا

یونہی تصدیق میں سرکو تیقیر | اور در دم فضیلان العین | بشر سورت و آیات جلیل | در تفاسیر یونہی وہ موثوق

تا وہ اوائل ہو جو پر کشوف | جب تفاسیر یونہی وہ موثوق | بار ہا آیا ہی تنزیل | دیکھ اسباب نزول آیات

اٹھوان گل نبوت سے گیارہویں سال کے احوال میں در ابتدا ایمان انصار کرام کا رضی اللہ عنہم

گیارہویں سال قوم انصار | ہوئے چھے شخص مسلمان ہی یار | سن ہی انکے ہی ایام تھا سب | حج کے ایام وہ آئے تھے جب | چو طرف جو کبھی وہ جاتے تھے

انکے تب شاہ نے جا اسعد اول | دعوت اسلام کی کرنا ہے حل | پس وہیں سال ہی عاقبہ پر | ایک ٹیلے کے کہ پر جمعہ سرور | چھے ہونے سے تبائے انصار

رافع و اسعد و عوف و عقبہ | خطبہ و جابر بن عبد اللہ | دیکھے وہ شہ کا مبارک دیدار | اور قرآن بھی سنے ہیں اسی | کہ مدینے میں جو احبار ہیں وہ دی

برملا تھے تھے اکثر یہ خبر | دور آخر کا یقین پیغمبر | عقربب ہونے کا ظاہر ہے سبب | یوں کہے کہتے وہ آپس میں وہ

لا دیگ جنکی قرات ہے وہ کتاب | بت پرستی بھی کہ ہے منع شتاب | پس وہی ہی یہ پیمبر ہونا | ہی ظہور اسکی رسالت کا سبب | جاوے اولاد لوی غالب سے

چاہئے لاویں ہم اسپر ایمان | اسپہ قربان کریں ہم دل و جان | یہ کتاب حق کی ہی مظہر ہونا | واقعی یہ ہے نہیں انسان کا کلام | ہی بلا شبہ یہ پیمبر ہونا وہ ہے

وہی قبلے کے برابی دمساز | مشرکی صحبت سے ہوئے وہ ممتاز | ہم یقین سابق اسلام میں | پس وہیں حلقہ ایمان لائے | دولت سبقت ایمان پائے

چو طرف ذات میں اسلام کا غل | چون گلستان میں گلہ پر بلبل | اسی بیعت کو سمجھ رکھے ہیں | شہ سے اسلام سیکھ رہے ہیں | جب مدینے کو گئے ہیں وہ کرام

پس سر حین کہ سبقت کرام | اور یقین انکے تو ابع بھی تمام | ہوئے اولاد نبوت روشن | پائے از ہار نبوت کا چمن | ہوا انصار میں سبقت کے جان

اور خود انکا ہی اندر تعلیم | انکو ہی اس سے یہ پس فوز عظیم | کہ ہوا راضی الہی سے وہ اور | اور کیا ان کے لئے جنت تیار | مغفرت وار جنان میں بسیار

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

خاتمہ

لله الحمد کہ یہ روضۂ پاک	روضۂ حال رسول الملاک	جس سے احوال رسول اکرم	سید عرب و عجم شاہ امم
مژدہ جان کو معطر کرے	اور دل و جان کو معنبر کرے	شہ کی عجرت سے برس بارسے	ساقۂ ہر باغ تک تھے گذر
حسن الجام کا پایا ہی صلہ	رنگ بوقتم کی حق اسکو دیا	ای خداوند کریم کرتار	بحر رحمت کو نہیں تیرے کنار
ذکر معراج کا الشاء اللہ	اب کہوں تیسرے حسن دین کو	میرے اعمال پہ مت کر نظر	کر نظر ابی کریمی کی اُبر
گرچہ ہوئی عمر مری اب سی سال	لیکر تاہی رہا بد اعمال	جب تلک رض و فلک بین قائم	فیض تیسے سے یہ پہنچا دائم
اپنے الطاف و کرم سے یارب	میرے جاجات روا کیجیے اب	تیرے محبوب مکرم کے لئے	محی دین غوث معظم کے لئے
مصطفےٰ واسطے ای رب انام	واسطے آل و صحابہ کے تمام	بیچ میرے صلوات اور السلام	روح پر سرور قائم کے دم

تمت

قطعہ تاریخ تصنیف کلزار نبوت از طبعزاد سید غوث محی الدین صاحب ویلوری

چو نخہ آرست شاہ عبدالحی	گلشنی کو بود بن باشجنت	تخمہ تخمہ زہر خیابانش	کلبی سید تابی بشگفت	بی سر انتظار ہاتف غیب	باغ دائم بہار سالش گفت

۱۲۶۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد قبل کل کلام

بصفات الجلال والاکرام

حمد بیحد اسیکو جی الیق — جو ہی ہر شی پر قادر مطلق
اسکی قدرت کے کارو بار عظیم — ماہ تابان یہ بیٹکا ایک جملک

اسکی قدرت کے بحر کے ای یار — مہر یہ کم جی ایک ذرے سے
اپنی قدرت سے ہو البشر کو خدا — کیا بے مادر و پدر پیدا

جب سجود کیا اسے شیطان — جی ملایک کا کر دیا مسجود
یعنی کر دیا اسے یزدان — کشتی نوح کو بھی وہ جہان

اور قدرت سے کر دیا وہ کریم — کر دیا غرق انکو سب قہار
نار گلزار یکی بار ابراہیم — میں طوفان میں جی ہا اماں

اور قدرت سے اپنے کر کے پسند — بحر احمر سے کر دیا پار
دیا اور یس کو مقام بلند — کیا پھر سے یک سے مردود

اور عیسیٰ کو چرخ چارم پر — پھر کے کام اسے نخالا ہی
اپنی قدرت سے لے گیا اوپر — اور موسیٰ کو جی ہا اماں

سایۂ اسکے ملک کے افواج — عزو مکنت سے شان و شوکت سے
سیر معراج کا دیا ہی راج — اور اپنے حبیب اکرم کو

حق نے اسکو دیا بشان رفیع — حق کی رویت سے وہاں ہوا ممتاز
قرب قوسین سے ہوا سرفراز — یا تو لیشا ہوا امکان میں خطا

جو بفضل عمیم و شان عظیم — یوں لجایا ہی اور لایا ہی
اسکی قدرت کا یہ سما یا ہی — رحمت خلق شاہ عالم کو

بیک کر شرف نبی کی عزت کا — حمد میں حق کے حب نبی ایسا
ہو کے قاصر کہا ہو الخصمی — ایک ہی دم میں لامکاں میں بلا

صلوات و درود بیغایات — نثار اس قمر پہ ہر شام
دمبدم صبح سے بشام و سحر — یہ سفر بس عجیب شان کا تھا

میں ہدایت کے چرخ کے تارے — چار ارکان شرع دین نبی کے
اور اس سنہ کے فرقہ العین — جانا آنا یہ یک آن کا تھا

سیدہ دین کی بنت خیر ورا — جسکے اولاد میں بفضل ودود
اختر تابہ مہدی موعود — اسکی قدرت کا یہ ہی اسکا ہی

ایک کے بعد یک کی جی باری — ایسی ان میں ہے تعلیم شان
دیکھ حیران ہو ملک سارے — شہ کی حرمت سے یہ ہی عجب

ہین بلا شبہ خارج الوقیم — ہو وداع مصطفی کا خدا
ہفت دریا ہین ایک قطرہ سا — پھر ہو کیون ہم حمد نعت ادا

یعنی کر دیا اسے یزدان — اور اسکے بابل بیت جلیل
کشتی نوح کو بھی وہ جہان — کشتی نوح جو ہین بے قبیل

سرکشی اس سے جب کیا نمرود — اور اس سنہ کے فرقۃ العین
کیا پھر سے یک سے مردود — حکمی بس قرب و معرفت کا ہو

اور یونس نبی کو بھی ای یار — ذات قدس ہی جی ہا اماں
تا چہل روز قید رہ دادار — جنکی شہرت ہی جی ہا اماں و ملک

جیسا محبوب خالق کونین ہو — گوہر بحر عزت حسنین ہو — منقبت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ — قدوۂ فوج اولیائے کرام — حامل سر انبیائے عظام
وہ طاہر جیسے اولیا کے کبیر ہو — بیشک شہید پاک نظیر ہو — اسکی مجلس کی فوق تاجسا — رتبے سلام مرتسکان ہو — قرب میں اسکو جو ولایت ہی — وہ سرو لبو نگی وہ نہایت ہی
اسکا ہر نائب گرامی شان — مدح مرشدی مولانی مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین قادری مدظلہ العالی ہو — مقتداء کاہی شیخ زمان
اس زمانے میں خاص میر ہر — مقتدائے زمان ہی شیخ کبیر — ہی حقانی کے بحر کا گوہر — اور معارف کے اوج کا اختر — عالم علم ظاہر و باطن
عصر میں اپنے وہ یگانہ ہی — مرجع و عارف زمانہ ہی — شیخ اشیاخ سید ذات — ذات جسکی ہی معدن برکات — نام عبد اللطیف اسکا جان — ہی لقب بھی جن سے اشتہار
ملک عرفان کا ہی وہ والی — ربنا مدظلہ العالی — سبب تنظیم این سالہ واجب التعظیم ہو — خلقت نور احمدی کا بیان
پہلے لکھنے میں میں لکھا ہی بار — ہین نبوت کے اسمین سے نو انوار — اور نسخہ جو میں لکھا دسرا — نام گلزار ہی نبوت کا — اس میں اس شاہ کی ولادت
با صفا ذکر سرور عالم — فصل حق کیا ہی میں نے رقم — نیسرا ہی یہ نسخہ پر نور — اس میں معراج کا لکھون کچھ — گیا رہوین سال گنج نبوت سے
اس نسخہ دین کی ہین برکت سے — ذکر معراج کی بھی مرحمت سے — کرکے دیباچہ مختصر آخر — ہی بہار نبوت اسکا نام — دیجئے حق جلد اسکو رنگ تمام
لکھنے معراج سرور آخر

معراج شریف کی تاریخ اسرا اور معراج کی تحقیق اور معراج روحانی وجسمانی کا ثبوت

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

پاک ذات ہی جو لے گیا اپنے بندے کو رات رات اب والی مسجد سے پرلے مسجد تک جسمین ہم نے خوبیان رکھی ہین کہ دکھا دین اسکو کچھ اپنی قدرت کے نمونے وہی سنتا دیکھتا ہو

اعظم معجزات پیغمبر — اور اخص خصائص سرور — اسکا معراج اور اسرا ہی — نہ شریک اسمین کوئی دوسرا — یہ خصیصہ اسکا ہی مخصوص
یہ خصیصہ وہ شاہ دین کے سوا — انبیاے نہین کسیکو عطا — اسکی تکذیب اصل ایمان ہی — اسکی تصدیق اصل عرفان ہی — معجزہ یہ اسیکا ہی مخصوص
ہو گیا پیشوا سے صدیقین — سید و مقتدے صدیقین — اسبق سابقین تھا اول — اصدق صادقین ہوا اکمل — تب سے اسکا لقب ہوا صدیق
حقتعالی کیا ہی اسکو عطا — پس فضیلت ہین وہ ہوئی اکثر — مخالف قول آئے ہین اکثر — حکمت سبقت تصدیق کی — کیا بوبکر کی سب تصدیق
اور بعضے کہے ہین ہو جو تم کو — کہ وہ شوال کی تھی یا رجب کو — اور کہے ہین محدثین علما — بعضے اسطرح سے کہے ہین یقین — مدت قربت و خلافت کی
اور بعضے کہے ہین ہو جو تم کو — بست و ہفتم رجب کی تھی وہ شب — کہے اکثر کہ یہ شب تھی — شب تھی رمضان کی وہ رمضان کی
اور نبوت سے شاہ کے ایجان — بالیقین ہا رہوان برس تمام ہوا ان — جو گیا شہ حرم سے تا اقصی — بارہوین تھی ربیع اول کی
اور بعضے کہتے ہین روح سے در خواب — ہوا معراج شاہ کو دریاب — اسکو کہتے ہین چلنے اسری — اور افلاک پر کیا جو عروج — اسکو معراج بولتے ہین ہوج
دوسرے قولون مین روح سے بتمام — ہوا معراج اسکو باکرام — کہے بعضے محققین کبار — پس ہین سے بحال بیداری — ہوا معراج شاہ کو کئی بار
وحی ہین جانب خدا یقین — اس سخن ہین کچھ شبہ نہ شائبہ — بعض اوقات شہر کے ہین — باوجود اسکے متفق ہین تمام — ہوا معراج اسکو بیداری
تاکہ محسوس کی سی شی سامی — کرے شاغل نہ انکے دل زنہار — پر ہین بیداران کے دل تھمین — جو کہ وقت مراقبہ حضور — کہ منامات انبیاے کرام
جسطرح ابتداے بعثت مین — بسکہ رویا صالحہ ہو وہین — پہلے ہوتا ہی جو بہ عالم خواب — بہر تبیر ہی وہ ای گیانی — تا بہ بیداری ہو وہ انسانی
عالم خواب مین ہوا حاصل — قاضی بوبکر نے کہا بصواب — کیونکہ عاجز تو ہین انسان کے — وحی کے بار کو اٹھانے سے
یون ہی معراج اول کی کامل — تا کہ معراج حال بیداری — وحی کاحق کے جو ہی بار عظیم — اگلے بعثت کے ہی منام ہین جا
اور کہے بعضے عارفین خیار — کہ ہین معراج شاہ کے بسیار — ہو وہ انسان بغیر دشواری — اور کئی عالمون نے یون لکھا
از حرم تا بمسجد اقصی — بعضے بولے کہ حق سے اسری — من بیداری ہین تو ای ایک — اور سو اسکے روح سے ہین تمام
عالمان یون دیتے ہین جواب — انکا ہی یہ جواب بغض صواب — اور اقصی آسمان پہ تمام — قول پر اپنے آیۂ مذکور
اور علامات مسجد اقصی — یعنے تخصیص ذکر اقصی جان — روح معراج ہی بروح منام — لاتے ہین وہ دلیل ای سرور
اسلئے ذکر خانہ رزدان — پس تصدیق مصطفی جائز — جو کہ آیا ہی یہ بوجہ قرآن — کہنے کے یہ سبب ہی قریش کے انکار
اگر استثنا ہی بوجہ در قرآن — یہ حدیث صحیح و مشہور — سیر اقصی مین ہی غرض کفار — جب جگر گوشے شاہ ہی یہ بیان
ابو جہل شہ سے باامتحان ہوا — اسنے جن اس بیان مین کیا دھوکہ — بلکہ آیا ہی یہ سبب ایجاز — بھی در قرآن

رویت جبرئیل پر بضعے — پر سکے ہیں محققین رکھ کے یاد — حمل سکا سمجھ اگر چہ کیسے ہو — ہوتا معراج گر یہ عالم خواب
کاروان قریش اہل عناد ہو — اور ذات ہیں جو کہا خلاق — تا کہ ہوتے اس استبعاد — حق دشمن کی بسبب کہتا
اور معراج ہو اگر بہ منام — کیا فضیلت اسمیں اور اکرام — کیونکر ہر شخص جنت اور سقر — دیکھ سکتا ہی اپنے خواب مدر
مختلف گرچہ آئے ہیں اقوال — کیف معراج روح ای جسمانی — لامکاں تک ہی لیگیا بستر — خوابگاہ سے بجسم روح شریف
اور یہ معراج سرور اکوان — جو شیاری ہیں ہی ہوئی جان — بعد کے محدثین علما — اور متکلمین اور فقہا
سب اسی پر ہیں اتفاق کیے — اور جو ان مخالفو کو دیے — اور کوئی ہو قت اسلام — بدعتی مذہبوں سے بھی ای ہمام
اصل معراج کا نہیں منکر — کیفیت میں خلاف ہی ظاہر — پر صحیح سب کے پاس ہی یہ سخن — ہوا بیداری میں بروح و بدن
از حرم تا بمسجد اقصی — جو کہ سب سر سے ہے بالا — اور سموات کا ہوا جو سیر — ثابت اخبار سے ہوا بالخیر
وے احادیث پاک ہیں مشہور — پچھلے کتب میں حدیث مسطور — اور تماشا سبھی عجایب کا — جا بجا دیکھا غرائب کا
جو اخبر احاد سے معلوم — اسکا منکر ہی جاہل و محروم — قیس اصحاب میں بڑا راوی — سینے ہو بکر اور عمر عثمان — چاروں میں مرتضی علی ہیں جان
ابن مسعود و مالک بن صعصعہ — اور ابن زبیر ای ہمسر — اور ابو ایوب ہی جو انصاری — ابو ذر غفاری — ابو حمزہ ہی ابو امامہ ہی
اور حذیفہ بھی جو یمانی ہی — مشاہ کی جسکو رازدانی ہی — ابو سعید اور بلال — اور عمران بن حصین و جلال — شیخ علامۂ زمان صفوی
ابو درداہی ابو امامہ ہی — ابو سلمہ ہی اور اسلمی ہی — اور ابی بن کعب ہے نیک سیر — عایشہ زوجہ شیخ دوران — آنجانی علیہم الرضوان

حاضر ہونا جبرئیل کا حضور پر نور میں سید المرسلین کے اور لیجانا حضرت کو مسجد اقصی تک

سینے وہ تربہ الجلیل ہے — اسمیں زمزم کا ای فوج پی — اور معارج میں واعظ مرعی
مختصر کچھ انہیں کتب سے بیان — نقل کرتا ہوں دیکھ حسن بیان — اور ہر طرز وعظ اور تذکیر — کرتا ہوں چند حدیث بھی تحریر — ہی روایت کہ بادشاہ عزت
پڑھ عشا کی نماز ای مقبول — استراحت میں جب ہوا مشغول — جلد از بارگاہ رب جلیل — حکم ایسا ہوای بر جبریل — چھوڑ کر صومعہ عبادت کا
اور اطاعت کا کارکر تو سر تاج — حج کی شب ہی لیلۃ المعراج — اور یہ بول دے یہ میکائیل — تا کہ طیار ہو وہ یا تعجیل — خدمت احمدی سے ہو ممتاز
اور مرافیل کو یہ کہدے بات — ایکدم حور کے کے تا تخت — قیس اور رضوان سے کہدے آب — ہاستوار ہے وہ جنتوں کو سب
اور مالک کو بول یہ بات — جند دوزخ کے تا کریں درکات — اور دریا کو بول تا فرحت — موج زن تا نہ ہو وہ یکساعت
اور بارہ کو بول تا دے یہ — تھوڑا اپنے سے تیز باز رہے — اور جوروں کو بول جنت کے — پس لیں تا لباس عزت کے
اور زبور سے بھی کہدے سنوار — صفا بصف کنوز ہیں مقطار — جرخ اطلس کہ خوب نیت سے — ہاتھ قسں لباس عزت سے
اور کرسی کو حکم یہ کیجے — زیب دیں سر کو تاج القدس سے — اور سب انبیای اکرم کو — اس شارت سے کر مبشر تو
اور رواج سے قدیسی کیکر — انکی ارواح کو معطر کر — برق رفتار یک براق کو لے — اور اس مرغزار جنت سے
پاس میر حبیب کب جا — اور کر عرض یا رسول خدا — حق نے مجھکو سلام فرمایا — ہی مجھے آج یہ شب معراج
الغرض حکم سن سبھی روح امین — جیکہ پہنچا ہی آبہ خلد برین — دیکھا اس مرغزار میں مشا — ہو مبارک یہ منصب معراج
پر ہیت انمیں یک برق تیز — سر جسکا اپنای کھڑی انگیں — چرخ سے میں چہل ہزار برق — دیکھا مرقوم ہی محمد نام
شوق دیدار سے ای کہ تعین — جب ہے ایسا کھڑی ہو نیں انگیں — اسطرح کہنے دو گھڑی ہی تب — اسکے نام محمد اقدس
ابن عباس سرور روایت ہے — آگیا کہ سرور رسالت ہی — پوچھا جبریل کیا ہی غم کا سبب — پس اسیکو یقین ہو ہی ناظر
آیا آواز روح سے من — داغ عشق محمدی سے جلے — دیکھا جب داج اسکے یوں جبریل — قلب بیدار خواہیں انگیں
گو کہا سرور رسالت ہی — آکر کیا خواب میں عشا پڑھ کر — ہم مانی علی کی ہیں کے گھر — آیا آواز روح سے من

دیکھا بستر سے اٹھ کے بے تعجیل
پاس میرے گھر ہی آ جبریل

مجھ کو پہنچا طرف حق کے سلام
گہ نہ پایا کوئی ترے آگے

تیرے بعد از جمی کو فی ناپائے
مجھکو جبریل یک سبک رہوانی

ایک چابک دراوڑ یا نوزانی
تازیانہ ہزار مژدہ کا

جبھی میرے ہاتھ میں وہ آبکا دیا
جن نے زمزم سے کر وضو بہ طواف

انکے کعبے کا پس کیا طوفاں طواف
اور سندس کا جلد و ستار

لائے تھے سبز رنگ پُر انوار
سطر اول میں اسکے ای آگاہ

تھا محمد لکھا رسول اللہ
لایا رضوان وہ عمامہ تب

اور ملایک چہل ہزار سمات
حق نے مقبول کر کے ان کی دعا

عرض حق سے کے ملک رب
اور کہنے دیا بہ عزرائیل

پاس حضرت کے انکو سب بھیجا
اور بڑھا دین وہ آب خوشحال

اسنے چھڑکا وہ نور حسن جمال
تب یہ ہر دو فرشتگان جلیل

لیے جبریل اور میکائیل
پھر کے دل کو اسکی جا میں جب

وصل سینے کا کر دیے میں تب
سیر ملکوت اب تو کرنا ہی

عرش کے بھی پرے گذرنا ہی
خوف و دہشت نہ تھا دل پر

اور ایک قوت عظیم و فخیم
اور ہی ساتھ تھے اسرافیل

ساتھ ہر دو کے اور ملک بے مثیل
لے چلے مجھ کو اسکوای خاطر

بس دبا یار کاب کو جبریل
حور و غلمان مقربین ملک

پس ہوا میں براق پر اسوار
انکے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں عجب

حکم حق کا ہوا بروح امین
ایک پرے کو وہ اٹھا یا تب

ناقہ تھا رکاب کاب جبریل
وہ کہا یہ مری سعادت ہی

تیری خدمت سے مجھ کو عزت ہے
یک روایت ہی جب شہ اکرم

رکھا اپنا رکاب میں قدم
پر جب خدا محمد عربی

سرور انبیا محمد ہی
یک روایت ہی شاہ ای یار

یوں کئی عرض ہی شاہ ابرار
حشر میں بھی مجھے ای شاہ کریم

دے سواری اپنے شان عظیم
اور پکڑ رکاب تھا جبریل

باگ پکڑا تھا اسکی میکائیل
شہ و رکعت اتر نماز پڑھا

اور مدین کو جبکہ آ پہنچا
بعد رہنمای راہ ای جائی

یک طرف یک ہزار منزل نے
تاج پاؤ تو تین لیسی

جبھی سرور کا کیا پیغام نے
اور دو رکعت کیا نماز ادا

میرے کاسہ یا پاؤ نعلین باز میں
سرخ یاقوت کا بھی یک ٹکڑا

تھے منور کئے اسے ای رشید
پس پکڑ جبرئیل ہاتھ مرا

لائے جنت سے تھے ملک وہاب
اور یہ تھا یک سطر میں محمد نام

چار سطر میں تھی باصفا مسطور
اور حبیب اللہ و خلیل اللہ

تھا محمد لکھا نبی اللہ
حکم حق سے یہ تھا وہ سطر

دوے ملایک درود پڑھتے تھے
پڑھتے تھے ہم درود سرور چہار

شاہ سے وضو کیا ہی شتاب
اور رضوان لیگیا یہ جنان

روض انکار میں بھی ہی مسطور
میرے سینے کو شق کر کے مین نے

اس شہ انبیا کو چومتے بار
اور انوار دیکھا اس رات

قلب میں پاؤ وہ رسول کریم
اے ستر ہزار تھے یہ ستار

اور کہا ہی باگ میکائیل
اور کہا ہی براق پر اسوار

لیے اسی ہزار سید عرب
ہم رکھے میں ہزار پرد و نعلین

میں کہا اسکو تو ہی اہل فخار
فضل ہے اپنے دوے مجھ کو رب

مان خوردار با ادب ہشیار
ایسی محکوم ہو گئی دردم

عرق اسکے ہوا بدن سے رواں
شکر ہی تاج فضل بار ہی سے

ہو ہی منت تری سواری سے
رہروان ہو گئی براق ای مار

مثل بجلی کے اسکی تھی رفتار
کہ تری ہووے گی یہ ہجرت گاہ

پڑھا وہ رکعت بیان نماز کی
پڑھا وہ رکعتین شہ امت

کوئی پکارا ای شہ کو ایک طرف
اور بولا کر مستعد ایسی

اور دوڑے شہ انبیا ای شرف

پوچھا یہ کون ہی کہا جبریل
السلام علیک یا آخر
سب جوانی گذر گئی مسکی
اسی نہ ہے آہ سب فانی رسول
بھی روایت ہی شہ کیا ہی
پہلے اگر کیا سلام وہ جو
پھر وہاں سے غرض رسول خدا
اسکے مسجد مین سر و امت
اور اس شاہ دوسرا پو نام ا
شاہ عالم کنین کے مین امام
سرخ یاقوت سے تھا اسکا پر
جان معراج ہی اسی کا نام
اور ہر یک فلک کے تابعدار
سر و موج کے وہ مین دیکھا
بیس پر پانچ ہزار سال اگے
اور جب اگے اس سے مین نے برہا
نیلگون رنگ متھا وہ دریا کا
اور ستر ہزار حق کے ملک
اور دامن زمین کو اسکا لکھا
وہ کھڑا اسپر جو قدم کو رکھے
کین اس آسمان اول مین
پوچھا کیا حق سے بلا ہی تو
اور ہر یک فلک کے تابعدار
ہوتا سرور دیکھ سو یہ مین
دیکھ جنت مین اپنے وہ اولاد
مجھ کو خوش یا حق سے جا ہی
ایک لڑکے بدل اس ہی کی مثال
یہ جو دیکھا وہ سید کونین

اگے گذر جب اک جماعت پر
بولا جبریل کہ جواب سلام
جو پکارا ہی وہ تجھے ای نبی
اور مکہ و مغرب سے ابلیس
قبر مین وہ نماز پڑھتا تھا
الغرض بعد اسکے خیر و ز
باب مسجد کا ایک حلقہ تھا
اور ملایک بہت سے اجلال
فضل کا اسکے سب کے اقرار
یون کہا ہی وہ سید بہر
ایک پایہ تھا اسکو روپے کا
ہر مقام ایسا تھا اعزاز سمجھو
سیر جانب اشارتین کر کے
ستایہ آسمان ہی ستارے زمین
تب ہے مین بھیجتا ہون تجھ سو سلام
وہ معلق وہان ہوا مین تھی
اور جب اس سے اگے مین برہا
رکھ وہ بار پو مین نے اپنا قدم
اور وہ بحر فلک مین مین دیکھا

احوال آسمان اول

اسکا دربان جو تھا اسماعیل
اسکو روح الامین جب بولا
حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے
پوچھا یہ کہ مین اسکا سبب
مجھکو جبریل نے کہا یون تب
رصفین باندھے ہین کھڑے ہی
کہ تبھی تم کو وہ ہوتے تھے
کہا ان بندگو نکا ہی یہ مثال

رو بہ وشاہ کو متاب اگر
شب دیا ہی جواب شاہ انام
مضاہ ملعون او رشقی ابلیس
کرتا گمراہ انکو پر تلبیس ہ
پھر سلام نماز کر کے ادا
نیک و بد قوم پر کہی گذرا
باندھا اسکو پرای اگہ
وہان آنے سے منہ کے استقبال
اور بشارات بھی دئے بسیار
مین نے فارغ نماز سے ہو کر
پایہ سونے کا تھا اسے دوسرا
راہ ستر ہزار برس کی ہو
وے بشارات سارے دیتے تھے
ہاتھ مین آپنے وہ لیا تھا قلم
اور ہون منتظر برای دوام
اسکی ڈیوڑھی برس کی گھیرائی
خازن باد پر دمین صبحا
اس فلک پر جو تا ہو نہین اسدم
پر تے تھے ستارگان ہما

یون کہے ہین سلام ای کل
شہ سے پوچھا تب یہ عرض کیا
ہی بھلا تو ہین جواب دیا
جو کے تجھ سے سلام مجھکو آ
یون کہا شہ کو دیکھ ای آگاہ
اپنے اعمال کی جزا و سزا
اب بھی باب محمد یکتین
اور پیغمبران بھی سب آئے
اور ہوئی ہی اذان بخوش آواز
دیکھا مسجد کے جب کہا ہر
دو پران سبز تجھ زمرد کے
اور ہر یک مقام پر بیشک
پس وہی اس برای کے جان
وہ کیا جلدی کے مجھکو سلام
شکر ہی فضل سے خدا کے آج
اسکی سو سو ہزار زنجیرین
مثل سر دلی تھی وہ یک دریا
حاکم حق کا ہوا ایسون تب
مختصر پہلے آسمان کا حال
مین ہون جبریل اور میرے سات
دیکھا با ہزار حق کے ملک
ہر دو جانب مین اسکے تھے دو
ہی بہشت اسکے سیدھے جانب
مجھکو جبریل نے کہا یون تب
مجھ کو جبریل نے اشارا کی
جہاز ہوتے تھے تجھ کے جو تبھی
صدقہ اللہ جو یکدرم دیدین

بالسلام علیک ای اول
وہ جو بولی وہی بچ ہی بولا
گر تو دیتا وہان جواب اسکا
مین ہر اہیم موسی و عیسی
اشہد انک رسول اللہ
اپنے سر نخ مین دیکھتے تجھے
اس لئے ہی سچ تو کہتے ہین
حقکی حمد و ثنا بجا لائے
اور اقامت ہوئی برائے نماز
کہ کھڑی یک سرتیے تا بہ سما
آسمان و زمین جس مین چھپے
ظاہر عین یقین فلک یکلیک
جبکہ مین نے ہوا ہون پیش وان
اور اسطرح سے کیا ہی کلام
کشور آرزو پو پایا راج
ہوتے تھے وہ بحر مین ای خبر
تھے لگے بند مضاہ و باد سمین
آسمان پر فلک وہ پہلا تھا
ای فلک جلد ہو تو ساکن اب
سنہ کیا ہی بیان برین منوال
ہی محمد امام موجودات
تا بجان اس ملک کے تھے پیشکم
گاہ دیکھے او ہو بھی گاہ اودھر
اور بائین طرف ہی اسکے سقر
ہی طاعت ہی ان فرشتون کی
تبھی خوشے وہ کھاتے تھے سبھی
سات سو ایک کے عوض لیوین

مین پہ ال کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ میسے اچھی زمین مین ایک دانہ بو دیوین۔ اور اس سے ایک بھارا گے اور [illegible] سات

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ یعنے مثال ان لوگون کا جو خرچ کرتے ہین اللہ کی [illegible]

شاخیں لگیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشے میں ساٹھ سو دانے رہیں۔ پس ایک دانے کے عوض سات سو دانے حاصل ہوویں

اب ہیں گنتا ہوں چند صد بہتر
کونسا صدقہ ہوگا فاضل تر
اور ترا نفس کھل لاتا ہو
اور تب تن درکار اصلا
بوہریرہ سے ہی روایت ہی
نخل اسبات پر انھیں لایا
اور ابوذر نے یوں دیا ہی خبر
کہ سو گندرت کعبہ کی
مگر وے لوگ اسطرح جو کہ بے
مال کو اپنے دیتے ہوتے
مال کی دوستی میں خلق زیاد
حقتعالی نے اس سے پوچھیگا
کہ بندہ تو پاک ہی یارب
اور فلان شخص تن برہنہ آ
میری نعمت میرے بندوں کو
کہ مسلمان یک مسلمان کو
یہ جنت کے اسکو روز جزا
یوں ابوموسی اشعری نے کہا
گر نہ طاقت کسیکو پر ہووے
پوچھا یارسول اللہ کہ ای حضرت
پوچھے اسکا ہی گر نہ بابا
ہی صدقہ ہوسکے حق میں تب
امر معروف ہی ترا صدقہ
اور بصارت ہوئی ہی جسکی تباہ
اور کچھ آپ دیوے اپنے
میں بند کر رسالہ صدقات
بولا جبرئیل یہ کہاں ہے
دیکھا ایسوں کا جو عذاب الیم

بوہریرہ ہی سمجھ منقول
اسکو حضرت کے بون کیا ارشاد
عزت وجاہ ومال اور ثروت
تب وصیت کرے تو عاجز ہو
کہ ڈر وبخل سے کرو پرہیز
کہ وہ لوگوں کو آہ خون کے
دیکھا تب زیر سایہ کعبہ
یعنے جو ہیں نوگزے دار
لوگ ایسے نجات پاوینگے
بوہریرہ سے نقل ہی ای یار
اسکو حق سے خطاب ہوویگا
ہیں الکتین دیا ہی تو نے
آج کے روز ہی رحمت سے
سبز پوشاک پاک جنت کا
اور مسلمان پلاوے پانی جو
صدقہ لازم ہی ہر مسلمان پر
تب شہ انبیا کہا ان سے
کہا جسنے نہ کمر کشیدہ ہو
پوچھے گر یہ بھی اس سے ہو سکے
اور ابوذر نے یوں دیا ہی خبر
اور سمجھ جس نہیں ہیں مردم
سنگ وخار وغیرہ ہیں جو یا خار
ڈالنا بھی ہی صدقہ یک دیا ب
ذکر معراج اب لکھوں ہیں ہی
کر رکوع وسجود میں جلدی
اب تو قرآن حدیث دریاب

اور کیا عرض یا رسول اللہ
کہ تو جسوقت تندرست رہے
ایسی حالت ہیں صدقہ دیوے تو
تب تو مالک فلاں فلاں کہ دو
تجھ سے اگلوں کو وہ ہلاک کیا
اسکے جاستہ ہیں جلتے ہیں
جب پڑی آپ کی ہی چہرہ پر نظر
کون وے لوگ ہیں کیا ارشاد
مگر وے لوگ جو بری خصلت
بعد فرمایا ستر عالم
ہووینگے ہر قوم لوگ ایسے کم
کہ قیامت کے روز ای ماہر
اور کپڑا ہیں مانگا نہ دیسے
کہ فلاں شخص جو کہ جب ہووے
اب ہی سوگند میری عزت کی
کہ رسول خدا نے فرمائے
اور مسلمان ہووے جو ہیچ ہووے
حق پلاوے کم سے کم اسکو وہاں
کہے یارو نے یا رسول اللہ
جو ملے اسکے آپ بھی کھاوے
شغل ایسا جو ہووے حاجتمند
خلق کے ساتھ خیر کرنیوالے
کہا لوگوں کہ شہ نہ پچھاوے
کہ کہا بادشاہ جن وبشر
کہ تو نے ہیں اپنی مسیبتی لوگوں
کہ خلائق کو جس سے ہو آزار
لے سپر ہی حق سے اجر وثواب
کہ خبر دوں وہ بات حق کا ہی
نہیں تبدیل کرنے والا کوئی
اتنی ہابت انہوں کا خوف عذاب

اب کچھ اسکے کہیئے آگاہ
ہوش اور عقل وبصیرت سے
اسکا اجر عظیم ہیو تو
امین کیا ہی ثواب بتر تین
مار کر ان کو زیر خاک کیا
اور حسرت کے ہاتھ ملتے ہیں
کیا ارشاد فرمایا وہ سرور
وہ بڑے مالدار ہیں رکھ یاد
دل سے ہو طالب رضا خدا
ہووین ہر قوم لوگ ایسے کم
ایک بندہ کو لاکر ہیں حاضر
تب تو کپڑا نہیں دیا ہی مجھے
اسکے کھانا نہ پیسے مانگا تھا
اور کپڑا جلال وعظمت کی
کہ رسول خدا نے فرمائے
یک مسلمان اسے کھلاویگا
خالص دل سے ترشراب پلان
جم کر اب اسے کہیئے آگاہ
صدقہ مسکین کو بھی ہیچ ہووے
کہ ہے تاریکے ہے ظاہر سے
اسکا اجر عظیم ہیو تو
امین کیا ہی ثواب بتر تین
مار کر ان کو زیر خاک کیا
اور حسرت کے ہاتھ ملتے ہیں
کیا ارشاد فرمایا وہ سرور
وہ بڑے مالدار ہیں رکھ یاد
دل سے ہو طالب رضا خدا
ہووین ہر قوم لوگ ایسے کم
ایک بندہ کو لاکر ہیں حاضر
تب تو کپڑا نہیں دیا ہی مجھے
اسکے کھانا نہ پیسے مانگا تھا
اور کپڑا جلال وعظمت کی
کہ رسول خدا نے فرمائے
یک مسلمان اسے کھلاویگا
خالص دل سے ترشراب پلان
جم کر اب اسے کہیئے آگاہ
صدقہ مسکین کو بھی ہیچ ہووے
کہ ہے تاریکے ہے ظاہر سے

بخل کی برائی

افضل صدقہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

کراوای نماز مین ناخیر — ویل ہی ان نمازیون کیلئے — جو نمازون سے غافل ہین
کرے سستی پڑھین وقت اخیر — ویل ہی مراد سخت عذاب — ایسے لوگون کو ہوجو رہے غافل
کرہ دنیا کے ہمین گرفتار ہین — اوّل وقت مین نہ پڑھے کے نماز — وقت آخر پڑھین جو ہی دوسرا
ہین حضور سے یہ وہی ہی خبر — یارسول خدا ہی کونسا کام — دوسرا پڑھنا وقار علام
مین کہا اور کونسا ہی عمل — کرنا نیکی ہی والدین کے ساتھ — اسمین حاصل ہی خیر اور برکات
مجھکو اسطرح جب کیا ارشاد — کہا رادی نے مجھکو پیغمبر — اتنے باتون سے تب یہ ہی خبر
یہہ حدیث صحیح ای بھائی — اور عبادہ ابن صامت سے — یون روایت کیا ہی حضرت سے
جسنے انکا وضو کرے بہتر — اور پڑھے انکو وقتون پر — اور بجالاوے انمین خوب خشوع
کرے جسنے اہتمام ایسا — حقتعالی پہ عہد نا جو — اگر نہ چاہے عذاب دیوبگا
جو عمر ابن خاص کا ہی پسر — نام عبداللہ جسکا ہی مشہر — کہا یک روز مصطفے کے حضور
تو قیامت کا روز جب آوے — بالیقین وہ نماز اسکے لئے — جانو ہوگی نور اور برہان
اسکی خاطر نہ نور برہان ہو — اور نہ ہووے نجات بھی اسکو — اور فیامت کے دن وہ نہضت صفات
اور اُبی ابن خلف جو تھا — اس سبب کو پتا دیوے خدا — اور ہووے اسکا محشر ہامان
وقت کے نماز فرض کا جب — جلد تر بندہ مسلمان تب — جانے اچھا وضو بھی لاکے جو شوع
نہ ہے ایسا ہی حال اسکا دم — بخشین جاتے ہین گناہ تمام — اور کبائر کو چاہے تو یہ
اوّل وقت جو نماز پڑھے — آسمان پر مین اسکو لیجاتے — اسکو جو تا ہی ایک نہ یقین
کہی ہی حق نگہ نے مجھکو — جس طرح تو نگہ رکھا مجھکو — اور پڑھے غیر وقت پر جو نماز
یون یقین اُسنے سمجھ لے تو — کہ یشین پڑھنے کہ نہ ہے کو — مارے تین مرتبہ فرشتگون نے یقین
نماز کی یک تمثیل اسکے بھائی کو — دفن کیے وقت گور مین ہی گری — بھائی جب اسکا اپنے گھر آیا
دیکھنا کیا ہی قبر مین اسکے — آگ سلگی ہے زور وقت سے — اسنے گھر کے قبر کو موچا
وہ کہی کہ ہے تو وہ دیکھا ہے — ای برادر مجھے پر چنبای ہے بات — کہا دیکھا ہو نہ نے جو اب
آہ صد آہ ای مرے بھائی — بد عمل تھا یہ سن کا تیرے — نفس اسکو فگار نہ چستی
ہی اسیواسطے یہ سخت عذاب — قبر مین اسکو آگ کا در ہے — اوّل وقت ادا نکو انداز
الغرض شاہ دین نے فرمایا — اور آگے جب اسی سے ہین نے چلا — اور یک قوم پر کیا ہین گذر
کہا روح الامین نے میرے سات — یہہ ہین جنکے جو ہونگے نکلات — نگرین جو مغفلون کے اُپر
کیا قرآن مین رب نے ہووے بات — شان ہین کے جو نہ دین نماز — اصل کے یہ عذاب ہی اُنپر

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مسلمین سے لوگ یہہ اصلا — بخل یہہ ہے کے واسطے ہی بھلا — جانے دینے نہین ہین کا زکات
پوچھ یہہ روایتون سے ہی — کہ کسے خاتم الرسالت ہی — اور گلے مین لپٹ لیوے گا
کہ نہین کوئی صدقہ زر و مال — مال کا حق ادا کرے ہر سال — نہین دنیا ہی مال کا وہ زکات

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ

یعنے کہتا ہی قادر متعال — جن کو ہم فضل سے دیے ہین مال — بخل کرتے ہین اسمین زر سے
بلکہ ہے انکے واسطے ہی بُرا — کیونکہ نزدیک ہی وہ جرا — مال زر انکا طوق ہووے گا
کہ ہے خاتم الرسالت ہی — مال کا حق ادا کرے ہر سال — نہین دنیا ہی مال کا وہ زکات

جانو نماز وجہ جنت کی — فضیلت — زکوٰۃ کی فضیلت — حکایت — نماز ہین اس قدر کی تاکید ہے

پر فنایت کا رو در آوے جب — مال کو اسکے جمع کر کے سب — تختیاں آہ اسکے بنوا دیوے — اسپہ دوزخ کی آگ سلگا دیوے — تختیاں جبہ اور گرم ہو جینگے
اسکے پہلو پہ اور پیشانی پر — پشت پر اسکے داغ دیں ستر — تین حصے کر یہ چوتھا خاص لے — شاہ دین اسکا یہ سبب لیگے — اسکے داغ دیوینگے اسکی پشت جو
اور داغ جبین کا یہ بھی سبب — کہ وہ سائل کو دیکھتا تھا جب — اس سے ہوتا تھا جلد بے چین بخیل — تا نہ مانگیں کبھی مال کہیں — داغ دیوینگے اسکی پیشانی پر
کہ وہ سائل کو چشمہ دیتا تھا — اور نہ اس سے کچھ لیتا تھا — جبکہ وہ تختیاں لگاوینگے — واسطے اسکے پھر وہ لاوینگے — بیٹے کر بار بار گرم وہیں
جو یہ احسان جو اسکا ہی معاوضہ — ہے نزدیک ہر بشر کے یہ — کہ کے احوال اسکا استفسار — حکم بندہ وہیں سب کے جہار — جاوینگے جہنم طرف اشرار
اور جو زیور نہ ہو سونے روپے کا — فرض اسکا زکات بھی ہو گا — عمر بن شعیب سے سنتے — نقل کرتا ہی اپنے والد سے — اور وہ اپنے پدر سے سنکر
کہ رسول خدا کی خدمت میں — ایک دن بیٹھے تھے مسجد میں — اپنے باتوں میں تھے وہ مصروف ہوا — زرد کپڑے پہنے ہوئے دو شخص — پوچھے حضرت سے پھر وہ دونو
وے کہے عرض یا رسول خدا — نہ کسے اسکا ہم زکات ادا — نے کہا اسکو دوست رکھتے ہیں — کہ وہ شخص سفر میں ہمسایہ
وے کہے عرض ای شاہ ابرار — ہم نہیں جانتے میں ہمسایہ — ملائکہ اسکی کہاں کو لیجاوے — کہ وہ شخص سفر میں ہمسایہ
تو زکات اسکا ہر برس لیجئو — آپ کو لوگ سے بچا لیجئو — یہ حدیث صحیح ہی بے تحمیل — اندریں باب حنفیہ کی دلیل
کہ یہیں گذرے ہوں یک جماعت پر — نصتین انکے پاس سے پھر کر — نوشت مردار کہتے تھے
یونہی مردوں کا چھوڑ کر غربت — آہ فضل زنا میں تھے برابر — رکھے مال حلال بد انجام
حسنعالی کہا ہی قرآن — حق میں اہل زنا کے ہی فرمان — وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا
اور بد اصل مسیح بری ہی راہ — دیوے حق اس سے سوز کو نجات — ابن مسعود یوں دیا ہی خبر — پوچھا میں نے جناب پیغمبر
کہا میں نے کہ ہی گناہ بڑا — کہ تو ہمسر کسی کو حق کا کرے — کیا حالانکہ وہ تجھے پیدا — بولے ہاں کہ یہ گناہ ہی بڑا
شاہ کہا قتل پھر ہے بچے کا تو — کہ ترے ساتھ وہ بھی کھاوے گا — بخل سے لوگ جاہلیت کے — اپنے بچوں کو قتل کرتے تھے
پھر کیا عرض یا رسول خدا — اور بھی کونسا گناہ ہی بڑا — کہا ہمسائے والی عورت سے — ہی زنا ہی بڑا گناہ سے
اور دوسری خبر میں پایا ہی — کہ زنا جبکہ کوئی کرتا ہی — اس سے ایمان اسکا ہو جدا — سر پہ رہتا ہی کے سائے سا
بیہقی ترمذی ابوداؤد و — کے اسکی روایت ای مسعود — اور رسول خدا نے فرمایا — بار دے وہ فعل بد جب کے
ایک دن ان کے پاس پہنچا جا — شاہ مثل تنور میں دیکھا — بس وہ سوراخ تنگ تھا اوپر — ایک شب میں بخواب میں دیکھا
جو تھے اسمیں نکلنا چاہتے تھے — پھر وہ بھی اسمیں گرنے تھے — مرد و عورات اسمیں تھے ننگے — اسکا پایں جدا بسکشادہ تر
اور فرمایا نبی نے مسند — کہ ڈرو تم زنا سے باز رہو — کیونکہ چھ خصلتیں ہیں اسمیں تین — دے زنا کار میں کے مجرم سے
اسکے اور حق کے درمیان ہو حجاب — جو ملک میں عذاب و رنج — تین دنیا میں آخر تین تین — ہی بجاری میں سخت تر ہے
تیسری جبکہ وہ رہے نعمت مستطاب — پہلی دنیا میں ہی فنا ہو دم — دوسری یہ کہ اسکے حق میں
دوسری سخت تا مدار حساب — دار دوزخ طرف سے کھینچے — اور اگر توبہ کرے تو بخشے رب — دوسری سخت تر ہے
اور جماعت پہ یک کیا میں گنہ — تھے وہ آتش کے سو بوجھ کے بار — سولیاں ایسی تھے وہ سونے کی — ہی بجاری میں سخت تر ہے
بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا — آہ دیتے تھے خلق کو ایذا — اور کہتا یہ بھی طعن کرتے تھے — دوسری سخت تر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

ہمزۃ لمزۃ

واسطے اسکے جسنے طعن کیے — اور لوگوں کا عیب چین ہووے — اور کثرت یہ مال پہ بھروسہ ہو — جو وہی جمع مال اور زر کو
لیتے ہیں جو بے گمان جی رذیل — غرۃ مال سے یہ اور ہی خیال — کہ میں ظاہر ترقی اسی سے ہی — اور تخوت و نخت اور دولت

دیکھیگا تجھسے طرف انکے چشم و زبر سے بھی اشارہ کرکے
ہوگا اس کفن میں بیکا جوا ہو بیگا اس مدینہ میں داخل وہ

اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ

کیا وہ مکر تا ہی یہ گمان خیال کرتا ہمیشہ رہیگا اسکا مال
گر کوئی مالدار بھی ہاشت موت کو نفع کو نہیں سکتا
یعنے البتہ پھینکا جاوے گا توڑنے والی آگ میں فرد

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ

جہانکہ اتی ہی اوتو یقین بندہ نہ پہنچے گی ہی یقین وہ
ہوویں لٹکے گئے دو گوشے کمر سخت بنے ستون سے بستر
اور یک شخص کو دیکھا دیکھا بار خدا اسپہ ال دیکھتا تھا
اسخیانت کی کچھ مدنی بیان دیکھے ز حدیث اور قرآن
حقتعالی کی وعیدی کی کبھی اور پس ہیں ایک دوسری کی
اور امانت میں جو خیانت ہے جانوریہ نیسری علامت ہے
باندھ وہ چیز اسکے کھنچ پھر جانور لادینگے اسکو در محشر
اور فرمایا ستر دوالا کہ میں یکا اور قوم کو دیکھا
یوں کہا جبریل پر بسے کہ یہ آوے کے پاس جاتے تھے
یعنے ہیں وے مشائخ و علما اور قضات طالب دنیا
جیکہ ہو وے ظہور بدعت کا دیکھ عالم اسے خموش رہا
جسنے حق بولنے سے کی پرہیز گنگ شیطان ہی سے بھی
امر معروف و نہی منکر سے ہی علامت کی صفت نے

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

دوستی اور دشمنی بھی سدا کرے لوگوں وہ برائے خدا
اور یاقوت اور زمرد سے تین لیکو ہو ویں درواز سے
تو فلاں دن کیا تھا ای خوشخو امر معروف نہی منکر جو
شاہ فلاں کے روبرو جا کے امر معروف کیے جان یو
کیسے اوقت تر ہو گے کہو عورتیں جیسے تمہارے سر پر ہو
کہا سجود اس خدا کی ہی ناقہ میں جیسے جان میری ہی
کیسے اوقت ہو وینگے تم سجھیں معروف کیتیں منکر
پوچھے وہ کہ ہی کیسے کیا ارشاد انکو شاہ ہدا

یوں بفقرے تو ہیں ای یار پیش آتے تھے کافر زردار
غرہ مال و زر سے ہی بیخبر دوز جیکے اسپر عمل کا ہو وے ظہور
یعنے جو جمع مال کرتا ہی اور گن گن اسکو دہراتا ہی

كَلَّا

بلکہ زنجیل مال روز حجزا ہو معذب بنا پچی کہا

وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ

حق کے قہر و غضب کی ہی دعا سلگی ہوئی جو زخم سے ناچار
یعنے اندر زخموں کے اعضا وہ کوئی گئی ہی بند شدت سے
ہم کو اس سے پناہ دیو خدا ہی بہ فتح العزیز سے لکھا
پھر بسی لوگوں سے کو لتا تھا پکا اور میرے تو چراؤ بار بار

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

اور فرمایا سید اکونین کہ منافق کے ہیں یہ تین نشان
جو امانت میں ہو خیانت گر چوری چوری ہو نعرت سیر
ہو ویگا سارے خلق میں سوا اور چوری کی پاویگا وہ سزا
کہ فرشتوں نے حکم حق سے تقدیر پس انھوں کے لب زبان کو تین
کرتے تھے انکے فضل پر نظر منع کرتے تھے و زجر کر
جو امیروں کے تھے خوشامد گر حق نہ کہتے تھے تا نہ انسے ضرر
نہ کیا منع خلق سے بدعت اسپر آئی ہی حق سے نعمت
یہ جو حق گوئی عالموں ہی ہے اسپر ہی امر معروف و نہی منکر ہے
اور یہ حسن عمل سے ہی دریاب خیر امت کے حق کیا ہی خطاب
اور حدیثیں بھی آئی ہیں اکثر ہی انز انجملہ یہ صحیح خبر و
حق نے جنت میں اپنی حرمت دیوے انکو مہاران پیسے
اور جنت میں انکا ہو وے نکاح تین کو حور سے فوز و فلاح
جانتے ہم اسیلئے بدلیں ہینگے ہر نے نکاح حور عین ہیں
عین حمزہ و جعفر طیار اور جو ان بہار کرتے کر
اور جو ان بہار کرتے کر جانیگا قریبای یاران
اور منکر کو جان لیں معروف منع معروف کو کرینگے قمر
عم اس صفت سے ہو موصوف حکم منکر کرینگے برمردم

تب نصوں کی تو ہیں کی کیا نامل یہ سزا وہ رسوا و خجل
اسلئے اسکو کہا ہو جوات کیا ہر صوف و صفدان کی سزا

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ

یوں نہیں جو گمان وہ سمجھا خام جو یہ خیال کرتا ہی

لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ

اور تو کیا جانتا ہی سر حال کیا ہی وہ شے تو زنوال

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ

مُّؤْصَدَةٌ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ

الغرض جن کہا وہ خبر شر اونگے کیا ہوں جیکہ گذر
مجکو روح الامین دی یہہ خبر یہہ امانت میں خیانت گر
یعنے اللہ کہا ہی سنو مت خیانت کرو مسلمانو
جھوٹ شہ نشان ہی اہل اور وعدہ خلافی ہی دوسری
ہی حدیث شریف میں ای عزیز گرچہ لڑ بیگا کوئی کسیکی چیز
حشر میں ہاتھ اسکا کاٹینگے نیک اعمال اسکے جاوینگے
کاشتے تھے درست ہوتے تھے یوں عذابوں میں عمر کھوتے تھے
بات بے شرع و وجہ کو تھے اسکو سمجھتے تھے ہر خوشامد سے
دیکھ کر مسوں کے باہیں ہے مرے ای حضرت یہہ حدیث صحیح
اور دوسری حدیث میں ہی کہ شہ دو جہاں نے فرمایا
امر معروف و نہی منکر کی دیکھ تاکید ہی بڑی آئی

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

امر معروف و نہی منکر جو کرے اللہ مومن خوشخو
مہربان ہووین جو بہ بندے ہوں طلاشک بلند تر انسے
تب وہ خود دین اسکو ہو ینگے دیکھیگا حیا طرف وہ خود کے
اور یا ہی در حدیث دگر رشک بہ بدن سے بھی وہی بہتر
اپنے یاروں سے ایکدن ای یار کیا ارث دسید ابرار
کہے یاروں نے یا رسول اللہ ہو ویگا کیا معاملہ ایسا
پوچھے کیا یہ ناہ ہو ویگا ایسا تب کیا اسکو لعنین آگاہ
پوچھے کیا آہ ہو ویگا ایسا کہا اس سے بھی سخت تر ہو گا
اور حذیفہ نے پھر کیا ہی خبر آویگا ایک زمانہ نوگوں پر

امانت میں خیانت کی برائی

امر معروف و نہی منکر کی فضیلت

غیبت کی بُرائی

فاش جو بھی ہو تو ہے حرکی | پس کہے پسند تو ہو گی | اس مسلمان سے جو کہ ہے جو بھی | امر معروف نہی منکر بھی | او حبیب خدا نے فرمایا
دیکھا کہ قوم کا نزاع ہے کیا | تم نے کہا کہ ہاں تو ہی ہے | وہی ہی روح الامین کو خبر | کہ یہ غیبت گران ہیں پست کہ | دیکھو غیبت کی بھی مذمت ہیں
صاف تشنیع شدید غیبت کی | لحم مردار ساتھ حق دی | ایُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ
کیا تمہارے لیے کوئی ہے کہ | کہ تو کھاوے اپنے بھائی کا گوشت | ناس سے منکے کان کر کھاوے | نہی کرو بعین کہ کھاوے | وہ تو کرتا ہی حکم ہے کا
بات ہر گز نہ وہ تمہاری سنے | پس یہ بھی جو یاد اسکو کرے | تو مرد دار گوشت اسکا ہی | یعنے عاضر نہ جانا جب تجھ کا
اور آئی حدیث ہی قسمی | گر تو غیبت یقین کر جسکی | کاٹ کھانا ہی کان کھانا ہے | نہی حدیث شریف یہ ہم ہے | کہی غیبت زنا ہی بدتر
جسکی غیبت ہیں اب کیا ہو | جب تلک وہ نہ اسکو بخشیگا | تیر سب نیکیان سے جاوے | اور سے گنہ مجھے آوے | کر زنا ہو معاف توبہ سے
یار دھوبن بھی اوان جلوہ ہیں | اہل دوزخ کا خون پیتے تھے | اور فرمایا قوم یک دیکھا | چشم زرق تھے سہ سر سکا | اونٹ اوپر کے منہ کے لگے برسنے

شراب اور جوے کی بُرائی

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ
اور کہہ آکر کے پوچھے جو پھر ہیں | اور بے سبا ہی قال کے تیرہیں | جس ہی اوعمل شیطان سے | کہ مقرر شراب اور جوا | سنے اللہ نے یہ فرمایا
بس کہتے ہیں اس پلید ہی کو | کہ نہ دیکھے سے بھی ہو اکو کھو | کہ وہ پیکے سے بھی ہو اکو کھو | نسے جب آپ کو بچاؤ گے | دو جہان میں فلاح پاؤ گے
اور حرکی سمجھ مذمت ہیں ہے | ایسے ہی چار قسمیں آئی ہیں | ہی یہ چیزیں دو جہان کی ہیں | وہ نہ پانی سے پاک ہو گا | بلکہ ہو پاک آب توبہ سے
الغرض رسول جن و بشر | اور اس طرح دیا ہی خبر کہ | ان دیکھا گر وہ ہیں حال | اور ہا جاؤ بھی ہیں نہیں کثیر | چند حد ہونگی ہو ہیں تحریر
شاہدی جھوٹی جاتے دینا | شاہدی ملست بھی چھپا لینا | کہ ہیں دیکھا گر وہ ہیں حال | کہ تھے نسے سب انکو ہیں آ شکال | دیئے تھے جھوٹی شاہدی سا
اور کہا ایک گروہ ہیں دیکھا | زرد رخسار رنگ کے چہرہ سوکھا | ہی کبیرہ گناہ یہ ہر دو | سخت اسکا عذاب ہی بھی ہے | بولا جبریل نے یہ نا کا ہے

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ

نیچے اوپر عذاب ہیں تھے ذلیل | سود خواران یہ ہیں کہا جبریل | طوق گردن ہیں تھے ہیں کوے | سانپ اور بچھو ہیں چرچے تھے | اٹھتے اور بیٹھے بھی منہ پر گرتے تھے

سود کھانے کی بُرائی

الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ
بے جو لوگ کہا دین مال سبا | نہ کھڑے رہ سکینگے وہ سیدھا | ہو کہ یہ عالم دنیا
کھڑے رہنا نہیں وہ سکتا ہی | جسکو اقتضائی گرے پڑتا ہی | یعنے تسبب جسکو شیطان کا | شب معراج ہیں بھی خبر ورا
اور وعید ہیں کتاب و سنت ہیں | ہیں بہت سود کی مذمت ہیں | اور قرآن ہیں حق کہا ہی سنو | کھاڈر وحق سے ای مسلمانو | سود چھوڑو اگر مسلمان ہو
ایک سر کو یہ خبر دیو | یہ خبر سب کو پر نظر دیو | کھاڈر رسول سے تم چار | جنگ ہی جسکو باخدا و رسول | یعنے تو سود خوار ہا سنتا ہے | حق سے کر یہ جنگ باقی ہیں
جنگ حق کا تو ہی سقر کی نار | اور جنگ رسول ہے تو وار | کیسا بد کار ہو وہ مخذول | اس سے حق ہو موئو کو دیوے پناہ
کیا ارشاد دیون رسول خدا | یک درم بھی جو سود کا کھاویگا | اسے گر یا بہ ملت اسلام | آہ کیا اسکا حال ہو ہے گناہ | سود دیکھے بھی دیو جو تا دین
اور تمسک جو کوئی اسکا لکھے | اور اسکا گواہ جو ہووے | ماں سے اپنے زنا کیا ناکام | اور فرمایا سیہ کاران | یعنے از بہر حسن جمع عورات
جو ہی کھا دین بڑی عادت | جا بلیت ہیں بھی یہ بھی عادت | اور سکو گنہ مانی والی زن | پھر ڈالے ڈالواوے اسکو بعورت | اور نہ دیوے کوئی جو پر نشین
اور کہے کہ در زمانۂ آخر | ہووینگے پانچ خصلتیں ظاہر | ہاتھ پر اپنے گرد ہنے والی زن | لعنت حق ہے اسپہ بھی عاکم | پہنچا اور خرید نا باہم
مانپ اور تول ہیں کمی کر کے | دے دغا خلق کو تو چھینگے | کے ارشاد ایسے حضرت | بھی کہ پیچھے ہیں کہا کہ جھوٹ
اور تلوار سے بھی انکو خدا | آزما ویگا آزما ویگا | جا بلیت ہیں بھی یہ بات | کہ یہ چیز ہیں عیب ہیں بد تر
دیکھو اس مال آخر ہیں | ہوں ظاہر خانم یہ باتیں | پہلے یہ ہی کہ سود کھاوینگے | سخت امراض طرح طرح کے سب | دے بچے ہیں یہ صاف
اور منصوب جی رہ وہ دم | اس چین کا غضب ہے ہر دم | سود کا مال جب تنگی رکھے | جا بجا پر سقر کی نار | یہ خبر تو کہ عجب صادق

سود کے مال سے بدن جسکا | جانور نباتی میں پرورش پایا | وہ نبی سے کبھی نہ شد نہ مد | جب اسکو کھاتا مار سقر | ایسے جی جانے ہیں صحیح بخاری
اور جماعت کو بیٹھے دیکھا ایک | تشنگی سے انکو ملک | پھر چلایا تا بھی انکو کھا | بولا جبریل سب یہ اہل جفا | الغرض یوں کہا ہوں سیر
| | دیکھ قرآن حدیث میں ہی سعید | سخت تر اس گزشتہ آئی وعید | کھٹے ناحق تھے خون مسلمان کے

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا

مومن کے قتل کی سزا

پہنے مومن کو قصد سے جسنے | آہ ناحق جہان میں قتل کرے | پس جہنم ہی جانو اسکی جزا | یا دیگا وہ عذاب ہمیں سدا | یعنے مومن کی قتل ناحق حلال | گر کرے قتل کوئی جانوں طلال
تب ہمیشہ وہ کافروں کے ساتھ | پاوے دوزخ میں رہیگا وہ جاودان | قتل مومن حرام ومنع ہی جان | سخت ترتب کبیرہ یہ قبیل | رہے دوزخ میں وہ زمان طویل
تب خلود مقر سے سن ہی شتاب | ہوویگی مدت مدید مراد | اہل سنت کا یہی ہی مذہب | اور کہا یک جماعت عزت | میں نے دیکھا ہوں اس کی بھی ساتھ
کہ تھے منہ نیکے بسکہ کالے | اور انکھیں تھیں گلے لگے | دیکھ عمدہ کتب میں یہ مطلب | خوگل سنگ مثال آہی سنا | سب وے روتے تھے کر بندہ آواز

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ

مرد عورتوں پر حاکم ہیں

بولا جبریل ہیں یہ عورات | عورتوں پر حذر نے مردوں کو | وہی تفصیلت یہ دیکھ آیت تو | سجدہ کرتا غیر خدا کے سوا | دوسرا کیوں روا ہوتا
چاہتے عورتو تمکو سر وعیان | مرد کا حق ہی عورتوں پہ بڑا | دیکھے مصطفے نے فرمایا | پوچھے یا رسول خدا | کیا سبب اسکا ہی تو فرمایا
حکم کرتا میں عورتو تمکو سنو | اور فرمایا میں کیا ہوں نظر | کہ تھیں دوزخ میں عورتیں اکثر | اور کہا قوم یک نظر آئی | دنیا عقبیٰ کے درمیان قیدی
کہ وے مردوں کو دیتے ہیں گالی | اس سبب سے ہی عورتیں اکثر | سخت پاوین عذاب نار سقر | اسکے ہر یک کو ذکر کہ یاد | میں نے دیکھا کہ شاخ نخی معتاد
تھی معلق ہوا میں آویزان | دو ملک انکو حکم سے حق کے | مارتے تھے عجب آتش سے | یعنے کہلاتے مومن طاہر | اور باطن میں تھے یقین کافر
اور ہر ایک سکی شاخ ایجان | میں کہا کون ہیں کہا جبریل | ہیں یہ ساسے منافقان بقیل | کرہ طبقے کا ہی عذاب برا | الغرض پھر نبی نے فرمایا
| یعنے جگہ یہ منافقون کی بقص | ہی جہنم میں طبقہ پائین | جو نہ مانا پ کا مطیع ہے | کیا کہا حکم خالق اکوان | کہتے ہیں خلق والدین سے

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

ماں باپ کی خدمت کا حکم

یعنے مولا نے تیرا حکم کیا | کر کہ بن بندگی اسکی ادا | طاعت غیر حق کر بن نہ کبھی | اور ماں باپ سے کر بن نیکی | وہ کی نیکی کا حکم فرمایا
پدر و مادر کی پس حقوق کی شان | دیکھ کیسی بلند ہی ایجان | کہے حضرت کہ تین چیزون کی | اب وصیت کرونین کو تجی کیجو | اور احسان باپ پن سے کرو
اور باندی غلام کو نہ ستا | تم نہ پہنچو رنج اور آزار | کیو کہ ماں باپ سے جو ہو نیکی | ہی قسم اس بندگی مرد خدا | ہی تین جسکے ماتھ پیری جا
عمر سو سال اسکی ہو باقی | وہ کرین والدین سے نیکی | تو خدا اپنی لطف و رحمت سے | عمر اسکے نیس سال کرے | عمر ہو جس برس کی باقی
رنج ماں باپ کو دیا گر تو | عمر کو اسکے تین سال کرے | اور ایسا ہی اپنے خویشون سے | اور ایسا ہی کوی بندہ نیکی | قطع رحمی سے عمر ہو کم
اور فرماے ہیں رسول خدا | رنج ماں باپ کو جو دیگا | تو گنہگار وہ ہو احق کا | جو تلطف سے صلہ رحم کرے | عمر اسکی بڑہے حق اکبر ہم
قبر اسکی کریگی تنگ اسکو | اسکے ملجا و ہیں بسلیماں ہے | اور فرمائے دین کے وہ سید | اور ماں باپ کا ملجا و ملیس | اور مدفون سے کرین نہیں
محسن والدین اور عیسان | رہیں جنت میں اسطرح پر جان | کہ وہان فرق انمیں ہو دیگا | ایک درجے کا ایک درجے کا | ایک درجے کا انمیں فرق رہے
ایسے جی نے ہیں بہت اخبار | انکے لکھنے کو چاہئے طومار | الغرض مصطفے نے فرمایا | اور انگے وہ ہیں جنہ جاوے | وہ یہ ہمسایہ ہی سوون کا
مرتب کرتے تھے کر یا تھن سے | ہو لا روح الامین نے یہ تین | کہ یہ گانے بجانے والے ہین | رکھ فرشتہ طبقہ نار سقر
| حق تعالیٰ کہا ہی در قرآن | ہی یہ نسبت بہ سورہ لقمان | ہیں گ قرآن حدیث ہیں ثانی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

یعنے لوگون مے کوئی ہی شخص ہے کہ لیتا ہی مول کھیل کی بات تاکہ لوگون کے تین راہ سے اکہ وہ سنکر یقین کرے گمراہ ہو تب یہ آیت کی ہی شرف نزول

نا سنکر اُنہون کے آواز ین باب مین انکے جناب رسول لوگ کو حق کی راہ سے پھیر دین تب مسعود اور ابن عباس

اور حسن بھی کہا ہی ای فی فسان اور بکری نے اسطرح بولا کہ وہ لہو الحدیث راگ ہی ہا ابن مسعود سے مین جب پوچھا

کہ ہی لہو الحدیث راگ ای یار ہی روایت اُن سے یہ کچھ آیا ہے بار کہ رسول خدا کیا ارشاد

اسکے کانون مین حسرت مین مولا شیشہ قیو انیگا یقین مجھلا اور ہی دوسری حدیث ابی امسا راگ مین جو بلند کرے آواز

وے دونون یہ رہتے ہین آسے جب ملک اگ سے خموش ہے پوچھا ایک شخص آکے نزدیم

شہ کہا ہان قسم ہی اس کی شجر جنت کو ایک کہیگا خدا ایسے بندون کو راگ پیا سا

اور رہتے ذکر مین میرے شاغل وے رہتے میرے یاد مین عاقل وہ شجر راگ سے ہو تر تش سا

اور روایت کیا ابو موسیٰ کہ رسول خدا نے فرمایا راگ جیسے سنا ہو درد نیا

پوچھے روحانیان وے پیغمبر کہا جنت کے قاریان باعون ابن عباس سے روایت ہی

بہت آئے حدیث ایسے بجا اسمین نسخہ بھی ہین لکھا ہوا ہی شب معراج مین غرض مرور

ایک دیکھا ہیبت بڑی دریا پانی اسکا تھا دودھ سے اجلا مجھکو روح الامین دیا یہ خبر

الغرض مین وہ بحر سے گذرا دوسرے آسمان پہ پہنچا بحر حیوان ہی کہا ہی سرور

احوال آسمان دوم

آسمان دوم تھا یون آنو اسکا دروازہ ایک لوہے کا تھا قفل ایک نور کا تھا اسکو لگا

اسکا دربان ایک بڑا تھا نام وہ بھی اور اُسکے تابعان بھی تمام جلد کرتے ہین مجھکو سلام

کہ ملک جب سے یہ ہوا ہے پیدا تب سے یون ہی کر رہا ہے کام مین بھی طاعت جو ہی سکتا ہون

احوال آسمان سوم

تیسرے آسمان کا احوال شہ کیا ہی بیان با اجلال

ہی بنایا اُسے وہ رب وحید بالیقین ان سفید مروارید نور کا قفل اور نور کا در نام زیبون اسکا ہی اشہر

مین کیا ہون سلام میں اقدام سب دیئے وے جواب اکرام اور عرض کے خدا کے وے آئی یار دیئے مجھکو بشارتین بسیار

بولا سطح مجھ سے روح امین کیہی ہی عبادت آگی یقین وہ بھی جب مین طلب کیا حق سے فرض اُمت پہ دو ہوے سجدے

تھے جو سجدے مین وے ملایک سب مین سلام اُنکو جا کیا ہون جب سر اُٹھا وے دیئے جواب سلام پھر کے سجدے مین سر رکھے ہین تمام

اور مجھ سے یہ یوسف داؤد جب اُنہون سے چلا ہون آگے زود ایک فرشتے کو مین نے وان دیکھا

شرق سے غرب تک تھا ہر یک اور ملک اُسکے پاس تھے اکثر جانے راہ و ملک و نو و

ہوتے تھے تر تر اُنکے وے آکر پھر چلاتے تھے اکثین وے تبھی بولا روح الامین یہ بیکار منکر حشر اور ہین جبار

تھی وہ ایسی بڑی یقین دریا ساتوان حصہ اسکا ہے یہ ہی یعنے از شرق تا بہ غرب یقین اور ساتون پہ آسمان و زمین

اُس ہی دریا کا ایک فوارہ اسکو تھا نور کا ہی دروازہ اسکو لگا قفل تھا نور کا ہی دروازہ

جو تھے جب آسمان پہ مین پہنچا اُسکے خازن کا نام رومائیل وہ ملایکہ سے ہے باتجمل

جبرئیل اُسکے در کو کھلوایا دیکھا وہ آسمان ہی گیا مین نے چڑھکر کہ وہ آسمان ہی گیا

احوال آسمان چہارم

گانے والی کنیز کو بعضے کہتے ہین کا قرآن خرید کیے

ابن مسعود اور ابن عباس حکرمہ اور سعید ناکاس

کیا ہی لہو الحدیث کا معنا تب قسم کہا کہا ہی وہ دانا

گانے والے کے پاس جانے بیٹھیگا ناکہ اُس سے راگ سنے

اسکے کھنڈن مین بیٹھتے ہین جان حکم سے حق کے آگے وہ شیطان

کہا ہی جنت مین آگ ای حضرت ہی مجھے راگ سے بڑی اُلفت

کہ جو سازون سے اور باجون سے اپنے جانون کہین بچاتے تھے

کہ کسی نے نہین سنا تھا کبھی ایک علاوہ اُسے بلیگی بڑی

جو کرہ حانیون کا ہی آواز نہ سنے خلد مین ای بیک انداز

طبل و مزمار تو زدون بعزور کہ خدا سے ہوا ہو یہ مامور

اور اسطرح سے ہی فرمایا کہ مین آگے وہان سے بھیجا گیا

پانی اسکا ہی حق نے برسا کر مراگون کو اُٹھا دیگا یکسر

حال یہہ آسمان دوم کا سرور انبیا نے فرمایا

مثل اول کے جبرئیل امین اُسکا دروازہ بھی کھلایا یقین

ایک جماعت رکوع مین تھی وہان مجھکو جبرئیل نے دیا یہی نشان

اور بڑے مجھ سے عیسیٰ و یحییٰ اور عجائب بہت وہان دیکھا

چرخ سیوم پہ جبکہ مین آیا اُسکا دروازہ روح کھلوایا

اسکے دربان کے تابعان کے ملک تھے باعدد وعدہ یقین ہی ملک

یک گروہ ملک بھی دیکھا تب کہ صفان باندھے ہین یہ مین سب

فرض ہین دو سجدے جو ہو نماز وجہ اسکا ہی یہی ای مساز

فرض اُمت پہ دو سجدے ہوے جب اُنہون کے ہوے ہین دو سجدے

اور تھے ستر ہزار اسکو سر کہ تھے ستر ہزار اسکو پر

یک جماعت کو وہ تھے دیتے یک جماعت کو وہ تھے دیتے آتش کے دیے عوض یقین

حشر تک یون ہی کہو ہوے خدا ایک یا پر پھر گیا مین مشتاب

بولا جبرئیل نوح کا طوفان یا رسول اللہ ہو ہوا انجان

چار دین آسمان کا احوال شہ کیا ہی بیان بدین منوال

اور اس قفل پر بھی تھا اسکو کلمہ طیبہ بہت پر نور ہے

اور فرشتے جو اُسکے تابعدار چار لاکھ تھے کہ سب اُس تھا

اور مرحبے سے وہان ملا سبھی
اور ملنے سے بہت شکر کیا

بعد ان آئے میرے استقبال
مریم و آسیہ بہت خوشحال

حسیؑ بازو پکڑ ملک خوشخو
روسیہ نشت جانب چپ کو

اور ذاوین پر اسکے طلائی
طشت تھا ایک ہزار کے دفتر

ملک الموت کے بھی پیش نظر
بس نظر اسکی سب اسی پر تھی

گاہ دیتا تھا شیر یقین
ذرہ مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا

منجھ سے تعظیم سے ملا سبھی
بولا تو انبیا کا ہی سردار

میں کہا اسکو تو بھی عزت اہل
خوش کیا تو تجھے بہت جلیل

اور نشان زندگی کا ہی پہنچ
اور ملک جو حسیؑ کے داہنوں پر

دسرے جانب کہ میں سعادت ہی
یا کہ ہی اکی سب شقاوت ہی

پہلے نشان میں نے دیکھا ہوں جب
قبض کرتا ہوں اسکی روح کو شب

علم اتنا مجھے دیا ہی خدا
قبض جان کرنے ایک بندے کا

میں کہا مجھکو تو اسے ہی سبھی
یا کہ ہی دخل دوسروں کو بھی

اور ہر ہر ملک کے تابعدار
بھی ہیں ستر ہزار ہی سالار

وہ کہا مجھکو جان دل قبول
کہا ہی فرماوہ ای خدا کے رسول

خلعت خلعت بنایا ہی
اپنی درگہ میں اب بلایا ہی

اسلئے انپو ہوں زیادہ شفیق
اسکے ماں باپ سے بھی بالتحقیق

لعل و یاقوت کے بھی قندیلان
اس میں تھے یک ہزار آویزان

اور جس روز سے خدا قدیر
کی وہ کعبہ کی اس جگہ تعمیر

یوں کہا مجھ سے جبرئیل امین
کہ امامت یہاں تو ای شہ دین

کہ ہو امامت میں تیرے ایسا ہی
حق نے ارشاد یوں کیا ہی تجھی

اور عجائب بہت ہیں شاہ جہان
چار دیں چرخ کی کیا ہی بیان

پانچویں آسمان پہ جبکہ گیا
مریخ یا قوت کا حاوہ دیکھا

اسکو میں نے کیا ہوں جبکہ سلام
وہ دیا ہی جواب باکرام

میں کیا ہوں سلام اکو شتاب
دنے تکریم سے وہ مجھکو جواب

سر تو اُنکے لگے تھے عرش خدا
اور قدم اُنکے تھے بہ تحت ثرا

مارتے تھے عمود آتش سے
اکو بیحد عذاب دیدے کے

اس جماعت سے جبکہ میں گذرا
ایک دریا آگ کا دیکھا

ملک الموت کو بھی میں دیکھا
کہ وہ کرسی پہ بیٹھا تھا۔

حق کی تسبیح وہ کرتے تھے
آگ جھرتی تھی اُنکے سب تہہ سے

اُسکے آگے تھا ایک جھابڑا سا
چیز کچھ طشت سے اٹھاتا تھا

کہ یہ آیا ہی احمد مرسل
مسکرا جلد وہ اٹھا اکمل

اُنکے ماں باپ سے بھی شام و سحر
میں زیادہ رحیم ہوں اُن پر

اور اجل نامہ تختی اطہر
روز نامہ ہی جان پیہ دفتر

اور پرتو پہ جہاں کے پیغام
ایک جانب لکھے ہیں خلق کے نام

موت آوے تو توشہ ہی میں
اور گرفتار ہی لوح پر یہ یقین

میں نے پوچھا ہی کہ ملک کا عدد
وہ کہا حق ہی جانے اکو احد

یوں ہی ہر یک کو آتے ہیں تازے
یوں ہی ہر روز حشر اُو سے لگے

ہیں ملک سیر تا بعان بیسار
کہ ہی ستر ہزار انکا شمار

ملک الموت کا پکڑ کر ہاتھ
میں نے بولا کہ سن مری یکبات

وہ کہا کر نہ فکر اُن کی کبھی
ہی قسم اُسکی جو تجھے ای ہی

کر محمد المصطفی کی امت پر
رحم و آسانی اور شفقت کر

دو نہر دُر کے سبز دروازے
خانہ پاک کر تھے اُسکے لگے

اور طول منار ای گاگہ
تھی یقین پانسو برس کی راہ

بوج ستر ہزار جاتے ہیں
حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں

اس جماعت کو میں نے دیکھا جب
آرزو دلمیں ہے موسیٰ ہی تب

ان فرشتوں کی طاعتوں کا طہور
پاؤں امت تری بحجبہ شتاب

پانچویں آسمان کا حال یقین
یوں کہا ہی بیان وہ سرمایہ

اُسکے محکوم پانچ لاکھ ملک
اور ہر ہر کے تابعان پنج لک

ملے مجھ سے خلیل و اسمٰعیل
لوط و یعقوب اور اسرافیل

سب جہان کو وہ یک نوالہ کر
پاس اُسکے فرشتے ایسے تھے

اکو الٹے وہ ہاں تھے لٹکائے
جامۂ آتشیں بھی ہیرائے

بولا جبریل یہ عذاب ہیں
سخت ہی یہ عذاب لکنتیں

احوال آسمان پنجم

اُسکے دربان کا نام ہی اسفائیل
دکھلایا ہی اُسکا پاس جبریل

اور آگے جب اُسے میں نے گیا
اور مجھکو بشارتیں وہ دیا

قد وقامت میں تابعان اسکا
اور وہاں یک ملک کو میں دیکھا

قوم قید ہی تھے یک وہاں موجود
اُنکے ہاتھوں میں آگ کے تھے عمود

باہر اُنکی تھی آگ بھی اُن سے
ٹکڑے ٹکڑے بہت وہ ہوتے تھے

صاعقہ اور برق ای ماہر
وہی دریا سے ہوتے ہیں ظاہر

احوال آسمان ششم

اُسکے دربان کا نام ہی میکائیل
نام عاد و ثمود سن کا ہی سبھیل

اور ہر ہر کو اُتنے ہی افلاک
تابعان اُسکے تھے ملک جیسے کہ

ذکر پنجم آسمان ششم کا
یوں کیا ہی بیان رسول خدا

چھوتیں جب آسمان پر میں گیا
اُسکو دیکھا کہ شاہ موسیٰ کا

در کو اُسکے کھلایا روح امین
میں نے اُوپر جو جانا ہوں چاہتا

اُسکے دربان کو میں سلام کیا
تب وہ اکرام سے جواب دیا

اور آگے جب اُسکے میں گیا — عابدوں کی گروہ یک دیکھا — باخضوع و خشوع مشغول بقیام — طاعتِ حق میں شغفتہ تھے تمام — اور آگے کیا ہوں جسکو عبور — دیکھا اُجلا اِک دریا نور

آستانہ بڑا تھا اُس دَر کا — عرش اعظم سے تا بتختِ ثرا — آسمان و زمین کے مقدار — قفل اسکو لگا تھا ای شہیار — مین تعجب کیا وہ دیکھ مین — اور پوچھا جبرئیل امین

جبرئیل مین کیا یہہ کلام — باب ایمان ہی یہہ دیگا نام — حق نے دوزخ کو کر کے جسپہ سوا — اُسمین انواع کے عذاب کھا — آہ گر سنے گے مین جب اکثر

آسمان و زمین کے جب ہلاک — چاہتے ہے پناہ سب اِس خاک — دوزخ کا عذاب سے رحمان — دریہ کافور کا کیا حائل — تا پسند اُن سبونکو ہو حاصل

مین نے بولا کہ تو کھلا وہ در — وارِ دوزخ ہو نا کہ دنمین نظر — آج شب ہی تری گرامت کی — اور تری جاہ و حشمت کی

پھر کے مین دیکھنا اُسے چاہا — بولا جبرئیل ای سوال الہام — پس شاہ کیا ہوں مین نجیب — جلد وہ دروازہ کھلا گیا وہ تب

یک فرشتہ مہیب مین دیکھا — تری دوست دریہ بھیجی وے — ایک لوہے کا تھا وہ ہر منبر — پائے اُنکی ہزار اُنچے اُسپر

اُسپہ بیٹھا ہوا تھا غصے سے — یعنے مقدار ہفت ارض و سما — حق کی تسبیح مین تھے وے یکسر — اور ہر جگہ تھے اُنکے مہ چہرے

ہر شرر اُسکے کوہ کے مقدار — لئے ہاتھو مین آتشی تھے گرز — اُنکے ہاتھو مین آتشی تھے وے گرز

ای شہ فوج انبیائے کرام — شعلہ زن اُسکی حشم از دمہا — مثل دنیا کے جسکا تھا انداز — دیکھ حیرت مین وے کہ اُسکو مین — بولا روح الامین نے میرے تئین

بولا جبرئیل اُسکو میرا نام — اور خازن سقر کا ہی یہہ تھین — جب سے پیدا ہوا ہون تب سے — اُس فرشتے کو مین سلام کیا — کام مین ہے وہ اپنے شاغل خا

نارِ دوزخ پو حق کیا ہی حوالہ — حکم مجھکو کیا ہی رب نام — وے بشارات مجھکو کہنے لگا — گوشت اور پوست تیرا ای اکرم — پیروان کا بھی تیرے ہے رحم

دوزخی لوگ کو بھی سب دیکھا — اُسنے فارغ ہو جبکہ آگے چلا — اُسنے سے فارغ ہو جبکہ آگے چلا — اور دار سقر کے سب درکات — مین نے دیکھا ہون سر بسر اُنکو

اُسنے ازکا بس ہر یک پھلدا — تھا بلا شبہ مثل ارض و سما — اور وہان اک حساب کا طومار — یک ترازو تھا اُسکے پاس طویل

مین نے جب سکینہ سلام کیا — اُسنے آگے وہ مجھکو جواب دیا — شرق سے تا غرب تھی لمبی — رو برو اُسکے تھا وہ بڑی بابا

اور گران ترازو اُنھون کا ہی ہے ان — ترے پیرو کو ہو خوشی ہر آن — مرحبا مرحبا ای خیر ورا — خیر و برکات جود یا ہی خدا — تیری امت کو بھر کسی نہ دیا

اور دریائے سبز فرزانی — دوسری بحر ایک ظلمانی — جا کے آگے کیا ہون جسکو بیان — تھے وہ نون مین فرشتگان اکثر

احوال آسمان ہفتم

ساتوین آسمان کا خاذن کو — یون کیا ہی شفیع روز نشور — ساتوین آسمان کے در کو یقین — جب کھلا یا ہی جبرئیل امین — مین نے اوپر گیا ہون اور دیکھا — وہ سما جو ہر سفید کا تھا

اُسکے خازن کا نام روحائیل — وہ کیا ہی بہت بڑی تہیل — مین کیا سکینہ سلام شتاب — بس خوشی سے دیا وہ مجھکو جواب — دیکھ مجھکو وہ خوش ہوا بیحد — اور بشارات بھی دیا بیحد

اُسکے تابع ملک تھے ستر لک — اتنے ہی ہا بعان ہر یک کے ملک — عرش کے ساق کو سر سکا لگا — خازنین سا توین مین اُنکا تم — ایک لقمہ ہو اُس کا سب طائم

اور ملک پر کیا ہون ایک نظر — کہ تھے ستر ہزار اُنکو سر — اور ہر ایک سر مین بھی اُسکے — اور ہر ہر ہر بیچ اُسکے عیان

ہو بہو مین بھی اُسکے ای شان — بھی تھے ستر ہزار بوج زبان — ہر لغت سے بھی ہے محکم خدا — حق کی تسبیح خوب کرتا تھا

اور ستر ہزار پر اے یار — بھی دیا تھا اُنھین لئے کر تار — اور ہر ہر تہ پہ ای خوشحال — جب جھنکتا ہی اُنھے پر و بال

جو چمکتے ہین اُس سے تب قطرے — خلد کے ہر نو زمین سو بار — چار نہر اسکینہ دیا تھا خدا

آدمی کا بھی گائی کا و سرا — یک ملک ہو وا ایک قطرے — اور ہر ایک قطرے سے ای سوال کریم — رزق اُن چار کو کرے ہی عطا

یک رواں ہے ہی ملک کے — اور درندہ کا مرغ کا چوتھا — یون کہا مجھسے ای سوال کریم — پاک و سادہ زمین ہے جنت کی

شجر لا الہ الا اللہ — اور تسبیح کے شجر و لخواہ — اس مین ہو وین ہر اہتمام کثیر — اور لائق ہے وہ زراعت کی

شیخ عارف محقق جامی — قدس سرہ مدت السامی — سلسلہ جو دہ سلسلہ ہی اشہر — گو نہین ہی انہین بقا و ثبات

پر خدا از کمال خلاقی — کرے انکو جو اہر بقا بخشے — یون لکھا اپنی مثنوی مین — سورہ انبیا شہ افراد

اور ایک شجر بھی ہے دو بار — الغرض اسطرح کیا ارشاد — لیون جنت مین صورت اُنکی

مجھکو جبرئیل نے وہاں جا
سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچایا
وہ شجر ایک ہی عظیم الشان

اور کنیک سبز تھے زمرد سے
جڑ سے لے شاخ تک سبز کے
تھی مقرر بجا اِس اِس کی راہ

تھے ستاروں سے بھی وہ پُر نکتے
سب یہ پرتو تھے آیت نور
اور وہ تھے بشاشین بسیار

راہ تھی لاکھ سال کی اِک نہر
گئے طاعت میں اپنی مجھ پہ نثار
حق در از میں اُسکے ایسا تھا

کہ اقارہ ہزار سال کی راہ
برگ یک اُسکے ایسا تھا پر پر
اُسپہ مجھکو یا مجھکو روح امین

اُسپہ مجھکو یا مجھکو روح امین
از رہ شان و عزت تکمین
کرسیان سبز تھے زمرد کے

کرسیان سبز تھے زمرد کے
اُن پہ انجیل پاک لکھے تھے
سُرخ یاقوت کے بہت خرگاہ

اُن پہ قرآن پاک تھا مرقوم
بھی تھیں چودہ ہزار کرسی جان
تھے تلاوت میں مشتغل تقبیل

مجھکو اسطرح تب کہا جبرئیل
کہ دو رکعت یہاں ادا کیجو
اور دیکھا بھی چار نہر وہاں

دو عیان اور دو نہاں تھے رواں
میں نے پوچھا تو بولا روح امین
اور ایک نہر مجھکو آئی نظر

سبز پتے پر بڑے تھے اُسپر
اُسپہ یاقوت اور زبرجد کے
آب تھا اِسکا دودھ سے اُجلا

اور لذت میں شہد سے میٹھا
اُسکی خوشبوئی مشک سے تھی زیاد
منہ تھی اِسکے سب سعید ہوئے

بولا جبرئیل یہی ہے اِسکے مثال
شہد و شیر و شراب کی خوشاب
چھوڑ دونوں کو میں نے دودھ پیا

یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا
رہے اسلام پر سدا قائم
تیرے اُمین سے کئی ماہی

یک روان نور کی تھی محرابِ عظیم
آگے آدم کے دس ہزار برس
کہ یقین اس ملک ہے جلیل

اُسکو جبرئیل جا کے جب بولا
کہ نبیا یا خبر مری سطلق
کہ دیا حق نے کر تھیں احسان

اور تیرے تمام امت کو
پوچھا جبرئیل سے یہ کیا ہی تب
تھے مُجاگے ہوئے اور

یہہ بشارت ہو تجھ کو آئی ضرور
یہہ دو صندوق میں یہی باتیں
جڑ سے اپنے مقام لائی رنگ

کہ مرے ہاتھ کو پکڑ جبرئیل
بولا میرے سے جبرئیل وہاں
کہا مجھے چھوڑ تا ہی اب تنہا

اور یوں بولنے لگا گریان
یا رسول اللہ تو جلد مجھے
مین بھی گریک قدم ہوں پیچھے

تو جلا ویگا مجھ کو شوق وصال
جلد بھیجا رف رف کو بطلب خلاق
پھر کے آگے چلا ہوں مین تنہا

کہ ہی اب وقت میری خدمت کا
مثل خورشید بعید نور تھا۔
مین نے پہر قوم کو پیچھے رکھا

سرخ یاقوت کے تھے بعض سدہ
سرخ رو سے اسکے تھے بعض شاخ
بعض شاخ اسکے تھے زمرد سبز

حق سما جانا نہیں ہنر
اور ورق سے کئے ہیں مجھکو سلام
یک جڑی شاخ اسکو ایسی تھی

اُسپہ ایسا بلند دریاب
اُسکے دُسرے طرف بھی تھے ہی
چوتھے جانب ہیں اُسکے بہتے نور

پس مُوب چہل ہزار ملک
مقتدی سدہ کے ملک تھے سب
یعنے وے نیل اور فرات ہی جان

جو کیا ہی عطا تجھے داور
منہ سفید یک اور سیاہ تھی مگر
پاک ہوتے ہیں یونہی وے اگر

تو کیا نوش سکو تی بہتر
موتی ہر ایک میں تھے اُتنے
کلمہ لا الٰہ الا اللہ

مین کیا تب سلام اُسی لگا
پس مجھے لیکے بعل مین چوما
دودھ تھے صندوق اُسکے پاس مہر

صالحان جو ہین تیری امت کے
طول اُسکا بہت ہی تھا مرمیان
مین نے اِسطرح اُسکو بولا تب

اور عجائب خدا کے دیکھا وہاں
جبکہ آگے گیا ہوں ایکقدم
اور رخصت کیا جبرئیل نے تب

بیست حق سے اب ہی حیران
یکقدم مین جو مین نے آیا تھا
ہاتھ اُسکا پکڑ لے مین اُسدم

پان سو سال کی تھی اہ اُسپر
یکقدم آگے اور گرا وان
رہ گیا تب ہی جلد بیکا لیل

راہ پانصد برس کی تھی زبردا
یک سے دُسرے حجاب تک بیٹھا
اور بہت حجاب قطع کیا

یک روایت ہی جس جگہ جبرئیل
آب و آتش کی پھر بہت دریا
پس آگے اسطرح سے کہا

ایک پردے سے دوسرے تک گاہ
کبھی پردوں کو پھر کے قطع کیا
وہاں تسبیح کا سنا آواز
عظمت حق میں دو جہاں گویا
غرض اپنے پردوں پر اسرافیل
جب کیا قطع دو نو ہا تعجیل
وہ جو کہتا تھا اسکے صورت سے جان
دے حجابوں سے مجھکو ای شرف
اتنے ہی نور اور اتنا ہی بعد
پوچ ستر ہزار تھے وے حجاب
راہ ستر ہزار سال کی تھی
اور ملازم حجاب پر ہر یک
باقی پردہ ہی یک یا ہی دو ہاں
یاد کرتا تھا حق کی پاک سے
وہ بھی تب غیب ہو گیا ہر بار
جب کیا قطع میں نے وہ بھی حجاب
آئے ایسے خطاب ایکبار
پھر کے پہنچا دنی کے رتبے کو
پس گیا لامکان میں جو لاں
اہل کشف و شہود کے قول
الغرض جبکہ شاہ باعزت
شاہ نے طیبات لاکھ درود پاک
تب کہا وہ رسول عالیجاہ
اپنی امت کے خاص و عام کو سب
ہوئے بیہوش اور بہت حیران
کہ مقرب پیر حق کا ہی کیسا
لوح اور پر قلم لکھا ای یار
پس وہ پوچھا ای نبی مرسل
کر نیابت نبی کی رہ یا نام

رہ گیا تب ہاں ہی کلیم
یاد ہر ہر کا وہ سن آمی یار
تھا وہ آواز با صفا ایسا
ایسے پردوں پو پھر کے میں گذرا
وے حجاباں جو آئے تھے آگے
بھیجا رف رف کو جلد پھر رف رف
مجھ کو اپنے اڑوہ بٹھلایا
مجھکو زر کے وہاں لے جو حجاب
اور ضخامت ہر ایک پردے کی
اپنی گردن پو وہ لٹکا یا ہر یک
بعضے پردے تھے وے ذرمواريد
اور ہر یک ملک کے بھی تابع
میرے زیر قدم سے تب رف رف
بیٹھ پر اپنی مجھکو کر کے سوار
حق کی درگاہ سے ہوا یہ خطاب
اُدن منی آی میرے محبوب
اس زمیں سے وہاں تلک سن تو
قاب قوسین کی جو تھی خلوت
ہیں یہاں کی نکات ایسی باریک
فہم بعضوں کا علم پر موقوف
حق نے علیم ہو وہ آخی شد آت
حق تعالیٰ نے تب کہا ای نیک
یعنے تیرا سلام ہو ہم پر
بعد اسکے کہا ہی یہ پیغمبر
غلغلہ یک پڑا ہی ملکوت
نقل مسطح آئی ہی کہ خدا
پھر ہوا حکم حق کا ای گاہ
بولا میر حبیب کا یہ نام
وہ سلام و جواب کو کر تار

جلد حاضر ہوا ہی اسرافیل
درجے ستر ہزار ہے تکرار
کوئی ملک نہیں سنا ویسا
اور عجایب بھی ایسے میں دیکھا
جلد گذرا ہی مجھکو لے آن سے
حلۂ نور سے تھا وہ خشنان
ساق تک عرش کے ہو پنچا
تھے وے ستر ہزار تک حجاب
راہ ستر ہزار سال کی تھی
لئے ستر ہزار ہی تھے ملک
رنگ کا بہت تھا خوب سفید
تھے وے ستر ہزار ای سامع
ہوا ناگاہ غیب ای ہاتف
کر دیا وہ حجاب سے بھی پار
درگذر اس حجاب سے بھی شتاب
مین وہاں جبکہ یک نگاہ گیا
جبکہ ایسا خطاب آتا تھا
اسقدر ہی مسافت ای اکرم
ہوا اوحی کا مین سے محرم راز
قاب قوسین کے جو ہین نزدیک
جب مین عاجز خواکرم اہام
یک تحیات کے پر ہے کلمات
ای نبی میرے السلام علیک
جو کہا لفظ جمع وہ سرور
حق کے سب بندگان صالح پر
ولولہ یک مچا ہی وجد و سرور
جبکہ لوح و قلم کیا پیدا
کہ محمد ہی لکھ رسول اللہ
سرور انبیا ہی خیر انام
جو امامت رکھا تھا ای مشیا
شب معراج مین وہ رہبر و رہبر

شرط تعظیم و بجا لا یا
ارض و افلاک سے زیادہ تھا
اور مین اس مقام مین لاریب
عمر دنیا تلک بھی وصف کرے
پھر بلا ہی حجاب قدرت کا
بعد اسکے حجاب عظمت کا
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ایک حرکت مین عرش تک پہنچا
اور ستر ہزار نیلم کے
ان حجابوں سے جبکہ مین گذرا
انسے ہر یک بڑا تھا ابر سیاہ
سرخ یاقوت کے بھی تھے بعضے
جبکہ رف رف پے سوار ہوا
جلد بھیجا ہی تب وہ رب مجید
عرش کے ساق پر گیا ہون شتاب
مین وہاں جبکہ یک نگاہ گیا
جبکہ ایسا خطاب آتا تھا
مین کیا تھا جو طی مسافت کو
اُس مین داخل ہوا مین باعزت
اور نازک لطایف آئے ٹھیک
بلکہ بعضے ہو کشف سے مکشوف
کہ تحیات کے پڑہے کلمات
ای نبی میرے السلام علیک
اور ترے پر ای شاہ موجودات
لفظ مفرد نہین کہا تحقیق
ملاء اعلیٰ کے جبکہ وے تمام
صوت سے کلمہ شہادت کے
تب بفرمان بارگاہ الٰہ
پس لکھا نام احمد مختار
کہا مشتاق ہو قلم ای نیک
یہ امانت نبی کو پہونچا یا

اپنے بازو پہ مجھکو بٹھلایا
الغرض اسطرح خلق سے ہوا چون غیب
اسطرح خلق سے ہوا چون غیب
حرف یک دس سے نا دا ہو وے
بعد اسکے حجاب عظمت کا
اور سبحان اللہ ای آگاہ
کئی پردے ہوئے وہان پیدا
اور موتی کے بھی ملے اتنے
پردہ وارون پو عرش تک پہنچا
ایک شانے سے اسکے دوسرے تک
اور کئی اُن مین سے جواہر کے
جلد تر پار کر دیا ہی مجھے
خوشا ایک اسپ مروارید
کبریائی کا یک یا ہی حجاب
یک نگہ مین گذر ہی اس سے کیا
مین نے یک یک قدم ہی جانا تھا
قطع کرتا تھا مین ہر ایک قدم
راز و اسرار سے ہوا مسازر
اور اوحی کے راز سے گفتار
کس لئے پھر کروں اسے اتمام
کیا تو تحفہ میرے لئے لایا
ہو وے تحفہ میرے حق سے صلات
یہ لطیفہ بھی اس مین بدمعنی
ہوئے آگاہ اُن پو جواب سلام
صدق توحید اور رسالت کے
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
گذرے اسکو بھی کل ہر ہر
ای نبی خذ اسلام علیک
یہ امانت نبی کو پہونچا یا

اسلام علیک یا ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس لئے ہی سلام ہی سنت ۔۔۔ فرض ہے کیا جواب باعزت ۔۔۔ اور بھی اس میں ایک اشارہ تھا
بس یہی بندہ کو بھی ہے تمنا کی امید ۔۔۔ کہ کرم سے بھی اپنے رب وحید ۔۔۔ ہم جو امت ہے خاکساران ہیں
یا الٰہی زبندہ احقر ۔۔۔ خاک نعلین امت سرور ۔۔۔ تو صلوٰۃ وسلام لامحدود
نقل ہی حق کہا پیغمبر ۔۔۔ جب کرے کوئی مرحمت منظر ۔۔۔ کچھ کچھ دوستو کو نیچا ہے
حق کہا آج جو کہ میں نے کہا ۔۔۔ اور ملک حق کہے بھی تو جو کہا ۔۔۔ اپنی امت کو دے ای نیکی نما
الغرض وہ امام اہل ہدا ۔۔۔ جب معزز ہوا بہ قرب خدا ۔۔۔ سرور دین کا حق کیا اکرام
شرح میں جسکی ہی زبان قاصر ۔۔۔ حد بشری سے ہی یقین باہر ۔۔۔ لب کشائی کا یہاں نہیں امکان
اس لئے عالمان نیک اطوار ۔۔۔ احتیاطاً سس میں کرتے ہیں سکوت ۔۔۔ مجملاً اسکی کرتے ہیں تفسیر
ایک بعض عالموں نے بالتصریح ۔۔۔ جو کہ پائے روایتیں ہیں صحیح ۔۔۔ کئی اُنسے لطایف و نکات
ہی از انجملہ جو کہا سالار ۔۔۔ کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار ۔۔۔ پوچھا اسطرح حق نے مجھ سے تین
دونوں شانوں کے درمیان سرے ۔۔۔ رکھا اپنی کمال رحمت سے ۔۔۔ تب اثر اسکی لطف رحمت کا
پوچھا پھر مجھکو رب ارض و فلک ۔۔۔ کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک ۔۔۔ میں کیا عرض تا کی جا نماز
حکم پس یوں کی ہی رب مجھکو ۔۔۔ کیا عبادت ہیں کے دو اول تو ۔۔۔ میں کیا عرض حق سے کفارات
شوق اسے بموسم سرما ۔۔۔ تا ہو سختی بنفس صبح وضو ۔۔۔ اور جماعت کے ساتھ پڑھنے نماز
کرے ان تین چیز پر چوفیام ۔۔۔ دو جہان میں وہ ہوئے نیک انجام ۔۔۔ پاک ہو یوں گناہ سے گویا
پس کیا حکم یوں ملایک کو ۔۔۔ پوچھو احمد سے تم جو چاہتے ہو ۔۔۔ کہ ہے میرا حبیب ہی اجلال
میں نے اسکے کہا وہی پیغمبر ۔۔۔ تب کہا ہی مجھے وہ رب عزیز ۔۔۔ ای محمد تو سچ کہا ہے قیل
میں نے بولا کھانا پہلے طعام ۔۔۔ اور یک دوسرے کو کرنا سلام ۔۔۔ اور ادا ے نماز کر نا تب
کونسے ہیں عمل وہ نیک صفات ۔۔۔ کہ غذا لوں سے حق تک دے نجات ۔۔۔ میں کہا اسکو ہر زبان پر آن
اور خوشی اور غضب کے حالات ۔۔۔ رستی رکھنا اپنے پیش نظر ۔۔۔ حق نے بولا تو سچ کہا یہ قیل
نجل کی انقیاد ہی اول ۔۔۔ کہ کریں اسکے ہی کہے پر عمل ۔۔۔ چاہتا خواہش نفس کے دوم
نقل کرتے ہیں پیشوا جو ملک ۔۔۔ چار لاکھ سال تھے یقین میں تبک ۔۔۔ بحث کرتے تھے اسکا تھا بعوب
شہ کی معراج میں یقین کرنا ۔۔۔ حکمتیں ایسی ہی کہا بسیار ۔۔۔ ہی روایت زحضرت زہرا ۔۔۔ بولا سرور کہ حق نے مرسے

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے امت کی شکایتیں کیا سو بیان

بس یہی ہی شکایت اول ۔۔۔ کہ کہا یوں خدا نے عزوجل ۔۔۔ ای پیمبر تمام بندوں کا ۔۔۔ خاص رزق ہیں تا قیامت ۔۔۔ تری امت مری صفات پر
رزق کی فکر میں ہی رہتے ہیں ۔۔۔ اور ارشاد یوں کیا ہی خدا ۔۔۔ کئے ہم نے بہشت کو پیدا ۔۔۔ اعتماد دولی کئی نہ کر
بر بلا شبہ یہ تری امت ۔۔۔ نہیں کرتی ہی خوف جنت ۔۔۔ واسطے تیرے ای حبیب مرے ۔۔۔ اور امت کے واسطے بھی رہے
تری امت ہیں اہل ان تا رے ۔۔۔ دل سے رکھتے ہیں شوق دیدار ۔۔۔ جسکے باعث بہشت میں جاوے ۔۔۔ بس میں اہل ان تا رے اعدا
خوف رکھتے نہیں سو کو بجان ۔۔۔ اور فرمایا یہ تری امت ۔۔۔ کرتی تیری پرسش گناہ ۔۔۔ در خلوت

نہیں ضایع کیا قلم کا سلام ۔۔۔ کہ یقیناً وہ خدائے انام ۔۔۔ ساری امت کو یہ بشارت تھی
اسکو ہو نیچا نیگا ہر روز قیام ۔۔۔ پس ہمارے بھی سب صلوٰۃ وسلام ۔۔۔ امتی اسکے جان نثاران ہیں
جیسے اپنے حبیب اکرم پر ۔۔۔ بھیجے اُس پاد شاہ عالم پر ۔۔۔ ہر دم ہر آن مدام لاتحدود
ہیں لیا ہاتھ جو کہ میں نے کہا ۔۔۔ شہ کہا مجھ کو جو عنایت ہو ۔۔۔ کیا سچا تو ای حبیب مرے
ہو گیا ہی نماز میں واجب ۔۔۔ یہہ تشہد تبھی سے ای محبب ۔۔۔ تا ہمیشہ پڑھا کریں ہر نماز
کان سے سر کے وہ سنا اسرار ۔۔۔ چشم سر سے اسے ہوا دیدار ۔۔۔ بے توسط کیا بھی اُس سے کلام
وے بھی ہم میں سب نبی صفات ۔۔۔ آئے ہیں اس بیان میں جو آیات ۔۔۔ عقل حیران ہے زبان ہے گنگ
کیوں کھلے آہ زکلید بیان ۔۔۔ پس مقفل یہہ باب ہے زبان ۔۔۔ اور یعنین ہی لفظ بھی تحریر
جو ہیں ثابت حدیث سے یکجان ۔۔۔ کئی قول انسے لاؤں یہاں ۔۔۔ لاتے شرح و بیان میں خوشخبریاں
دست بے کیف پا بتا ب ہوا ۔۔۔ میں کیا عرض تو ہی دانا تر ۔۔۔ کس بحث میں ملک جھگڑتے ہیں
جو تھے ارض و سما کے درمیان حجب ۔۔۔ اور مجھے ہو گئے ہیں کشف غیوب ۔۔۔ اپنے سینے میں میں نے پایا
آدمی کے گناہ جتنے ہوئے ۔۔۔ کہ سے وطاعات کون سے ہو گئے ۔۔۔ وے کہا تین بحث کر تے ہیں
سب مقاموں پہ اسکے پہنچا ہوں ۔۔۔ پہلے آب وضو جو ہی اپنا ۔۔۔ ہیں بلا شبہ تین وطاعات
منتظر وہ سر کے رہا تب ۔۔۔ اور فارغ ہوں کیا زحب ۔۔۔ جانا پیدل مسجد میں بیناز
سچ کہا ہی تو ای حبیب مرے ۔۔۔ حق نے بولا یہہ سکے میرے لیے ۔۔۔ کہ ہوا مان کے پیٹ سے پیدا
جن سے آپ بلند ہو ہر حال ۔۔۔ پس سرافیل کے یوں پوچھا ۔۔۔ ہی یقین مشکلات کا حلال
تب کیا آسوال روح امین ۔۔۔ سچ کہا ہی کفار اب مجھے فرما ۔۔۔ تب سوال کیا ہی سکائیل
فقر ہو یا فراغت ای بھائی ۔۔۔ حق کہا سچ کہا تو ہے یقین ۔۔۔ سورے ہے ہو دین لوگ سب کے جب
میں کہا اسکو مہلکات ہیں یقین ۔۔۔ سبھی حالت میں ہو میانہ روی ۔۔۔ حق سے رکھنا ہی خوف سو عیاں
آی نبی مہلکات ہیں یقین ۔۔۔ بولا یہہ بات سنکے ربانام ۔۔۔ تب سوال کیا ہی عزرائیل
شب معراج میں ای اکمل ۔۔۔ کہ میں پوچھی ہوں از رسول خدا ۔۔۔ نیک اپنے کو بوجھا سوم
شب معراج میں ای بابا جان ۔۔۔ کئی تم سے کیا امت کے ۔۔۔ پر نہیں جانتے تھے اسکا جواب

جواب دیا آنحضرت صلعم نے جبرئیل کو

شرم مرے کچھ نہیں کرتی — خوف خلوت میں کچھ نہیں کرتی
اور کہا جو کہ ایک ہی روزی — غیر کو ایک میں نہ دیوں کبھی

تنبیہ

شرک سے جاوے دولت ایمان

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

شرک کے معنے

حق نہ زنہار شرک کو بخشے — اور گنہ جو کہ شرک سے ہیں پرے
حق تعالیٰ کی جو ہیں خاص صفات — شرک ہی انکا غیر میں اثبات
جیسے دینا کسی کو نفع و ضرر — خاص ہیں ایکلے حکم ہی شرک
مینہ کا آسمان سے برسانا — اور اگانا زمین سے دانا
کرے اگانا بعضے غیبوں پر — وحی و الہام اور کرامت سے
اور اپنے لئے ہی رب انام — خاص فرمادیا ہی جو حکام
اور ایسے ہیں دوسرے جو امور — ہیں مطول کتب میں مذکور
شرک ہی جان چند نوع اپر — رکھے انواع سب اسکے خبر
اور شرک جلی و شرک خفی — اور آیا ہی شرک خفی بھی
شرک اخفیٰ ریا ہی جانئے ٹھیک — ہی وہ چیونٹی کی چال سے باریک
اسکے اقسام و نام اور احکام — وہ ہوئے معتبر کتب سے تمام
مختصراً اب بیان اپنے قلم — پہلے میدان پوبھیر جلد ہیم
سب کو دیتے ہیں ہم یقین عزیز — جانے ہی غیر سے نری امت
اور اگر اُن پر کچھ بلاوے — کرتی ہیں وے شکایتیں میرے

نون شرطین

شرط اول جو امتی تیرا — جب عبادت مری کریگا
پھر اسکو مری بفضل کریم — دیوں بیشک جزا بفضل عمیم
اسکے توبے کو میں کروں مقبول — پاک اسطرح سے کروں ہی اسکا
بستگی کو وے سب گنہ میں ہیں — اور یکتے سے ہو عباد تیں
اگر گنہ کرکے وہ پشیمان ہو — اور ندامت سے سرگریباں ہو
رنج و بیماری میں نے دیوں اسے — تا وہ کفارہ گنہ ہووے
وہ نرخ و زہر یر کی تاثیر — پہنچے امت کو تیر تا بتعبیر
فضل سے ہی معاملہ میں کروں — کرکرم اُن پر عدل سے گذروں
اور گناہان اگر زیادہ ہو — تو رکھوں اسکو انکی کڑوں پر
شرط نویں حساب بھی یکتا — اسکو رحمت سے خلد میں لاؤں

اور کہا میں نے تیری مت سے — گر خدا چاہیگا تو بخشیگا
پر مرے غیر کو مری طاعت — جیسے دینا کسی کو نفع و ضرر
شرک سارے گناہ میں ہی خراب — خاص ہیں ایکلے حکم ہی شرک
دار دوزخ ہی شرک کا انجام — وحی و الہام اور کرامت سے
نہیں مشرک کو پر سگاری سے — غیر حق سے اُسے بُجا لانا
اوج چاہا نہیں عمل کل کے — ایسے کاموں سے سب کن پرہیز
دیوگی مگر ہی سے پہ امت — اور ایسے ہی شرک ہیں نام
اور ہی سخت شرک کو عذاب — شرک اکبر تو کفر ہی ہے یقین
سر بسر وضع اس سبب کا — سر بسر وضع اس سبب کا
رہ گئیں جو شکایتیں باقی — یعنے کہتے ہیں رزق مال منال
ہو ثواب تو غور و فکر کرو — اور ارشادیوں کیا مطہر
اسکی طاعت رد کو وگا کاسب — شرط دوم جو کوئی باایمان
گر گناہی نہیں کیا گو یا — قوبدن اک کے چھے کو بخشوں گا
اسکے عصیاں پو میں تبھی کرہر — چھٹوں دوبار ہر برس انمیں
اور قیامت کے روز پاوے نجات — گر کروں فضل اُنکو ہووے نجات
اتوبین اُن پو نہ کئی فاضل — میں کروں گا کرم سے اپنے بچا
فضل سے اُنکے جرم کو بخشوں — اور گناہان اگر زیادہ ہو

پر کچھو شرک کو نہ بخشیگا — صحت و فرح و بہجت و راحت
مال اولاد رزق روزی و زر — دردو غم رنج و مرض اور رحمت
کوئی انمیں نہیں ہی اسکا شریک — ہاں پروردگار چاہے جب
راہ اعجاز اور فراست سے — انبیا اولیا کو اپنے تب
یہہ نہ خاصی ہی خرق عادت ہی — نہیں عجب اسکو وہ شہادت ہی
جیسے بخشو قیام اور رکوع — نذر و منت خضوع اور خشوع

شرک کے انواع

شرک فی العلم شرک فی الطاعات — شرک فی القسم شرک فی العادات
حکم ہر شرک کا جدا ہی مگر — کوئی اکبر ہی اور کوئی اصغر
شرک کوئی قسم کا بھی ہی خراب — کہ ہی مستوجب عذاب و عقاب
سارے اقسام شرک سے یارب — مومنوں کو پناہ دیجے سب
الغرض شہ کہا کہ تو نے یقین — یہہ شکایت کیا ہی پھر چھو ٹیں
پھر کہا ہی گنہ وے کرتے ہیں — نہیں کرتا شکایت انکی میں
دلمیں خوف خدا رکھو ہی — اس شکایات کے نہو مورد
تری امت کے اور مرے درمیان — ہیں مقرر یقین یہ نو شرطان
بالیقین او جز اعبادت کا — قدر طاعت پو بنی دیوں گا
اور وہ اس گنہ سے ہو نادم — اس سے بچنے کا ہو وے گا عازم
شرط سوم ہی میں کروں گا نظر — آی بنی اُسکے ساتھ عصیوں پر
شرط چوتھی یہی بنی ہی گاہ — دل بوسند کے میں کروں گا نگاہ
پانچویں گر گناہ پر بندہ — تا مصر ہو رہیگا شرمندہ
سردی گرمی کے یعنے موسم میں — تا کرو دنیا کے ہی اس عالم میں
ساتویں یہہ کہ تیری امت سے — حشر کے روز تیری حرمت سے
گر عبادت انہوں کی ہو زاید — تو جزا اُنکو دیوں گا بے حد
تازیادا اُنکی نیکیاں ہو کر — ہو وے غالب انہوں کے عصیاں پر

پانچ پیغام حضرت رب العلام کے وساطت سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس امت مرحومہ کو پہنچے

اور ایسا کہا ہی جب اتمام — یا محمد مین پانچ یہ پیغام — اپنی امت کو تو لجا پہنچا
تو رکھو دوست مجھکو سر دعا — کر کیا تم پہ مین بہت احسان — دوسرا یہ کہ گر گئی ہے مین
تیسرا امید گر کسی سے رکھین — تاکہ اپنی مراد کو پہنچین — تو ہی لایق رکھین جرم سب کے
اور پیغام مہی یہی جو تھا — حق مین تم گر کسی کے رکھے جفا — راندہ اس سے ہو مین شرمندے
پانچوان گر کسی کی تم خدمت — مال جان سے کرینگے باحرمت — تو کرو صرف میری امین مال
اور اس طرح شاہ فرمایا — آنھون جنت کا مین نے سیر کیا — اوس مین مین نے کیا ہے جا بجا یہ
اور خلد عدن مین مین دیکھا — میرے اصحاب کے مقام علیٰ — ہی روایت کہ سید ابرار
سرخ موتی سے در جنان دیکھا — اور لطایف بہت ثمان دیکھا — بولا بوبکر ای رسول خدا
ایک یاقوت کا مکان تیرا — تھا مشیّن بہت کہ مین دیکھا — اور بہت اس مکان مین حوریں
تیرے ان باپ بوبکر پہ فدا — سب نے عزت ہی مجھ کو تیرے سوا — اور عثمان کو کہا سرور
اور بولا علی کو وہ سرور — صورت پاک تیری ای حمیرا — چارون آسمان پہ مین دیکھا
اس لئے ایک یہ ملک کو خدا — کیا مشکل علی کو ہی پیدا — تا زیارت سے اسکے سارے ملک
اور دیکھا ہی سید ابرار — سات دوزخ کا حال تفصیل — خلد و دوزخ کا حال تفصیل
جو جواب اسکو ہی دیا مولا — اور جو جو کہا ہی اسکو عطا — بسط چھپا ہی گرچہ یہ مضمون
دیکھ بعضے مفسرین کرام — اسکی تفسیر مین کئے ارقام — کہ کہا شاہ انبیا خوش حال
عرض پہلے کیا مین نے اوی اور — دیا جبریل کو تو چھے لکھ پر — کیا مقابل تو اسکے مجھ کو دیا
کھولے اپنے پر و مکو گر جبریل — شرق سے غرب تک ہی ہو قبیل — اپنے گیسو پاک در محشر
شرق سے لیکے غرب تک اس نور — عاصیان جو ہینگے تب پر سور — انکو بخشونگا اپنی رحمت سے
پھر کیا عرض مین نے ای معبود — کئے آدم کو جو فرشتے سجود — کہا مقابل تو مجھے اسکے
اصل مین تھا یقین تو ای مقصود — وہ وسیلہ تھا اور تو ہی مقصود — پھر کیا عرض مین کہ آدم کو
حشر کے دن تجھے ہے مجھ سے امید — جبکہ داخل کرونگا جنت — اس سے باہر کبھی نہ لاؤنگا
درگہہ حق مین التجا مین کیا — کر تو آدم کو ای مرے مولا — دست قدرت سے اپنے مٹوایا
نام کے پاس ہے ترا نام — پیش آدم دو الف سال الجا — مین نے لکھا ہے عرش مین
سب سرادق پہ اور حجب تمام — لکھا ہر قصر پر بھی تیرا نام — پھر کیا مین سوال آخر امام
یعنے شب اسرا عروج یقین — ایک پل مین ہوا بعرش مکین — اور آدون نبی کا بزرگ خطاب
تیری امت کے حاجتین بھی ہاں — اور آفات اُن سے دور کیا — گر چہ ادریس کو بلند مقام
درگہہ حق مین ہے مقبول دعا — کشتی نوح کو تو ای سولا — عین طوفان مین بچایا ہی
عرش سے فرش تک کی ہے تنویر — ایک لمحے مین تو کیا ہی گذر — اور مساجد جو تیری امت کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — حضرت جنت مکانی — قرآن شریف کا بیان — حضرت جنت مکانی کے — قرآن شریف کے — سورۂ والنجم کی تفسیر — اور معراج کے بیان مین — اللہ تعالیٰ کی — اور رویت کے بیان مین — سید عالم کی — اور حضرت کی — سید عالم کی — اور حضرت کی

امت پاک کو ترے ای رسول
شعلۂ موج بحر بیخ و بلا
سرد گلزار تو کیا بے قیل
اور نبوت کے بعد اسکو بجا
جو کہ قرآن میں خالق اکبر
اور فدیہ بھی اسکا تو بھیجا
ایک نصرانی و یہود کو ان
حق کہا میں تجھے مدینہ دیا
دیا امت کے حاسدوں سے نجات
جس سے کفار ہوگئے برباد
کافر و مکر گرا و یگانہ و زار
بات موجود تھی مکانین تب
میں کہا اسکو اسکے قوم کے ساتھ
اسطرح سے کرونگا انکو روان
جس سے لاکھوں گنہ امت کے
حق تعالیٰ کہا قیامت میں
حضرتعالیٰ سے پھر میں عرض کیا
اور زمین کا اسے خلیفہ کیا
پھر کیا عرض میں ای رب عباد
رہ کئی لاکھ سال کی بیشک
قبر اور حشر و پل کی آفت سے
حق کہا تجکو دیونگا یہ عزت
میں کہا کر مسکو تو پسند
رہ تو اسباب سے مسدد عز سند
ماندہ فضل اور کرامت کا
لطف سے ابر کا دیا سایہ
اور کیا مسح صورتیں بمثیل
اور ارشاد حق کیا پہ مجھے
اور ما بات سے بھی اسکے سنا

مسجدیں انبیوں کے دیوں دخول
اگلے دامن تلک نہ پہنچیگا
اور اسکو کیا تو اپنا خلیل
میں نے وجہ دیا محبت کا
دیکھ سبات سے دیا ہی خبر
گو سپند یک جنت دا
تیرے ایک امتی کے بدلے جان
اپنے الطاف کا خزینہ دیا
حق کہا مجھ کو تب کریم ستار
پائے آرام مومنان الشاد
مومنوں کو کرے آرا پیار
بات تجھسے لا مکانین تب
بحر سے پار تو کیا خوشدات
نہ جلے انکا آگ سے دامان
حشر کے دن تبا ہونگے
امتی لوگ تیرے جب آوین
کہ تو داؤد کو زبور دیا
تیری امت کو بھی کیا خلفا
تھا مسیح جہانین اسکا باپ
طے کرایا تجھے بدوش ملک
میں بچا لطف در رفت سے
چشمہ سلسبیل در جنت
لیگیا لطف سے بچرخ بلند
ہم کئے ذکر کو جو تیرے بلند
تیری امت کے واسطے فر
اور عنایت کیا من و سلوی
فاجر دن کے زوال سر تسبیل
سورۂ فاتحہ دیا مین تجھے
فضل اپنے تم کرونگا عطا

اور مساجد کو انکے سب بفتوح
کیا بری یہہ نجات یا ہی او
حق کہا مین نے تیری امت پر
اور امت کو تیرے بعد گمراہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ

حق کہا ہان اسے دیا ہر فرم
فدیہ کر بھیجونگا بنار رحیم
اور عنایم تجھے حلال کیا
شرے اشرار کے مین دور شدید
تجکو محفوظ مین رکھونگا بفا
خلق سب جبکہ آوینگے پیش
کیا موسیٰ کلیم سے تو کلام
تو تحیات کیا اسے تورات
حق تعالیٰ دیا ہی مجھ کو جواب
سانپ بیحد جو ہے کے کھایا
دیا موسیٰ کو تو نے یک تھپ
انکو کوثر سے تو کرے سیراب
مین دیا تجھ کو سورۂ انعام
تو سلیمان کو ہی ملک دیا
راہ یک ماہ کی جاتا آتا تھا
شکم ماہی سے تو نکالا ہی
آسمین خوشحالی دیونگے سلا
دیا عیسیٰ نبی کو تو انجیل
نام تیرا مدام پنج اوقات
یہہ بلندی ہی اسم کی تیری
نعمتین ایسے نہین کسیکو دیا
تیری امت کو دا جزت مین
تو گنا ہون کی انکی شامت سے
جو پڑھے اسکو از خلوص کمال

روایت

اور دیا تجھ کو کوثر اکرم
امتی کو ترے بدار نعیم
تیری امت کو تیرا انس دیا
تجھ کو محفوظ مین رکھونگا بفا
حق تعالیٰ کہا ہی در محشر
پھر کیا عرض مین نے ای رب نام
پھر کیا عرض مین نے عجز سے
نہ قدم کو لگا ہی انکے آب
مین کہا تو دیا تھا اسکو عصا
پھر کیا عرض مین نے ای داور
تشنگی سے رہینگے وہ بیتاب
کیا ارشاد مجھ کو رب انام
پھر کیا عرض مین نے ای مولا
ایک دن ایک شب مین تخت اسکا
کہا یونس کو تو بچایا ہی
کرون داخل بجنت ہا وا
پھر کیا عرض مین نے ای رب جلیل
حق نے فرمایا میرے نام کر ساتھ
وہ بلندی ہی جسم کا ہی نام
اپنی رحمت سے مین نے خیرہ کیا
حق تعالیٰ کہا قیامت مین
گر گنہ ہو وے تیری امت سے
کہ نہین جسکا کوئی کتب مین مثال

بحر دوزخ پہ مین کرونگا روان
پھر کیا عرض مین نے ای معبود
گرچہ اسکو کیا خلیل مرا
مین محبت کا رتبہ دیتا ہون
پھر کیا عرض مین نے ای جلیل
اور یک گوسپند جنت سے
پھر کیا عرض مین نے ای مولا
پھر کیا عرض مین نے ای رب کریم
پھر کیا عرض مین نے ای معبود
قعر دوزخ سے یک چلاؤن باد
ہو وین برباد اس سے شرشات
حق کہا طور پہ تھی اس سے بات
مین دیا تجھ کو آیت الکرسی
تیری امت کا جبکہ ہووے گذر
مین شفاعت کا دیا وان
اور وہ بار قبیلے پیتے تھے
پاوینگے شیر و خرما و خمر
اور لہا اسکے ہاتھ زم کیا
حق تعالیٰ کرم سے فرمایا
حق تعالیٰ کہا کرم کے ساتھ
حق تعالیٰ نے تب کہا ہی مجھ
مین کہا تو دیا ہی ای حنان
حق تعالیٰ کہا کہ تجھ کو خاص
بلند آواز سے بلند مکان
مین کہا مانڈہ تو اسکو دیا
پھر کیا عرض مین نے ای عز مد
دیونگا ایک سایہ صد دود
مسخ و خسف مین نا ہو انکو شتاب
نار دوزخ کی اسپہ ہو حرام
اور مردی ہی رشب اسرا

برق سے وہ بہت تیز تھے وان
بہ برابیم آتش نمرود
لیک تجھ کو کیا حبیب اپنا
دوست اکو یقین مین کہتا ہون
تو نے زمزم دیا باسمٰعیل
فدیہ بھیجا اگرچہ اسکے لئے
تو نے صالح نبی کو ناقہ دیا
لوط کو تو نے در امن پہ رکھا
باد کو تو کیا ہی تابع خود
ہو وین برباد اس سے شرشات
ہی سر نور پر ہے سب بات
حق تعالیٰ کہا مجھے ای نبی
کہ قیامت کے دن جہنم پر
حق تعالیٰ کہا کہ تجھ کو دیا
کہ تھے بار اجھڑ روان جس سے
اور جنت مین جب کرینگے گذر
اور لہا اسکے ہاتھ نرم کیا
حق تعالیٰ کرم سے فرمایا
حق تعالیٰ کہا کرم کے ساتھ
تیری امت کو اپنی رحمت سے
حضر کو آب چشمہ حیوان
مین بخشتا ہون سورۂ اخلاص
لیتے ہینگے مودتان دا مان
حق تعالیٰ نے مجھ کو فرمایا
آل یعقوب کو تو در صحرا
راحت آمود صبر جاندود
بلکہ محشر مین یون انکے حساب
پاوے دار السلام مین آرام
وحی سالہ انبیا پہ کیا

تیرا جب نہ خدا میں ہو محرم
تا نہ محشر میں ہو وہ طول مساں
او کیا انکو میں اخر ہم
میں نے امت کی چاہا بخشش جب
حق تعالیٰ کہا عنایت سے
پھر ہوا کچھ چاہتا ہی کیا
بعد ارشاد یوں کیا ہی خدا
نہ عیاں ہو وے گی مری حشمت
اور خبر یوں دیا شہ والا
حق نے فرمایا میں قبول کیا
بد عمل انکے جب تجھ سے ہاں
شہ کہا میں جو کہ رخصتی
دے مظلوم کی دعا کا ں
اور معزز مت ہر دو دنیا
میں عجب تری ہی کرتا ہوں
اور نبوت کی پاک خلعت سے
ام معروف و ہی منکر بھی
میں کہا کون وہ کرے تصدیق
میں نے اسطرح جب ہوا بیتاب
پس قامت میاں ہو کون تیری
تب تو مشغول ہو یقین نما
عرش کے پاس میں نے جب آیا
کہ ترے پر بھی میرے امت پر
بولا امت تو باقی ہی ضعیف
اور ہر سال میں خدا انام
حق کیا فرض تب نماز پنجیں
اور ایک ماہ کے صوم رمضان
کہ ہوئے فرض اب محمد پر
وہی منجاہ کا وہ پاوے فوز

جاؤ جب بھی تا تری امت
اور رہے عمر دراز انکو دیا

روایت

اور دو ثلث کو بروز جزا
پھر کہا مانگ جو چاہے اب
پھر کہا حق کرم سے میرے تین
تب کہا میں ہوں مانگنے والا
اپنی رحمت سے میں بروز جزا
میری امت کا سب حساب و کتاب
میری امت کو مت فضیحت کر
ایسے ہی نعمتیں بہت ہولا
ہی یہ پہلی نصیحت اکرم
نہیں ہر گز کوی محجاب ہی حق
فخر اسپر کہو کر زنہار
اور رکھتا ہوں تجھ سے ہی امید
تو ہی میرا ہی مالک و مختار
کر اسی پر ہی شرع و دین کا دار
شرط تعظیم پس بجا لایا
ای میرے دوست ہم نہ ہی ہے
کہ خلایق میں جا تو میرے ہے
اور میں تب کرو نگا رفع حجاب
بعد کرتے بیان پر گذرا
میں کہا سکو ای کلیم اللہ
میں گیا پھر بدرگہ رحمان
پھر کے آیا تو تب کہا ہی کلم
پھر کے موسیٰ تل کے مجھ سے کہا
میں نے بولا کہ مجھکو شرم ہی آب
بالیقین پانچ ہی نماز دم
ایک مہینے کے جو رکھے روزے

سب اہم پر حرام ہی جنت
تا نہ دنیا سے دل لگے انکا

روایت

میں نے اپنے کرم سے بخشونگا
بخشش امت کی ہی میں طلب
اور ستر ہزار بخشا میں
بخشنے والا تو ہی ای مولا
اور شفاعت سے تیرے بخشونگا
میرے تحویل حشر میں ہو گا
حشر میں تب کہا ہی یوں ہو
کیا اس شب میں مصطفےٰ کو عطا
کہ تو غمگین ہو وے گا جسدم
اور دعا اسکی مستجاب ہی جان
جا نیوالی ہی بیوفا غدار
اور یقین جانتا ہوں میں حاوید
سب جہان کا تو ہی ہی نافع ضار
ہوا سے قوی یقین اسلام
عزم رجعت وہاں سے جبکہ کیا
کر مقرر رکھے میں امر ہی
میرے بندہ و نکی ہمائی کر
اور بھی پاوے بحالم خواب
پس سبع اطباق آسمان اترا
ہر برس میں صیام شش گانہ
اور کیا عرض تا ہو کچھ آسان
کہ نبی امت پو ہر بھی بار عظیم
اس میں تخفیف اور بھی کروا
کرنے یوں حق سے بار طلب
اور رمضان کے ایک ماہ صیام
اجر چھے ماہ کا ملے ہو وے

اور اللہ نے یہ فرمایا
اور مناجات کی نہ مرگ یا
اور کہتی ہی حضرت زہرا
پھر وہ پوچھا تو چاہتا ہی کیا
پھر کرم سے خدا نے فرمایا
اور ستر ہزار میں بخشا
ستا سو ایسے ہی تبع نے مطلب
ساری امت کو بخش دوں گا اں

روایت

حق نے فرمایا میں تحمل کیا
یوں حسب انسے لیوں در مخشہ
مختصر اب بیان خصوصت کا
یاد کر مجھکو تا ہی میرے حبیب
صبر کیجے مصیبتوں پہ سدا
ان نصایح کو سنکے اوں اخیار
کہ ہی پروردگار تو میرا
پس کہی ہی یہ حکم مجھ کو خدا
اور جو دیکھا سنا تو آج کی شب
نہ بھلائی کاتب ہا اسکان
کہ حسر اور میرے بندوں کے
اشتیاق لقا سے میرے مگر
حق تعالیٰ دیا ہی تبشر خصت
مل کے اپنے مقام پر سے
اور ہر روز و شب میں یو سو
عرض میری قبول کر کھدا
پھر کے درگاہ حق میں گیا
یوں کئی بار میں گیا بیناز
میں نے اسکو قبول کر آیا
تب ہو خیب یہ مجھکو ندا
ایک ایت ہی اسکو بخشیگا

تیری امت کو میں بہت نہ دیا
تا نہ مرجاوین وہ بلا تو بر
کہ رسول خدا نے فرمایا
بخشش امت پی میں نے کہا
اور ستر ہزار میں بخشا
ساتھ سو ایسے ہی تبع نے مطلب
ساری امت کو بخش دوں گا اں

روایت

پھر کیا عرض میں نے ای مولا
کہ تجھے بھی ہنس سے ہو خبر
بولتا ہوں نہی کی رحمت کا
تیرے جان بھی ہیں ہو ن قریب
اور تکبر سے بچے صبح و مسا
میں کیا عرض امتی حیران
اور بندہ یقین ہوں میں تیرا
کہ نماز میں بوقت کر تو ادا
اپنی امت کو میاں خوشنود
اور دردو غم میں تب ہو اگر ان
درمیان واسطہ تر ہی ہے
جب تو مشتاق ہو وے اور مضطر
چار و نا چار میں کیا رحمت
مجھ سے اسطرح ہی وہ پوچھا
فرض حق نے کیا نماز پنجگانہ
فرض پچیس تب نماز کیا
اور بہت عاجزی سے عرض کیا
ماہ رو فرض بیس پنج نماز
عرش سے فرش تک ہے نور
جو کرے پانچ ہی نماز ادا
اجر دس مہ کے عبادت کا

اور رسول میں بھی پیچھے رہ رہے | صدق اور شوق نے اجر کر کے | ایک نیکی کو اجر دس جس جس | اجر کیسا کل ملیگا سب | یا الٰہی بفضل بے غایات
جسم میں جان ہیں وہ جب تک | رکھ عبادت میں ہی تر تب تک | بخش دے سب ہمارے جرم و گناہ | دیجے نار سقر سے ہم کو پناہ | رکھ تو قائم ہمیں بھوم و ضلو

حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شرف نزول کا بیان۔

شاہ دنیا میں جو کیا ہی نزول | مختلف ہیں وہ یہ تین منقول | یک روایت یہی پر جبرئیل | آیا دنیا میں وہ رسول جلیل | یک روایت یہی پر جمہور حق
اور آنے کے وقت چمچہ برق | کیا شرف نزول اطباق | وہ نشان شق کے خدا کرامت کا | یہ کہ شرم خدا کی قدرت کا | یک روایت ہی حق کا لطف کرم
سجدۂ شکر میں رکھا وہاں سر | سر تھا یا تو جہان تھا بستر پر | تھا ابھی فرش گرم سو رکا | اور پانی وضو کا بلتا تھا | دیکھا جب اپنے حق میں اکرم
جانا آنا سب ایک آن کا تھا | یہ عجب عجب شان کا تھا | فرش سے عرش پر ہے سایا | ایک دم میں گیا ہی اور آیا | آسمانوں پر گیا سر ور

دریافت کرنا کفار کا حضرت سے آثار بیت المقدس کے حاضر کرنا جبرئیل امین خطہ بیت المقدس کا حضور اقدس میں اور بیان کرنا حضرت کا آثار و علامات اسکے

آتم ہانی سے تھل پہ آئی | کہ وہ بی بی ہے یوں ہی تو ہی | گھر مرے گھر میں وہ شہ معراج | ملک معراج کا ہی پایا راج | صبح کو جب وہ سرور دوران | اپنے معراج کا کیا ہی بیان
مرے ماں باپ ہو تیرے پر فدا | اس بیان کو نہ کیجئے اظہار | تا کہ تکذیب ناکرین کفار | شہ کہا خالق جہان کی قسم | مالک ارض و آسمان کی قسم
میں یہ قصہ کو آشکارا کروں | پس میں مسجد حرام میں جا | جب یہ قصہ وہاں بیان کیا | کافران سنکے یہ لگے ہنسنے | اور بجاتے ہتھیلیاں اپنے
اسکو پنہاں ہی رہنے دوں | اور بعضے ضعیف ایمان آ | وہیں مرتد ہوئے معاذ اللہ | ابو جہل شقی شریر و لعین | دوڑا بوبکر پاس جلد مہین
ناقص العقل تھے وہ اہل ضلال | اس لئے اسنے یہ کی جا تحمل | کل کی شب کو گیا تھا میں نرحم | تا بہ بیت مقدس اکرم
اور کہا کیا نہیں سنا تو بھی | نا سنا ہو وے جبر ایسی کبھی | گر کہیگا وہ آسمانوں پر | جاکے آیا کروں گا میں باور
اور وہ حالانکہ قوم تھی تھا | پس وہ کیسا گیا بھی اور آیا | شاہ کے جو بلند ہیں درجات | ہیگی اوذی یہ اسکے آگے بات
اور ابوجہل وہ دوڑا کفار | سن یہ بوبکر سے کہے ہی یار | تا بہ بیت مقدس اطہر | کہا سرور نے تمام ہی سیر
اسکی خدمت میں پھر یہ عرض کیا | کہا تو سچ جانتا ہی یہ بھی اب | حال معراج کہا ہی آئی فاخر | بول اول سے مجھ کو تا آخر
سنکے یہ خبر عرض کی صدیق | یا ہی میں نے یہ سنا ہوں اب | صدق پر میرے ہی گواہ خالق | سب میں کرتا ہی کیا مری تصدیق
جو خبر شاہ اسکو فرمایا | اسپہ ایمان لایا میں تحقیق | کہ صدقت صدقت ہی بولا | تب کہا شہ نے آئی تا توفیق
وہ کہا آئی ہمیرا صدق | دل سے تصدیق پہ لایا | آسمان سے زمین پر صد بار | لاسکے ہی بغیر شک و گمان
گر محمد رسول کو زمین | کیوں نہ تصدیق میں کروں المجد | کہ یقین جبرئیل کو کرنا | جب کہ معراج کی کیا تصدیق
اور وہی اول مصدق جان | آسمان سے اوپر لیجا و پھیر | اسکی قدرت سے کچھ نہیں عجب | پایا اس روز سے لقب صدیق
نقل ہی جب یہ جبرئیل کہا | ابوجہل اول مکذب ہمان | پس جو معراج کی کرے تصدیق | پیرو ابوجہل کا ہی وہ گمراہ
شہر مکے کے پن کئی تجار | گئے ہیں شام کے طرف کی بار | تب گئے مرتدان ہی کر کفار | اور جھٹلاوے اسکو جو جہلہ
ہی روایت کریں کہا شہ نے | ہوا مکے میں جا بجا مشہور | سب وے دیکھے ہیں مسجد اقصیٰ | یا رسول خدا شہ رہبر
شہر مکے میں لا کے یہ سب سا | سنکے یہ بات ہیں ہو تنگ گیر | کیونکہ مجھکو نہیں تھی یاد کبھا | اور کہو تو نہیں گیا ہی شام
گئے ہیں قافلے ہمارے ادھر | رکھ دیا ہی عقیل کے گھر پار | پس نظر اسپہ میں نے کر کے | ہم تو یہ بات جانتے ہیں تمام
لوگ اس قافلے کے ہیں حیران | ہیں کہاں انکی ہم کو دیجے خبر | تب انہیں شاہ دیں نے فرمایا | پر پوچھ اپنے مسجد اقصیٰ
اور ایک جائے ہی جوڑی ہمرا | دو ہو تہنے میں مکے کے سر پر | قدح پانی کا یک وہاں تھا دھرا | اور اسپہ سب طرح سے ہو قائل
عاقلہ اس میں دوسرا دیکھا | دو نفر ایک اونٹ پہ تھے سوا | یہ عجب عجب شان کا تھا | ایک روحا میں تھا سوا بہ تم
آپ اس قدح میں نہیں ہے | دیکھ مرکب ہوا وہ فوار | جا بہ جا اس سے دیکھا تو گیا | لوگ جب اونٹ دیکھ کر آئے
ناقہ گرنے سے ہاتھ گیا | ایک نفر اسے تب میں پوکرا | آب اس قدح میں نہیں ہے | اونٹ یک لمحے میں ہو گیا تھا

اور تیمم بیسج من دیکھا — کاروان خاص جو تمہارا تھا — رنگ ماکری تمہارا تھا شہر — اور یہ تم سے تھے خفان فلان کہ
تھے پئے دار و قرار جاں آخر — بیش و کم تھے جو اجل ہو گذرا — تب کیا ہو نے سلام انکو مین — میرا آواز دے پھچا ہین
منتظر لیس ہے وہ سب کفار — تا کرین امتحان ہین گفتار — جو نکہ وہ شاید نے خبر مایا — ہی امید ان وہ فاخر مایا
ہی روایت کے مناد بولا تھا — صبح کو قافلہ وہ آویگا — تھا اسے [illegible] — حکم سے حق کے جبرایل ہین
یک روایت ہی آفتاب پر — تھا مو کل بانک حق نیند [illegible] — تا کرے جلد خاتمہ ہین — تا کہ سچی ہو شاہ دین کی خبر
الغوض کاروان کے اخبار — کاوان ہو کے ہین استفسار — یا مرو ہین ہو آمد و کا ست — ایک نخل کے در میان کے ہا
تب سواری رسول اکرم کی — مثل بجلی کے جلد ہی گذری — اور گری وہ تو سے تاک کے اوپر — جب بہا جانہ شہ کے بچ پا ہے
ابو جہل لعین نا ہنجار — اسے بھی اُسکے جو تھے تا ہموار — ہو کے نا چار اسکے ہے گمراہ — بعضے ایمان جلد تر لائے
جو ازل مین سعید تھے تحقیق — کے معرا کی ہین تصدیق — سحر ہوئے اُسے معاذ اللہ — نہین یا ایمان ہے پاک شان جلی
دوسرے روز بھی وہ بلیغ نماز — وقت آخر ہی پڑا بنیاز — ہی روایت کہ جبرئیل امین — بعد معراج آ بصبح یقین — پا سکھے کے شاہ کے ساتھ
اور ہوا ابتدائے عید و سیر — اور ہوا ابتدائے عید و سیر — اور ہوا ابتدائے عید و سیر — تا کہ اوقات اول و آخر

معراج کی حکمت

اوپنو کا لکھ تھے بنا نیوتے — علما اسکے کہتے ہین بسیار — شرح اور ربط سے لکھے ہین — اسکی تفصیل چاہے ربط طویل
پوچھیو ان سے تم نے سکے فسانہ — بادشاہون نے جب کی تعمیر — قرب سے اپنے خاص کی تعبیر — خاص شاہی ہو کچھ خزینے ہین
تھے تیے دار فخر ہین جنکا — پس سوا اُنکے تھے وہی مختار — اطلاع اس سے دوست کو ہو ضرور — اور کرتے ہین اُسکے زیر نگین
قاطر جلد لکھے بھیجا ہے — پس جناب زمین کے بھیجا ہے — یونہی پہلے نبی کو وہ مولا — مرے خاطر یقین پہنچے گئی
تا کہ سچی ہو شاہ دین کی خبر — اور زمین کو پہنچے تھے اوپر — اور مغارب کو اُسکے یونہی بھیجا — کہ حکم خدا زمین مین ساری
ایک نخل کے در میان کے ہا — پھر گئے اہل کاروان اسلام — اسکو تھی اگلی شقاوت ازلی — اور ملکوت آسمان کے تمام
جب بہا جانہ شہ کے بچ پا ہے — جب تھی اگلی شقاوت ازلی — اسے ظاہر کیا خدای انام — اور انہین حکمتون سے ہی پیدا
تا کہ اوقات اول و آخر — اسکی تفصیل چاہے ربط طویل — علمائے لکھے ہین ہم بھی جان — چرخ بولا مجھے ہی فخر جان
خوب جانین وہ سرور فاخر — خاص شاہی ہو کچھ خزینے ہین — رفعہا حق کہا ہے در قرآن — مین اس در کو جبکہ لیتا ہون
یہان لکھتا ہون یک داستان خلیل — اور مخصوص جو دفینے ہین — نہین کہتا ہون بخش دیتا ہون — آسمان نے کہا کہ مین ہون پست
اگہی اُن سے اُسکو دیوین یقین — کر رسول خدائے فرمایا — دیکھے مین جہان رشن و نور — ارض بولی کہ ہین مجھ اسرار
کو بحکم خدا زمین ساری — ہی حدیث صحیح مین آیا — میری زینت تو کچھ نہین دیکھا — ما علی الارض ہیچ مانند ہے یقین
اور ملکوت آسمان کے تمام — بعد زان مصطفے کو وہ مولا — ہر گل و غنچہ سرو اور سنبل — کیسے اقسام کے ہین گل بسیار
اور انہین حکمتون سے ہی پیدا — اسمانون پہ سب عروج دیا — ہین خوش الحان حفظ خوان بلبل — تجھکو باد صبا نہ پہنچایا
چرخ بولا مجھے ہی فخر جان — موسنا پاوین جنت ماوا — کب تلک اسطرح سے فخر کرے — ہو کہ ہر ہم زمین سے کہنے لگا
مین اس در کو جبکہ لیتا ہون — کے ہر دو مناظرہ پہ یقین — کہان تیرے طیور کا نغمہ — کیسی رکھتے ہین وہ خوش الحانی
آسمان نے کہا کہ میرے تین — جانے ایک دو جو دیتے ہین — نہ فلک پر ملک سے ہی خالی — کہین تہلیل ہی کہین تحمید
ارض بولی کہ ہین مجھ اسرار — چرخ بولا کہ ہین مجھے انوار — جا بجا ہینگے جو پہ اویزان — اور ہین جو پر عدیل الانوار
ما علی الارض ہیچ مانند ہے یقین — اور زمین نے کہی مری تزئین — شاخ اور برگ نور رخشان — رنگ ہر رنگ ہیون کے پہ ہین جیسے
کیسے اقسام کے ہین گل بسیار — کیسے کیسے ہین خوشنما اشجار — پر کہان وہ ترے گل و گلزار — کیسا دیکھے ہمیشہ تازہ بہار
تجھکو باد صبا نہ پہنچایا — کیا نہ دیکھا تو لالہ زار مرا — اس سرے باغ کا بہار کہان — تجھ پہ اتیا ہی کاہی ہے نشو نما
ہو کہ ہر ہم زمین سے کہنے لگا — موسم گلشن بھار مرا — اور ہر شاخ پر ہر برگ گل — بعد اس مدت مدید کے جب
کیسی رکھتے ہین وہ خوش الحانی — اور زمین سے ہی سنا ہے سرود — کوتوا آواز پر پرندون کے
کہین تہلیل ہی کہین تحمید — جا بجا ہین بذکر ربانی — کہان آواز تمری و بلبل — اور ہین تسبیح ایزدی کا غل
اور ہین جو پر عدیل الانوار — حامد ان اور مسبحان ملک — دیکھے سو عابدان فلک — ذکر و طاعت مین مشغول ہین — پور ہین انکے صومعے مقبول
رنگ ہر رنگ ہیون کے پہ ہین جیسے — دیکھے سو عابدان فلک — اور زمین کے بھی وسیع ہین — مختلف بھی خواص و تاثیرین
دیکھے اسمان پہ ہین کیسے — ساحت اسمان پر دشب — جلوہ گر ہیہ ستارگان ہو جب — تیرا عالم ہے عالم ملکوت
دیکھے اسمان کا گلزار — میرا عالم ہے عالم ملکوت — اس مجالت مین ہے ہزاروں سال — منقضی ہو کے بدر و ہلال
مجو پہ ارواح کا ہی رائد نما — اور تیرا وہ لالہ زار کہان — سر جھکا شرم سے ہوی غمگین

سرور انس و جان ہوا پیدا — شرف دو جہان ہوا پیدا — سید المرسلین ہوا پیدا — رحمۃ العالمین ہوا پیدا
کہ عطیہ ہیں جسکے کون و مکان — شانیں جسکے حق کہا لولاک — جسکے خاطر ہوئیں رضا افلاک
ہوا پیدا بطن مکہ سے خاک — اور جو پہنچی اسکی نسبت پاک — اور ہی چمکے اسکی نسبت پاک
ہو چکا آسمان و زمین مکرم — اور خجالت سے گہ پانی جسم — حق کی درگاہ میں ہزار دستان
اسکے مقصد کا فتح باب کیا — آہ و زاری کیا بدرد و ملال

خاتمہ

شکر للہ کہ یہ چمن تازہ — رنگ و بوئے بہار آج لیا
شکر للہ کہ یہ معارج کا — اسکا حاصل کیا ہوا ہیں بیان
مختصر اسمیں میں لکھا ہے کیا — ذکر چوتھے چمن میں پاؤنگا
تا بہ رحلت اگر خدا چاہے — معتبر جو کتب میں پاؤنگا
یا الٰہی بہ حرمت شاہ رسول — اس رسالے کو کیجئے مقبول
انت اھل التقوی واھل المغفرۃ — انت اھل ان تعفو وتغفرا

ما مضی الوجود وصل علی — وعلی آلہ واصحابہ

آسمان کے امیر ہیں ہم — فخر کرنے کی ہے خوشی ہم کو
گو یہ پاک اوج ہمیشہ کا — گو یہ ہے ارض و آسمان سوا
نسبت احمدی جتا دی ہے — اسطرح کرنے لاگی فخر یقین
کر قدوم شریف سرور سے — آپ کو ایکدن رعونت ہے
شب معراج میں نبی کو بخیر — دو دو یا سات آسمانوں کا سیر
شکر للہ کہ یہ بہار رسان — سبزہ و شاداب اور ہوا زیبا
اسکے بیتیں ہوئے ہیں دو سو چالیس — چند صد یکہزار پر ہیں زیاد
اپنے فضل و کرم سے رب دو — جلد بر لاوے یہ مراد مقصود

بعونہ تعالیٰ وحسن توفیقہ صلوٰۃ و سلام

شب معراج کی نماز کی تحقیق مصنف نے جو کسی سایل کے جواب میں لکھا تھا

سوال اللہ تعالیٰ اور ملائکہ علیہ والسلام شب معراج میں مسجد اقصیٰ میں جو نماز پڑھے وہ کونسی نماز تھی اور شب معراج میں حضرت کو اللہ تعالیٰ کی رویت ہوی یا نہ ہوئی کہ دونماز فرض تھی یا نفل اگر فرض تھی عشا تھی یا صبح سیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں حضرت کا تشریف لانا آسمان پر عروج فرمانیکے آگے تھا پس وہ نماز عشا ہوگی اور جس نماز کا بیت المقدس کے مسجد کا دونوں صفہ نمازوں سے خالی ہونا قول ہے وہ نماز صبح ہوگی۔ بعضے ایسا کہتے ہیں کہ حضرت کو معراج کی رات کا حاصل ہونے کے بعد انکا فضل و شرف سب انبیا پر ظاہر کرنے۔ لاکن شیخ عماد الدین ابن کثیر جو علماء حدیث و تفسیر سے ہی کہتا ہی کہ حضرت سب انبیا کی امامت کرنا آسمان پر عروج کرنے کے آگے اور بعد ہر دو حال میں تھا۔ اور کہا کہ حدیث میں ایسا ہی کہ اس سے پر دلالت کرتا ہی۔ اور اسکو کچھ مانع بھی نہیں ہے لاکن بہا جنا انکا آئے ہیں پہلا یہ کہ معراج کی رات میں مذکور ہی کہ حضرت عشا کی نماز پڑھکے گھر تشریف فرما ہوئے۔ اسکا جواب یہ ہو سکتا ہی کہ مغرب اور عشا ہر دو کو بھی عشا کہتے ہیں عشا اوّل و عشا آخر شاید مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے کے بعد اُم ہانی کے گھر تشریف لائے اور اسکے بعد استراحت فرمائے۔ دوسرا یہ کہ نماز پنجگانہ شب معراج میں فرض ہوئیں اسکے دگنے ہونے کا اوّل و آخر نماز فرض تھیں۔ پس مسجد اقصیٰ میں عشا کا پڑھنا کس طرح ہوگا۔ اس صورت میں وہ نماز نفل ہوگی جو بعض علما اُسی پر کہتے ہیں۔ اور حضرت کا عروج جب آسمانوں پر ہوا رویت تھی ہو یا امت کے لیے ہیں بعض علما کے قول اگر نماز نفل مراد رکھیں تو اسکا ادا کرنا بھی ہو سکتا ہی۔ اور شیخ ابن کثیر نے جو کہا کہ قبل عروج اور بعد نزول ہر دو وقت بھی مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کی۔ ہوسکے کہ بعد نزول۔ نماز فرض ہوگی خواہ عشا ہو یا صبح واللہ اعلم۔ اور شب معراج میں حضرت کو اللہ تعالیٰ کی رویت ہونیکے باب میں بھی اختلاف آیا ہی بی بی عایشہ اور بعضے صحابہ اور سلف نفی پر گئے ہیں۔ لاکن اسوقت بی بی کی کم علمی اور حضرت کی صحبت میں نہیں تھیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور انکے اتباع ثبوت رویت پر گئے ہیں۔ ابن عمر سے منقول ہی کہ ابن عباس سے سوال کیا کہ آیا حضرت اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ جواب دیا ان اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلت کا مرتبہ دیا اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیمی کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رویت کا اور ابن عمر سے منقول ہی کہ انہوں نے سوگند کھاکے فرمایا کہ حضرت اپنے پروردگار کو دیکھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بھی کہا کہ حضرت اپنے پروردگار کو دیکھے ابن زنجویہ نے عروہ بن زبیر سے ثبوت کی روایت کی ہے۔ اور کعب احبار و زہری و معمر اور انکے سوا دوسرے بزرگان بھی اثبات کے ہیں۔ امام محمد حنبل سے بھی اثبات رویت منقول ہے۔ لوگوں نے انسے کہا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو تم کس چیز سے رد کرین۔ فرمایا کہ حضرت کے قول سے جو فرماتے ہیں سَرَأَیْتُ سَرَأَیْتُ اور قتادہ نے احمد حنبل سے نقل کیا ہی کہ کہا میں ابن عباس کی حدیث سے کہتا ہوں کہ سَرَأَہُ سَرَأَہُ یعنی حضرت دیکھے اپنے رب کو دیکھے اپنے رب کو یہاں تک کہ کہ دم منقطع ہوا۔ اور ابو بریدہ سے بھی اثبات منقول ہے۔ اور سلف کی ایک جماعت توقف کی رویہ اختیار رکھتے ہیں۔ قرطبی نے اسی کو ترجیح دی ہے واللہ اعلم کذا فی المدارج ۵۔

تمت

يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

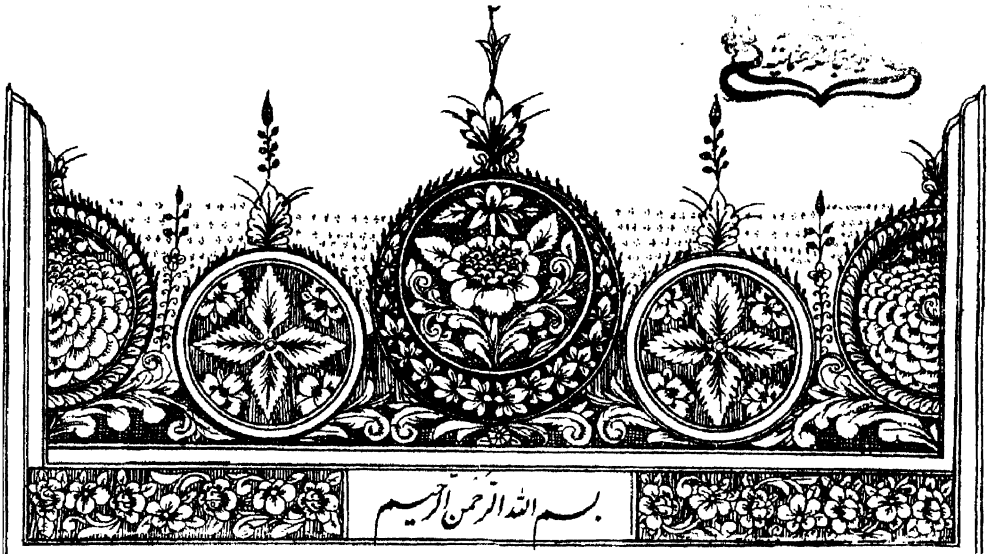
چمن چہارم خلاصۃ السیر جس میں احوال آنحضرت کی مشروع ہجرت سے وفات تک مذکور ہے

اخبار نبوی

سنہ ۱۲

سنہ ۱۲۹۰ ہجری صوت نغم و حسن اہتمام طبع سے بار چہارم شگفتہ و خندان ہوا

المطبعۃ المحمدیۃ الواقعۃ و معسکر بنگلور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خداوند کریم کارساز — ہجرت عصیاں سے تو مجھکو نواز — جرم و عصیاں سے مجھے محفوظ رکھ — ذکر و طاعت مین سدا مصروف رکھ — یا طرف دیگر نفس بے ایمان ہی
ظلم و دوزخ کا کرون کیونکر بیان — الامان یارب الامان الامان — دام و دونو کا کیا مجھکو اسیر — دستگیری کر تو ای رب قدیر — دشمن مردان شیطان ہی — قہر سے کر ان دونو کو پامال
جور و ایذا مین مرا ہی داد گر — کر فضایل سے مبدل جلد تر — علم اپنی معرفت کا ای کریم — کر عطا مجھکو کہ تو ہے فضل عمیم — دام دونو کے اب باہر نکال — اوج عرفانین مجھے پرواز کر
گرچہ مین ناچیز ہون لیکن ہون انی خاکسار — ہون ترے بندون مین انی خاکسار — مین کہان یہ آرزو میری کہان — کون ہون کیا مانگتا ہون میں نہان — قرب اپنے مجھے ہمراز کر
اپنے بندونکو کی ای کارساز — یون ہی یک پلمین کیا تو سرفراز — یون ہی گر میری بھی برآوے مراد — بس ترے تیری ایک حسنکی نظر
اور مدینے مین اقامت دے مجھے — اور شہادت کی سعادت دے مجھے — اور دہی مین اسکے کر مجھکو فنا — اور مجھے رکھو جنت مین اسکے سدا — کر مجھے حرمین تکیہ یہان کیجا
وے تو اسکے ساتھ جنت مین گذر — مصطفیٰ کے ساتھ میرا حشر کر — اور مجھے رکھو جنت مین اسکے سدا — وے تو اسکے ساتھ جنت مین گذر

نعت حضرت رسالت پناہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ

مقتدائے اولین و آخرین — خواجۂ عالم شفیع المذنبین — بلبل بستان اسرار قدم — آفتاب اوج انوار ارم
خلق اور خالق کے بیچ میان — ذات جسکی برزخ کبریٰ ہی جان — ہی حقیقت اسکی وحدہ تکا مقام — ہی وہی پہلا تعین الکلام
رب سولہ مین جو تھا فضل کمال — ذاتین اسکے دیا تھا ذوالجلال — اسکے ہی اجزا ہین بیشک سب رسل — مظہر جامع وہی ہی اصل کل
نام احمد نام جملہ انبیات — چونکہ صد آمد نود آمد پیش ماست — نام احمد چون حصار شد عصمت — تا چہ باشد ذات آن روح الکلام
سورۂ یٰسین اشرف سر بسر — اسکی ویتا ہی سیادت کی خبر — سورۂ انا فتحنا محترم — فوج فتح و نصر کا اسکے علم
اور منزل اسکی ہی شان عظیم — قم فانذر اسکی ہی دعوت عمیم — سورۂ والشمس بیشک ایمان — اسکی ہی نور نبوت کا بیان
اور الم نشرح لک صدرک بجا — عصر کی اسکے فضیلت کی خبر — سورۂ والعصر دیکو سر بسر — حق کا اور انکا یقین باز فنا
اسکا کل العین نا نام البصر — آیۂ قرآن فاوحی سرفراز — سورۂ انا انزلنا تھی نزول — ہی عزیمت سورۂ ناس و فلق
ذکر اعدا مین ہی توقیع فنا — دفع زخم چشم کو اسکے رقی — صد ہزاران ہے پہ درود و سلام — اور اسکے آل اور اصحاب پر
جب تو ہی مداح انکا ای غفور — بھیج اپنے جو صلوات و سلام — اور اسکے آل اور اصحاب پر — اور فروع اسکے ہین یکسر کائنات
معترف ہم ہین بعجز و قصور — مصطفیٰ کے ساتھ میرا حشر کر — اور اسکے خاص یارا جانثار — اور اسکے آل اور اصحاب پر — اصل ہستی ہی مقدر جسکی ذات

جنکو باصحاب مین تیسرا جلی | ہی ابوبکر و عمر عثمان علی | اور اُسکے قرۃ العینین پر | تیسرے مرتضی حسنین پر | ہو در و ان اُنکے اُم پاک پر | فاطمہ بنت شہ لولاک پر
جسکے اولاد مقدس مین یقین | ہونگے اقطاب اکرمین

منقبت حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ

خاص محبوب خدای دو جہان | سید اقطاب غوث انس و جان | پیشوای پیشوایان سبیل | رہ نمای رہ نمایان جلیل | حق کے محبوبون کا وہ سلطان ہے | اولیا مین بہ جلیل الشان ہے
غاشیہ بردار جسکے اولیا | دل سے خدمتگار جسکے اصفیا | مدرسے کی جسکے فرقہ یقین | خاکروبی آبپاشی ای مین | جانتے تھے اپنا عز و افتخار | اولیای وقت اُسکے نامدار
اور پیادہ اُسکے ہمراہ رکاب | دور تے عزت سمجھ کے ارتیاب | اُسکے تسبیح و عظ پر ہو معتقر | تھے ملایک جان فدا پر دا وار | ذکر حق تب ہوا مین ہی تمام | چرخ تک تہا تھا اونچا ازدحام
خضر بھی ہوتا تھا حاضر بلا تعب | وعظ کی محفل مین اُسکے نیک تب | اور معارج قرب اور عرفان کے | بھی غنا کے اور بقا کی شان کے | بزم مین پاتے تھے قسمت اُسکے جان | ازل سے مولا کے ہر آن و زمان

مدح مرشدی و مولائی شیخی و سندی حافظ حاجی مولوی حضرت سید شاہ محی الدین قادری

اسکا ہر نائب ہی نجم اہتدا | در علوم باطنی و ظاہری | جامعیت کی ہے اُسکو سروری | ہی شریعت کی سما کا ماہتاب | اور زمانہ کا ہی اپنے مقتدا
خاص میرا شیخ شیخ المسلمین | رکن ملت مرجع اخیار دین | ہوتی ہی الہام گوہر فشان | گرچہ دریا اُسکا یون پر جوش ہے | اور طریقت کے فلک کا آفتاب
بسکہ اسرار و معارف کے علوم | جبکہ دل پر اُسکے کرتے ہین ہجوم | موجزن تب اُسکی ہو بحر لسان | خلق پر غفلت کا پر بوش ہے
آہ استعداد یہ رکھتا ہی کون | وہ جواہر آہ لے سکتا ہی کون | کون اب تاہی اُسکا تیز فہم | مشتری ہی کون ایسا جوہری | لوگ اکثر اس نہ مانے کے مگر
فلسفی قشری مین ہی حیران مین | اور حقیقی علم سے انجان مین | کُنہ تعین پر واصل جانکا | فہم معقولات کو جانے ہنر
علم آن باشد کہ جان زندہ کند | مرد را باقی و پاینده کند | قدر کرتے اولیا اُسکی بحق | جان جملہ علمہا این است و آن | کہ بدانی من کیم در یوم دین
دیر گاہ اُسکو رکھے رب انام | فیض ہا مین خلق اُسکے عام ہو

مقدمہ

خلقت نور پیمبر کا بیان | تا آخر حال آن شان جہان | نسخۂ اول مین اُسکے مین لکھا | ہی وہی پہلا چمن ای ما صفا | از تولد تا بمعراج شریف
اور نقطہ معراج کا نکتہ یکتا | مین لکھا تیسرے چمن مین ہی ما | اس چمن مین اب کرتا ہون رقم | کہ پس از معراج سالار امم | جو وقایع ہین ہجرت تک
ہجرت سے لے رحلت تک

بنوت سے بارہوین سال کا احوال

بارہوین سال اندای کو شمار | بوجہ معراج رسول ذوقار | شخص بارا زمدینہ آئے ہین | سرور عالم پہ ایمان لائے ہین | پانچ شخص اُنمین سے ہی ایمان
سات اشخاص اور تھے اُنکے سوا | لائے وے ایمان بشارت نما | اور سرور کے کیے بیعت بھی | عقبہ ثانی کی بیعت ہی یہی | اُنکے سکھانے لئے احکام دین
بھیجا اپنے یک صحابی کو بخیر | نام پاکی اُسکا ہی مصعب بن عمیر | جب گئے کو وہ پہنچا آن کر | دعوت اسلام مین ماند ہا مگر | اور وہان جا لیس مومن ہو بجا
کام مین دعوت کے ہی تعجیل نہاں | تھا بہت سرگرم وہ عالیوقار | حضرت مصعب کو لیکر اپنے ساتھ | ایک باغ اندر ہوا رونق فزا
سن وہ سعد ابن معاذ با وفا | اُوس کے جو قوم کا سردار تھا | وہ نہ ایمان ابھی تہا ہر یا | کہ وہ بہکا تا ہی لوگون کو بھی
جا کے تب مصعب کو وہ غصہ کیا | اُسکو مصعب اسطرح کہنے لگا | کہ ذرا تو بیٹھکر سن لے کہ تب | بجا بجھے کو اپنے یون بولنے کا ہے
ڈال دے ہتیار کو بیٹھا وہ جب | چند آیت ہی پڑہا مصعب نے تب | سنتے ہی ایمان وہ لایا بلا تعب | گر ہو بہتر کر قبول اسکو شتاب
اُسکو بھی مصعب نے ای نیکنام | بیٹھ کر انصاف سے سن پر کلام | گر پسند ہو تو اجابت کیجیو | قوم کو بس جا دیا اپنے خبر | اور ما سوی بھی جا اپنے کہا
ڈال کر ہتیار وہ عالیمقام | ورنہ جو ہووے مناسب وہ کرو | سعد نے اسکو کہا ای نیکذات | کہ ہوا انصاف کی بہتر یہ بات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ

اِس آیت کا خلاصہ یہہ ہی۔ کہ قسم ہی کتاب مُبین کی یعنے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہین ہم اِس قرآن کو عربی لغت پر تاشاید کہ تم جو عربی زبان والے ہو اسکو سمجھین اور مقرر یہہ قرآن لوح محفوظ مین ہمارے پاس البتہ بزرگتر اور محکم کیا گیا ہی یعنے اسمین تناقض نہین اور اگلے کتابون کا ناسخ ہے۔ آیا کیا ہم پھیر لیوینگے تمہارے سے قرآن بسبب تم مشرک ہونیکے یعنے تم شرک مین گرفتار رہنے اور قرآن سے مُنھ پھیرنے کے اور اُسکو جھٹلانیکے باوجود ہم وہی نہین پھیر لیوینگے۔ قرآن کو پھر آسمان پر نہ لیجاوینگے کیونکہ ہم اپنے علم قدیم سے جانتے ہین کہ ایک قوم آویگی کہ اُسپر ایمان لاوین گے اور اُسکے احکام پر عمل کرینگے۔ اور بھیجے ہم بہت سے انبیا کو اگلون مین جو مشرک تھے اور انکے کفر کے سبب سے ہم پیغمبرون کو بھیجنا موقوف کیے۔ نہین آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر کفار اسکے ٹھٹھا کرتے تھے پس ہم ہلاک کروئے اُنکے سخت تر دشمنون کو انکے قصے جو انبیا سے دشمنی کیے اِس قرآن مین گذر رہے ہین ۱۲ تفسیر حسینی۔

عہد شہمل کے قبیلے کے تمام — لائے ایمان لوگ اوسی دن الاسلام — سعد جب اسکو سُنا ہی بانیاز — جلد ایمان سے ہوا ہی سرفراز — قوم مین پس جلد وہ آپنے گیا — اور اضین ترغیب یا مکی دیا

اَوس و خزرج کے قبیلے سے ہین — لوگ آئے ہین بہت ایمان یقین — گھر مین تھا ابن زرارہ کے مقیم — اور تھا مشغول عوت مین ہم — لوگ بھی آتے تھے ایمان مستحکم

اور لوگ اِس شہر کے بھی ای خیر — ہو گئے مشتاق سرور کے کثیر — جسمین ناہون چند مومن نیک کار — ملتِ اسلام باشانِ علا — مشتہر شہر مدینے مین ہوا

جب مدینے سے چلا کے طرف — حضرت مصعب بھی با غرور شرف — ذکر مین تھے شہ کے ہی لیل و نہار — اور جدائی سے تھے اسکے بیقرار — تیرہ مہینون الی اندراز نعت یقین

اَوس و خزرج کے مقرر قوم سے — یا بسو جو خص سُوم آئے تھے — ساتھ یک انصار کے مع کثیر — لیکے آیا نزد سالار بشیر — سب مسلمانان ہوئے مین سرفراز

ایک ایک دو دو وہ منزل سے چل — ہو گئے مین مجمع اگر دو جمیل — یک جماعت اون کی ہر یہ عوت — کہ مدینہ اگر ہی سے وقت شب — نقل ہی گذری ہی جو ثقات

گرچہ وہ ایمان ابھی لایا نہ تھا — یک تھا جب عاقل و دانہ برا — تھا جبل وہ جا ملون ہی عقبہ کا پاس — کہ جہان بیعت لیا تھا شاہ ناس — ہونہان کفار سے وہ پاکذات

یون لگا کہنے انہین عباس سب — لایا پس تشریف سالار عرب — ساتھ تھا عباس بھی اس کام کا

پر نبی یک جب سے یہہ لایا ہی دین — ساتھ لایا تھا اُسے خیر الانام — کام کو تا دیوے حسن انتظام — الغرض وہ شہ کے دست پاک پر — شرف ایمان سے ہوے ہین ہمسر وہ

یون لگا کہنے انہین عباس سب — جانتے ہو تم کہ یہہ سالار زین — کیسی عزت ہم مین رکھتا ہی یقین — اُسکے آبا تھے رئیسان سرفراز — اُسکے ہین محکوم سب اہل حجاز

عہد جو اسنے کرین تم پر ملا — گر وہ فا اسکو کرین تو ہی بھلا — ورنہ اب ہی جو کہ چاہو بولیو — تاکہ آیندہ پشیمان تم نہ ہو — پر ہمارا وہ کہا نا مان کر — متفق ہوتا ہی تم سے سر بسر

بولے یا عباس تو نے جو کہا — راست ہی ہم نے سنے ہے بجا — پس کیے رب عرض از خیر الورا — یا رسول اللہ فرماتا ہی کیا — اور نہ تم سے ہم کرین بد طلب

جب سنا یہہ بادشاہ انبیا — چند تب آیات قرآنی پڑھا — کر یعت انکو فرمایا یقین — کہ یہی ہی عہد رب العلمین — جو کہ تو چنتا ہی لے ہم سے قرار — بہر ذات خویش و بہر کردگار

اور یہی ہی عہد میر الاکلام — مین جو پہنچا اون رسالت کا پیام — أمین میری نصرت و یار و مددگار کرو — جان اور دل سے مدد گار کرو — تم کرو اسکی عبادت دل سے خلیص — مت کرو سنا اسکے ذمہ کوئی شریک

اور بہ ہی عہد میر الاوجب — میں کروں جب حکم تم پر جلد — تم سنو فرمان میر الاوجب — رنج و راحت شادی و غم مین سدا — منع جو اسکو کرینگے بد نہاد — کیجیو للہ تم اُن سے جہاد

اور کرو بیعت بھی تم بات پر — میں کروں جب حکم تم پر جلد — اُسکے کہنے مین کسی سے مت ڈرو — حق کی رہ مین مال و زر خرچو سدا — اپنی تنگی اور فراخی مین دوام

امر بالمعروف کیجو جا و دان — نہی منکر بھی کرو سر بیعان — اور جو حق بات ہی اسکو کہو — شہ سے بے باکانہ کے انصاف جو — با ادب ہو اون کے وے عرض سب

سب سے ہم پیغمبرون کو بھیجنا موقوف کیے — نہین آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر کفار اسکے ٹھٹھا کرتے تھے پس ہم ہلاک کروئے اُنکے سخت تر دشمنون کو انکے قصے جو انبیا سے

پہنچے مہینے آگے ہجرت کو اپنی یار — یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار — آئین یار تشخص کو شاہ انام — سروری بخشا بالقضا ر کرام

شاہ نے انکو بھی انصار میں شان کبیر — انکو بھی انصار میں شان کبیر — نقل ہی تب شخص ایک انصار سے — یوں کہا ہی سید ابرار سے

حکم دیجے تاکریں ہم آج جنگ — قتل کر دیویں سبھو کفار رنگ — شہ کہا حق سے زمین و آسمان پر — تا جدال جنگ ب آئے کر دن

واسطے رخصت کے پھر آئے ہیں حبیب — عرض خدمت یوں کیے ہیں باادب — ہاں بے آبا ہیں عقیدار — اب پدر کو بھی رخصت دیجے

جان دو دل بندہ فرماہیں ہم — منتظر تیرے سدا یا جان ہیں ہم — ہم سبھوں کے راہیں چشم انتظار — اسکو بار رنگ گست لایجے

شہ کہا ابتک در گاہ خدا — حکم ہجرت کا نہیں مجھکو ہوا — جسطرف جب حکم دیوے کردگار — عرض قبول ارض مقدس کے طرف

ذالے خاک حسرت اپنے سر پر — حکم ہجرت کا تھا شہ کو انتظار — مین کروں ہجرت ہوے انتظار — پس وداع انکو کیا شاہ جہان

شاہ فرمایا صحابہ کو دہین — ہی وہ ہجرت گہ مدینے کی زمین — خواب دیکھا ایکشب شاہ خیار — وہ سیاہ دو کوہ کے نخلستان کی ایک

حضرت فاروق لیکن ای امین — بعض یار و نکو شہنشاہ عرب — حکم ہجرت کا کیا ہی جلد تب — شہ ہوگئے شہر مدینے کو روان

وہ کرے ابا کے جیسے جد امجد — ہے علانیہ کیا ہجرت یقین — تھے حرم مین کافران جو جمع ہو — انکو یون کہنے لگا ای کافرو — زن کو بیوہ کرنا چاہے جو تم — اور جوا طفال کو اپنے یتیم

اسطرح ایمان اصحاب کبار — سب مدینے کو گئے باصد وقار — غیر تصدیق و عطے مرتضیٰ — چلدیا شہر مدینے کیطرف

انکو بعد ہجرت شاہ زمان — بیچ پھر دیئے گئے مکہ کے فران — تب جو مانگے ہین وے مظلوم ما — باشجاعت باشہامت باشرف

الغرض صدیق انزیز البشر — جبکہ جانا ہی یقین از غیر البشر — شاہ بولا صبر کر اے باوقار — پرمسا کین تب کیے اصحاب سے

سمجھے پیغمبر بھی جاوینگا ادہر — فکر و ایذا مین ہے پھر سب بسر — دار ندوہ یک مکان مشہور تھا — رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

کون ہے پوچھے اُسے کفار سے — وہ کہا مین نجد سے آیا ہون اب — تا تمہاری مشورتین ہون شریک — مشرکان دیکھے کہ اصحاب کرام — عازم شہر مدینہ ہین تمام

رائے اپنی اور تدبیر بیان — ایک ایک کرنے لگے اُس سے بیان — یون کہا ہی تب شام ابن عام — آیا ہی ایسے مین شیطان لعین — شکل پیر یک شیخ نجدی کے یقین

دوسرا کافر کیا یہ سنکے تب — اُسکو مکے سے کرین اخراج اب — یون کہا تب اُسکو ابلیس لعین — کافر و بے سب غنیمت جانکر — سرگروہ اپنا اُسی کو مان کر

پھر کریگا جلد اکرتم سے جنگ — رائے بھی تیری مناسب ہے لعین — سرور عالم کو رکھنا قید کر — بولا ابلیس لعین اُسکے صحاب — جنگ کر اسکو چھرا نیگے شتاب

قتل کر دین اُسکو یکمرد یہ رینج — یہ مجھے تدبیر سو بھی ہی یقین — ہر قبیلے سے نکلکر یک جوان — کیونکہ ہے اُس شاہ کو نسب کا گھمنڈ — جو سنین کو شیخ ہوگے تمام

اور چلاوین گے سب یکبار تیغ — کسطرح مانگین بنی ہاشم قصاص — ہر قبیلے سے ہمین جمع اختصاص — جمع ہوکر جاوین بر سنہ زمان

جبکہ سنا یہ ہا ابلیس لعین — قتل کر دین تا دمہ وقت طلب — منفق ہیسر ہوے کفار سب — خون بہا پر پیس و افی ہم دینگے

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

کرکے اُن کافرون کو مطمئن — تو رسے اپنے زمین کو بھر دیا — کرکے یون کے تو رشن ایمان — ہی یہ آیت اُنکے حق مین بہ یقین

آسمان سے ماہ انوار سپہر — شہر مین مکے کے آیا ہی نظر — مکۂ اشرف کا میدان تمام — نور سے اُسکے تمام

سب مدینے کو منور کر دیا — پھر ہوا سوے مدینہ وہ روان — اور وہ شہر مدینے کی زمین — تھی منور جلوہ گر وہ ہی یقین

پھر ہوا سوے مدینہ وہ روان — عایشہ کے گھر مین آیا بیقین — کر زمین کو نشق گیا اندر مین

جب ہوا بیدار وہ عالیوقار — خواب کی تعبیر کو یہ بالصواب — اسطرح جانا ہی وہ عالیجناب

وہ پر تاباں ہی ہلال ایام — یعنے مکے سے نکلکر جائینگے — اور مدینے مین اقامت پائینگے

پھر مکے جوکے کو آیا ماہتاب — گھر مین جانا اُسکے ای نیکو نہاد — شرف خلوت سے ہی بی بی کی مراد

جو ہوا غائب نہین مین یا جہان — اور یقین یہ سکو ہجرت پر ہے — کر بنی کو حکم ہجرت آئیگا

اور جانا آپ ہی خدشگذار — لایا اس آیت کو جبریل امین — حکم ہجرت شہ کو سنوایا یقین

قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا اور اس ہی شب کفار یثرب مشورتیں قتل کے تیرے جو یقین

خوابگاہ خاص میں آپ استراحت فرما ہو مدینے کیطرف رونق فزا کر تجھے نصرت دہان دیگا خدا

تو نہ مارا استراحت فرما ہو مدینے کیطرف رونق فزا کر تجھے نصرت دہان دیگا خدا

تاکہ جب سو جاوے شاہ بحر و بر داخل دولت سرا ہو کر تمام قتل کرو یں دغا سے الکلام

مسند زر میں اُنکے سرور کے کمر کے تھے اُن کی جو دوزخ کا مجھے سیجا ہی رب

حکم ہجرت کا مجھے سیجا ہی رب مین مدینے کیطرف جاتا ہون اب جو مین لوگونکی امانت تھی رہی اب

پس ابھی جاتا ہو مین باہر شتاب کہ مہین ہے حق مجھے حکم ہوا اب

اور مدینے کو تو ہو از جلد آ حاضر دناصر تر ابن سیح خدا جلد سو جاوے یہ میری تو اوڑھ کر

وہ علامت سے با خاطر فراغ آئے تب ہی حفاظت کو وہین شاہ مردان شیر یزداں امر تھی جان نثار شاہ اکوان رتھی

ملاء اعلیٰ کے ملایک مین تمام جلد میکائیل و جبرئیل آن مین کہ اُسے تب نیند آئی جلد تر

کر دیا ہی مخاطب وہ الکلام جب کیا یون نفس کو اپنے فدا اور میکائیل سے یون ای خلیل

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ مصطفےٰ پر حضرت شیر خدا

گھر سے باہر کے سالار عرب اور نیکر ایک تن خاک بسر پھینکا لاکا فرون پر تیغ بھی ہو گئے ہین جلد نابینا سبھی

شاہ عالم جب روانہ ہو گیا شخص یک کافر سے یون کہا برسے ہر قتل شاہ انس جان

ہو گیا رونق فزا حق کا نبی اور تمھارے سر پہ والا خاک تھی منتظر کیکے کمر سے ہو تم یہان

جا کے پس دیکھے کہ سوتا ہی علی شہ کی چادر اوڑھ باشتاب جلی سر پہ و دیکھے ماتھ اپنے پھر سب

پس ہوا ہے تہ بوقت نیمروز گھر طرف صدیق کے رونق فروز تب اُٹھا کر اُسکو پوچھے کافران

دہوپ مین ایسے تو کیون آئی ہی عائشہ کہتی ہے وقت دوپہار شہ کہان ہے بولے شاہ سب

استقدر صدیق جب شاداں ہوا مین ہون مضطر بولے اسکا حال میرا ہے جو تم پر نثار

اور کیا یون عرض ای حق کے رسول غایت شادی سے بس گریان ہوا تیز رو تھے اونٹ اُسکے پاس دو

ایک شتر بہتر ہر رب وحید جو پسند ہوا ایک بھیجے قبول شاہ فرمایا کہ قیمت رہیگی

اور امانت دار بھی تھا وہ شہیر تب کیا نو سو درم کو ہی خرید ہی سنو مقصد اُسی تم کا نام

کر دئے اُسکو مقرر تب یہ کام اس سفر مین بس کے اُسکو ہمرہ لے تاوہ شتر بہ بوتہ دون جلد تر

اور پھر اسے جلد ہم سفر کو لا دن گذارے کافرون مین تمام اور شب کو آکے غار تور پر

نقل ہے تب نقد درہم بیشمار پس سنو شب شاہ کے اپنے ساتھ گھر مین تھے صدیق کے ای ہوشیار باندھ رہتے تو شہ نہ تب کر سراٹھا

دشمنون کے مکر سے پر خوف ہو آگے رہنا شاہ کے پیچھے کبھو اور کبھو سیدھے کبھو داہن طرف

تھی اذیت میری راہ خار دار تھو کرین گڑتے تھے اور پھٹتے تھے پاؤن پاتا تھا تعب آہ آہ کے نازنین

حضرت صدیق نے ہو زار زار اپنے کھانے دون پر کہتا تھا کبھو انگلیون پر بھی چلتے ہم

یون ہی پہنچا غار پر وہ آفتاب پہلے اُترا غار مین وہ باادب غار مین سوراخ پایا جا بجا

بند کیا کپڑون سے وہ سوراخ سب ایک تھا باقی دو تھے سوراخ تب اپنے دو پاؤن بند انکو کیا

غار مین تشریف لا پہنچا مبر اُسکے رکھ زانو پہ سویا اپنا سر پاؤن کو صدیق اکبر کے دبا

اور کیا یون عرض ای خیر البشر جمع ہوا ہے تین سو کفار سب اور با حتیار ہو شہ ابرار سب

یون علی مرتضیٰ کو تب کہا جب سنا آواز انکا مصطفےٰ قتل میرا آج ہے چاہتے تین سب

کافران سب جمع ہوئے آہین اب رنج کچھ ہاتھ پاؤن نہ تو بے شک و شک

جان و دل سخت کریزان ہوا اور رہ بیفکر خاطر جمع رکھ حکم یہ سنکر بہت شاداں ہوا

خوش ہوا وہ شاہ پیارون جان نثار جو ہوا وہ شاہ کو بہت پرورگار

کو ئی کہہ تجھ سے خوش ہو وہ خدا بولے تھے ای علی پیر مثال

شان مین اُسکی صفات رسول آیہ اشرف یہ پائی ہی نزول

سو یا جا بستر پہ جانثار جلی اور ٹھہر کر پس شبے جا کر علی

بدکے دن ہو گئے وہ سب ہلاک ہی روایت وہ پڑی ہے جن یہ خاک

اب تو آگے سے تھا رہا شکوہ وہ کہا صدقے تیرا ای گرہ

سر پہ والے خاک چھڑکے بد صفات پس لگے ملنے کو وحشت کے ساتھ

جانے حق حال نبی بے ارتیاب وہ کہا واللہ اعلم بالصواب

ہو میرے انبیا پہ سر بسر فدا یون کہا صدیق ای شاہ ہدیٰ

شاہ فرمایا کہ مان ای باصفا پوچھا کیا مین ہون ہمراہ تو کہا

چار روز سے انکو تب حاضر کیا اور رکھا تھا فرہ کر اکو کھلا

پرنہ سر دے قبو لا زہنہار وہ کیا ہی گرچہ عجوزہ انکسار

رہبری کے فن مین بس آگاہ تھا شخص یک نامی جو عبداللہ تھا

عاقل و ہشیار و زیرک لاکلام اور تھا یک شخص عبداللہ نام

ہم کئے تیار اُسدن جلد تر عائشہ کہتی ہے سامان سفر حال سے کفار کے دیکے خبر

رہ ضعیف باندھی اور دی ضعیف گر بھار کر اپنا کر بندای سیر جلد تر اسماء میری خواہر آ

آہ تھی وہ شب اندھیری ایمان تور کے جانب ہوا گھر سے روان اور وہ پیسہ بھی لیکر اپنے ماتھ

راہ چلنے کی نہ تھی عادت کبھو آہ جب اس شاہ عالی جاہ کو دوڑتا ہو جان فدا وہ باشرف

آئے گر کر زمین زمین و آسمان نہ ہوئے زخمی ہوا آخون رواں جس پہ پایا تھا شرف عرش بریں

پر نہین ظاہر کیا وہ شاہ نے پاؤن بھی اُسکے وہین نہ نقش قدم تا نہ ظاہر ہو کہین نقش قدم

بیش قیمت وہ جو پہرا تھا لباس تھے وہ ستر تک بہتر گنے ہوئے

پس کیا یون عرض آمقبول اب اور بھارا غار کو وہ باصفا

یاؤن کو صدیق اکبر آمین کانٹا تھا نقاب اک اگر نہان

تا نہ بیدار سالار خیبار — اشک آنکھوں سے رواں ہو کے تب
عرض و یوں شاہ عالم کیا — وہ شفا فی الفور یا سے لعاب
شاہ فرمایا ہی تب اس یار کو — وہ کیا یوں عرض ہی شاہ انام
اور یہہ ستہ دیکھے چو طرف — تا کہ تو اس غار کو جس رات آ
حضرت صدیق ای شاہ انام — پر کیا جب بند یئے روزن تمام
مین ہو بیتاب و اون اوپر قرار — پاؤن کو کانٹا ہوا اسکے بار بار
کیا ہی یہہ اسکی شجاعت بیدلیل — کہا ہی یہہ اسکی صداقت کی دلیل
جبکہ ایسا آزمایا ہے گیا — حق تعالی کے پنے آیا ترا
آگے آدم کے یقین چار الفعال — ہم کے یک سنگ پیدا باکمال
پس بہت مسرور و مغرور البشر — یہہ دیا صدیق اکبر کو خبر
اسمین تھی کافور سے خوشبو تری — اور بہت بہتر تھا اسکا رنگ بھی
یہہ روایت گرچہ نادر ہی سے ہے — پر عجب کیا ہر گز کیجے رد
پس وہ شربت اسکو ملنا کیا عجب — ہی یہہ قدرت حق کی ای اہل لب
ایک تھی کشتی وہ دریا مین رواں — اور اس کشتی کے اندر یک جوان
گر تو چاہی تو اس کشتی مین آ — تا تجھے اسباع مین چھوڑون لحا
یک دیدار نبی پر ہے گمان — ہین فدا ایسے ہزار و لبوستان
واقعہ تجھ پر کھلا ہی جو یہان — تو کہے یا مین کروان اسکا بیان
وہ کشتی مت ہے پہچان — اور رضوان ہی جو تھا امین جنان
ہی روایت دوسری شاہ ضیا — یون کہا صدیق نے ای یار غار
اور روایت ہی کی شاہ انبیا — جبکہ غار ثور مین داخل ہوا

شاہ کے رخسار پر تپکے ہین جب — ہو گیا بیدار شاہ مرسلین
وہ شفا فی الفور یا سے لعاب — سانپ نے پس اسکے باہر جلد تر
مین مسیحی کے زندے یقین — منتظر تھا غار مین تیمار اگر
رشک جنات الفردوس کر دیوے گا — بند گر کر دیدے یک روزن کہین
پانؤن کو اسکے دیا آزار مین — روکتا تھا مجھکو بس مرہا کی ال
جان فدا عاشق انیس یار غار — آہ اپنے پای اشرف کو یقین
لبیک وہ تیرا رفیق جان نثار — یک سر موبھی ہلایا پای نہین
آفرین صد ہزاران آفرین — یک روایت ہی کہ صدیق تمام
جلد آیا غار مین روح الامین — حق کہا صدیق اکبر کو سلام
اور اترے پاک مرواید سے — اور پیالہ ہی وہ شربت سے بھرا
سنگ وہ فی الحال حاضر ہو گیا — اور تبھی حکم خدا سے شق ہوا
حضرت صدیق جب اسکو پیا — اسمین شربت برف سے تھا سرد تر
چین اسکے دل کو تب خلق دیا — پس معین الدین ہر دو نے پیا
کیونکہ ذالاشاہ جو اپنا شراب — وہ روایت ہی صحیح ای کامیاب
جب پیا صدیق وہ شربت شتاب — ہو گیا ہی اس تب کشف حجاب
اور وہ دریا کنارے باغ تھا — وہ جوان کشتی سے کرتا تھا ندا
اسمین دیکھے صفتین حق تعالی — آیا جب نسبت سے در حال حضور
تو عجائب در عجائب ہے حساب — الغرض صدیق ای باشعور
وہ کیا ہی عرض ہی شاہ انام — آپ ہی کہیے بیان اسکا تمام
اور تو دیکھا جو وہ باغ و بہار — ہی وہ جنت کا بلا شک و مرا
ہو گا گر دیدار ہمارے مشترکین — ہم یہہ روز سے نکل جاوین یقین
حکم سے تب حق کے کیکر کا شجر — ہو گیا پیدا یقین اس غار پر

اور کہا رسول تو ای کیون تو آیا ہین — پائے بوسی سے ہوا ہے بہرہ ور
تا زیارت سے ہون تیرے بہرہ ور — ستہ غار مین تیمار اگر
اور یہہ ستہ دیکھے چو طرف — تا کہ اون دو سے روزن کہین
اور بر تبتا تھا مجھکو بس مرہا کی ال — روکتا تھا مجھکو بس مرہا کی ال
یک سر موبھی ہلایا پای نہین — آہ اپنے پای اشرف کو یقین
باب مین جب نبی کے لا کلام — یک روایت ہی کہ صدیق تمام
حق کہا صدیق اکبر کو سلام — اسکو پہنچا اور یہہ فرمایا پیام
ہی وہی تریاق اسکے زہر کا — اور پیالہ ہی وہ شربت سے بھرا
شہد سے متھا زیادہ ہی سبز — دیکھہ کر تا ہی معاج مین بیان
آب کوثر سے ہی بہتر لاکہ بار — اور نظر آیا ہے یک دریا ترا
دیکھو اپنے تنگ مت رکھو زینہار — ای ابوبکر مکرم با وقار
جلد تب اسکو جواب ایسا دیا — ای ابوبکر مکرم پیش مین
حوض کوثر ہے وہ دریا الیقین — باغین ہے تجھکو پہنچاتے لحا
باغ جنت مین کرینگے اب گذر — اور اس کشتی مین چڑہ کر جلد تر
غار کے وہ سر پہ جا کے ثمر تی — اک یک مکڑی بھی نکالی غار پر

ڈہونڈنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر مین صدیق اکبر کے اور غار ثور تک جانا اور سر غار پر مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ جو ایک ہی شب مین قدرت الہی سے موجود ہوے تھے دیکھ کر واپس ہونا

دختر صدیق سنا کہ ذات — جون روایت لالی ای کی صفات
مارے غم کو مین نہ باہر آئی جب — پوچھے والد نے کہان تیرا اب
پس ابو جہل لعین نے یون کہا — شہر کے مین کر دو ایسا ندا
اسکو ہم دینگے سو شتر یقین — یہہ ندا سنکر بہت سے شتر کین
لے قریشہ کی جماعت بے ثبات — جب چلا کتے سے باہر بہ صفات
لا گمان اسکے وہ بتلے کے پار — غار تک آیا وہی کرتا نظر
وہ کہا تک جائے یہہ جانے کے بعد — پر نہین جانون گیا سبحان کہان
کہ مگر اہل اسپہ کیکر کا شجر — کہ کمر اہل اسپہ کیکر کا شجر

ڈہونڈتے آئے ہمارے گھر پر — ڈہونڈتے آئے ہمارے گھر پر
کان سے جھکایا میرے پنجے گرا — یک طمانچہ مجھکو مارا بے حیا
یا دکھائے ہمکو جو انکا نشان — جلد جا کر جو پکڑ لاوے یہان
ڈہونڈنے نکلا ہی جب وہ بیحیا — شخص تا قائف جو اسکا نام تھا
دیکھ کر اس راہ مین ای محترم — لیک کو آثار انگشت قدم
ہین زمین مین یا گئے برآسمان — آئے ہین وہ ڈہونڈیان تک وہ یقین
قول دوسرا ہے کہ وہ بولا وہان — کر دیا یا این آحق بے خبر

وہ بن مکہ ی کے جملے بنی ا
دیکھو مخلوقات حق ہیں ای شہر ف
سجزہ ہی یہ بڑا اس شاہ کا
کہ نہ مگمگین ہو تو ای فرخندہ پے
الغرض ہو کر پشیمان و حزین
ہی روایت باد شاہ اخبا
بھی ہیں جاری وہ تا یوم القیام
تھا بہ یع اوّل وہ ای باصفا
ایک عورت عاتکہ تھا جگا نام
جبکہ گذرا اُسکے نیچے مین رسو
او دھنہ ابکر یون کا دور ہے
اُس سے یون پوچھا ہی حال زمان
شہ کہا کیا اون تو دیتی ہی نہ دو
پاون بکری کے ملا یا یکد گر
سرور عالم یہ کرتے ہی دعا
اپنے ہمراہون کو بلوا بدزبان
کر وضو کانے پڑے تھے جو وہان
الغرض وہ باد شاہ دو جہان
وجہ پوچھا اُسکا حیران ہو کے جب
ہی محمد نام اسکا شہر
ملکے وہ سرور کے ہمراہ و جلد تر
تھی زمانے تک عمر کے وہ یقین
دود ہ دیتی تھی بہت از فضل رب
کہ جزائے خیر ت العالمین
اور اس نیچے مین برکا ت وفور
کہ طرف اُسکے یقین گر کے تمام
اور مدت مین بھی کفار مکہ کے سب
جا سیہ اتو یاس کفار عرب
تھی کہ ہون سا اکثر مزین

اور یثرب جب ہو یثرب مگمان
کہ ہی بکری ایک مخصوص نحیف
وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا
حق تعالیٰ تو ہمارے ساتھ ہے
غار سے واپس ہوئے جب سید ین
وے کبوتر کے کیا تھے دعا
اور ہی کھانا اسکا امت پر حرام
غزہ تھا یا دوسرا دن پیر کا
دختر خالد مزدت الیتام
اُسکی منزل مین کیا تھا فرش دل
اس لئے یہ عاجزہ مندرجہ
کیسی یہ بکری بندھی ہے کہ یہان
تا پخوزہ وہین ابا سن کر ہی دو
دست اطہر اُسکے پھیرا ہاں پر
کاسۂ شکا وہ دھیرون بھر گیا
پس کیا ہی نوش خود شاہ زمان
اُسپہ دو لوایا وہ پانی یہان
جب وہ نیچے سے ہوا آگر دان
اُم معبد نے بھی ہے تصدیق سب
اُسکے جو یا ہین قریش سید ین
شرف ایما ہے ہوئے ہین ہمرہ و
وہ وہ مین اُسکے ہی گھر کی آئی ہین
پیر تھے بس اہل خانہ اُس سبب
دیوے اُن ہر دو فریقون کو تمیز
شاہ کے مقدم سے پائے ہین ظہور
بھر گئے اس دودھ ہی کلام
اور کئی تیقین بر ما تا ہے سب
بھیجے ہین سو یہ مدینہ اسکو تب
اور ملا باشاہ کو جا ر ا مین

ذوالی مانند آیہ تھے شیعے ہوئے
ایسے یک مخلوق سے حق مگمان
ہی روایت تا بو بکر گزین
جب میت پہر سنا وہ دعا
اور عبد اللہ ہمیشہ لا کلام
حق اُسے جاگہہ دیا ہی وہ ہم
تین دن گذرے کے بعد آنا پھر
شاہ قصوی پر ہوا اپنے سوا
اُم معبد کی کیت ای سعید
شیر دختر کا گوشت سالار ہر
ہوئے گر حاضر بے چیر ین تیسو
وہ کہی لاغر ہو یہ بکری کی تیقین
وہ کئی تب عرض ای شاہ ہدا
بول اللہ پڑھا ہے یہ دعا
پاون اُسکے ہوگئے ہر دو جدا
پھر نچوڑا دودھ دوسرے بار جب
صبح اس جا پر اگا ہی یک شجر
شام کو گھر اپنے آیا بو سعید
اور کئی شکل و شمایل کا بیان
گر مین رہتا اسپو ہوتا جان نثار
اور کئی دن اُسکی خدمت مین رہے
قحط آیا تھا مصر مین اُسکے زیاد
دختر صدیق اُسکے ہی
جا بنو وہ کون مین ہر دو فریق
ایک بکری اُم معبد کی حقیر
جلد جا کر تم ای ابنا کسب
حضرت اسما کہی ای باصفا
وہ ابھی ایمان نہ لایا تھا تیقین
جب ہوا نزدیک شاہ مرسلین

کافرون کو دیکھ کر ہو وا دے
یون دیا فتح و ظفر کا کافرا
سُنکے وہ آواز کفار لعین
دلکوب اُسکے ہوا ہین قرار
کافرون کے ساتھ ہی ہتھا رہم
فضل سے اُسکو کیا بس محترم
اُسنے ان حاضر کیا ہی دو اُجیر
تھا ریف اُسکا عتیق یا لیقا
راہ مین تھا اُسکا خیر مرتد
اُم معبد سے کیا دریافت جب
مہمانی مین کئی ہوتی غرور
ہی مندے کے ساتھ جا سکتی نہین
ہو ہمیرا باپ تیرے پر فدا

رسالہ ہارش لھانی شاھا

شاہ دین نے تب سنگا رکیا گھر
گھر کے برتن بھر گئے ہین اس سے
بعد ازان نیچے مین کچھ آرام
اُس شجر کا طول ہے قصہ ترا
دیکھا برتن گھر کے سب بھرے ہوئے
وہ کہا واللہ پیغمبر ہے وہ
ساتھ لے پس اپنی ہو کو ہو لین
نقل ہے بکری کی وہ ای باخبر
تھی بڑی تصدیق عالم پر تمام
ہاتف غیبی کئی دن تک آ
اُم معبد کے وہ نیچے تک گئے
دست پیغمبر کی برکت سے عیان
بھر گئے سے تشنہ کیونکی جنبر
یکمکان بھکے کہ وہ سالار دین
نقل یون کرتا ہی وہ آبا دعا
مین زمین پر گر کے پھر ہو کر سوا

فراحد سے بڑا ہی سبز سر
کر دیا غرہ کو پل مین ہلاک
اُسکو فرمایا ہی شاہ خیا
قلب پر صدیق کے ای باخبر
کا ذون کے حال سے وہ تا خبر
اُسکے ہی اولاد ہین یمگان
تب پڑے کے طرف راہی ہوا
یک عجب ہی اُنسے یہ آیا شعور
اور مہمان دودت تھی وہ کالہ
ہی یہان اس سال مین قحط عظیم
ایک بکری تھی ہندھی الغرض
وہ وہ کا اسمین ہین نام و نشان
تو پخوز اب ہی وہ قربان جلد
دیکھو برکت اُم معبد کو تو اب
یعنے اس بکری مین ای عالم
وہ گھرا بھر کر پخوزا اُس دو
بعد ازان نیچے مین کچھ آرام
اُس شجر کا طول ہے قصہ ترا
بھرے خالص دودھ سے پیمانے بھرے
سب سولون کا یقین ہو گر وہ
جلد آپہنچا مدینے کے تئین
وہ کہتے تھے بر تئین شام و سحر
لیک وہ بکری ہمیشہ صبح و شام
بیتین آمنہ کے کہنے مین نہ رہا
اور یقین شرف نزول اس جا کے
وہ وہی ہے وہ وہ انتا بی گمان
شاہدی بکری بھی دیگی سر بسر
عازم شہر مدینہ ہے یقین
مین نے تب گھر دے پہ اپنے ہو سوا
جلد وہ زیبا ہو مین بھرے ہے اختیار

کہ یہی پہلی قیامت کی نشان
ہو دیگی واقع بلا شک و گمان

جانب مشرق سے یک قلزم تری
جوش مارے گی سیاہی سے جگر کا وہ کباب

حکم سے مولا کے ظاہر ہو دیگی
جو اٹھائی ہے زمین نے آفتاب

مومنان جنت میں جائینگے یقین
دیو کا حق انکو ہو پہلا السلام

جبرئیل تو جواب باصواب
عائشہ سے ہی نقل ای محترم

ناگہان بکری مری اور مجھے
تب بہت دلمیں ہوئے تیز و تند ہوی

پس مئی جسکی مرونا یدای امین
اُسکے مانند ہو وے پھر بھی یقین

عرض کرنے یوں لگی اس شاہ سے
گو دمیں اُسکے تھا مجھکو بجا

ہی روایت وہ مریضوں ال حسن
عمر سے بی بی کی ذات سال اٹھا

تھے مہاجر انمیں بیتالیس تن
اپنے یار و نمیں آخوت ہی بنا

ہا ایھے مین رسول کائنات
مرد و زن انصار کے تھے اُسکے ساتھ

اور اُس سال میں ہجرت کے ہوا
دینا دعقبی میں بیشک ہی یقین

پس پھر کر اکرام سے شاہ دو جہان
لیگئی ہی نزد شاہ دو جہان

اور اُس ہی سال میں آخر ہوا
ہو گئی مشروع اذان پھر نماز

ثانی یک تخت پر رونق فزا
گو دمیں اُسکے تھا مجھکو بجا

اور اُس ہی سال میں ہے پانچ نماز
فرض ٹھہرے چار رکعت ہی یقین

اور اسی سال میں ہے ماہ صیام
اور بھی اقوال ہے میں ہی یقین

کہ تو پھر ہی برا در بالیقین
اپنے یار و نمیں آخوت ہی بنا

دی مجھے سلمان فارس نے خبر
کہ تو مگر مظہار امیر اپدر

ایکدن دیر نصارا کے اُپر
جب ہوا ہی ناگہان میرا گذر

مین نے پوچھا کہ مجھے آوا پسند
شام کے جانب ہوا وہ تیز رو

مین نے تھا قید سے اُسکے نہان
مین کئے دن اُسکے صحبت مین رہا

تھا وہ اُسقف عابد و زاہد بڑا
پس رہا مین جا کے اُسکے پاس تب

اُسکی صحبت مین وہ تھا دو سال
وہ بھی تھے مرد وقت بولا کہ بورہ

پاس اُسکے بھی رہا مین چند ماہ
پاس مین کے کر رہو اجر خبر

پوچھا جب رجحان اُسکا تو ای نامور
اُسکا ہجرت گہ مدینہ ای امین

ہو دیگا مبعوث یکے مین یقین
کار وان جاتا تھا یک سو سوار

بعد رحلت اُسکے اہل دیر نے
باغ مین اپنے رکھا تھا وہ غریب

یک یہودی نے مجھے کر کے خرید
مصطفےٰ کا تھا بدل اُمید وار

کام مین تھا اُسکے مین پل دو نہار
یہ ہے صدقہ کیجیے اُسکو قبول

اور کیا مین عرض ای حکمرانِ رسل
بولا یہ ہدیہ ہی ای شاہ ہدا

او کیجھ رین بعد تھوڑے لیگیا
سب صحابہ مین پا پیس تھے

اور کہا مجلس مین تباں شاہ نے
مجھ کو تھا بہتر جزا ای باوقار

تھے بالتک سے دستور یکہزار
مجھکو دینا ہے اپنا میرے

جلد تر صدقہ کا اکر پاکر تین
قہر سے مغرب کے جانب جان تب

باپ کی زاید کجھو ہرای رشاد
اور کبھی ان کا مئی ہووے ذبا

عائشہ سے بھی ہوا تھا کا ملاپ
اور اُس ہی سال مین ای ماہ صو

کھیلتی تھی با فراغ جان دل
مین نے کدن اُسکی ساتھ دل

مُنھ وہ بلا بہتر بنائی ہے لباس
شانہ کر مجھکو سنوارا ہے ہر اس

لیگئی مجھکو پیمبر کے حضور
جب تسلی مین نے پائی بیقصور

خوش رکھے تا کہ سدا لیل و نہار
تم دو نو نکاحو ترا بارک ہے تجھے

لطف سے تب اسکو یون سر کو کیا
یک علی مرتضےٰ باقی رہا

تب مسلمان وہ ہوا آجدتر
اور دیا رغب وہ ایمان پر

فرض تھے وہ دو ہی رکعت ای فتا
اسکے آگے ظہر اور عصر ہوئے

اسلئے اسمین نا فرائش ہوی
اور مغرب طاق تہ رکعت کی تھی

آئی ابن عم غم انتاس سے
نقل عبداللہ بن عباس سے

مین نے پوچھا کہ ہمیں آتش پرستی مین تھی
شرف ایمان سے مشرف ہو گیا

اور تھے بعضون نے مشغول نماز
شہر تھا اُسکا ملک اصفہان

جلد تر تب قید کر مجھکو رکھا
شوق سے اُس پر کے اندر گیا

جانفشین اُسکا ہوا اُسقف اگر
جان و دل سے مین کیا اسکو قبول

ہی ترا عابد یقین وہ مرد نیک
شرع عیسےٰ اُس مین ہیں کیا تمام

تھا وطن اُسکا نصیبین ای میان
پاس اُسکے مین رہون بعد از تبے

الغرض جب موت آئی اسکو بھی
وہ کہا ما موصل مین اب جا رہا

وہ کرے زندہ یقین ای اُسکا نگار
ایک عابد سے دیا مجھکو نشان

ہو دیگی مہر نبوت کی نشان
اُسکی صحبت مین رہا پانچ برس

مجھکو برسوں کر کے بیچے ہین ما
ملت ابراہیم کی ہو رہا

بحر مقصد کے سفینے کو گیا
وہ کہا اُسکے شانون کے میان

لیگیا اُس شاہ عالم کے حضور
آہ کر کے کہ اہل کاروان

جو کہا میرے اُسقف یکمان
ساتھ اپنے لے مدینے کو گیا

یہ علامت وہ سر سے بالیقین
مجھ کو بیچا جب کہ اُسنے ہو گیا

تخم کا اُسکے کیا مین نے حساب
مین نے اپنے دلمین سچ جانا اُنہین

تا کہ پہناوے مجھے تب یک لباس
اور کہا تب حکم وہ صاحالا نہا

بولا زان بیچے گیا ای یکمنام
اُسکے آگے جا کیا مین نے سلام

تا کردن مہر نوت پر نظر — پشت سے چادر اٹھایا مصطفےٰ — تب خوشی سے دیکھ کر رونے لگا
روبرو پھر وہ شہ مرسل کے آ — نقل کرتے ہیں کہ سلمانؓ اسی ہم — تھا صغر اور یہود کا غلام
حق کے طاعت میں لایا تھا قصور — سر گذشت اپنا یہاں سارا کیا — وہ مکاتب کر اُسے کہنے لگا
اور وے اشجی رسول بار بور — پرسہ اشتہ کا نہ لمحہ حضور — کر مکاتب مجھکو از راہ عطا
تب مجھے اصحاب شہ کے حکم سے — اوقیہ چالیس بھی لاؤ تو زر — بالیقین آزاد مسدم ہو گا
آوہ نخلستان کو شاہ زمیا — تین سو خرما مکے نخلین لا پئے — جلد دے مجھکو خبر اسکی بکنام
پھر کے آئس مانع کو خیر البشر — روپ دست پاک سے بڑھا دیا — سال اول میں تنفی وہ بار بور
جو میں پیغمبر کے اعمال کرام — لطف سے ہر ہر شجر کی پر نظر — شاخ یک لیکن جو بویا تھا عمر
ہو گئے فی الحال وہ بھی بار ور — اور کثرت سے بہت آگے ثمر — تب عمر کہنے لگا ای شاہ دین
اور کہا یہ زیرہ تو دے اسکو لجا — آپکو اسکی غلامی سے چھڑا — نخل یہ ہیں نہ لگا یا ہو یقین
تب اُسے دیکر دوا آزاد میں — شہکی خدمت سے ہوا دل شاد میں — بات سے اپنے لگایا وہ نہاں
حضرت سلمان تھا اُس دین میں شریک — جنگ کفار روس سے وہ کر تا تھا شک — پھر کرا کر پیر دایہ سے تیار
ملکت نوشیروان کی رُو تمام — ماتھ میں سلمان کے آئی لا کلام — اوقیہ چالیس کا تھا وزن سب
عمر سلمان کی بوقت انتقال — تھی مقرر سنہ صد و پنجاہ سال — ہوتے تھے عرعجم میں جو حساب
صفوۃ الصفوہ سے ای فرخندہ — ابن جوزی کی جو وہ تصنیف ہے — حضرت سلمان کا پائی عمر شاہ
التفات آپنے نہ فرمایا بنی — کہتے ہیں بوبکر اور فاروق بھی — حضرت صدیق بولا ای علیؑ
حضرت صدیق بولا ای علیؑ — ہی مجھے ہر امر میں شان جلی — بات یہ سنکر علی مرتضےٰ
یات یہ سنکر علی مرتضےٰ — یون کہا صدیق سے ای باصفا — پس علی نے اپنے گھر آکر نشست
پس علی نے اپنے گھر آکر نشست — شاہ عالم کے ہوا حاضر جناب — آسکو فرمایا ہی تب خیر البشر
آسکو فرمایا ہی تب خیر البشر — جو کہ چاہتا ہی تو کہہ مت شرم کر — تب کیا وہ عرض ایوان شاہ
تب کیا وہ عرض ایوان شاہ — اب وہ کمر تیغ ہی یک تیر پر — مین بھی دیتا ہون تجھے یک تیر
مین بھی دیتا ہون تجھے یک تیر — مژدہ فرح و بشارت پا گئے تجھے — حق تعالیٰ کیطرف سے آ گئی
تہنیت لایا بجا اس امر کی — حق تعالیٰ کیطرف سے آ گئی — آسمین تھے دو سطر نور سبز کے
لایا تھا جنت سے یک جبرائیل — آسمین تھے دو سطر نور سبز کے — منعقد حق نے کیا بر آسمان
منعقد حق نے کیا بر آسمان — یا رسول اللہ سنیے یہ بیان — نجر طوبیٰ کو ہوا یہ حکم رب
نجر طوبیٰ کو ہوا یہ حکم رب — نور کے تلے ہون تا اور آ تی — ایک مہر نور کار خشندہ تر
ایک مہر نور کار خشندہ تر — خطبہ آدم نے پڑھا تھا جس پر — یون ہوا تب اسکو حکم کر دگار
یون ہوا تب اسکو حکم کر دگار — نور کے منبر پر وہ ہو کر سوار — پس کہا حق مجھکو کہا ای عزیل
پس کہا حق مجھکو کہا ای عزیل — حیدر و نہر ا کا اب عقد جلیل — میں نے باندھا ان ہون بو جراحرام

دوسرا سال ہجرت سے

جو معارج مین کیا ہی تعلق جان — نزہمہ کرتا ہون مین کیا کیا بیان
لائے اسکا ذکر نزد مصطفےٰ — شہ کہا مین منتظر ہون وحی کا
تجھکو ایسی قدر نزد شاہ دین — ہی یقین ولیکی کیو کو بھی مبین
تنگدستی ہی تجھے شام و صباح — پھر کرون کسطرح مین قصد نکاح
اور کیا ہی شاہ عالم کو سلام — سر نوا نیچا کیا اب سے لا کلام
تب کیا ظاہر وہ پیغام قبول — مسکرایا عرض مسنکر وہ رسول
شاہ فرمایا کہ تو غازی ہی جب — تجھکو لازم تیغ اور تازی ہی اب
کر ترا عقد نکاح باندھا خدا — فاطمہ کے ساتھ بالائے سما
کر رہا تھا وہ ابھی یہ قال قیل — ناگہان ایسے مین آیا جبرئیل
مین نے پوچھا بول یہ نامہ ہی کیا — مجھ سے تب روح الامین نے یون کہا
حکم آیا پہلے ہر جنت اُپر — تا سنو آ جائے ہر یک جلد تر
پھر کیا ارشاد یہ مجھکو خدا — تا کرون اسکا فرشتون کو ندا
میرے میر مجلس کا یہ حکم — تا کرے حمد و ثنا حق کی ادا
منبر اقدس پہ آ وہ دیبان — مین نے باندھا ان ہون بو جراحرام

دولت ایمان کے پایا وقار — اور پڑھا کلمہ شہادت جانکار
باوجود اُسکے وہ مرد باصفا — تین سو گز نخل خرما بو دے لا
بھائی کی اپنے کرو تائید اب — شہ صحابہ سے کہا یہ سنکے تب
شہ کی خدمت مین دیا باکار خیر — مین نے کے وہ مین تیار کر
سال اول مین تنفی وہ بار بور — شاخ یک لیکن جو بویا تھا عمر
نخل یہ ہیں نہ لگا یا ہو یقین — تب عمر کہنے لگا ای شاہ دین
بات سے اپنے لگایا وہ نہاں — الغرض سر و زمین سے پھر نکال
پھر کرا کر پیر دایہ سے تیار — تب زبان پاک اپنی شاہ دین
اوقیہ چالیس کا تھا وزن سب — ہی قسم حق کی اُسے تو لا ان نجیب
ہوتے تھے عرعجم میں جو حساب — نقل ہے سرور کے بعد انتقال
حضرت سلمان کا پائی عمر و جاہ — بادشاہان عجم کے تخت گاہ
وہ ہوا ہے عازم خلد برین — اوسن تینتیس ہجری مین یقین
حضرت زہرا کا عقد نکاح — سال دوم مین ہوا ای باصلاح
نام سے بی بی کے جب بھیجے پیام — نقل ہی اصحاب اصحاب کرام
مرتضیٰ سے جا علی ای نیکنام — پس ابوبکر و عمر سعد مدام
ہی مجھے امید ہو گا قبول — اب تو کر پیغام زہرا سے تو ل
عقد کی رخصت دلایا ہی کثیر — وے اسے لیکن صدیق خبیر
پر نہ کہہ سکتا تھا از شرم و حیا — بولنا چھتا تھا اپنا مدعا
عقد کا حسین ہتا ہو سب — اور پوچھا پاس تیر بگا ہی اب
کر ہتا اُس سے اسب آ نکاح — صبح یک بکتر مقطع ای باصلاح
تیرے پاس آ کر زیا ایوان خاک — تو ابھی آ نیکے آگے یک تلک
با ادب بیٹھا بجا لا کر سلام — آکے تیرے پاس وہ عالی مقام
فاطمہ زہرا کا اب عقد نکاح — باعلی مرتضیٰ اہل فلاح
اور ہوا حور و ملک فرمان عام — پہنین زیور تا مزین ہو تمام
ہو گئے چوتھے سپار جمع سب — جب فرشتون کو ندا کی ہین نجب
اور فصاحت مین بہت ممتاز ہے — یک ملک جو بسکو خوش آواز ہی
آئے ہین جنبش مین سب اس نور کے — اُسکے وہ لذت لے سارے ملک
ہین وہ باندھا ان ہون تب عقد کار — حکم سے خالق کے باخیر و سلام

اسقدر نزدیک سرور کے ہوا — صوتِ قرأت اُسکا کانوں نے سُنا — دونوں آنکھ پاؤں گھوڑے کو ہوئے — پھر زمین پر جلد میں نے گر پڑا

تب نہیں سکتا تھا گھوڑا زلزلہ میں — تا نکالے پاؤں باہر از زمین — مصطفےٰ کے اور میرے درمیان — فاصلہ تھا ایک نیزہ کا جہاں — دیکھکر صدیق نے مجھکو غریب — غصہ اپنے اسپ پر کرنے لگا

شہ کہا اُسکو نہ ڈرا میرا ادب — رب جارا ہی ہوا ہے ساتھ — اور کہا حق سے تحیر کر نگاہ — یا الٰہی اُسکے شر سے تو پناہ — مضطر و حیران ہوا آخر اسی لیب

مین کیا تب عرض ای خیر الورا — جلد اس آفت سے تو مجھکو بچا — مین نے یہ خواہی تمھاری نا کرون — یہ دعا کرتے ہی ختم المرسلین — پاؤن گھوڑے کے ہوئے ساکن وہین

پھر کسی سے پھر نہ ہرگز بول — پاؤن باہر آئے گھوڑے کے ہین — راز مخفی کا یہ عقدہ تو نہ کھول — شاہ عالم نے کہا اسی رب سے ہے — پھر وہ گھوڑا سیدھا ہو تو اُسکو چھوڑے

فتح مکے کو گیا ہی شاہ جب — قوم اپنی لے سرا تو ساتھ سب — پر قبولا ہی نہین حاجت نہین — اور فرمایا ہین تیرے ہم یقین — کچھ نہ چاہتے ہین تیرے سے ہم

وہ بھی اپنے ساتھ لے ستر نفر — خدمتِ عالی مین تب سرور کے آ — وہ کئی دن تک یقین مکار رہا — تب کھلی ہے اُسکی کے مین زبان

جانے لفظ بریدہ والی مین — نام پوچھا اُسکا جب شاہ انام — شرف ایمان سے مشرف ہوگیا — تب بریدہ اسلمی آکر ملا

نکلا بے ساختہ بریدہ ہی — بی بروحت سے ہی نکلا یقین — بی بنا اُسکا سمجھ ای نیک نام — تب لیا اسطرح سے ہی نیک فال

شہ کہا خیر و سلامت ہی یقین — کس نبی اسلم سے ہی پوچھا تو ہین — پھر کہا تیرا قبیلہ کون سا — مین بنی اسلم سے ہون کہنے لگا

عرض خدمت پس بریدہ نے کیا — کیا ہی تیرا نام سرور نے کہا — حقہ یک اسلام سے تو لیوگا

اور شخص جو تھے اسکے ساتھ — وے بھی سب اسلام لائے نیکذات — جلد تر کلمہ شہادت کا پڑھا

اپنے نیزے پر علم دو تو چڑھا — ساتھ یہ ہیئت سے گلے چلنے لگا — پس علم اپنا لے وہ محترم

اور پہاڑون کے اوپر پر نظر کیا — منتظر وہ پہر تک رہتے علم — آکے استقبال بابرای امین

یک لہودی آویا تب یہ خبر — کہ ہوا روانق فزا خیر البشر — لوٹ آئے اپنے گھر بنی مدار

اور کہتے تھے مبارکباد — اور روتے تھے خوشی کی واسطے — پھول کے مانند خوشی سے سب کھلے

اور بنی نجار کے سب دختران — دف بجا یہ بیت کہتے تھے یہان — شہ سے سب حجرہ کے اوپر آئے

اور بعضے گھر کے در مانند کنیان — بعضے کلمہ نہین لعبد شکر دیا — یہ حبیب اللہ عالی جاہ ہے

عَنْ بَنِي النَّجَّارِ نَحْنُ جَوَارٍ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

شرف نزول رسول مقبول کا قبا مین اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کرنا پھر وہانسے نکلکر داخل مدینہ ہونا اور گھر مین ابو ایوب کے نزول فرمانا اور مسجد نبوی کا بنانا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ — وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اسطرح لایا ربانی انس — اندون تھی پھر ہری تو برس

یا وہی جسدن کہ سالار زمن — ہی مدینے کو کیا رشک چمن — آسمان سے تا زمین شور و شغب تھا

اور جسدن شاہ کی رحلت ہوئی — سب مدینے مین اندھیری چھا گئی — اب وہی سرمہ لگی تھی وہ بار عین

الغرض آمد سدن قبا مین ہوئی — جانے اُسکو کیا شرف نزدل — آئے لاتے اُسکے پاؤن تب

دست پاک اُسپر پھیرا یا مصطفےٰ — جلد وہ فی الحال بابا ہی شفا — تھا ہجوم خلق بے حد ای خبیر

جب پھجانت تھی کی لوگون نکو تھی — وے سمجھ صدیق اکبر کو ہی — شاہ پر کرنے لگے اسکو سلام

بیٹھتی تھی دعوت سر پر شیکے جب — اُسپہ جو کرتا تھا سایہ آفتاب — تب کھڑا صدیق نے افکر دمان

اور اُترے تھے ہی قبا مین مصطفےٰ — اس لئے سایہ کیا وہ با ادب — کر امام قسطلانی با صفا

ہی خبر جسنے وضو کا مل کرے — ایک مسجد کی کیا ہی وہان بنا — دیکھ لیسا ہی مواہب مین لکھا

پس دریا جا رب دست پاک سے — اور نماز اکثر وہ مسجد مین پڑھے — مسجد تقویٰ یقین جسکو کہا

القصہ وہ بادشاہ وانیا
ور نشانی یون مراغہ مین کیا
جب ہجے مدینون مین خبر داخل ہوا
حق سے ہی مامور یہہ ناقہ میرا
پس وہان بیٹھی ہی وہ بے خیال
مسجد نبوی کے وہ مقدار سے
اس لئے انصارین سب سے مہیم
اویک میدان وہان تھا آخیم
پر نہ بے قیمت خیون اُسنے لیا
دیکے قیمت بھی درہم وس ہزار
اور کھدوایا قبور مشرکین
وان قبور کا کاذبان پر ہی مگر
شاہ عالم اور اصحاب کرام
ہر صحابی اینٹ یک لاتا تھا جب
اور گروہ بانغہ یک یا یقین
اور زنشرق تا بمغرب پای مین
تب وہ مسجد مین تھا ای بامہتمر
جوتے فقرا اور مساکین ہا کمال
اُسنے جب ترکے تھے یا کرتے نکاح
یون بخاری پیہم ای فرخندہ
اور کسی کو تو فقط تھی یک انمر
وقت سجدے کے ستر کے واسطے
زیدہ و بوزاغہ جو تھے باتھام
انکو بھی صدیق اکبر کا خلاف
اور وہ تھا اولادین مجھ کے بجا
خلق حاضر تھے بہت اُسکے حضور
اور لوگان راتکو سوتے ہین سب
بار دیگر پاس پھر شیخے گیا
دوسرا یہ اہل جنت کو تمام

جانو چودہ دن قبا مین ہی رہا
جس سے ہی کرکے بنا مہمانی لیا
عرض یون کرنے لگا ہر شخص
وہ جہان بیٹھے ہین اُترو فدا
شاہ عالم تھا ابھی سیر سوا
تھا ابا ایوب انصاری کا گھر
بعد اُسکے وہ شہ عالیجناب
تھی ابو ایوب کو شان عظیم
مالکان تھے اُسکے دو یتیم
بلکہ دس مثقال زر انکو دیا
داخل مسجد کیا وہ باوقار
اور یہان مسجد کے خاطر وہ مکین
حکم کر کھہ سکتے ہین بن ہنر
اینٹ لاتے تھے بائے دست بام
اور وہ عمار لاتا تھا طرب
آہ قاتل ہو بنگے تیرے کین
عرض اُسکا ساتھ گر تھا بالیقین
اُسکا بانی ہی عمر عبد العزیز
اور نہین تھے انکتین ابن ہلال
اُنین ہوتی تھی کمی ای ناطح
بو ہریرہ سے روایت آئی ہے
یا کسی کو ایک کمل تھی شعار
وہ کتا رات کے پکرتا تھا ہے
سرور عالم کے وہ مولائے خاص
ساتھ لے آیا مدینے کی طرف
شاہ پر لایا ہی جان سے گمان
اس نصیحت مین تھا سرور رقصہ
تب گذارہ قوم غافین پر اب
اور سوا اُنکے نہین اُس مین کیا
کوئی پیغمبر سوائے باصواب
تیسرا کہا ہی سب دختر پسر

جمعہ کے دن پس نگہ راز قبا
پس نماز جمعہ بعد از مہر سوار
لائے تشریف میرے گھر طرف
رشتہ در گردنم افگندہ دوست
وہی کی حالت ہوئی سیر نمود
تھا ابو ایوب انصاری کا گھر
تھی ابو ایوب کو شان عظیم
مالکان تھے اُسکے دو یتیم
خشک کرتے تھے وہان خرما نفیس
مال سے صدیق کے ای پاکذات
اور یک جانب تھا غلہ ان کا وہان
بولتا ہی یون مراج مرسلین
الغرض بر حکم سالار جنان
اونٹنی سرور کی بیٹھی تھی جہان
ایک تو اپنے طرف سے سر بسر
پس لڑائی مین معاویہ کے آہ
اور بعد فتح خیبر جانے
جب ہوا تحویل قبلہ با شرف
بو ہریرہ بھی اُنہین اصحاب سے
اور داخل دو سو تھے جب
جو کہ تھے اصحاب صفہ اصفا
آہ اُس کامل کنین وہ باوفا
کام جب مسجد کا پایا اتمام
بھیجے کے کو اُنہین ای مکان
گھر سے بو ایوب کے بت مصطفے
اپنے ایما نکا سبب ای باادب
کہ ای لوگو کہیو تم نے سلام
تھی یہی پہلی نصیحت ای امین
کوئی پیغمبر سوائے باصواب
تیسرا کہا ہی سب دختر پسر

بطن وادی مین ہی اُترا جلد آ
چلدیا سوئے مدینہ باوقار
کیجئے میرا مکان بیت الشرف
می برو ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
پھر اُٹھی ہے اونٹنی اس آرزو
رو برو اُس جا کے ای ماہر
مسجد خاصل بنی بنو ایاشتاب
جا ما مسجد کے لئے شہ وہ زمین
وقت ہجرت کے جو وہ نا ماتحا
اور ویرانہ بھی گورستان وہان
کہ ہوا معلوم اس سے بے گمان
اینٹ ڈالے اُسکے اصحاب کبار
منبر مسجد بنا ہی اب وہان
اور سرور کے طرف سے تھی مگر
وہ ہوا مقتول جون بولا تحا
دو طرف سے اُسکو صد درود کے
ایک صفہ قبلہ اول طرف
اُسنے ستر شخص سے مین نے سنا
باندہتا تھا اپنی گردین سبحا
پہلوے مسجد مین تب شاہ انام
اپنے بلوایا ہی سب اہل عیال
اپنے وہ دولت سرا مین آ رہا
اسطرح کہتا ہی وہ عالی جناب
خویش و بیگانے کہین اپنے تمام
جو مدینے مین کیا وہ شاہ دین
بالیقین نا دیکھے اُنکے حوالے
مثل اور ہو کبھو مثل پدر

وہان نماز جمعہ پڑھایا ادا
قوم سے انصار کے بیشمار
شاہ نے تب تعین کیے کر دیا
حکم اور ارشاد یون سب کو کیا
مسجد نبوی بنی ہی اب جہان
موضع اول ہوا آبیٹھی وہی
گھر مین اُسکے ہی کیا شرف نزول
ہو وہان کرتے اداسب نماز
اور کروایا زمین ہموار سب
باندہنا ہی مسجدین بیشک روا
بہر مسجد اینٹ ڈالے تھے جہان
برگ خرمے سے کیے سایہ اوپر
اور بیشک ہی تجھے دوا خیر
جان چون گز کا تھا بقیل ای
اب مساجد مین جو ہی معمول جان
اسمین رہتے تھے کیے ایے صحاب
چار سو تھے ہی روایت مدرجی
ہو گئے ہفتاد و دو اُنسے شہید
کہ نہ تھی چادر کسی کو بھی یقین
رہتی تھوتن تک سکتا کیسا ہی ہیم
عایشہ سودہ کے خاطر ای خبیر
جو تا ای شہر کے ہی مین تھے
جو یہود ان کا تھا عالم اوار
مین زیارت کے لئے اُسکے گیا
صدقہ رحمی کیجو خوشنود ہو مدام
مین گیا پس اپنے گھر کو فرحناک
کہ ہی کیا پھلی قیامت کی نشان
یون وہ فرمایا مین تجو خواب

اور فرشتوں کو گواہ کیا
کہ کے اقرار تیرے منظور نظر
شیخ اور بدے جو ان نیگان
یا نبی تو بھی بشارت انکو ہے
پس علی کو ساتھ لیکر مصطفےٰ
جب ہوے ہین جمع مسجد مین آئے
کہ نکاح فاطمہ باصر قضےٰ
مہر باندھا حضرت فاطمہ کا شاہد ین
نقل ہے وہ مکہ شہر خدا
پھر کہ وہ مکہ کو لایا جلد تر
قیمت دیکر کو نین شہر خدا
تا جہیز فاطمہ بابی سید
چار سو استی ہی تجھے رقیق و قال
دو بنالی تین کان کی کشکار
اور کچھ مری کے پاس مصطفےٰ
ان سے تیاری ویسے کی گیا
یہ سکے خاطر رسول کائنات
جمع تب آئے ہین اصحاب کثیر
سات سو تک مرد و زن کی گنتی ہم
اور زہرا کو گلے اپنے لگا
یون ہی زہرا کو بھی فرمایا رسول
او سکے اور اولاد کو آئے کام
ذاکر خاتون کے کھاندہ پزوہ آپ
ہر پلید سے مجھے کی جون تو پاک
اور دیجے انکو اولاد کثیر
اور باہر کے جو کچھ ہو تجھے کام
گرد آلود اسکے کپڑے ہو تجھے
کیا تجھے مین دیون کی ہم تکلیف
یعنے ہر تسبیح و تہلیل و تقدیس

واقعہ وہ اس حریر اند لکھا
منعقد عقد نکاح جب یہہ ہوا
ہین وہی ملۃ وہی زیور یقین
پس کہا یون شاہدین ای مرتضیٰ
اور طے رہ مین ابو بکر و عمر
کر ادا حمد و ثنای کردگار
حکم حق سے مین ہی اہل عالم مین شفیع
اور علی مرتضےٰ کے سر اوپر
تھا وہ ایسا تیغ جوہر دار بھی
یا علی ہر مرتضی عالی وقار
جب بنا یہ قصہ شاہ دیہم
یون کہا صدیق نے دو رہم سہی
تا خریدے اس سے خوشبوئی عجیب
اور بازو بند تھے دو نقرہ ی

اللھم بارک لقوم علی انعم الخذف

یعنے روغن پانچ درہم کا لیا
پھینکے سفرے کے اپر رہ طعام
شاہ فرمایا کہ دس کو بلا
پس پکڑے ہاتھ حیدر کارساں
اور علی کے ہاتھ مین بھیجے انکا ہاتھ
دست زہرا سے مگا یا کاسہ آب
یا الیقین از شر شیطان رجیم
بعد یون ہی شاہ مردان نے کیا
پس کہا دونو نکو ای لولاک
ہی روایت یہہ ضروری گو کرام
اونٹ کو پانی پلانا ای عزیز
اور چھاے آئے دست کیا مین
عرض کی زہرا نے شاہ عرب
اور پڑھ تکبیر تو چونتیس بار

اور خرما چار درہم کا لیا
مرتضی کو یون کہا شاہ انام
اور وہ سفرے پر رکھا کھانا کھلا
اور دوسرے ہاتھ سے دست چلا
یون کیا ارشاد شاہ کائنات
شام ہوئی مین ذاکر انبا علیہ
انکا حافظ رہ قوای رتبکریم
پس خدا سے یون کیا ہی التجا
جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر
شب کھا زہرا کے ذمے ہر تمام
اور دکان سے لے آنا کوئی چیز
آوہ درگاہ شہ لولاک مین
کیا وہ ہر چیز ہے تو مین کیمو در شہوار
جملہ یہہ ہوتے ہین کیمو در شمار

تا مہ اشرف پہ یہہ کر واتمام
شجرہ طوبی کو یون حق نے کہا
پس لگا کہنے کہ یون روح الامین
بعد ازان مجھ کو کہا تھا انتہا
آسمان اوپر نہ رکھا ہو قدم
شاہ لولاک با بلال نیکنام
اب سنو تم ای گروہ مسلمین
اس نکاح پر اب رہو تم گواہ
سب سلمان کرنے لگے شادیان
جبکہ وہ مکہ کو ملک نے لیا
تیرے بجاے ہے یہہ ہدیہ تجھے
اُس سے بیگفت و رہم خرید لیا
ہی روایت وہ ہم سے ہی آئی ہے
الغرض صدیق اکبر ای رفیق
یک کتورا اور پکی اور گھڑا

ان دو رہم سے یہہ باقی دس رہم
اور ایک درہم کا ستو ای میزبان
جا تو باہر یہہ بھی بیچکر لیا
پس وہ دس کو بتا کے لوگا
اُنکے وہ دولت سرا نکے گیا
یا علی یہہ نیک خانہ ای ترا
اور جو چہ کہ اُسکے سر دینے ہم
فاطمہ کو پھر کہا وہ با شرف
یا الٰہی یہہ دونو ہیں تیرے مین
اور کہا اُستوت ای رب العباد
پینا اُنکا کنار و تین
نعل اسی وہ دختر سالار کا
اپنے ظاہر کیا نگی خادم
شاہ فرمایا کہ یہہ ورد ہم
تو عمل کرے مین اپنے بیگمان

حاضر خدمت کیا ہون اے بشیر
حور اور غلمان انکو چہ لین
تہنیت کہتی نبی سے کر ادا
آیا تو مجھ پاس اے امین ہم
جمع انصار و مہاجر کر تمام
آ بشر مجھ کو دیا روح الامین
پس پڑھا خطبہ نبی با مقرو جا
دے دو تو جانب بابا کہ یا ان
اُسکی قیمت شاہ ہر دان کو ملا
دے شرف اسکی اجابت کے مجھے
ہاتھ مین صدیق اکبر کے دیا
قیمت مکہ کے درہم کے تمام
یہہ جہیز فاطمہ لائی جو یہہ
منکہ بھی یک دختر ہا اصفا
رکھی تھی اُم سلیم محترم
اور بنا عیش اُن تینون سے جان
لا بلا سفرے پر یہہ کھانا کھلا
اور وہ سفرے پر رکھلایکو لگا
خانہ شیر خدا تک لے گیا
ہی بھی جنت مین سردار یہاں
یون دعا حق سے کیا ای دگر
پھر تو اپنی جنبشہ تو میرے طرف
اور ہو تو جنبش ان دو نون مین نہاں
دے بجت تو یہہ دونو نین نہاں
جھارنا دست مبارک سے گا ن
بیٹھنے سے روز و شب چوکے پاس
تب کہا سرور نے ای فاطمہ
وقت ہے کے پڑھا کر بالدوام
پاؤگی کہ الف بیشک بیشکیان

اس کتاب کے حقوق طبع محفوظ ہیں

حشر میں میزان بھاری ہو ترا
اجر بیحد تجھکو مولا دیویگا

ہی رہا یہ شاہ عالم ایک روز
فاطمہ کے گھر ہوا رونق فروز

یک بیسنے آگے عورات قریش
یوں علامت مجھکو کوئی بھی نہیں

کو بلا تک پدر ترا ہی فقیر
اور شوہر بھی ترا ہیگا فقیر

میں جو جاتا ہوں تو جائیگی اگر
تجھکو دینا بد ترا ویگی نظر

اور رب اہل زمیں کرتا ہے گزار
بس کیا دو شخص کو ہی غنیا

بعد ازاں حضرت علی کو کر طلب
یوں کیا اسکو وصیت باطرب

گر اسے مگلین کر گیا تو نہیں
تو حقیقت میں کیا مجھکو تو نہیں

یوں موے تک اس وصیت پر رہی
کہ کبھو مجھکو نہیں آیدہ دی

عمر اشرف اسکی تھی پندرہ برس
اور مہینے پانچ تھے اسپر برس

تیسری تھی وہ مہ رمضان کی
اُسپہ رحمت ہوئی خدا کی بھی

پہلے مہینے آہ و زاری میں کئے
بیقراری اضطراری میں کئے

یہہ وصیت مرتضیٰ لایا بجا
اور بقیع اندر ہی دفن اسکو کیا

ہو نجوب انکو ہو نکو اپنے جادر
تا کرے غیر النسا میل پر نظر

اور میں الدین ہر دو آئین
فرد علا مرئیس الواعظین

کو جناب فاطمہ خیر النساء
عرض سرور کی یک روزا

تب خدا نے بات یہہ جانا رسول
فضل سے حق کیا اسکو قبول

مہر زہرا دختر خیر الوریٰ
بس اس امت کی شفاعت کے لئے

دفن کیجے اسکو میری قبر میں
تا کہ میں جسم اٹھوں گی حشر میں

صفوۃ الصفوۃ و موسیات سے
ابن جوزی کی ہی تصنیفات سے

عدم صحت اور صحت کا جواب
ذمہ راوی پہ ہی بے ارتیاب

ہیں وہ بی بی کے فضائل بیحساب
گر لکھوں تو ہو مطول یک کتاب

یعنے جملہ یا مدینہ شاہدین
سو تو یا ستارہ بیٹھے ہیں یقین

یک حجابہ کے گھر میں مصطفیٰ
یا بنی سلمہ کی مسجد میں بجا

قول وجماعت شطر المسجد الحرام

ویسے سب غزوات میں ہیں
اور دوسرے قول پہ سی ہیں

انکا ہے بیالیس لکھے ہیں شمار
اور ستادی کہے بیٹھے خبار

سال دوم میں زہرت جائے
چند غزوے اور سریا دو ہوئے

اور عشیرہ بدر اولیٰ بہ چہار
پر نہ چار و ہیں ہوا ہی کا زیاد

یہہ وظیفہ میں کہو پھر راہنین
جنگ صفین کے بھی شیعین بالیقین

یا رسول اللہ علی مرتضےٰ
فضل حق سے مجھکو ہو پھر توانید

تب کیا ارشاد یوں خیر البشر
مستضف نبی با کمالات علا

میں علی کو قبولا جو ہی نزد کردگار
ای امیر المؤمنین بعد البصر لخت جگر

یعنے ہے سابق الاعلان ہے
وہ قبولا جو ہی نزد کردگار

اُسکے شوہر ہی ترا وہ باوقار
اور بعلم و حلم عالیشان ہے

ای برادر رب اسکو خوش کہے
اُسکی ہے فرمان ہو نور نہاں

بولتا ہی یوں علی مرتضےٰ
خوش رکھا ہی تو حقیقت ہی مجھے

حضرت خاتون جنت کا نکاح
کہ جناب فاطمہ خیر النسا

ماہ رمضان میں ہوا ای باطلاع
بولتا ہی یوں علی مرتضےٰ

بعد قتل ماہ از وفات مصطفےٰ
پائی رحلت حضرت خیر النسا

کہ رسول اللہ کے بعد وفات
ناکبھو ہرگز ہنسی اور کی نہ بات

اور بوقت شب مجھے تو دفن کر
تا جنازہ پر کرے نا کوئی نظر

غسل اپنے ہاتھ سے دیجے مجھے
یوں کر یگا خلق کو سب حکم رب

تا نظر سے خلق کے ہووے نہاں
ہی روایت حضرت ام ایمن کی

اہل محشر اولین و آخرین
داخل فردوس ہوگی جلد تر

کر کتب خانہ کے ای با صفا
جو ہیں میں دیکھا تو ایمن یہ لکھا

مانگتی از درگہ رب الجلیل
حشر کے دن ہر کرے دیکھو مرا

لایا نزد مصطفےٰ روح الامین
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا

رقعہ وہ رکھتی تھی دایم اپنے پاس
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا

لاؤں اس نامے کے جو مت بدر
وہ بھی ہی اُسکے تابوت میں لیا

اور علامہ بڑا تھا عصر کا
یہہ بیان ہی سب محاسن میں لکھا

ہم کہے ہیں نقل اس سے سر بسر
پس اسی پر عہدہ اسکا ہو ادا

کر دعا ما خیر یہ تو خاتما
اور فضایل کا بیان یہہ ہی تمام

بس وہ پڑھتا تھا فاذین الفجر
اور اسکا ہی سال میں تھا اعتکاف

کہ رکوع وہ دو دوسری رکعت کا تھا
شوق کعبے کا تھا ہر رسول نہاں

تب یہہ آیت پانی ہی تھی فرض کا تھا
پھر گیا کعبے کے جانب تب رسول

شاہ عالم کو ہوا حکم جہاد
ہیں وہی غزوات اسی کو صفات

شہ جو غزوہ تھا کہ نہیں ہمراہ تھا
انکو کہتے ہیں سریا ای فتا

چار غزوے اور سریا بیالیا
دیکھو بالاجمال لکھتا ہوں یہاں

اُنسے پہلا غزوہ ابواہی نام
اور ابوا طائف ہے ہی دوسرا ای

اُنسے پہلی فوج بہ شبہ مگاں
ہی عبیدہ ابن حارث کی بھیجا

جنگ ودان میں ہوا
اور سریا یعنے فوجیں جنگ کا زیاد

شاہ دین کا وہ چہرا جماتی تھی — اور ہرقل شاہ سے رسل کا — لایا تھا کہ تین ایمان پر رہو — وارا تم کے یقین چشن غول — ساتھ اصحاب بہار کے اُپر

یک علم اُجلا بھی اُسکے ساتھ ہو — قافلے پر بھیجا بوسفیان کے — تب علمبردار تھا سلیع بجا — عائنہ کا جو خیلر اِجائی تھا — فوج یہہ اُس کارواں کی حامی

جو چلا پاہلے راہ جتھین تیر — تھا صحابی سعد وقاص نمبر — آٹھ تیرون جتھین چلایا ماہ بھی — نین خطا کی اُسکی کوئی تیر ہی — جنگ سے عاجز ہو بھاگا لشکر کین

اور ہی حمزہ کا سریہ دوسرا — کارون پر جو گیا — ساحل دریا تلک وہ کارون — پہنچا تھا جاکر ملائے مومنان — تین سوتے کا فران ہو نا

فاذیان تب تیس تے حمزہ کے ساتھ — جنگ پر تیار تے ریکھ ذات — اور مجدی شخص تک تھا ای شفیق — تھا وہ ہم سوگذ ایان ہر دلعزیز — درمیان ہر دو گر کے جلد آ

پس گیا کے طرف وہ کارون — اور مدینے کیطرف مجد مسلمان — اور سریہ سعد کا ہی تیرا — جو سوے خزار بھیجا مصطفےٰ — لے بہاجر بین سعد نامور

پہنچا خزار پر وہ کارون — ہو چکا تھا ایک دن آگے روان — اور عبداللہ جحش کا ای امین — جانے چوتھا سریہ ہی یقین — وہ بھی سیرا بھائی تھا شہ کو نقین

کہ عمرو بن حضرمی کارون — جب ہوا طایف کے کو روان — تب یہہ عبداللہ جحش والا صفا — آٹھ یا بار اصحابہ کو لے ساتھ — بین زینب اُنکی اُم المومنین

تاخت لایا کارون پر جلد تر — حق دیا اسکو مان فتح و ظفر — حضرمی مارا گیا ہی تب تیر — جبکہ نکلا ہی بحکم مصطفےٰ — بطن نخلہ مین ہی ملا اُسکو جا

مومنان سمجھے تھے اس کو مکین — ہی جمادی الآخرہ کی تیسین — اور دو تھے اُن کافرون کے دو سیر — بھاگے باقی کافران بیدلیل — اور غنیمت مین ہی آیا اُنکا مال

جب رجب کا ماہ ہی ماہ حرام — جنگ اُسمین نا روا تھا اُنکو عام — اور تھے وہ تازہ مین ہی آئے مسلمان — روز پہلا وہ رجب کا تھا مگر — چاند اُن تیسا نہ آیا تھا نظر

اسکی حرمت پر نہین اُنکے نظر — قتل اور تاراج مین باندھ کمر — کہ نہی اور مومنان بہ قتال — کر دئے ماہ رجب کے تین حلال

کیا نہین بولا تھا تمین تو کو تمام — کہ نکرنا جنگ در ماہ حرام — اس سے اور یاد اُن کو ہو خطا — اور غنیمت کا جو وہ آیا تھا مال

بس دکھا موقوف کرا نکو فتی — اور تھے پر خوف وہ اصحاب بھی — اور غنیمت کے کے حضرت سے سوال

در جواب اُن کے وہین رہا تھا — آیت قرآن یہہ نازل کیا — کافران کے کے حضرت سے سوال

غزوہ بدر

اور اسی سال مین ای ماصفا — بدر کا غزوہ ہی سمجھو واقع ہوا — ویکے سرداری اسے نیر البشر

اعظم غزوات یہہ غزوہ ہی جان — فتح و نصرت پائے جسمین مومنان — تیر اندازی ہی وہ نیزون ہوئی

قوت و شوکت ہوا اسلام کو — اور شکست اعدای کفر انجام کو — پر نہین بھیجا کے ہین مسلمین

اکثر گمراہ کفار بشریر — ہو گئے ہین اسمین مقتول سیر — جنگ سے عاجز ہو بھاگا لشکر کین

نقل ہی یک قافلہ از مکہ شام — عازم مکہ ہوا تھا اسی ہنام — تین سوتے کا فران ہو نا

مال تھا اسمین قریشون کا کثیر — تھا ابوسفیان بھجوا نکا امیر — اور ابوجہل لعین بھی نین تھا

اور ہوا ان ساتھ اُنکے تیس تے — یک روایت ہی کہ چالیس تھے — جنگ باہم وہ نہین ہونے دیا

بدر کے نزدیک آ پہنچے ہین جب — یہہ خبر پہنچی بالا یہ عرب — کافران کے کاروان کا قصد کر

تب صحابہ کو کیا حق کا مجیب — قافلہ کفار کا آیا قریب — بہن زینب اُنکی اُم المومنین

تم چلو اُسکے طرف اب جلد تر — تم کو کچھ سامان خدا دیگا مگر — بطن نخلہ مین ہی آیا اُنکا مال

یک روایت ہی کہ وہ شاہ ہدا — یون صحابہ کے کیا حق مین دعا — اور غنیمت کے کے حضرت سے سوال

کہ پیادہ ہین یہ سب ای کردگار — فضل سے اپنے تو کر انکو سوار — کافران کے کے حضرت سے سوال

بھوکے ہین تو سیر کر انکو ای رب — ہین برہنہ انکو دے پوشاک اب — در جواب اُن کے وہین رہا تھا

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ یعنے اور سوال کرے ہین تیرے ای پیغمبر حرام مہینے سے کہ لڑائی اسمین جایز ہی یا نہ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ کہدے بڑا گناہ تو کہہ دے کہ لڑائی اسمین بڑا گناہ ہے - پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کافرون کو الزام دیتا ہی کہ جو گناہ تمہارے سے سرزد ہوے وے اس سے بھی اکبر اور بدتر ہین یعنے تم جو کہ معظمہ مین لوگون کو اسلام لانے سے روکتے تھے اور اللہ کی عبادت سے باز رکھتے تھے - اور مسلمانون کو مسجد حرام مین آنے سے منع کرتے تھے - اور پیغمبر کو اور اس کے یارون کو مسجد حرام سے بلکہ مکہ معظمہ سے جو نکال دئے - یہہ اس سے بھی بڑا گناہ ہی اللہ کے پاس - چنانچہ فرماتا ہی وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ یعنے روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا اسکا ایکے - اور روکنا مسجد حرام سے اور نکالنا اُسکے لوگون کو اس مسجد سے بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس - وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ اور تمہارا شرک و کفر قتل سے بھی زیادہ بدتر ہی یعنے ابن حضرمی کا قتل جسکے پیچھے مین مہ بھی مجدی الآخری کے مقصود سے جو مسلمانون کے ہاتھ سے واقع ہوا اس سے تمہارا کفر و شرک بہایت بدتر ہی پھر تم نے طعن و تشنیع کرکے ہو سکے بعد دو مہینے کے ہوا تقسیم کے - اور دو قیدیان جو آئے تھے اُنکے حکم مین کہ اسلام لاکے مدینے مین رہے اور یہہ عمرو کے جنگ مین شہید ہوے اور عثمان بن عبداللہ کو بھوندے دے کے گیا اور کفر پر مرا - اور یہہ آیت منسوخ ہوی یعنے حرام مہینون مین جنگ نکرنیکا حکم تھا گیا اسکی ناسخ یہہ آیت ہی جو سورہ توبہ مین آئی ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ یعنے پس قتل کرو تم مشرکون کو جہان کہ پاؤ تم اُنکو مہینون ہو یا حرام دنون مین

حق کیا مقبول سرور کی دعا — وہ جو مانگا اُسکے یار نے نکو دیا — وہ صحابی جو تھے طوطی سپید — آنکھ وہ پیغمبر رب مجید

برق سا بہر دو یاران جلد تر — کاروان کی جا کو لائے ہیں خبر — اور اہل کاروان بھی ایمان — پاسوار و کی تھی کس کی شان

بدر کو بائیں طرف ہی چھوڑ دے — راہ ساحل سے وہ کترا کے چلے — اور ضمضم بن عمرو کو جلد تر — بھیجے ہیں مکے میں تا دے یہ خبر

قافلے سے آ ملو تم جلد تر — اور سنبھالیو تم اپنا مال و زر — سُنکے وہ کہنے لگا بو جہل تب — یہ خبر جا کر دیا ضمضم نے جب

کہ بچا دیوے یہ یار کاروان — کاروان حضرتِ صاحبقراں — جانیو واللہ یہ ایسا نہیں — اسپو غالب ہو رہینگے ہم یقین

خواب دیکھی عاتکہ والا نسب — بنت عبد مطلب نے یہ عجب — کہ یقین در شہر تم آ شکار — آ نکر ابطح میں یک شتر سوار

قتل کر اپنے تئیں آ خر شتاب — اور کیا اپنا یہاں پایا شتاب — جب سُنا یہ خواب بو جہل لعین — مسخری کرنے لگا بنکر قرین

تم نے کیا اثبات سے راضی نہیں — کر تے ہیں دعوی نبوت کا ابھی — کہا وہی دعوی کریں عورات بھی

خواب دیکھا ایکشب یہ بیقرار — اور بیابان خوف رنگیں ہو سوار — جب ہوا بیدار وہ دیکھا بھی سب

سُن نبی ہاشم نے یہ ضمضم کا خواب — ہو گئے شاداں و فرحاں شتاب — عاتکہ کے صدق رویا پر

سب ہوئے راضی رئیسان قریش — عذر لیکن بو لہب نے کر پیش — گر کوئی اک اونٹ کے اوپر سوار

کہا تھا سعد سے شاہ دیار — یہ امیہ بن خلف کی آشکار — تیرے یاران قتل کر دینگے بجا

پر ابو جہل لعین ناخوش شناس — یون لگا کہنے کہ جا کر آ کے آ — ای ابو صنوان تو سردار ہے

جبکہ پھیلا ہے بو جہل لعین — وہ لعین بھی ہو گیا راضی یقین — یک روایت ہی کہ ہر حرہ کے اُپر

جمع ہو گئے تب پیادہ اور سوار — جلد تر مردان جنگی کہکشار — اور لگے چلنے کہ با صد کر و فر

کھینچتے پانی پر جب اثنای راہ — عورتین گاتے بجاتے با طرب — دے اُترتے دیکھے خیمے خوبصورت

ہیچ کرتے دیر شتر ہر دن شتاب — جب لگے چلنے کو یون سے بدبخیر — کھاتے کتون کیت پیتے قرابت

کر کیا ہے تم سے وعدہ استوار — ایک ان دو بات سے پروردگار — فتح یا دین تم کو ہے کفار پر

شاہ فرمایا کہ آ گیا کاروان بہ — ہو چکا ہی راہ ساحل کے وہ آن — فوج لیکر ایک بو جہل لعین

سُنکے یہ سرور نے آیا وہ غضب — حضرت صدیق اور فاروق بھی — اُٹھ کھڑے ہر کر کے بہتر کلام

ہین تیرے انصار یکسر جانفشان — حکم عالی پر ہین تیرے جانفشان — تو جہان جاوے وہان ہم آئینگے

شاہ حق بین نے کیا اُسکے دعا — پس کہا مقداد نے ہر کر کھڑا — یا رسول اللہ جہان جاوے شتاب

کہ حکایت جبکی منسلاتی کریم — یہ کہا بھگا نے قرآن عظیم — اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ

حکم یون کہتے ہین ہم آگے خدا — چل تو اور تیرا خدا ہم بھی ہین ساتھ — اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُونَ

گر چہ تو جاوے گا تا برگ عماد — ہم بھی ہمرہ ہونگے بالیقین — مسکرایا سنکے یہ شاہ ہدیٰ — او یکایا حق مین تب اُسکے دعا

یون کہا ای سرور ابا کمال — کافرون کو یون کرینگے ہم قتال — کہ کریگا حق ترا نکمین خنک — راہ حق مین جانبازی ہم عزشک

فتح و نصرت کی بشارت ہی تعین — فرح و عزت کی بشارت ہی تعین — حق تعالی نے محمد سے ہے وعدہ کیا — بالیقین دو طایفون سے ایک کا

مین تمکو یا دیکھتا ہون بالیقین — بدر مین جاے ہلاک مشرکین — اور اشارہ تب کیا شاہ جہان — کہ فلان جا پر مرے کافر فلان

بو تا تھا اس جگہ کافر فلان — اور فلان اسجا پر ہوگا بیگمان — اور یہ تھا یقین ہر ہر کا نام — پس خبر جیسی دیا شاہ انام

بہر استفسار حال کاروان — تب کیا شہر مدینے سے روان — خوف و دہشت سے بہت کہ ہر گئے — اور یہ ہے راہ سے پھر کر گئے

کاروان مین ہی متاع بیکران — کہ نبی و کھتا ہی قصد کاروان — بالیقین یہ ایسا کہتے ہو گیا خیال

اگلے اُس ضمضم کے آنیکے ہی جان — کہتے ہین مکے مین یکشب ناگہان — ایک ندا ایسی کیا وحشت فزا

تم مین یہ عورت پیمبر بی — یون کہا ہاتھ سے از گر وی — تفل ہی ضمضم بھی جب ہو کر جدا

قافلے سے اپنے مکے کو چلا — کہ قریشیون پر مصیبت اک بڑی — آ نکلی ہے شہ ہو دیگی کھری

اور ابو جہل لعین ہو سید رنگ — جانے مکے سے نہین راضی ہوا — کیونکہ پایا تھا خبر یہ وہ بجا

کوئی نہ نکلے اہل وادی یہ نہا — جب نکلے تو یقین ای ہوشیا — کہ نبی کی بات سچی ہے یقین

اور بچاؤ اپنا مال و کاروان — کہ چلو تم جلد سب ہی یکمان — اور بچا لیوے گا تم کو سر بسر

اُٹھین تم سے انکو سرانے والیان — عورتین گانے بجانے والیان — با خلف کرتا ہمانی جنبشین

اور فرمایا ہی یون اجا بے — اور ہر دن ایک سردار قریش — شہ کیا تب مشورت اصحاب سے

تنگ کر کاروان کو اُنکے جا — سُن یہ مژدہ بیٹھے یارون کہا — شہ کو دی جبریل نے آکی خبر

محکم کر کاروان ہی بھیجے — بعض یاران عرض خدمت کرین — یا وہ مال کاروان اللہ تعالیٰ دیگا

اور کہا حق کی قسم ہی یہ سچا — سعد جا تے پھر تب اُٹھ کھڑا — جنگ کرنے تم سے آتا ہی یقین

آئینگے ہمراہ تیرے وے بجا — عدد اُنمین تک بھی کر تو جا لگا — شہ کیا تو جا و تیرا رب پھر — وہ دونون لڑو

ہم نہین رہنا رہ وہ بولینگے بات — قوم موسیٰ جو کہے موسیٰ کے سات — یعنے تو جا اور تیرا رب پھر وہ دونون لڑو ہم بھی تمہارے ساتھ ہو کر لڑتے ہین

اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ

اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُونَ

اور سعد ابن معاذ ای با کمین — عمدۂ انصار سے تھا جو یقین — شہ بہت اسبات سے شاداں ہوا

اور یون بارشاد یارو نکو کیا — ایک نے سنے ہی معتمد کاروان — اور دگر قوم قریش ای معتمد

کہ وہ سردار کہ زمین پر ہوتا ہے — داخل دوزخ ہو سے کافران — اس جگہ پر ہی گیا وے کافران

نقل ہی فوج قریش بے وفا
منزل جحفہ مین جب آئی ہی آ

کہ مقرر بولا لکم ابن ہشام
خواب مین یہ دیکھا ابھیم باوقار

کافرون کے جتنے ہین کھرے کھرے
اور سوا اُن کے فلان کا فوج تھے

اومیون بولا ابوجہل لعین
خواب یہ بوجہل سُنکر کہا

کاروان کی ہی حفاظت کے لئے
نقل ہی اون کی فوج کا کاروان

تم محمد سے تعرض مت کرو
عزم بدخواہی کا اُسکے مت کرو

چھوڑکر نصرت وہ پیش ہین
شاہ پر لایا تھا اُنکا بالیقین

اور استسقام بالازلام جو
مُستعد عادت تھی انکی زشت خو

اور کہتا تھا کہ ہمآوین بآ
مصلحت کے جنگ سے کراحتراز

تا ہماری شان و شوکت کی خبر
ہو باطراف قبائل منتشر

یعنے اب ہم بدر کو جاضرور
اور وہان کرنا بہت فتح و ظفر

یہہ ہماری قتل و خواری کی خبر
جابجا ہوجے وہان مین منتشر

تب نبی مین وہ شاہ مرسلین
بولا یہ کو نیابت دے یقین

تھے صحابہ جو رسول اللہ کے ساتھ
تین سو تیرہ تھے وے سبکذات

مشرکون کے قافلے کی جستجو
تھے گئے کرنے سعید و طلحہ و

جسطرف تھی فوج مشرکین
چشمے پانی کے تھے یہ گی بن

تھے وہان مشکوین پانی مومنان
بھرلئے مشکین پانی مومنان

ہی روایت بدر کے میدان مین تب
گشت کرتا تھا شہنشاہ عرب

شہ مقرر جو جگہ جو نہ مایا
اُسکے یک بالشت زاید کم ہوا

اُسمین رکھ تشریف ہم آگے مین جا
اور یہان کب بھی رکھتے ہین قدم

وہان جو یہا ہان ہین ہمارے سلمین
تیری الفت مین وے ہم کم نہین

ہی ابھی مسجد وہان ای نیکنام
جو کہ آثار مبارک مین تمام

ای خداوند کریم کارساز
یہہ قریشی کا فران بانفوذ

پس تو اب اس لشکر کفار پر
مومنون کو دیجئے فتح و ظفر

عتبہ و شیبہ ولید نابکار
جنگ چاہے مومنون سے آشکار

کافران پوچھے ہین تم کون ہو
بولے ہم انصار ہین ای کافرو

حکم سے تب شہکے باشان جلی
نکلے حمزہ اور عبیدہ اور علی

دست حیدر سے ہوا تب ولید
ماتھ سے حمزہ کے وہ شیبہ بلید

زخم نانور عبیدہ کے لگا
پاس سر ہوکے اُسے آآ اُٹھا

مردیک آہنی گھوڑے پر سوار
اونٹ بھی تب اُسکے یک ہمراہ تھا

بالیقین مارے گئے سارے گئے
پس گیا پر اونٹ بچکے اپنے ہین

کہ پیمبر نے یہہ شاہد دیدیا
مار کر جا تو لیا وہ اے امین

جب خطر کرتے ہوا آگے رواں
یعنے از ابائے عبد مطلب

ہی روان بے وقفہ تمام
تب ابوسفیان اموی جلد تر

جب تعرض کوئی نہین ہوتے کیا
ہی قریشون کو یہہ کہکے بھیجا خبر

تم بھی چلے کو ہی پھر جانا بھلا
جو کہ تھا عتبہ و شیبہ کا غلام

اور ایسا ہی وہ عدی لئام
جنگ پہلے نہ ہرگز جاؤتم

لیک ہرگز ابوجہل لعین
بچکر اونٹون کو نہ بنواوین کباب

جنگ کرنا تھا جنگ اپر کین
جوش کر گاوین بجاوین بانی نقارے

بلکہ وہ بولا وہ زبان حال سے
یہہ بولا وہ زبان قال سے

اور یہہ نارونج مین جلین
قتل موخاک ذلت مین جلین

بدر کو آپہونچکر اترا ہے جب
الغرض وہ لشکر کفار سب

اور شرون مین ہوا جنگ و جدال
بارہوین رمضان کی تھی یہ قتال

رکھا عثمان کو یدیمین رسول
عذر بیماری رقیہ کے حلول

لشکر کفار تھا کے طرف
فوج پیغمبر مدینے کے طرف

وسوسہ ذالاہی شیطان لعین
ہوگئے تب مختلف سب مسلمین

اسطرف ہوی سخت بالو کی زمین
اور ہوا کیچڑ موسے کافرون

کہ مرے اسپر کا فرفجار
اور فلان اس جا مرگیا بیگمان

یون کیا ہی عرض شاہ انام
ایک منڈوا تیرے خاطر الدین ہم

چڑھ کے اپنے خاص اس مرکب
جایئے کو بلا نک جلد تر

پس مان ذالہی مین منڈوا تیار
بعد یک سجدہ ہی اس جا پر

لشکر کفار پس ظاہر ہوا
شاہ یون کرنے لگا ہی تب دعا

منتظر نصرت کے تیرے ہم ہین اب
جو کیا تھا تو وعدہ ای رب

لشکر کفار سے اوّل لعین
آئے مین میدان مین بہ تمکین

یعنے وہ عتبہ و معاذ و مدار
اور عبداللہ رواحہ باوقار

ہم چچیرے بھائیو کو اپنے سب
لینے کو تے ہین مہاجر کو طلب

حضرت حمزہ نے شیبہ کو لڑا
اور ولید بے حیا سے مرقعی

جید رد حمزہ کے اسکی مدد
ہوگیا مقتول عتبہ مردبد

یارسول اللہ کیا ہون مین شہید
شاہ فرمایا کہ ہان کیون نہین

ابوجہل کا مارا جانا

بدر سے کہتے ہین رب جیت کیا — وادی صفرا مین وہ ولت کیا — پس محمودؐ اور صحابہؓ باجسر
مدرسے تشیر کے ای اہل دین — مار کر اسکو گرا ئے زمین — بولتا ہی یون جہاز باصف
پر تیر بہلو سے وہ نکلا ہی تھا — باوجود اسکے مین لڑتا ہی ما — پس محمودنے کیا یک سہ وار
جب معاذ آیا ہی نزد مصطفےٰ — ہاتھ اسکا آدہ وہ نکلا ہی تھا — اسپہ وہ الاشنا نے اپنا حساب
اور جنگ بدر مین ہی ای رشید — ہوگیا آخر معوذ نے شہید — الغرض مروی ہی یون بولتی
سر تن ناپاک سے کردے جدا — شاہ کی خدمت مین سر کو لاکیا — شہ بہتہ خوش ہوکیا شکر خدا
یک روایت ہی کہ وہ گرکت تھا — شکر پہ سر ورپڑا ہی یا نہا — بھی روایت ہی کہ شاہ دین پناہ
آگے تب منڈوہ مین لے تو گئے اٹھا — رو بقبلہ یون لگا کرنے دعا — یا الٰہی مجھ سے جو وعدہ کیا
کوئی معہد اور ترا عابد یقین — اب سوا انکے زمین اوپہ نہین — اور وعا ین استقدر عجز و نیاز
بولتا ہی یون علے بالکمال — بدر کے دن مین نے کرتا تھا خیال — دیکھتا منڈوہ مین پھر ہر بار
کہتے ہین منڈوہ مین تھا پشت پناہ — اسکے تھا ہمراہ صدیق گزین — غنیمت تھوڑی ای ہی اوش پہ کم
آیا جبرئیل امین ای نامدار — آسمان سے ہوکے گھوڑے پر سوار — آگے پھر منڈوہ ویسے باہر چلے
تب عمیر ابن الحمام باشعور — ہاتھ مین ہے چند کھاتا تھا کھجور — سنکے یہہ کہنے لگا خوش ہوکے وہ
سنکے کھجورین تیغ لے لڑنے لگا — اور وہین پایا نہایت باصفا — ہی روایت از علی مرتضےٰ
بادوہ دوم جان میکائیل تھا — بادیوم بوج اسرافیل تھا — ساتھ ہر ہر کے ملک تھے یک ہزار
اور سوا اُن کے ملایک دو ہزار — وہنج ہزار آئے ہین جملہ وقار — اہل ایمان کے معاون ہوئے یقین
اور کسی کافر کا بھیجا سر — جبکہ کرتا کوئی مومن ای پہ سر — مرچکے آگے اوسے پاتا ہین
قتل انسان وہ نہین تھے یک ہزار — قتل ایسا انکو سکھلایا ہی رب — یہہ خبر قرآن مین حق نے دیا
جو تھے مقتول للایک کافران — گردن مقتل مین انکو گمان — بس نظر آتی تھی یک کالی لکیر
دے کہے یہہ فتح و نصرت باید یقین — زور بازو ہمارے ہوئی نہین — بلکہ کفارون کو یون تھے ہم
کاٹتے تھے انکے سر ہم جلد تر — حکم سے حق کے وے آئے تھے مدد — سنکے فرمایا انھین خیر البشر
نقل ہے اس فتح و نصرت کی خبر — شہر مکے مین ہوی جب مشتہر — ابولہب بھی اور دوسرے کافران
جو ابھی ایمان نہین لایا تھا وہ — بھاگ جنگ بدر سے آیا تھا وہ — اُس سے پوچھا ابولہب نے جسقدر
کر باصحاب محمد مصطفےٰ — جبمقابل ہم ہوے ہین آ بچا — رہگئے ہین خشک ہم یک جا پہ سر
اور تاؤن کو ہمارے جلد تر — باندھے ہین کوئی ہمارے پشت پہ — اور زمین و آسمان کے درمیان
کوئی مقابل انکے ہو سکتا نہ تھا — اتنے طاقت جنگ کی رکھتا تھا — یون ابورافع کہا اُنی گنوار
مارے ہیبت کے یک لخت کمی دہن — اور گرایا جلد مجھ کو بر زمین — اور پڑھا میںنے پوے پر سے یہا
ماری یک لات سے اُسکے سر پہ گھر — وہ ذلیل ہوکر گیا تب اپنے گھر — سات دن کے بعد وہ رت الصدا
اور بیماری کو اُسکے سب عرب — جانتے تھے شوم اور منحوس جب — تین دن تک اُسکی تب تفتین و دفن

یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث

ای ابوبکر مکرم دیکھ اب — فتح و نصرت آئی ہی از فضل رب
بہر حق جو جنگ کر ہوے شہید — جاوداں جنت مین ہوے وہ سعید
اب مین کہہ واسطے اسکے سرا — کہ نہ ہاتھ آئے مین بہر خدا
سخت تر بارے تھے وے ای مومنین — باوصول تھا یقین روح الامین
انکے گھر ہے اور عائے تھے سعید — بیٹھ پر تھے انکے نعلے ای سعید
سنتے تھے آواز اسپان شہ کمین — پر نہ آتے تھے نظر اون کو کہین
مارتے تھے گردنون پر وے ملک — اور ہر پھندن انکے بادر رکھ

فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منہم کل بنان

غازیان بدر کو ہا میسر — جب کہے اہل عدیہ تہنیت
اور بعضے یون مین ہر ہن گر — سخت گویا منکیا ان کے بند ہے
اور فرشتے ہی نہ مارے سکو جان — بلکہ ہین بعضون کو مارے غازیان
تب ابوسفیان حارث کا پسر — ابن عم حضرت خیر البشر
وہ کہا تب ای چچا مین ہا کہون — حال جنگ بدر سے حیران ہون
اور تھے یا رین تمہارے سب — جیسن لیتے ہین کمی نی بے شک سب
اور وہ پہنے تھے سپید اجلا لباس — ابلق اسپون پر چڑھے تھے وہ سوار
مین کہا واللہ ملایک تھے سب — بولہب یہہ سنکے آیا در غضب
زوجہ عباس ام الفضل — تھا لاغر اُسے لڑ سکتا تھا — سنکے بھر آئی ہے گھر مے غضب
اسکو عدسہ مین کیا ہی مبتلا — اور پھر اپنا سفر مین کر گیا
ستر قتل اور گلتی بڑی تھی اسکے جسد — دست مزدور سے بس کر گیا

یک گرزے مین اُس لعین کو ڈھیر
الغرض اس جنگ مین ہے جاہلیت
اور جو کفار تھے مارے گئے
تین مین اُس مین کے تھا مقام
کہ خاصہ عدد کیا تھا تم سے جو
یون کہو دینا مین ہا ہو خراب
پر نہین سکتے ہین وے کافر کبھی
اور عقیل ابن ابی طالب کے
خاص جو عباس سے مرا چچا
بولا یہ سنکے بھائی بن جعفر
بولا یہ سنکے لڑکا اسی حق کے حبیب
نقل ہی جب مومنان باصفا
آہ اسکی آہ و زاری کے سبب
سنکے یہ انصار جلا دی سے گئے
شہ نے صحابہ یون بشارت کو دیے
قیدیون کو باندھین خبردار ورا
شرک سے آیندہ شاید آوین باز
پر نہ ایمان مین ہے یہ سب کفار کے

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا

خط یہ بھی فدیہ لینے مین مگر
شاید آیندہ مسلمان ہو دینگے
کہتے ہین صدیق اکبر اور رسول
شہ کہا پھر صحابہ اُن کفار کا
اور فرمایا اگر آتا عذاب
تھا یقین وہ امتحان کے واسطے

جو ستایا تھا نبی کو وہ لعین
اور ستر ہو گئے اُنمے اسیر
بدر مین تھا یک بئس گہوان قتل
تین دن کے بعد نکلا ہو سوار
آرزو اسلام کی گر اب ہین
عرض خدمت کی عمر نے شب وہان
قید مین ستر جو تھے اے مجرم
فعل ہی بار دن سے بولا تھا رسول
کہتے ہین آیا وہ لایا تھا یقین
دن گذر جب آئی شب اے باصفا
تب کہے یارون نے اے عالیجناب
نیند آئی اسکو تب اے باصفا
شہ کہا سب بندیون کی بند بھی
کیا بلا شک قتل ان سبکو کرین
اور کیا ہی عرض یون شہ سے عمر
شہ کہا صدیق کو رای باکمال
اور فرمایا عمر کو مسکرا
وحی پس یون آئی از پروردگار
سال آیندہ یقین ہونگے شہید
اور شہادت کے بھی وہ متمنی تھے
تب کہا فاروق نے شاہ عرب
عرض تیسرے پر کہے الحاح عذاب
غیر فاروق اور معاذ باکرین
حق مین خاصون کے یقین ایسا تھا
نقل ہی نزدیک تب عباس کے
تیرے فدیہ مین ہنوز اسکا حساب
کہ تو جب نکلے سے نکلا ہی اُدھر

بھروے پتھر دیے اسکو ملا در
ہو گئے مقتول ستر کافران
جانئے دے اتنا جو بیس تھے
بدر مین بھی پس ہلاک وہ تھے
آج کیا اچھا نہین تم کو کہو
حشر مین بھی تم نہین پاتے عذاب
کر زبان اپنے اب اپنی خواہ
ہو گئے ایمان یہ سب بہرہ ور
اُسکو لائے ہین بصد جور و جفا
وہ کیا عباس کو اسیر مین
خوبرو یک مرد باشکوہ و مہیب
قیدیون کو لائے ہین سب بند بند
بندہ عباس کے ڈھیلے کئے
بندہ ہم عباس کے ڈھیلے کئے
مشورت پس آپنے یارون سے کیا
دولت اسلام ہو جن سے نصیب
ہاں سے کیا اُنکے روا ہی تجھے

شخص ستر تم سے ای نیکو سیر
رحم بھی خونریز پر آنے لگے
تھے روتے ہو سر دو رسول
آہ جو فدیہ کے ہین اختیار
کوئی رہائی سے ہوا نا کامیاب
یہ عتاب آیا ہی بعد اس ہی لیے

یہ سنہ ۱ اسکی تھی دینا مین یقین
اور بھاگے جو تھے باقی اسیر
اُسمین وہ اُن پلید دو کشتا
آیا اُس کتوے پر شتابا مدام
فائدہ ہرگز نہ دیوے وہ تمین
یا نبی سنتے ہین کیا یہ کافران
اُنمین تھا عباس بھی ہمرو دم
اے نبی ہاشم جماعت یک علیل
لیک رکھتا تھا نہانا زمزم مین
کہ تو ای عباس ہے ہمرنگ میم
مین کہو دیکھا تھا اُسکو کہان
حضرت عباس نے رونے لگا
کیون نہین ہونا ہے تو مقتول حیا
اپنے تئین روتے ہو پوچھا مصطفے
لطف سے کر دیجیو ڈھیلے ابھی
یا کہ فدیہ اُنسے لیکر چھوڑ دین
یا رسول اللہ سب کو قتل کر
حال ابراہیم سا تیرا ہے حال
حال تیرا نوح کے ہی حال سا
ای نبی اصحاب کے ہے اختیار
اسپہ ہی راضی ہوئے ہین سب سعید
اسکے فدیہ پر ہوے راضی ہوے
تو بھی تیرا یار کہین رہتے ہین اب
تنہا بہت نزدیک ہے آرہتا
کہ موافق تھا صحابہ کے یقین
جو کہا اس مین یہا ہی ہوتا تھا
اونچے بیٹھنے کے حاضر تھے
تب کہا عباس یون عرض جناب
اپنی عورت کو رہا جو مال زر

آخرت کی تو سزا ہی بیحساب
اور شہادت پاینے پر مومنان
اور تھی یہہ عادت غیر البشر
نام یک یک لیکے اُن کفار کا
تم نے سب حکم خدا حکم رسول
شہ کہا سنتے ہین ہان الیقین
اور نو فل ابن حارث ای اسیر
آئے ہین آخر آہ اب اس جنگ کو
اور وہ مکے کے خبیث حاسدان
کیون کہا ہی بولی اسکو ای اسیر
شہ کہا اُسی بولیسیرہ تمہاری
کیونکہ باندھے تھے آپ ہی
شہ کہا تیرے چچا کا یہ غم
کہا ب عباس کا آواب
پس بحکم رحمۃ للعالمین
تب کہا صدیق ای شاہ امم
اور معاذ باصفا کی رای بھی
پس اس آیت کو پڑھا ای مجتبیٰ
پس اس آیت کو پڑھا غیر الورا
فدیہ اُن قیدیون کا چھوڑ دین
کیونکہ امید تو ہے ان مین
پر ہوے ہین بعد نازل آیتان
بول رہا ون مین بھی غم ہو گیا
یک شجر نزدیک تھا اُسکو دکھا
کہتے ہین جتنے دیا جو اختیار
تربیت ہی تربیت ہی تربیت
عرض دو شیزہ یہ کیا ای
مین نہین راضی ہوا ہون زر لیکر
کیا تو یہہ چاہتا ہی ای غیر الورا
وہ ہوا حیران یہہ سن

تا ابد ہے تجھ پر اسکو عذاب
حق ہے راضی نہین ہے جاودان
کافرون پر ہو جہان تجھ پر ظفر
اسطرح کرنے لگا اُن کو ندا
گر گئے ہوتے دل جان قبول
ای عمر اسطرح تم سنتے نہین
ابن عم مصطفےٰ خیر البشر
قتل مین تم اُنکے جلدی تنگ کرو
شاہ کے خدمت مین لکھتا نصا نہانا
تو تو ہے حالانکہ لاغر او حقیر
آ گیا تیری مدد وہ از فلک
در دے روتا تھا وہ ای خیر
خواب کے حال نبی سے یک قسم
مین نہین سنتا ہون اُنکی حال کو
بند ڈھیلے کر دیے بھی دین
چھوڑ اُن سے لیکے فدیہ از کرم
پس موافق تھی عمر کے رائے کی
حق سے ابراہیم نے بولا ہی حرف
لوط نے جسنے کیا تھا وہ گلا
یا نہ لیکر فدیہ قتل انکو کرین
گر اسیر انکے ہے سب گر چھوڑ دین
حب رائے حضرت فاروق جان
گر زغم ہو از تکلف لاؤن گا
شہ کہا اسمین بھی وہ نزدیک تھا
قتل اور فدیہ مین آوے اختیار
محض رحمت مصلحت ہی مصلحت
یا نبی فدیہ مین لیکر لے شمار
کیا تو یہہ چاہتا ہی ای غیر الورا
وہ ہوا حیران یہہ سن

اور کی تب عرض ای شاہ ہدا | راز مخفی کون تجھ سے یہ کہا
شاہ فرمایا اُسے ای کارساز | کہ مجھے واقف کیا پروردگار
سچے پرشیدہ رکھا مین خلق سے | حق سوا اسکا کوئی واقف نہین
شاہدی دیتا ہون مین بیشک و شک | ہی وہی معبود برحق عالم کا ایک
معجزے ایسے بہت پائے ظہور | بدر مین اس شاہ کی آئی شعور
اسکو یک مکٹھی دیا شاہ جہاں | توڑی جب تیغ علمکاش نامدار
تہی وہی تلوار پاس اُسکے مدام | تا شہادت کا پیا آخر وہ جام
ہوگیا حق سے باہر ایکبار | دیدۂ چشم قتادہ باوقار
فضل مین اُن پر سو ہین یہ بھی صحیح | آئے ہین اکثر احادیث صحیح
ہی از انجملہ مبارک یہ خبر | جو کیا ارشاد رسالار بشر
ہی روایت ایکدن روح الامین | آگیا ہی عرض ہی سالار دین
تب کیا یون عرض جبرئیل امین | ہم بھی یون ہی ہی وہان ہوتا دیا
سب غنایم ہی وہان جو تا دیا | آپ سیف ذوالفقار اُسے لیا

فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَلَنْ تَعُودُوا بَعْدَهَا فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ

شہ کہا ہم جانتے ہین انکو جان | بالیقین فاسقترین مومنان
بدر کی جب فتح تھے شاہ ہدا | وادی صفرا کنین پہنچا ہوا
اس جگہ آئی حکایت یک عجیب | کہ بہت مشہور ہی وہ ای لبیب
یعنے جیسا وقت فتح و نصر کے | بادشاہان پاس نقار بجے
یعنے علمائے خبر دی ہی ای نیک | اس بیابان مین ہوا بھی ہی ایک
کہ بہت جا جیون سے بہرہ ور | مین سنا باور نکرتا تھا مگر
اور پھر آبدر سے سرور نے جب | جبرئیل رفیق نے رحلت کی تھی تب
پر نہ جنگ اُحد مین ہوا از کافران | کافران سب خوف سے بھاگے نہان
سال سیوم مین ہوا جنگ احد | ہی احد یک کوہ ای اہل خرد
اب یہان سے قصۂ جنگ اُحد | دیکھئے لکھتا ہون مجمل مستند
عکرمہ ابن ابوجہل لعین | اور صفوان بن امیہ ای مہین
تا کرین تایید از مال خطیر | تا فراہم اُسے ہون خونخوار شریر
بدر مین یک حظ اسکا بسر | تھا موالیدی ہوا مر عمر
تا شماتت نا کرین سن دشمنان | ناخوش و دردان نہ ہوین دوستان
یک جماعت نوحہ گر عورات کی | کافرون نے اس سفر مین ساتھ لی
بنت عتبہ ہند اسکی زن ہوتی | جذبہ و کد اس کام مین زیادہ کی
ساتھ تھے اُنمین بکثرت سب | تین ہزار اشتر تھے ای اہل ادب
حضرت عباس کہنے سے تبھی | یہ خبر سرور کے خدمت مین لکھی
لشکر کفار کا کاتب وہ حساب | دیکھا اظہار کیا شہ کے جناب
دسوین تھی تاریخ دو شوال کی | اور روز جمعہ کی وہ رات تھی
جمعہ کے دن وہ شریر نابکار | یون کہا مین شکو یک دیکھا خواب
اور بہت قوت سے یک برگ حسین | ایک مکٹھ سخت ترمارا ہو مین
دانت جو تروار کا تو تا شدید | میرے خویشون سے کوئی ہوگا شہید

تب کہا عباس نی شاہ جہان | واقعی واللہ یہ راز نہان
اور ہی ہے شہ نوا سکار رسول | مین کیا اب جان و دل سے ہیچ تول
تیغ بُتان ہوگئی وہ بیدریغ | وہ اُسی تلوار سے کرتا تھا جنگ
شہ لگایا اسکو جب اپنا الحاب | وصل اسکا ہوگیا تب ہی شتاب

إِنَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَىٰ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ

بدر کے غزو مین تھے جو مومنان | کیون ہی تم مین انکی فرقدان
جو ملک حاضر تھے اس غزو مین | افضل الاملاک گنتے ہین بجا
غزوۂ خندق مین اس طوطاک | اشہ دیا ہے حیدر کرار کو
کہ جمال بدر سے ہی یک جمل | اُس سے ہی مسموع آواز رحیل
پس وہی بہر خیر خضر نکی نشان | حق تعالی نے رکھا ہی جاودان
اور مواہب کا مصنف با صفا | یعنے شیخ قسطلانی یون لکھا
بدر مین یک دن کیا تھا اجتماع | مین سنا وہ صوت ہی اہل سماع
اور اس ہی سال مین آیا صفا | غزوۂ فرقہ کو سرور نے گیا
پانسو اشتر ہی یک اُنکا غلام | مومنان پائے غنیمت کا کلام
شہ کہا جب ہم کو کہتا ہی خدا | ہم بھی اسکو دوست کہتے ہین سنو
اس سے تھے ندامت سے سدا | فکر بنا عداوتین سدا
سب ابوسفیان کے جا جا تبھی | کہ تو وے ترغیب لوگون کو بھی
ناکرو نگا بت تنگ مین آس | تم وہ کے مین اُنکو نہ دین لباس
رنج جنگ بدر مین جو پا ہو | تم وہ کے مین اُنکو کہو
مکہ اشرف مین جب آکا مگا | جمع مروان ہوگئے اسّی ہزار
گرچہ ابوسفیان لے چند ای سپہ | اُو لا راضی نہ تھا اس مرتبہ
الغرض تھے اہل لشکر سی ہزار | اُنمین سب گھوڑے دو کے تھے دو سو
انکا صاحب دار ابوسفیان بجا | پس تدی کر وہ لشکر لے چلا
ذوالحلیفہ مین گئے جب وے نزول | ابن منذر کو وہین بھیجا رسول
بطن وادی مین اُتد کے پاس | لشکر کفار تھا اترا ہوا
اور باہتیار ہو نصف خیار | تھے مدینہ کے نگہبان باوقار
دانت یک زرہ مضبوط تین بکتر بھی تھا | یک زرہ و مضبوط تین بکتر بھی تھا
فی سبیل اللہ شہادتا پائینگے | کہ کئی مردان مرا صحاب سے
ہی وہ یہ شہر مدینہ باوقار | اور بکتر مین جو کہ ز استوار

پس یہ تو کہو تمہیں ہیں ہم
ہم ہیں گر شہر کے ہی رہنے ہیں
کافران اس شہر میں آوین اگر
سعد عبادہ زادانصار کرام
بدر میں تھے تین سو تیرہ نفر
فتح و نصرت بادشاہ زادی رسول
اور فلان ابن مالک نیکنام
شاہ عالم اوسکو پوچھا آہین
شہ کہا تو سچ کہا ای باخرد
جمعہ کا پس شاہ نے خطبہ پڑہا
عازم میدان جو تھے صحبہ کرام
باندہے دستار بر سر کے سریر
ہمکو لازم ہی زمام اختیار
سر بہ تھی دستار بکتر تن بہ پیر
عرض سب کرنے لگے بالکل
شہ کہا پہلے ہی مین ہمکو کہا
کھولے اپنے ہیں وہ پوچھا کرو
پس مہاجر کا علم شاہ امم
اور تر اقوم خزرج کا پرچم
لشکر اسلام مین اسکا مکان
پہنکر بکتر یہ دو تھے کرام
اور پہنچا ہی احد کو جبکہ آ
جو کہ عبداللہ تھا ابن جبیر
آن پوہنچے تم تیر اندازی کرو
یا ہو غالب دشمنون پر یا ہلاک
بو عبیدہ سعد وقاص امین
میمنہ پر ان کے خالد بن ولید
اوس کے تھا وہ قبیلے تھے یقین
جا کے مکے کو پہنچے ہے ہین

پر جوانمردان کئی اصحاب سے
پس یہی بہتر کہ ہم بیقیل و قال
اور عبداللہ ابی ابن سلول
یون کہے ہین عرض ای شاہ کریم
شکر حق اب ہی ہمین فوج عظیم
اور کہا عمرو کہ ہے اسکی قسم
یون کیا ہی عرض عمرو نے جناب
وہ کہا کہتا ہو ہین غم و حزن
الغرض بیعت ہوے اکثر صحابہ
اور بولا تم اگر صابر رہین
پس زمانہ عصر پڑہ خیر الورا
اور در حجرے پو یک خلق کثیر
اسکو ہم کچھ چہرہ اکراہ کرین
تھی حمایل اسکی تیغ آبدار
کب ہین امکان کرین تیر اندازی
اب پیمبر کو نہین ہے یارا دم
ابن بجا لاؤ جو کچھ بولون ہمین
ہی روایت دوسری ای با صفا
جو تھا عبداللہ محابی بصیر
ایکسو سب ہین بکتر پوش تھے
جب بنی نجار کو پہنچے ہین آ
وہان اذان بولا بلال با نیاز
تھی نجاف کوہ جو اک خطر
تمکو جب تک مین نہین بلواؤنگا
پھر صفین آپ کر مصطفے
کافران بھی فوج کو تیار کر
فوج سے ان کافرون کی اک خبیر
اور کہا تھا انکو تو وہ ہے اب
پس پکارا قوم کو ای آتو بیو
مین ابو عامر ہون راہب جلیو

بدر کے غزو ہین جو حاضر نہ تھے
جا کے میدانہین کرین جنگ و جدال
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول
گر مدینے مین ہی ہم ہوین مقیم
آرزو کہ جنگ ہی ہمکو دیدم
جو کیا تجھکو نبی محترم
گاہ گاہ کا جو ہے تو دیکھا بجواب
حکم کا اور رہی نبی کو دو سپر
جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب
اور رکہین ثابت قدم ہی جنگ مین
لے گیا تشریف در دولت سرا
منتظر اس شاہ کے تھے ای خبیر
بلکہ اسکی رائے کے تابع ہین
ہاتھ مین نیزہ تھا انکو کیا خبر
ہم کے جرات تو اب کہے صاف
کر وہ با ہتھیار ہو جب آ کہا
کیجیو مبرو استقامت جنگ مین
ہاتھ مین سب کے وہ جھنڈا دیا
ثم مکتوم اسکی مار رہی شہیر
وے دلیری مین بہت پر جوش تھے
وہان نماز شام سر پر پڑہا
شہ جماعت سے پڑہا ہی تب نماز
وہان کہڑا اسکو کیا خیر النشر
تم یہان سے مت ہلو ای با صفا
فوج احد کے مقابل کر دیا
لے سر کو کے مقابل ای پسر
مومنون پر پہلے پہنچے جسنے تیر
قوم میری لائی ہی اسلام اب
مین ابو عامر ہون راہب جلیو

چاہے مردی اپنی ظاہر ہو شتاب
بعض صحابہ مین خلاف آیا ہمہم
حضرت حمزہ و سلمہ و عاصم
ضعف پر ہوگا ہمارے جب گمان
یون کیا ہی عرض مالک بن سنان
ہمکو دولت سے یک ہی ہنگان
نالزون کفار سین جب تک
قتل و یرانی کی ہی چاہنا
سر کے مین جنگ کے از کافران
گرچہ کارہ تھا یقین اسلام پر
لا بر ہم راضی ہوا نیر بشر
فتح و نصرت ہمکو دیوینگا خدا
بھی گئے ہمراہ ابو بکر و عمر
اور کہے سبحہ و سپید باد
ان ہی باتون مین تھے اصحاب کرام
اور بہت دل پشیمان ہو گئے
دیکھ کر اصحاب حیران ہو گئے
جو ہی اپنی رائے اشرف کر ہی
اسکے اور احد کے درمیان
حکم جب تک نکرو حق بے گمان
ہو ونگے کفار سب خوار و ذلیل
سعد عبادہ کو کہا تھا ہین بطل
اور قوم اوس کا بھی تھا نصف بین
شہ مدینے مین آے نا گہان
فوج لیجا جانب احد کے چل دیا
سعد عبادہ بھی ہوا تیار و مستعد
کر کے شب باشی وہان اگلی روز
پہنا پھر بکتر پو بکتر دوسرا
اور کیا یون انکو تاکید اکید
گرچہ تم کے جاوین ہم سب سپر
میمنہ پر تھا ابو سلمہ بجا
اور طلحہ بن ابی طلحہ کہ تھا
تھا وہ بو عامر مین بد فرجام
جب لوگون نے انکو پھر پہچان لیا
اوسکو بولے اوس کے یون مومنان
لعنت اللہ علیک ای فلان

اگر یہ تھوڑی سی ناکرے تیرے ندا — تب کہا ہی یوں وہ ہوں کے کیا — قوم سری یہ بیر بعد از شتاب — ہوگئی ایمان لاکر سب خراب
موسنان بھی آنے لاگے ہین جب — تا بانا لاد و شقی جا کا ہی تب — ہندہ اور عراہ اُسکے عور ہین — دف بجا کر جلد تر گانے لگین
اور ابو عامر جو تھا وہ بد گہر — قبل بعثت بار ہا شام و حجر — تھا وہ سردار کے نبوت کا مقر — اور عداوت کا اُس کے خنجر
جان کر شہ کو نبی اکرم ہو وہ — رہ گئے ہین یون ہی کر کر جو جو وہ — الغرض طرفین سے جنگ و جدال — ہوگیا جب گرم ای نکو خصال

فی الجنین عار و فی الاقبال مکرمۃ — والمرء بالجبن لا یجنو من القدر

جبن دنیا مرد ی کر یگا کر کوئی — وہ مقدر سے نہ کچھ پیگا بھی — حق ادا تلوار کا یہ اب کرے
بود جانہ عرض کی آشاہ سے — کہا ادا کرنا ہی حق فرمائے سے — شہ کہا آیہان تک بیدریغ — کہ بلا شک یا یہ ہم ہو جاوے تیغ
بود جانہ سرخ یک پشما ل — سر پہ باندھا اپنے از بہر جدال — دیکھ یہ انصار بولے حرب — واہ یہ تیار مرنے پر ہوا
اسکے جو آتے تھے آگے مشرکین — قتل کرتا تھا انہین وہ بلعین — جب گیا نزد جبل وہ پاک ذات — تھی وہان ہندہ کئی عورات ساتھ
بود جانہ دیکھ کر ہندہ کو تب — قتل کرنا اسکو چاہا بے غضب — ننگ کر کر پھر لگی کہنے کہ حیف — خون سے عورت کے ہوا آلودہ یہ سیف
شیر میدان شجاعت مرتضیٰ — ضربہ یک تلوار کا اپنے کیا — مغز اسکا گرنے لاگا بر سر — تھوڑے عرصے مین گیا وہ بد تر مر
بھائی جو اسکا تھا عثمان ابن طلحہ — ضرب حمزہ اُسپہ یک ایسا کیا — پھیلیان کٹ پھیسا دینے لگا — کافرون کا وہ دیا اگر نشان
سعد بن وقاص فرزند وہب — پھر مساپع ابن طلحہ نے لیا — کر دیا قتل اُسکو جلد تر — پھر اٹھایا پور طلحہ کا کلاب
ایک زن عمرہ تھا جسکا نام جلاس — نقل ہی ایسا ہی بار کا فران — اُسکو مارا ہی زبیر با صواب — ایک زن عمرہ تھا جسکا نام جلاس
بھوں کر گانا بجانا خوب تین — بعد ازان سب مسلمان مل کر — لی نشان آخر بفوج کافران — بھوں کر گانا بجانا خوب تین
نشکر کفار سے بنای رشید — نعرہ کر جوش دلانے کو لگین — ایک جماعت لیکے خالد بن ولید — نعرہ کر جوش دلانے کو لگین
مار کر تیران وائے اسکو ہتا — چاہا وہ کئی بار ایسا ہی ہوا — چاہا آکر وہ شگافی کو سے — مار کر تیران وائے اسکو ہتا
آہ ایسے مین یکایک ای میان — تھے شگاف کو مین جو مومنان — الغرض ہائے مسلمانان ظفر — آہ ایسے مین یکایک ای میان
تب جو تھا انکا امیر ابن جبیر — انکو اُس نے منع فرمایا بخیر — دیکھے اپنے بھائیان مسلمین — تب جو تھا انکا امیر ابن جبیر
نزد عبد اللہ فرزند جبیر — رہگئے ہین پاس صحابی ہی بخیر — حکم شہ کا یاد دلوایا انھین — نزد عبد اللہ فرزند جبیر
کر کے عبد اللہ پر حملہ شدید — کر دیا اسکو بھی ان دشمن شدید — آہ تب اسپہ خالد بن ولید — کر کے عبد اللہ پر حملہ شدید
غازیو مومن سب پریشانی ہوی — آہ بیحد اُن کو حیرانی ہوی — پس لگے ہین قتل کرنے اُنھنا — غازیو مومن سب پریشانی ہوی
آہ بیٹھے موسنان ای باخبر — کر کے صد افسوس طبل زن پر — اور شور خویش و بیگانہ بجا — آہ بیٹھے موسنان ای باخبر
اور کہتے ہین جبکہ طبل زن پر — حکم جو تا لے رسول اللہ کا — ہوگیا بر عکس قضیہ بر سر — اور کہتے ہین جبکہ طبل زن پر
کر وہ تھا ابتلا ایمان کا سبب — اور شکست آئی بفوج مسلمین — اُنکے تو یہ کر گیا مقبول رب — کر وہ تھا ابتلا ایمان کا سبب
خاص دکھ شیر خدا شیر رسول — اور بہت اصحاب عالی قدر آ — شاہ مردان امر تضے زوج بتول — خاص دکھ شیر خدا شیر رسول
بولتا ہی یون کہ شیر نامور — کہ یہہ غزوہ بیچ ہی عالی قدر — یہ کچا ایسی جوانمردی کی اُ — بولتا ہی یون کہ شیر نامور
دلمین یون سمجھا کہ رب بخور — اب ا غضب مین آگے شاید ہو کر — لشکر اسلام اوپر بے گمان — دلمین یون سمجھا کہ رب بخور
اور کرون راہ خدا مین جانفشا — اب ہی بہتر کر وہین کارزار — لے گیا قدرت سے پر جوش زمین — اپنے پیغمبر کو از روے یقین

وہ بھی اور اُسکے جو تھے جانثار غلام — تیر اندازی لگے کرنے تمام
اور دلیر ہونے وہ کفار لعین — پڑھنے لاگے تب کئی پستین و بین
اسکو فاسق بولتا تھا مصطفے — بعد بیعت کے عدو ایسا ہوا
اور عجب ہیبت تھی اُسپر لکھی — ہاتھ مین سردار کے ایک تلوار تھی
اور بزرگی ہی بڑی درکار ہے — یعنے نامردی مین ہے ہاتھ سے عار
پر نہین انکو دیا شاہ عرب — چاہے لینا وہ کئی اصحاب تب
دے مجھے اسکو دیا شاہ ہدا — وہ کہا کرتا ہین حق اسکا ادا
جنگ بینکٹ نہ کرتا تھا — باندھتا تھا سر خ وہ پٹکے کو جب
اور تین بولتی تھین وہ کنیز — دف بجا گاتی تھین وہ سب کنیز
طلحہ پھر میدانین کی آکر ندا — جو اٹھایا تھا لوا کفار کا
ایک بکر یکسو وہ یہ شخص تھا — خواہ مین مارا جو تکر مصطفے
تھا جو بر سعد ابن طلحہ بجان — آ اٹھایا وہ نشان پھر بعد زان
قتل اسکو بھی ہی عاصم کیا — پھر کے حارث ابن طلحہ نے لیا
انکو بھیجے ہین سقر مین ایکبار — قتل کر ہر مرہ اصحاب کبار
بھاگنے لاگے ہین ساتھ کافران — ہوگئی پل مین شکست منکران
کوہ کے جانب وے بھاگے جلد تر — ساتھ اوپر بین لگے آنے نظر
جو کھڑے تھے اُنکی کافر اندیقین — تیر اندازان لشکر مسلمین
لشکر کفار لاگا پھوٹنے — اور مسلمانان لگے ہین لوٹنے
لوٹنا چاہے ہین جا کر جلد تر — آہ کر کے وے بھی طبل زبان زر
لوٹنے کو آہ وے دوڑے ہین نرد — پر نہ ہر گز کچھ دیا ہی انکو سود
جلد تر آیا سلمان لے کئے — یعنی ہر فرصت کو غنیمت جانکے
پر گیا ہی تب بڑا یکبار اضطراب — لشکر اسلام مین ای کاش کے
آہ تب مارے گئے ہین عبد خاص — مومنون کے ہاتھ سے ہی مومنان
سید عالم رسول اللہ کے — جو کہ بیفرمان ہوے اُس شاہ کے
ان صحابہ کی گئی ہر گز نہ دور — پر عنایات خداوند غفور
اور کئے نقد شہادت لیکے — کر ادا وہ شہادت دیکے
ہو وے بیشک ایک طوبا عظیم — گر لکھون تفصیل اسکی اے فہیم
پر نہین سردر نظر آیا کہین — مین نے دیکھا چار طرف جا کر مین
اور کرون راہ خدا مین جانفشا — اب ہی بہتر کر وہین کارزار

پس کیا یک حملہ اُن کفار پر
ہو گئے بیس شیر کان سب نشتر
ناگہاں آیا نظر شاہ ہدا
تین گوں سن کر بھی کہا یا ایہ خدا

ہی روایت یک گروہ کافران
قصد سرور کا کے تب ایمان
اُن پہ حملہ کر کے تیغ مرتضیٰ
بھیج کر اپنے فرشتوں کو کہا

اور تب جبریل امیں سے کہا میکائیل نے
سے آور ذاہرین کر تے شاہ کے
کر اعانت مصطفےٰ کی ہر سپر
انکو یک پل میں پریشاں کر دیا

بولا جبریل امیں اسی شاہ دین
یہ نہایت ہی جوانمردی یقین
اور مواسات و مروت ہے کمال
اور دور کرتے مشرکوں کو مار کر

تب کہا جبریل ای شاہ انام
مین ہون تم دونون سے بیشک الاتم
الغرض ہون دن علے تر تمنی
تجھ سے جو رکھتا ہی جذبہ خصال

اور طلحہ ہاتھ اپنا لے بسر
کر دیا تھا شاہ عالم کا سپر
ابن قمیہ نے چلایا تیغ جب
داد اپنی جو شجاعت کی دیا

کر چلایا تیر یک کافر نے تیر
ہاتھ پر اپنے لیا تب وہ سپر
اسکی کن انگلی بہت زخمی ہوئی
طلحہ پھر اشاہ پر سے اسکو تب

باوجود اسکے وہ دشمن دلاور
شاہ پر ہوتا تھا ہر دم جانثار
اور جو اُس شاہ پر آتی تھی تیر
اور تبھی وہ کام سے جاتی رہی

تب گرا بہ خوش وہ بیکو سپر
دیکھ یہ صدیق اُٹھا جلد تر
چہرۂ اقدس پہ مارا اُسکے آپ
اپنے لینا تھا بدن پر وہ خیسر

اور تیرے پاس بھیجا ہے مجھے
وہ کہا الحمد للہ فرح سے
اور کہا اب ہر مہمت اور الم
ہوش مین آکر مین پوچھا نتا ہے

سدھ کو بولا اُحد کے کوہ سے
بولے خوش جنت کی آتی ہی مجھے
بولکر یون جاگرا کفار پر
سہل و آسان مجھ پہ ہو گی مغتنم

یون کہا ظاہر شجاعت بالیقین
کہ نبی کہتا تھا جبریل آمین
لشکر کفار پر ای پاک خو
جنگ کر یا شاہ شہادت دے جلد تر

شہ اُسے ترغیب دیتا تھا یقین
تیر اندازی پہ کر کے فوز مین
اور کہتا تھا کہ تو تیر مین چلا
ہتی وہی اوّل چلایا تیر جو

کون پھر ایسا جلیل الشان ہے
یون کہا جسکو شہ کو اس سے
اور ابو طلحہ جو یک انصاری تھا
ہو ہے ما نباپ تیرے پر فدا

تیر مارا ہی یہاں تک ای مہان
تیر اندازی مین تھا ماہر بڑا
جب چلاتا تیر وہ کفار پر
ایک نفر سخت کرتا بسر سر

سر گئے تیرون زمین سے مصطفےٰ
تین اُسکے ہاتھ مین دو کمان
اور کہتا لے ابو طلحہ تیر
کافرون پر پھینکتا فضل قدیر

لے کمانین اسکو وہ رکھتا تھا جب
جو نئے لکڑی اُٹھا دینے لگا
دیدۂ چشم قتادہ ای سپر
آیا ما ہر جب لگی یک اسکو تیر

اور اون سے زیادہ رشنی
تیر ہی کی سمل وہ لیتی تھی تب
اور عبد اللہ جحش کی تیغ بھی
توڑ اس ہی جنگ مین اُسکی انی

اُسکے آنکھون مین دیا رفعی
تیغ ہو ہی اسکو عکاشہ جب لیا
تیغ عبد اللہ کا عرجون تھا نام
عون تھا اس تیغ عکاشہ کا نام

بدر مین جیسا عکاشہ کو دیا
جسکو کہتے ہین ملایک جلیل
نقل ہے جس شب مین وانیا
ہے مدینے سے اُحد جانب جلا

حنظلہ تھا جو محابی یک جلیل
جب بھگایا یک جانب اناس
غیب سے آواز نا کا وہ یک سنا
کہ سوار اب ہو ای فتح خدا

غسل کی فرصت نے پایا نہین
آپ بھی یا شہ شہادت دے جلد تر
بھیج کو ہتو کو دنار حسیم
اسپہ ہو ہو رضوان و حرب جان دان

اس سے پوچھا بھی حال اسکا تمام
وہ کہا گلی کہنے جب تھا وہ یقین
بو حنیفہ اور کئے دوسرے امام
غسل ہے کے مین فاضل رشید

حنظلہ اُس سے گیا بہ آسمان
مینے تغیر اسکی کی اسطرح پر
ریش و سر سے تھا ٹپکتا اسکے آب
آہ مصعب بن عمیر ای محترم

وہ لعین پھر اسکو آمارا بہم
ہاتھ و ان آہ اسکا کٹ گیا
تب گرایا یا شہادت دے خیسر
یک فرشتہ صورت مصعب سے آ

یا رسول اللہ مین مصعب نہین
سرور عالم کہا بے شک شک

شہ کی کرتا ہی حفاظت بیگمان
کر دیا ہی سرنگون وہ دو رستر
جب دیا ہی یہ جوانمردی کی داد
اِنَّهٗ مِنِّیْ اَنَا مِنْهُ کہا

خوف اس نے کی ہی تطویل سے
اور روایت آئی ہی آئینہ ات
طلحہ اسی زخم کھایا سخت تر
وہ طرف سے سر یہ آہے ہین آئے

وہ کہا بالبحر ہے بالبحر ہے
بھی دیا یون ہی جوانمردی کی داد
بحر مردی کا عجب غواص تھے
دار دوزخ کو گئے اسدن کثیر

لفظ ایسا مین کسی کے تین کہا
اور کیا تھا اپکو شہ کا سپر
جان و تن میرا ہو کر دیو فدا
تیر ہوتی تھی وہین وہ بیگمان

رکھا تھے مین تنہا پائی ثابت
ہو گئی وہ تیغ بران بے بہا
سوں کے دینار و دھوا ی سیہ
اور اپنی زن سے ہم بستر ہوا

چڑھ وہین گھوڑے پہ جا ملایک آن کر
غسل دیتے تھے ملایک آن کر
آسمان سے آکے غسل اسکو دیے
کہ اسی شب مینے دیکھی روشنی

جب یہہ حال حنظلہ بولا نبی
ہاتھ سید ھا آہ اسکا کٹ گیا
بولتا ہی یہ سعد ساعدی
ابن قمیہ اسکو مارا رب حیا

غایت رحمانگی سے سر بسر
تھا کہ رحمۃ کو لے دینے اُسے
جبکہ مصعب کو پکارا ای ہمام
جنگ سے نافع پھرا لا انام

کیا لکھون ابلت پتا تی ہی
آہ حمزہ کی شہادت کا بیان

ایک کافر تھا طلیحہ بن خویلد
نکلے جب جنگ اُحد کو کافران
کہتی تھی ہند تو مارے اگر
آکے میدان میں للکارا یہ
پس کیا یک ضرب اُسے وہ موا
جب ہوا نزدیک حمزہ کا گذر
ناپڑے وہ بھاگنے لاکھوں میں
اور نکالا اس معظم کا جگر
یا یہ وحشی سیاہ اور بخت دل
یونہی سب شہدا کی بینی اور کان
ہی روایت پانچ کفار لعین
جسکے رخسار مبارک باصفا
اسکے دو دندان چنیں ہے ہام
آہ کون یہ قوم یاد یگی نجات

بدر میں بھیجا تھا در نار سقر
تجھکو کر دونگا یقین آزاد میں
قتل حمزہ کے بانہ اٹھا کر
یون اُسے کہنے لگا ہی الیمن
ہاتھ میں لے تیغ پھرتا خاد لیر
پار سر کے دوسرے جانب ہوا
باغ جنت میں کیا جلدی خرام
وہ لجا اسکو دکھایا فی الفور
اپنے ڈالے ہیں گلو میں آہ آہ
تا ابد ہو لعن حق اُنپر صدور
اُنمیں کر دیگا خود کے وہ دوچار
بھی ہوا خون مہیب تب روان
تھا بلاتا حق کے سیدھی راہ پر

حضرت حمزہ نے اسکو قتل کر
گر کر بگا تھا تو حمزہ کنمین
آہ بس وحشی بطیع مال زر
جلد آ حمزہ نے میدان میں
در میاں دو فوج کے وہ مثل شیر
حضرت حمزہ کے وہ سر کو لگا
نوش فرما کر شہادت کا وہ جام
اور دیا اسکو لجا بند کے ہاتھ
نعش حمزہ کی کہا پوچھی وجب
اور بنا کر یار اُن کے خواہ نخواہ
کر کرین قتل ہیمر المضرور
خون آلودہ یہ ہندے ہوئے
اوپر پشانی سے شہ کے ایمان
الکتین حالانکہ وہ پیغامبر

لیس وہ وہ ہاتھ سہ اپاد ری
بولا وحشی سے جبیر لو ایمان
دونگی تجھکو میں بہت کچھ مال زر
کون ہی ہیمر سے مقابل ہو سکے آ
سر نگون دار جہنم میں ہوا
اسپر وہ پھینکا ہی حربہ جلد تر
اور گرا حمزہ عشی سے بر زمین
عم سالار دھارما کا جگر
طمع سے ایسا کیا بخش علی
قطع کر کے بند و بستے عورتان
یون کہے تھے وحید لا یعین
واللہی جسکی قسم کھایا خدا
گر پڑے پایا سات کا مرام
جو کہے کہ یہ اپنے پیمبر کے ساتھ

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۵ : ۸

بخش میری قوم کو نادان ہے وہ
آسمان سے ہو دیگا نار اُنپر
یک پتھر پھینکا لعین ابن شہاب
خون ہیرا خون ہے جسکے ملے
شہ سے اعدا کے بچایا اسکو رب
یک گڑے میں آہ سر دے گرا
اُسکے تھے بد خواہ جو جو تھیا
اور شقی کافر جو تھا ابن خلف
شہ کے جب نزدیک آیا وہ لعین
کافران کہنے لگے گن کو دیکھ کر
زخم میرا گر بخالق ذو المعارج

روایت

ماری یک وحشی کی جبلی ناگہان
کہ اُسے پانی نہ دے تو کچھ ذرا

حال اسے ہیمر کا بہت ہنجان ہے وہ
نار میں تجھکو دیگا بے ارتیاب
شاہ کی کوئی ہوئی نہی شفاعت
نار دوزخ اسکو ہرگز نہ لگے
اور نظر سے خلق کے پنہان ہوا
تب کیا ہی حق میں اُنکے بد دعا
بالیقین کم ظرف تھا اور خلف
چھین لے اسکا ہی نیر شاہین
زخم پہ ایسا لعین کو سخت تر
منقسم ہو تو مرینگے بانیاز

روایت

در گیا میں دیکھکر اسکو وہان
کہ رسول اللہ نے قتل اسکو کیا

اور لہو جاری ہے وہ رسول
یعنے عتبہ وہ شقی بے حیا
پدر میرا یعنے مالک بن سنان
ہے لکھا شرح بخاری میں یہ
ہی حقیقت یا ہی کثرت اسکی شباب
شاہ عالم کو اٹھایا جلد تر
یعنے اُسدن ہی ہوئے پائے سقر
اور زبان سے نا سزا کہنے لگا
بھاگا وہ ملعون لے گھوڑا پھیر کر
زخم پہ کہا ہے تم سو جو ذرا
عازم مکہ ہوی ہے ای میان
واقدی راوی ہی ابن عمر
کھینچتا زیر زمیں روتا اے خیر
لعنۃ اللہ علیہ لعنۃ دوام

پوچھتا تھا اور کہتا تھا ملول
پوچھتا ہوں خون مرا اسواسطے
پتھر اک پھینکا ہی ہر دو کی بنی
خون اقدس شاہ کا چوتا تب
آہ ستر زخم اُسکے تیغ کے
جنگ کے آگے ہی وہ میدان میں
اور دیا اوپر سے جیدر اپنا ہاتھ
اور بعضے جلد اُسی سال میں
عرض اور دن کے شہ سے ہم
بیل کے مانند اللہ نے لگا
ہی قسم حق کی اگر وہ شاہدین
شہر کو ایک ہی منزل پر تھا
ایکشب میں اُس بیابانہیں گیا
کر جہاں ابن خلف ملعون ہوا
یوتا تھا فریاد و زاری یا کہ
اور عبد اللہ جو تھا ابن حمید

ایک وحشی نام تھا اُسکا غلام
راہ میں وحشی سے وہ ملتی تھی جب
تب سپاہ و دین فوج کافران
اسکے اوپر پیغمبر برحق کے ساتھ
دیکھنا تھا جو ہی جیتا تھا نہان
جلد وحشی کا دہن میں بھیجا کیا
آہ وحشی آنکر حمزہ کے پاس
آہ ہندہ اسکو بولی تھی مگر
مُنکر کے آہ حمزہ کو تبھی
آہ اوس غزوہ میں ہیمر کو بہت
ابن قمیہ لعنتی نے استدر
بو عبیدہ ابن جراح با ادب
ریش اطہر تک وہ خون بہنے لگا
تب یہ آیت کو وہیں بھیجا خدا
تب لگا یوں عجز سے کرنے دعا
ایک قطرہ بھی زمین پر گر پڑے
لوٹ تو تی یک مبارک دانت کی
یوں کہا رشاد ما لارب العباد
چہرہ اطہر پہ سرور کے لگے
چند لکھوے تھے گرے اُسکا زمان
تب چڑھا اوپر پہ شاہ کائنات
مر گئے ہو مبتلا جہنم میں
حکم دے تا قتل کر دیں اُسکو ہم
سر پٹکنے اور چلانے لگا
تھو کتا گر مجھ میں مر تا ہو میں
تب وہ کافر داخل دوزخ ہوا
ایکشب میں اُس بیا نہیں گیا
کرتا تھا فریاد و زاری یا کہ
قصد سر دیکا کیا وہ بھی پسند

بو وجانہ اسپر یک غرر تیغ — اسکو ذوالہای زمین پر سپر دیغ — ہی روایت باد شاہ انبیا — اُس گڑیسے جب نکل باہر کمر
شاہ جب چڑھسے کوچا کو پسر — بے نہایت ضعف تھا اسکو مگر — اور اسکو قتب بھی زخمو نکا تھا — اُس گرانی سے ہم بیٹھ کر
اور فرمایا کہ طلحو سر بسر — کر لیا جنت کو واجب آپ پر — ضعف اتنا تھا رسول اللہ پر — گر گیا زانو ہلے ہم بیٹھ کر
شاہ فرمایا جواب اُسکا دو — یار دیگر پھر کہے یون پوچھا اُو — کیا ہی ابن بوقحافہ ہا نہین — پھر کیا منع جواب وہ شاہ دین
تب ابوسفیان کہنے یون لگا — کوئی اب اُنمین نہین باقی بچا — ہوتے گر زندہ تو دیتے جواب — تب عمر کہنے لگا نا لے کے تاب
تب ابوسفیان کہو لا ہی زبان — شاد مان ہوکر توصیف بتان — یون کہا اُعل ہبل اُعل ہبل — ای ہبل و نیما ہوا ہی فیصل
بولیو اللہ اُعلے و اجمل — ہی بزرگ اللہ برتر ہر محل — تب صحابہ نے باواز بلند — حمد یون ہی کرنے لاگے فرخمند
یعنے عزّی ہم کو ہی تم کو نہین — عزّی یک یو تو ع عزّی تم نہین — اَللّٰہ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ
یون ہی یارون نے کہا فرخندہ تات — پھر ابوسفیان کہا آخر یہہ بات — شاہ فرمایا جواب اب یو کہو تم — ہی کہو تم کو کہو ہمکو نفعہ
سال آیندہ بیقین بے قیل و قال — پھر فنا را و ہمارا ہی جدال — ہم بھی سب تیار ہین آپ ہو جو ہو — ہی کہا تب لاؤ کوئی اُسکی خبر
پس صحابے لگے کرنے تلاش — لشکر اسلام کو مردون کی لاش — شاہ فرمایا کہ سعد ابن ربیع — جسکو تھی انصار مین جان رفیع
سعد کو پایا ہی وہ کوشہ نشان — یک رمق باقی تھا لیکن اُسکا جان — اُسکو پہنچا یا سلام مطلقے — سعد نے اسطرح تب اُس سے کہا
یا نبی مجھکو ہزارہا ہے خدا — کر دیا حق رسالت تو ادا — اور کہا اصحاب کو بعد سلام — انقیا و حضرت خیر الانام
اسپین اگر تقصیر تم سے کو نہین — عذر تم کو پاس حق کے کچھ نہین — پس یہہ بولا سو دین حق کیا — مُرغ روح پرواز در جنت کیا
شکہ کیا تب یقین آیون بجا — سعد سے راضی ہوا ہی رب الورا — آہ جب حمزہ کی پہنچا نشن بر — سعد نے اسطرح تب اُس سے کہا
دیکھ یون اُسکو بہت غمگین ہُوا — اور تب اسطرح فرمانے لگا — مجھکو اب آیا ہی عقدہ جسقدر — انقیا و حضرت خیر الانام
در عوض حمزہ کے مین ای مہوش — شخص ستر کو کرون مثلہ سنو — جلد یہہ آیت وہین بھیجا خدا — اور جو زاید ہو پھر صاحب قرآن سے
وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ — وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ — اسطرح کہنے لگا وہ کارساز — اور ابن نضر ابن انس بن مالک
حکم فرمایا کہ یک یک قبر مین — کر دیئے یک قبر مین ای یکدگر — اُسکی نعش پاک آگے بھیجے — باپ تھا اسکا بڑا ہی مالدار
دفن اُسکو حضرت حمزہ کے سات — ہمکا کچھ گذرا ہے آگے ذکر خیر — آہ زخمی ہو گیا تھا اس قدر — سر بسر وہ تارک الدنیا ہوا
اور مکلم بردار مصعب بن عمیر — رشتہ بندی بھی اسے توڑ دے — سخت کافر دشمن دین خدا — کیا کیا تائید دین شرع کی
عیش و عشرت ناز و نعمت چھوڑ دے — کیا وہان اسلام کو رونق دیا — جان و دل سے طالب مولا ہوا — رہنمائی سے اُسیکے ای خبیر
حکم شہ سے جب یہ گیا کوگیا — ہو گیا سازا مدینہ جلوہ گر — دین احمد کے اصول و فرع کی — کہ ہوا اُس جنگ مین جانبحق شہید
نور سے اسلام کی ہی ہر بسر — ہینوا ایسا رکھا اسکو خدا — لائے بر ین ایمان انصار کثیر — پانون کو ڈٹا نے تو رہے تیار سے
داخل اصحاب صفہ تھا تات دا — بس آتی پانو سے لے تا بسر — دیکھے جان جنت کیا ہی جنت خیر — سر کو دھانے تو کھلے رہتے تھے
ایسی چھوٹی تھی وہ چادر بسر — اور ڈالو گھانس اسکے پانون پر — روایت
کہ اُسی چادر سے ڈھانپو اسکا سر — آہ پایا ہی شہادت بے گمان — خبر شیطان یہہ سنتی گر دسیسی — وہوم محشر کی مدینے مین بھی
کہ یہہ عزّ ہے مین ہی آل النضر و جان — آئی شہ کے پاس محزون و ملول — کیا کلیجو مین آیا اس خانو نکا غم — بس یہان آئے خاموش و جزع تھم

یہ کتاب حضرت مولانا الحاج مفتی انوار اللہ صاحب مدظلہ العالی کے کتب خانہ سے لی گئی ہے

خون پاک اسکا نہین ہوتا تلف ہائے
دیکھ کر اسکو تبھی روئے
اگ سلگا اور جلا کر کیا حصیر

راستے مین شہ سے نعمۃ آ ملی
جو پھپھیری بہن تھی اس شاہ کی
شاہ فرمایا اسے بھائی ترا

اور بولی ہے اُسے بخشے خدا
پھر کے فرمایا اُسے شاہ ہدا
کہ ہوا ما موتراحزن شہید

ہوگئی یہ سنکے بے صبر و قرار
اور پچھاڑ کھا کے لگی یہ رونے
شہ کہا شوہر سے عورت کو بیان

موت شوہر جب سنی وہ دلفگار
ایک کے بعد ایک جب نے لگے
فاطمہ حمزہ کی بیبی کا الم

تکرزیان اُس لشکر اسلام کے
پدر ہے میرا کہان دیجے خبر
دیکھی ہر تکر تی مین مو جان پدر

اُس سے جا پوچھی کہ ای عالی قدر
کہہ کے یون آگے بڑھا یہ پوچھنے
نام حمزہ کا لی جب وہ یتیم

بولا اب تشریف لاتا ہی رسول
عرض یون کرنے لگی یہ روکے
آئی ایسے مین سوار شاہ کی

شاہ کی مرکب پکڑی بیچ راہ مین
پدر تیرا مین رہونگا غمگسار
یا رسول اللہ یہ میرا کہان

اُسکو فرمایا کہ ای لخت جگر
غم کو اُسکے دیکھ اصحاب کبار
سن کے یہ غمگین ہو کہنے لگی

غم کو اُسکے دیکھ اصحاب کبار
آہ یکسر ہوگئے مین اشکبار
بولی ای پیغمبر رب وحید

تجھ مین ناطاقت رہنیکی زینہار
تکنے یہ پھر بھی ہو سکتی نا ذرا
آگے چلنے جب لگا شاہ زمن

رب ہماری سختیان اسان ہین
تجھ پہ ساری گشتگان قربان ہین

روایت

جب کیا شیطان مدینے مین ندا
کر شہادت پائیگا شاہ انبیا
تب شیخے سے یہ سنکر بی بیان

راہ مین یک شخص مل اس سے کہا
باپ اور بھائی بھی اور شوہر ترا
ای فلان اس جنگ مین جائیگے

وہ کہی بتلا یو اُسکا جمال
وضع ہوگی تمام مرا اور وہ حال
دیکھی ہے آخر قد و ہیئت و شب

عید شہدا کے گھر دن پر رسول
جب چلا روتے تھے عورات محل
سنکے وہ آواز بولا شاہ دین

دے زنان حمزہ کے گھر کو آئے سب
نوحہ زاری سے کرتے تھے شب
شاہ دین پوچھا ہی بس بیدار ہو

تب کیا ارشاد شاہ انبیا
کہ یقین مقصود میرا یہ نہین
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

فضل شہدائے احد مین ای خبیر
آئے ہین انصار و آثار کثیر
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

فاطمہ جو ہی خزاعی ای پسر
یاد کر کہہ اسطرح دیتی ہے خبر
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

اور یون ہی ابن خالد باصفا
اپنے خالا سے روایت ہی کیا
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

کہ شہیدون پر احد کے تم تمام
کیونکہ جاکر ای مسلمانون سلام
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

تمکو ہم پہچانتے ہین یا یقین
آئی مین آکر یہ سنکر یہ خبر
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

ایک قبر سے کھلے بسنے قبور
لاش تھے تازے اصون کے بے قصور
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

حق رہے راضی اصون سے بالیقین
بھی رہے کہتے جنت مین تمکو خاص
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

اُسکا یہ قصہ ہی کفار لعین
جب گئے مکے کو جو تھے ای مین
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

لوٹ ہم جاوین نہ تمکو ہی اب
قید کرلاوین مسلمانو تمکو سب
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

جنگ مین حاضر تھے کالے رو جو
آج بھی تمکو مین وہی تیار ہو
حمزہ دین کسکا یہ نوحہ زاری ہو

شہدائے احد کی فضیلت

جب مدینے کو چلا شاہ انام
ہی پڑھی انا الیہ راجعون
جاکے یکدن مین احد مین تو بھی
السلام علیک یا عم نبی

واقعہ یہ سن جو پیغمبر وہ رو
یعنے صنعت بھی یقین مارا گیا
مین گئی تھے سات تیرے وہ غلام
مین سنی تھی مسطحے سے یہ خبر

بولے ہین انصار کے عورات سے
بعد فرمایا اُسے شوہر ترا
پھر کے دیسا ہی کہی وہ اہی ہے
مین سنی ہے بشہ تبا نے جواب

نوحہ کرتے ہین چچا پر آپکے
بھائی اور ماموکے حالت کی خبر
کیا قوی ہوتی ہی الفت یگمان
نقل ہے چالیس سے کچھ سال اب

دوسرون منع فرمایا یقین
آکھڑی تھی وہ وہی وہین آنظار
آہ کیدی بولون کہ لرزان ہی قلم
جب سر کٹا تو خم سے ماتھا ہی نکال

اور یہ سنکر ہی اسکا یہ جواب
پدر کا کرتی تھی اپنے انتظار
حضرت حمزہ بنین آیا نظر
اور دوسرے روز جنگ احد

اور نہ غم سے دیسکا اسکا جواب
آیا ہے ایسے مین صدیق گزین
فکر زاید پھر ہوی اُسکے تئین
کیون مسلمانو نکو چھوڑا اپنے تم

جو تھے یاران ہمرہ شاہ ہدا
اشک بھر آئے رہا ہرگز نہ تاب
اشک بھر آئے رسول اللہ کے
شاہ نے فرمایا اسی اثنا مگر

آہ یہ سنتے ہی اس لگ سے
منھ کو اپنے اشک سے دھونے لگی
حضرت حمزہ کی بیبی کا الم
پس بہت ہی دور سے رونے لگی

والد عالی قدر سید کہان
گریبان اُسکی شہادت کا کرون
سرور عالم رسول اللہ کی
شاہ فرمایا ای بتی کیا کرون

آئی ہی اسبات پہ خون کی
کہہ مراد الدہو ایک شہید
آکے استقبال کہتے شاہ سے
ہر قبیلے کے تمامی مردو زن

حق سلامت جبکہ لایا ہی تجھے
ایک زن کہے پدر و شوہر اور پسر
تھے مرے جنگ احد مین بسر
انمین وہ عورت بھی تھی جسکا پسر

جان دیا تھا اور شوہر بھی پسر
کیا خبر ہی کہہ رسول اللہ کی
اُسنے بولا خیر ہے ہے بی بی
بولی تو بالخیر جب لایا قدم

اب ہی آسان ہر مصیبت ہر الم
بھیجے اپنے عورتون کو لا کلام
بولے ہین انصار کے عورات سے
نوحہ کرتے ہین چچا پر آپکے

نوحہ کرنا مُردگون پر مسلمین
انکی جاتا تھا زیارت کو مدام
رحمت اللہ بھی کہا ای مبتاب
کہا تھا یون وہ شاہ بحر و بر

اور یون ہی جو ہین کرتے رحمت اب
گذرے از جنگ احد ای باوقار
خون پاک انکا وہین ہوتا رواں
جنگ مین حاضر تھے کالے رو جو

حمراء الاسد کا غزوہ

وے لگے کرنے علامت بسر
راہ مین ابو ایک سر کے اُپر
بند تا جنگ جدل کا ہوے دور
اور کرون قتل سب کو جلد تر

حکم یہ کرتے ہی شاہ انبیا
اور شریک اُنمین ہوے وہ دوسرا
باوجود زخم جسیم ناتوان

اور اُحد کو لیگئے تھے جو زبان
وہ ابھی کھولے ہوئے تھے مونہ میں

غازیان ستر وہی تھے نامدار
کل اُحد میں جو کئے تھے کارزار

جاکے پھینے ہیں یہ تیر اُلاسد
مفت میل اور ہی وہ آبخزد

وہ ابھی ایمان نہ لایا تھا مگر
دوستی رکھتا تھا باخیر البشر

اور بد دل تم سے چنداں ہے یقین
سُفیان ہوالرزان میں

سال چارم میں وقایع جو ہوئے
جو سرایا حکم سے خدا کے گئے

اسکا یہ قصہ ہی کہ جنگ اُحد
آئے جب مکے کو کفار رشد

اور کفار قریشوں سے ملا
تہیت جنگ اُحد کی کی ادا

اُسنے کی تھی نذر ان قتلوں کی
کوئی لاوے مجھے گر کات کر

قوم سے اپنے ہی سات اشراف کو
سات بدافوار بدکردار کو

پس ہیں قرآن سکھانیکے لئے
یک صحابہ کی جماعت بھیجے

کیا رہے قسمت ہماری ہی یقین
سیکھیں تا تیرے ہم احکام دین

جب بدر پر انکو بھیجے ہیں بتاں
کئے اور عسفان کے ہی وہ درمیاں

دے صحابہ کو نہیں ہے تیغ فال
ہوگئے تیار برجنگ جدال

کافروں نے کی تو جلد ہی مکر
ہم امان تجھ کو دئے ہیں بسر

اور کیا ہو حق سے ہیں یہ ابعد
کہ نہ چھوٹے کوئی کافر تن سرا

یہ خبر پہنچا دیگا سرور کو کون
یہ سُنا دیوے گا پیغمبر کو کون

حق کیا اسکی دعا کو مستجاب
اور دیا یہ ہر سر در کو سُنا

تیغ اپنی کھینچکر وہ باصف
رو بقبلہ ہو کہا ہے یوں دعا

کافروں نے کر کا تین سو کا سکار
یوں دے سوا دت جا کر جلد تر

شام کو اُسدن بڑی باتیں بنی
حکم حق سے مُنہ اسکی ہو گئی

بدر کے غزوہ میں فخمین دوسو
قتل حارث کو کیا تھا جو نصیب

وہ شقی تھی حارث کی بیٹی خنکا
اونٹ دیکر اسکی قیمت میں منگا

کہتی تھی حارث کی بیٹی خنکا
کہ تھا قیدی جب نصیب یار وقار

اور یہیں تھا موسم انگور تب
دیکھ یہ ہم اسکو کرتے تھے طلب

موضع تنعیم میں اُس سر بسر
رہنے دے یہ چرخ کا دار پر

پس گزارا آہ وہ رکب نصیب
چھوڑا مقتولوں یہیں پر نہ نصیب

بزمرہ کئی ایسا تھے وہ شقیا
لعنت و نفرین کیا اور بد دعا

پس چرخ دار پر اسکو دہیں
اُسکا منہ کعبے طرف تھے نہیں

شہ مدینہ سے ہی نکلا بیدنگ
تا کریں وہ غافروں جا کے جنگ

ایسے ہی یہیں بہت مجروح تھے
نخلے یہیں تب حکم پر شاہ کے

یک خزاعی قوم کا سردار تھا
نام مسعدا اسکا نیک اطوار تھا

اسکو یوں بولا ہی مسعدا فہیم
کو نبی آتا ہی با فوج عظیم

رہ کے سرور منتظر وہ تا حزیں
پس مدینے کو ہوا رونق فزوں

ایک سریہ آنے ہی جا خود ہی
کر شہ ہادی جسمیں عاصم ہی ہوئی

یک جماعت کافروں کی بیکے تاک
جلد تر کے کو آیا بد صفات

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سریہ بر سبیع طرف

اوستر غازیوں کو ساتھ لے
تیسری کو طلحہ چوتھی کو زبیر

عہد مرکی زیادہ بیس سے
آہ وہ سفیان ہذلی بے حیا

پانسو سلحاکے چوتھے مسلمین
سعد کی بیٹی سلافہ چوتھی بد

لوٹنے کا قصد بو سفیان کیا
اونٹ سو انعام اسکو دینگی

جلد کے کو ہوا وہ آن روان
مکر یکجا کے بھیجا شاہ پاس

اور دے ساتوں منافق بدصفات
الغرض ہمراہ اون کے مصطفےٰ

دس صحابہ کو روانہ کر دیا
یک منافق اُنسے تب ہو کر جدا

بہر خبر سفیان کو جا کر دیا
وے کہے ہم سے نہ کچھ کارزار

تم ہیں تھوڑے نا ہو فکر اتنا بنا
بولا عاصم کوئی مشرک کی پناہ

ہیں ضمین لیتا مجھے بس ہے اللہ
اور سنا ہوں ہیں سلافہ نا بکا

یوں کہی ہی نذر بیشک شہسوار
پس دعا کرنے لگا وہ پاک باز

بارگاہ کبریا میں با نیاز
پس لگا لڑنے کو عاصم تیر سے

جبریل جب اسکے سب آکر مُڑے
یا الٰہی تن کو میرے رکھ نگاہ

بالیقین از شر کفار تباہ
مکہ میں بھیجا خانے شہد کے

وے نگہبان اسکی تن کر اسکے جوے
آٹھ تن اسدن وہ وسط اصحاب کے

پاشہ شہدا و اجر جنت میں گئے
اسکی قیمت سو شتر ٹھہری تھی جب

موال لی شاکی بیٹی سُلمی کو تب
ماہ ذیقعدہ تھا وہ ای نیکنام

نقل ہے گذرے تلک شہر حرام
بیزبان آوے کے پا میں بخت تر

بند تھا پھر قید خانے کا در
ہی بخاری میں جو یہ خبر مجھ

لائے ہیں اہل سیر ہی سب جمع
اُنسے تب بولا خبیب سرفراز

چھوڑو دو رکعت گذارنا نماز
اور کہا پڑھتا زیادہ دین نماز

تا الا آنکے دلیں تب الیقین
حق تعالیٰ کی دعا کی قبول

پر کہو گے تجھے ہے جسے ڈر
منکے گئے اُسکا مدینے کیطرف

تھوڑے عرصے میں آخات کثیر
کچھ خراش نہیں میرا ہوا

منھ جدھر اُلوں اُدھر ہی رب ہا

اور فی الواقع مدینہ ای میان — اُسکا تھا قبلہ حقیقی بے گمان
اُسکو تب حاصل تھا دیدار نبی — دل سے حاضر تھا وہ دربار نبی
گر مجھے دیدیں گے سب سردار دین — نا پھروں زنہار از دین متین
اور سلامت تو رہے اپنے مکان — وہ کہا حق کی قسم ای کافران
اور بہت اوسکو ڈرائے مشرکین — دین حق سے پر وہ دل پھرتا نہیں
یا الٰہی یہ تو ہے میں دشمنان — دوست اب میرا نہیں کوئی یہاں
زید بن اسلم نے دیتا ہی خبر — کہ مدینے میں شہ جن و بشر
شہ علیہ التسلیم کا اُسکے جواب — دور وقت سے لگا رہتے تھے تاب
دار پر چڑھ وہ کیا جھکو سلام — اب کہا آ مجھکو جبریل امام
جسم میں اُسکے چبانے کو لگے — آہ دل اُسکا دکھانے کو لگے
وہ کہا الحمد للہ یا طرب — رو بقبلہ کر دیا اب مجھکو رب
الغرض یسے ہوا اُسکے ای میں — مار نیزہ ایک مرد دیں لعین
تا ابد اُس سے خدا راضی رہے — اسکو شہدا میں سرافرازی رہے
جو خبیب اپر کئے جور و جفا — زید پر بھی کر گئے وے بیوفا
کہ محمد کے میں یہ جیسے صحاب — کیسے میں دیکھا نہیں ایسے صحاب
اُسکا سب احوال وہ ای با صفا — دین سے معصوم سرور کو ہوا
جب سُنے یہ حکم مقداد و زبیر — ہو گئے بیتاب رو رو دونو بیکر
کافران چالیس گرد اس دار کے — آگے تھے حفاظ کے لئے
اُسکو آہستہ اُتارے دار سے — کوئی خبر پایا نہ ان کفار سے
نعش اسکی وہ اتار زمین — ہو گئی غائب زمین میں دو زمین
پس بفتح و نصر و ہر سو شیوع — آئے سرور سے بشارت سنیع
شاہ ان یار و مکتبین بھیجا تھا — تھا بھیجا وہ صفر کا جانیو
جو وہاں یک عامر کو کیا تھا وہ لئیم — قتل عامر کو کیا تھا وہ لئیم
اُسکا جب پہنچا مدینے میں کافران — وہ ہوا یک عامر احمر میں نہاں
جلد تر پہنچا مدینے کو ہے آ — پاس شہ کے اوس لعین کا سر رکھا
اور اسی ماہ صفر کے درمیان — فوج یک بھیجا گیا شاہ جہان
شہ دیا تر غیب ایمان اُنکو جب — وہ کیا یون عرض خدمت باادب
میں بھی اُنکے ساتھ جاؤنگا — یہ شرف میں لے کے میں جاؤنگا
میں پناہ و مکر لجاؤن انکو سب — خلق کو تا ہو ہدایت کا سبب

کہ وہاں تھا وہ رسول ذوالجلال — پوچھے کیا پھر کے اس عاشق کا حال
اُسکو بولے کافران بے حیا — ملت اسلام سے تو باز آ
دوست کے خاطر نہیں یک جان فدا — سو ہزاران جان ہیں ہر آن فدا
میں نہ جاؤنگا کبھی ہرگز نہیں — پاؤن میں سرور کے چبھے ایک خار
آہ اُسکے قتل کے کافر سب — ہو گئے ہیں متفق اشرار سب
تا مرا پہنچا دے حضرت کے سلام — خاتم صدر نبوت کو سلام
مجلس آرا تھا کبھی بارون کے ساتھ — میں بھی حاضر تھا وہ ای نیکذات
اور فرمایا جانب با صفا — جو معید شہر میں کے تھا
نقل ہے چالیس مشرک بے حیا — بدر میں جنکے مرے تھے اقربا
آہ اُنکے مار سے نالا کے تاب — دار پر کرتا تھا ہے وہ اضطراب
گرچہ تھا ہر حال میں وہ باشعور — وہ حقیقی اپنے ہی قبلے طرف
پشت اشرف سے ہوا وہ سے پار — وہ پڑھا حالت کلمہ طیب پکار
زید بن دثنہ کو اُسکے بعد ان — دار و رسن لائے ہیں جب کافران
پس شہید اسکو کیا ای نیکنام — بے حیا سفیان صفو انکا غلام
پس خبیب با صفا کو شہر — کافران جھوٹے ہیں وہ ہی دار پر
شہ صحابہ کو کیا تب یہ خطاب — کون ہے تم میں کہ اب جاوے شتاب
دن کو رہتے تھے وہ غاروں میں نہاں — رات کو چلتے تھے مخفی ای میاں
قتل سے تھا اُسکے وہ چالیسوان — خون بھی تھا اُسکے خنجر کے رواں
لاش گھوڑے پر بندھا آیا بیمر — پس یدیے کو چلے دونون بخیر
وہ وہ دونون حملہ کے کفار پر — غایت مردی سے مثل شیر نر
آگیا جبریل نے سالار سے — کہ ملک تیرے یہ ہر دو یار ہے

عبد اللہ بن انیس کا سریہ

ایک لشکر جمع کرتا تھا وہاں — تا کرے جا جنگ شاہ جہان
اسپو یک جالا تھی مکر مئی آ — غار پر تھے میں تنی تنی جون بچا

بیر معونہ کا جنگ جسمیں ستر قاریان قرآن شہید ہوئے

بنجد کے جانب روانہ ہے کیا — جنگ مان بیر معونہ کا ہوا
اب کئی اصحاب کی ای راہبر — بنجد کے جانب تو بھیجا اگر
عرض یہہ سنکر کہا شاہ زمین — بنجد کے لوگون سے ہیں ای میں نہیں
اپنے تب ستر صحابہ کو رسول — بھیجا ہے کر عرض کو اسکے قبول

آئینہ میں عشق کے وہ با صفا — دیکھنے لگا جمال مصطفےٰ
آنکو بولا ہے خبیب محترم — خالق ارض و سما کی ذات قسم
کہ ہو تیری جا پر اب مصطفےٰ — پھر کہے کفار تو چاہتا ہے کیا
اور سلامت میں رہو تب اپنے گھر — جان مرا اُپر فدا شام و سحر
تب خبیب محترم ای با صفا — کرنے لگا یون خدا سے التجا
تو ہی اب پہنچا دے ای رب قدیر — مصطفےٰ کو میری تسلیم اخیر
وحی کے آثار شرف آگہان — ہو گئے ظاہر بشاہ دو جہان
دار پر اسکو چڑائے کافران — اور کے اُپر جفائے بیکران
نیزے لے آگے خبیب پاک پر — مارنے لگا تھو تھو نیزے آ جلد تر
وہ بکر تا تھا حرکت ای میان — رو بقبلہ ہو گیا ہی ناگہان
پر شریعت اور طریقت اسکے تئیں — ظاہر و باطن کیا ہے جمع رب
کلمۂ توحید ہی پڑھتا ہوا — وہ خزاماں باغ جنت میں گیا
کر خبیب با صفا کا اقتدا — وہ بھی دو رکعت کیا ہی ادا
جب شہادت پائے ہیں وہ خوب — یون ابو سفیان جا پہنچا ہے رب
منتشر ملک عرب میں ہو تمام — تا کہ خبر قتل اسکی ای ہمام
اور خبیب محترم کو دار سے — وہ اُتارے تو اُسے جنت ملے
یونہی وہ تسنیم میں پہنچے ہیں جا — دار پر ہی تھا خبیب با صفا
بوئے مشک آتی ہے جسکی تا بحشر — اور تر و تازہ تھا اسکا جسم سب
انکا بھیجا کر کے ستر کافران — راہ میں جا کر ملے ای میان
بے سکت ہو کافران نابکار — ہو گئے ہیں جا کر ستر کافران
کرتے ہیں فخر و مباہات کثیر — آسمان پر ای بشیر و ای نذیر
اور عبد اللہ انیس با صفا — حکم سے سرور کے عزم کو گیا
کاٹا عبد اللہ نے سفیان کا سر — اور چلا سوئے مدینہ جلد تر
دھونڈ کر واپس آ سر کافران — پس نکل کر غار سے وہ بلعجان
خوش ہوا سرور بھی اور یار تمام — اُسکے سر سے ہو گئے وہ شاد کام
نجد سے آشاہ عالم سے ملا — اُسکا یہ قصہ ہی عام و پر ملا
کہ ہماری قوم ایمان لائیگی — ہی قوی امید مجھکو یا نبی
میں کروں انکی حمایت بیشتر — وہ کہا ای شاہ اندیشہ نکر
شاہ عالم نے کیا ان پر امیر — اور منذر بن عمر کو ای خبیر

عہدگان نجد کے سب نام پر
ایک پر وانہ لکھا پنیا سب
آوے ہفتاد اصحاب کبار

لکڑیان لاویں بیچ اور کی و مکرام
دیتے قیمت اہل صفہ کو تمام
ران کو کرتے بھات تین تیام

کے اور عسفان بیچ بھی نگام
اُترے ہین بیر معونہ پر تمام
یک محابی نام تھا جسکا خزام

دیکھتے ہی نام غیر الورا
دشمنی نے تمل قاصد کو کیا
اور بنی عامر کو وہ مردود خر

دے شقی دُسرے قبائل کو ہین
جمع یک لشکر بڑا کر کے یقین
آوے ستر صحابہ پر بگ

اور شہادت پائے آخر دے تمام
کب یک نفی پڑا تھا اسی ہام
ایک مُنذر بچ گیا تھا کافر ان

وہ بھی تنہا کافرون سے جنگ کی
پایا ہی آخر شہادت کا ثمر
عمرو حارث بھی اُن سے بچ گئے

بولے آپس کے یہ اُٹھا الصبور
فی الحقیقت کہتے ہین اُٹھ کے دور
دیکھے دو طیر کے یک تیتے تو

پوچھا کیا تجو زحارث از عمر
وہ کہا جاتا شاہ کو دیتا خبر
بولا حارث نے عمرے بھائی جان

اور عمر کے یکے پشانی کے بال
کر دیا آزاد عامر رشت حال
اور کہا بچنا تہے کیا تو اب

پوچھا عامر کیا ترا کوئی ایک یار
تھا جواب ستا نہین ہی زینہار
بولا لاحارث نے عمرے بھائی جان

بول اب مجھکو وہ یک شخص تھا
تب عمر نے اسے یون کہنے لگا
اور کہا بچنا تہے کیا تو اب

اور برتقدیر دفن شہدا یعنی
نعش کی اسکے نہین ہی آرزو ان
بولا لاحارث نے عمرے بھائی جان

نقد ایمان کا وہ جنبا یا ہی گنج
مالکان دیتے تھے اسکو دو رویہ
بولا لاعامر نے فہیرہ ہے نام

جب کیا ہجرت شہ عالیجناب
اس سفر مین وہ بھی تھا ہمرہ رکاب
اور کہا بچنا تہے کیا تو اب

ہی روایت جب سے ستر قاریان
ہو گئے محصور فوج کافران
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

اُسکو پہنچایا تھی روح الامین
شہ جواب اسکا دیا ہو کر حزین
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

روح علیین مین اُسکا لیگئے
لازمین پر دفن جسنے کو کئے
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

جو تھا عامر بن طفیل بے حیا
تھا ہتیجا بو براکا بو براہی
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

کہتے ہین مارا اُسے نیزے سوا
اسکی مجلس مین مگر وہ بن ہوا
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

ہی روایت جب سنا غیر الخبر
اپنے یارو کی شہادت کی خبر
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

ایک مہینے تک کیا بی بد دعا
در قنوت فجر وہ شاہ ہدا
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

یون ہوا سب مین لکھا کی خبر
آئی ہے شہ پاس اکہی وقت پر
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

اور سریع اندر اول ای خبیر
شہ کیا ہی غزوہ قوم نضیر
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

عین سمجھتا ہون کہ تکو ہو سزا
وہ بنی فرمایگا حکم جلا
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

یا کہ تم ہو جاؤ سب جزیر گذار
اور وطن اپنا نہ چھوڑو رہنما
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

لیکے اتنا رشت بے ہتیار اب
تم چلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

سب کو غنڈ و لون اپنے کو سنوار
دف بجا گاتے بجاتے تا بکار
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

خود و پنجاہ اکے پنجاہ بکبران
اور زمین باغات و نخلستان و گھران
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

قاریان قرآن کے تھے نامدار
جب وہ بد عہدی کے نشے سے ہوئے
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

طاعت و ذکر مین تھا تین تیام
ذکر ہی تو بیت مین انکا تھا تین
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

اُسنے وہ پر وانہ غیر الانام
دل وطن سے بلکہ بیت تینگے ہم
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

دے صحابہ کے بلا یا جنگ نے
تین تین شخصان مین کہ ہو تھا
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

ہو محاصر نگ ان سب کو کیا
سب پریشان اور سرگردان ہوئے
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

بولے اب دیتے ہین تم کو امان
خالصے مین آئے نشے کے بیہوش
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

کر تھے وے اوشان پر آگئے
عامدان پر بیر معونہ کا ان خاصان
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

بنی نضیر کا غزوہ

پاے ان اصحاب کو مقتول سب
وہ قبیلہ یک یہود و کا تھا بان
جب وہ بد عہدی کے نشے سے ہوئے

پھر خبر آئی صحابون مین لیی کہان
وہ تو ہی بے شبہ ختم المرسلین
ذکر ہی تو بیت مین انکا تھا تین

گشتگان یار دنکین اپنے بہ سب
بولے دین موسیٰ کا تا ہو تو ہی
دل وطن سے بلکہ بیت تینگے ہم

پوچھا عامر نے فہیرہ نام نیک
لا دو کچھ مواونت پر سامان لا
تین تین شخصان مین کہ ہو تھا

یعنے عامر بن فہیرہ نیک نام
جلد بازار مدینے سے گئے
سب پریشان اور سرگردان ہوئے

اور عابد متقی پر ہیز گار
تین سو چالیس یک سر انکے تھے
خالصے مین آئے نشے کے بیہوش

کر دیے تھے دفن لا زیر زمین
عامدان پر بیر معونہ کا ان خاصان

کر دیا آزاد عامر رشت حال
جب ہوئے سارے نیچے ان خاصان
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

اور کہا بچنا تہے کیا تو اب
جب ہوئے سارے نیچے ان خاصان
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

بولا لامان صدیق اکبر کا غلام
بلد آگے لیگیا عامر کے پاس
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

تھا ہمارے مین وہ فاضل تا بدار
دے کہے انکو پناہ دے بو برا
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

حکم سے حق کے ملک سکتین
کیسنچ تر وار دن کی سیہی ہے تیز
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

ایک رطل ہنسنے سے کر اکو خرید
وہ کہا مجھکو نہین ہر گز قبول
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

اُسکا جب قاتل نے دیکھا ہی عیان
ناگہان دیکھے ہین وے لشکر طرب
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

جبکہ جینے سے ہوئے نا امید
اور تھرتے ہین ہیبت سے تمام
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

اور عامر بن فہیرہ کی خبر
پس ہے لشکر ہے کافر ان کہان
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

نقل ہی جو بو براجد نخ آ
گشتگان یار دنکین اپنے بہ سب
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

گرچہ ایمان بو برا لایا نہین
یعنے عامر بن فہیرہ نیک نام
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

پس کیا طاعون مین اُسکو متبلا
اور عابد متقی پر ہیز گار
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

آہ غمگین و حزین ایسا ہوا
کر دئے تھے دفن لا زیر زمین
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

آکے جو پیر سو زمین ارے
کر دیا آزاد عمرو رشت حال
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

مشرکان تینون قبایل ہی کے تھے
پوچھا کیا تجو زحارث از عمر
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

مشرکان رعل و ذکوان کے جوان
وہ کہا جاتا شاہ کو دیتا خبر
بولا لاعامر نے فہیرہ کے نام

عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر

بولتی ہے عایشہ ای یا ادب
ایک مہینے تک تو مین بیمار تھی
اور مجھے اصلاح تھی اُس سے نہ
التفات اگلا نہ تھا وہ مجھ پر تب
ایکدن مسطح کی مادر ہو خفا
مین کہی کیون کہو اسپر کی تو بد دعا
وہ کہی مجھکو ای نادان تو ابھی
مین کہی وہ کیا ہے ذکر مجھکو خبر
ہوئی زیادہ وہ آہ بیماری مری
مین نے سنکر عرض خیر البشر
تھا یہی مقصود باطن کا مرا
حکم جانے کا دیا مجھکو نبی
وہ حکایت کیا ہی پر سے بیان
بولی ای دختر نکر تو فکر غم
زن بہت محبوب ہو شوہر کی جو
اور اذان بھی ہوئین اسکین
اور غالب اسپر آتے ہین شدید
پاس حق کے پاک ہوتے ہو مگر
مین کہی سبحان اللہ آہ بھر
کہا رسول اللہ اور میرا پدر
درد و غم غالب ہوا میر پر تب
روز بھی گذرا ہے رونے مین تمام
دوسرے گھر مین مرا پدر بعید
سُن مرا آواز رونے کا وہین
اور کہا ای عایشہ کر صبر اب
گھر مین ہی رہتا تھا اکثر وہ جہان
اور مین روتی تھی بیشمار قدر
دیکھ کر اسطرح مجھکو کہا شکار
اور کی جب مشورت خیر البشر

ہم نے جانا پھینے مدینے کو ہین جب
خلق مین شہرت تھی اُس شیطان کی
حال تغیر نہی کا تھا مگر
فکر تھی یارب ہی کیا اسکا سبب
حق مین مسطح کے کہی ہی بد دعا
وہ تو حاضر بدر کے غزوہ مین تھا
کیا ہنین اُسکی سنی ہی وہ بدی
قصہ بہتان کہی وہ سر بسر
بیقراری اور ناچاری مری
گر اجازت ہو تو جاؤن ماں کے گھر
یہ حکایت تا کرون تحقیق جا
ماں سے جا پوچھی کہ ای مادر مری
دل ہے میرا اس سے پیچ و تاب مین
ای مری بیٹی خدا کی ہی قسم
اور اُسکے پاس عالی قدر ہو
باتین اسپر اکثر ایسے ہوتی ہین
صبر کر حق سے ہی پس رکھنا امید
ہے بدی سے خلق کے کیا اُسکو ضرر
کہا یہ تہمت خلق مین ہوئی مشتہر
سُن چکے جب یہ افک بہتانکی خبر
اور رونے مین ہی گذری رات تمام
ایک لمحہ بھی نہ سوئی لا کلام
بیٹھکر پڑھتا قرآن مجید۔
آپ بھی رونے کو لاگا وہ حزین
تا کرے کیا حق مین تیرے حکم رب
وحی شاہد پر دیر تک آئی نہین
کہ گمان تھا میرا بہت جاؤ مگر
پدر و مادر بھی میرے زار زار
اپنے یارون سے کہا بہ انین

یارسول اللہ تیرے جسم پر
حق نہین دیتا ہی تمکو کوئی
کیونکہ بیٹے وہ بنجاوت پر سدا
پاک اُس سے بھی رکھا تجھکو خدا

جو چیز کر مومن کو نماز سے پھیرے وہ بیشک حرام ہے - وسوین اس سے باز رہنے کا حکم کیا جس سے باز رہنا فرض ہوا اسکا عمل حرام ہی کہ انی تعبیر جسنی - شراب کی حرمت و مذمت اور اسکے عذاب مین بہت حدیثین آئی ہین - تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تحت تین بہ حدیثین آئے ہین کہ ابن عمر نے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے جسنے اسکو دنیا مین پیوگا اللہ تعالی نے اسکو قیامت کے دن دوزخیون کا عرق پلوایگا - اور اسی راوی سے روایت ہی کہ مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت سے سنا ہون کہ فرماتے تھے کہ لعنت کیا اللہ نے شراب پر اور اسکے پینے والے اور اس کے تقسیم کرنیوالے اور بیچنے والے پر شراب کی حرمت و مذمت اور عذاب وعقاب مین بہت سے حدیثین وارد ہین چنانچہ صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ حضرت نے فرمایا لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وہو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وہو مومن یعنی نہین زنا کرتا ہی زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرے اور وہ مومن ہو پینے زنا کے وقت پورا مومن نہین - اور نہین چوری کرتا ہے چوری کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرے اور وہ مومن ہو اور نہین شراب پیتا ہی شراب پینے والا جسوقت کہ شراب پیتا ہے اور وہ مومن ہو - عکرمہ کی روایت مین آیا ہے کہ ابن عباس سوال کیا کہ ایمان کسطرح جدا ہوتا ہی اُنھون نے کہا اسطرح ایک کے ماتھہ کے انگلیون کو دوسرے ماتھہ کے انگلیون کے ساتھ ملاکر پھر نکالا اور فرمایا کہ ایمان مومن سے اسطرح طلا ہوتا ہی اور ان گناہون کے کرنیسے اسطرح نکل جاتا ہے - پھر انگلیون کے انگلیان ملاکے بتلایا اور کہا کہ اسطے تو یہ کیا تو پھر ایمان اسطرح آکے ملتا ہے - اور طبرانی کی حدیث مین آیا ہی ینزع شربۃ الخمر خرج نور الایمان من جوفہ یعنے جس نے شراب پیوگا اُسکے نور ایمان نکل جائیگا - اور امام احمد کی حدیث مین آیا ہی من مات ادمن الخمر لقی اللہ کعابد وثن یعنے ہمیشہ شراب پینے والا اگر مرے یعنے بے توبہ مرجاوے تو اللہ تعالی اسے اسطرح پر ملیگا جیسا بت پرست ملتے ہے اور طبرانی کی حدیث مین آیا ہے جس نے ایمان لایا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو چاہئے کہ شراب نہ پیوے - اور جس نے ایمان لایا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو چاہئے کہ اس سفرے پر نہ بیٹھے جس پر پیتے ہون - اور جس نے ایک گھونٹ شراب پیوگا تین روز نماز اسکا فرض مقبول ہوگا نہ نفل اور جس نے ایک پیالہ شراب پیوگا اس سے چالیس روز کی نماز مقبول نہ ہوویگی - اور جس نے ہمیشہ شراب پیوگا اللہ تعالی نے اوسکو دوزخیون کا عرق پلوا ویگا - ابن جان کی حدیث مین آیا ہی کہ جسنے ایکبار شراب پیوے اسکو حد مارو - دوسرے بار پیوے تو بھی حد مارو تیسرے بار بھی حد مارو چوتھے بار پیوے تو اسکو قتل کرو اور ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے - پس سیندی تاڑی گانجہ بنگ افیون بھنگ وغیرہ شراب مین داخل ہین - حکایت ہی کہ فضیل عیاض قدس سرہ کا ایک شاگرد تھا اسکی موت کے وقت اُنھون نے اُسکے پاس گیا اور اُسکو کلمہ شہادت کی تلقین کی - اسکی زبان جاری نہوی دوسری بار تلقین کی اس بدبخت نے کہا مین نہین پڑھتا ہون نعوذ باللہ منہا پس مرگیا فضیل روتے ہوئے اٹھے اور ایک مدت کے بعد اسکو خواب مین دیکھے کہ دوزخ کے طرف کھینچا جاتا ہے پوچھے کہ تیرا کیا حال ہی کہا ای استاد مجھے ایک بیماری تھی سو طبیبنے کہا کہ سال مین ایکبار ایک پیالہ شراب پیا کرو سو مین سال مین ایکبار وہ لے لئے پیتا تھا نعوذ باللہ من ذلک حکایت ہی ایک شخص نے شراب سے توبہ کیا لوگون نے اسکے توبہ کا سبب پوچھا تو کہا کہ مین نے ایک قبرستان کو کھودا اندھین کئی میتون کو اسطرح پر کہ قبیلے سے انکے منہہ پھر گئے تھے پس ان لوگون سے پوچھا کہ ان کا کیا حال تھا وے کہے کہ وے شراب پینے والے تھے اللہ کی پناہ - اور ایک نباش سے حکایت ہی کہ مینے ایک قبر کھودا دیکھا کیا ہون کہ میت کی صورت خنزیر کی ہوگئی ہے اور اسکا طوق وزنجیر سے قید کئے ہین - مینے ڈر گیا اور پھر ڈالدیا ایسے مین ایک آواز آئی پھر بد کار دینا مین شراب پیتا تھا اور بے توبہ مرگیا نعوذ باللہ منہا الہی ہم سب مسلمانون کو ہر کبیرہ سے

پس تیرے ازواج کو وہ کرد گا ۔ ناکرے ناپاک واللہ زینہار ۔ عرض کی عثمان کہ تیری چچا بھی ۔ یہہ زمین پہ تو نہیں پڑتی کبھی ۔ تا بجن جگہ کے اوپر نا پڑے ہے ۔ حق نگہبان جب ساتھ کا رہے

کوئی حافظ ہو ترے ازواج کا ۔ اور کسی بون عرض خدمت مرے ۔ کہ روا رکھا نہیں وہ کارساز ۔ ہو بجنس تعلیس تیرے در نماز ۔ اور نماز اندر ہی دی تجھ کو خبر ۔ پس نگا لا پاؤن سے تو جلد تر

بات یہہ بھی اگر ہوتی سبب ۔ اطلاع اُس سے تجھے دیتا خدا ۔ جمع سکہ پس خاطر اشرف کی اب ۔ تجھکو دیوے گا خبر السید رب ۔ جاکے مسجد مین تبھی خطبہ پڑہا

بولا ارباب نفاق واہل کین ۔ رنج اور ایذا دے تیرے تئین ۔ حق مین تیرا اہل کے بے ننگ و نام ۔ اور کے صفوان پر جو اتہام ۔ اُس سے سرزد ہو سکے کب یہہ گمان ۔ ہے وہ عابد متقی پرہیزگار

ہی قسم حق کی وہ پاک ہوش ۔ عرض یارون نے کیا ای محترم ۔ حکم دے تا قتل کردین کے ہم ۔ اور زینب جو تھی بجنس کی ۔ اُسکو میرے حال سے پوچھا نی

یہہ وہی زینب ہی وحسن و جمال ۔ بات ایسی بولنے سے باز تھی ۔ عائشہ سے جو نہ دیکھی اور سنی ۔ ہی قسم حق کی کہ اس سے بین یقین ۔ خیر و خوبی کے سوا دیکھی نہین

محض اپنے فضل سے رب صمد ۔ روز و شب کرتی تھی میری ہمسری ۔ پر حسد سے حق رکھا اسکو بری ۔ وہ حسد کرنے کی ہمسر جا تھی ۔ حمنہ سکھلائی تھی اسکی بہن بھی

پدر و مادر بھی میرے یہہ دیکھ کر ۔ ہوگئے تہمت گران جو سب کو ۔ ہے بچایا اسکو از شر حسد ۔ عائشہ کہتی ہے وہ شب کیا روز ۔ مجھکو رونے مین ہی گذرا ہے سب

عرصہ ایک ماہ سے کچھ بیش ۔ ساتھ روتے تھے ہر شام و سحر ۔ آیا ہے ایسے مین سالار انام ۔ ہوگئی حمنہ بھی انمین تب ہلاک ۔ جب سے وہ بہتان سے بری ہوا

وحی ہمرے باہین آئی تھی ۔ پوچھا میرا حال بولی میری ماں ۔ ہی تپ و درزگی شدت بیکران ۔ پس کہا میرے وہ خیر البشر ۔ پہنچی تیرے بجھے ایسی خبر

حق بیان فرماوے گا پاکی تیری ۔ گر گنہ تیرے پایا ہو صدور ۔ مانگ بخشش جلد از رب غفور ۔ جب کیا ارشاد یہ وحی منیر ۔ بند اشکو ہو گئے میرے ہمین

تب کہی مین پدر سے اپنے شتاب ۔ وے نبی کو میرے جانب سے جواب ۔ کہا واللہ مین نا جانتی ۔ کہون کیا دون جواب ہی بدین ۔ بعد اور سے کہی تو وہ جواب

مین ہی تب کہنے لگی نا چار ہو ۔ وہ کہا واللہ مین ہون دختر سنین ۔ اور نہ قرآن سے زیادہ بھی پڑی ۔ تم سنے واللہ جو تہمت مری ۔ وہ دلون مین ہی تمہارے جا گری

گر کہون مین پاک ہون انفضل آپ ۔ جانتا ہی بات یہہ پروردگار ۔ پاک ہون مین پاک ہون ہر دو ہا ۔ ہی قسم اللہ کی بے قیل و قال ۔ پس ہی میرا تمہارا ہے مثال

پدر زیوسف کیا صبر جمیل ۔ غم سے ہوئی نام یعقوب علیل ۔ مثل مرواریدقطرے ہو گئے ۔ وحی کی نسخ سے تب نہ سے گرے

ہوش بجا وحی کی حالت سے جب ۔ مسکراتا تھا وہ با فرح و طرب ۔ خوش ہو میرا پدر تب مجھکو کہا ۔ پاک تجھکو فضل سے اپنے کیا

آیت قرآن تیری شان مین ۔ حق نے نازل کی یقین اس فن مین ۔ اور کہا ای عائشہ رب العلا ۔ تیری پاکی پر گواہی وہ دیا

حالت مستی جو بس فرحت کے سات ۔ اُسپہ غالب ہوی کہی بی بی یہہ بات ۔ ورنہ یہہ تعلیم اسکی ذات کی ۔ مین کہی کرتی نہ جون اس تنکر کا

پس ہمرہی دساوت کا سپاہ ۔ پہلے واجب ہے یقین ای حق شناس ۔ اور یقین تنزیل یہہ آیات کی ۔ ہے وسیلے سے رسول اللہ کے

یعنے از ان الذین جا ٓ ی ۔ الغرض جھوٹون کا منہہ کالا کیا ۔ رتبہ نبی کا حق رہے اعلا کیا ۔ پس لگا پڑنے کو وحی کا رواں

نور کے توڑے مین نازل کی کرم ۔ دے اتہارا آیتین تجھکو ہین سب ۔ یونہی بیضاوی کہا ای با آواز ۔ پس بہت خوشحال ہو شاہ انام

جمع کر اصحاب کو خطبہ پڑہا ۔ آیتین قرآن کے دہ نو اوپرا ۔ اور بلا تہمت گرفتار عذاب مین ۔ مارا ہے حد قذف انکے تئین

ایک حسان اور مسطح ہی مگر ۔ حمنہ اور ابن اُبی ہے بدگہر ۔ آہ حسان ابن ثابت برملا ۔ جب ہوا ہی ابن گرفتار بلا ۔ اسکو بد کہتا تھا عروہ اس لئے

کہ ای مرد وہ نہ کہ یون انکو برا ۔ کیونکہ وہ کفار کو کرتا تھا رد ۔ یعنے در ہجو رسول المنن جان ۔ شعر جب کہتے تھے صفے کافرون ۔ انکا رد کرتا تھا حسان بارہا

حلم بردی بی کے یہہ کیجو نظر ۔ عفوا و بردباشت ہی کہ تھا قصد ۔ محض از بہر خدا بہر نبی ۔ اور عجب ہے حال ہے حسان کے

یون فریب نفس مین آیا ہی آہ ۔ نفس سے ہمکو بارب ہے پناہ ۔ ایمو جد شرع بہی قائم ہوا ۔ حق تعالی ہی غفور و رحیم ۔ کہ وہ دیکھو با وجود اس شان کے

ایک بار ایسی کو دینا مین خدا ۔ بعد اس قصے کے نابینا کیا ۔ اور طفلی مین ہی سطح کا پدر ۔ تا بنون کو بخشے از لطف عمیم

پاس سے خوشی کے صدق جلیل ۔ کھانے اور کپڑا کا تھا ایک کفیل ۔ حضرت صدیق تب کہا تہم ۔ مرگیا تھا وہ تھا مفلس ہی بسر

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ یعنے اور چاہیے کہ سوگند نہ کھاوین صاحب فضل

دو رُو حمید یقت ای نیکنام — گرچہ بر تر ہیں ز قصد انتقام
پر بحکم بشریت وہ محترم — ناگہاں اسطرح سے کھایا تم
کر دیا آگاہ وہیں پروردگار — کہ نہیں صدیق کو یہ ساز وار
جبکہ حمید یقین کا تھا وہ مقتدا — سنتے ہی یہ حکم قرآن خدا
باز آیا ہی ز قصد انتقام — اور کہا بخشے ہیں بر لا تام
نفقۂ مسطح کا جو معمول تھا — جلد تر بھیجو اسکو وہ جاری کیا

خندق کا غزوہ

اور مہ شوال میں اسی کا مگار — غزوۂ خندق ہوا ہی آشکار
اسکا یہ قصہ ہے ابتدا سے نفیر — جو تھے مردود ان یہود اخیر
کر دیا تھا شاہ نے جن کو جلا — اُنسے رہتے تھے کوئی خیبر میں جا
آکے وے مکے کو بولے از قریش — ای قریشو تم کرو تیاریش
عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوار — تا محمدؐ سے کریں جا کار زار
خوش ہو بو سفیان کہا ہی مرحبا — اور اُن سے اسطرح کہنے لگا
ای یہود و تم ہو اہل کتاب — اہل علم و فضل ہیں دیں ارتیاب
تم کہو بہتر بھلا کسکا ہے دین — یا ہمارا یا محمدؐ کا یقین
کرتے ہیں تقریر کیہ ہم بجا ں — تحکر کرتے ہیں ہر ہے ہم اشتران
حاجیوں کو دیتے ہیں کہ بطعام — طاعت اصنام کرتے ہیں تمام
اور محمد یک نیا لایے دین — کون ہی حق پر کہو ہے ریش گین
آہ وے کذاب یکسر بے خرد — بیچکر دنیا سے دین کو پر حسد
انکو بولے تم ہی حق پر بین تمام — لعنۃ اللہ علیہم دائما دوام
انپو حق لعنت کیا قرآن مین — پس یہہ آیت آئی انکے شان مین

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا

الغرض کر مشرکون سے عہد نامہ — جانب غطفان کے ہیں وے یہود
یک قبیلہ جو کہ قوم قیس ہے — تھا وہان انکو بھی یہ فواہے
اور انھین ایسال خیبر کے کھجور — ہو گئے دینے کو راضی بالفرور
پس وہین مکے سے نخل ہین آ کر — لیکے جنگی یک بڑا ہر احبیش

تمہارے یعنے تم سے جو لوگ مین مین بزرگی رکھتے ہین - اور دنیا مین مال کی کشایش اور فراخی رکھتے ہین - اُس سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین کہ اقوال السنوی - سو ایسے لوگ قسم نہ کھاوین اس بات پر اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے نفقہ نہ دیوین اپنے قرابتمارون اور مسکینون کو اور مہاجرون کو جو ہجرت کیے ہین راہ خدا مین - مسطح ابو بکر صدیق کا خویش بھی تہا اور مسکین بھی تہا اور مہاجر بھی تہا وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا چاہیے عفو کرین انکی تقصیر کو جو اُن سے صادر ہوی اور درگذر کرین انکے بدلے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ کیا دوست نہین رکھتے ہو تم اسبات کو کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو - پس تم بھی دوسرون کے گنہ سے درگذر کرو اور بخش دو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور مہربان - حالانکہ وہ پروردگار گنہگارون اور بدکارون کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہی - باوجود کمال قدرت کے بخش دیتا ہے پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے اخلاق سیکھو کہ جس کمال ایمانی حاصل ہے - جب یہ آیت شریفہ نازل ہوی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مان مین اللہ تعالیٰ کی بخشش کو دوست رکھتا ہون - پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تھا جاری کیا اور فرمایا کہ مین اس سے موقوف نکرونگا - زرگون نے کہا ہے کہ دنیا و آخرت کی محبت کے بابین لوگ کے چہار قسم کے ہین پہلی قسم کے وے لوگ ہین کہ کوئی انکو ایذا دیوے تو بھی آپ اسکو ایذا دینے مین اقدام کرتے ہین وے بدلہ لیتے ہین - دوسرے وے لوگ ہین کہ کوئی انکو ایذا پہنچاوے تو شریعت کے موافق اسکا بدلہ لیتے ہین وے عوام مومنین ہین - تیسرے وے ہین کہ عفو کرتے ہین اور بدلہ نہین لیتے ہین وے خواص ہین - چوتھے وے ہین کہ بدی کے بدلے مین نیکی کرتے ہین اور جفا کے مقابلے مین وفا سے پیش آتے ہین وے اخص خواص اور صدیقین ہین - اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریف مین صدیق اکبر کی تربیت کی ہے - تا صدیقیت کے مقام مین استقامت کریں اور کمال کے دائرے سے باہر نجاوین - اور سبحانہ کی تنبیہ بھی ہے کہ مذاہب صفات حمیدہ اگر چہ نفسانی سے کبھی کسی برائی کا مرتکب ہو - رحم و شفقت کا محل ہے جیسے مسطح کیونکہ وہ مہاجر اور بدری تھا - اہل مدرک کے باب مین یہہ حدیث آئی ہے - اِنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غُفِرَتْ لَكُمْ اسی واسطے جناب صدیقہ بھی اسکو بد بولنے سے منع فرمائین - اور اہل سنت اس آیت کو ابو بکر صدیق کی فضیلت پر دلیل لاتے ہین کہ یہان فضل کے معنی دین کی بزرگی ہے اگرچہ قرآن مجید مین بسا جگہ فضل مال و منال کی زیادتی کے معنے مین آیا ہے - لاکن جب اس آیت مین فضل کے بعد سعت کا لفظ بھی وارد ہے پس یہان فضل سے مراد دین مین بزرگی اور سعت سے مراد مال کی زیادتی ہے کما لا یخفی - اور اس آیت سے عفو بخشش کی اور باوجود قدرت کے بدلہ نہین لینے کی بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے - اور اس باب مین بہت سے احادیث و آثار بھی آئے ہین - اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیمیا سعادت مین اس آیت کے تحت مین لکھا ہے کہ دل مین کسی سے کینہ پیدا ہوتا ہے تو تین حال سے خالی نہین - ایک یہہ کہ شخص اپنے نفس سے جہاد کرے تا اس سے احسان کرے یہہ درجہ صدیقون کا ہے - دوسرا یہہ کہ نہ نیکی کرے نہ بدی یہہ درجہ زاہدون کا ہے - تیسرا یہہ کہ اس سے بدی کرے یہہ درجہ فاسقون کا اور ظالمون کا ہے - جب کوئی شخص تجھ سے بدی کرے تو اسکے احسان کرنا درگاہ الٰہی مین بڑے تقرب کا سبب ہوتا ہی - اگر استقدر حوصلہ نہین ہے بخشنے کا تو عفو کی بڑی فضیلت ہی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ تین چیزین مین جن کو قسم کھاکے بولونگا ایک یہہ کہ مال خیرات سے کم نہین ہوتا صدقہ دیا کرو - دوسری یہہ کہ کوئی ایسا ہوگا جو کسی خطا بخشا ہو اور حق تعالیٰ اسکو بڑی عزت قیامت مین نہ دیوا ہو تیسری یہہ کہ جو کوئی گدائی اور دریوزہ گری کی عادت ڈالیگا حق تعالیٰ افلاس مین اسکو گرفتار کریگا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کبھو مین نہین دیکھی کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے کام کے واسطے

تین گھوڑے تھے اور دو ہزار پیادے ہزار
سات سو پیادے بہ فصلتوں آشکارہ
مقرر ہوئے ان کے جب پیچھے ہیں آ
وہ قبیلہ اُسکے غطفان سے ملا
اور سو اُسکے قبیلے دو سو کے
چو طرف سے آہستہ آہستہ ملے
سب قبایل کے ملا کر کل شمار
ہو گیا جملہ مقرر دس ہزار
یہ خبر سنکر امام الانبیا
آپ بھی لشکر کی تیاری کیا
غازیان تب جمع آئے سہ ہزار
انمیں گھوڑے تیس تھے سب شہسوار
ہی مدینے پاس کوہ سلع نام
لشکر اسلام وہان آ کر مقام
کثرت کفار سے ای ہو شیار
پائے کچھ تشویش اصحاب کبار
تب کہا سلمان فارسی نے اے رسول
یا رسول اللہ ہے مشورت محتشم
کہ زیادہ وہ دشمان ہوتے ہیں جب
کھودیں گرد شہر خندق بیچ
شاہ کو تدبیر یہہ آئی پسند
وہی اجازت الکہ تب ہو خوشمند
بعضے اطراف مدینہ ای خبیر
تھے عمارات مکانات کثیر
لشکر کفار کو پس بے خطر
اسطرف ہرگز نتھا ممکن گذر
سلع جانب ایکمیدان اتھا مگر
کھودنے لاگے ہیں خندق بھی وہاں
کہ اتھا رشخص ملکر مومنین
یہہ مقرر کر دیا شاہ بشیر
کام میں خندق کے بالنفس نفیس
کھودیں اب چالیس گز تک ہیں
تب ہوے ظاہر نشانہا کرامات
آپ بھی داخل تھا سر در آنیس
جا کے ہم عرض سرور کونین سب
لایا پاس تشریف وہ عالیجناب
اور فرمایا دے ہیں اب مجھے
کیلیان سے شبہ ملک شام کے
تشنہ کہا اللہ اکبر کے گمان
بھکھو فارس کے ملے اب کیلیان
واقعی ایسے ہی ہینگے وہ سبھی
ہی قسم حق کی تو ہے حق کا نبی
ہی قسم حق کی میں اب کہتا ہوں
دیکھتا ہوں اُس جگہ میں سر بسر
کرای لڑکی کیا ہی وہ ایمان
پاس حضرت کے وہ تب لائی دوان
کہا اے پر سبز ہی چھوہارے کھجور
وہ تھے اتنے ہی کہ جتنے ہی تھے غور
آہ تھی خاوند کثی مرد کتاب
یوں ہی اس اسلام کے لشکر کو سب
کہ خبر دیتا ہی جابر با صفا
ایکدن میں جا کے عورت سے کہا
لائی وہ یک صاع جو گھر میں جو تھی
اور لائی بچہ یک بکری کا بھی
اور کیا یہہ عرض ای شاہ ہدا
ذبح یک بکری کا بچہ میں کیا

عقاب کئے ہوں - پر جب کوئی شخص خدا کا کام ترک کرتا تو اُس سے بہت خفا ہوتے - اور جب دو چیزیں میں آپ کو اختیار دیتے تو جو بات خلایق پر آسان ہوتی اسکو اختیار کرتے مگر یہہ کہ اُسمیں معصیت نہو - عقبہ بن عامر نے کہا ہے کہ حضرت میرا ماتھا چوم کر کہنے لگے تجھے میں خبر دوں کہ بہترین خلق دنیا و آخرت میں کیا ہے وہ یہہ ہے کہ کوئی تجھ سے قطع محبت کرے تو اُس سے دوستی کرے - اور جو کوئی تجھے محروم کرے تو اسے عطا دیوے - اور جو کوئی تجھ پر ظلم کرے تو اسکو عفو کرے - اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ سے پوچھے یا الٰہی تیرے بندوں میں کون تیرے نزدیک عزیز تر ہے بولا وہ جو باوجود قدرت انتقام کے عفو کرے - اور فرماتے ہیں کہ جنے ظالم پر بردہ کر لیگا اُسنے اپنا حق لے لیا - اور فرماتے ہیں کہ لوگ جب قیامت میں اُٹھینگے منادی آواز دیگا کہ اٹھو جسکا اجر اللہ پر ہو آج اُسکا بیڑا پار ہے - کتنے ہزار آدمی ہونگے جو لوگوں کی خطا بخش دینے کھڑے اُٹھینگے اور بغیر حساب کے بہشت میں جاوینگے - معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ غصے کی حالت میں صبر کرو تا تم کو فرصت ملے اور جب فرصت پائے اور تادیر ہو سوے تو عفو کرے - نقل ہی کہ ابن مسعود کا مال چوری گیا لوگ چور کو لعنت کرنے لگے اُسنے بولا یا الٰہی اگر چور حاجت سبب سے میرا مال لیا ہی تو اسکو مبارک ہو اور اگر معصیت کی دلیری سے لیا ہے تو یہہ اُسکے گناہوں کا آخر ہووے فضیل نے کہا ہے ایک شخص کو جسکا مال چوری گیا تھا طواف کے وقت دیکھا کہ رو رہا ہی - میں پوچھا کیں تو یہود کے واسطے رو تا ہی - بولا اس واسطے روتا ہوں کہ میں ٹھہرا لیا کہ وہ قیامت میں میرے ساتھ کھڑا ہوگا اور کچھ عذاب و عکایش رفت نہوگا - مجھے اُسکے حال پر رحم آتا ہی - اور انجیل میں مذکور ہے کہ جو شخص اپنے ظالم کی بخشایش خدا سے چاہے شیطان اُسکے پاس سے بھاگ جاویگا - پس چاہیے کہ جب غصہ ظاہر ہو تو عفو کرے - اور کاظمون میں مذکور ہے کہ جو شخص غصہ ظاہر ہو اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یا عائشہ جسکو نرمی کی صفت سے بہرہ مند کیے ہیں اُسنے دین و دنیا سے بہرہ ور ہوا - اور جسکو محروم کیے ہیں دین و دنیا کی خوبی سے محروم رہا اور فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے - اور جو کچھ رفق کرنے سے دیتا ہی سختی سے نہیں دیتا - غرض عفو کرنے اور بدلے سے درگذرنے کی فضیلت میں بہت سے آحادیث و آثار آئے ہیں -

یک از انجملہ روایت ہی صحیح
آئی جابر سے بخاری میں صریح
ایک بن ایسا بڑا آیا پتھر
بول بسم اللہ سالار عرب
ضرب بسمل سے کیا ایک ایسا چوب
تیسرا حصہ وہ پتھر کا پھٹا
ہی قسم حق کی یقین ای باشعور
شام کے اب مرغزین کو دیکھتا ہوں صاف
ضرب دوسرا پھر کیا ہی جب تبھی
ہے قسم حق کی مکانات بلند
اب مدایں کے دسے ہیں مجھکو چند
اور بیاں اوصاف اُنکے کیا
کہہ کے بسم اللہ پھر مارا ہی جب
باقی پتھر بھی وہیں پہونچا ہی تب
تب کہا اللہ اکبر شاد باش
جون ہی بولا کرم سے اپنے رب
آئی یک لڑکی لے یک کھجور
اسکی امت کو دیا وہ ملک سب
یک بچھا چادر وہ تب لائی دوان
اہل خندق کو وہ بلوایا ہی سب
نقل ہے اُس جنگ میں آیا نکل
حکم فرمایا ہی سبکو کھاؤ اب
باوجود اُسکے وہ سب بہر خدا
پیٹ بھر کھایا ہے سب از فضل رب
کیا ہی تیرے پاس کچھ کھانے کی شی
کام میں خندق کے بس مشغول تھا
میں کیا چون فوج جملہ اسکیلئیں
یہہ روایت آئی جابر سے صحیح
اور جو گھر میں مرے یک صاع تھی
بھوک کا میں سخت بے کیہا اثر
اور جو گھر میں مرے یک صاع تھی
جلد میں حضرت کی خدمت میں گیا
ذبح یک بکری کا بچہ میں کیا
دو جہاں میں مجھکو کہیے بہرہ مند
پھوڑنے طاقت نہ پایا کوئی بشر
تب کہا اللہ اکبر مصطفےٰ
تو نے تسر احصہ اور یک چھوہارہ ہی
تب قسم کہا حق کی سلطان نے کہا -
اب ہے مجھکو میں کے کیلیان
اسکو بولا شارع روز نشور
پیٹ بھر کھایا ہے سب از فضل رب
کام میں خندق کے بس مشغول تھا
یہہ روایت آئی جابر سے صحیح
بھوک کا میں سخت بے کیہا اثر
جلد میں حضرت کی خدمت میں گیا
دو جہاں میں مجھکو کہیے بہرہ مند

اِس لئے مقدار سے آگاہ کیا
تا بہت یارون کو نالا و بلا
آئو جا بر کے گھر ای مومنو
ساتھ لے اپنے محابہ کبہزار
تم دونو ملکر کیا وُ روشیان
مُجھ سے ایسے دس سُنہ سے کثیر
مَہ تمام عمر دو نور البصر
مین ہون حاضر نہ بھیجے بیگان
گھبرا ہُوا مہاڑی پر چڑھا
اور گرہ اس بھید کا کھولی نہین
کرتا ہون ای رسولِ کائنات
ہر دو غائب ہین وہ جا نہین گیا
اور دِکھائی اُنکے لاشون کو ہم
تب ہوے زندہ وار فضلِ خدا
قصہ یہہ مذکور ہی تطویل سے
ہو گیا جو جیش دہمین ہی تمام
جا کے انبائے قریظہ سے ملا
تا کرین پند و نصیحت اُنکو جا
جب کئے یہ پر یہہ بلوائے عظیم
شہ کے خیمے کے نگہبان تھے نشب
داد بس اِس شجاعت کی دیا
دیو ہکو اُسکی لاشِ نابکار
کہ جو بھاری تھا ہزارون مرد پر
پھر کہا وہ نے اُسے شاہِ ہدیٰ
اور حمائل کر اُسے تلوار خاص
ڈال کٹ کر زخم کھکھہ پر ہُوا
مرتضیٰ نے کر دیا اِسکا تمام
یون کیا ارشاد وہ لاانزناس

روایت

پس کئے ترتیب اون کو لوا

گوشت اور آٹا نہایت کم ہی جب
اور کہا ہی مجھکو وہ شاہِ خیبار
پس خیبر و دیگ ہم لاتے شتاب
اور دیا کر دیگ سے سالن مگر
پس مہاجر و مدارج و دیعان
پدر کو دیکھے تھے اپنے جبکہ یقین
باندھ چہوٹے بھائی کو تب پشت پا
دورتی مان بھی بہاڑی پر گئی
تا خلل نا ہو ضیافت مین کہین
پوچھا ہی جابر نے تب شاہ جہان
شاہ فرمایا کہ ہے حکم خدا
آہ تب جابر بے ہوے اختیار
باقرا آگاہ ای مُنہ خندہ پے
یون حوالہ وہ شواہد کا دیا
پس ابو سفیان سردار قریش
اور اونکو ور غلایا جنگ پر
وے نہین مانے نصیحت کو مگر
اُنکے رب جبار سُن شاہِ جلیل
قصد خیمہ کرتے ہر شب کا فران
حق مین اُسکے کر دعا شاہِ زمان
شاہ فرمایا ہے لاشِ اُسکی نجس
اور پکارا آہ کوئی بہر جنگ
پھر پکارا وہ تو جا مانا قصے
اور دعا مانگا ہے ہاتھ اپنے اٹھا
وار جب سر پر کیا شیر خدا
دیکھہ اُسکا قتل و سر کے کافرین
کہ شجاعت حیدر کرار کی
سب قبایل متفق ہو ایک روز
بد دعا پس یون کیا حق کا رسول

تا بہ ہلاکت اون کو نالا و بلا
ساتھ یک عورت کو لیکر بیگمان
دیگ تھی پُر جوش و باقی خیبر
حضرتِ جابر کے تھے تب دو پسر
بولا مجھ سے اُسے ای بھائیجان
ماں سے اپنے ڈر کے وہ بھائی برا
اور کسی سے راز یہہ بولی نہین
ہر دو فرزندان کو لے جابر سات
وہ کہی تو بول یون حضرت سے جا
تب کہی سب حال وہ بار دو ہنسم
جا سرانے شہ کیا اون کے بدا
کہ شواہد مین یقین تفصیل سے
الغرض جا کر کہ خندق کا تمام
اور ہو دی ابن اخطب بے حیا
تب کئی یارون کو بھیجا مصطفےٰ
یون اکٹھا ہو کے کفار لئیم
یک محابہ کی جماعت یا اوب
نقل ہی اُس جنگ مین شیر خدا
کافران بیس درہمے وس ہزار
ایکدن گھوڑا کدا ایا عسر
پھر پکارا وہ یہہ چاہا حکم تب
اُسکے سر پر باندھ کر دستار خاص
ڈال پر اپنے علی اسکو لیا
اور یہہ سمجھا کہ وہ کافر کا کام
جی بروں از حیطۂ عقل و قیاس

روایت

ہو گئی تھی جنگ مین از بس قضا

جب سُنا اِس عرض کو شاہِ ہدیٰ
اور فرمایا نگہہ رکھو حنیف
حکم عورت کو مری ایسا کیا
یون شواہد مین لکھا ہی دیکھئے
ویکھہ یہہ حالت ہوی حیران وہ تب
اور آرا کنبل ہین کر دی تیار
وحی سرور پر ہوی حق سے نزول
کہتا ہی یہہ قصہ لاکر مختصر
کہ دعا کر حق مین اُنکے ای رسول
لیک آخر عہد شکنی کر دے
پس یہہ انبائے قریظہ کے ہوے
زید کے ہمراہ وے تیس نفر
اور ہی دس راقوال تا ئیس نفر
ایکدن نوفل نے گھوڑا کدا
یہ تم دیکھو اپنے لا کلام
اور مانگا حکم از شاہِ ہدیٰ
پھر کیا ہے جدوکد از بس علی
اور کہا تکبیر با صوتِ بلند
الغرض اس جنگ مین شیر خدا
عشر تک اعمال امت کے مرے
آہ ظہر و عصر مغرب کی نماز
ملاء اللہ بیوتھم نارا کما شغلونا

عن صلوٰۃ الوسطیٰ العصر

کہ کہا کوئی مجو دھلی ہو کے — ظہر یا عصر ب عشا بیٹھے کہے
ہی وہ یکسر فضیلت کا سبب — جو کیا افسوس اُسپر شا ب ب
دیکھی سعد ابن معاذ باوقار — جا رہا تھا ایک بکتر پہنکر
جلد جا تو مل نبی سے امی سیر — مین کہی تب اُسکو دی قدکی سیر
حکم کرتا ہے جو چہتا ہے خدا — اُسکے بے خواہش نہین کچھ ہوگا
رگ یہی وہ کونی ہین کہ ایکی کٹ جات — ہین کہا کرتے جسے عرق النسا
مرض یک ق النسا ہوتا ہے جو — ہی وہ اس ہی رگ سے متعلق
یون دعا کرنے لگا فی الجلال — مجھکو کوئی قوم سے جنگ و جدال
جنگ اگر باقی قریشون سے ہے — مین جہاد اُسکے کرون رکھے مجھے
موت مجھکو تو دے ہرگز شتاب — حق کیا اُسکی دعا کو مستجاب
پھر و سنگلن چار شنبہ تین روز — درمیان ظہر و عصر ای غفور
یہہ دعا ابن ظفر نے کی ہے ذات — دیکھ لایا ہی یہ بنو ع الوفات

جب کیا امر در بدر کا فیصلہ

اور یہہ بھی آئی ہی دوسری دعا — ہم نہایت رنج مین ہین صبح و شام
اور کئے جب عرض یون آنکے تمام — کر اجابت اپنی رحمت سے خدا
الغرض اُس شاہ عالم کی دعا — اور بجھا دیتے تھے آگ انکی ہی
یہ تھین دیر دون کی اکھاڑ انکے تھی

یا ایها الذین امنوا اذکروا نعمت الله علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیهم ریحا وجنودا لم تروها وکان الله

یون لکہا تفسیر مین شیخ عما — بما تعملون بصیرا اذ کنتم من فوقکم الله المؤمنین القتال وکان الله قویا عزیزا

یون ہی مرتے کافرون اُس دم ہوے — رحمۃ للعالمین سے شاد جب — سخت تھا یہہ باد باد حاد سے
الغرض وہ وقت جب آیا قریب — اُسکی رحمت گھیر لی عالم کو سب — اور لگی پڑنے کو منھ پر انکے ریگ
بھاگنے لاگے شباشب کافرون — اور بھی آتش گرے دیر تھی — چھوڑ دے اپنے وطن بار گران
سال آیندہ مین جو اسی ہا صفا — شاہ فرمایا کہ پھر بار دگر — قصۂ صلح حدیبیہ ہوا
اور شہادت پائے جسمین محکم کام — فتح مکہ سال ہشتم مین ہوا — انور رضوان خدا ہو الدوام

روایت

اس مہینے مین ہی شاہ انبیا — جنگ پر قوم قریظہ کے گیا
حکم ہی کا جلو ب بیدرنگ — اور کر و قوم قریظہ ساتھ جنگ
ایک خچر پر وہ تب اسوار تھا — زین پوش اُسپر تھا دیبا کا نرا
تھا علم بردار حیدر شیر — سیدھے واون شکے مدان غ
سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو — پوچھے کرنے دی خبر تا کو ہو

روایت

دہلوی نے بولتا ہی ای فصیح — کہ ہوا اس خبر سے ثابت صریح
یہہ خبر پاتے ہی زبر کیا ارشاد — دے کہے ہر یک زرہ کو بہتیار

روایت

جنگ کو تاہ تھا وہ بکتر اتعد — دست اور پا باندھ آتے تھے نظر
سعد گر یک پہنتا بکتر ترا — دیکھتے اُسکے دست و پہ تھا بھلا
الغرض ابن معاذ باوقار — آہ آیا جبکہ خندق کے کنار
اور ہوئی اندام بھی کہتے ہین جسے — اُس سے ہر ہر عضو مین شہ ہی ایک
الغرض ہر رگ ہی جب کٹتی ہو جان — سات رگ کا خون ہوتا ہی روان
دوست ترا یسا نہین ایسا ہین — جسطرح ہو باد یش متکین
جنگ اگر باقی ہو اس قوم سے — زخم سے ہی یہ شہادت دے مجھے

بنو قریظہ کا غزوہ

یعنے اگر غزوہ خندق سے جب — فارغ ہوئے شاہ عرب
ہی قسم حق کی ابھی اس شہر پر — شہر کو تا ہون کبھی مین نے کھا
بولکر جبریل جب یہ سا گیا — شہ مدینے مین ندا کروا دیا
چلو انصار و مہاجر سب ہزار — ساتھ تھے جنکے گھوڑے بیشمار
دے کہے اب وہ یہ کہان آ — حکم یہہ پہنچا یہان آگے گیا — جبکہ وہ خچر پر چڑھا تھا وہ یقین

کہ نماز عصر ہی وسطی ہے صاف — پر کئے جو عالمون نے اختلاف
اور وہ تخصیص فوت عصر کی — جو حدیث اندر نبی نے ذکر کی
عایشہ فرماتی ہی با درد و سوز — غزوۂ خندق مین یہ آکر نزول
والدہ تب سعد کی تھی میرے پاس — وہ کہی بیٹے کو اپنے حق شناس
سن یہ تم سعد بولی ای خبیر — وہ لگی اکھل پڑا اُسکے ای خبیر
ایک کاری فرنے چلیا یا اسپہ تیر — ران مین ہو تو نا اسکو کہین
پشت مین آہر اور اکھل جات مین — زندگی سے اپنے ہو ما یوس تب
تیرا اس رگ پر لگی ہی اکو ب — کر وہ پیمر کو جسلئے ترے
اور از قوم قریظہ رشت خو — رنج دے اُسکو نکالے شہر سے
نقل یون کرتا ہی جابر خبیر — انکھ میری جب تلک ہندی نہ ہو
حق کی اُسکی دعا مین ب قبول — غزوۂ خندق کے ایام خبیر
کر دیا کفار کو خوار و ملول — اُجلے خچر پر جو چڑھا تھا وہ یقین

الغرض قوم قہر نظیر پر جب
کہ چلا کرتے ہیں ہم بھی اختیار
ہم اوتھا ئے تمام تھا زہ شہیار و مال
کہ محمدؐ ہے نبی اللہ کا +
پس کہے ہیں جب وے قلعے پر رسول
آ کے بزار و بانسو تلوار تھے
اوس کے ساتھ مسلمان بے ہر اس
عہد شکنی سے وے اپنے لا کلام
تھا جو سعد ابن معاذ باوقار
پس بلا بھیجا اُسے شاہ خیار
رُو طبع کے پاس جب پہنچا وہ آ
یون کہا پھر اسکو شاہ ہجرؐ
کہ جو ہیں لوگ یون کریں وہ اب قبول
سعد بولا حکم میں کرتا ہوں اب
شہ کہا تب آسمان اوپر اب
دے یہود و نکو رکھایا قید کر
ایک پہنا تھا گلابی وہ قبا
پھائر کر وہ جان کیا تھا بچیا
دل کو کفر و شر سے نور انہیں
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

ذکر ہی تو ریت ہیں جگہ کا یہاں
اُسکو یون پوچھا ہی سالار عرب
لوگ بولے کہ ہیں ہم اُنکے ڈر
اُنکا سامان اور اولاد و زناں
گرچہ اُسکا زخم سوکا تھا بچا
اور جنازے سا تھ اسکے باوقار
سال ششم میں کیا ہی صلح
سات سو اصحاب کے خن کا رسول
مومنان اُنکے نہ متعرض ہوئے
اور ربیع الاول ہی میں

اور پندرہ روز تک ہی مور
جسقدر راہ شان اُٹھا ئے کے کال
حکم بھیجا انکو سالار عرب
اب چلو ایمان پر لائیں ہم
ناتھ سب مردو سکی گردن پر نیم
تین سو بکتر تھے نیزے دو ہزار
قینقاع کی قوم مکسیری شریف
شاہ فرمایا کہ وہ جو اختیار
متفق سب رائے پر اُسکے ہوئے
آیا جب نزدیک مسجد دو ہمار
اُسکو فرمایا رسول اللہ نے
اور یہود و نکی سفارش میں زناں
اور تھا تاجدار شاہ عرب
اور زن و اطفال کی انکی تمام
حکم پس میںنے ہی تو ہی کیا
قتل کروایا ہی سبکو بعد زاں
قتل بعد از اپنے تا کوئی نہ رہے
بولا میں تیری عداوت سے کبھو
اول ہجرت میں اس سرور کے پاس
پس علے مرتضیٰ نے ذوالفقار
ہی یقین حالانکہ تجھکو ہی گماں
اسلئے جاتا ہوں بروین یہود
انمیں ریحانہ بنت خنفر
زخم اُسکا پھٹ گیا بقتیل قال
اس برس میں ہی بلال نیک حال

بہجرت سے چھٹوین سال کا احوال ذات الرقاع کا غزوہ

تخلی میں جا کر کیا ہی جنگ قتال
اور مدینے کے طرف ہجرت کیے
بھی ہوا غزوہ بنی لحیانکا جان

جمع آئے تھے کے کافر دمان
قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہان

بنو لحیان کا غزوہ

اِس قبیلے سے ہی عاصم و خبیب
آہ جو مارے گئے تھے بافریب

شاہ تھا اُن پر مواصر سخت تر
شہ نہیں راضی ہوا اب ہیچ پر
کعب جو اُس قوم کا سردار تھا
وے کہے ایمان نہیں ہم لائینگے
ناتھ اُنکے باندھ کر گردن پر سب
قوم ابناء و قریظا ئی عفیف
جونکہ بخشا انکو ای شاہ عرب
تا کرے اسبا ہیں وہ حکم جو
غزوہ خندق میں سعد با صفا
کر طرف سر دار کے اپنے اٹھو
سعد بولا حکم انی شاہ خیار
سعد نے اسطرح تب انکو کہا
سعد پوچھا کیا اوہر بھی ہر قبول
اور اُنکا متاع و مال زر
دختر حارث کو گھر ای با صفا
لائے جب نزد شہ عالیمقدر
دیکھ اب تجھکو کیا میرا اسیر
کہ محمدؐ ہے وہی پیغامبر
کعب بعد اسکے لائے جلد تر
وہ کہا بیشک ہی تو حق کا رسول
تھے وہ مقتولان تمامی چار صد
اس مہینے میں ہی سعد با صفا
تب کیا ارشاد شاہ انبیا
چار سو شخص سے ای باخبر

رعب اُنکے پر گیا دلمیں تمام
پھر کے بھیجے ہیں پیام اوپر پیام
اسطرح انکو وہ میں کہینگے
ملت اسلام میں ہیں جائینگے
جبکہ قوم اوسکے تھے حلیف
یون حلیفوں کو ہمارے بخش دے
کیجیو ایسا ہی تم ای اسیو
ہو کے زخمی جب یہاں آیا تھا
سب اوٹھے اور لا اٹھائے سعد کو
حق کو اور حق کے نبی کو سارا
تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا
تب کہا مقبول ہے بیشک رسول
مومنان تقسیم کر لیں برابر
لائے جب نزد شہ عالیمقدر
پروبال خوف و خطر تجھکو خدا
ہاتھ کو گردن پہ اُسکے باندھ کر
شرف الدین میں کیا ہو تا قبول
عذب اللہ علیہم تا ابد
دار دنیا سے یقین رحلت کیا
موت سے اُسکے بلا عرش خدا
شرف ایمان سے ہوا ہی بہرہ ور
غزوہ ذات الرقاع ای با خبر

یہہ خبر سنکر وے بھاگے خصال
اور صلوات الخوف شاہ انبیا
ورد و غم میں انکے تھا سرور دام
اور بہت دکھتا تھا فکر انتقام

پس وے ہمراہ وہ سو غازیان
اور نو لیمان سے جب یہ خبر

اس قبیلے کے ہوا جانب وان
بھاگ کو ہوئین ہوے ہین منتشر

اس مہینے مین ہی اہل دغا
آگے غابہ مین وہ کافر پہونچے

ذی قرد کا بھی ہوا غزوہ ہوا
ہی جو یک جگہ مدینے کے قریب

سلمہ بن اکوع اور دو سرا سباع
آئے تھے اُسدن وہان پانی کے پاس

جب چلتا اُس پہ کوئی بے جیا
تنگ اگر اُس سے یکسر کافران

بھاگ گئے تھے جو ہو کر دو سو سوار
ڈالنے لاگے ہین تیر ہر زمین

تاوہ مشغول ہوا اُنھانے مین لگے
وہ جو بھیجا تھا یہ باح کو جلد تر

سرور عالم کو تا دیوے خبر
جب وے کفار فزارہ ای میان

رخ کے سلمہ کے اوپر آوہان
کہتے ہی سوار وہ کدھر ہین

بھاگے لاگے ہین کفار ہین
ای برادر جلد مجھکو چھوڑ دے

تو نہ ہو مانع شہادت سے مجھے
پر نہین تیر وہ ہوا وہ کارگر

وہ چلایا اک تیر تیر جب مگر
وہ ہین تیرے داخل دوزخ ہوا

بوقتادہ اُسکے گھوڑے پر چڑھا
خوش سلمہ سے رہا پھر ہین بحال

تنگ ہو بھاگے ہین اُس خر زنت حال
ذی قرد پر ہین پہنچے پھر کے آ

لشکر اُترا تھا وہین اُس شاہ کا
سلمہ ہی بہتر پیادہ نامور

حق جزا دیوے اُنھین شام و سحر
طول ہی تفصیل اُنکی ای امین

اُسکی گنجائش نہین تنگی ہین
واسطے عمرے کے نکے کو چلا

ساتھ پندرا سو صحابہ تھے بجا
جبکے ہین اہل مکہ یہ خبر

تب قبایل کو بہت سے جمع کر
سامنے سے شہ کیا اُسکے گذر

پر زہ خالد کو ہوئی ہر گز خبر
چاہ تھی یک اُسمین تھوڑا آب تھا

کھینچے کھینچے دو ول وہ آخر ہوا
ہو گئے سیراب سارے تشنگان

آدمی اور جانور خر و کلان
آگے سرور کے کہا وہ بید رنگ

کیتان رکھتے ہین تجھ سے سو ہم جنگ
مین نے آیا ہون نہین اُنسے خطر

وہ قریشون کو دیا جا یہ خبر
شاہ عرہ سے وہی فرمایا

فاصد اول سے جو فرمایا تھا
قیصر و کسریٰ نجاشی سے ملا

آنکے دربار وہین جا اکثر رہا
جب محمد تھوکتا ہی بر زمین

دور کر لیتے ہین یاران جلد تر
تو ہو رگ قوم ذی عزت ترا

دور تر تا ہے تا کہ خود لاوے بجا

جس جگہ مین تھے صحابہ پانی پر
ہو گئے تھے وہ مقتول و اسیر

کر کے پس وہ دن اقامت وہانی
ہی ہونا یا چوطرف انکو سبھی

ذی قرد کا غزوہ

شاہ کے چالیس تھے رسالے ملا
قتل جو رہ گیا کو بھی اُنکے کیا

سلمہ بھیجا ہی رباح کو شاہ پاس
خود کیا جلد بھیجا اُنھون کا سر اس

تیر سے زخمی اُسے کرتا ہوا
یون ہوئے زخمی بہت سے کافرین

اُشتران سو مدینہ جلد پھیر
پھر کیا بھیجا اُنھون کا وہ دلیر

وہ نہین تیرے اٹھانے مین لگے
بلکہ اُنکو مارتا ہی چل دیا

اُنکے سر و رنے ہی کر دایا ندا
ہو گا اب سوار ای خوچ حدا

پیچھے ایسے مین سوار شاہ کے
جو مقدم شاہ کے لشکر کے تھے

جلد سلمہ کو سے پائین آ
باگ گھوڑے کی پکڑ اُسکو کہا

چھوڑ والا اُسکو سلمہ ای پسر
جا گرا وہ لشکر کفار پر

پایا اخرم نے شہادت کا وقار
وہ ہوا اخرم کے گھوڑے پر سوار

پھر کیا سلمہ نے پیچھا ای میان
نیچے یک چشمے کے اوپر کا فران

نفقا یون کرتا ہی سلمہ مدار
مین نے تنہا تا اُنکے لشکار

تب کہا خوش ہو کے سالار انام
کر سوار وہ مین ہمارے لاکلام

شہ وہان رہ ایک شب اور یکروز
پھر دیئے کو ہوا روانہ فروز

حدیبیہ کا غزوہ

ذو الحلیفہ مین وے پہنچے ہین جان
باندھے ہین احرام عمرے کا وہان

ساز و سامان کر کے بہر کار زار
آتے تھے بلد مین اگر اُنکا گذار

لشکر اسلام کی گرد و غبار
چشم مین پڑتے ہی اُسکے کر فرار

تشنگی سے لائے ہین فریاد جب
تیر یارو نکو دیا یک شاہ تب

جبکہ تھا پانی وہان کم بالضرور
معجزے ایسے بہت پائے ظہور

اُسکو فرمایا رسول ذو الجلال
مین نہین آیا ہون از بہر قتال

اور یون بولا کہ بہتر ہے یہی
تم زیارت سے نہ مانع ہو کبھی

عرہ مکو ری آنکے سے شہ کا ادا
دیکھ کر یار و ہی کرتا تھا عجب

کوئی خادم اور مصاحب کو کہین
مین کسی سلطان کے دیکھا نہین

اور تبرک جان کر لیتے ہین بال
اپنے منہ اور چشم پر دیتے ہین مل

اور سخن کرتے ہین اُس سے نرم نرم
اُسکے چہرے پر نہین کرتے نظر

منوفت ہی انکی ماگا از خدا
پیچ اُس شاہ کیا اون پر دعا

پر کہین انکا نہین پتا لگا
بس کیا رجعت شہ ہر دو سرا

تھا یقین یہ ایک کافر بد صفات
بلکے اسوار اونکو چالیس ہی ساتھ

اور ابو زہر کے پسر کو قتل کر
بھاگنے لاگا ہے وہ مردود خر

پہر پیادہ اور تھے سب سوار
مارتا تھا اپنو تیر ہر بار بار

اور چڑھ جانا کھوہ کو پر
پھینکتا تھا وہ سوار اون پر پتھر

پھینکنے لاگا ہی انپر تر و سنگ
وے سوار ان جان سے آئے تنگ

جب پڑا ایک پہر دن ای ہرا
آئے کفار فزارہ بر مدد

سات سو اصحاب کو لے اپنے ساتھ
جلد نکلا تھا رسول کائنات

پیش روا ہین تھا اخرم با صفا
اُسکے پیچھے بو قتادہ تھا بجا

سر کرتا آوے سالار اسم
یون کہا سلمہ کو اخرم نے بہم

جو عیینہ کا پسر تھا یک سوار
آپ یہہ نیزہ چلایا ایک بار

بو قتادہ جلد تر تب پھینچ کے
پھینکے نیزے وہی مارا اُسے

دو فرے ہین جادہ چشمے کا تمام
پانی پینا اُس سے چاہے ہے تمام

شام تک لگا یقین پھچا لیا
آئے نیزے تین و گھوڑے لیا

بو قتادہ ہی یقین تہہ سوار
اوپر پیادہ ہین ہمارے آشکار

اور اس ہی سال شاہ با شرف
ہی بہت بھیما سرایا چوطرف

اور اس ہی سال سالار دین
شہر ذیقعدہ کے غزے کو یقین

اور اونٹون کے گلے مین ایمان
فعل لگائے بدی کا کر فشان

لے دو صد اسوار خالد بن ولید
راہ مین اُترا تھا اُکے ای سعید

جا ملا در فوج کفار لعین
اور حدیبیہ مین اُترا شاہ دین

چاہ مین اُسکو جتائے حکم سے
جوش کرنے کو لگے ہین تب حجر

الغرض در فوج کفار لعین
تھا بدیل ایک مراعی مشن مین

بلکہ کعبے کی زیارت کے لئے
اور عمرے کی سعادت کے لئے

بھیجے پھر عروہ کو نزد یک رسول
کافران سے تا کہ ناکر قبول

کہ مین اکثر بادشاہون سے ملا
پس قریشون نے تبھی جا کر کہا

جو بجا لاتے رہین ایسا ادب
جون محمد کے صحابہ با ادب

حکم جب کرتا ہی کوئی کام کا
کہ وہ ادنیٰ شخص سے ہووے ادا

اور وضو کرتا ہی وہ بے نیب
ایک پر یک جا جلون کرتے ہین طلب

مارے جانا انکا رہنا ہی قریب
اوپہ پیتے ہین وہ پانی جو خوش نصیب
بالی کے پیش دستی سے جبکہ سے

مصطفےٰ چہتا نہین ہے جنگ جب
تم نہو مانع زیارت سے بھی اب
بات یہہ بھی ناپسند کرکا فران

شاہ فرمایا کہ نون کو اتحاد
دیکھہ آن نونون کو وہ رونے لگا
اُسکے آگے تلبیہ کہتے جاؤ

منع انکو مت ذیارت سے کرو
خوف سے تم حق تعالیٰ کے ذرو
دے نہین ہرگز کہ یہہ بھی قول

کافران بولے رسول اللہ کو
ہم نہ آنے دینگے کہ مین کبھو
پس ابان ابن سعید ای نامور

بولا ابوسفیان سے عثمان وہ پیام
اور صفا دیدہ تر یشون سے تمام
نکلے یہہ سے وہ بھی نہین راہی ہوے

تاکرے جب تک رسول اللہ طواف
مین بھی ہرگز نا کرون واللہ طواف
کافران اسبات سے سرپہ تم گئے

جب اقامت انکی ہوئی تکے مین طول
ہوئی خبر مشہور مرفیع رسول
کہ کے کفار عثمان کو شہید

تیر زیر شجرہ وہ بیٹھہ تب
اپنے یارون سے کیا بیعت طلب
تارہین وے جنگ مین ثابت قدم

موت پہ سب کو اپنے وہ بلا لیا
اپسید ناہتہ رکھہ بیعت لیا
بیعت رضوان یہی ہے ای پسر

خبر بیعت سنکے کفار لعین
مضطرب ترسان ہوے بین بین
اور سہیل ابن عمر کو بھیج کر

یہہ بھی تہی ایک شرائن شرطون کی
ایک برس سے نہ رکھین دشمنی
جو قبیلہ چہتا ہی خود بیگمان

بولے ہین قوم قراءو کے سب
مصلحےٰ کے ہم رہین دبے مین اب
اور ابنائے بکر بولے سبھی

ہم نے مکہ کر کے خالی دیونگے
تب یا وہ تارہین سہ روز سے
صلح نامہ ہین وہ لکھنے کے تئین

کہ نہین ہم جانتے رحمان کو
نا لکھے نامے مین اس عنوان کو
باسمک اللھم لکھنا ایسین اب

بعد نام پاک شہ کائنات
ہی محمد اور رسول اللہ لکھا
پھر سہیل ابن عمر نا قبول

لکھہ محمد ابن عبد اللہ کر
تب کیا ارشاد سالار بشر
کو بلاشک مین رسول اللہ ہون

مجھہ کو طاقت وہ مسلم کی نہین
ہاتھہ پس تروار پر ڈالا یمین
آپ ہی اسکو مٹا شاہ ہم

ہی معارج اور شواہد مین لکھا
تب علی سے یون کہا حیدر الوغا
کر مرے بعد از تجھے بھی باوقار

قصۂ صفین مین ای نیکذات
صلح جب ٹھہری سعادہ کو ثبات
صلح نامے مین لکھا کاتب یقین

جانتا ہے تنگ امیر المومنین
جنگ مین سے ناکیا تو یا یقین
پس امیر المومنین کو اب ملا

اخر فرض جب صلح نامہ ای کی
ہی حدیبیہ مین لکھوایا نبی نے
تب سہیل ابن عمر کو لا کلام

تب وے کہلا بھیج بوسفیان کو
جلد ملو آؤ ہین عثمان کو
آیا ہے عثمان ذوالنورین جب

باقی نکے کو ہی بھیجا جلد تر
تاکرین مروہ مین قربان ہی پسر
اور جماعت لیکے اصحاب کرام

اور وہ تو لوایا شہ جن و بشر
اپنے سر پاک کو اک بھار پر
تب محابہ کر کے سر از دحام

جب کوئی بیمار ہوے مومنان
وے الکر پانی مین اسکو بیگمان
مین پلاتی تھی وہ پانی بانصفا

پس بدنے کے طرف ہو کر روان
منزل مخالف پہنچا ای میان
سورۂ انا فتحنا کو خدا

بعد مین صلح حدیبیہ کیے
جو طرف شاہ دو کون نامہ لکھا
نامہ بے مہر جب ای باجبر

اور سنہ دو سال شاہ دوسرا
یا شاہ ہو کے نہین ہی مہر
یک نگین زر کی بنایا تا بدر

اُسکو رکھتے ہین تا صبح اکرام سے
اور بڑے ہین وے تجھکان دلیر سے
نا ہین تم سے وہنا پایا بیر

مجھے ابن علقمہ کو بھیجا رسول
جو کہا وہ تان مین ہے کے لاکلام
انکی وہ کرامات عز و احترام

شاہ سے نامل جاؤ قریشون سے کہا
کہ تو گر چہتا ہے اب جیکے طواف
اونٹ قربانی کے ہمرہ لاہین

بھیجا اُن کے پاس عثمان کو رسول
منزل بلدح مین جا کر ای ہم
شاہ کا عثمان پہنچایا پیام

عزت و تکریم تب عثمان کی کر
اپنے مرکب پر اسے کر و اسوار
لیگیا کے مین باعز و وقار

پرستی دیکے عثمان سے کہے
کہ تو گر چہتا ہے اب جیکے طواف
وہ جواب انکو دیا اسطرح جناب

جانے عثمان کو نہین رخصت دیے
اور آئی ہے روایت یک گر
ساتھہ عثمان کے گئے تھے دس نفر

اور اوہ کے بعد رفیقان کا شہید
جب سنا ہی یہہ خبر خلق کا رسول
ہوگیا از بسکہ محزون و ملول

پس کیے بیعت وہ ساکے محترم
جبکہ عثمان نے یہہ بیعت لین تھا
تب کیا یہہ ہاتھہ ہے عثمان کا

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ

حق دیا ہے جسکی قرآن مین خبر
صلح تب طرفین مین رسم لگا
چند خبر ایلچی مقرر ہوگیا

صلح چاہے مصطفےٰ سے جلد تر
اور جو چاہے قبیلہ دوسرا
وہ قریشون کے رہے ذمے مین جا

شاہ کے ذمے رہے لیکر امان
اور یہہ بھی شرط تھی ای باآذ
آوین اگلے سال البتہ جناب

ہم قریشون کے رہین ذمے مین ہی
مرتضیٰ آغاز بسم اللہ لکھا
تب سہیل ابن عمر کہنے لگا

حکم فرمایا علی کو شاہ دین
شاہ بولا لکھہ تو وہنی ای علی
کیونکہ ہے وہ رونق صفا مارکا

کہ قدیمی ہے یہہ دستور عرب
اب محمد کو یہ ہین بقیل و قال
اس لگے کرتے کہو جنگ و جدال

بولا ہم گر جانتے حق کا رسول
غایت عشق و محبت سے علی
یون لگا کہنے کہ وا جنس دلی

اور مقرر ابن عبد اللہ ہون
حیدر و شیخین اور عہدہ صحاب
شاہدی اسپر لکھے ہین با صواب

ابن عبد اللہ کر دیا رقم
مجز صادق دیا جیسی خبر
کام مردی ہی پر اکثر آپر پڑے

کام ایسا ہی پر لگا ایک بار
نام حیدر پر امیر المومنین
کہ عتے مرتضیٰ کو ہین اگر

تب معاویہ نے کہا یون بسر
لکھہ علی ابن ابی طالب بجا
بولا حیدر یہ کہا حق کا رسول

اور بھی اُسکے رفیقون کو نام
شاہ فرمایا نہ آوے ہے مجھے
جب تلک عثمان نہ آوے ہے پسر

انکیتین حضرت دیتا عرب
پس جماعت لیکے وہ شاہ ہدا
بیس ستر آپ ہی قربان کیا

آکے ہین احرام سے باہر تمام
آکے یک بار احکم ذوالجلال
جلد پہنچایا حرم مین سب کے بال

چن لیے تو بہ مبارک سے تمام
نقل یون انام عارف نے کی
چند حو پاک سے مین بھی لی

حکم ہے حق کے وہ پانے تھے شفا
اور حدیبیہ مین شاہ امین جن
نقل کرتے مین کہ بعضے صحابہ

سرور عالم ہے تب نازل کیا
بولے ہین بعضے مفسر ای رشید
فتح مکہ فتح ہے ہی یہہ مراد

فتح خیبر بولتے ہین بعض نے
اور صحابہ مالدار ان سے ہی تھے
یون یقین

پیروانجات ہدایت شاہ سید کائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے سلاطین کے نام شیخ رفیع صمد و پر پایا

اگیا تب عرض جبریل امام
یعنے اللہ اور محمد اور رسول
اسکے تئیں الہام کرتا تھا خدا
شہ جو پروانہ بنجاشی کو لکھا
لکھ لکر اسکو لگا پڑھنے دبیر
انبیا کو اپنے دیکر مجھ سے
اور ہی غالب ہے پیغمبروں پر ہی
جون خدا آدم کو بے مادر پدر
خلق تعالی کا ہون میں پیغمبر
چھوڑ دے تو اب غرور و خودی کو
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر
بعد بسم اللہ ای نیکو طراز
اتحاف پاک صلوات و سلام
نامہ نامی ترا واصل ہوا
سب کتابون حق کے اوپر معتبر
اب ہر فرزند کو بھیجا ہون میں
باب میں امم جمیعہ کے دگر
دوسری ہجرت کے سو جنبش
اور کرے اسکو ہدایہ کو روان
مومنون کو سب بنجاشی جمع کر
پس وہ بی بی اور جعفر جو ہوا
تاج کی ڈبی میں رکھا تھا لگا
دے بجا لاتے ہین انکا احترام
سال ختم ہین مواد و بیانات
اور ہر قل جو تھا سلطان روم کا
اسکو پہنچایا وہ نامہ مرحب بجا
نام سے ہرقل کے پاتا ہی مدد
ہو مسلمان تا سلامت تو رہے
بعد اس آیت کو کہ شاہ انام

پھیر نا سہنا ہے مرد و کو حرام
یہہ تھی صورت اسکی تو اسکو بھیجا
بات اس سلطان کی ای با صفا
وہ عمرو ابن اُمیہ لے گیا
تھا یہی مضمون اسکا ای خبیر
کی ہے تصدیق انکی خود اسنے
اور ہی جبار و متکبر وہی
دست قدرت سے بنایا ہر بشر
تو رسالت کی مری تصدیق کر
سن بیعت اور اطاعت کر مری
دیکھنا اُسکے قدم جا جلد تر
تھا یہی مضمون اسکا بانیاز
رحمت و برکات منلاق انام
مجھکو فخر دو جہان حاصل ہوا
کرگئے تصدیق تیری بیگمان
حکم گر ہو وے ابھی آتا ہون میں
اُسکو پہنچا نامہ پیغامبر
آہ مرتد ہو کے عبد اللہ خسیس
سب ہما جہر کو بھی یونہی لیا مان
شاہ کا مانہ صاحب پاک تر
وہ چرٹھا دحیہ کلبی تھا لگا
اور یہہ تھا نجاشی بادشاہ
ملک موروثی ہی انکی دودمان
شہ نجاز نکی پڑھا اسکی نماز
شاہ نے اسکو بھی پروانہ لکھا
اسکو ثبت ہرقل نے پر سوا کر سنا
کہ جو حاکم روم کا ہی باشعور
حق تعالی اجر دوگنا دے تجھے
اپنے نامے کو کیا تھا اختتام

اور پھیکے جین بحایہ بھی سبھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد رسول اللہ

تخت سے اُترا نجاشی با ادب
بے نیازی ہی اسکو اور غنا
حشر کی دہشت سے بند و بکتین
کہ ہی رُوح اللہ یقین جیسا مسیح
بے پدر قدرت سے ہی پیدا کیا
اسکو تیرے پاس ہی بھیجا ہوا
جو رہے تابع ہدایت کے مدام
مین لیا ہوتا یقین تو روبرو
یہہ عریضہ در حضور شاہ دین
کوئی نہین معبود خالق کے سوا
حق وہی ہے، حق ہی ہے مرا دین
ہی تری ہیبت یقین حاصل مجھے
راست اور برحق ہے رب ان کا
کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
تھی وہ بی بی ملت اسلام پر
جان و دل سے وہ کیے قبول
وہ دیا اپنے طرف سے جلد تر
انکو بھیجا مدینے کے طرف
خیر و برکت رہے اس ملک مین
یہہ نجاشی ہے وہی جانا قبول
شاہ نے اسکو بھی یکنامہ لکھا

قیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ

بعد بسم اللہ و تحمید خدا
ہو سلام اُس شخص کے اوپر سدا
گر نہ ایمان لاوے تو بے اشتباہ

تھا یہی نامہ کا مضمون باصفا
جو ہدایت کا رہے تابع سدا
ہوے تجھ پر رب یا یا گناہ

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا

پھر پس روپے کی نوا لیا ہے وہ
اور جو نامہ رسول اللہ کا
معجزہ یہہ تھا شہ کونین کا
اور لگا انگلیان کو بین بوسہ دیا
وہ منزہ ہی ز نقصان عیب
اور ہی پہنچا نبوا و بجا
اور کلام اُنکا ہی عیسی ہاشمی
بعد اسکے مین بلاتا ہون تجھے
اب طرف اس ملت اسلام کے
تا تو راغب ہو مسلمانی طرف
جبکہ یہہ مضمون بنجاشی نے سنا
پس لکھا ایک عریضہ در جواب
یعنے خدمت مین رسول اللہ کے
ابنیا کا شاہ عالیجاہ کے
ملت اسلام کے احکام پر
کہ تو ہے بے شبہ منعم اکرمین
شکر اس نعمت پہ لاتا ہون بجا
السلام ای بادشاہ ابنیا
ہر دو زن ہا کہ مسلمان الی مین
تب بنجاشی کو لکھا ہے باصلاح
آیا ہے نزد بنجاشی ای خلیل
سازد سامان بھی سفر کا کر تمام
دے مبارکباد دو نامے شاہ کے
مین ابھی اس ملک کے شاہون کے ہاتھ
دعوت اسلام شہ اسکو لکھا
کہ مسلمان وہ ہوا ہی یا نہین
روم کو بھیجا ہی سرور نے اُسے
ہی محمد ابن عبد اللہ کا
مین بلاتا ہون طرف اسلام کے
دو جہان مین ہی راحت کو ہوگا

تین سطرین اس مین لکھوا ہے وہ
پاس جس سلطان کے نامہ لیگیا
فخر آدم ہر بشر ثقلین کا
اور اسکو حکم شہ سے کیا کیا
اور سالم ہی زآفات و نوب
اپنے بندون کو بدعات علا
کر اسے الحاد کیا میرے طرف
دولت جاوید ایمانی طرف
بے تحاشا کاملہ طیبہ پڑھا
دربھیجا ہی ہمیرے کے جناب
ابنیا کا شاہ عالیجاہ کے
ملت اسلام کے احکام پر
شکر اس نعمت پہ لاتا ہون بجا
اسلام ای بادشاہ ابنیا
ہر دو زن ہا کہ مسلمان الی مین
تب بنجاشی کو لکھا ہے باصلاح
آیا ہے نزد بنجاشی ای خلیل
ہوکے خالد بن سعید اسکا وکیل
اور تحفے سے وہ کھلایا طعام
اور بہت تعظیم اور تکریم سے
کہتے ہین سرور دو عالم بجا
اہل ہجرت کا مدارا جو کیا
پر نہین معلوم ہی یہہ یقین
ماتہہ مین وہ وحیہ کلبی کے دے
کہ یہہ پروانہ رسول اللہ کا
بعد اسکے ہو ظہور اب تجھے
مبتلا تو آفتون مین ہووگا

نام کا پروانہ
بنجاشی کے
مضمون کا فارسی
عکس
بنجاشی کے نام کا پروانہ

وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

عرق چہر پیسے ہوا اسکو رواں
اتفاقاً ثاقب ابوسفیان وہان
پوچھا ہرقل تمکو یا خبر البشر
پوچھا اول کیا ہی کہا اسکا سب
مین کہا کوئی بادشاہ انمین تھا
مین کہا تم سے کہے ہم جدا
پوچھا کیا اُس سے کہے ہم جدا
کہ خدا ایک ہی کہی نہین اسکو شریک
مجھ سے پس کہنے لگا ہرقل تب
تا کہا جاتا ہے کہ یہہ بھی سر بسر
تو کہا تابع مین فقرا اسکے جان
تو کہا اُس سے نہین کوئی پھرا
اور تو بولا کہ وہ کرتا نہین
دنیا کا جنگ ہی ایسا ہی ہوچ
ہی قسم حق کی کہ پیغمبر ہے وہ
مین بھی دیکھا تھا کہ اول یہ نہین بجا
ہی شہادت مین کہ بوسفیان ہین
اور ملامین حق سے پھر دل میرا
یک نشان ہے، یہہ ہی ہر سر بسر
صبح آ دیکھے تو وہ در بند تھا
وہ یقین مجھکو زیادہ تھا سدا
ہوگئے سنتے ہی سارے بیقرار
دحیۂ کلبی کو خلوت مین بلا
اب یہان سے تو صحابہ رہا جا
اسکے اوصاف مبارک دے بتا
شاہدی دیتا ہو نہین یک خبر
آہ یہہ سنتے ہی کفار عنید
اسلئے معذور ہون یہ ضطرار

اور ہوا مجلس مین یہ گفتگو
آیا تھا بہر تجارت ایما
مکے کوئی خویشی ہین ہمرزمان
مین کہا والا نسب عالی ہے
پھر سوا اس سادہ میر سے کیا
یوچھا کوئی پہر ہے مین یہ دعوا
مین نے بولا ہان کیے ہم نے قتال
تم کرو اسکی ہی نہین اسکو شریک
پہلے مین پوچھا تجھے اسکا نسب
دعوی کرتا ہی وہی تعلید کر
تھے وہی نبیون کے اکثر تابعان
لذت ایمان ہی ایسا ہی ہے
مرسے ہان پاک مین ہے مرسلین
لیک غفرت انکی ہی آخری سچ
اپنا کاسب یقین سرور ہی وہ
یک نبی مبعوث ایسا ہوگا
یون لگا کہنے کہ ہرقل یقین
سیرا ایسا یک ہی لمحے مین کیا
بند کرتے مسجد اقصی کے در
یہہ نشان ہی اُسکے آنیکا بجا
تاکہ ایمان کی دیا دولت خدا
شور و غل انمین ہوا ہی بیشمار
اسطرح ہرقل سب کہنے لگا
وہ نصارا کا بڑا ہی معتمد
ہمنے پائے ہین کتابون تمام
ہی نبی اُسکا محمد مصطفے
کردے مین مار کر اسکو شہید
ورنہ مین ایمان لاتا آشکار

اپنے رب کا ان دونون کو کہا
اسکو اور اُسکے رفیقون کو بھی
تب بوسفیان نے بولا الہی سب
پوچھا آگے اُسکے کوئی بھی ہی نہان
اُسکے کیسے لوگ ہین تب انجان
پوچھا اس دعوے کے آگے کیا ہین
پوچھا ہرقل فتح و نصرت کی تھی
باپ دادونکی چلن کو چھوڑ دو
تو کہا اُسکو نہین بھی شریف
اور کہا تو اُسکے آبا مین بجا
تو کہا انکو ترقی ہے سدا
تو کہا، آگے یہہ دعوے کے کہین
طالب دنیا ہے ہوے کر جان
اور کہا تو شک سے دو منع کر
تو صفات اُسکے کیا جو یہہ بیان
پر گمان مجھکو نہین تھا نہار
کہ وہ کہتا ہی عجب ایک بات
تب کہا ہرقل نے اسکو ای امین
بند دروازے کے ایکدم آپ
یون ابوسفیان کہا ہی ایمان
ہے روایت شہر مین ہرقل سب
دیکھ کر اُسنے کہا از خوف جان
مین دل و جان سے کیا ان کو قبول
اُسکو دحیہ نے دیا جا پیغمبر
تن سے اپنے دور کر کالا لباس
اُسکا پروانہ نہین پہنچا ہی آ
حال یہہ ہرقل سے دحیہ جا کہا

دھوندو سر ملک مین تم جا بجا
لائے ہرقل پاس جو کوئی بھی
مین نہایت ہون فقر تعین سب
کیا کہ دعوی نبوت کا عیان
ہین فقیران یا تو انگے گا مدد
جھوٹھ بولا تھا کہا مین نے نہین
مین کہا اسکو کبھی بکو کبھی
اُنکے بد افعال سے منہ موڑ لو
انبیا جو ہین ایسے ہی شریف
بادشاہی بھی نہین کوئی کیا
کام ہی ایسا ہی جانا ایمان کا
جھوٹھ تہا اس سے تو کوئی پایا نہین
طالب دنیا نہین پیغمبران
سبکو بولا تا ہی بس توحید پر
فی الحقیقت گر ہون کے دیکھتا
کہ تمہاری قوم سے ہوشکا
کہ نکل کے سے مین نے ایکرات
یہہ بھی سچی بات ہی جھوٹی نہین
پر نہ دروازہ ہوا ایک بند تب
جبکہ ہرقل سے سنا مین یہہ بیان
کر منادی سبکو بلوایا ہی تب
مین تہین پوچھا زدی تھا ان
کہ محمدؐ ہی یقین حق کا رسول
سنتے ہی وہ نام احمد جلد تر
جلد بہنا ہی منگا ابطال اس
مین دل و جان سے مسلمان ہوا
بولا ہرقل وہ بڑا تھا بیشوا

حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ

جبکہ ہرقل نے یہہ مضمون کو سنا
اُس نبی کے قوم سے کوئی عرب
ابن عباس گرامی شان سے
بولا ہرقل اسکا مین احوال سب
مین نہین بولا وہ پھر سایل ہوا
مین نے بولا ہین وہ مسکینا تمام
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہی بھلا
مین کہا وہ مکر کرتا ہی نہین
اور صلوات و صوم اور جود و سخا
اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی
تا کہین شوق حکومت سے یہان
پہنچے تا غایت کو وہ بتدریج سے
جو نہ باندھے خلق کے اوپر وسیع
اور کہا تو جنگ مین فتح و ظفر
اور نماز و روزہ و صدق و وفا
ملکت یہہ روم کی سب غنیمت
جانتا یہہ اور مین سکتا اگر
مسجد اقصی کو آیا اولا
مین ہی اس شب کی علامات جلیل
پر نہین ہرگز ملا وہ جا سے
ہوگیا مجھکو مین صدق و نور
مصطفے کے کر نبوت کا بیان
دین پورا سچ اپنے تم ہو نہین
روميون سے خوف ہی مجھکو مگر
جان سے مارینگے مجھکو بے خطر
کہ بلا شک ہی وہ تم الرسلین
روميون کے اسطرح کہنے لگا
ورنہ پا دینگے عذابان در بدر
جان سے چھوٹینگے آخر مجھکو کب
کرلیا ہی آخرت اپنی تباہ

پس نہایت خوف و دہشت مین پڑا
گر ملے مین اس سے پوچھونگا خوب
نقل ہے لایا وہ بوسفیان سے
پوچھا ہوا ان سے کہ یہہ سچ ہے کہ نہین
اُسکے آبا مین کوئی کیا شاہ تھا
پوچھا کم ہوتے ہین یا زیادہ ہوا
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہی بھلا
مین کہا وہ مکر کرتا ہی نہین
صلہ رحمی کیجو اور صدق و وفا
اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی
تا کہین شوق حکومت سے یہان
پہنچے تا غایت کو وہ بتدریج
اور قوی دین اُسکی تو پھر ہے
حق پو کیون باندھے خلق کے اوپر وسیع
ہی یقین گاہے ادھر گاہی اُدھر
حکم بھی کرتا ہی نماز و صوم کا
لیوینگا بے شبہ وہ ملک عجیب
اُسکی پا بوسی سے ہوتا ہو
اور ساتون آسمان پر بھی گیا
دیکھا ہون وہ سب اسی پر مین نازل
پر نہین ہرگز ملا وہ جا سے
خوب ہوگا محمدؐ کا ظہور
سبکو دی ترغیب ایمان کی عیان
اسکو دے سجدہ کرے خوش ہو دین
جان سے مارینگے مجھکو بے خطر
ہے ایمان لاکیون بولا نہین
روميون سے اسطرح کہنے لگا
ورنہ پا دینگے عذابان در بدر
جان سے چھوٹینگے آخر مجھکو کب
کرلیا ہی آخرت اپنی تباہ

اور نامہ شہ نے خسرو کو لکھا
کہ میرا نامہ وہ نادان شق کیا
وہ گیا خلوت مین ایسا بولکر
وہ کہے بیٹے کیسے تھوڑے تھین
بارسوم وہ عصا کو توڑکر
اقلی ہی جب خسرو کے عقل و دین
رعب عمرو کا بہت انکو ہوا
شیرویہ نے جو تھا انکا پسر
ہوگیا مالک محرم مین منتشر
سنکے یہہ باذان ہے حیران ہوگیا
مارا خسرو اور لگا کرنے ستم
اور نبوت کا وہ دعوا اور طرب
اور مقوقس کو لکھا شاہ ہدا
جو بیان عیسی کیا تھا ای امین
ہووگا غالب یقین وہ باوقا
کہ یہان آگے ترے حاکم وہ تھا
اُس سے عبرت لے اور خوف خدا
وہ کہا بیشک ہی وہ حق کا نبی
اور ترے قاصد کا عزت احترام
پر شرف مین قبطہ سے دو جاریہ
جبکہ پھنچا شاہ کو اسکا جواب
شہ اُسے اپنے تصرف مین لیا
پانچ کپڑے اور سو مثقال زر
بعد ازان چرچا تھا حسن مجتبی
تھی حکومت اسکی بر سرتاسر شام
وہ طلبگار اسکو خارث سے لیا
اور یہی ہرقل کو لکھہ بھیجا جواب
ایک طیب این طیاح نیکنام
اور شجاع باصفا کا ای امام

اسکو عبداللہ خدا نے دیا
جبکہ پھاڑا ہی وہ فرمان کو تب
یون کہا وہ تھہ مین لیکر کھڑا
دوسری شب کو وہی پر مغتصل
باپ کو اپنے اُسی شب قتل کر
حاکم مالک مین بازان کو تب
دوسرے دن آپ ہی تین مہینے اُو
شیرویہ کا بھی ایک مژدہ مین
اسلیے مین قتل کرڈالا اُسے
اُسکا متعرض نہو تو کوئی دم

بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ

اور کیا ہی جو کہ خاطب ہے بیان
یہہ کہا ایمان لے آیا نہین
پس اُسے رسوا کیا رب جلیل
دعوت عیسی ہی ہو دونون پر حجون
علم کی ذری مین بس یا احترام
مین بھی جانا ہون بھی بر دین حق
پس کپڑے ایک خچر ہا ہوار
ملک پر اپنے بھیجا وہ کیا
اور وہ خچر تھا اجلا ہوار

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحد شام مین تھا

پھنچا جب ابن وہب غدر کو آیا
حارث ملعون نے غصے سے بھرا
پھر تھوڑے روز مین پاس آیا
رویا اور بولا یہی ہے فلان
اور اضافت بھی تلف کیا

دست پر خسران خرو کے دیا
خوف و دہشت مین پڑا وہ بیقرار
یون کہا وہ تھہ مین لیکر کھڑا
کہ محمد پر تو ایمان جلد لا
سر بسر خسرو کے اٹھا اضطراب
باپ کو اپنے اُسی شب قتل کر
لکھا وہ قاصد مدینہ پہنچ آب
شہ کہا تم جاکے باذان کو کہو
عنقی جمادی الآخرہ کی شب دہم
ورنہ حاکم بھیج دونگا دوسرا
پھنچا ہی ایسے مین باذان کو تین
تار عیا ظلم سے اسکے بچے
نام و تخت و تاج و دین و سر تمام

وہ مطابق اُسکے پایا بیگمان
دولت عقبی کو وہ پایا تین
دنیا و عقبی مین کر خوار و ذلیل
دعوت احمد لفخار پڑھے یون
وہ رکھا ہے نام خیر الانام
کہ پیمبر بالیقین باقی ہی ایک
اور زر خالص کے مثقال عزیز
اور نہین اسلام سے عزت سوا
اسکو حسان ابن ثابت کو دیا
شاہ اُسپر آپ ہوتا تھا سوار

پہلے وہ حارث کے خانے مین گیا
نامہ اشرف کو ڈالا بر زمین
تاکرین جو ہی مناسب ہو بھلا
دیکھا ہون انجیل مین مین بیگمان
تو شہ اور کپڑے بھی چند اُسکو

اُسکو پھاڑا خشم سے وہ دیکھہ
حکم کروایا ہے اپنے قتل کا
کوئی عرب کو بھی نہ آنے دین
پوچھا اور بانون سے کیون ای عرب
تو بھی ایمان و نہ لایا بیجا
آپ بیٹھا تخت اوپر یہ گمان
بھیجا وہ دشخص کو سر در پے ہا
کل کی شب سینہ ہوا ہی چاک چاک
تھوڑے دینون مین میرا نام کا
قاصد ان یہہ جا دئے اسکو خبر
کہ بہت سے عہد کو نکو ہے گیا
اور مری شامی کا دیے اشتہا
اہل فارس اور سب اہل یمن
وہ بجا لایا بہت کچھہ احترام
دیکھا تھا جسکی عیسی نے خبر
یون مقوقس سے کیا ہی تب کلام
جو ہوا رسوا و عالم مین یقین
جان و دل سے اُسکی عزت کرتے تھے
مین ہوا آئے ترے یہہ بہر آب
آگیا ہووگا خرو از ملک شام
ساتھہ حاطب کے روانہ وہ کیا
جب کی ہے پایا ایمان قبول
عبد رحمان ابن حسان ناظر
بعد ہوتا تھا علی اسپر سوار
وہ شجاع ابن وہب نے نکلا
وہ کہا انجیل مین بھی ہی
اور بلایا مین کروونگا اُسے بیگ
کردیا حارث روانہ جلد تر
وہ ہوا ایمان سے باہر وہ
جبکہ اپنے حضور شاہدین

عرض سب احوال عارث کا کیا — شاہ فرمایا کہ ملک ایکا گیا — جون کہ فرمایا یہی وحی کا سبب

اور ہوذہ کو بنی نامہ لکھا — حاکم ملک یامہ وہ جو تھا — نقل ہے حاتم ہوای عنہ تب

حاکم یامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی — اور جواب ایسا لکھا کو تھی — حاکم یامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

دلمین عرب کو مہابت ہی بڑی — عزت و شوکت شہا ہی بڑی — کہ تو بیشک ہے امام المرسلین — اور تری دعوت ہی سچی یا یقین

دیکھ عرضی اسکی سرور نے کہا — غورہ خرما بھی یک در نگا — کچھہ حکومت اپنی کر مجھکو عطا — تابع فرمان رہونگا تیرا سدا

والیٔ بحرین کے بھی نام سے — ساتوان نامہ لکھا ہے کو — فتح مکہ جب ہوی روح الامین — آ کہا ہوذہ موا ای شاہ دین

اور اُس ہی سال مین ای بامداد — نقل ہے خورشید کو لاگا گہن — اور سوا شاہون کے شاہ ہنیا — دو سرون کو بھی بہت نامے لکھا

خود اُتر کر قبر مین خیبر الورا — دفن سے اسکو موزن کر دیا — شاہ نے سوچ گہن کی تب نماز — ہی جماعت سے گذارا بانیاز

اور اسی سال مین ای مدار — آ پہونچے عورتیں سے کیا اپنا ظہار — اور اسی سال مین ای بامداد — انکے جھگڑے مین ہی جا نور رسول

ہجرت سے ساتوین سال کا احوال خیبر کا غزوہ

اسکا قصہ یہہ ہے کہ خولہ بنت ثعلبہ عورت جمیلہ اور عاقلہ و صالحہ تھین - ان کے شوہر اوس بن اخرم انصاری اپنی ہی قبیلہ کے فقیر اور ناتوان اور بدخلق ہو گئے تھے اور بنائی مین کچھہ قصور اور مزاج مین کچھہ جنون بھی آگیا تھا - ایک دن اپنی بی بی سے مباشرت چاہے انھون نے اطاعت نہ کی - وہ غصہ ہو کے کہے انت علی کظہر امی یعنے تو مجھہ پر میری ماں کے پیٹھہ کے مانند ہی - اسکو ظہار کہتے ہین یہہ بولکر چلا گئے - جب غصہ فرو ہوا اپنے گھر آئے بی بی سے صلح چاہے - خولہ نے کہا جب تک ہمارا ما جرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض نکرین ملاپ کسطرح ہو سکیگا - پس خولہ حضور نبوی مین آکے سب حقیقت ظاہر کہین - حضرت نے فرمایا کہ ظہار جاہلیت مین طلاق کا حکم رکھتی تھی - اور مجرد سب اب مین ابتک وحی نہین آئی ہے - خولہ کہنے لگی یہہ معاملہ مجھپر نہایت سخت ہے اگر بچون کو اوسکے پاس چھوڑون ضایع ہو جاتے ہین - اگر میرے پاس رکھون فاقہ کھینچتے ہین اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان کرے - نقل ہے کہ خولہ نے یہہ بول کے بی بی عایشہ کے گھر کے کونے مین گئین اور سر بسجدہ ہوئین اور رو رو کے یا رگاہ الٰہی دعا کرنے لگین اللھم انی اشکو الیک وحدتی و وحشتی و فراق زوجی و جدتی بہ - ابھی سجدے سے سر نہ اٹھائے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام سورہ مجادلہ کے شروع کے آیتین لے آئین بسم اللہ الرحمن الرحیم قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا و تشتکی الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع بصیر - یعنے تحقیق سنا اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھہ سے اپنے خاوند کے مقدمے مین - اور شکایت کرتی تھی اپنی بیکسی کی طرف اللہ کے - اور اللہ سنتا تھا سوال و جواب تمہارا تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے الذین یظاہرون منکم من نسائہم ما ہن امہاتہم ان امہاتہم الا اللائی ولدنہم وانہم لیقولون منکرا من القول وزورا وان اللہ لعفو غفور - اور جو لوگ ظہار کرتے ہین تم مین سے اپنے بی بیون سے نہین ہو جاتین وہ مائین انکے نہین مائین انکے مگر جنھون نے جنا ہے انکو - اور تحقیق وے یعنے مرد ان کہتے ہین ناسعقول بات اور جھوٹھہ یعنے عورت کو مانکہہ بیٹھے ہین - اور مقرر اللہ تعالیٰ البتہ معاف کرنیوالا ہے اور بخشنے والا - اب ظہار کا حکم بیان ہوتا ہے والذین یظاہرون من نسائہم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا ذالکم توعظون بہ واللہ بما تعملون خبیر - اور جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنے بی بیون سے پھر پھر جاتے ہین طرف اس چیز کے کہا تھا یعنے جو عورت کو ماکہا تھا پھر اسکا نقض اور اپنی عورت سے وطی چاہتے ہین تو آزاد کرنا ہے ایک گردن کا پہلے اس سے کہ ایک دوسرے کو ہاتھہ لگاوین یہہ نصیحت کیے جاتے ہو تم اسکے اور اللہ

کتبہ	نام	سبب	شق
وکیع	نطاۃ	جبرا	سلام

ساتھہ تھے اُس شاہ کے دو سو سوار — اور پیدل چار سو اور بیکھزار

تین گھوڑے خاص تھے اُس شاہ کے — اور اونٹان بھی بہت ہمراہ تھے

کہتے تکبیر ان باواز بلند — چلتے تھین غازیان سب فرخمند

وقت شب خیبر کو پہنچا شاہ دین — پر یہود ان یہہ خبر پائی نہین

اور وے جب صبح کو پائے خبر — جلد قلعے کے کیے ہین بند در

پس وہ جانب سے دین جنگ مچا — جب ہوا آباد ابتدا سبیل قتال

پہلے آیا قلعۂ ناعم ہی بات — اور اُسکے بعد دستے قلعجات

جب محاصر سب کے تھے موسلان — انکو تھی کہانیکی تنگی بیکران

کہتے ہین وے سب تجھے مرنیکے قریب — حق سے تب لگا دعا حق کا مجیب

جانے جبلا یقین حاکم ہوا — اور اسکے ملک پر ای بامضا

جبکہ ہوذہ کو دیا ہے جلد تر — اسکو لیجا کر سلیط ابن عمر

قوم مین اپنے ہوئے عزت آور — لیک مین ای حقتعالیٰ کی حبیب

دیکے انعامات بیحساب و قیاس — پہنا اس قاصد کو یک بہتر لباس

جس سے شاہونکو کیا ہی سرفراز — ہین نے بھیجے نامے کو عالم نواز

فرض ہے حج بیت اللہ ہوا — اور اس ہی سال مین ای بامضا

عایشہ کی ہان کی ہے انتقال — اور اس ہی سال مین ای بامدار

حق کیا سورہ مجادل کا نزول — انکے جھگڑے مین ہی جا نور رسول

فتح قلعہ سب کا تب ہوگیا — مال و زر غلہ بہت آسین ملا
ہوگئی تنگی وہ رحمت سے بدل — ہوگئی سختی وہ فرحت سے بدل
یونہی تہو ڈے روز مین آیا ہے یہود — ہوگئے مفتوح بیشک قلعے سب
ایک باقی رہگیا تھا ایک قوص — سخت تھا بیحد ہی قلعہ منحوس
تجھے محاصر خانہ مین اسکے اُپر — تھا رسول اللہ کا لشکر در بسر
عمدہ اصحاب تھے اسمین نامدار — کر کیسکو شاہ بروں ہی اختیار
بھیجتا تھا جھنڈا اسکے ہاتھ سے — جنگ کرتا تھا وہ جا کفار سے
فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہین — ہاتھ دین اسلام کے آیا نہین
ایک دن فاروق اعظم نے علم — جاہت کوشش کیا اسی مہم
فتح وہ قلعہ نہین پایا مگر — بعد ازان صدیق نے روز دگر
لیکے جھنڈا اور جیحان آشنگ — کافرون سے جا کیا ہی سخت جنگ
پر نہ پایا فتح وہ بھی سر بسر — تیسرے دن جا کے پھر حضرت عمر
ہو محاصر اور کیا ہی کارزار — فتح پر پایا نہین ہے رہنہار
فتح لیکن اسکی بردست علی — جبکہ تھی موقوف بر وجہ ملی
حق یہہ رتبہ شاہ مرداں کو دیا — شاہ مردان شیر یزدان کو دیا
نقل ہے بکتب کہا شاہ اُمم — مین نے کل دیونگا ایسے کو علم
حقتعالی اور مقبول الرسول — دوست رکھتے ہین اسے کر کے جو تل
حق تعالی نے اُسکے ہاتھ پر — فتح کر دیونگا خیبر جلد تر
اس توقع پر کرانکے کا علم — مجھ کو دیوے شاہ ازراہ کرم
بعض کہتے تھے قریشان ابی — کر علی البتہ پاوے وہ مراد

اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت

مکتر خاص پناہ انبیا — دست الہی اسے پھیرا دیا
پوچھا خیبر جنگ دن کس چیز پر — تب کیا ارشاد یکتا بشر
دیکھا یک صبر ہو ہی کارگر — شاہ مردان کو زبالا سے سما
ہی قسم ہے شباب توریت کی — تا پھرے بے فتح ہرگز یہہ کبھی
اُسکے نیزہ کا نشانہ تا ہین من — ہوگئے مقتول اُس سے چند تن
پہن وہ کمتر عمامہ باندھ وہ — اور حمایل کر کے پہنے زرہ
خاز یا حملہ کیے رن بکر دو — پائے دوزخ ستا سر ہو بیٹھو
کہا یہود یو کہلے بھاگو یہان — شاہ مردان آئے ہو اب خشمگین

ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم فرار ہے فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا۔ پس اگر کوئی پاوے یعنی بردہ آزاد کرنیکی طاقت نہ رکھے تو روزے رکھے دو مہینے کے پی درپی اُسکے اس سے کہ ہاتھ لگاوین۔ پس اگر روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلا دے۔ سو روایت ہی کہ جب یہہ آیتین نازل ہوئین حضرت نے اوسکو بلوا کے فرمایا کہ پہلے ایک بردہ آزاد کر اسنے عرض کیا کہ اسکی قدرت نہین رکھتا ہون فرمائے کہ ساٹھ روزے رکھ عرض کیا یا رسول اللہ میرے مین اسقدر ضعف ہی کہ ایک دن مین دو تین بار نہ کھاؤن تو آنکھون مین تاریکی آتی ہے۔ تب فرمائے کہ ساٹھ مسکین کو کھانا کھلا۔ عرض کیا کہ یہہ بھی طاقت نہین رکھتا ہون۔ ایسے مین ایک شخص نے ایک بستہ خرمے کا ہدیہ لے آیا سو نبی نے وہ خرما اوسکو دیا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اسکو لیجا اور فقرا پر صرف کر دے تا کفارہ تیرے اظہار کا ہو کہا یا رسول اللہ میرے سے زیادہ کسیکو فقیر نہین جانتا ہون اگر حکم ہوا ہے عیال پر صرف کرتا ہون۔ فرمائے اچھا ایسا ہی کر۔ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر صاحب کفارہ فقیر ہو تو اسکا صرف اس پر بھی جائز ہے اگر ائمہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ لاکن ہمارے یہان جائز نہین۔ اور حضرت جو اسکو رخصت دے اس سے منسوخ یہہ ہے کہ بالفعل اپنے عزیز مین لا آیندہ کفارہ دے کہتے ہین کہ اس واقعہ کے بعد ہی نبی نے کہ بسبب اس قرب کے جو درگاہ عزت مین حاصل ہوا مسلمانون مین بڑی قدر و عزت ہوئی۔ عمر فاروق جب اسکو دیکھتے بڑی عزت کرتے اور کہتے قد سمع اللہ لہا۔ ایک روز قریش کی ایک جماعت حضرت عمر کے ساتھ چلی تھی ایسے مین خواہ نے آپکو اپنی ایک حاجت الحیے بیان کرنا چاہی فاروق اعظم کھڑے رہے اور توقف کئے۔ لوگ عجب کرنے لگے کہ ایک بڑھیا کے لئے اتنے شرفا کو کھڑے کر دینے کا کیا سبب ہوگا۔ حضرت عمر فرمائے کہ یہہ وہ عورت ہے کہ حق تعالی نے اسکا شکوہ ساتھ آسمان کے اوپر سنا رضی اللہ عنہا وعن جمیع الصحابۃ والتابعین آمین۔

یہہ بشارت سنکے اصحاب کرام — منتظر تھے اور متوقع تمام — سعد کہتا ہی کہ مزہ مصطفے
اور کہتا ہی عمر عالی وقار — مین نہ چہتا تھا آثار زینہار — لیک مین اُس روز چہتا تھا کہا
ہی روایت چشم تب کر آبدار — ایسے پُر آشوب و پر درد تھے — کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی نہا
الغرض اسکو بلا خیر البشر — رکھکے اُسکے سر کو اپنے زانو پر — ڈالا اُسکے چشم مین پانی لعاب
اللہ اکبر مین اُسکے ماندہ ذوالفقار — اور علم اُسکو دیا ہی بادقار — اور کہا جا جنگ کر جب تک خدا
کلمہ طیب کے ہی قبضہ مین ظفر — انکو بلوا اور اُنسے جنگ کر — پس علی آپاس قلعے کے پہنچ
پوچھا تو ہی کون ہی اہل لوا — وہ کہا مین ہون علی مرتضی — بولا اپنی قوم کو جسنے پکار
کیونکہ اوصاف شجاعت کا عیان — آگاہ تو زیتین دیکھتے تھے — باہر آیا پہلے اس قلعے سے خوب
پس علی مرتضے یک بارگی — سرنگون اسکو کیا ہی فی الفور — بعد اُسکا بھائی مرحب آگیا
آگے جا ماتا کرے حیدر رجز — جلد مارا اسپہ حیدر ذوالفقار — مرہب کو تلوار اسکی کاٹ کر
اور باقی بھاگنے لاگے عیان — حیدر کرار تھا پیچھے روان — کوئی کیا یک ضربا کے ہاتھ پر
تب علی از قدرت ربانیہ — پایا ایسا قوت فرد حمایتہ — ہوگیا یک بہت مین خندق پار

ایک روز کا لگا تھا اسکو دسا | لیکے اُس کو بنا یا ہی سپر | جب سے تو ڈالا ہی سر پر ہاتھ کا زار | نقل کرتے ہین کہ از بہر قتال
روضۃ الاحباب مین مذکور ہی | اور معارج مین بھی یون مسطور ہے | پس ہوا مشغول ہی کار زار | اور مواہب مین لکھا ہی اس کا سر
وہ نہین ہرگز ہلا جاسے ہین | پر مشقت سے بہت ہی ہانپا | وہ نہین ہرگز ہلا جاسے ہین | العرض کہتے ہین اہل قلوب
وہ نہ ہرگز اپنے جاگے سے ہلا | ہی علی کے یہہ کرامت کا ہو | اسکی مردی اور شجاعت کا ظہور | دیکھے ہین ایسی شجاعت آسمان
وہ لگے کرنے کو فریاد و فغان | کہنے لاگے الامان الامان | تب وہ اس شہ پر جھٹے مانند شیر | کہ اٹھا سکتا ہی جوہر بر نفر
اور لگے بھنے کہ اپنے اونٹ پر | لیوے سامان وہ اٹھا ہے جسقدر | جو کہ اُس نے اپنے سر پر خود باندھا تھا | لیوے اپنے سر پہ خود آسمان
وہ چھپاتے تے خزانہ یک بڑا | مُقبل اسپر خدا شت کو کیا | اور کوئی شی نہ دیا پوشیدہ کر کے | ناہے باقی اُن مین کر تیر تب
رکھ کے مت اُن پر یہ این سیر | شہ کیا ہی اور اُنکی جون و جگر | حکم ہر دو کے زبیر ابن عوام | جو کہ پوشیدہ ظاہر ہو سب
فقر ہی جب فتح خیبر کی خبر | خوش ہوا شکر حق تعالیٰ کیا ادا | جاکے لایا ہے وہ اموال صحابہ چند | اٹھ گیا تب وہ اماوی ہو مند

بلغنی تبارک المذکور وضعف الملک کور قدر رضی اللہ وبرضیت آنا عنک ۱۲

بولا رو تا ہون خوشی سے مین اب | کیون نہ خوش ہو تو ہی تنہا خوش نہین | اور عقیقہ کو بنی آزاد کر | اور صفیہ کو بنی آزاد کر
کہتے ہین اس جنگ مین سات ہی شہید | شاہ ہو لین ہی تنہا خوش نہین | اور سکو اپنے سینے سے لگا
ہو گئے چند اصحاب رضی اللہ عنہم | اور ہو دے تین عقیق و دو تین | تب علی نے لگا ہی ہاتھ | پوچھا شادی یا علی کا کا ہی سب
حکم فرمایا جلانے کا انکو سب | انکی مزدوری کرینگے ہم مین | اور سب ملک بھی تجھ سے راضی ہین
انکے ہی تعویل کر باغات سب | یون مقرر کر دیا تقسیم تب | اور میکائیل و جبرئیل امین | نقل آئی ہی کہ جب خیر البشر
اور جنس کے جی جو ہا جر لاکلام | آکے خیبر مین بے شبہ تمام | عرض کی تب اُنکے فرزند یا قبول | کرکے از خون ہمہ دین اور گذر
اور سب خیبر کا بندوبست کر | حضرت اُم حبیبہ کا نکاح | پس رسول اللہ کے ہو اُنکے جناب | پس رحم کر کے وہ بنی کا رسول
تخ لیکر ہاتھ مین ای نیک نام | منزل مہمان مین آپہنچا ہی جب | اور میکائیل و جبرئیل امین | اور آل مطلب کے اے میاں
دشمنی سے ناکے وہ کچھ دغا | صبح کو پوچھا ہے سالار عرب | اور بنی ہاشم کو مقدم جانکر
شہ بلال الیہ کیا یہہ حکم تب | کہ تو وہ بیدار تا سو جاوین سب | شاہ عالم کا ہو اُنکے جناب
ہو گیا ہی جب طلوع آفتاب | پہلے جاگا سرور عالیجناب | پس ابو ایوب انصاری گیا
شہ کہا یہہ وادی شیطان ہے | غفلت و ظلمت کا یہان سامان ہے | اور اُسکا مرد بھی مارا گیا
با اقامت با جماعت یا نماز | تب گذاراہی قضا اپنی نماز | آخر شب مین کیا یکبارگی
کر اقامت اور اذان سے مصطفےٰ | با جماعت وہ گذاراہی قضا | نیند غالب ہے ہوئی وہ سو رہا
اور اس ہی سال شاہ انبیا | واسطے عمرے کے مکے کو گیا | ظاہر خدمت کیا اپنی بلال
باندھا ہی احرام سالار انام | اور بانہے ہین صحابہ بھی تمام | حکم فرمایا ہی جب رحمت عالم
کہ نہ آیا ہی نبی بہر جدال | بلکہ عمرے کے لیے آیا ہے سال | پر مواہب مین لکھا ہی ایسا
نقل ہے ابن واحد نامدار | ہاتھ مین کے شہ کے ناقہ کی مہار | نیند غالب ہے ہوئی وہ سو رہا
فضل حق سے شعر اُسکا خوب تر | کافرون کی دلمین کر تا ہی اثر | ظاہر خدمت کیا اپنی بلال
اور سبی دیگر حلی اسی باصفا | کر اداسے روز کے مین نا | حکم فرمایا ہی جب رحمت عالم
اسکا احوال در ایمان کا سبب | دوسرے قصے مین لکھونگا باسبب | اور دین اپنا کیا عقد نکاح

سال ہفتم مین توفیق سعید | لایا ہی ایمان غائبانہ بن رسید

گرچہ آگے اُسکے ہل کفار سے
وہ کیا تھا دشمنی انبیاء سے
وقت جب یا ہدایت کا مگر

یکبیک اُلفت بڑی اسلام کی
جان میں میرے خدا نے ڈالدی
اور جب صلح حدیبیہ ہوچکی

آوے پھر آیندہ کیا میرا مجال
موسوں کو نہ کیا تھا میں جدا
میں نہ باشی باز مکتا ہیں نہا

چھوڑ کر کہ میں جا نا کہیں
ملک میں ہی اپنے ان رہنا نہیں
دیکھوں کہ ظاہر ہر اثر غیب سے

جب اُن صلح حدیبیہ سب
ہوگیا کے طرف فتح فدا
میں یہ سمجھے سے نکلا ہوں کہ

جب مجھے پایا نہیں وہ کہیں
ایکطرف ایسا وہ بلکہ بھاگیں
بھائی جان حضرت کے میں کہ کر

پس حقیقت فتح اسلام کی
ہوگئی ہوا سے ظاہر اسی کی
وہ شجاعت اپنی گر ایمان لا

ای برادر جلد سرور پاس آ
او یہ دولت دو جہاں کی قافلہ
پہنچا یہ نامہ ہوا میں بر کہ تاہ

ایک طالم کو لیا ہے بالیقین
ایک لقمے سے تو ہم زیادہ نہیں
خوبی دا بین گراب جا بین ہے

پھر رسے ہی کیا ایسا ہی جا
وہ بھی یہ دعوت اجابت میں کیا
اور عثمان بن ابی طلحہ کے ساتھ

اُسنے جھٹ سے مدینے کیطرف
آتا تھا ایمان تا پاوے شرف
بھیجے تین شخص پس اتفاق

کر جگر گوشوں کو مکہ اپنے اب
ڈالا ہی جانب چارے پر طرب
وہ کنایہ تھا ہیں شخصا خاص

میں پہنا پاک اور عمدہ لباس
اور ہوا حاضر حضور شاہ ناس
دور سے مجھ پر پڑی جب نظر

میں پڑھا کلمہ شہادت کا فوراً
تب کیا اسنے وشاد مسلمین
شکر ہی اللہ کو شاہ و گاہ

میں نے کی جب عرض ای نبی رسول
میں کیا تھا کہ قصد حق سے عدول
لطف سے کہکے مرے حق میں دعا

پس بجوں اللہ خالد بن ولید
دین حق میں کی ہے تائید مزید
کیا رسول اللہ کے حین حیات

کہ خدائے پاک کردا سکا رسول
سعی اور کوشش کیے اسکی جو قبول
بعد حضرت مرتدوں سے جنگ کے

بنت حارث تھی لبابہ اسکی ماں
خواہر میمونہ زاد مومناں
جب حسن اکیس تھا وہ باصفا

اور عمر بن امیہ کے تئیں
جو بنجاشی پاس بھاشا ہیں
جا بنجاشی پاس ابن عاص نے

دیوں کیوں قاصد کو اسکے بھیجکر
آیا ہی فالحال پھر جسکے پاس
اور یقین ہے وہ حق کا رسول

بولا تب ابن عاص یا صفا
ایمان میں دعت بنجاشی ہے جا
قصد کر میں مدینے کو چلا

پھر کہا میں اُٹھ کے ای ہمراہ دور
ہاتھ دے بیعت سے ہوں تا ہمرہ ضرور
ہاتھ لمبا وہ کیا رات کے ساتھ

پوچھا وہ کیا شرطیں ہیں تجھ کہا
بخش دیوے سب گنہ میرے خدا
اشاہ فرمایا کہ ایمان لا عجب

اوج بخت برس سے میزوں کا مام
ہیں شاہ دیتے گزنہ مجھے تمام
میں جلد بیعت شاہ سے بیعت کیا

اور غالب کو شہ جن و ملک
بھیجا اُس سال میں نے سو فدک
تا وہ اس کا فرون سے الکلام

تیغ در دست اسامہ بھیجکر
وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر
خوف سے ایمان لایا جان کے

یہہ خبر فوبیں سنتے ہی رسول
ہوگیا از بسکہ مجروں دلملول
کر بہت غصہ اسامہ کے اوپر

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا

اور حکم ابن جہنادہ جوان
تھا اسی لشکر میں وہ اس مہم کا نام
اور اُس ہی سال میں شاہ بشیر

راہ میں ایک شخص عامر کا نام

اسطرح کہتا ہی وہ عالیمقام
اپنے ایمان کا سب تفصیلوار
طایا استعداد نیکی کا ثمر

اب نہ کچھ باقی رہا ہی لاکلام
بات یہہ دل میں سمرائی تھی
قوت و شوکت قریشہ کو تمام

ہوں نصرانی نہیں یہہ بھی ہے
پھر خیال آیا کہ ہرقل پاس جا
وہ بھی تابع ہی محمد کا یقین

عمرۃ القضیہ ادا کرنے یقین
اور اس ثنا میں شاہ مرسلین
کیا ہو واقع پرہ کار ہے

وہ دیکھے جب مجھے پایا نہیں
تھا مرا ایک بھائی ہمراہ مئی
کہ ولید ابن الولید اسکا تھا نام

کہ نہیں خالد ہی ایسا بیعقل جان
اور فرمایا ان لطف و داد
دین حق اُس پر ہے اٹکا بند بند

غیر پر اُسکے تقدم دیوے کے
نصرت اسلام میں خیر ہے بھا
حق میں بہتر اُسکے ہی اور ہم سے

دولت نبوی کا دیکھو اثر ہے
ہوگئی اسلام کی رغبت زیاد
میں خلجا صفوان تب کہنے لگا

میں نہ اٹھا ہوکر بہت اس سے ملوں
جلد جاکر اسپہ ایمان لاؤں ہم
بات صفوان میں کیا ہی ہے قبول

رہ نہ میں ابن العاص ہم نکلے
جاکہا اُسنے قبول ہی ہے بات
ہنسے ہر دو پس سیدھے کو چلے

اپنے یار و دلکو یا تھا یہہ خبر
آگے ہم جانیکے ہی غیر البشر
پہنچے میں جاکر مدینہ باوفاق

جب ہوئے مدینے کے قریب
الغرض کہتا ہی خالد اپنے لب
جو قریش اندر یہہ عالی قدر تھے

ہوگئی وہ رُو دیا اسکا جواب
میں سلام اُسپر بھیجا و یا شتاب
مسکرایا حضرت خیر البشر

تھا ہدایت کا ترے امید وار
جسنے بھیجا تھا کہ تو ہی ہو شیار
تجھکو تبلیا مسلمانی کی راہ

ہے مبارکباد تیرا گنا ہوں کو تمام
شاہ فرمایا کہ اسلام تمام
تا ہے جرم و گناہ بخشے خدا

بالتواتر آئے ہیں اس طرح پیہم
کیا مساعی جمیلہ ہے تصور
اور کیا اس شاہ کے بعد ممات

تھا وہ از رُوساء اشراف قریش
جاہلیت میں بھی پاکیزہ کیش
بیچ دیں انکی اکھیڑا جلد تر

ذکر میں اصحاب کے میں لاؤنگا
اُسکا کچھ احوال گر جاے خدا
عہد میں فاروق کے رحلت کیا

یون لکھے کوئی ابن العاص سے
تب بخاشی شہ نے اپنے آدمی
قتل کر دیوے کیا اسکو طلب

موسیٰ جون فرعون پر غالب ہوا
دشمنوں پر رب غالب ہے بھا
جلد کر تو دیں گے اُسکے قبول

پہلے خالد کلمہ طیب پڑھا
جاکے جب پہنچا حضور مصطفےٰ
راہ میں خالد نے میرے بلا

میں نے بولا شرط یہ کہتا ہوں اب
سرور عالم نے پوچھا کیا سبب
میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ

دار اسلامی طرف جسنے کہ رخ
اور پھر جو بھی نہی دار کفر سے
محو ہو جاوے گا ناں اسکے سب

لایا ہی ایمان بسا لار جہان
اور عثمان ابن طلحہ بعد ہذا
اور ایماں مشرف ہوگیا

ہی اُسامہ اُسکا جانب بھیجا کیا
کافروں سے جسنے کی یک قتل قطع
ایسے جاکر جلد بینگ انتقام

ماجرا حضرت کو یہہ سنوائے میں
پھر وہاں جب میں پہنچا آپ میں
قتل کر ڈالا اُسامہ نے اُسے

آئی یہہ آیت اسی قصے میں جان
صاحب کشاف بولا ای میاں
پوچھا کیا وال اُسکا وہ کیا بھیجکر

ہی روانہ کر دیا سوئے امم
ساتھ دیکر چند مرد و نکو ہم
کرکے حمد اللہ و ثنا حد کو اہر

میں دسے اُسکی تیمت کا جواب
اُسکو مومن جب تھا سمجھے صحابہ
تھا کیا اگر صحابہ کو سلام

یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ کی ملکیت ہے
اس کتاب کی کسی بھی طریقہ سے نقل کرنا یا کسی اور ویب سائٹ پر شائع کرنا سختی سے منع

جنگ با قوم تمر اسے کئے
کہ کہتے تھے عہد جو ہم سے تو ترش
کہتا تھا یا رئی دوان تکو اگر
تا کرے وہ مذمت جا شاہے
کہ وہ دختر تھی ابو سفیان کی
بولی یہہ فرش شہ لولاک ہے
پس ابو بکر و عمر حیدر کے پاس
جبکہ بو سفیان کے کو گیا
جب کہ یہ اور پر نبی آتا ہی آ
ذوالحلیفہ کو وہ جب پہنچا ہی آ
اور فرمایا تو ہر وہ مرے
آم سلمی کی سفارش سے مگر
خرگہ مغرب میں جب سو رج گیا
پس جب سلگے چولہے دس ہزار
تب ابو سفیان بدیل وہم حکم
کہتے ہیں عباس اس شب اس سپر
آیا تھا لشکر سے باہر باوقار
تب کہا عباس اے شاہ جہان
حکم نے تا قتل کر دیں جسلدتر
شاہ فرمایا تو اسکو اب لجا
ای ابو سفیان ذرا ہو شیار میں
کیا فراوان علم و بخشش ہی تری
پھر کیا ارشاد اسکو یوں نبی
وای تجھ پر ای ابو سفیان اب
کہ ابو سفیان ہی عزت طلب
ڈالے جو ہتھیا اپنے جلد تر
حضرت عباس نے ای باصفا
بعد آیا ہے زبیر ابن العوام
پھر ہی کعب اسکے بعد از چند ہے

اور قریشی لوگ سمجھے تھے یہی
پس خزاعی شخص جلاس عادیں
اور وہ لاساہ بری ہے انکو سب
صلح پہلی وہ جو تھی برسال کی
فرش ہر در کا تھا اسکے گھر بچھا
فرش یہہ ہرگز تجھے لائق نہیں
ما سفارش کو کریں نزد رسول
جبہ آئے غازیا ہا رار ہزار
اور صحابہ کو دیا اب اختیار
کر کے وہ آتا تھا ہجرت بالکمال
ابن حارث ابن عم مصطفےٰ
نقل ہی تب ابن حارث کر حیا
جو طرف ورنے لگی جھنکار یاں
بے خبر تھے شہ کے آنے سے قریش
لیکن آنکا خطر تھا انکو جیش
مر ظہران کو جو آ پہنچا رسول
اور وہیں سے ہوئی اندھیر جہاں
آگے حضرت کے سر اور کیا
اور جو عبد اللہ پیسر اجا تھا
اور اسکے ساتھ تھے اہل عیال
اور ہتھیار سے بھی کیا پایا تھا
فاطمہ سے بھی کیا یا اتھا
شاہ تب لشکر کی تیاری کیا
تب وہاں مظہر دیکھا کیا
آ وہاں عباس سے ہو کر ملا
اور مدینے کو علاقی بھیجے
شہ کیا انکی خطا سے درگذر
اگ تا روں کی فلک سلگا دیا
ہو گیا روشن بیاباں بے شمار
تینو عازم ہو مدینے کے ہم
کر زمیں پر شفقت کی نظر
اس راہ سے ہو فخر سوار
فوج لے آیا ہے تو آئے امان
جلد تر عباس بھی تب بھیجکر
صبح کو مجھ پاس حاضر کر تو لا
کیا ابھی وہ وقت بد لا یا نہیں
صلح رحم خم تجھ پہ ہی ہوی
کیا نہیں وہ وقت آیا بھی ابھی
کھو نہ ہرگز دولت ایمان اب
اسکو کچھ عزت عطا فرما تو اب
اور رہے جو گھر میں در کو بند کر
اسکو تھا یا بھا یک تنگ جا
پائے غازیو نکو ای ہام
وہ تمامی پا لتو اسوار تھے

وقت شب تکو نہ جانے کوئی
اک کہے ذوالیا ذن بخت بدین
اذن رخصت انکو فرمایا تب
اسکے بدلے کچھ پڑا ئیں ہو بھی
چا با بو سفیان کے بیٹھے اسپہ جا
وہ گیا یہہ کہکے ہو کر شنگلین
پر نہیں ہرگز کہ کوئی قبول
پس چلا کہکے کو تھے رن وہ دار
کر کریں افطار یا ہو ان روزہ دار
اور اسکے ساتھ تھے اہل عیال
لیکن آنکا خطر تھا انکو جیش
کو وہاں سلگے ہیں چولہے جا بجا
کہ یہاں پہنچا ہی سالار انام
جلد آتم شاہ سے لیو پناہ
ہو مرے ماں باپ تو اتجھ پر
دیکھتے ہی اسکو فارو قی گرجے
قتل کرنا اسکو چاہتے عمر
میں ابو سفیان کو لایا پناہ
کہ ذرا کی شب لی ہی آ سے تو
ہی جہان کا ایک معبود جلیل
عفو بخشش سے تو پن آتا ہی پسند
میں جو کہتا ہوں کرے وہ قبول
ورنہ تجھکو قتل کرتا ہی عمر
ہم وے ہیں چار شخص کو ان
یوں کہا عباس کو شاہ عرب
غازیاں تھے ساتھ اسکے یکہزار
اس رسالے میں یہہ تھا یک نشان
ابن سفیان نام ہے جگ میں شہیر

یہہ خبر شہ کو اسی شب حق دیا
شہ یہہ سنتے ہی خدا ہو کر اٹھا
اور پشیمان ہو قریش پر ہر اس
پہلے گھر اُم حبیبہ کے گیا
وہ لپٹی جلد آ وہ فرش تب
جا کیا پس عرض مدعا کہکے جناب
پس وہ بے اُمید کے کو گیا
اس سفر میں اُم سلمہ کے سوا
صوم اور افطار ہر وہ یکساں
شہ کہا تیری یہہ ہجرت ہی اخیر
جسطرح میری نبوت ہی اخیر
آ وہاں ایمان ہر وہ لائے ہیں
اپنے لشکر کو کیا حکم نزول
ایک جو لاہر نو سلگائے آپ
بھیجے بو سفیان کو پھر در کے حضور
اور بہت خاطر پریشان ہو گئے
ورنہ تم ہو جائینگے ہلاک تباہ
کہدے ای بو الفضل کیا ہی خبر
تیرے لو در آ حضور شاہ دین
اسکی تقصیرات کو تو عفو کر
اسکو فرمانے لگا سالار ناس
ہو مرے ماں باپ تیرے پر فدا
ایک جب شہ معبود جہاں
اسطرح عباس تب بولا اسے
یوں کہا عباس تب شاہ دین
اور ابو سفیان کے گھر میں جو گیا
تا وہ دیکھے خوب یہہ فوج خدا
ساتھ اسکے تین سو تھے تب وہ علم
ساتھ اُسکے تین سو تھے بہادران
بعد اُنکے مزید سے یکہزار
سہ نشان لے آئے تھے رن دار گان

علانیہ سے صبح کو شہ یوں کہا
اور چار رکھینگے اپنی جسلا
بھیجے بو سفیان کو تب کر کے پیام
پہلے گھر اُم حبیبہ کے گیا
پوچھا ای بیٹی یہ کیا ہے کیا سبب
شہ رسالہ کو شہ نامدار سے کچھ جواب
یہہ خبر سارے قریشوں کو دیا
کوئی بی بی کو نہیں ہمراہ لیا
ہی روا بیشک سفر کے درمیاں
جسطرح میری نبوت ہی اخیر
آ وہاں ایمان ہر وہ لائے ہیں
اپنے لشکر کو کیا حکم نزول
ایک جو لاہر نو سلگائے آپ
بھیجے بو سفیان کو پھر در کے حضور
اور بہت خاطر پریشان ہو گئے
ورنہ تم ہو جائینگے ہلاک تباہ
کہدے ای بو الفضل کیا ہی خبر
تیرے لو در آ حضور شاہ دین
اسکی تقصیرات کو تو عفو کر
اسکو فرمانے لگا سالار ناس
ہو مرے ماں باپ تیرے پر فدا
ایک جب شہ معبود جہاں
اسطرح عباس تب بولا اسے
یوں کہا عباس تب شاہ دین
اور ابو سفیان کے گھر میں جو گیا
تا وہ دیکھے خوب یہہ فوج خدا
ساتھ اسکے تین سو تھے تب وہ علم
ساتھ اُسکے تین سو تھے بہادران
بعد اُنکے مزید سے یکہزار
سہ نشان لے آئے تھے رن دار گان

بعد زمان قوم مہینہ بہت صعد
چار جھنڈ سب لیکے گذرے باندھ
قوم سے شیخ کو لیکے بعد ان
تین سو گذرے قوی تن پہلوان

ماکے اطراف ہر جون جہت سے
شاہ کو گھیرے تھے یوں سے بہتران
بدزبان وہ سب سالت کا جام
اور ستارے سے ہدایت کا مام

مصطفےٰ حقیقو اپنے موسوار
پر تہا تھا انا فتحنا اشکار
رعب سے اس کے حق کے یقین
ہو گیا میرا ابوسفیان وہین

وہ کہا افسوس تجھ پر اے فلان
یہہ نبوت ہی نہین شاہی ہی جان
پس ابوسفیان کو لا بولا جسلدتر
پس نشان و فرح و فرہ اعتر ام

جا ابوسفیان کہا تب لی میان
چار شخصو نکو دیا ہی یہ امان
پس نشان و فرح و فرہ اعتر ام
گرہت و فرہت مین ہو ہجرت کیا

آو جو انکا سہا ہی ظلم و جور
اور جا کر جو رہا در غار نور
گرہت و فرہت مین ہو ہجرت کیا
چھوڑ کر مکہ مدینے کو گیا

واخل بلد کیا بمقبول و قال
اور باین لشکر و جاہ و جلال
پس پیش عظمت پروردگار
سر جھکایا یون بعجز و انکسار

شکر کا سجدہ وہین لایا بجا
اور کیا حمد و ثنا حق کی ادا
سورۂ انا فتحنا فر حمد
شاہ با تمر جیع و آواز بلند

اللہ اللہ کیا مبارک ہو وہ روز
کیا اچھا گا حال اسد شاہ کا
آفتاب نور ایمان سر بسر
کس طرح وہ روز ہو گا جلوہ گر

حرمت کعبے سے پھر ابی دادگر
ہو ئے نازل اب جون من جانبا
یا الٰہی ہین سے اس روز کے
یمن سے اس ساعت فیروز کے

کر زیارت نبی کے پھر وہ در
اور کرے وہ ناخاص فر یر کو گھرا
مر ظہران سے غرض شاہ عرب
شہر کے کا کیا ہی قصد جب

اور کرے وہ ناخاص فر یر کو گھرا
اور بے ہتیار لوگون کو نہ بھی
اور بے ہتیار لوگون کو نہ بھی
دے بن الجراح کے ہمرہ نبی

پس کھڑا انار نے جا باہر عرب
عکرمہ سے چند شخص آیا وہان
پس تن مارے گئے انکے نو ان
اور شہادت پائے مین وہ مومنان

پھر لگا جب لڑنے وہ بیگمان
ہو گئے مقتول ستر کافران
غرض کی قاصد نے ای شاہ ہدیٰ
شخص ایک راہ مین مجھسے ملا

شاہ فرمایا کہ سپاہی خدا
اور پیچھے بنی اوسکا بجا
تب تو مجھکو منع فرمایا خدا
آج ہی اس امر کو ظاہر کیا

اور بوسہ جو اسود کو دیا
فرح سے تکبیر بھی کہنے لگا
انکے تکبیر و ن کی آواز بلند
پہنچے ہو تا آسمان کی ارجمند

کر ادا سر و ر طواف و استلام
جب ہوا ہی داخل بیت الحرام

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

تین سو ساٹھ جو تھے دو بتان
ناگہان ناور یہہ اوسکا ہی تو جان
قعقہ نادر یہہ اوسکا ہی تو جان

آہ کہتے مین کہے ہر روز نا
سنگ کرتا تھا جنھی انکو خدا
سنگ کرتا تھا جنھی انکو خدا

بولا سردر نا ملو بیگی یہی
پھر ابتک تم نہ پوجے جائینگی
پھر ابتک تم نہ پوجے جائینگی

کر اسے کے وہ نوازان پر دل
تو کہا اعل ہبل اعل ہبل
تو کہا اعل ہبل اعل ہبل

عرض کی حیدر نے یو حضرت سے تب
چڑھ کر کھا ند ہ پو انکو توڑ دا
چڑھ کر کھا ند ہ پو انکو توڑ دا

حسب فرمان چڑھ کر شہ شین نبی
مرتضی تو ڑ ا بتون کو وے سبھی
مرتضی تو ڑ ا بتون کو وے سبھی

جسطرح مین ہاتھ کرتا ہو تو ڑ ا
ہاتھ اب لگتا ہی جو ہی ہر ا ن
ہاتھ اب لگتا ہی جو ہی ہر ا ن

پس ہوا ہر و نج فر اش و نجار
اُنکی تکبیرون کی آواز و ن سے جان
اُنکی تکبیرون کی آواز و ن سے جان

بولا ای عباس کیسی تجلی
تا وے لا ایمان اب سے بے پنہ
تا وے لا ایمان اب سے بے پنہ

یا وہ وہ حالت کہا تب تا گہان
جو وے تھے بیچ اسکو کافران
جو وے تھے بیچ اسکو کافران

تھوڑے سے عرصے مین ہی پھر یکیم
اُسکو با این شوکت شان عظیم
اُسکو با این شوکت شان عظیم

اُونٹ کے بالکے کر کو یقین
جا لگا اُسکا سر اشرف وہین
جا لگا اُسکا سر اشرف وہین

غلبۂ شوق و سرور جان سے
پھر لگا پڑھنے کو نوش الحان سے
پھر لگا پڑھنے کو نوش الحان سے

کسطرح ہو صحن اور یا ہمال
اور شب و روز پکر کر ضلال
اور شب و روز پکر کر ضلال

مجھکو کہنے تک لجا کر یا نیاز
حج مبرور و سے کر دے سرفراز
حج مبرور و سے کر دے سرفراز

ایک ٹکری مہاجر کی بغیر
حکم فرمایا ہی یون تب بزبیر
حکم فرمایا ہی یون تب بزبیر

بطن وادی سے روانہ کر دیا
اور یون فرمان خالد کو کیا
اور یون فرمان خالد کو کیا

گرچہ خالد جنگ سے ب بار تھا
پر وی لو گون نے کی ب ابتدا
پر وی لو گون نے کی ب ابتدا

جلد تر خالد کو یہہ بھیجا پیام
جب سنا ہی یہہ خبر شاہ انام
جلد تر خالد کو یہہ بھیجا پیام

وہ کہا قاصد سے اگر یون کہا
شاہ خالد کو بلا غصہ کیا
وہ کہا قاصد سے اگر یون کہا

اُسکا سر جا لگا تھا اُسکا سر
وہ کہا اسطرح مجھکو سر بسر
وہ کہا اسطرح مجھکو سر بسر

کہ احد مین جب ہوا حمزہ شہید
مین نے تب بولا تھا ازبد بد
کہ احد مین جب ہوا حمزہ شہید

الغرض بھیجا اسکے شاہ دو جہان
جب ہوا داخل حرم کے درمیان
جب ہوا داخل حرم کے درمیان

شہ کی قربت سے اصحاب کبار
جبکہ یہہ سنکر سو یہہ غل ہو گیا
شہ کی قربت سے اصحاب کبار

شہر کے مین نزول ہو گیا
تین سو ساتھ انہین بت کو مقرر
تین سو ساتھ انہین بت کو مقرر

شیش سے محکم کئے تھے در زمین
وے بتان گر پڑے ہین بر زمین
وے بتان گر پڑے ہین بر زمین

قوم جرہم کی جو آکے مین تھی
پوجنے لاگے وے دو نو کو ہمیش
پوجنے لاگے وے دو نو کو ہمیش

تو ڑ کر اوسکو گرا ئے بر ملا
اور ہبل جو بہت بڑا تھا تصیر
تو ڑ کر اوسکو گرا ئے بر ملا

ای ہبل غالب ہوا و اچا ہوا
دیکھ تو اب ہبل نیچے گرا
دیکھ تو اب ہبل نیچے گرا

شہ کہا بار نبوت کہتین
اب اُٹھا نیکی تجھے طاقت نہین
اب اُٹھا نیکی تجھے طاقت نہین

پوچھا اس حالتین اُس سے صنم
کیا ہی تیرا حال میرے کہا
کیا ہی تیرا حال میرے کہا

تب علی سے یون کہا لا ذوالمنن
کیا مہ ارقت ہی یہہ یا یقین
کیا مہ ارقت ہی یہہ یا یقین

جب خبر اپنے امان کی وہ سنا ہو بہت حیران یوں کہنے لگا آہ کیسا ہم ستانے تھے اُسے باوجود اُسکے وہ کیا بخشا مجھے اُس سے تب کہنے لگی اُم حکیم
چلئے اب ہمراہ میرے جلد تر شہ سے جلد جان ہے ہو بہرہ ور اور کہنے کے پاس جب پہنچا ہے آ یوں محبا ہے کہا اپنے رسُلا
کوئی اُسکے باپ کو گالی نہ دو الغرض وہ مرحوبت پر بہرس اُسکے پیچھے نیمہ سرور کے پاس حکم کر کر اُسکی زن پہر پوڑا ہی تھی نقاب
عکرمہ کو جا بلا لائی ہون اب حکم کیا ہتا ہی ای محبوب رب کر مبارک دش سے جا دگری اور فرمایا کہ اندر اُسکو لا لائی وہ دیکھا اسکو شہ نے یون کہا

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

شہ کہا مان میں امان تجھکو دیا عکرمہ کلمہ شہادت کا پڑھا پس رکھا قدمین شاہ انبیا اور کہا یہ زن مری آشنا ہے تین
شاہ فرمایا کہ جو تو چاہے گا چاہ گر قادر ہون تین کر دون عطا بولا مین تیری عداوت جو کیا بچ کہا یا ہی ندامت سے بہت حد نہین ہی تیرے بجرجو کو
یا رسول اللہ مانگ اللہ سے سر و عالم اٹھا دست دعا مشرکون کی بھی اعانت جو کیا بولا ہی اکرم ترین خلق تو
اب یہ جتنا ہون کر دونا اسکا بھلا اسکی چاہا ہے خدا سے مدعا اور فرمایا کہ ہون اپنا مال فدا اور ترے غیبت مین یا تیرے حضور جو کر گستاخی ہوی مجھ سے صدق
جب فتح مکہ آنحضرت کے پاس اہل حق سے جو کیا تھا مین قتال پھر کہا مین نے یہ زن ہے ہر دو عالم سے تمام آہ جو چاہا ہون اپنا مال فدا
لوگ طلایہ کے کہے وحشی سے زود اہل حق سے کرون دو نا جدال دین حق مین یہ ہو ایسا ہی کیا مال و زر جو چاہا ہی جان اپنی دیا
جب خلیفہ تھا ابو بکر رشید دیکھے پسر ابو جہل لعین غیرت الٰہی مین ہی تیز ہے سر رسر اُس برسے سے ہی حیران
اسی سے حق راضی ہے بس ہم کو شاد ایک غزے مین ہوا ہی شہید مومنون خوا مان تھے اُسکے قتل کے
بعد فتح مکہ آنحضرت کے پاس یونہی آنحضرت سے تمام خون مسلم اُسکا کیا تھا مصلحتے وہ رہا جاسکا مین جا اسو اسطے
جب خود آنے لگے ہین بے ہر اس وفد کہتے مین جماعت کے تئین وفد طایف کی بھی جانب ہم ہی
لوگ طایف کے کہے وحشی سے زود کہ مسلمان ہونے جا ہین جو دفود بخش دیتا ہی نہین شاہ انام اور نہین لیتا ہی اُنے اہتمام تو بھی اے وحشی ہمارے ساتھ آ
اور پڑھا کلمہ شہادت کا یقین اور نہین ہی وحشی ہی کیا شاہ پوچھا تو نہین وحشی ہی کیا پوچھا پھر تو چچا حمزہ کو آہ
وہ کیا تب عرض سارا ماجرا شاہ سن مغموم ہو کہنے لگا کرای وحشی رو برو میرے نہ آ حالت حمزہ جو تب پیش نظر
آگے بس شہ کے نہین آتا تھا وہ اور پیچھے ہی کھڑا رہتا تھا وہ اور مُنھ اپنا تو مجھکو مت دکھا کیونکہ تجھکو دیکھنے سے بسر
دے امان مجھکو اے شاہ انام ناسنون تیرے لیے مین حق کلام یک روایت ہم غیر الناس سے آیا ہی وحشی نے جب حضرت کے پاس
ناکلام حق سُنے میرے اب شنا فرمایا کہ مین چھپا تھا جان کہ پڑے تجھپر نظر قتل امان پھر تو جب چاہا امان تجھکو دیا
یعنے فرماتا ہی حق سے لوگ جو آیۂ قرآن ہوئی نازل یہ تب
یعنے مین کرتے ہین سر کو شریک جادۂ توحید پر رہتے ہین ٹھیک قتل ناحق بھی کسے کرتے نہین اور زنا سے دور رہتے ہین یقین اور جو ایسے کرینگے زشت کام
انکو دونا ہو قیامت مین عذاب ہون ہمیشہ نار مین با اضطراب کہتے ہین وحشی یہ آیت سُنکر عرض خدمت اسطرح کرنے لگا آہ مین نے شرک مین تھا مبتلا
اور زنا کا بھی کیا ہون اشتعال کیون مرا تو ہو نے دو الحال سنکے یہ پیارا تب رحمۃ للعالمین بانی یہ آیت بھی شرف نزول پایا

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

یعنے جو تو یہ کیا مومن ہوا اور ہمیشہ وہ عمل اچھے کیا جرم وہ عصیان اپنے لوگ کے بخشنے والا ہی خلاق کریم
سُن یہ آیت پھر کے وحشی نے کہا شرط اس آیت مین ہی تب ہے کیا کہ کرین توبہ کے بعد از نیک کام اور ایسے تابون پر ہی رحیم
آ کچلے اسرای شہریار یہی یہ بندے نے بھی سُنا بعد از بخشے ولیسون کو ہی خلاق انام ہو وہ گیا میرے لیے ظاہر ای نبی
یہ پڑھا یہ آیۂ قرآن مبین بات یہ پسند کر اہل مرام المسلمین ہی پر ہوا یہ آیۂ قرآن مبین

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور گنہ جو شرک کے ہو دین ہوا یعنے ہرگز شرک کا بخشے خدا
کہ نہ چاہے مغفرت بنکی الٰہ جسکو چاہے بخشے رب العالمین عرض کی وحشی نے بخشش ہا ہی امین بھی شہادتے ہوون آہ
لطف حق سے پائی یہ آیۂ قبول جب لگا اسطرح کہنے مول قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

یعنے وہ ای بندگان میرے اپنے نفسوں پر کئے ہیں ظلم جو — یعنے بشارت ہے بعضے بندگان — جو کہے ہوویں گنہ سترو عیان — ای نبی میرے رسے انکو تو وہ — حق کی رحمت سے نہ ہوویں ناامید

بخشے سو لاسب گناہ عاصیان — بخشنے والا وہی ہے مہربان — اسطرح کرنے لگا عرض جناب — اب زشرط وعدہ ہے کچھ سہیں کان — اور تجھی جو یا ہی ایمان بندگان

اُن مبارک بیتوں سے مومنو — پھول توبہ کی فضیلت کے چنو — کیسی توبہ کی فضیلت ہی بڑی — سر بسر شرک و کفر و نفاق — چھوڑ جو یا ایمان لاوے باوثاق

پاک اسکو ایسا کرتا ہے خدا — گویا مادر سے بھی پیدا ہوا — اور منافقات ایمان کے سوا — اہل ایمان سے گنہ جو ہووے گا — اور بلا توبہ وہ مومن گر مرے

جسکو چاہے بخش دیوے کے عذاب — اور چاہے جسکو بخشے دے ثواب — حق کی رحمت یا شفاعت کے بغیر — اہل سنت کا یہی ہے اعتقاد — کہ ہے قرآن و خبر سے مستفاد

الغرض کہتا ہے وحشی جائے — گر زمانے میں یقین صدق کے — ہوگئی وہ پشت سے تب اسکے پار — جنگ پر آئے گئے جب مومنان — میں بھی تھا ہمراہ انکے جانفشان

ہاتھ میں میرے وہی ہتیار تھی — یہ ایک انصار نبی پس آ پہنچا ریع — جلد تر اسپر چلایا اپنی تیغ — پر یقین معلوم یہ مجھکو ہوا — مار اُس ملعون کو جنگی غلام — جا ہلیت میں میں مارا تھا جسکو

اور وہ اسلام خیر الناس کو — میں نے مارا کافر خنّاس کو — کہتا تھا وہ اور غیر الناس کو — اور حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید — اور بھاگا انصاری لیکن یک قتل کر

پس غلام ابن عبد اللہ آ — قتل اُس مردود کو بھی کر دیا — اور تھا جبار یک ظالم بڑا — اور بھاگا وحشی ہر بار لائے بام — بولا میں مومن ہوا تجھ لئے امان

اور حارث ریع و یا تھا شاہ کو — مار دیا رجال نے اُس گمراہ کو — کعب و ابن زبعری بیگمان — اور صفوان بن امیہ سے امان — عورتوں نے بندہ پر سینا کیا فگن

اُس سے یا ماریع جو خیر البشر — آہ ہے جنگ اُحد میں مشتہر — آتی تھی بیعت لئے جو بی بیان — یعنے ہی پر تعہ ہیں مومنین انہان — کرکے بیعت اور سلمان ہوگئے

اور کئی عرض اسی امام المسلمین — میں ہوں بندہ دولت بیعہ یقین — شاہ نے فرمایا تو ایمان لائی جب — عفو تیری ہوگئی تقصیر سب — بیعہ پہر سے اُٹھائی ہی نقاب

یا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے نبی ایمان آویں عورتیں — آویں جب تجھ پاس بیعت کریں — کر خدا کے ساتھ کوئی چیز کو — ناکریں نا دے شریک ہرگز کبھو — اور نہ دے ہرگز کبھو اولاد کو

اور نہ قتل اپنے کریں اولاد کو — ناگراوین حمل بھی ناشاد ہو — اور نے طوفان نہ لاوین باندھ کر — اور پاؤں اپنے نہ بے خطر — یعنے ہرگز شادی جھوٹی نہ دین — یا کسی پر جھوٹ دعوی ناکریں

یا قسم جھوٹی کھاوین زینہار — عقل سے اپنے نہ کریں بیشمار — اور نہ بے فرمان ہوویں تیرے رسول — تو کرے جو حکم وین کریں قبول — جیسے نوحہ عورتیں پر ناکریں — مُنھ نہ نوچیں بال بھی نہ توڑیں

کرکے بیعت اُن پر غفور الرحیم — لے تو بیعت اے امام کائنات — بخشنے والا خدا ہے مہربان — ہی روایت باوثاق انہیا — جبکہ لائے سورۂ آیت یہ پڑھا

پوچھی ہندہ نے کہ اے شاہ جلیل — مرد میرا ہی ابوسفیان بخیل — واسطے نفقے کے اُسکے مال سے — بولا سر دے تیرے جو کچھ لے — جتنا رہیں ہووے امان تجھ لئے

اور پڑھا آیت یہ فارغ جب ہوئی — کیا زنا کرتی ہی بی ہندہ بھی کبھی — کہ نہاں کچھ لون ہی کیا جائز مجھے — بھر کہی یہ اُسکے آگے یا خدا

اور بابا تیرے کوئی چیز — بہما اشارہ اپنی عفت پر کئی — آہ جھوٹی تھی بہت تیری بدی — پاس تیرے ہیں اب ہی اور عزیز — میری الفت اور زنا و بیگانہ خدا — بھیجے اپنے ہاتھ میں طاقت کے ساتھ

شہ کہا عورات کی بیعت یقین — قول ہے سو عورتوں سے جون مرا — حکم ہے ہندہ گئی میں اپنے گھر — سب جنوں کو اپنے توڑی جلد تر

ہدیہ بھیجی ایک بکرا در حضور — قول یک زن کا ہی مثل صد ہی ویسا ہی — بارہا کہتی تھی ہندہ فرح سے — یمن سے ہی یہ رسول اللہ کے

عذر خواہی کی کساری کر و فور — تب کیا ہی شاہ برکت کی دعا — واسطے اُسکے بکروں ترقی حق دیا — وہ مسلمان آ ہوی ہے بعد ازاں

اور تو بہ عہد عزّی کی کنیز — ہوگئی مقتول وہ پانی سقر — اُسکی باندی فرتنا بھاگی مگر — ہوگئی مقتول وہ بھی بیشمار

اور ہبّی مقتول اور سب بیخلاف — بعضے کہتے ہیں کہ وہ ماری گئی — بعضے ہوسنے سنے ہیں اختلاف — اور اُم سعد تھی کہیں ان میں مگر

نقل ہے رمضان کی تیرہویں — فتح جب کر کیا سالار دیں — چوطرف نوجیں روانہ بھی کیا — بیعت عجم کی اُسکے اسکا

ایک دن بطن نخلہ میں ہوئی — امام عزّی اُسکا ہی عزّی الہ تھی — شاہ پوچھا کیا تجھے آیا نظر — ساتھ دے خالد کے بھیجا تھی سوا

توڑ پھوڑ جا کر گیا خالد نے تب — بولا خالد کچھ نظر آیا نہیں — بولا پوجا جا رہی وہ دیوی کی تب — شہ کہا پس تو اُسے توڑا انہیں

اپنی کھینچا تیغ پر خشم و غضب — باہر آئی ایک زن ننگی سیاہ — موئے سر کھولی ہوی اپنے تباہ — مار اُسی عزّی تو اس خالد کو اب

تنج سے تب اپنے خالد باصفا — جلد تر مرتی کو دوڑ مرے کیا — ٹکڑے شہ بولا کہ عزیٰ تھی وہی — شکر للہ آج وہ ماری گئی — اُس کمینے مین ہی سکت اصلی — تو مرا جا ایک بت کو برہم نہی

ایسی ہی تھی عزیٰ دیوتون کی مان — جبکہ خالد بطن نخلے مے پھرا — بھیجا بی تھو یلی مصطفےٰ — قوم ابنائے جذیمہ تھے وہان — تا اُنھین دعوت کرے دین ہدیٰ کی مان

جب گئے خالد کے تنئے کی خبر — سدھ اُسکو مار دالنے کی دھیان — آئے باہتھیار ہوکر جلد تر — وے کہے سب ہم مسلمان ہین تمام — کرلئے آئے ہو ہم پر بسر

بولے یک قوم عرب کے ساتھ مان — دشمنی ہے ہمکو یک مدت سے جان — اس لئے ہم آئے باہتھیار سب — یک روایت ہی کہ خالد باصفا — بوچھا پھر ہتیار تم نے باندھکر — انکو سب اسلام کی دعوت کیا

کلمہ اسلام اچھی طرح سے — آہ ائدم تو نہین ظاہر کئے — یعنے وے بولے صبا نا بار بار — کافران اصحاب کو تمہر سے — بولتے تھے آگے صابی ہوگئے

لفظ یہ خالد کو آیا ناگوار — سمجھا یہہ مومن نہین ہین زینہار — کہتے ہین وے تھے قریب حد نفر — شخص یک تب قوم سے بولے کہ ما — عرض حضرت سے کیا یہہ جا سرا

سُنتے ہی ہو پر غضب شہ بیشمار — آہ یہہ فقرہ کہا دو تین بار — مارڈالا سب کو خالد بسلہ تر — یعنے مین بیزار ہون اب اے خدا — اس بُری حرکت سے جو خالد کیا

پس بہت سا مال نذر الطاف سے — تب علی مرتضےٰ کے ہاتھ سے — اس قبیلے کے طرف بھیجا رسول — تا جو مقتولون کے ورثہ ہین طلول — خون بہا اور پاکی انکی دے

حب فرمان جا علی مرتضےٰ — وارثون کو اُنکے سب دیا کیا — شاہ خالد سے خفا تھا پر منصب — کہتے ہین راضی ہوی وہ قوم جب — بس خفا شہ سے کئی اصحاب کے

وہ خطا خالد کی تھی فی الاجتہاد — کچھ تھا اُس قوم سے بغض و عناد — مجتہد سے تو ہوا ہے ارتیاب — ہوتی ہی کفایہ خطا کے صواب

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

ترجمہ

نوح علیہ السلام کی وقت کے پانچ بتان طوفانیہ تہ زمین ہونا ابلیس لعین عرلوگونکو اُنکے نشان دینا اور وے اُنکے پوجنے کے تین حصر انکو تہ زمین دبا دینا

اور اسی رمضان مین آبا انتقام — جانسواے دون کو تو ابن عباس — پانچ بت اُنکے تھے اور یہہ نام تھے — اور یخوث انمین ہے جانو تیسرا

اور چوتھا ہی یعوق اُنسے پیچھان — اور یقین تھا تسر اُنسے پانچوان — کافران جو وقت مین تھے نوح کے — ایک دو دسرا سواع ای صفا — دو مین عمر آتھے وے بے قصور

اور ہنوز آتھے اپنے زعم سے — اُس صنم کو بخلاف یک مرد کے — اور مظاہر حق کے وے اُنکو قرار — ذات مولا کی محبت کا ظہور

کہ خدا بود و ست رکھنا ہی یقین — کہ بھا ہین بندگان اکثرین — مردسا اسکو بنا دے بدنہاد — دل مین یہہ رکھتے تھے اس اعتقاد

کار و بار اس خلقت آکوان کا — بس چلا کر تا ہی اُس سے سدا — ہی نجوہر نوع انسان کا سبب — آگئی ہے اپنے اس بت مین ظہور

اور سواع انکا جو بت تھا دوسرا — جانتے تھے اس عالم کا بقا — خلق کو پیدا کیا جو لطف سے — سمجھے تھے یہہ صفت حق کی بالقرر

باقی رکھنے کی جو ہیگی یہہ صفت — جب ہی عورت سے بقای خاندان — ہین ہنوز اُن مین بھی ہی شکل مین اب — ایسے مظہر کو پرستش کہتے ہین اب

جانتے تھے اور بناتے تھے اُسے — ہی خدا قوم سبا دے خلق کا — سکل زن پر اُسکو ہنوز آتھے جانتے — اور ہنوز اپنی حماقت سے نام — برہما کہتے ہین اس مظہر کا نام

شرع مین کہتے اُسے فیومیت — یہہ صفت رکھتا ہین کوئی دوسرا — اور یخوث الخا جو بت تھا تیسرا

اور یعوق اُنکا صنم چوتھا بتا — کیونکہ کرتا ہی مدد گھوڑا اسدا — دوڑنے اور سینچنے مین جلد جا — اور ہنوز اُنمین بھی اُس ہی نوع سے — نام اس مظہر کا ہی نذر رکھے

اور ہنوز اُنکا صنم چوتھا بتا — یہہ صفت رکھتا نہین کوئی دوسرا — اور یعوق اُنکا صنم چوتھا بتا — جانتے تھے اسکو حامی بلا

اس صفت کو شرع مین کہتے بجا — نام اس مظہر کا شیور رکھتے ہین جا — اس صفت کو شرع مین کہتے بجا — کاشف الضر دافع رنج و بلا

یہہ صفت رفع بلای ای من — اور ہنوز اُس ملک کے بھی ای میان — تو ت مولا کا مظہر جانتے — سکل گرگس پر بناتے تھے اُسے

کیونکہ گرگس مین بڑا قوت ہی جان — پانچوان بت نسر تھا اُنکا بتا — ہی ہنوز اُن مین لکھتے اس مظہر کا نام — اس عقیدے سے اُسے کرتے ہین یاد

جلد جاتا اور بہت اُڑتا ہی یان — اُسی شکل سے ہنوز اُنمین رشت نام — اور ہنوز اُنمین بھی ہی نوع کا — پانچ فرزند حضرت اور اُنکے نام

شرع مین اس صفت کو کہتے بجا — قادر مطلق سوا کوئی یقین — یہہ صفت رکھتا ہین کہتا ہین — اور یہہ نامونکی حقیقت جانئے

تھے کبار اولیا سے ای ہمام — اور گذرنے سے طول ایام کے — جاہلون نے غلبۂ اوہام سے — جو صفت غالب تھی ہر ہر ین اُنکی

پس یہہ پانچون اُن بزرگون کے مین نام — صورت حضرت عیسےٰ مریمی — ہین بناتے شیر کی تصویر سا — اور شیر لعل شہباز اُنکی شبید

جیسے اس امت کے بعضے جاہلان — قوت وحی کے اپنے تا بہان — آئی ابن عم خیر الناس سے — لکھتے ہین بر صورت بلند سفید

اور بزرگون کے بھی دوسرے نام سے — مختلف شکلے بنا کر پوجتے — نقل عبد اللہ بن عباس سے — ہو گئے مدفون زمین ہند مین

بعد یک مدت کے ابلیس لعین — انکو بتلایا یہی ہر بون کہتین — وے نکال انکو زمین سے جلد تر — دوبتہ الجندل مین کر اسکو کھڑا

پھر ہنود کلب نے بود اُسکے لئے — در زمان حضرت خیر الورا — تھے ہنوز اُسکو پوجتے اسکو سنا — جا بنود بت اُنھین کے پاس تھا — اور یخوث اُنکا جو بت تھا دوسرا

اور یہ قوی انکا جو ہت تھا جانے ۔ تھے بتو کہان اسکو پوجتے ۔ پشت در پشت اسیں ہی تھا جان
اور سواع انکا جو ہت تھا اسکو تب ۔ پوجتے تھے بس ہی لوگ سب ۔ اور سوا انکے بھی تھے دیگر بتان
آہ یک تھے سے ابلیس لعین ۔ کہ فریب دیکر لوگوں کے تئیں ۔ بت پرستی میں رکھا تھا جاودان

نوح علیہ السلام کے وقت پانچ بتان جو حقیقت میں ہر شخص کے پاس موجود ہیں انکے پوجنے سے احتراز چاہئے

وہ زمین کا پہلا نبی تھے فضل سے ۔ پانچ قوم نوح کے تھے جو بتان ۔ پاس ہر ہر شخص کے موجود ہیں ۔ پوجتے ہیں لوگ اکثر انکے تئیں
اور لکھتے ہیں محقق علماء ان ۔ آگے اُسکے شی ہی دُشمنی کا تھم ۔ پر دوکش میں ہی بد اخلاقی ۔ دیکھے ہر شخص ہر تھا ہی مدام
جو عبث اُسکو تو جانتے ہی جسم ۔ شانہ و حمام سے ہو کا میاب ۔ اور ریاضت و زہد شرع و دین ۔ اور تقوی اور سُنن اور دیں
زیور و پوشاک کو سُدر اور خضاب ۔ نفس اُنکا ہی بلا شک و گمان ۔ کیونکہ اُسکے جو جہان کا ہی قیام ۔ ساتھ رابطہ اُسکے ہی مدام
اور سواع ہر ایک کا تن ایمان ۔ طاعت و تقوی میں لاتا ہی قصور ۔ اور یغوث ہر شخص کے ہیں اہل فسق ۔ اُسکے پیچھے باپان اور قسم ہا
تا بھاری سے اُسکے بالقرور ۔ کر با حکام خداستی کرے ۔ اور تقوی ہر شخص کا ہی انکا مال ۔ مال کی ہی دوستی ای پاک دل
اور یہاں تک اُنکی دلجوئی کرے ۔ اور آمیہ اسے یہ رکھتا ہی جان ۔ کہ یہ مرا مال آیندہ بجا ۔ ونع کردے مجھ سے آفات و بلا
خرچے سے روکتی ہی جاودان ۔ آسمان سے دعا نہ کرنا گمان ۔ جو کیا اور ناکیا اوکار ہے ۔ دیکھ وہ ہر بار یک پلہ میں کرے
کہ دو پہر سے حرص اور غصے کا جان ۔ جب تلک بندے کو دیوے نا ملے ۔ تب تلک یان قوی نا ہووے گا ۔ حق بکا وے اس سے مومن کو سدا

پس عبادت سے یہ پانچ علماء کے ۔ جا کے حضرت نے کیا جنگ حنین ۔ غزوۂ حنین
شش شوال میں بازیت قرین ۔ ہو گئے نامی شہ عالم کے سب ۔ یک ہوازن اور دُگر اتقیف
تھے قبایل بہتے وہ ملک عرب ۔ طور جنگ و کارزار و فوج بخش ۔ اسلئے ہی ہو گئے مغلوب وہ
کر نہیں ہیں جانتے قوم قریش ۔ ہم ہی جانے ہے بھلا اقدام کر ۔ جب بنجانے جنگ کا دُنبہ خوب وہ
ہم چو تم سے آگے جنگ پر ۔ جب حنین اوپر ہی پہنچا آشکار ۔ اس خبر سے شاہ واقف ہو گیا
غازیاں ہمراہ تھے بارہ ہزار ۔ یعنے یارہ سو تھے کیا اسلحے ۔ کہ ہم مغلوب ہونگے درمصاف
کیونکہ ہی فتح و ظفر از کردگار ۔ قلت و کثرت سے نا ہو زینہار ۔ تھا کنانہ جو کہ سردار تقیف
قوم کو اپنی کیا تھا حکم او ۔ مال و اولاد و زنان ساتھ لو ۔ تیر اندازان بہت اُس سے تھے آ
خود کھڑے سر پر ہو دُلدل پر سوار ۔ چلد یا ہے از برائے کارزار ۔ راہ دیکھیں ہی تھی ای ارجمند
جبکہ متفرق ہوئے ہیں مسلمین ۔ مارے مین کفار نے از کمین ۔ اور لگے جو تھے وہ مسلمین
مارے تیروں کے سب انکے تڑپنے ۔ بھاگنے لاگے ہر اسان پدیرنگ ۔ اے عجب کہ گرے یکبارب
چند یاران رہ گئے سرور کے ساتھ ۔ یعنے شیخین و علی پاک ذات ۔ اور عباس و پسر ابن العوام
ابن مسعود و قثم جعفر بجا ۔ رہ گئے ہیں بس یہی با حوصلے ۔ بگڑا تھا جاسس سے ورکی کا اب
پر ابوسفیان حارث پاک خو ۔ چھوڑتا ہرگز نہیں تھا بانگ کو ۔ کہتا تھا شہ مین نبی ہوں لاکذب
فتح کا وعدہ کیا مجھ سے تھا ۔ ہی یقین وہ فتح ہیگی بے ریا ۔ پس کہا جا بس کہ شادی خیار
کر رسول اللہ کیا ہی تم کو یاد ۔ جلد تر تم آؤ ای فرخ نہاد ۔ حکم سنتے ہی نبی کا وہ شتاب
ہو گئے جب میں یکو غازیان ۔ شاہ فرمایا لڑو با کر فران ۔ لے کنکر یک مشت سرور باشکوہ

یون ہوا آواز نکارہ و کاوان ۔ ہلت میں گیا گرے از آسمان ۔ بھاگنے لاگے ہین کفار لعین ۔ مارنے لاگے ہین انکو مسلمین ۔ اور ملک بھی کر رہے ہین غنیمت بیشمار ۔ ستر آدمی تہے کے گھوڑون پر سوار

کافرون کا جو علم بردار تھا ۔ قتل اسکو کر دیا ہے مرتضیٰ ۔ کافران پائے شکست اشکبار ۔ ہو گئے مقتول ستر کافران ۔ چار ہی پائے شہادت کو مسلمان

مشکیان تب باندہ کے گھوڑے کے پاس ۔ پاس شہ کے مومنان لانے لگے ۔ اور مسلمانان غنیمت یحساب ۔ اور وہان سے بطن نخلہ کے طرف بھاگے کافران

اور طرف اوطاس کے بھنے گئے ۔ قصد اس جا جمع ہو یکجا کہنے ۔ بطن نخلہ کی طرف جا غازیان ۔ قتل بعضون کو کیے ہین ایمان

تھا ابو عامر جو مرد لشکری ۔ دیکھے حضرت اسکو فوج ظفری ۔ جانب اوطاس بھاگا سعید ۔ وہ ہوا اُنسے وہان لڑکر شہید ۔ قید کر لائے ہین عورتون کے تئین

لیکے وہ بھنڈا کیا ہی کارزار ۔ فتح و نصرت اسکو بخشا کردگار ۔ پس ابو موسیٰ نے وہان لڑکر شہید ۔ تھا بیٹیجا اُسکا یا رسول ری

وہ کہی اُنسے حضرت اسکو بخشا ۔ کر زن و اولاد کو اُنکے اسیر ۔ اُن اسیرونمین ہی شیما بی بی تھی ۔ کر جو بنی تھی حلیمہ دائی کی

میرے بولن شیما او تیری دہان ۔ شہ اُسے پہچان کر رونے لگا ۔ اپنی چادر پر بٹھا اُسکو کہا ۔ خوش رکھو اپنا سا تم اُسکے تئین

اور اگر چہتی ہے جا اپنے قوم پاس ۔ بھیجو نخلہ سے تجھکو بہ پرہاس ۔ جا ہی جانا قوم مین اپنے لگی ۔ اور خوشی سے قوم مین اپنے گئی

اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا ۔ بھیجا جعرانہ طرف شاہ ہدا ۔ قلعہ طایف پر بھدا جنگ کر ۔ ماہ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچوین

جو غنیمت پائے وہ فتح حنین ۔ تھی وہان وہ استدر بیشمار ۔ چھ ہزار اُنٹ تھے جو بے درشمار ۔ اور اونٹان تھے چالیس ہزار

اور چوبیس ہزار آدمی تھے ہمراہ ۔ شہ کیا قسمت غنایم کی وہان ۔ مال و زر بخشا ہے سبکو بیگمان ۔ یک روایت ہی کہ تھے وہ بیشمار

ہی نوازا جو دلنشین سے تب ۔ جب ابو سفیان نے چاہا مصطفےٰ ۔ اُس سے ہوا مشہور عالم میں عرب ۔ اُس سے بھی بخشا ہے سالا بشر

پھر کیا وہ عرض ہی شاہ ہدا ۔ ایک سو اشتر کیا اُسکو عطا ۔ بخش کچھ اسکو بھی ہی فرد حمید

اُسکو سو اشتر دیا شاہ انام ۔ ہی معاویہ پسر اُسکا مرا ۔ وہ کہا بتا جو میرا ہے یزید ۔ تب معاویہ کہا ہو مستعد

نقل ہی جو تھا حکم ابن خرام ۔ اسکو بھی بخشا ہی اتنا شہریار ۔ اور سو اشتر ہی اسکو دیا

ہو گئے مقبل بہت کا دار ۔ اور جعرانہ مین شاہ انبیا ۔ پھر وہ راغب ہو بڑا دیوے رحیم ۔ خوار یا ایمان سے ہوی ہے منتظر

بٹ گئے تھے گرچہ بے تعدیل قال ۔ جبکہ وہ قسمت غنایم کی کیا ۔ آہ مان قوم ہوازن جلد تر ۔ تم کو مین یک کے عوض چھے دونگا

کر سفارش انکی سالار انام ۔ پھیرو لو اپنا مجھ سے تام ۔ دینے راضی ہو گئے انکو کہا ۔ کر گرفتار یان کیا تو قبول

اور جو تھا مالک ہوازن کا رئیس ۔ اُسکو بہ پیغام بھیجا ہی رسول ۔ شاہ پر ایمان وہین لایا ہے وہ

نقل ہے طایف مین قلعہ نشین ۔ یہ خبر سن شاد ہوا آیا ہے وہ ۔ باندہ کر احرام عمرے کا وہان

اور سوادنان طرف سے بھی مرے ۔ بالیقین انجام دیون گا تجھے ۔ سیزدہ دن تک رہا ای نیکنام ۔ فتح کے دن یا لایان کے نصاب

اور جعرانہ مین سالار انام ۔ بھیجہ ہم تئی شہر ذوالقعدہ کی ہی ۔ یک صحابی نام تھا جسکا مقاب

پھر کے جعرانہ مین وہ ای نماز ۔ صبح کی اگر گذارا ہی نماز ۔ چھوڑا کے مین ہی تا اُنکا وطن

اُسکو مکے کی حکومت شہ نے دیا ۔ اور معاذ ابن جبل کو بھی نبی ۔ لوگ کو قرآن سکھلاوے یقین

اور ابو موسیٰ کو جو تھا شعری ۔ اُس برس مین اپنے ہی مین پھر ۔ مومنون کو ساتھ لیکر مرتب

کر دیا والی شہ مہین و بشر ۔ حج کے گفتار کے تین مگر ۔ حج اسلامی کیا ہے باصواب

یا ادا اول حج ذوالحجہ کا تھا ۔ آمد ینے کو ہی پہنچا مصطفےٰ ۔ لیکے ابراہیم و دین کا نور مبین

وہ مبارک ماہ ذوالحجہ کا تھا ۔ اور رکی ہے اُس برس مین ہی وفات ۔ جا ملا مرتبہ جو تھا وہ مدعا

حشر تیری بی بیون مین مہ ہوا ۔ یہ سعادت مجھے ای شاہ ہدا ۔ اپنی بادی حال کشکا ہو حق

اور وہ مجھے کہہ مرحبا خوش آمدین ۔ مین بی ہر گز جدا ہو تجھ سے حق

مسجد نبوی مین منبر بنانیکے آگے ستون حنانہ پر خطبہ پڑہنے کے بجہ منبر پڑہنا حضرت کا یہ اور حج کو تشریف لیجانا اور مدینے سے روانہ ہونا

عرض کو سنکے وہ کر قبول ۔ مسجد نبوی مین جو آہن چکان ۔ اور ستون ہی مین منبر بنانیکے ۔ ایک طرف بنے کے تھا مسجد مین پڑا ۔ جذع حزا اسکو کہتے ای تمام

اور رئیس ہی سال بمنبر ایسان ۔ آگے منبر کے تھا مسجد مین پڑا ۔ اور ستون ہی کا نوکرا

خطبہ پڑہتا تھا اسی پر مصطفےٰ ۔ عرض یکدن یک صحابی نے کیا ۔ خطبہ پڑہنے حکم گر ہو آپ کا ۔ ایک منبر کی مین کرتا ہون بنا ۔ شاہ عالم نے دیے رخصت دیا

تھون ملنے اُسکے تھے اوی صفا ۔ اب مسا جد مین ہی جہا جا بجا ۔ سرو دین کے پسند آیا یہ کام ۔ جب وہ منبر پر ہوا اگر سوار ۔ وہ ستون رونے لگا بے اختیار

اسکار و ناد ر دکھا ایسا تھا تب
اونٹنی جوان رو دے بچہ گم موجب
ایک روایت ہی کر و یا طفل سا
ایک روز اسکا غرض و یا ہے وہ
ہو گیا مجلس مین یک شور و فغان
وہ متر تبا اور زمین کو چیر تا ہو
شہ کہا چاہے اگر تو اس ستون
جسنے ہر ہن جو مین جنت مین ہو ان
وہ ستون جب شاہ کو مر مین ہی ملا
یو جھے مین اصحاب ای خیر البشر
یک روایت ہی کر ا نکو حکم نبی
جو اسو وجو نکہ جنت مین ہے ان
اور ستون کے با ہمین وہ شہ ہدین
آپ رو تا اور کہتا بار بار
اور وہ منبر مسجد نبو ی کی جان
اور چو ٹی ہر یک دو ہے کی بھی
جب یہ منبر کتین جنبش ہوئی
زیر منبر دیکھنا چاہا تھا مین
اگر ہین فطو تا تھنے ایمان
وہ ہے پیغمبر خدا کے دو مین ای مین
با وجود اسبات کے ہو گا ہ گا
از اما دیث صحیحا ی نز کی
اور جبل جسنے جبل سے جو کہا
صنع کی تسبیر و ملکوت سے
اور کہا اسرا مین حق تا ی نے
جس جگہ نے راسے چر تا تھا غا ر
اور جلا الدین پیمبر حبشی
گر ستو نی پنجم ستون ہا د مین
گر بحر نیل کو بھی چشم تھی
یہ زمین جنسکے دن بر یک ہے
آیت یو م نقو م الر و ح کا

ایک روایت ہی کی ابن عباس
جب بڑائی سے بنی کے وہ ستون
ایک دا و یا کے نر و ہ کلان
جلد آیا نز د شاہ و ہ دو سرا
تو جہا ن تھا بھر اسی جا پر رو ن
آ گیا پا نی جگر کو چھپکا ر ان
گوش پاک اپنا طرف اسکے رکھا
کیا یہ مین کہتا ہی مین و یسے خبر
کو ہین مد نون کے اسکو تھی
اور اسے دیوار کھے مین لگ گئے
تب کیا ارشا د رو ن بر حا ضرین
ہو یہ پیغمبر نے لکڑی ز ار زار
اصل غا بہ سے بنا ئے ا یمان
تھی مقر ر جا نے یک شہر کی
ایک فلت ایسی پیدا ہو گئی
کو کہین کھا ئی ہو ئی اسکتین
اُنسے ہر یک پیر ہی مع جان
بیکہ تد بیر و تصر ف مین نہین
اُنکے رو حون کا اثر ہے اشتباہ
با لقو ا نزا بات میں ثابت ہو ی
ذا کر حق تجھ پہ کو ئی گذ ر ا ی کیا
حق تعا لی نے کیا ہی دیکھنے
کر تی تجھ پر چیز یں تسبیح رب
وہ زمین رو تی ہی با سوز و گدا
جو گلہا ہی و در کتب مشتر ی
فرق کیون کر تا وہ قو م جا ہلین
چھوڑ کر یون کو کیون کا ذ کو ی
چھوڑ یں دیکھ کو گو اہ کیون سلسلہ
وہ خطبہ مین یکہ ن بیان جنسے کیا

ایک روایت ہی کی ابن عباس
جب بڑائی سے بنی کے وہ ستون
کچھ باقی تھا کہی مین اختیار
شاہ اپر ہا تھ رکھا لطف سے
تا کہ پھر سر سبز ہو آ ثمار
انبیا اور اولیا عالی مقام
ہی روایت شاہ ذ یا قسم
شہ کہا مین اسے جو پو چھا جہان
اور حقیقت مین معظم وہ مکان
حشر کے دن جنتی مہمان عام
گر ذ یتا اسکو مین کیون کر
جبکہ رو ئے اسطرح ہو کر حزین
اور ہی غا بہ ایک جنگل کا شجر
اور غلاف جا ئز قبلی اُسے
کہ تا م شہر کو گھیر ہی ز د
فلسفی گر سنبہ پہ آ و ا ز دے
پر مین جیوا نکے رو مین نام
اور حس و اختیا ری ہر کتین
خاص پر تو جبکہ ا نبیو ہو گا
جو ا با ت اوقات مین سنگ و شجر
اور سنا تا جو د نیسے وہ کیا

حا لا ن عا شق کر سے جیسا نہین
اسطرح چھوڑ نا نکا حد سے ز و ن
چو گیا ایک غا ر ا ی با د ثا ر
اور گلے لپٹے لگا یا ہی اُسے
پھول پھل تو نے تجھے بر و ر د گا
آ و ین سا یہ مین ترے با صر ا ر
قصہ مختصر قصہ خلقت مین ز کر م
کیا تو د نیا چاہے یا با غ جنان
جنکو رو ز حشر کے جو ہی و ر یسان
داخل جنت ہی ہو ر ین الا کلام
حشر تک ایسا ہی رو تا یہ ستون
تم احق مین ای گر و ہ مو منین
کہ مد ینہ سے وہ ہی تو ن میل
پہلے پہنا یا ہی عثمان جا نئے
اور ستا د ے جو گو ن کو فو د
کر ستون جیجان سخن کیو نکر کہے
تن کے تد بیر و تصر ف مین غلام
وا ہی انکی نہین ہی ذ ات مین
انبیا یا اولیا کے رو ح کا
بات حضرت سے کے ہین بسیر
ہی اسی علم سے ہو ب آ گا ہ

فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون

لیک تسبیح پر لنکے لعین
جو ن گو ا ہ سنگ و شجر اُسکے و ہان
دیکھ لیتا جو ن یہا ں کا ی با صفا
کر تا تھا کفر کو ز یر و ز بر
تا بع دا و د کیو ن ہر با د ہو
ہجر ت حضرت مین کیون ر و یا ہو
ایک تھا از ز مر ۂ اہل کلام

بیکہ تد بیر و تصر ف مین نہین
اُنکے رو حون کا اثر ہے اشتباہ
با لقو ا نزا بات میں ثابت ہو ی
ذا کر حق تجھ پہ کو ئی گذ ر ا ی کیا
حق تعا لی نے کیا ہی دیکھنے
کر تی تجھ پر چیز یں تسبیح رب
وہ زمین رو تی ہی با سوز و گدا
جو گلہا ہی و در کتب مشتر ی
فرق کیون کر تا وہ قو م جا ہلین
چھوڑ کر یون کو کیون کا ذ کو ی
چھوڑ یں دیکھ کو گو ا ہ کیون سلسلہ
وہ خطبہ مین یکہ ن بیان جنسے کیا

تھا تو عقل اس کو متعلق ہوتی ہیں
بخیر حکمت کے تدقیقات میں

روح ہر شخص میں وہ ہی تم نے کہا
یک ستون خلق تھا کروہان

روح جو ہر چیز میں بھی ہی نہاں
کیا وہ میل اسکی ہی کہ بنے بھلا

روح وحی انبیا فتح نہاد
اسپہ حکما ہیں لگے ہیں جان

جسم ظاہر جا ہی مخفی ہیں بیان
جبکہ ہر مخفی ہی زیادہ

جان ہے ہر کوئی پر حاوی ہے
جسم مثل آستین جا مثل ات

عقل عاجز ہو اسکو پا سکے
گر جنون دیکھے کبھی حیران ہو

نا مناسب دیکھتا تھا اسکے کام
عقل موسیٰ غیب میں جب بند ہو

اسکو اور ہو سمجھی غشے خدا
اس بڑے عصر میں اکثر عوام

کہ یہ باتیں ہیں مخالف ہیں کے
اسلئے تحقیق اور تطویل سے

یہ خبر ہوئی ہی تمام الفن ہوں
شرق کے جانب سے چند اسوار کل

آپنے گھوڑوں سے وہ اتر ہیں جب
دست و پا کو شاہ کے بوسے دیئے

پائے بوسی ہے جز رگوں کی بڑا
اسلئے بوسی ہے جز رگوں کی بڑا

شاہ نے جنگ جوں کو اوپر کیا
شاہ نے جنگ جوں کو اوپر کیا

پیشگی دے ماہوا یکسال
اور نوین سال میں ای ہا صفا

جلد لشکر کی تیاری کیا
کر تیاری لشکر کشی ہر قتال

کہ کیا یہ حکم جب پیغامبر
جب سنا یہ خبر شاہ انبیا

دیکھ وہ پوچھا مجھے شاہ ہدا
مصرف نار و قوی دیتا ہی خبر

مال جنابت وہ مکتا تمام
پس ان دھاما لا حاضر کیا

تم دو دن کی تا ہیں یہ سفر
بعد زان لایا ہی صدیق ہمام

کہ وہ ہی بی اسطرح فرماتے ہے
شاہ بولا فوق ہی اب جستجو

ہیں بھلا بخوم آسمان
یک روایت عایشہ سے آئی ہے

فضل جو پایا ہی بوبکر گزین
شاہ بولا ہاں طرح کی نیکیاں ن

الغرض اسکے فضایل ہیں مرتع
ہے خبر دوسری کہ بولا شاہ یہ ہیں

بیں بہت ایسی احادیث صحیح
دیکھے آغاز بعثت سے بجا

تا وفات شاہ انبیا
بعضے صنعائے صحابہ یکنام

آہ ہے جو کا فروں کے تخلف
اس ہیں اسکا سیم و زر مال خیل

ہو گیا مصروف ہر برنا پیر
اور سو اسکے درہم چھے ہزار

وہ بھی لاکا نرخ کرنے بار بار
خالصا للہ صدقہ اسکا سب

ہو گیا مقبول درد رگاہ رب

ہجرت سے نوین سال کا احوال

فلسفی بالوں طرف ہی ای رشا
پوچھنے لاگا ہی روح ہیں کہاں

چشم دل ہیں گو نہ کے بالفرض
اس لئے منکر ہوئے ہے بد گمر

جان پر پرسش علط لیجاتی ہی پی
دیکھو ہنس سمجھے ہیں ہندی جان

عقل سے بھی ہی نہایت غریب
عقل احمد کی کسی سے ہیں چھپی

کیونکر موقوف ہی کہ ہو یہ اسی او
خفر کی دیکھی ہے دیکھا ہے جب

عقل کب کہ سکھ کی یاد ہی کہو
عقل موسیٰ غیب میں جب بند ہو

پڑھ کے انگریزی کتابیں ہی تمام
اس بڑے عصر میں اکثر عوام

یہ بیان ہیں لکھا تفصیل سے
اسلئے تحقیق اور تطویل سے

آئینگے ایمان لانیکے بدل
شرق کے جانب سے چند اسوار کل

استیناق واردہ ظاہر کیے
دست و پا کو شاہ کے بوسے دیئے

وہ دیا شام وہ دینے کے یقین
ایک ہاگہی ہی تو کی ہا ہیں

اور قبیلے چند عرب سے بھی ملے
جلے ہیں لڑنے از بہر جدال

سخت تا بستان کا موسم تھا مگر
اور غلے کی گرانی تھی بہت

گر مضیقت ہو مجھے صدیق پر
یون کہا ہیں لیں اپنے سر بسر

کسقدر چھوڑا ہی تو عیال مثال
ای عمر از بہر اطفال و عیال

کسقدر چھوڑا تو از بہر عیال
اسکو بھی پوچھا رسول ذوالجلال

استدہی فرق ہے تیرو میان
موجے میں بھی تھا ہے یگان

لیٹا ہے گودیں سکھ پاسر
چاند نی یک شب میں سالار بشر

پھر کہاں حسنات صدیق گزین
میں کئی تب عرض ہی سلطان دین

بلکہ اسکے دلکی ہی یکشتگی ساتھ
وہ نہیں از کثرت صوم و صلوات

دین پر ہیز کے ہی تائید پر
وہ جو خرچا راہ حق میں مال زر

دین حق اس سے لیا جز انعام
مال اسکا دین میں ہا ہی کام

رنج دیتے تھے انہیں کفار رب
اور کے ایمان لانے کے سبب

جو کہ سرمایہ تھا اس کا آشکار
اور بعد اسکے درم چالیس ہزار

مسجد نبوی کی بھی لینے زمین
یعنے ہجرت کے سوا زمین کچھ یقین

وحی شہادت اسکی از فضل عمیم
سورۂ واللیل میں رتبہ کریم

آسنے بعد وعدہ تبوک پہنچے آ
بحث بابہ وقوع میں کرنے لگا

فن حکمت کے بہت باہیں کیا
جبکہ سب سنکر جواب اسکو دیا

نور ہیئت سے نہیوں کے مگر
ایسے نہیات آتے ہیں نظر

شنوی میں کیا کیا اچھا بیان
تر جمہ لکھتا ہوں لکھوا اسکا ہاں

دیکھو کب ناہی یا ناداں ہے
سمجھے کب ناہی یا ناداں ہے

عقل احمد کی کسی سے ہیں چھپی
روح وحی انبیا ہیں شک ہے

عقل موسیٰ ہو گئی حیران تب
کہ ہیں قرآن و خبر سے بیخبر

پھر تفسیر عزیزی ای بیان
اسکو دکھلایا وہ اوپر کا بیان

فلسفی بالو نہیں لاگے اعتقد
اور اس ہی سال نوذ شاہ ہیں

وے سواران یونہی آگاہ ہوئے
اور اپنا آنے مشرف ہو گئے

شارح مشکوٰۃ شیخ دہلوی
یون بیان لکھتا ہی بوجہ تنوی

یہ خبر مشکوٰۃ ہیں موجود ہے
اسکا راوی حسن ابو داؤد ہی

شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر
روم سے ہرقل مہاں اب اکثر

اسکے لشکر کے براول کے سوار
پہنچے ہیں بلقا تک اب اشکار

بہراہ داؤد سالاروں پر کیا
حکم یکسر مالداروں پر کیا

آج ہی البتہ ہو ہے قتال تمام
کر زیادہ اس سے ہے کہتا ہوں مال

اسکے خاطر ہی ہکا اسی ہی قدر
حق کو اور حق کے نبی کو ہیگمان

تجھ پہ نا ہوگی کبھو سہت تجھ
میں ہیں شان ہو کہا صدیق سے

نیکیاں جسکے ہوں تو ہوں کی فنا
پوچھ میں ہی کوئی ایسا نیک کار

مثل کی صدیق کی نیکی کے جان
شہ کہا فاروق کی سب نیکیاں

ہی کر یا اسی وہ سہ رتبت
یعنے وہ اخلاص و صدق و صحبت

اور ایسا کون پایا ہو کہا
کون ایسا دین میں خرچا ہوا

کون ہی قربت میں ایسا فائز
کام آیا ایسا کس کا مال و زر

مول لے اسکو کیا دل شاہ دیں
مول لے اسکو کیا دل شاہ دیں

حکم پر حضرت کے دیتے سر بسر
مومنوں پر خرچ کر ڈالا وہ سب

اور سو اسکے جو آئے تھے ہزار
خرچ کر تا ہی رہا امین مکرم

اور کیا ارشاد ہوا ہیں خیر البشر
کہ مجھے بو بکر کا جون مال و زر

جواب قول پادریوں کا
سند اس امر کی کہ اس زمانہ میں عرب میں کوئی بادشاہ نہ تھا
سند اس امر کی کہ اس زمانہ میں عرب میں کوئی بادشاہ نہ تھا

بے تردد فائدہ وہ بیدار دل
تھیں کسی کے کاروبار میں نہ محو ہوا

اور دو جانب کے وہ کہنے کے بھلا
کاشکے یک دو دن کی رہتیں راہ میں تو بھلا

کیا ہوا اب اسکا وہ مال خطیر
کہ جو یوں تمہاری وہ منزل خیر

اور فرماتا ہی یوں صدیق کو
کیا یہہ ایسی فقر کی تھیں تم تو

ہو کے یکرو دماغ جاں حال سے
بار بار اسطرح سے کہنے لگا

الغرض صدیق کا مال تمام
وہیں حق میں آپ ہی بہت آیا ہی کام

اور محابہ سے کہیں بھی بیشتر
عشق طاقت اپنے لاتا مال نذر

بولتا ہی یوں قتادہ بادقار
اونٹ تھے اُس قافلے میں کم و بیش

ای خدا راضی تو ہو رحمان سے
میں بھی خوش ہوں اس سے پر دل اور جان سے

نصف چھوڑا اسمیں انہوں نے بھی مال
نصف یہہ بہر رضائی والجلال

اُس دعا کے میں برکت سے خدا
مال یہی عبدِ رحمان کو دیا

احد عاصم بن عدی آیا حضور
تو دو سو وسق حاضر کیا لاکر کھجور

میں رکھا یک صاع از بہر عیال
اور یہاں یک صاع لایا بے ملال

اُن کھجوروں ہی کی حفاظت کے لئے
حکم فرمایا مدینے میں رہے

تبنہ کہا ہی اُسکو شاہ مرسلین
کیا تھا اب اسکا پیرائی نہیں

بھنے جبکہ طور پر چوسی گیا
تب خلط ہی وہ مارتے کو کیا

اسلئے چھوڑا یہاں اسکو رسول
مرتضیٰ لشکر ہوا اسکو ہول

وہاں سے جب شہ میں آمد کی خبر
شاہ موجودات لشکر کی لیا

بیرقِ تقسیم فرمایا دمیں
سب قبایل میں امام المرسلین

اور دوست پیر ہاں الحوام
یوں ہی باتا ہی قبایل میں پیام

ہی روایت ابو شیبہ سے بلا خطا
جنگ کو تا آمدینے میں ہی تھا

کر خنک پانی پکا پیتر طعام
فرش بچھوا استفر تھے ای ہمام

میں تو یہہ سنتے ہی دیں جانکاہی
جب تلک کھجوریں نہ اندام نہ ہی

قہر پائے تھے وہاں قوم ثمود
اسلئے فرمایا ہی بار بار لوگو زود

جبکہ آتا تھا یہاں حق کا غضب
کوئی مت آٹا رکھو بر خویش سب

اُسمیں تھے گھونسہ ہوتا مبتلا
تم بھی درمیں آب آفات و بلا

جاکے منزل میں کیا ہی بندوبست
حکم یہہ فرمایا پھر اسکو سرِ دست

یہ سنے تب اسکا گھبرا گھر گیا
شاہ پڑھ کچھ دم کیا پانی تھا

شہ کے لشکر میں لے پہنچا ہیں
اور یکدن راہ میں پانی تھا

الغرض صدیق اپنا مال سب
نہ تھا کسی کا مال ایسا بے طلب

آیا ہی در مجلس سالار دیں
کاشکے یک دو دن کی رہتیں راہ میں تو بھلا

شہ کہا لاؤ مال جتنا تم
کہ جو یوں تمہاری وہ منزل خیر

مجھ سے اب راضی ہی یا خالق کل
کیا یہہ ایسی فقر کی تھیں تم تو

میں مرے رہے ہوں راضی یا لم یزل
بار بار اسطرح سے کہنے لگا

کہتے ہیں اللہ در جنگ تبوک
وہیں حق میں آپ ہی بہت آیا ہی کام

قافلہ یک حضرت عثمان کا
عسرت طاقت اپنے لاتا مال نذر

اور پہنچا اونٹوں کی سو لادی ہی تمام
اونٹ تھے اُس قافلے میں کم و بیش

عبدِ رحمان ابن عوف نامدار
میں بھی خوش اسمیں ہوں دل اور جان سے

خدمتِ عالی میں لا حاضر کیا
نصف یہہ بہر رضائی والجلال

یوں ہی اکثر اغنیائے نامور
مال یہی عبدِ رحمان کو دیا

بعقل یک صاع لاتا کہا
اور یہاں یک صاع لایا بے ملال

اُس سے وہ یک صاع فرمایا مصطفےٰ
حکم فرمایا مدینے میں رہے

وہ کیا تب عرض ای سلطان دیں
کیا تھا اب اسکا پیرائی نہیں

کہ بتری بنت ہو ایسی پیرہن
تب خلط ہی وہ مارتے کو کیا

الغرض لشکر ہوا تیار جب
مرتضیٰ لشکر ہوا اسکو ہول

جوف میں جاکر ملا شہ سے تمام
شاہ موجودات لشکر کی لیا

غازیانِ تیغ فوج کے ستر ہزار
سب قبایل میں امام المرسلین

ہاتھ میں صدیق کے جھنڈا اڑا
یوں ہی باتا ہی قبایل میں پیام

میسرہ پر عبدِ رحمن کو کیا
جنگ کو تا آمدینے میں ہی تھا

اُسکے تھیں دو بانی ہاتھ نیکو سیر
فرش بچھوا استفر تھے ای ہمام

اشک ریزاں ہو لگا کہنے کہ حیف
جب تلک کھجوریں نہ اندام نہ ہی

قہر اترا تھا یہاں آپ سے شہ
اسلئے فرمایا ہی بار بار لوگو زود

مت جو پانی آج کھانا نکھاؤ
کوئی مت آٹا رکھو بر خویش سب

کرتے استعفار سب اٹھار
تم بھی درمیں آب آفات و بلا

آہ اُس شب اوٹ پانا ڈھونڈنے
حکم یہہ فرمایا پھر اسکو سرِ دست

شہ دعا مانگا تو بہر سیرابی
شہ کے لشکر میں لے پہنچا ہیں

موتی یک کنبل کا ٹکڑا لے دلول
ایک دن آخر گھلے میں اپنے دو

اور میں بے عرض ای شاہ نام
تھا ذرا صدیق اکبر مال دار

یوں کہا جبریل ای شاہ انام
حق کہا صدیق اکبر کو سلام

سنتے ہی صدیق یہہ پیغام سب
عشق یک بیدا ہوا اسکو عجب

میں مرے رہے ہوں راضی یا لم یزل
فقر میں ہیں آپ میں سب احوال میں

یک روایت ہی کہ وہ ہی در بشر
ہو گئے اُس روز رم چالیس ہزار

شام کے جانے لئے تیار تھا
کر اُسے بے وقوف وہ بے سخا

اسمیں تھے ہفتاد و سہ تیز گام
اور وہ دینار لاکھ پنجاہ ہزار

بھی درم حاضر کیا چالیس ہزار
اور کیا یہہ عرض ای صدر انام

عبدِ رحمان ابن عوف نامدار
تو درم رکھا اور یہہ لایا جو مال

شہ بہت خوش ہو کہا یوں دعا
اور بعضے ہی سیان با کمال

شام کی خدمت میں بھیجے ان نے
پانی کھینچا میں نے لوگوں کے لئے

لیکے جب صدقات کے اوپر رکھا
نقل ہے حیدر کو شاہ بحر و بر

کوئی عرض کیں تمہیں بھیجوں ہمراہ
یا رسول اللہ ہا اطفال و زنان

لیک مارو ہی جون ہی تھا
فرق اتنا ہی کہ مارو تھا جنی

کوچ فرمایا شہنشاہ عرب
تب نے میں منافق یوں کہے

اور کیا احوال سب اوعرض جناب
شہ کہا ہی جھوٹھا الخالق تھا

قول دسرا لاکھ تھا انکا شمار
اُنمیں اوتاں تھے یقین بارہ ہزار

لطف سے سرور نے فرمایا عطا
اور نشان انصار کا ای ابا حذر

میسرہ پر عبدِ رحمن کو کیا
اور ہراول پر خالد بن ولید

اُسکے تھیں دو بانی ہاتھ نیکو سیر
باغ میں اپنے سچ مچ زندہ دا

رہ میں جاتے ہے طائی جلد تر
وہوپ وہ آتھا یہاں آپ سے شہ

قہر اترا تھا یہاں آپ سے شہ
اور انکا انکے ارواح پلید

مت جو پانی آج کھانا نکھاؤ
لے گھر اُن ظالموں کے سر بسر

کرتے استعفار سب اٹھار
آپ بھی چادر کو منھ پر اوڑھ کر

کوئی نا لے کیلا ذرا بہار
ناگہان یک شخص نکلا سیگران

آہ اُس شب اوٹ پانا ڈھونڈنے
اُسکو بتلایا اوٹ اُسنے کر دیا

شہ دعا مانگا تو بہر سیرابی
جب تبوک پہنچی ہی چاہی جا

ایک دن آخر گھلے میں اپنے دو
تھا ذرا صدیق اکبر مال دار

یوں کہا جبریل ای شاہ انام
حق کہا صدیق اکبر کو سلام

عشق یک بیدا ہوا اسکو عجب
فقر میں ہیں آپ میں سب احوال میں

ہو گئے اُس روز رم چالیس ہزار
شاہ کی خدمت میں لا حاضر کیا

شاہ کی خدمت میں لا حاضر کیا
کہ درم رکھا تھا اسی اسی ہزار

اور کیا یہہ عرض ای صدر انام
تو درم رکھا اور یہہ لایا جو مال

شہ بہت خوش ہو کہا یوں دعا
اور بعضے ہی سیان با کمال

پانی کھینچا میں نے لوگوں کے لئے
بھیجے تن سے اپنے یوں نکال

لیکے جب صدقات کے اوپر رکھا
نقل ہے حیدر کو شاہ بحر و بر

کوئی عرض کیں تمہیں بھیجوں ہمراہ
یا رسول اللہ ہا اطفال و زنان

لیک مارو ہی جون ہی تھا
فرق اتنا ہی کہ مارو تھا جنی

کوچ فرمایا شہنشاہ عرب
تب نے میں منافق یوں کہے

اور کیا احوال سب اوعرض جناب
شہ کہا ہی جھوٹھا الخالق تھا

قول دسرا لاکھ تھا انکا شمار
اُنمیں اوتاں تھے یقین بارہ ہزار

لطف سے سرور نے فرمایا عطا
اور نشان انصار کا ای ابا حذر

میسرہ پر عبدِ رحمن کو کیا
اور ہراول پر خالد بن ولید

اُسکے تھیں دو بانی ہاتھ نیکو سیر
باغ میں اپنے سچ مچ زندہ دا

رہ میں جاتے ہے طائی جلد تر
وہوپ وہ آتھا یہاں آپ سے شہ

قہر اترا تھا یہاں آپ سے شہ
اور انکا انکے ارواح پلید

مت جو پانی آج کھانا نکھاؤ
لے گھر اُن ظالموں کے سر بسر

کرتے استعفار سب اٹھار
آپ بھی چادر کو منھ پر اوڑھ کر

کوئی نا لے کیلا ذرا بہار
ناگہان یک شخص نکلا سیگران

آہ اُس شب اوٹ پانا ڈھونڈنے
اُسکو بتلایا اوٹ اُسنے کر دیا

شہ دعا مانگا تو بہر سیرابی
جب تبوک پہنچی ہی چاہی جا

Digitized by Google

اور وہان پر ایک چشمہ تھا
شاہ نے فرمایا کوئی تم سے بشر
اس سخن پر جھک سے ایسے فوج
وہ متہ ظفر دل کا حاکم ای میان
تب کہا خالد نے اسی بابا تم
ساتھ موت کے ایکدر اپنے گھر
وہ کئی شخصوں کو لے ہمرہ شکار
اور خالد کو کہا تھا شاہ نے
تھا ایکدر، کہ برادر یک سعود
چار سو بکتر بھی نیزے چار صد
تھے زرہ پوشے میں ایکدر اور سعود
تب لکھا وہ شب کو عالم کو جواب
پاب میں اس جنگ کے جاں ای میں
پا بہت ہر قاف نے حیران ہو گیا
جب عرب کی مائے تھی محض حواب

ایک عاشق رسول التقلین علیہ السلام ذوالبجادین نو جوانی میں

اور دشت پاک پانی کا سہرا تھا
دو تک پانی کے بغیر
گر یہ تشنہ نہ تو رہے بے خطر
بیس من تک تھا وہ گھاٹ
تھا بڑا ذی قوت و ذی حشمت
بیچا ہی خالد کو اپر شہر یار
شہ کہا اسکو بمیدان جنگ
سر کشی دیوار قلعے کے اپر
بولا خالد نے اکیدر کو وہان
پہلے قلعہ کھولے راضی نہ تھا
ہمرہ خالد اکید راد سعود
جب قلعہ شہ تبوک کا پد کیا
دیکھ وہ بولا رسول اللہ نے
جنگ کی بہت میں تب پیغمبر اور
ہو گیا ہی مشتہر اب چو طرف

اور دشت پاک پانی کا سہرا تھا
دو تک پانی کے بغیر
سرسبز سرسبز ہو گی زمین
تھے گئے اطراف وجوانب کے لوگ
بھیجا ہی خالد کو اپر شہر یار
پاکے بے زحمت فتح کر شہ شکار
سر کشی دیوار قلعے کے اپر
بولا خالد نے اکیدر کو وہان
پہلے قلعہ کھولے راضی نہ تھا
ہمرہ خالد اکید راد سعود
جب قلعہ شہ تبوک کا پد کیا
دیکھ وہ بولا رسول اللہ نے
جنگ کی بہت میں تب پیغمبر اور
ہو گیا ہی مشتہر اب چو طرف

اور دشت پاک پانی کا سہرا تھا
دو تک پانی کے بغیر
سرسبز سرسبز ہو گی زمین
تھے گئے اطراف وجوانب کے لوگ
بھیجا ہی خالد کو اپر شہر یار
پاکے بے زحمت فتح کر شہ شکار
سر کشی دیوار قلعے کے اپر
بولا خالد نے اکیدر کو وہان
پہلے قلعہ کھولے راضی نہ تھا
ہمرہ خالد اکید راد سعود
جب قلعہ شہ تبوک کا پد کیا
دیکھ وہ بولا رسول اللہ نے
جنگ کی بہت میں تب پیغمبر اور
ہو گیا ہی مشتہر اب چو طرف

ایک بگلا اس سے نکلا ہے تبھی
بحر صادق یا تھا جیحون نہر
رہتے اس شاہ کے ترساں ہوئے
چار سو اور بیس سوواران یقین
چاندنی شب تھی وہ خالد جلد تر
جلد کے پہنا وہ تہ البند ال اپر
اور ہنر شہ پر کہ وہی اس گی لگی
اور بھگا اسکے خالد بے گمان
کر مہیا تحویل قلعے کو کھلا
آقہ سو باندی غلامان آشکار
شاہ عالم لکھد یا اسکو امان
دعوت اسلام شہ اسکو لکھا
پر نہ تھے ریدیان پیر جمال
رعب تیرا یا رسول اللہ اب
بار دیگر قصد اسکا کا یہ ہم

فوج دیکھا اب ہوئی اس سے تبھی
ایران ہی وہ پہنچا ہی پانی وہ
ہو کہا مرسل جلد اسے کے
ساتھ خالد کے دیا سلطان یقین
جلد کے پہنا وہ تہ البند ال اپر
اور ہنر شہ پر کہ وہی اس گی لگی
اور بھگا اسکے خالد بے گمان
کر مہیا تحویل قلعے کو کھلا
آقہ سو باندی غلامان آشکار
شاہ عالم لکھد یا اسکو امان
دعوت اسلام شہ اسکو لکھا
پر نہ تھے ریدیان پیر جمال
رعب تیرا یا رسول اللہ اب
بار دیگر قصد اسکا کا یہ ہم

محض اللہ ہی کے واسطے ترک دنیا اختیار کی اور ایمان لا کے سفر تبوک میں حضرت کے ہمراہ کاب ہوا اور تبوک ہی میں حلیہ حضرت آپ کا دیکھ کر بدست مبارک سے دفن کئے

اور عبد اللہ جو تھا مقبول رب
پرورش کرتا تھا اس کا چچا
ہوا سے راغب تھا بہت اسلام پر
کر شرف ایمان کا تو پاوے گا
بات یہ سنکے کہا اسکا چچا
لیجئے سب لے لیا اسکا چچا
لگ یک ٹکڑے سے کہ مانند ہی دیوار
پس ای حالت سے ہنکایا مضاب
وہ کیا تب عرض ای شاہ بشیر
شکر للہ آج میں دیکھا قدم
پس عبد اللہ از بہر خدا
اور نہیں رکھتے تھے وہ اہل عیال
رات دن شوں تھے عاشقین

ذوالبجادین اسکا ہی نہ لقب
فضل حق سے نو جوانی میں ہوا
ایک تھا اوسکو چچا کا اسکے ڈر
میں بھی تیرے ساتھ یا آؤنگا
کر اگر تو جا مسلمان ہو دیگا
جا در و لونگی تنک ہی لے چکا
کر کے چادر دوسرا اوڑھا ہی آہ
اسکی ماں اوسکو ایک کمبل دی
آسکے دو ٹکڑے کیا ہی دو تھی
ہی مدینے کیطرف نکلا شتاب
ایک مسافر میں ہوں بیکس اور فقیر
وقف علت کا ہوا درد والم
صدق سے کلمہ شہادت کا پڑا
اور دنیا کا نہ کچھ مال منال
ذکر و فکر و شغل و تسبیحات میں

ذوالبجادین اسکا ہی نہ لقب
فضل حق سے نو جوانی میں ہوا
ایک تھا اوسکو چچا کا اسکے ڈر
میں بھی تیرے ساتھ یا آؤنگا
کر اگر تو جا مسلمان ہو دیگا
جا در و لونگی تنک ہی لے چکا
کر کے چادر دوسرا اوڑھا ہی آہ
اسکی ماں اوسکو ایک کمبل دی
آسکے دو ٹکڑے کیا ہی دو تھی
ہی مدینے کیطرف نکلا شتاب
ایک مسافر میں ہوں بیکس اور فقیر
وقف علت کا ہوا درد والم
صدق سے کلمہ شہادت کا پڑا
اور دنیا کا نہ کچھ مال منال
ذکر و فکر و شغل و تسبیحات میں

وہ تبوک اندر ہی پایا ہی وفات
چند بکرے اونٹ اور باندی غلام
ایک تھا اس تمنا میں رہا
اب نہ کہتا ہوں کچھ ہی انتظار
جو کو کوئی شئی نہ ہرگز دیونگا
پس وہ جا کر اپنی مادر سے ملا
کہتے کمبل کو بجا دای مادر
اور پیش مسجد آپہنچا ہے وہ
ایک تھے سے تھا مشتاق بہا
عبد مؤمن بیکلا اس عالم کا نام
اسکو فرمایا نبی تب شاہ انام
ہو بہت مسرور شاہ انبیا
بھیج کر گھر بار اور اپنا وطن
تو ذکر کر خواہش نفس خبیث

اسکا قصہ ہی عجب پایا گیا
ہی چچا سے اپنے پایا الاکرام
تا کہ مکہ فتح کر جب شہر میرا
اور نہیں رکھتا ہوں کچھ ہی انتظار
بلکہ جو کچھ بخشا ہوں واپس لیونگا
اور اپنا ماجرا ظاہر کیا
ذوالبجادین اسلئے پایا لقب
اور پیش مسجد آپہنچا ہے وہ
تھا ہی ہر آن غلبہ عشق کا
اسکو فرمایا نبی تب شاہ انام
اہل سفینہ اسے داخل کیا
کھینچ کر آفات اور رنج و محن
پڑھتے تھے صبح و شام قرآن مجید

تھا ذوالبجادین مقبول رب
رہنمائی مدینے کا مقیم
ولیں اسکے یکبیک پیدا ہوئی
ای چچا جو کو یہی تھا انتظار
اور نہیں رکھتا ہوں کچھ ہی انتظار
بولا عبد اللہ یہ مال و منال
چھوڑ کر جاتا ہی بتعجیل قفال
ہی بجا دای کسر و ہاں دیگیم
دیکھا کر پوچھا اسے ہی کون تو
ذوالبجادین ہی بچہ پیر نجیب
اور دل و جاں سے تھے قربان رسول

اور عبد اللہ جو تھا مقبول رب
پرورش کرتا تھا اس کا چچا
ہوا سے راغب تھا بہت اسلام پر
کر شرف ایمان کا تو پاوے گا
بات یہ سنکے کہا اسکا چچا
لیجئے سب لے لیا اسکا چچا
لگ یک ٹکڑے سے کہ مانند ہی دیوار
پس ای حالت سے ہنکایا مضاب
وہ کیا تب عرض ای شاہ بشیر
شکر للہ آج میں دیکھا قدم
پس عبد اللہ از بہر خدا
اور نہیں رکھتے تھے وہ اہل عیال
رات دن شوں تھے عاشقین

الغرض ایسا ہی عبداللہ بھی ۔۔۔ سیکھنے لاگا ہی تراں نوٹنی ۔۔۔ ایک ہی ان از بکل کمال قوت سے ۔۔۔ بیچ صحرا میں نہایت دوڑ سے ۔۔۔ اصحاب اشرف کے وا رسید ۔۔۔ یہ حصہ ما تھا خوب تر وہ اوسند

لوگ تب کرتے تھے تیاری جنگ ۔۔۔ کہ تبوک اوپر چلیں ہے رنگ ۔۔۔ تب عرض کی حضرت سے یا رسول اللہ یہ ہے ڈھنگ ۔۔۔ دیکھے قران ملنیہ حصہ اب ۔۔۔ ہوئے ان مین خلاف جسے سب

تب کیا ارشاد یوں خیر البشر ۔۔۔ کہ تو اسکو چھوڑ دے اب ای عمر ۔۔۔ اب یقین ہوگیا خدا و رسول ۔۔۔ اسے اب ظاہر ہوا سچ حال ۔۔۔ حصہ منہ در جنگ اہل حال

ترک دنیا اور ادب کا بھی خلاف ۔۔۔ کہ وہ ہجرت کرکے آیا ہی قبول ۔۔۔ عرض عبداللہ نے سنے سب ۔۔۔ ہر رسول اللہ اب کہے وہ کیا

ناقہ اکی راہ مین ہو دن شب سیر ۔۔۔ الغرض لشکر کیا خیر البشر ۔۔۔ جب چلا سو تبوک ای نامور ۔۔۔ شجر سرو کی وہ لایا چھال تب ۔۔۔ اور کہا اسطرح تب سے وہ جا

کہ کیا ہوتا ای خدا وند انام ۔۔۔ پوست کوئی بھاڑ کہا نے ای سعید ۔۔۔ شاہ اسکو آنے باز و بخدا ۔۔۔ شہ کہا از بہر خوشنودی رب

خون اسکا حق دو بین حرام ۔۔۔ عرض پھر اسنے کیا اسطرح تب ۔۔۔ کہ شہادت ہی مرا مقصود اب ۔۔۔ جنگ کی نیت سے تو نکلا ہی جب

حجہ کو تب دیگی اس تپ سے ہی جان ۔۔۔ یار دنیا سے تو ہو وے گار دان ۔۔۔ جانے جنگ جہاں تو شہید ۔۔۔ اس سفر مین پس وہ مقبول خدا ۔۔۔ تھا ملازم شاہ عالم کا سدا

اور تبوک اوپر مین پہنچے جبکہ آ ۔۔۔ پس خدا کے راہ مین ہی ای سعید ۔۔۔ کیا ستارہ اور شہادت کی ادا ۔۔۔ حارث زنی کا شتا جو بلال

دفن جب اسکو کیے مین وقت شب ۔۔۔ اور اسی تپ مین چلا ہی وفات ۔۔۔ اسکو تپ نے ہی شہید جبکہ کہا ۔۔۔ ہی کیا ان نقل وہ فرخندہ فال

قبر مین اترا تھا خود خیر البشر ۔۔۔ مین بھی حاضر تھا یقین یکہ ہا ۔۔۔ اور جنازہ اسکا بوبکر و عمر

فیر مین تھے اسکے تب آثار ۔۔۔ آنکو فرمایا تھا یوں شاہ خیار ۔۔۔ اور یا تین کہا کیا ہی یہ دعا

کہ ہو یہ فیر خوشنود اس سے خدا ۔۔۔ تو ہی وہ خوشنود بس اس سے ہوا ۔۔۔ یون کہا ہی ابن مسعود آ مین ۔۔۔ دایا راضی ہے بس اس سے رب

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوۂ تبوک مین حضرت کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اس لئے دے معرض عتاب مین آنا پھر توبہ نصوح کرنا اور انکا توبہ قبول ہونا

اور در غزوۂ تبوک ای باصواب ۔۔۔ مین ہے جو تبوک کے ہمراہ رکاب ۔۔۔ آئے تھے اگر منافق گمان ۔۔۔ اور تھے بیسے مسلمانان ہی جان ۔۔۔ اور بلا عذر صحیح تھے دو سر

آئے بے عذر صحیح جو رہ گئے ۔۔۔ جانے دے پانچ پیر اصحاب سے ۔۔۔ یک ابوذر دوسرا کعب بن مالک ہی آئے تیسرا ۔۔۔ رکھتے تھے عذر صحیح آئے کے ۔۔۔ اور ہلال ابن امیہ اخیران

گرچہ بوذر رہ گیا تھا ایسا ان ۔۔۔ لیک غمزدہ ہو نکلا بعد زان ۔۔۔ اونٹ اوکا راہ مین جب لے گیا ۔۔۔ اور مرارہ بن ربیع ہی چار دان ۔۔۔ شاہ پہنچا تھا تبوک اوپر مگر

لوگ بولے یا ہی آتا ہی اب ۔۔۔ کوئی تنہا اور پیادہ یک طرب ۔۔۔ تب ابوذر دور سے آیا نظر ۔۔۔ مرحبا کہہ شہ اتھا ہی اوکہا

آیا اب تنہا تو اور تنہا مرے ۔۔۔ اور تنہا روز محشر مین اٹھے ۔۔۔ رحم اللہ فیہ کرے رب العلا ۔۔۔ دوستر ہی پاس سے تو یقین

اور تو جتنے اٹھایا ہی قدم ۔۔۔ تالے اگر ہمارے سے بہم ۔۔۔ شہ کہا لوگون سے جب یہ ظاہر کیا ۔۔۔ آگے گذرا حال اسکا مفتصر اب

اور ہی باقی تین یار و نکا جو حال ۔۔۔ لیسے وے کعب و مرارہ و ہلال ۔۔۔ بخش دیو یکا تراحق یکتا گواہ ۔۔۔ اور ہی دوسرا تو شہ ای نجیب

اور متصرف شرف جان ہوئے ۔۔۔ ہر قدم کے واسطے ثبت ہوئے ۔۔۔ پہلے لکھتا ہون یہ حسن ادا فیلق ۔۔۔ عقبہ ثانی مین جو تھے ستر تن

عذر کچھ ایسا نہ تھا پیر تین ۔۔۔ اور رسول اللہ سے بیعت کیے ۔۔۔ حال سے اپنے وہ ہی یون خبر ۔۔۔ کہ تبوک اوپر مقیم جو مین گیا ۔۔۔ تھا و ستر یہ صفا انصار سے

کوئی غزوہ مین کبھی ایسا نہیں ۔۔۔ جس سے کر جاون مین یقین ۔۔۔ الغرض وہ کعب مالک کا پسر ۔۔۔ مرکبان بہتر تھے حاضر پر گھر ۔۔۔ آہ وہ یک ابتلائی محض تھا

اور لوگ اسوقت سایہ چھوڑ کے ۔۔۔ دو شتر تیرے نہین ہر دو تھے ۔۔۔ اور ہوتا تھا بھی اسباب سفر ۔۔۔ مین خریدا تھا دو شتر زیبا ہوا ۔۔۔ اور مدینہ مین تھا ہنگام کھجور

لوگ جب نکلے مین تین کہا ۔۔۔ دھوپ مین زہار اسکے تھے ۔۔۔ اس کو لیکر حاضر تھی ہر جہت ۔۔۔ مین بھی نکلا ہون شتابان زیان

بولتا تھا آ مین یہہ کیا ہوا ۔۔۔ آجکے دن کاہی کل جاؤنگا ۔۔۔ پس گئے دے تین دن یون ہی گذر ۔۔۔ یوتا تھا تخلیص مسند زیان

کیسی دولت دے مین نے کھو دیا ۔۔۔ گھر سے باہر اپنے مین آتا تھا جب ۔۔۔ لشکر اسلام گذرا دور تر ۔۔۔ ماہتہ سے جب کام یون جاتا رہا

اور قبائے این حیات مستعار ۔۔۔ آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار ۔۔۔ جن کو جھوٹا اور منافق خدا ۔۔۔ در دو غم زاید ہوا تھا تاب

اور اس غزوہ مین وہ سالار دین ۔۔۔ مجھکو گالی یا دیا ظالمین ۔۔۔ پر تبوک اوپر گیا وہ راہ رب ۔۔۔ سب گئے دے بھی منافق کے سوا ۔۔۔ ماہتہ بس اسمین جاتا رہا تھا تاب

تب ملا ابن جبل اسکو کہا ۔۔۔ بھی قسم حق کی جن تجھ کو کہا ۔۔۔ کہہ دیا ابن ابل اسطرح تب ۔۔۔ تھا یہی مجھکو نہایت پر وبال

الغرض وہ لشکر خیر الورا ۔۔۔ جب مدینہ کی طرف رحلت کیا ۔۔۔ جب خبر مین اسکے اینکی سنا ۔۔۔ برہ دو کپڑے بھی اوپر نظر ۔۔۔ کیون نہ مجھکو نہایت پر وبال

جب سنا یہ بات شاہ دوسرا ۔۔۔ اس سے نیکی کے سوا دیکھے نہین ۔۔۔ اور سر اور دو علم زاید ہوا ۔۔۔ جب شاہ کی طرف رحلت کیا ۔۔۔ اوسکو اس غزوے مین پر گھیر گر

لایا جب تشریف شاہ کا سنا ۔۔۔ بسکہ حیرانی ملی ہی مجھکو بات ۔۔۔ کچھ نہ فرمایا منہ سے ایسا

آ کیوں خدمت میں تیرے جاؤں نہیں
میری خاطر میں کمی بات آنے دے
آ اب کیا عذر یا پڑا ہے نہیں

آیا ہی جہد ان دینے میں نبی
میں نے تب سوچا کہ اب میری نجات
عذر جھوٹے وہ گھڑے یہ بھی نہیں

عذر اظہار انکار کرتا تھا قبول
پس گیا در خدمت شاہ انام
جھوٹ باطن خدا پر وہ حال نہیں

دیکھ میں وہ جان خود ہو گیا
تو یہ غزوے میں تو آیا کب
پوچھا پوچھا پوشاہ دنیا

نفس نے فاضل کیا ہو کو نہیں
بے نصیبی اس لیے مجھکو ہوئی
راہ ما ما میری شیطان نہیں

خواہش ہر چند کہ بہر فرمان سنے
کر تو جا مانند اوروں کے نہیں
وے مکتاب مجھے کرنے لگے

جانِ تم کوئی دیتا ہو تا مجھے
جو کہ چھپا یوں دیتا پر جان
کام ایسا گر پڑا ہوتا مجھے

بولے ہی وہ شخص کا ایسا چال
تب کہ یک بگڑی ہوا تھیں قرار
یک مرارہ اور دُہرا ہی ہلال

وے کہے تھے ہے وہ ہی خویشتن
گذرے میں اسطرح سے بتا ہو روز
ورہ تھا ہمکو بڑا میل ضلال

منصف ہر چند ہی تھے وہ ناتوان
جانا تھا مجھکو جو اہل زمان
یک حسن جو تھی تھا وہ جان

اور جب میں دیکھا شہ کے طرف
کسی حاجت کے خاطر جانیو
پھیر لیتا مجھ سے وہ بے باشرف

بوقتا وہ ابن عم تھا جو مرا
باغ یک باہر رہنے کے ہوتھا
وہ یقیں میرا ترا ہی وہ تھا

وہ نہیں مجھکو دیا اسکا جواب
میں کہا ای بوقتا وہ پاک خو
اور منہ پھیرا ہی کیے خشتاب

اور نفاق کو شرک کو تر جھا
کس لیے کرتا نہیں مجھ سے کلام
ظالمین سے ہیں نہیں ہی بے نیاز

تب مجھے رقت ہوی بے اختیار
پس رہنے کے طرف میں نے نماز
رو دیا اوسوقت میں بے نیاز

تا تہ میرے رُسنے وہ نامہ دیا
کر شتے ہیں ہم محمد مصطفےٰ
تھا یہی مضمون بد ہمیں لکھا

شخص تو دیا نہیں بتاں وہ قبل
تو ہمارے پاس آ اب جلد تر
کر زمین اسطرح سے تجکو دلیل

ابتلا کیا سخت تر اس سے رہے
میں جلاؤں الاوہ نامہ آگ پر
کھڑ پر کا فر مجھے وحشت کرے

نا خوشی بہتر نبی کی ہی مجھے
بالیقیں لاکھوں عنایت سے تجے
بالیقیں لاکھوں عنایت سے تجے

بے نہیں دیتا طلاق اُسکے تئیں
بلکہ حجت اسے نا رکھتا نہیں
بے نہیں دیتا طلاق اُسکے تئیں

ہی روایت جبکہ بوڑھا تھا بلال
اسکی زن حضرت کی عوض حال
ہی روایت جبکہ بوڑھا تھا بلال

شاہ فرمایا کہ خدمت کیجئے
ہاں مگر قوت سے دو ہی کیجئے
شاہ فرمایا کہ خدمت کیجئے

ایک شب اپنی ہماڑی کے اُپر
میں پڑا تھا تنگ دل غمزدہ تر
ایک شب اپنی ہماڑی کے اُپر

یک روایت ہی بکر و سلع آ
حضرت صدیق نے کی ہی ندا
یک روایت ہی بکر و سلع آ

تب ہما جر و انصار کرام
بیٹھے تھے وہ خدمت شاہ انام
تب ہما جر و انصار کرام

غایت فرحت سے روئی شاہ دین
بدر کے مانند رشتا تھا یقین
غایت فرحت سے روئی شاہ دین

کہ کمال لطف سے رب اورا
ہی کیا مقبول اب تو نے ترا
کہ کمال لطف سے رب اورا

شاد فرمایا نہیں حسن کہا
یا نبی اب ویون تا ثابت بلال
شاد فرمایا نہیں حسن کہا

ہو تا ہی یون سعید با صفا
جا بشارت اسکو جب میں دیا
ہو تا ہی یون سعید با صفا

اور جو خوشحالی ہی کہ سکتا ہے کب
صدق و سچائی سوا نا دیکھا ہے
مصطفےٰ نے کیے آگے ہی دے

صدق و سچائی سوا نا دیکھا ہے
جو فا فی بوک تے کیا کر قسم
جو فا فی بوک تے کیا کر قسم

اور ارادے میں نہ بھالا یا سلام
مسکرایا دیکھ کر کہ مصطفےٰ
مسکرایا دیکھ کر کہ مصطفےٰ

کیا نہ سامان تھا میدا تجھ کو سب
میں کیا تب عرض ای شاہ انام
میں کیا تب عرض ای شاہ انام

اور پھر دولت ہاتھ سے گئی
شاہ فرمایا کہ آ ٹھہرا دے جا تو اب
شاہ فرمایا کہ آ ٹھہرا دے جا تو اب

عذر جھوٹا کس نے لایا نہیں
میں کہا سچا ہی کہ کوئی
عذر جھوٹا کس نے لایا نہیں

صدق و سچائی سوا چارہ کہاں
بعد ازاں لوگوں سے میں پوچھا جو تا
بعد ازاں لوگوں سے میں پوچھا جو تا

کر تے تھے وہ مومن پر ہیز گار
اور کی تھا منع سب الا رانام
اور کی تھا منع سب الا رانام

تنگی آئے جاسے ہم با دو سو
اور اس وقت میں تھے وہ کہیں
اور اس وقت میں تھے وہ کہیں

بیٹھنا کونے میں لرزان یا نیا
غایب الظن سے بر البشر
غایب الظن سے بر البشر

گھر سے باہر اپنے آتے ہی نہیں
کوئی مومن مجھکو نہیں کرتا سلام
کوئی مومن مجھکو نہیں کرتا سلام

ایک دن میں باغ کو اُسکے گیا
گھر سے باہر اپنے میں آیا جبھو
اور نہیں کرتا تھا میرے سے کلام

اور محبت سے سلام اسکو کیا
ایک مکان تھا امین بنا ہوا
اور محبت سے سلام اسکو کیا

دوست تر رکھتا ہو نہیں تر دیا
کر خدا کو اور جنگ کو اُسکے مان
دوست تر رکھتا ہو نہیں تر دیا

وہ کہا اللہ جانے اور رسول
میں کہا تیرا بار ایسا ہی خیال
وہ کہا اللہ جانے اور رسول

نامہ لکھ بھیجا تھا اسکو شاہ نے
حاکم غسان پیرے نام سے
نامہ لکھ بھیجا تھا اسکو شاہ نے

اُسکے باران تجھ پہ کرتے ہیں ستم
اور کیا ہی دور اپنے سے ہم
اُسکے باران تجھ پہ کرتے ہیں ستم

آہ یہ بھی سخت ہی مجھ پر ہوا
جب وہ نامہ میں نے دیکھا تب کہا
آہ یہ بھی سخت ہی مجھ پر ہوا

اور سنا حاکم کو اپنا مو نہ اب سو شام
کر تو کالا اپنا مو نہ اب سو شام
اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام

نیون تا بی اپنے میں فراق
میں نے پوچھا کیا اسے دین طلاق
نیون تا بی اپنے میں فراق

حکم بھیجا ہے وہی شاہ ہدیٰ
اور کہ وہ اصحاب پر ہی بگاڑ
حکم بھیجا ہے وہی شاہ ہدیٰ

کہ میں خدمت کی اسکی الا دن گا
کیا مجھے ہی اون ای شاہ ہدیٰ
کہ میں خدمت کی اسکی الا دن گا

گذرے ہے ہم پہ جو کہ بیتا ہو روز
قصہ کو تہ کر کے بولا بسوز
گذرے ہے ہم پہ جو کہ بیتا ہو روز

کہ ہوا ہی اب ترا تو بہ قبول
لے خوشی ای کہ بات ہو گئی
کہ ہوا ہی اب ترا تو بہ قبول

اور حضور مصطفےٰ آیا ہوا نہیں
شکر یہ مسجد بجا لایا نہیں
اور حضور مصطفےٰ آیا ہوا نہیں

تھا بہت اُسوقت پر وہ کا م
میں کیا سالار عالم کو سلام
تھا بہت اُسوقت پر وہ کا م

اس سے بہتر تجھ پہ دن آیا نہیں
جب سے تو پیدا ہوا ماں نہیں
اس سے بہتر تجھ پہ دن آیا نہیں

میں کہا کیا مضمحل ہے یون بلال
شاہ نے کہا مان تلف بہتر ہی بچا
میں کہا کیا مضمحل ہے یون بلال

اور بلال از غایت درد و ملال
اور بہت ہی تلف پس جی ہے
ہو گیا تھا مضمحل سے مثل ہلال

سر اٹھایا دیکھا تھا مجھکو گمان
اور یہاں تک گریہ و زاری کیا
کہ نکل جاوے گی جی اسکے جان

کہتے ہین وہ اُنہ دن مین یہ کلام — کر دیا تھا کم بہت آب طعام — اور کبھی یہ کہتا تھا دھم دھما — اور بہت رہتا تھا ہر دم پریشان — تیغ ہین لو بکر تراش ایمان — جو ہر تھا تہا بیشوائے عاشقان
اُس سے پوچھے ایکدن اُمی فتح — کر وہ تو جسکو کہتے ہین یہ صبح — کیا نشان ہی اسکی اب دیجے خبر — تب کہا یون اُنکو شیخ ذوالوقر — باوجود ایسی فراخی کے زمین — تنگ تا بکے اُپر ہو رہے یقین
اور اسکا نفس بھی ہو اپنہ تنگ — پینے پینے سے بھی جی آوے تنگ — جسطرح سے کب نے تو یہ کیا — اور اُسکے وہ دو یار باصفا — یعنے وہ پینگے مرارہ اہل حال — ہو کر دانی اُنسے ہر دم دو بالمقال
جب ہوا تو یہ سو کینو نکا قبول — تب یہہ آیت پائی جی شرف نزول — یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم — ابولبابہ رض سے بسبب اقتضای بشریت کے خدا

ورسول کی اک خیانت سرزد ہونا اس لئے وہ آپ کو مسجد کے ستون سے پندرا روز تک باندھ لینا اور غایت پشیمانی سے توبہ کرنا اور توبہ انکا قبول ہونا

ابولبابہ رض کو بلا بھیجا — گھام سے مسجد کے یکدم اٹھا جا — وہ بھی اُس خبر کے سنتے ہی جہا — فقط اسکا یہی قصد تھا جی مین — یعنے اپنای تئین پر یقین —
سنگ اُس قوم والون تمام — شاہ کے خدمتین بہت مجھے پیام — شورہ تا اس سے کرے کہ نہ جائین — کہ تمام ہو گزرا ہے فی الحال جب —
پس اُسے بھیجا ہی شاہ انبیا — ابولبابہ اُنکے قلعے مین گیا — اُسکے استقبال تب آئے ہین سب — اور زن اطفال سب رونے لگے —
جب اُس قلعے مین ہین پہنچے ہم — ہین بہت پر درد اور رنجور ہم — ابولبابہ کو تب اُنکے حال پر — رحم آیا اللہ کو دعا کہکر — پوچھے کہ کیا ہے مصلحت ہی یہان اب — پیچھے اس قلعے کے اہم آئین سب —
وہ کہا ہان آؤ قلعے سے اُتر — ابولبابہ کر جو ایسا کہہ دیا — اور بھی اس سے پشیمان ہو گیا
جب خدا کی اور رسول اللہ کی — یہہ خیانت آہ اُس سے ہو گئی — جلد استرجاع کی آیت پڑہا — اپنے منھہ کو اُنکے سے دہتہ ہوا
نہ تو حضرت سے نہ یارون سے ملا — بلکہ سوی مسجد نبوی گیا — بس پشیمان اور شرمندہ ہوا — اور بولا کوئی نا کھولے مجھے
پھر مرے جب شاہ عالم نے سنا — سخت یک تیز خبر سے اپنے تئین — گھام سے مسجد کے باندہا ہی تئین — جب تلک اللہ نا بخشے مجھے
جب تلک اسکو نہ بخشیگا وہ رب — اسکی بخشش مین خدا سے مانگتا — کیا کرون کر عہدہ رخصت یقین — یون لیا ہی باندھ جب بیٹھے مین
کھولتی ہی اُسکو بروقت نماز — اور برای حاجت بول وبراز — آہ اسکو کیطرح کھولون مین اب — اور پانی بھی پلاتی تھی اُسے
جی اُسکے باہین نازل ہوئی — سو مژدن کو جب خوشی حاصل ہوئی — دانہ خرما کھلاتی تھی اُسے — اور بصارت کا بھی جاتا تھا نور —
اس خوشی کا کیا ہی فرمانا ہے جب — شاہ عالم نے کیا ارشاد تب — تب کیا توبہ قبول اُسکا مجیب —
مژدہ مجرے کے کھڑی ہر کوچہ تھی — اتم سلمہ نے بشارت اسکو دی — کہ ہمیشہ ایکو حق خوش رکھے
کھولنے اسکو مین دوڑے ہین سب — ابولبابہ نے کہا یون اُنکو تب — مین پوچھی کیا بشارت دیجے
اور جا کے مسجد مین وہ آئے ہین سب — بولا اگر چاہے بشارت دیجئے — بولا یہ کا ہوا تو یہ قبول
ہی ہی ہی ہی ہی ہی اصحاب رسول — جب سنے ہی ہی ہی ہی ہی ہی — بولا یہ کا ہوا تو یہ قبول
شہ نماز صبح کو آیا ہی جب — اسکو دست پاک سے کھولا ہی تب — فاعترفوا بذنبهم
بیٹھ بولے بولبا کر کے چوک — بھی ہین حاضر ہوا تھا بر تو تک — اور اسی حال مین شاہ ہدا — اپنے ہی ازواج سے ایلا کیا
کہ زن سے مژدہ کی کرے — معنی ایلا تسم ہی جانئے — کہ وہ ایسا چاہے نفقہ اولاد کا — کہ مسر تبع تھا ای حق شناس
اس لئے اُن سب نے تب ایلا کیا — یہہ سبب شہ کی ملالت کا ہوا — پس وہین سب سے کنارا ہی لیا — اور حجرے مین رکھا تنہا جدا
کہ ریاح اُسکا حجرہ مشہور ہے — اور تھا اُس شاہ کا ہو یک غلام — اور مدینے مین یہ رشک ہو ہوا — شہ طلاق ازواج کو اپنے دیا
وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر — جتنے یارہ روز یہہ رہتا تھا جدا — یک مہینہ کی جماعت مین گیا — بھی وہ تھا آپہ تبھی تب نازدا
اذن لے میرے لئے اب جلد جا — اُس غلام باصفا سے یون کہا — چند بار ایسا ہی مین بھیجا اسے — اذن نہ حاصل ہوا لیکن مجھے
مین بھی آیا ہون کی شاید گمان — میری بینی کی سفارش کو یہان — کر مین اذن اُسکی گردن باندھا — حکم سے اُسکے تجاوز نا کرون
آگے ایسے مین پکارا وہ غلام — پھر گیا جب مین نے کر ایسا کلام — کیا وہی تو طلاق اُی شاہدین — اُی ہون کو اپنے فرمایا ہین
اور کہا تھا جہر شہ لوگو مخالف ان — کھولا مین اللہ اکبر سے زبان — کھولا مین کو اپنے فرمایا ہین

یہ عزیز ایسا کیا شہ سے کلام	کہ ہو اسمہ پر سالار انام	اور کہا جا کر کیا ان اور بھی	جمع آئے تھے وہ پر اصحاب نبی	ایسے میں صدیق بھی حاضر ہوا
بعد اذان آذان چاہی عمر نے	اذان اوسکو بھی ہو اسی طرح	دیکھے کیا ان کی وہاں کار دل	اوسنے تھے وہاں سہیل بیان	اذان چاہا اذن جب اسکو ملا
وہ نفقہ بھیجے کہ تنگ ہیں طلب	کہ نہیں ہیں تہدست کچھ ان	یوں کہا فاروق اعظم نے اٹھ	اسکو بتلا کر کہا شاہ جہان	اٹھکر بتلا کر کہا شاہ جہان
پس یہ سنتے ہی نساء محشر	تب آنحضرت جلوہ بکر و عمر	عائشہ کے مارے گردن کے اوپر	یوں ہی چاہا ہے سے نفوذ حشر	عین مارا اسکی گردن کے اوپر
ہم نے جب کہے میں ای شاہ امم	عورتوں پر اغلب ہے ہم	اور مہینے کے بنسبت شہر ان	پھر نساء و باشاہ انبیا	تب اٹھے عرض خدمت میں کیا
الغرض ایسا ہی وہ شاہ ہدا	یک مہینا ہی ہوئے تھا جدا	پھر انہیں مہینے ہی آئے یہاں	چلکے غالب ہو کر ہم آئے یہاں	خطاب جو رات انہیں کہہ گئے تھے
میں گئی ہی کہ اوں نہ تم	شہ کہا میرہ ماہ بیتا ہی وہاں	پھر انہیں مہینے ہی آئے یہاں	دیکھکر اوں کو ہمارے دو قرین	کہ قسم تھی ایک مہینے کی تعین
	یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا		عائشہ نے عرض کی آیت یہ	آیت تخییر سورہ پائی نزول
	وزینتھا فتعالین امتعکن وأسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن ترد ن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما۔			

یعنے حق کہتا ہی میرے نبی	بی بی تم اگر اپنے تو کہہ دے ابھی	تم اگر دنیا کی چاہیں زندگی	یعنے دنیا میں کشایش رزق کی	اور اس دنیا کی نعمت کا اساس
پس یقین تم آؤ تا دیون تعین	اور اپھی عزت سے بھر دون تمہیں	یعنے اپنے دل کی رغبت سے یقین	چھوڑ دون تمکو کرامت سے نہیں	یعنے وہ زیور دہ بہتر لباس
اور دار آخرت کے تعین	تعین اور سراحین اور قرین	بس مجھ سے حق رکھو ہی علاقہ	تمہے اچھے طور طریق کے واسطے	اور خوشی اسکے رسوا ہی کی
تعین دنیا کے جسکے روبرو	کچھ نہیں کہ تعین قدر و برو	جب یہ آیت پائی ہی خوشخبری	عائشہ تم پہلے سنو یا رسول	یعنے وہ زود ہی بڑی اور تعجیل
مشورت ماں باپ سے کرا سو اب	بعد اسکے دیجئے اسکا جواب	عرض کی بی بی نے ای شاہ دین	اور فرمایا کہ دینے ہیں جواب	تو نکرنی بالمعان جلدی اور شتاب
حق کو اور اوسکے نبی کو آشکار	میں دل و جان سے گئی ہم اختیار	بعد ازاں یہ بھی تمامی بی بیان	اور یہ دنیا کی کشایش تم تعین	چنانچہ اب چاہتی نہیں چیز نہیں
زہد و ایثار و سخا میں لاکلام	اور جو غایت کہ پہنچے ہیں تمام	خاص بی بی عائشہ تھی پہلیل	چھوڑ دینا کو کہے سب ایکبار	حق کو اور خلق کے طی کو اختیار
جب عراق اور روم و شام فتح ہوئے تھے	فضل حق سے اور نوش کے تھے	تب صحابہ کو بڑی وحشت ہوی	سر ور عالم کے بعد ازای نذیر	جب لگے آنے فتوحات کثیر
بھیجتے تھے مال نذرانہ وفور	ہدیہ ازواج پیمبر کے حضور	اور بڑی اسلام کو شوکت ہوی	تب خلیفے اور امرا انصیا	ہوتے از اصحاب شاہ انبیا
کہ جناب عائشہ نے ایک بار	ہی درم صدقے کے ستر ہزار	آپ رہتے تھے زمین پر بس علم	ہی و کیا ہون یون عرض کیے	کہ میں دیکھا جشم سے اپنے مگر
صدقہ دین وہ سب اسی دن انکا	اور تھی اس دن وہی بی بی روزہ	ایک تھی جو نی نسالن کو رکھی	اور عبداللہ زبیر حق شناس	بھیجا یکدن اوکو در ہم کے لیے
اسکا میں سالن پکاتی تھی شتاب	عائشہ نے جبھی یاد آئی ہی سب	پس تمک اور ناں ہے افطاری	اسکی باندی نے کہی اکرم	کہ تو رکھی گوشت خالص یکدرم
استعدد ہی تھی مساکین کو طعام	کہ ہوا تم المساکین اسکا نام	اور زینب جو تھی بی بی دوسری	اور عزیزی کی وہ بی بی مانی ہین	جو تھی نہایت بزرگ سالار دین
ماتھہ سے اپنے مشقت کر سدا	صدقہ و خیرات میں ہی نیکذات	نہ رہی تھی ایک بھی درہم ترے پاس	کروہ بی بی تھی مقرب عرش کی	تھا اسمہ نام اسکا ای اخی
وہ بلیگی جسے اگر جلد تر	اپنے ہین ماتون کو اپنے پاس بلان	پس ہوی جب رحلت غیر البشر	واللہ اسکی تھی حضرت کی بھی	تم سے حکما نا نہایت پہ یقین
بھیجے لینے ماتھہ سے تھی سہ راہ	ماتھہ لینا کو سخاوت میں نباہ	الغرض وہ آیت تخییر جب	بی بی جون آپ کو کہا شاہ دین	حضرت زینب نے جب اسکو سنی
انکی طاعت اور تقوی کا بیان	پس راضی چاہتا ہی یہ ان	ذکر میں اسکے اگر چاہے خدا	اور سوا ان بی بی کے اور کسی کی	زیادہ اور ابتدہ میں باندھ کمر
آیت تخییر مبارک اسے یار	آہ وہ دنیا کی ہے اختیار	پس بحکم حق ای باذ ذات	یک رسالہ ہی لکھو نجائین جدا	بھی تھی ایک قوت رسول اللہ کی
خستہ غمزادہ درد سے جو نکر	رات اور دن کیہ کرتی تھی نکو	دیکھ کر ان نے کیا اسکے سوال	دیکھ اسکو عمر و دنیا کی طلب	حال میں عورت کا آخر یہ ہوا
پس جو عمر اچھی چھوڑ دنیا لیوے گا	حال آخر اسکا ایسا ہو گا	کون ہی تو ہون کہ جا تیرا ہی حال	شاہ عالم نے اسے رخصت کیا	کہ کی میں آہ و بکا نہ اختیار
برتا ہی اسطرح حضرت عمر	اگر گیا میں ایک دن حضرت کے گھر	اور یکہ اون جب اندر گیے	حق تعالی دیوے سب مومن کو پناہ	جب تھی تنگی پر جناب صطفے
			دیکھتا کیا ہون کہ شاہ انبیا	اس تنگی پہلی اشرف نفس گیر

زیر سر الیس ہی یک ایسا ماجرا | نا رسیدہ دیکھا ہی اسمین بھرا | اور یہ دیکھا آفتاب برگ شلم
بلد بابلت چند کرنے پر ہوت کے | گوکھے کے دیوار سے لگے ہوے | جب یہ حالت پر نظر میرے گیا
دیکھتا ہو جبکہ اس حالت مین مین | آہ الہی رحمت وشفقت مین مین | قیصر کسریٰ جو اس کفار مین
تمام ترے پر اور تری رحمت پر ہی | حق تعالیٰ دے فراخی عیش کی | باغ پر سنتے ہی رونے اسما
کافر و نکد عیش اس مین یا مین ہی | اور ہمارے واسطے بقی مین ہے | یہہ جو فرمایا وہ سالار انام
اور وہ حفظ و نعمت دار جہان | پانے مین دنیا مین ہی پیغمبران | راوی کہتا ہی سنا مین جیسا تا
اور ہی اس فرد الفرید مین جہان | حضرت صدیق کو شاہ جہان | کر امیر حاج باامر و مشرف
اونٹ پر اپنے بٹھا کر ساتھ لے | بھیجا کے مین سنا دین تبارات | جسکے جانب سے سنایا ہو برات
جب علی صدیق سے جا کر ملا | پوچھا ہی صدیق نے ای مرتضیٰ | بول تو آیا ہے کیا ہو کر امیر
پہنچے مین مکے کے جو وارد تو نجب | مومنون کو ساتھ لے صدیق تا | حجیت اللہ کو ظالم کیسا
نحر کے دن پاس حجرون کے علی | ہی سنایا سبکو باشان جلی | سال آیندہ کوی مشرک نے آ
مشرکان ہی مدت حجر چار ماہ | جسن گھر چھتے ہین جالیون پناہ | پھر ابوبکر و عمر و مرتضیٰ
وضع کی معنی جماعت ہی تین | جمع ہی انکا وفود ای اہل دین | آکے پہنچے در جناب مصطفیٰ
اور دسویں سال مین غیر الوداع | نام بخران کے نصارا کو لکھا | علویہ فرمت کے ہی ایمان

ہجرت سے دسوین سال کا احوال

ساتھ اسوار آئے نجے جلد تر | دیکھے جب نزدیک آن کر | ترتین کرتے گران سب چھوڑکر | اور سجدے مین گئے سر
اونہ کے مین شاہ عالم کو سلام | اُنے پیر اکھ کو سالار انام | جبکہ پہنچا انکا آوقت نماز | رو بمشرق وے کھڑے ہی نماز
جبکہ سب فارغ ہوے ترتین انتا | بات کرنا چاہے شہ سے باہمی ناز | شہ ترتین انپر کیا راتفات | اور ترتین پر گئی کیا ہی اُنسے بات
پوچھے وے وہ ترتین کی فکر الہی | بول اب کیا ہی تری رائے علی | وہ کہا یو شک یہہ ابو الشمین | سب نخالفین وہ ہیں کے نگین
یعنی اگر وے کے شہ کو سلام | تب جواب اون کو دیا شاہ انام | او کہا حق کی قسم ہی بامین | پہلے ساتھ انکے تہا تیغ المین
اور کہے وے عرض شاہ ہدا | باب مین عیسیٰ کے فرماتے ہے کیا | شہ فرمایا کہ مین اُنکا جواب | اُنکے دن ہی نہ دیا انکا ثواب

پس ہدایت آئی ہی آیا ہی اظہار | اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُن فَیَکُونُ الحَقُّ مِن رَّبِّکَ فَلَا تَکُونَنَّ مِنَ المُمتَرِینَ فَمَن حَاجَّکَ فِیہِ مِن بَعدِ مَا جَآءَکَ مِنَ العِلمِ فَقُل تَعَالَوا نَدعُ اَبنَآءَنَا وَاَبنَآءَکُم وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُم وَاَنفُسَنَا وَاَنفُسَکُم ثُمَّ نَبتَہِل

فَنَجعَل لَّعنَتَ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِینَ۔ یہہ ہدایت سورہ آل عمران مین آئی ہی اسکو آیت مباہلہ کہتے ہین اُس کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ نجران کے نصارا نے حضرت کے جناب مین حاضر ہوکے کہا کہ کس لئے آپ اُن کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا المسیح باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا کال ہی نہین حقیقت مین وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا کلمہ جو ڈالا گیا طرف مریم کے۔ انھون نے کہا کہ کون بندہ ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ تب یہہ آیت شریف نازل ہوی۔ اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنے بیشک مثال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی ہے اسلئے کہ تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکو ابن اللہ نہین کہتے ہو پس جسنے بغیر باپ کے ان کے شکم سے پیدا ہوا اُس کے اسکو ابن اللہ جانتے ہو۔ امام تعجبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہہ سورہ کی سو کی پاکی اصلاب مین نہ رہنے سے بیان فرمایا۔ حقیقت مین اُن پر یہہ پیغمبر کا ظہور اور شکی قدرت اور غرق عادت سے ہی پس آدم کی پیدائش کا بیان کرنا ہی خَلَقَہٗ مِن تُرَابٍ یعنے پیدا کیا اُسکے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُن یعنی پس کہا اُس قالب کو کن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو پس ہو گیا۔ یعنے ہم خاکی کہتے ہین کہ آدم ہوا اور ہو کہ کہے کو عیسیٰ ہو اَلحَقُّ مِن رَّبِّکَ فَلَا تَکُونَنَّ یعنے بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فَلَا تَکُونَنَّ مِنَ المُمتَرِینَ پس مت رہ شک لانیوالون سے اگرچہ یہہ خطاب حضرت کے طرف ہے لیکن اس سے اُمت مراد ہے فَمَن حَاجَّکَ فِیہِ پھر جس نے جھگڑا کرے تیرے سے عیسیٰ کے باب مین مِن بَعدِ مَا جَآءَکَ مِنَ العِلمِ بعد اُس کے کہ پہنچ چکا تجھ کو علم لینے وہ

روایت

آیت مباہلہ

اور یہ کچھ تھوڑی نہ تعالیٰ کے سوا | صلح یک جہتی اور کوزہ آب کا | ہین بھیجا ہے آپ کے زیر قدم
شاہ پوچھا کیون تو روتا ہی ہوا | مین نے بولا کیون نہ روؤن شاہ لیل | سینہ بھر آیا مرا رونے لگا
یا شہ کا شک تو سوال اللہ کا | کیسی احسان سدا شہ یار مین | کیسی احسان سدا شہ یار مین
بار گاہ حق مین اب کیجے دعا | او سیدہ یا نتیجہ فرمانے لگا | او سیدہ یا نتیجہ فرمانے لگا
ای بن الخطاب کیا جاتا ہی تو | ورنہ وہ انوار و اسرار شریف | حصہ تمہارا وہ انہے تقسیم عام
کیا نہین یہہ بات پہچانا ہی تو | او شہود و وزن رقائق لطیف | تب کیا اقرار صدق دل کے ساتھ

یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا

روایت

تب علی مرتضیٰ کو مصطفیٰ | جبتک تم جیکر وہ پہنچا ہی | شرط وحادث تھی جو مین یہہ قدیم
اس نے بھیجا علی کو ای سلیم | کر ترا تاج ہون مین ہی پکا تھا | محض آیا مین سنا دینے برات
جع جبتا اسل لائے ایمان | اور طریقے پر ہی جانے کافرات | صلح کے ایام تک ہی وہ رہین
صلح تھا جن شرکون کے ساتھ | اُس برس مین ہی ہوئی وہ فرد | لائے مین ایمان اُس پر وہ ہوے
وہ کی اوراق ہو ونگے یقین | دولت اسلام تھی اسمین رقم | پس سے دعاے مشورت کرکے ہم
کھینچے واسان زمین پر لے تب | مسجد نبوی طرف آئے مین سبا | منع کرتا چاہے اصحاب کرام
شہ کہا چھوڑو کہ رہنے دو تمام | وے نخل مسجد سے باہر نکل | بولے ابن عوف اور عثمان سہل
جاوین اپنا وہ عذاب سالار نکر | وہ کے ایمان لائے اپنا | وہ رحمت اسلام عشہ اوکو کیا
اب اقامت تم کرو اشہ ہر مین | کر جوا انکا یقین یون تہین

دلیل جو عیسیٰ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم کہا ہی میرے رسول آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے ونساءنا ونساءکم اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں وانفسنا وانفسکم اور اپنی جان اور تمہاری جان ثم نبتهل پھر مباہلہ سے دعا کریں فنجعل لعنت الله اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر بچوں اور عورتوں کو مباہلے میں قسم کرنے کا جو حکم آیا اسکا سبب یہ کہ اپنی سچائی خوب ظاہر ہو کیونکہ کوئی اپنے عزیزوں کی خرابی نہیں چاہتا ہے۔ جب مباہلے میں ان کو شریک کریں تو یقین معلوم ہو کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر۔ اور نبتهل کا مصدر ابتہال ہے۔ یہاں ابتہال کے معنے مباہلے سے دعا کرنا ہے کذا فی تفسیر حسینی وفیض الکریم۔

انکو یہ آیت سنایا شاہ دین	تب بھی کچھ بحثی کو وہ چھوڑے نہیں	یمن لخزان خدای ذوالجلال	شہ بلایا انکو بہر ابتہال
تھا رئیس انکا جو عاقب ہوشیار	مشورت اُس سے کیے سب اکبار	وہ کہا تم جانتے ہو سب یہ	وہ جو حق کا ہے پیغامبر
گر نہ چاہتے ہو کہ چھوڑیں اپنا دین	صلح ہم اُس سے کر دیں جس کو چاہیں	وہ دوسرے دن ساتھ لے اپنے پسران	حیدر قہرمان زہرا سے بتول
اور بلا لائے کہ ہر ابتہال	انہیں بولا کہ ہے جو تنا یکا کمال	وہ کہا ای قوم ہو تم ہوشیار	پنجتن پھر آئے ہیں جو باوقار
منکر و زنہار مانے ابتہال	ہو رہینگے تم سب ہلاک و بادبار	اور نصرانی بھی کوئی بر زمین	مار ڈالا جائیو باقی کہیں
ہی قسم پروردگار پاک کی	وہ قدرت ہیں پہنچے جا کر ہی	اگر کہ ہوتے وہ جو ہے ابتہال	مسخ کر دیتا انھوں کو ذوالجلال
ان نخوان خوار ہو تم سب ضرور	بلکہ سر پر ہو آئیں انکے طیور	آگے ہی یکسال کے مرتے تمام	پس کیا ان سے شاہ انام
وے کہے ایمان ہی لاوینگے ہم	شہ کہا پس جنگ پر آؤ ہم	بولے ہمکو جنگ کی طاقت نہیں	صلح کرتے ہیں تیرے ہم یقین
تیس زرہے تین کر بھی دگر	انکو فرمایا ہی تب خیر البشر	گر پڑیگا کچھ مسلمانوں کو کام	وہ امانت تیس ہے چیرین تمام
پس ہوا ہی صلح ان باتوں پہ سب	اور لکھے یہ صلح نامہ ایک کتب	ایک صحابہ کی جماعت اہل میں	شاہدی اپنی لکھی سر بسر وہ یقین
یا رسول اللہ یک مرد امین	بھیجے ہمرہ ہمارے پیش ہین	اگر ہمارے ہین کہا دے اختلاف	نا کرے وہ رہنمائی سے مکر خلاف
پر عبدہ وہی امین پاکذات	پس کیا اسکو روانہ انکے ساتھ	ملک ہین وے اپنے جا پہنچے ہین تب	نقل ہی نمونہ ہے ہی گنے ہین جب
انکی تہمت سے اکثر ہو زبان	سب جماعت لائی ایمان یگمان	اور اسی سال ان یگانہ ذات	حاکم ملک یمن پایا وفات
ایک حصہ اُسکے بیٹے کو دیا	اور یعلی کو کیا ہی یک عطا	اور ابو موسیٰ کو جو تھا شہری	ایک حصے پر دیا ہی سروری
بعد ازان خالد کو بھیجا باشرف	سوے نجران یک قبیلے کیطرف	انکو وہ دعوت کیا ہی جب سے	ہو گئے وہ بہر دایان سب سے
مصطفےٰ بھیجا سوے ملک یمن	اور یہ اسکو علم شاہ زمن	اور سر پر اُسکے دستار امام	باندھا حادث خاص سے شاہ انام
اور فرمایا کہ اب تو جلد جا	جنگ مین لیکن نہ کر تو ابتدا	اوّلا اُس قوم کو سب سر بسر	کر تو دعوت کلمۂ توحید پر
مال انکے مالداروں کا مگر	اُنکے فقرا پر ہی کر صرف زکر	جب قبولین تجھے یہ احکام	کوئی سبب ہے انکا متعرض نہ ہو
بھیجا ہی بھکو بر اہل کتاب	یا رسول اللہ میرے پر ہی شتاب	اور نہین جنہان ہے علم تفصیل	مین عمر انجام ہا کیا کرونگا
یمن سے اُسکے جناب مرتضیٰ	پھر اُس وقت کہ وہ علم عطا	اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ وَاهْدِ قَلْبَهُ	
اور مروی ہی کہ سالار عرب	یون کیا کر اسکو ارشاد نجب	کہ خدا یک مرد کو بھی سر بسر	گر ہدایت بخشے تیرے ہاتھ پر
پس وہان جا کر علی مرتضیٰ	جلد دعوت کا علم برپا کیا	اور قدم اپنا بہ میدان جہاد	بھی رہے ثابت وہ ہاوی یگانہ
خاص ہمدان کا قبیلہ لاکلام	لا ہی ایکبار ہی ایمان تمام	مرتضیٰ جب یہ خبر سنکر کہا	سر در عالم بہت شادان ہوا
اور سہی سال شاہ انبیا	بلکیا حج وداعی با صفا	ابن مسعود مکرم ذوالنور	دیکھ کر اسلوب دیتا ہی خبر
جمع آئے لوگ بیحد و حساب	تا چلین سرور کے ہمراہ رکاب	ہی یہ بر قول صحیح گا شہد	کہ تھے سب لاکھ پر چالیس ہزار

وے کہے سچ ہے مہلت ہکو ہے | مشورت ہم کر کے پھر کل آئینگے
ابتہال اُس سے کرو مت زینہار | وہ جہانین ہو دیگے تم خوار و زار
آگے باہر ان کو یون فرمایا | تم کہا کہ مین مین کر تا ہون بھلا
حق کر سے زایل یہاں ان پر سے | حق ہے ایسے چاہین سچے حق سے اگر
اور فرمایا رسول باکمال | پس نہین آئے ہین وے بر ابتہال
آپنے الش بیشی وداعی یہ سب | بندر و خزیر ہوتے سچے سب
شہ کہا ایمان سے پاؤ گے امان | ہم نہین کرتے ترے سے ابتہال
تیس اونٹان تیس گھوڑے لے کر | دیوینگے ہر سال حکمہ دو ہزار
سو دے بھی مستاکرو داؤ و استد | سود ہے کھاؤ نہیں ہے اور بد
اہل نجران عرض یون شہ سے کیے | صلح نامہ اہل نجران کو دیے
لاوے جو حق کی امانت کو بجا | شاہ فرمایا امین باصفا
سرور عالم پہ ایمان لاوے ہین | بلد سعید اور عاقب آوے ہین
چار شخصون کو دیا تقسیم کر | شاہ اُسکی مملکت کو جلد تر
ایک حصے سے کیا ہے نغز | اور معاذ ابن جبل کو ای پسر
مرتضیٰ کے ساتھ وے سیصد سوار | بعد ازان وہ شہر رمضان بادقار
لیکہ ہون مین مگین جدائی سے ترے | اور کہا مین بیتاب ہون اب تجھے
جب مطیع ہون کہے حکم صلات | گر قبولین کہے حکم صلات
مین کیا تب عرض مرتضیٰ سے ایمان | ہی روایت مرتضیٰ سے اصبغان
تب کیا ہی یہ دعا خیر البشر | ہاتھ اپنا رکھ مرے سینے پر
یہ علی کو حق دیا شان جلی | کہ کہا سرور نے انقضاء علی یدیہ
وہ یقین دنیا و ما فیہا سے جان | خوشی بہتر ہی در سر تا بجان
فضل سے مولا کے بہرہ مند غیر | تب ہدایت پائی یکسر جمع کثیر
فکر کا سجدہ کیا خیر الانام | اور کہا ہمدان پر تجھ سے سلام
چہ طرف اعلام کر وایا ہی سب | شہر ذی مقدہ مین سالار عرب
بھی تھے ہمراہ رسول اللہ تب | اہل بیت پاک اور ازواج سب

حاشیہ صحیح ہے ۱۲ منہ

شہر ذی قعدہ کی تھی جب پہلی تاریخ — تھا مبارک پیر کا روز نہایت عین — لیکے ہمراہ اُن رفیقوں کو تمام — عازم مکہ ہوا شاہِ انام — تب مدینے میں جو تھے مرد و زن

کیونکہ بیچے تھے میں سب اپنا گھر بار — کر چلا اپنا شاہ با اہل و عیال — کہ وظایف بھی ہوا تھا اُنہیں جب — جا دیں شاید یہ بیگانہ شاہ و اب — سب لگے رونے کہ با درد جدائی

حج بیت اللہ میں کر کے ادا — پھر کے آتا ہوں اگر جائے خدا — مت جدائی سے ترس تم ہو حزیں — میں ہوں ہونگا کہ تم میں ہی تعین — یوں کیا ارشاد وسلا رائم

عمرہ کے و قصر رکھت کر ادا — باندھ کر احرام پیر آگے چلا — تلبیہ بھی کہنے لگا ہی بیکار — کہنے لگے یوں ہی اصحاب کبار — ذوالحلیفہ میں کیا ہی جب نزول

آکے کئے میں پہر سے ملا — الغرض ارکان میں سب کر ادا — بطن وادی میں ہی یک چشمہ جا — وہ بلاغت سے نہایت پُر نوا — وارد مکہ ہوا سالار دین

اور حق اعتقاد اسلام کے — اور کیا بر پا ہدایت کا علم — شرک کی سب بیخ اور بنیاد وہ — اور صحابہ سے بہت پُر نور تھا

اور فرمایا تمہارا خون و مال — سب نوہ بیشک تم پہ ہی حرام تا ظہور — اب کسی سے کوئی وہ بدلہ دیں — ہی اکھڑ اور کیا جڑ باد وہ

اور سوم جاہلیت یک قلم — جاہلیت کا ہو باطل ہوا — اور خونِ جاہلیت جو تھے دین — مردکی اسماعیل والعنت کا بیان

بھی کیا اسطرح سے ای مؤمنو — عورتوں کے باب میں حق سے ڈرو — اور حقوق مرد و عورت کا بیان — کہ تمہارا ہی بھی اُن پر حق

یعنے مرد غیر سے وے باز رہو — روز و شب تم کو تعین ہیا پے گھر دی — حکم اُسکے تو سے تم پر حلال — حق تمہارا ہی بھی اُن پر تعلم

بھر فرمایا مستوای باب — پیر یہ کیا میں تمہیں تھا کہہ چکا — اگر حقوق اپنے یکساں سے ادا — کہ تمہارے حق سے ہو تم خلاص

بھر دیا خطبہ اور وصیت ای جام — شاہ دیں پوچھا زاہ اصحاب کرام — اُسکو گر مرضہ و لباس کرو تم — اُسکے مرضہ و لباس کرو تم

اور دیکھایا تو ہمیں راہ ہدیٰ — جبکہ تم مسئول ہو روز جزا — اب کہو تم کیا ہو اُس دن کہنے والے — یا کہ ہم نے پہنچا دیا پیغام حق

اور کیا راہ خدا میں تو جہاد — جو امانت پاس تیرے تھی تعین — تو کیا وے سب ادا اے شاہ دین — دے کہے ہر حق سے تو لینگے جواب

پس کیا ارشاد دیں سالار دین — اپنی انگشتِ شہادت آسمان — تب اُٹھا کر جلد سوئے آسمان — اور کیا ہم نے نصیحت صبح و شام

یک اذان اور دو اقامت سے ظہر — ایک اخلاص عمل ہی سر بسر — تب اُتر کر راہ میں وہ ہی مقام — یوں کہا وہ بار ہی وہ دین پنا

اور عصر تو خلق کو دعوت تمام — خیر خواہی صحابی مومن کی مگر — یوں کیا اللہ اُسے سیر ہو گواہ

پس کہا ای مومنان با تمیز — فاعلوں کو اپنے پہنچا دیں خبر — مومنو نکی ہی جماعت کا لزوم — وقف لعنت ہے نے خلت کا ہجوم

اب سنے میں ہو مرے پیچھے حاضرین — پس چلا عرفات پر ہو کے سوار — اونٹ سے اُترا ہی پھر ہو باوقار — اور پھر آیت اسی جا پر نزول

شہ پہ رحمتہ ہی جمع کر تب ظہر و عصر — کو وہ رحمت پر جو ہیبا پا وقار — رہ قبلہ رو کھڑا وہ پاکدہ تھا — اور پھر ہاتھ کو اُٹھا کر اپنے ہات

جمعہ و عرفہ کے دن ہی تھا مبین — وے سوا اب ہیں کئی لاکھ مومنین — اور سماعت ابد پر کے دیدیا — اُنے مین کہتے دعا الہان جان

حق کیا مقبول اسکی الحق — جو دعا عرفہ کے دن ہی تھا مبین — آج کے دن جو کہ ہے یہ بالیقین — ہی یہی تم جو ہی مسلمین

شاہ نے فرمایا کہ خاموش تم دعا — مین بھی اوسا گے ہو رہے سب بولیا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

اس طرح دین کی تکمیل سے — سب صحابہ بس خوشی کرنے لگے — پر بیت صدیق تبدہ نے لگا — شہر کو اپنے اشک سے بر نے لگا

اُو جب کامل ہوا دین متین — رکس پہ پھر بیمار کا شاہ دین — آخرت کا اب ہے پہنچا سفر — پوچھ یاراں اُس مسئلہ کا سبب

تب بہت تکمیل پر اُنکی ہوئی — سفر آخرت چلنے لگا اُنکی سبھی — یہ جہاں چھوڑ ہو گی وہ یران تر — یون کہا صدیق اکبر اُن کو تب

سال آیندہ تکی ہی ہو مہان — اور یہ تھا مین تمہارے درمیان — مجھ کو سونپا تھا قرآن ایک ہی — درد و رقت سے لگے رونے تمام

تھا یہ ہجرت سے دسواں سال ہی — قبلہ رو ہو کے شہر میں کھڑا — پر سنا یا اُس سبھوں خود ہی نے — جب سنے یہ سر مرا کھا یہ کلام

صبح ہم کو پار ہی جانا ہوا — تھا دوشنبہ کا دن اور بارہ ربیع — پڑھ دو گانہ غسل کر کے ادا — یون کہا صدیق نے اُن سے تمام

حق سے شہ کو لا کمال جو ملے — اسپہ تو قادر ہو جب چاہے یقین — رات میں عرفہ کے سالار دین — مغفرت اُمت کی چاہا تھا زیاد

اُسکو کہ دون عاصیوں مظلوم کے — اور سماعت ابد پر کے دیدیا — کہ تو دے مظلوم کو خلد بریں — جب کہا ہی یہ دعا مومنین کا

خطبہ ظاہر کو بفضل رب — شاہ دیں پھر ہو گیا مسجد میں جا — اُسکو کہ دیا ہی یہ دعا مومنین کا — کہ دعا تیری کیا میں مستجاب

یک بیک ہنسنے لگا خیر البشر — تب کہے ہیں اور خوش ہو کر عمر

جبکہ جانا ہوں اجابت پر دعا — اور عرض کی اُمت کی بخشش خدا

اور عرض کی اُمت کی بخشش خدا — ہیں وہی خود جو ہیں تجھ کو چاہتے

کر نصیحت چند فرمایا ہے تب — پس نماز عید کے پڑھنے کے وقت

عاشقے تھے اُن سے تر تھا مصطفے — غازیوں کو حاضر ہونے پر ثواب

تا کہ تب اپنے نہیں کر کے قبول — اپنے دست پاک سے قربان کیا

ہیں روایت عائشہ سے بھی مگر — جلد تر قربان کر سکتی کا ہیں

پوست آلودہ نہ تھوکے اور ہی کے نگل جوں — سات سکینوں کو دلوایا روپے

پس بلا خلق کو پہنچا ہے — گاؤ یک قربان کیا خیر البشر

ناخنِ طرکب جب تقسیم کی — پہلے منڈوا بیٹھے حجامت بنا کر

اُنہیں تابرکات سے باقی ہیں — اُسکو بھی حصہ پر تقسیم کی

اُئمۂ اُمت میں بھی اس میں ہیں — تم برکت کے اُنہوں نے بھی لیے

عرہ وتمتع حج میں ہوا ای سیاں — شیخ عبدالحق نے لکھا ہی یہاں

تھا کرتا تھا جب شہ ہنسنا و عریا — جب وہ متمتع تھا سال اوّل اِمام

اور بھی کرتا تھا جب شہ ہنسنا و عریا — اور بھی کرتا تھا سال اوّل اِمام

اور بہتر جان کر یا احترام — اُسکو کہتے تھے تحاجی یا تحاج

وے نہیں چھوتے تھے ہرگز اِحرام — اُسکو کہتے تھے تحاجی یا تحاج

بہر کوتہ دامنی اپنے تھے پہنا — گو گرے تھے مہاسے بر زمین

قال پانی میں وہ تھے با صفا — جھاڑ پونچھ کا نوں یک یک کو لوایا

بیٹھے یا روبقبلہ وقت ذبح — اُسکو ہونا تھا وہ پانا تھا ثنا

اُسکی محبت خلق میں ہوا انتشار — کرتے ہیں ثنا شہ کی ہر ہر مقام

پاس ہو لاکھ درہمی متہم ہو — اور جو رکھا حسن خلق جو ہو

رو سیاہ اکو ہوئے اُنکے تئیں خدا — وہ جہاں میں اُنکے تئیں سیاہ سزا

شیخ دہلوی غفر اللہ ہی یہاں — منسکِ متوسط میں ہی یہ بیان

ہی روایت اُنکی ہیں یہ کتب — اُنکا لازم ہی سدا استظہار

اور لکھا قاضی عیاض نے صفا — رحمۃ اللہ علیہ در شفا

اور لکھا جس پر کہ اُسکا ہے عمل — وقت وہ جبکہ اُسکا عمل ہو

ہی برابر کچھ نہیں اس میں کلام — جو گیا حاصل شہ کا باب تمام

شیخ بوحامد سے رفعہ کے یہ — مشتہر تھا ایک سے شاہ پاک

موے اشرف کی نہ تھی یہ میں خبر — تاکہ سے بے شرع کا مان ہر سر

تب کیا اُنکا بیان الاریب — جو عدد واللہ اعلم بالیس یعنی

اُس یعنی کو دیکھ یہ ہو دور خلاف — یوں ہی کہتے ہیں اُسی کو بحر کہ

حق بیک کو ہے نہ ایک دو — موے عالم نے یک مقطعہ پڑھا

آن کہ شعر کی ہے نہ بیت تر — کرد واع انگشت ہاں خیر البشر

یک بیک آئے یک بیک ہو کر — آہ کرتے تھے اُن سے تر تھا مصطفے

عاشقانہ دیکھتا تھا سال اوّل شریف — ہی روایت عائشہ سے بھی مگر

ہی روایت عائشہ سے بھی مگر — اور وہ یہ تھا اُنکا ہی معمول

پس بلا خلق کو پہنچا ہے — اور وہ یہ تھا اُنکا ہی معمول

ناخنِ طرکب جب تقسیم کی — کرتی ہے ہر یک سے تحریر اُنکا

اُنہیں تابرکات سے باقی ہیں — اُنکا ہی ہر روایت سے ثبوت

اُئمۂ اُمت میں بھی اس میں ہیں — اُنکا ہی اعلام یوں صاف ہیں

عرہ وتمتع حج میں ہوا ای سیاں — اُنکا ہی اعلام یوں صاف ہیں

تھا کرتا تھا جب شہ ہنسنا و عریا — بخشنا بو طلحہ کو بو طلحہ یقین

اور بہتر جان کر یا احترام — اُسکو کہتے تھے تحاجی یا تحاج

وے نہیں چھوتے تھے ہرگز اِحرام — قسمت موے جلد کی کب

اُنکی برکت سے ہے بہرہ ہوتا تھا عام — تھا یہی احمد میں بھی ایسا

اور عارے سے رویت ہی ہر گز — اور تھا اُسی پر ہمارا بھی عمل

بعد رحلت شاہ کے ای ہجر — تھا یہ میں جز وسالار امام

تا یہ میں جز وسالار امام — اُسکو ہونا تھا وہ پانا تھا ثنا

اور بھی جو موے وہ دفنی ہوئی — اُسکو کہتے ہیں وہ شاہ کے سر شریف

اور بھی جو موے وہ دفنی ہوئی — تا یہ میں جز وسالار امام

قبر کی تھی جو بیچ تو وے امان — موے اشرف کفن میں آپ کے

حین ظن ہو تھا جو اُسی کو وے شان — کرے ہیں اُنکا ماہ مذکر کیا ادب

مال وزر کی طمع سے بے نگاہ — کر جو بیٹھے کا ذبان با کمار

وے سزا وار اکو تب اُنکا کر — جعلی اُنکا جب یقین ہو صبر

اسطرح لکھتے ہیں جو بہ جلی — اور اُسکی شرح میں ملا علی

بین یقین ہو وہ برابر کہ شریف — عین اُنکا زار اُسکے اُنکا طرف

حرمتِ اجزا و اشیای میں — کہ یقین تعظیم ہو زندہ و مردہ کی

فی الحقیقت اُسکی ہی تکریم ہی — عین اُس کا کی تعظیم ہی

مکہ اشرف کو میں جب گیا — اور وہاں کا مصنف نے لکھا

اور امام قرشی میرے ساتھا — جبکہ تب اسکی نیابت جا کیا

بانی آشرف ہی کر دیا امام — جو کہ بابے کو ہی بجا نا حرام

اور پھیر لے اسکو میرے ہاتھ سے
کہ جو دنیا میں میرے ہاتھ آیا
زمین سے کہا ان خلق کثیر نے تجھ پر
اور میرے ہاتھ سے اسکو پھیر لے
جو تجھ پر ہے اسکو فنا کرنے والا ہے
اسکے چہرے کے سوا جو ہمیشہ رہنے والا ہے
کس نے بادشاہوں کو تیرے اوپر
کہ وہ آئے اور تجھ پر قابض ہوئے
کتنے باغ اور چشمے جو انہوں نے
اور کھیتیاں اور عمدہ مکان
کتنے نعمت کے سامان جن میں
اور بڑے بڑے اونچے تخت
پھر ہم نے ان سب کو
اور ان کے بعد ہم نے
پھر ہم دیکھیں کہ تم کیسے
اور ہم نے بنی اسرائیل کو
اور ہم نے ان کو
اور ہم نے ان کو
اور ہم نے ان

اب یہاں سے ہیں کہ وہاں کر دیا
سر دکھ فین کا تھا سے ساتھ

غم کہاں ایسا جو قوت پر ہوا
جاوہ تھا جو دین و ملت پر ہوا

اس الم اس رنج سے روح الامین
آہ رویا ہو بہت اندوہگین

جبی روایت جبکہ باخلق کشید
شاہ عالم نے کیا جج نہیں

سورۂ تو یہ بھی ہی اسکا نام
کر دی نصرت وہ واجب تھا

ہی یہی اسکا خواص ای علیم
کہ یہ دنیا میں خدا وند کریم

تب ہو جو اسکو الی الشہی فرد
اُسکا کچھ ہی خدا کو حق ضرور

جو کہ اصلاح مقدس ہیں یقین
بس یہ جلد اُنکے رہنے گئے

اور اس دنیا میں خلائق مسند
اُنکی وے کار فین کرتا ہی

انکو مولا نصرت و فتح مبین
دشمنان دین پر دیتا ہی

ہوتے تھے موصوف انکے انبیا
کر شین ایسین وہ آتے بجا

اور تنبیہ یا فین کی بالذوام
عفو دان اور پرہیزو کی

اور اذا آغاز بعثت شاہ دین
دن بتدریج اپنے بزرت کے تئین

اور اُس مہر تکمیل ذی تیس سال
اُسکے ایام خلافت تھے بحال

پس وہ نصرت اور فتح آشکار
غایت الطاف سے پروردگار

اور اس دین کی ترقی اور یہ
اپنے پیغمبر کو دے رب وحید

اب مؤلف تفسیر یا اجازت تک۔
پاک وہ سورہ ما الکتاب ہیں پاک

ای محمد تیرا در تیرے سے
اپنو ہم غالب کے بیشک تجھے

ہم کہ تیری مدد جون چاہئے
انکو سب تیرے سر کر دے

اور بیت خانے بہت سے لاکام
جا بجا پائے شکست عاجلانہ ام

یاد دین نصرت جبکہ اہل ہو بر
علم سے شبہوں کو اُنکے فکے

اکثر احوال سیئہ تب کھلیں
اور مقامات علیہ تب کھلیں

نشر کرنا تھا یقین جس کا تو ہو
اب بڑا قوت ہوا اس دین کو

اور تو دیکھیگا لوگان روز سب
دین میں اللہ کے آتے فوج فوج

بلکہ حق سے شبہا باطل یقین
مطلقا نہیں دین میں جو اُنکا

فتح فتح ہو یگا باشان شکوہ
قوم قوم آوین قبیلے اور گروہ

دین میں داخل ہو گے سبھی جوش سے
فوج فوج ایمان لاوے گی تمام

تین ہیں سال ہجری ہیں یقین
فوج فوج آئین دین میں ہیں

فیض صحبت سے رسول اللہ کے
اظہر و باطن میں کامل ہو گئے

سر جو وہ لکھنے لگے یا اہتمین
پر لکھے ہیں مختصر جلد انہین

غم سے یہ ہیران ہو سب جن و ملک
غم ہوا اس غم سے تا فرش خاک

یہ بیان غم سنو ای مومنو
غم کی آتش میں لگا نے مت سنو

تھا یہ بین جبکہ وہ رفیق فرا
حق نے سورہ نصر کا نازل کیا

یعنے اُس سورہ کا نصر ہیں ہے سر
رحلت سرور سے دیتا ہی خبر

اجنبا کو اس نے بھیجا تا تم
تا امور دین کا دے انتظام

اُنکا گھر اعلائے علیین ہے
اگلی وحیوں کو وہی تکمین ہے

ہر تہ بر جہات عظام
اس جہاں میں انکو آتے تھا

کر دے جن کا موکب ظاہر آپ ہیں
خلق پر پیغام حق جو لائے ہیں

دشمن دین چار ہیں ملا نفاق
نفس و شیطان کا فر اہل نفاق

اور دار سال ختم الانبیاء
دفع چاروں چیز کا منظور تھا

اور تو دیر دہ دہ و فاسقان
اصل میں اُنکے دماغ تھے جوان

دے ترقی اور اُسے پہنچا دیا
غایت کبریٰ خلافت تک بجا

افضل امت خلیفے اُسکے چار
دے تو ان خلافت کو بہار

تھوڑے عرصے میں جو صرصر تھی
اور سخت چاروں دشمن کو کیا

اپنی وعدہ میں اُسے کرتا ہے طلب
آسمین کرتا ہے اشارہ یک طرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا جاء نصر اللہ

اور اہل بعثہ طیبان کے ساتھ
ہم تجھے غالب کرے برہان کے ساتھ

والفتح

باطنی حالات و علمی مشکلات
کھل کے اُنکی معرفت کے ساتھ

فتح ہوتے ہی علوم اُس پر
یعنے کھلتے ہیں علوم پاک تر

فتح آوین چار دین ہی میں
حق نے دی ہے معرفت کے ساتھ

ہم چاہے دین کو قوت دے
اور اب آوین میں کر کا فل کے

ورأيت الناس يدخلون في دين الله

أفواجا

اور تیرے بعد تیرے تا جہان
حشر تک کی تا قیام ہمران

ہی یقین سچا خطاب جاودان
کر عزیزی جون دعا اور گمان

پی پر پی قوم و قبیلے کے تئین
صدق سے سر پر بیا نا دین

کر تے اپنے کا فروں کی جنگ
نفس شیطان کے بیٹے جنگ

ہی عبث کر نی اُسے بڑی
غم ہوا اس غم سے تا فرش خاک

اس الم سے گریہ و زاری کرو
قیدان دو چشم کی جاری کرو

سورۂ نصر اسکو کہتے اس سبب
ذکر نصرت کا کیا ہی آین سب

رحلت سرور سے دیتا ہی خبر
بھی یہ حد ہو یقین آیا ہی جا

پس جو کام اُنکے ہوا بڑا
جبکہ پورا انتظام اسکا ہوا

کیونکہ یہ دنیا تو ہے دار فنا
دار بقا کا یا رغم دار فنا

جب مؤرخ نے فراغت ہو تین
پھر اُس عالم میں جنت ہو تین

انکا اور اتباع کو انکے تمام
لطف سے اپنا کرتا ہی مدام

نفس و شیطان کی ہلاکت سے
دفع کر دینے کی ظاہر فتح سے

اصل ہی جنگ اور لشکر کشی
ملک گیری اور حکومت پروری

اور حقیقت اس شریعت کی تئین
حقوق شاہی لئی ہی ای امین

جب ہوی اُس سے فراغت بالتمام
اُسکو بلوایا خدا اپنے حضور

حاسلے پھیلا کے اپنے پہلوں
گود سے یک ہمراہ کے دو تو بلا

حق یہ سونپے ہیں اُسکا کریان
کریبان اپنی وہ اولیٰ تا ان

حکم فرماتا ہے اُسمین دیکھئے
بخشش امت بھی چاہئے کے لئے

جنگ میں کفار نا چار کے
یعنے جب آئی مدد اللہ سے

اور دلوں کا فتح ہونا ہے بھی
ذکر سے بھی نفس ہے ایمان پر

اور دیکھے کا فروں کی ملک
اور بیشک فتح کے کی ہی

فتح سے جو کہ ہے شہران بیگ
کافرون پر یا دین نصرت بیگ

نفس و شیطان پا یا نصرت بیگ
ذکر و تسبیح کر کے لازم روز و شب

جب ہو تم جنکا ای حبیب
الغرض یہ نصرت و فتح عجیب

اب کریگا سارے عالم میں ظہور
جانے حقانیت کا اُسکے نور

اور اخلاق و دیانت فوق ہر فوج
یعنے جو دین میں آوے کو نہ کر سکے

دین میں ہر یک ای گروہ
ایسے دین حق میں آوے گا فوج

دفع کر نفس و شیطان سے
تیغ سے اور آیات برہان سے

آگے بھی گذرا ہی کہ اسکا جان
فتح فتح ایمان لائی گی جان

ذکر کر کی جاوین اُنکی میں جان
ساتھ رکھنے کو فرشتے ہیں جان

نین ہیں ہجری سال اخری یقین
قاس اُنکے جانیا زان ہوا

طے راہ حق میں تجھ سے نہ کسی کے ہیں علاقے ۔۔۔ بحر مرضیات حق میں تجھے ہیں غرق رہتے ۔۔۔ اور ہر یک مشورت میں تجھ کو رہے شریک ۔۔۔ وضع تمامیں سے سئول اللہ کے ۔۔۔ خوبہ تعلق اور بہت آگاہ تھے

اور نیابت کی لیاقت کا کس ۔۔۔ طلبہ اگر تمامیں ہیں یہ قبول تھا ۔۔۔ ہر مکین جناب تعلیم مقام ۔۔۔ پس شرع دین کو جو یاں کس ۔۔۔ دار دنیا میں نہیں حاجت ہی

عالم دنیا کا یہ ناقص مقام ۔۔۔ بھی نہیں تمہا لائق شاہ انام ۔۔۔ وے مکین میں تمیں کس تمامیں ۔۔۔ حکم فرمایا ہی یہ عزوجل

پس تو پاکی اپنے رب کی بولے ۔۔۔ ساتھ اسکی حمد کے لب کھولے ۔۔۔ اپنی درگہ میں کرے اسکو طلب ۔۔۔ جب ہوی نزدیک اسکی اجل

اور گہ بندہ نکلا اس سے بخشوا ۔۔۔ اسکی بخشش کے لیے کیجے دعا ۔۔۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ۔۔۔ شغل کر تسبیح اور تحمید کا

ہے ہر تکمیل جمیع ناقصان ۔۔۔ الجاح سے کرے تم یہ بیان ۔۔۔ وَاسْتَغْفِرْهُ ۔۔۔ یہہ اشارہ تمامیں ہی یہ قبول تھا

جذب ہوا سکے کمال الہ مقام ۔۔۔ یہ ہے یک رنگ کمال انکی تمام ۔۔۔ اور انکی مغفرت سے کرے ۔۔۔ یہی کرے وہ درگہ مولا کا تب ۔۔۔ تا اسی کی پیروی کی ہی ہے

پس تو اے اتباع کو بھی اسی ۔۔۔ یمن و حرمت سے ہی تیرے کر قبول ۔۔۔ پس ثقافت کی حقیقت ہی یہی ۔۔۔ فہم کیجے یہہ دقیقہ اسی بنا کی ہے نقص متعدا و جو انکار ہے

ہے یہ سورہ سا کے سورہ کی خبر ۔۔۔ پھر آئی کوئی سورت اسکے بعد ۔۔۔ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔۔۔ انکو رب غفار یا دینا یقین ۔۔۔ ہے حقیر بخشنے والا وہی ۔۔۔ دیوے ناقص کو وہی تکمیل بھی

نقل ہی یہ سورہ پیش شاہ دین ۔۔۔ جب خلافت کی ہی جبر ان دین ۔۔۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۔۔۔ پوچھے کیوں تو تا ہی اولا آہ پھر ۔۔۔ انکو رب کا حل یا دینا یقین ۔۔۔ اور یہہ کہ حق کی حمد ہے ہمیں

تکرمت کر شان میں تیرے خدا ۔۔۔ دیکھیے قرآنمیں فرماتا ہے کیا ۔۔۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔۔۔ تب کہا جبریل ای فخ عجب ۔۔۔ آمیں ہی حضرت کی حرمت کی قسم

ذکر اور تسبیح و استغفار میں ۔۔۔ تھا بہت مشغول اسی کار میں ۔۔۔ اور رد تا تھا بہت اذخود ندا ۔۔۔ کو ہی عقبی کا سوا ہے معتقب ۔۔۔ جہد اور کوشش بہت کرنے لگا

پوچھے یارو نبی کا ای شاہ انام ۔۔۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔۔۔ کیوں یہہ پڑھتا اور بہت کرتا ہے تم

انکو ن فرمایا سواب میں ۔۔۔ حکم بھی تسبیح و استغفار کا ۔۔۔ وار باقی کے طرف ہوتے ہیں ۔۔۔ شانمیں تیرے بشارت یہہ دیا

یعنے تیرے اگلے اور پچھلے ذنب ۔۔۔ مجھکو فرمایے وہی رہے لگا ۔۔۔ مغفرت کی ہی وہ علام الغیوب ۔۔۔ پوچھے کیوں رد تا حالانکہ تو

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۔۔۔ جرم کوئی اسمیں ہیں وہ معصوم تھا ۔۔۔ ہے وہ تشریف اور تکریم نبی

پھر جو ذکر مغفرت مولا نے کی ۔۔۔ اور بعضوں نے کہا عصمت ہے ہاں ۔۔۔ ہی کنایہ مغفرت جانو یہاں ۔۔۔ ای اسی لفظ مغفرت قرآنمیں اور

جمہ مکہ درفتح قیام شرقی جان ۔۔۔ الغرض کی عرض اصحاب نے جب ۔۔۔ یا وجود ذرہ مغفران رب ۔۔۔ کس لیے پھر یوں تو زار رہا ہے ۔۔۔ نفع میں تقدیم حمد کی بھی ہے ۔۔۔ ساتھ معصوم کو کفا تو مراد ہے

آہ فرمانے لگا ہی تب نبی ۔۔۔ قبر کی تنگی و تاریکی کہاں ۔۔۔ ہول اور ہیبت قیامت کی کہاں ۔۔۔ جانو یہہ تینوں مغفرت ہے یقین ۔۔۔ ورنہ ہی معصوم و سلطان دین

ہی روایت آخر ماہ صفر ۔۔۔ ہو گیا بیمار سالار عباد ۔۔۔ دن بدن ہوتی تھی بیماری زیاد ۔۔۔ باوجود اسکے وہ بیمار رکھم نظر ۔۔۔ رہتا تھا ہر روز یک بی بی کے گھر

ایک دن پوچھا شاہ دو جہان ۔۔۔ بی بیاں مجھ میں سنکر یہہ بات ۔۔۔ عرض خدمت دن کی نوبت بیان ۔۔۔ ای امام خاتم پیغمبران

عایشہ کے گھر میں رکھ تشریف اب ۔۔۔ شہ کہا کیا وے راضی ہو تمام ۔۔۔ عایشہ کے گھر طرف ہی التفات ۔۔۔ فضل بن عباس محمد کو بلا

عایشہ کے آما حجرے کی طرف ۔۔۔ سب کہے کہ ای شہ عالی مقام ۔۔۔ سب کے ہاں ای شہ عالی مقام ۔۔۔ بی بیوں نے شاہ سے یکدن کہا

گھر میں حضرت کے لگیں تھامنے ہاتھ ۔۔۔ ایسی تھی بیطاقتی شہ پر تمیں ۔۔۔ کیسا تھا ہاں اشرف بر تمیں ۔۔۔ عسل دیو آج تم مجھ کو اٹھا

آکے مسجد کو بصد عز و وقار ۔۔۔ ڈالنے لگے ہیں پانی اسپر جب ۔۔۔ منع فرمایا اشارہ کر کے تب ۔۔۔ اور مبارک سر پر پوشی باندھ کر

پس وہ بندے نے قبول الامر ہیں ۔۔۔ حق میں شہدائے احد کے دعا ۔۔۔ بعد کپڑے پہنکر خیر البشر ۔۔۔ دینا عقبی میں بخشا اختیار

شہ کہا خانہ نشیں ہو ای خیر ۔۔۔ کوئی سرور کا غرض سمجھا نہیں ۔۔۔ عمر موزاری سے بہت مانگا دعا ۔۔۔ پھر کہا بندے کو یک پروانگی

ابن مسعود کرم یا صفا ۔۔۔ پھر سمجھ کر اسکو صدیق گزین ۔۔۔ آہ رو رو کر بہت کہنے لگا ۔۔۔ ہوں تمہا تا پاں تجھ پر فدا

غایت اشتاق سے رونے لگا ۔۔۔ روایت ۔۔۔ لے گیا تشریف گھر میں بعد ازاں ۔۔۔ بھر وہ بیماری لگی بڑھنے وہیں

اب کیا تختا مجھ کو میرا رب ۔۔۔ یک پہنے کپڑے ہی آگے از نہ تا ۔۔۔ عایشہ کے گھر میں ای نبی کو صفا ۔۔۔ خاص اور وذکو کیا اپنے طلب

لیٹوں تا دینا کہ یا عقبی کو اب ۔۔۔ اور جدا ہی کے لگا کرنے کلام ۔۔۔ تب لگے رونیکو یاران بھی تمام ۔۔۔ پس کیا یوں انکو وقت کا رحیب

کون تھمکو غسل دینا یوں اب ۔۔۔ میں قبولا ہوں تعالے کر لگا ۔۔۔ شوق اسکا ہے مجھے مرو جبا ۔۔۔ عرض اوہنے کیا یوں یا رسول ۔۔۔ اور نظر اُن پر پڑی سر کی جب ۔۔۔ تم سے ہوتا ہوں جدا میں تو حبیب

دفن کرنا کون اور پھر یہ بیگانا نہ
کفن کیسا دین ای شاہ سرافراز
بولا میرے اہل بیت طاہرین
غسل دینا چاہیے مجھکو یقین

پاس تربت کے جنازہ رکھ مرا
جلد تم سب سے ہو جاؤنگا جدا
مجھ پہ تب بھیجیگا رحمت کردگار
اور ڈالیں گے ملایک بیشمار

اور میرے اہل بیت باصفا
دفن مجھکو قبر مین کرنا بجا
اور ملایک بھی رہینگے آکر سدا
دفن مین انکے معاون پاکذات

بلکہ روز حشر تک جو ہو بیان
بیروی میری کرینگے جاودان
پھیلیگا اُن سبکو بھی میرا سلام
بالیقین وہ ہونگے اس سے بہرہ مند

انکو وہ فرمایا از لطف و کرم
صبر کیجو مت کرو درد و الم
زہد و تقوی مین سداثابت رہو
اور امید مغفرت حق سے رکھو

روات

فقاہی ایک روز بیرحال مین
آہ و زاری مین نزد شاہ مبین
ورنہ دُنیا سے یہ شاگرد لائق لا
منتظر تیرے ہین سب اہل سما

روات

چاہے گریہ کرنا ابھی اے مصطفیٰ
بالیقین دیتا ہونمین تجھکو سزا
دیکھ یہ حالت نبی اللہ کا
عرض جبار کریہ شاہ عالم سے کیا

ہو دینگی جس امر مین حق کی رضا
جی ایسمین سر بسر میری رضا
مسجد نبوی کو آیا اے میان
اگر یہ چلے گا نماز و اذان

آہ و زاری کرنے لگا اے مومنو
پھرتے تھے اطراف مسجد بیقرار
آج تک کی نبی اللہ کا
اپنی امت مین نہ دنیا مین رہا

ہائے میرا دین ہوگا کیا مرے بعد
فضل بن عباس پر بھی وہ گرا
تم بھی سب چلتے کے طرف ہی ہوگے
دار دُنیا مین بقدر یاد ہوگے

دایمی مجھکو یہ دنیا مین نہین
خوب یہ باتین نگوش دل سنو
تب کہا عباس اس شاہ عرب
کچھ تر تیبون کو بھی فرماتو اب

اور رہینگے یکنفر تم سے بھی اور
اپنے رب کے پاس جانا ہی یقین
اور بلال صفا کو تب کہا
گوچہ و بازار مین اب جلد جا

یعنے وہ امر خلافت ہی کا ہیش
کار بستہ مین نہ تم جلدی کرو
تب ندا کر کیا سبکو بلال
اُسکے تھا آواز مین وہ دلربائی

جو کہ چاہتے ہین سنے اسکو ضرور
کر ائمہ ہودین قوم قریش
جائے مسجد مین تھی باتی کہین
تب چڑھا بالائے منبر شاہدین

مرد و زن پیر و جوان اور لڑکیان
جلد تر آوین پیمبر کے حضور
جمع اس کثرت سے آئے جن و انس
بخشے یا لیوے میر بے لاکلام

شرع کے احکام کا کرکے بیان
وعظ اور ارشاد مین کھولا زبان
تب کہا ایک شخص نے ہم مین سے تین
پھر کیا تکرار وہ علی جناب

یا دیا ہو ان مین کسیکو بھی ضرر
یا کسیکا گر ہے مجھ پر مال و زر
فضل نے لاکر دیا اسکو ہم
بعد فرمایا وہ شاہ بحر و بر

کوئی نہین ہرگز دیا اسکا جواب
لوث کے زمرے چرایا تھا یقین
نیک توفیق انکو حق نے کی عطا
ہوگئی مقبول سرور کی دعا

کر تو اسکو لاکے دے وہ بیشتر دم
کسی مین گر بُری ہو کوئی خو
کر طرف دُنیا کے تم رغبت کرین
پھر مین دُنیا مین نہ تاہون تمہارے بیچ مین

تب کہا ایک شخص نے ہم مین سے تین
پھر مخاطب ہو کے شاہ کی طرف
واسطے دُنیا کے ہی یہ بیعقل تھا
اور فضیحت ہون گیا ازدواج کو

جلد بیت المال مین داخل تو کر
یوچھا سرور کیون کیا اسنے ایسا کام
بولا تھا محتاج بہت اس وقت مین وہ بیلگام
نقصان ہی یون اُس نے ہی پایا یقین

ہوگئی جو حق مین کی دعا وہ نزد رب
پھر کیا تکرار وہ علی جناب
مین دعائے دم کرتا ہون کہو
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

کہ جماعت بہ عشا کی یا نہی؟
منتظر مسجد مین حاضر ہے بڑی
شہ کہا بیتاب ہو نمین کلام
عائشہ کی مرضی ہی جز البشر

خان جب دیکھیگا محراب سجود
تیرا تب ہوویگا وہ محرم نہ ود
حکم یہ کر اور کسی کو ای امین
فرمو صدیق کو پڑھا امام

باندھکر ہاتھ پر اپنے بیقرار
چلیے یارو تا ہوا ہے خیر سا
اور یہان کہتا تھا با آہ و فغان
عرض یہ شہ نے پسند آئی نہین

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

شہ سے بولا یون بلال باصفا

کفن بھی جیسا میسر تم کو ہو
ای میرے یارو مجھے بہلایئو
دوسے پڑھین میرے جنازے پر نماز
بعد ازان تم سب پر ہوا ای یارو

امتی میرے جو غائب ہین تمام
انکو سب پہنچا دو تم میرا سلام
سب لگے رونے وہین ہو بیقرار
جب سُنے یہ بات اصحاب کبار

حوض کوثر پر ملا دیگا خدا
تکلو پھر مجھ سے نہ ہونگے جدا
حق کہا ہی جملہ صلوات سلام
یون کیا ہی عرض نبی نے غلام

شاہ یہ سنکر کہا ای جبرئیل
مین ہون وہ جسکا ہے مصطفیٰ رب الجلیل
شہ کے نالے سے مضطر تھا تمام
بھی ہدایت ہی کہ انصار کرام

زور و چلا یک سر باندھکر
یہ خبر سُنکر انصار البشر
کر او احمد و ثنائے کردگار
اور ہو کر خاص منبر پر سوار

کیا ہین تکو وے ہین یہ خبر
مین بھی اور تم بھی یقین جانگے
تم کرو آپسمین نیکی صبح و شام
اور کرو نیکی ہماجر سے مدام

سُن لو اب یک مرتبہ کہتا ہون مین
شاہ بولا ہان وصیت اگنین
کہ وصیت اب نبی کی ہی اخیر
یون ندا کر دے تو بر یر فقیر

دوڑتے آئے وہین تو دے تمام
سنتے ہی اہل مدینہ یہ کلام
یک پڑھا خطبہ بلیغہ اور طویل
کر ادا تحمید خلاق جلیل

گر کسی کا مین کیا ہون حق ادا
کہ مین اب جاتا ہون نزدیک خدا
تا کہ فارغ ہو مین جاؤن اپنے جا
بلکہ ہی وہ روز میرا بیگمان

فضل بن عباس کو شہ نے کہا
ایک مسکین کی جو تو دلوایا تھا
تا نماز عصر ہو وہین در روز جزا
رد بر دے کر مین اسکو ادا

تین درہم اس سے ابکے وصول
فضل بن عباس کو بولا رسول
انکی حق مین کی دعا تھی رد بجا
اپنی بدخوئی کہا بعد فوت تب

تم نہ ترک و کر مین جا کر گرین
ہی ملامت مجھے اسباب بین
تب ہوا گر کے طرف مدفن روا
اس فضیحت سے وہ بیغلط ہوا

جا کہا صدیق سے نہ کہا ہم
وہ بھی گریان ہو گیا سن کے کلام

سب صحابہ رو دئے بے اختیار
تھے در و دیوار بلکہ زار زار

وہ کہی تیری جدائی سے تمام
آہ یوں روتے ہیں محتار کرام

حق کی تو میرے پناہ میں تم تمام
حفظ و یاری میں ہو الٰہی مدام

اور وہ بیمار میں کہ دل شاد ہیں
لے گیا تشریف مسجد کے تئیں

بھیجے آتا ہا تب شاہ ہدا
منع اسکو کی اشارے کیا

ہی روایت پانچ دن قبل وفات
یوں کیا ارشاد شاہ کائنات

یعنے مسجد کو کہ تھے پیش قصور
تم بھی ایسا مت کرو ہی ہشیار

اور کہا بھر نہ مرے ای رہنما
قبر کو میرے نہ ہرگز بت بنا

جانو میں تمکو بہت بھیجا دیا
تو گواہ رہ تو گواہ رہ ای خدا

جلد مسکینوں پہ سلام الرام
مال زر جو دیا ہے وہ تمام

اُس ہی بیمار میں یکشنبہ کے کام
عائشہ کے گود میں تھا ای سپہر

بھا کے ہوش میں آیا ہی جب
پوچھا کیا باقی وہ دینار رکھو آج

روز یک شنبے کا تھا وہ ای امام
دن وہ گذرا اور جب آئی ہی شام

تیل ترے گھر میں کچھ ہو تو اگر
بھیج تھوڑا علما حسین ڈالکر

اور روایت ہی کہ شاہ المرسلین
اُس ہی بیمار میں اپنے یکدن

کہنے لاگا ای بشیر وای نذیر
یہ وقت ہم کو سستی ہی غیر

اور لگا کہنے کرا ای روح الامین
کر وفا اب میرے وعدے کے تئیں

فاطمہ کہنے لگی رو رو یہ بات
ہاتھ لے حسنین کے تب اپنے ہاتھ

آہ ای بابا ترے شیریں کلام
میں تو نگی پھر کہاں اب صبح و شام

درد و غم تن دیکھ یہ غیر الصبر
دست پاک اپنا رکھا اسکے سر

اور سر اپنے پہ کرے شہر و اعلان
کرنے لاگے ہیں بہت آہ و فغان

رکھے دو تئے ترے سب فرمدیں
اور یوں کہنے لگے ای شاہ دیں

دیکھ لیں تا دو ہے انوار یک ماہ
دیکھ تمکو اب ہوا ای شاہ دیں

صبر کو بہت کر دیوں درد و غم سے
میری امت ہی تمہیں میر الامم

جانو قرآن کو تم بنا امام
اور کرو دین و شریعت پر قیام

ہیں تمہارے اصحاب دوست تمام
پیروی انکی کرو تم صبح و شام

اتم سلمہ بولی ای شاہ امم
تو تو ہی معصوم کیوں کر تا ہی غم

فاطمہ نے یوں کہی عرض جناب
یا رسول اللہ در روز حساب

در و دولت سے بہت پر خوں ہم
بھی زمین پر گر پڑا وہ نیک خو

فاطمہ زہرا سے تب وہ شاہ کل
بو پھیلے لاگا وہ دیکھ سے شور و غل

آکے مسجد میں گزارا ہی نماز
اور کہا ای مومنان با اعتبار

پس جدا ہو تا ہوں طرف بقی کے اب
اور جاتا ہوں طرف بقی کے اب

پڑھتا تھا صدیق تب ہو کر امام
سنکے وہ آواز سے الرا امام

حال پر تو اپنے قایم رہ بجا
پس کیا سر و بھی اسکا اقتدا

انبیا اصلی کی قبروں کو تمام
وے بنائے تھے مساجد جو شام

انبیا کے اپنے وے قبر کو تئیں
سجدہ گہ اپنا یقین بنوائے ہیں

سجدہ گہ اپنا بنانے بے ادب
منع اس سے تمکو میں کرتا ہوں اب

ہی روایت سہل سے مالک نقر
آیا تھا یک روز نبی کے حضور

جب ہوا بیمار شاہ انبیا
عائشہ کو حکم قسمت کا کیا

ہو گیا بیہوش کہہ یہ شاہ دین
فرمت تقسیم وہ بائی نہیں

پس وہ دینار نکو منگوایا تبھی
آپ ہی فقرا پہ ہو تا بانٹتی

اور کہا اسکو بھیجی یہہ پیام
کر نہی حال نزع میں شاہ انام

تیل کے خاطر زر کھا یکدرم
کیا قلم اسکا لکھے جو دو درم

یک وقت شاہ مرتضا کو کیا
سن علی اسکو بہن دینے لگا

کہتا کہتا یہہ حسن شاہ جہان
انکہہ موچا آہ اپنی ناگہان

عرق آیا شہ کے پیشانی پر
مرتضی کے آئے ہیں تب اشک بھر

آہ یہ سخن لبای با اثر
رحم کنے بعد فرادے ترے

کھول آنکھیں تو کہ مجھ پر نظر
جان و دل میرا فدا ہو تجھ پہ

اور کہا ای فاطمہ تو صبر کر
موت کے پنجے میں ہے تیرا پدر

در پہ حجرے کے صحابہ تھے کھڑے
دیکھ ہے بے بس و بے طاقت ہو کے

تو ہی بیشک حجۃ للعالمین
ذات ہے ترے امن صفا در زمین

ہی روایت یوں آئی ہی بیان
کہ پیمبر فرمائے خیر البشر

لیک فرمائے عیاں بالیقین
پہلے سے پانچ کے خالد ہیں

جو نہیں امین پیرایا وہ گھاٹ
آہ خود رونے لگا بے اختیار

پس یہی انکا ہی ابجھکو خیال
تب کیا ارشاد دیں شاہ جہان

ایا ہی مسجد کو محزون و ملول
دیکھ خالی آہ محراب رسول

اور بوقت ظہر مسجد میں ترا
شور و غل و ہاہی و ہو سنے دوں نرا

حضرت عباس و حمید کو بلا
آ پٹو کہکے کر سوئے مسجد چلا

ہی خلیفہ تم پو سب میرا اُحدا
طاعت و تقوی میں تم ہو ہمنوا

روایت

روایت

جانیو اگر رہو اے مسلمین
تو کہ جو آئے تمہارے تئیں

اور فرمایا کہ اے لعنت خدا
سب یہود و ں اور انصار پر ہے

سخت ہوا ہے قہر حق کا غضب
کر قبور انبیا کو اپنے سب

روایت

آئے لیکن سات ہی دینار زر
عائشہ کے پاس باقی تھے مگر

حکم فرمایا ہے وہ بی بی کو تب
کر اُسے تقسیم کر دے جلد اب

وہ کہی فرمت نہ پائی ای رسول
فکر میں رہ تیرے طول

یک زمان الضاریہ کے آ گھر
عائشہ بھیجی چراغ ای باخبر

سات دیناریں وہ شاہ انبیا
آہ اُس ہی سد فقر کو دیا

روایت

شہ کہا ان میں سے دینار دو ہیں
اب بہت میرا ہے تو پر ہیز ا ہوں

پس علی کے گود میں سر کو رکھا
اور مبارک رنگ متغیر ہوا

کون یہہ بیتی پو تیرے ای پدر
آہ فرماے شفقت کی نظر

پھر کہا ان دو بمار تیرا یاد گی
یہہ سعادت ہاتھ میں کب لا دگی

اور کہا یوں حق سے ای رب الجلیل
فاطمہ کو کر عطا صبر جمیل

ہو گئے سب بی بیاں بھی نازنیں
اور علی مرتضی رہا اشک بار

آہ تیرے بعد کیا جانیں کہ ہم
مبتلا ہوں کس مصیبت میں بہم

دیکھ اب یا رو نکو اپنے مصلحت
پس ملی انکو سب سہنے لگا

گرچہ یہہ ہے امت مری شکیب سیر
بھی ہی سب امتوں کے سر بسر

اور میری آل کو در کل حال
نوح کی کشتی کے تم جانو مثال

جون مسافر کو ہیں تارے رہنما
ہیں میرے یاران تمہارے رہنما

بو لالت کے لئے رہنما ہیں
فکر سے انکے حزیں ہوتا ہیں

روایت

کرلرائے حد کے نیچے زرب
بخشش امت رہوں کر طلب
پوچھی فاطر پر بھی گرمین ناملون
شاہ بولا پاس ہزار آنکے ہونگے
الغرا کرتا ہوگا یہہ زرب
کہ اگر پل پر بھی پاؤن تجھے
شہ کہا تجھ سے نہ گر پل پر ملون
بولا دوزخ کے کنارے پر ہونگے
دوزخ وامت کے اگر درمیان
یہہ شفاعت کی بشارت غلام
بولی ہے شکر خدا الحمد للہ
ایک دن اگر نہ دیکھا تجھے
اسی مرے محبوب کے لطف آج
کیا ہو غایت اسکی عزیزہا کی
آہ عزرائیل آیا ایک روز
بولی بے تاب وتواں ہوکر
ہوئیں اگر کہا شاہ ہدا
زن کو یہہ مرد بے خوف نہیں
فاطر رونے لگی تفت کے ساتھ
فاطر قربان قدم پر رہے تیرے
آہ اب روتے ہین بادردالم
یک جزا ہے ہر مصیبت کی موس
اور بہت خوشحال ومحترم ہوی
وہ نہین ظاہر کسی راز نہان
اور تو جنت کی خاتون ہوگی
فاطر خیر النسا کو صبر دے
لیے حسین منتظر ہین کہان
دیکھ کر انکو ہوے بیتاب زار
بلکہ سب امت کے شیخ وشباب
آہ میرے جدا تم ہو باب
سرور کونین عالی جاہ پر
یون کہی ہے عرض شاہ جہان
یاد رکھ اسکو اسی پر کر عمل
مرتضی شیر خضوع سے کہان
یاد رکھو تومین لیا ہون ترک

پوچھی خاتون بتاؤن گر تمان
شاہ بولا عرض کر پروردگار
الغیاث کرتا ہوگا یہہ زرب
تاکہ سنگین عمل امت کے سب
شہ کہا تجھ سے نہ گر پل پر ملون
دار دوزخ کے کنارے پر ہونگے
دوزخ وامت کے اگر درمیان
ہونگے حایل ہوتا انکو امان
بولی ہے شکر خدا الحمد للہ
سب امت قعر مین قیامت کے بچا

روایت

شاہ فرمایا بہت ناسا نہ ہے
حق تعالی محرم این راز ہے

روایت

ساتھ تھے اسکے ملایک یکہزار
شہ کے حجرے پر کھڑا آباد قطار
آہ ملنے کی نہین فرصت ہی اب
اذن آنے کا کیا وہ پھر طلب
کسکا یہہ آوازہ ہے اے فاطمہ
ماجرا وہ سب کہی ہے فاطمہ
فاطمہ سنتے ہی یہہ بے اختیار
درد وغم سے ہوگئی بے زار زار
اور لگی کہنے کہ اے میرے پدر
کھول انکھین کر مرے پر یک نظر
کھول انکھین کر مرے پر یک نظر
اپنے دست پاک سے شاہ عرب
اور آئی ہے روایت اے فاطمہ
عائشہ کہتی ہے مین اسکا سبب
جب کیا ہے سرور عالم وفات
پہلے ملنے کی بشارت تجھکو مین
اشک انکھون سے تھے جاری اسکے
فاطمہ حاضر کئی حسنین کو
آہ ہر دو شہ کے سینے پر گرے
کہ پھر ہر دو سے رکھو الفت تمام
شاہزادون نے سنے تھے جدا
فاطر زہرا نے آخر نا گزیر
یا نبی کہہ دیکھ کر تجھکو حبیب
عرض پھر مقصد یہی اگر کی
جلد حاضر ہو علی نامدار
جو اسامہ کا ہی لشکر ای مین

روایت

شاہ بولا عرض کر پروردگار
تاکہ سنگین عمل امت کے سب
دار دوزخ کے کنارے پر ہونگے
ہونگے حایل ہوتا انکو امان
سب امت قعر مین قیامت کے بچا

روایت

حق تعالی محرم این راز ہے

روایت

شہ کے حجرے پر کھڑا آباد قطار
اذن آنے کا کیا وہ پھر طلب
ماجرا وہ سب کہی ہے فاطمہ
درد وغم سے ہوگئی ہے زار زار
کھول انکھین کہے یکایک مجھ پر نظر
اب ترے سے آخری یک بات کر
فاطمہ کے اشک کو پونچھا ہی تب
کہ وہ بی بی جب بہت رونے لگی
پوچھی اسدن فاطمہ زہرا سے جب
پھر مین پوچھی کیا ہے ابا فرمایا تب
خوش کئی فی الحال اپنے دلکو مین
پوچھنے لاگا ہے تب یون وہ سے
مصطفے کے قرۃ العینین کو
منھ کو منھ اسکے لگانے لگے
اور بجا لاؤ امور نکا احترام
اور زہ دان خبر رکھتے تھے شاہ کا
انکو بھیجا از دو جوات کثیر
کچھ وصیت کی مجھے کہا تبدیل
شاہ فرمایا ہے اسکو ہی ہی
اور سر حجرے پہ شہ کے اشک بہ

آپنے امت کے پیاسون کو تمام
بولی گرتا ہو وہان شاہ انام
چاہتا حق سے رہون گنہگار سر بسر
تا نہ کچھ صدمہ ہو انکو نار سے
باپ میرا ہے یہ امت کا شفیع
یون کیا ہے عرض اے شاہ انام
تین دن اگر گیا ہے جبرئیل
آئی عبداللہ بن عباس سے
کہ سلام اسکو مرا دین پر ہاو
حضرت زہرا نے یون ہی جواب
شاہ فرمایا میرا عرائیل ہی
اپنے رکھ سینے پہ بوتا دست قبول
کچھ نہین سر درد یا اسکو جواب
کھول انکھین تب کہا جبرائیل
اور کہا پڑھو چکا مین طلعت کرون
شاہ نے نزدیک اپنے تب بلا
تب کہی بولا مجھے یون شاہ دین
بھی روایت ہی کہ وہ سرور نے تب
بولا اب جبرئیل فرزندان کہان
آہ صاحبزادگان سرور کو کیونکر
اسکی حالت مین وہ منھ کو دیکھہ
آنکی پیشانی اپر بوسہ دیا
انکو سمجھایا بہت الطاف سے
شور یک عالم کا مچاتے تھے بہت
شور غم کا آہ محفل مین پڑا
آئی جب اسطرح سے اسکو کہا
کر وصیت اسطرح کہنے لگا
شاہ فرمایا اسے اے مرتضی
جلد ترکر دے ادا قبے مصطفی

بالیقین دیتا رہون کہنہ غم
شاہ فرمایا مہ گنہگار کے پاس
تا ہو آسانی سے امت کا گذر
اور تسلی ہو مرے دیدار سے
ہی شفاعت مین آستان نبی
حقنے فرمایا ہے صلوات تمام
یون کہا ہے عرش ای شاہ انام
آئی عبداللہ بن عباس سے
اذن چاہا مائے عجوبین وہ تب
وہ کیا پھر محنت ماوذیح شتاب
ہے یہہ عزرائیل ای بی بی یقین
اپنے جثہ پاک کو مرنجار رسول
پھر لگی کرنے کہ کیون عرض جناب
اسقدر مدت سوا ای لخت جگر
آیۂ انا الیہ راجعون
حضرت زہرا سے کچھ مخفی کہا
مین کہہ سکتی ہون بھلا راز رسول
کہ اہل بیت سے میرے یقین
یون دعا مانگا ہے از درگاہ رب
نور چشمان عزیز فرزندان کہان
ایسی حالت مین وہ منھ کو دیکھہ
انکی پیشانی اپر بوسہ دیا
انکو سمجھایا بہت الطاف سے
شور یک عالم کا مچاتے تھے بہت
شور غم کا آہ محفل مین پڑا
آئی جب اسطرح سے اسکو کہا
کر وصیت اسطرح کہنے لگا
شاہ فرمایا اسے اے مرتضی
جلد ترکر دے ادا قبے مصطفی

اور فرمایا کہ تو ہے اہل — حوض کوثر پر ملیگا مجھ سے کل
اور جب دیکھیگا تو ای ہادی — کہ کہے ہون لوگ دینا اختیار
کہ بخشا رکھو نماز و نکاح — خوش رکھو باندی غلام کو دوام
المفرق کہتے ہین مرد ایسا ہے — کی اجازت گھر مین آنیکی طلب
اور کہا یہہ ہے مجھے حکم خدا — کہ رہون مین تابع زنان شما
چیز اصل یہہ علاوہ بیکسب — حال تیرا پوچھتے تھے اس سے سب
عرض کی ہیر نیال ای شاہ کریم — مین ہے کایا ہون شمائل عظیم
آگ دوزخ کی بجھا دے یا الٰہ — اور کیا یہہ حکم حور العین پر
مجھکو بولا جازت مین جلد تر — اور آیہ مرے نبی کو یہہ خبر
حوض کوثر لوگے وہان تمام — دیگا بخشیگا تجھکو خداوند انام
اور بہت ایسی ہی درخواستین — دیگا حق تجھکو مقامات علا
پر مجھے ہی فکر اُمت کی بڑی — درد اُمت کا ہی مجھکو ہر گھڑی
تو بہ اپنی موت آگے ایکسال — گر کرین بخشون اُنھین یقین تا
ماکرے تو نہ کیا ہوگا حال — پاوے کیسا آہ وہ روز وبال
یا رسیتم یون ہوا حکم بدی — ایک ہفتے کے بھی آگے ای نبی
موت کے آگے بھی یکساعت اگر — چاہے تاب اسکو بخشون سر بسر
تب کہا یون حق نے اے عزیز حبیب — کردہ بندہ اپنے مرنیکے قریب
شرمسار ہے اُنہان رہے باقی کر — شرک سے مرد و میان ہو دور تر
پہلا اُمت کے گناہ کو بخش دے — حشر مین ہون وہ شفیع مذنبین
جملہ اُمت کے مومنین مومنات — مع عصیان کے ہی شامل ہے مین
بخشش اُنکی جرم کی تا ہاتھ لون — شکیون پر اُنکے شکر حق کرین
بیٹے اور روز محشر شان رفیع — تو ہی ہوگا اُسوقت شافع شفیع
جو علی اُمت کے ہون مین خیر بشر — آگے آنے دیونگے تجھ کو خبر
اُنپہ بتاتی ہی یہان سیر زبان — شق ہے فخر سے فائز قریبان یہان
گرچہ لکھ سکتا نہین ای مونس — مختصر کہتا ہون تھوڑا تم سنو
آہ یا اکرم خدا تین شہ کے بار — مجھ کو غم تین شہ کے بار
عائشہ اطہر طرح دیتی ہے خبر — حالت سکرات مین اس شہ کا سر
دیکھے سے اُسکے کبھی نہین تسکین — کہی شاید خواہش مسواک ہو
چاہا کر دانتون کے پیسے نرم کر — ہاتھ مین شہ کے دی اُنہون نے

اور مرے بعد ای بھائی مرے — آہ کرونگا پھینکونگے تجھے
چھوڑ تو دنیا کو تقی کر قبول — یہہ وصیت یاد رکھہ ہرگز نہ بھول
حق بجا لانے مین آگے جاؤن — تم ڈٹے رہے سدا تم وعیان

روایت

حکم گر ہو تو کرون نکا قبض جان — در زخا اٹھہ جاؤن ہنگان
آیا ہی ایسے روتا جبرئیل — اشک سے منہ کو بھگو تا جبرئیل
مالک دوزخ کو وہ پروردگار — اب کیا ہی حکم ایسا آشکار
کر سنوار و آپ کو تم مثل ماہ — اور فرشتون کو یہہ فرمایا خطاب
جب ملک تم اور ہری امت بھی — داخل جنت ہونگے ای نبی
اور قیامت مین شفاعت کرے — جھونے لتے تو کہان تیرے
علما اہل مین ہے تیرا مقام — بلکہ ہی مشتاق تیرا کردگار
پھر گیا روح الامین نزد خدا — عرض یہہ درگاہ عالی مین کیا
آکہا سر سے یہہ روح الامین — حق نے فرمایا آہ سے تب شاد ہین
حکم حق آیا ہے دوسرے بار بھی — یک ہفتے کے ہوئے آگے ای نبی
شہ کہا ہفتہ بھی زاید ہے مرنیسے — حق کہا مرنیکے آگے ایک روز
تب رسول اللہ نے با انکسار — یون کیا ہی عرض ای پروردگار
اپنے عصیان سے اگر ہو شرمسار — بخش کر دون اسکو اُنت مین قرار
شاہ یہہ سنکر بہت شاد اور ہوا — جان و دل سے شکر یزدان کیا
دوسرا اُمت کے جو ہین مذنبین — شامت عصیان سے اُنکے کہ ہین
تیسرا یہہ ہے کہ ہفتے مین دو بار — اپنے الطاف و کرم سے کر گنہگار
تجھکو یہہ باتین نبی سے جبرئیل — جا کہا نزد خداوند جلیل
کوئی مرسل یا ملک تیرے سوا — در شفاعت کا نہ ہوگا کبھی وا
شاہ یہہ سنکر بہت خوش ہو گیا — اذن عرباتیل کو دے تو نے کیا
اب طپان لرزان مرا آتی ہی جان — طائر جان نیم بسمل ہے یہان
تم سنو یہہ ذکر میرا اضطراب — جگر سے جاری کرو دیکھو آب

روایت

تھا مرے سینے پہ آیا گاہ گاہ — بھائی میرا عبدالرحمان وان
عرض کی تب مین نے اُسکے طرف — خواہش اس مسواک کی ہی تا تجھے
پس کی مسواک اچھی طرح سے — اور یکبارہ نہایت رہ تجھے

تو نہ ہو ملتفت اسد تسکا پہ — صبر کر تو صبر کر تو صبر کر
اور یکائی روایت ای خبیر — کہ یہی شہکی وصیت تھی اخیر
بات نرمی سے کرو اور مت ستاؤ — پیٹ بھرا کو کھلاؤ اور پہناؤ
اذن فرمایا اُسے شاہ انام — با ادب آوہ کی مشکو سلام
پوچھا عزرائیل تب اتنی مین — بولا عزرائیل تب اتنی مین
شاہ کہا ای دوست بیخبر ہو — تجھسے اُسکا کیون ہے اخیر خدا
کہ مقدس سے ہے تو بیخبر کار روح — آج آتا ہی سما پر نافوح
آتی ہی روح رسالی مشرف — کر گذرے ہو باندھ کر مرصع پھر
سب سہل اور نکلی مثل پر تمام — داخل جنات ہونا ہی مرام
کر تو دل سے اپنے راضی ہو یگا — فرح و ہجت اُس سے ہو دیدیگا
شاہ نے فرمایا یہہ حسن ای جبرئیل — کہ ہین بہتر بہتر بشارات جلیل
حق نے فرمایا کہ بہ سلام — تیرے اُمت کے گنہگاران تمام
موت اپنے کسی کو مین خبر — شاید اُنکے یک برس کے کوئی مر
ہو تو تاب اسکو بخشون سر بسر — شاہ بولا ہے بہتر بھی بہت
کر کسی بندہ کو تین ای دلاور — پھر کے آیا جبرئیل بسفران جلیل
اتنی فرصت مین گزر سکوے — تب بھی تو یہ نامہ ہو اگر
بخشہ نگاہ تری شفاعت سے اُسے — اسطرح کہنے لگا جبرئیل سے
اور یہ منع فوج سے ناہون فراب — تین معصومہ باقی ہین مرے
مطلع کر دیرے اخیر پر تین — اور منع فوج سے ناہون فراب
عرض تینون حق کیا ترے قبول — میری اُمت کے جو کہ حالان ہین
اور خشت حق کے ہفتے مین دو بار — پھر کیا عرض ای نبی حق کے رسول
ذکر غم آگے کروں اب کیا قلم — یہہ جمعے کے شب مین با وقار
نزع جان شاہ موجودات کا — طاق ہی طاقت قلم کی کیقلم
تم بہا و چشم سے خون جگر — کیا لکھون اب ذکر ہیکر تا کجا
حکم یہ حضرت کے وہ عالی ہوا — بلکہ کیا ہی آب جا آب پر
شامنے کرنے لگا اسپر نظر — قبض روح پاک پر شاہ ہدا
تب کیا مرے اشارہ سے نبی — ہاتھ مین تھی اُنکے ایک مسواک تر
ہاتھ سے مسواک لیے مین گری — دیکھے اس مسواک کو بلکر وہین
یا گرا خود ضعف سے دست نبی — یا کہ حق نے کی عطا اُنکو یہی

کتاب جلاء القلوب فی وفات حبیب علام الغیوب

آہ تھی سکرات ایسی سخت تر
ملتا تھا چہرے پہ اپنے بار بار
میری امت پر رہی کیا اسکی نجات
بنت شفقت سے بہت شاہ امم
ختنیان آنکے ہیں سب بیکسو قبول
یوں ہی عزرائیل سے شاہ امم
اور کیا یوں عزرئی شاہ ہدیٰ
اسکو جنت دی ہی نبی شاہ جہاں
تب کیا پرواز روح پاک نے
تھی برسوں کی وہ بارہویں
آہ جب وہ شاہ نے جلت کیا
عائشہ کہتی ہے روح مصطفےٰ
اور روایت دوسری اُس ہی کی
اور وہ گرتی ہوں روز شب یقین
آہ ای بابا تو دنیا سے گیا
آہ ای بابا نہ بالائے سما
عائشہ کہتی تھی یوں روکے نبی
آہ ہی اُس شرع دین پر حیف
رنج والدہ سے بہت کفار کے
راہ حق میں اُسکے دکھ اور رنج مال
بالتواتر اور توالی صبح و شام
غیب سے آئی ندا یہ سر بسر
بعد بولا شربت جام ممات
اور ہے ہر نبی کے آخر یہ خلف
ہوای اہل بیت باب تیسرا سلام
یونہی کی ہی تعزیت شہ کی ادا
جیسے کہتے ہیں جیسا عابیان
اور عبداللہ انیس باصفا
سرور عالم کے رحلت پر یقین

کہ مبارک رنگ شہ کا سرمہ
اور یہ ہر آتا تھا دھاکا ہر گھڑی
ایسی ہی سختی کریگا تو سلام
یوں کیا رشاد اسکو ای ہمام
تو نکر ہر گز غرض انکو ملول
نزع کی حالت میں کرتا تھا کلام
پھر زبان میں کبھو میں ہونگا
وہ گیا روتا ہوا ہر آسمان
اس جہان سے عالم باقی طرف
پیر کیا تھا روز اثنین یقین
سارے عالم میں اندھیرا چھا گیا
جب ہوا یہ حسم اطہر سے جدا
چار جنت اُٹھائے لاملک
ہاتھ سے وہ ہے خوش جاتی نہیں
جنت فردوس کو روتی دیا
ہمچو پیغمبر روح الامین کب آئیگا
کر دو پیغمبر ہی افسوس ہے
اہنیا کے سرور دافع حیف
اور نظم وجور سے اشرار کے
جنگ میں مرجان ہر تھے دو تا
وہ کبھو ہر گز نہیں کہا تھا
پر شنا دی نے نہیں کیا نظر
جانیو چاکے گا ہر یک ہی جہات
بس رہو واثق یہی ای فاطمہ
لہر ہو رحمت رب انام
بولے بو بکر و علی یہ خضر تھا
یوں مچا تھے وسب شور و فغاں
آہ رو رو اس الم سے مر گیا
حضرت فارون کو آیا نہیں

آہ بچپنی کے اوپر عرق آہ
تو مرا یار ہوای رب صمد
جلد کر تا ہون تیرا قصد جہان
آہ اُٹھ اسقدر سختی نہ کر
خاطر اشرف کو اپنے جبر کر
تر زبان تھا تر زبان تھا تر زبان
تجھ سے خوش تھا تجھ پہ راضی تھا
گو وہین تھا علیہ کے ای بیہ

انا للہ وانا الیہ راجعون
رب اغفر لی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ

مرتضیٰ بولا مرے وہ آہ
بوئے خوش ایسی مہکنے کو لگی
ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات
نبی روایت جبکہ رحلت کی ہوئی
آہ خبر موت تیری بالیقین
یا الٰہی اب تو یہہ روح تبول

روایت

غم سے امت کے گئی ہوتی یقین
گاہے اندوہ ملالت کی بنا
تو نکی یک قوی پشت گمان
جو کی روئی بیت حجر کیا ہین
السلام ای اہل بیت مصطفےٰ
او تمہارے کام کا اجر و ثواب
ابد رحمت کے جانب تم پھرو
تھا یہہ آواز ملک ای باصفا
آہ کیا بولون صحابہ کہا تم
آہ عثمان اس الم سے ای پسر
عائشہ حجرے کے اندر بیٹھکر
یکبگر تکوا اپنی پر غضب

آسمان سے سن صدا اصحاب
کہ نہین سونگی تھی مین ایسی کبھی
مین رکھی اُس شاخ کے نیچے پر ات
ندیہ یون کرتی تھی رو رو کر فغان
کون بھیجا ویگا بار روح الامین
جلد تر بھیجا دے بار روح تبول

روایت

ایکطب ساری کہو سو یا نہین
اُسکے دامن تک پہنچی یہ نہا
فی الحقیقت تھا تو کی امتحان
راحت دینا کبھی یا نہین
السلام ای مرہم درد مند
تمکو پورا راہ یونگے روز حساب
جمع دیدہ میری ہو نگر تم کرو
تعزیت کرتے تھے وے اگر ادا
بیٹھکے ہے لگے مین باب الرحمۃ
ہو گیا مہموت و گونگا مرسیہ
آہ و زاری مین ہی تھی شام تک
دیدہ پر سیہ کے کھڑا تھا اسکے تئیں

آپ تھا تب یک پتا مین مرا
بولا عزرائیل سے پھر شاہ دین
قبض جان اُسکی کرین تم یقین
آج تک ایسا کیا ہر گز نہین
روح پر کے تو مرے گیگان
آنکو ہون ما نبا ہے نا شدنی
اور کیا سالار عالم کو سلام
بول یون تم کو الا نا فدا
تھا مبارک سر پہ آغوش علی
بولتی تھی عایشہ نے ای نبیر
اور بقول صحیح جابر کر سرس
یہہ ندا کرتے تھے بالائے فلک
پر دہ چہرہ مین آتھا ئی بسر
ہو رہے تھا چاند نی چون ماہ نیر
باتھ مین دہو تی اُنکی تھا ہلا
حق کی دعوت کو اجابت تو کیا
کہہ نا زل ہو دیگی دمی جدا
کر نجھے دیدار سے اُسکے فیض
حشر مین اسکی شفاعت کر نصیب
غفر فاقر ہی کیا تھا التجا
نفس سے تھا جنگ کرتا دمبدم
وہ کبھو ابو الیسان حکم
اُسکا ظاہر ہو گیا کامل عیار
اس الم سے ہوش سب کھوتے ہے
تم پہ ہو رحمان ہر دم بالقدار
ہی سو تر یک لیتی یک جزا
فی الحقیقت اجر سے جو دہ ہو
خضر بھی اُسوقت آنا نہ ہزار
سر پہ سے عقل و ایمان ہو گئے
باوجود ایں شجاعت مرتضیٰ
باوجود ایسی صلابت کے مگر
اور کہتا تھا کہیگا چیر سہ آت

مجلہ کاظمیہ
حضرت
کی تصنیف
۱۰

فتح عمر کرد و لگا اسکو بجا | سرور عالم نہیں رحلت کیا | بلکہ بیہوشی ہوئی اس پر سبب
شاہ کو زندہ دیکھا بولے یہ | بولے تھے لیکن منافق چھپ گئے
جو منافق ہیں انھوں کے دست پا | گر نبی ہوتا یہ تا وہ وفات
جب عمر اسطرح سے کہنے لگا | جلد تر دیکھیں ہے اسی پر لگ رہے
لوگ کہ رحلت میں خبر کے تاکتے | عیب تھی ہر موت کی نشان
کہ یقین ہر موت گم ہوئی | اب بلاشک شاہ ہی رحلت کی
پھر کے پوسہ دیکھ مردہ دیوں کیا | جون ترے باپ تیرے خدا
گریہ سے ماتھا ہوتا اخضیا | ہم بھی کرتے تجھ پر جانفشاں
بھیج تو اب ہم سے ای رب انام | اپنے پیغمبر پہ صلوات سلام
اسکو بولا جبکہ بلای باوقار | وہ نہ جیتا گر جو بولا بند دا
بعد ازاں صدیق منبر پر چڑھا | بلکہ بہ امید واثق ہے مجھے
بعد حمد حق درود مصطفےٰ | اس سے بلوا را اپنی کر عمل
جب پڑھا یہ آیتیں وہ باہنر | گر نبی ہوتا یہ تا وہ وفات
دست و پا اسکے کٹے گویا ہی بدن | عیب تھی ہر موت کی نشان
کوچہ و بازار میں پر تھے سب | اب وہ نہ دیکھیں تجھ پر جانفشاں
بات وہ پاتا نہیں میں کہ گیا | اور نہ دیکھیں ہم تجھ پر جانفشاں
سینہ کتاب حق تعالیٰ ہے بجا | کہ یہ بات جس سے اسکو شہ کیا
آیتیں قرآن کی وہ با صفا | جا بجا گویا سنا ہی میں تھا
خطبہ صدیق سے وہ آخر گیا | لوگ سب بیچے کہ شہ رحلت کیا
غسل و تجہیز اور تکفین کا کام | بولا متعلق یہ ہے تم سے تمام
کریم سے ایک اب بیشک امیر | اور تمہارے بھی ہوئے ایک امیر
ذی میں ثابت کیا سالار دین | تھا قریشی وہ مہاجر بے یقین
پس کہا ابو بکر با صحب کرام | تم مقرر اسکو کرتے ہو امام
مرتبہ حکم امامت پر نماز | دے تجھے سب نے کیا ہی سرفراز
بعد وہ دین کے اصحاب کرام | ہاتھ پر بیعت کئے آ کے تمام
بعد ابو بکر صدیق اکبر یار ولا | انکو اور سارے صحابہ کو بلا
ہاتھ میں اُسکے ہی آکا انتیاب | اور تمکو بھی تمہارا اختیار
کون سکتا ہے تجھے پھیر کے | میں بدل خوش ہوں تمہارے فیصلے
پس خلافت حضرت صدیق کی | بالیقین اجماع سے ثابت ہوئی
جبکہ عباس و علی مرتضےٰ | اور رجال اہلبیت با صفا
کون ہے تابع ہوئے نہ لگے | تب کہا عباس نے ای باہنر

روایت

فصل جہیز کی تیاری کے | یک بدیگاہ کے ایسے ہیں سنے
کہ یہاں سطوم سید کسی کی بنا | تو کہ میت کیوں کرے اسپر بھلا

استقرار دنیا میں وہ جیتا ہے
اسطرح کہنے لگا ہے وہ عمر
تب لگی کہنے وہ با آہ و فغان
سر اٹھا اپنا بہت زاری کیا
تجھ پہ سو سو اور سو سو سے یقین
چشم سے چشمے بہاتے سر بسر
دیکھا وہ اس جوش حد بدر چڑھا
کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطاب
اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھا
آیتیں قرآن کی وہ ہے پڑھا
سنت ہو تجھا میں حیران عمر
اُسکے ہی پڑھنے میں سب شاغل ہوئے
کہ نہیں رحلت کیا شاہ زمن
لیک جب جا بلا یا ذو الجلال
کہ کہا وہ حق تعالیٰ کی قسم
گویا پر وہ تھا ہمارے منہ اُپر
کر دیا صدیق عالی مرتبت
بولے تھے اسطرح انصار سب
کوئی نہیں اُس سے کیا گر عذر قبول
یوں خلیفے کے بھی ہیں انصار ہم
اپنے جینے وقت پر میز البشر
اُنکے بیعت ہے ہر وہ انکا
شاغل تجہیز و تکفیں تھے بجا
اپنی بیعت کے لئے اب التزام
کہ نبی تجھکو کیا عطا پیشوا
جمعہ وہ اصحاب ہیں تقدیس ہزار
اس خلافت کے اُپر مقال قیل
بغض قطعی ہے یہ اجماع یہیں
پاک ہے رب العلمین عز المرسلین
پھر ہوئی یا وہ تو مرضی جلد تر

جو کیا تھا صنع ہے الیس و دن
کہ برہنہ شاہدین کو مت کرو
ناف اور زیر بلک ہین جو کہ آپ
لاش شرف کو شاے برسیر
اور حضرت کی جنازے کی نماز
پوچھے کون کپڑون سے دیوین کی کون تب
پوچھ یہہ رونے لگے یاران تمام
اور جزاے خیر خالق دے
جو پڑھیگا پہلے میرے پر نماز
لیک عبدالحی محدث یاصفا
اُس پہ رحمت ہی مراد اسی نیکذات
حق سے بندے پر اگر ہو صلوٰۃ
ایسا ہی قاموس والے نے کہا
یعنے نسئے مین حضالیہ کے اپنی نیک
مختلف ہین گرچہ معنی صلوت
کہ مراد اُس سے ہی رحمت ہکم فہوام
کہ ولئک الخارین ہر شخص لب
یعنے فرشتا ہی حق بے شبہ و شک
یہہ مراد اُسکی نہین ای بہ صفا
ہی جدا ایسا ہی معنی نماز
الغرض بولا تھا شاہ بحر و بر
اور اُنکے بعد اصحاب کرام
پس رجال اہل بیت سے بااصفا
دفن مین اُس سید عالم کے تب
کوئی گھر مین کوئی مسجد مین کہا
اور علی بولا کہ بردہ دے زمین
وقت سحر اور چار شنبے کی تھی شب
آہ وہ ساعت جو دیتا ہی خبر
حق کرے اُسپر اُس امت کو رضا

عسل کرنے سے نہ ہوی جب یکتا
عسل خود ہی شاہ عالم کو دیا
پس مناسب ہین نکالا خوشنوا تم
اور پھر تسبار و قمیص ہی نکھنو
بولا اہل بیت کے مردان سب
کون پڑھنا ای شہ عالم نماز
اور گنہگاہان سب تم بخش دے
ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب
پڑھ نمازین آکر پر جائینگے
جا نیوالو تم سے مجھ پر نماز
گر ہو بندے سے صلوٰۃ ای بصفا
اور ملک سے مومنون کی حق سب
مراد ہی باقر نے ہی تفریح کی
تب قرینہ دیکھ کے معنا کرین
جو نکہ آگاہ اور شیخ دہلوی
دیکھ معنی مین کرے استیناف
سمجھین اس آیت کی کیا معنی کا نہ
مومنو تم بھی پڑھو اس پر درود
مصطفےٰ پر یک جدا معنا کہے
اس لئے لکھا ہہ تحقیقی ای عزیز
وے نمازین آگے ان بوجہ
کر نماز اُسپر ادا جانے لگے
پس ہوگیون اُسکے پڑھنے پر تمام
اور مدفن مین بھی پایا اختلاف
بالیقین اُسکی جگہ مدفون ہوا
کھودا قبر لحد پر طے تھی
باہر آیا ہے تم سب سے خبر
اُنکی کہتا ہون بتا رہا ہون
اپنی رحمت سے کرے بہرہ فراز

حضرت کی جنازے کی نماز کا بیان

پھر صحابہ مین خلاف آیا مہین
شاہ نے حمید کین فرمایا تھا
بولا امید اس سے ہی خدا
جب فروی شہ نے اپنی خو سے
ہے روایت آگے مرض اُسکے
یا ہو مصری یا یمانی جوتے
اور فرمایا نہ غسے رہ تم
غسل دے اور کفن پہنا کہ مجھے
بعد میکائیل و اسرافیل ہے
کہ روایت یک نہ ئی ہے مگر
اور معانی صلوٰۃ آئے کثیر
کہ وہ لفظ مشترک ہے ای خیر
آسکا معنی ہی درود ای نیکذات
یعنے رحمت کرے اول زیاد
یعنے لی رحمت کیا ای مغفرانہ
لکھا بعضون نے وہی ای باینان
بس نہ قول اپنا جو ظاہر کرے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بلکہ یہان معنی رحمت ہی مراد
مین بھی وہ لفظ نماز اول کان
جاؤ تم نے رکھ سر مرقد پہ لا
پس بحکم حکم سالار خیار
پس جماعات صحابہ بانیاز
پیر کے دن کی ہے حضرت نے وفات
حضرت صدیق اکبر وہ خبر
کہ جہان ہو قبض اُن سے بلا
حضرت عباس اور فضل کرم
لب ہلانا تھا رسول اللہ کا
پیروی مین اُسکے ہی ہر کار کے

یعنے رحمت بھیجے ہے شہ پر درود
ہان معانی کیا تھا نقل ان کان
بھیجیگا فوج پر صلوٰۃ اول خدا
لاجنازے کو رکھے نزد مزار
مسجد و پر تھے تھے اُس شہ پہ نماز
چار شنبے کی یقین جب آئی رات
کر سنا ہون مین نے از خیر البشر
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
اور علی مرتضیٰ پر درود ختم
مین سنا نزدیک بیجا دے اُن
اور اُسکے مشق مین بھاگے سب

نیند یک بھیجا سبا پر چھا
غسل خود ہی شاہ عالم کو دیا
اور پھر تسبار و قمیص ہی نکھنو
بولا اہل بیت کے مردان سب
کون پڑھنا ای شہ عالم نماز
اور گنہگاہان سب تم بخش دے
ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب
پڑھ نمازین آکر پر جائینگے
جا نیوالو تم سے مجھ پر نماز
گر ہو بندے سے صلوٰۃ ای بصفا
اور ملک سے مومنون کی حق سب
مراد ہی باقر نے ہی تفریح کی
تب قرینہ دیکھ کے معنا کرین
جو نکہ آگاہ اور شیخ دہلوی
دیکھ معنی مین کرے استیناف
سمجھین اس آیت کی کیا معنی کا نہ
مومنو تم بھی پڑھو اس پر درود
مصطفےٰ پر یک جدا معنا کہے
اس لئے لکھا ہہ تحقیقی ای عزیز
وے نمازین آگے ان بوجہ
کر نماز اُسپر ادا جانے لگے
پس ہوگیون اُسکے پڑھنے پر تمام
اور مدفن مین بھی پایا اختلاف
بالیقین اُسکی جگہ مدفون ہوا
کھودا قبر لحد پر طے تھی
باہر آیا ہے تم سب سے خبر
اُنکی کہتا ہون بتا رہا ہون
اپنی رحمت سے کرے بہرہ فراز

ہی خاص و عام ہی کے کنایات | آ اس امت میں میرے حشر کر | کر شفاعت سے نبی کے بہرہ
اس طرح پانی سے کاغذ تر ہے | حضرت نے مرا کیا ہاتھ تھام | کر میان آرزو سے تیغ مسلم
تھے جیسے یوں ہی اصحاب نبی | تو بہت سب لوگ دیتے ہیں کے | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
یوں ہی سب اصحاب نبی ہیں | سنیو ہم رمضان کو جلت کہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
تھے اسی قسم کے بحر و بر | یوں ہی سب اصحاب نبی ہیں | عائشہ بھی بندہ کر تجھ کار
کر سوا تر سے نبی کے غیر پر | ہم کھڑے کہتے ہیں اب ہر گوشہ | اور کوئی مانگے دعا اس نہ بنا
اور قصاید در مدحت شاہ پر | جن کو کہیں ہے بلکہ جنت آپ پر | بیٹھے تھے وا احمد اور وہ تک
رہا دور حکومت شاہ کا بیسو رہا | اس قلم سے، وہ شب ہا جو رہا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ اب حالت میں ہے وہ قلم | کہ لکھے آگے یہ حال دردناک | ہو کر اسکی قبر سے خاک پاک
اور جنہاں کی قبر سے خاک پاک | اپنے آنکھوں پر رکھیں وہ مدینہ | ہو کر اسکی قبر سے خاک پاک
مدت علی مصائب لوا ہجا | مدت علی الایام ہم رن لیا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ اب لکھتا ہوں اسکا تر جمہ | یعنے فرماتی ہے ایسا فاطمہ | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ از زمیل شاہ انبیا | جو کہ تھے میں غیظ آلا بھیجے آ | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
کاش اس دردو الم میں ہی | جان نکل آتی تو میری ہی بھلا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات

لمصنف

آ ہو یا بنی ہے نیا یا نہیں | بہرہ لذت دید و شنا کا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
خوش نہیں ہے حال کی ہو یا مآل | اپنے انگنے آ سماشا کا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
بہرہ اسکے لیا نہیں ہے آسمان | یوں لبوہے ہیں نیا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
بہر عیاں تھی دیدہ کا نہیں | طلعت تھا تھا دیں سرور عالم کا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
کثرت نور بصیرت کی تھی | آ ہو ہنے دو بصیرت نہ جدا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ صدا آ ہو کا تھا جاتا نہیں | طلعت دیدار کے لیے دیدہ کی | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
اسکا یاں ہوتی ہے وہ ہم | خاک پا اسکی ہم مرہم نیا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ کہ شہر بند ہو تو ہیں | جسد و قبا بھی ہیں جگہ نہ دیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
کیا نظر ہوتی ہے کچھ ان پر | آ ہو قبا بھی ہم پر نیا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو صدا ہوتی ہے کچھ ان پر | جلوہ اپنا وہ نہ دکھا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | آ ہو دیدہ وہ نہ دکھا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
تھے ہیں ہوتی ہے کچھ سنتے | یوں ہم اپنا کچھ نہ بنا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | آ ہو دیدہ وہ نہ دکھا یا نہیں | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات

الضا منہ

آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | قبر بنا ہے بھی ہر عرصہ ہوا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | کہتے ہیں کہ ہے بھی ہر عرصہ ہوا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | خاطر دیدہ تیرا صاحب تھا | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | پھر ادھر تیرے سے کہ ہے | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | الزمن ہے کہ ہے | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | نہ ہے | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات
آ ہو یا بنی ہے کچھ سنتے | ہے | آ ہو ہر اشاہ کے بعد وفات

دیکھ حال اسکا صحابہ بھی سمجھ جاتے ہیں کہ ہاں
استدلال یہ انکا بھی ہے جو شیخ فرماتے ہیں

نشہ دروبن ہوش تھا وہ ان کا کیا
قبر حضرت کی جگہ سے دیکھا اٹھتے بیٹھتے

یا نبی تیرا فقا گر نہ ہوتے پایا
یہ کہ تصدیق ہے جس نے یہ بیان فرمایا

تو ہیں مردہ انہیں بھی اسکی دعا ہوتی ہوں
روح اسکا بلبل کو جو کیا یا ہوں

کب سے فیلم فی ہوئے ہیں بار جاتا ہے
نا شہ کب سے مقصود کو پایا ہوں

اپنے الفاظ سے برلا یہ جگہ اختصار

قبر شریف میں حضرت حیات حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

اے مسلمانوں سے الفاظ وفات
اور کفن دفن اور غسل و ممات

غیر ازین اطلاق الفاظ دگر
ہے محال عقل ممکن یہ بیان

جسطرح جیتا ہی عیسیٰ ہر ملک
یونہی جیتا ہے خیر من و ملک

بیٹھنا اٹھنا بھی اسکو رد و جواب
باقی میں حرکات اور سکنات سب

موت یک ساعت کی حق اسکو دیا
اور بعد دفن پھر زندہ کیا

ایسا زندہ ہے حقیقی وہ بجا
وہ رہا اپنے اہل سے گویا ہوا

اور سبکی اپنے تصنیفات میں
یوں ہی لایا خاص کر تصنیفات میں

کہ کیا ارشاد یوں پیغمبر الورا
اپنے قبر میں ہیں زندہ انبیا

اور فرمایا کہ جو مجھے درود
پاس میرے قبر کے آ باشہود

اور حدیث آئی ہے کہ اے حبیب
کہ مرا کل ملک ہی قبر میں

گر یہ سنتا ہے اسے سلام دیں
واسطے اکرام کے ہے یہ یقین

اور فرمایا ہے شاہ مرسلین
کہ ملک سیاح ہیں جتنے بر زمین

یہ بھی بولا الحدیث کثیر
ہر حیات انبیا سے ہے بشیر

اور فرمایا ہے بہت یہ صحیح
جمعہ کے دن مجھ پہ تم اے نیکذات

عرض کرتے ہوں گے کیا بات شہ سے دور
ہو تے ہیں عرض تیرے پر ضرور

بولتا ہی یوں مدرج میں بیان
کہ حیات انبیا سے پیغمبران

کہ مجرد انکو ہی ابقائے روح
اور جسد باقی نہیں ایسی فتوح

اور اس دنیا میں جو ہیں زندگان
انکو حاجت ہی غذا کی جاودان

جو نکہ در حالات حزن و اہتمام
بعض مردم کو غذا کی احتیاج

دہلوی لکھتا یہاں اے باکمال
کہ حدیث آئی ہی در موسم و سال

بس ہے کافی یہ حدیث باصفا
در ثبوت این مراد دعا

دین میں یہ بحث کے دلیل جیسا
گر لکھوں تو ہو مطول یک کتاب

اور ہند میں نظر آیا نہیں
میں لکھونگا چاہے گر لاکھ تیں

کیلئے یہ ہیں آثار مرقد سلام اجمار
الغرض آثار تھے نہ دین نا مذار

عرض کرتے ہی مدح الا ہوں
اور چھا کو شہادۃ مقصد قیام

گر ہو امام را یا شہ خاص مقبول
عرض کر درگہ مولا میں تو ہی تمکنت کمال

ایسا سا نا نہیں آیا ہے یہ ہامان میا
کیا بجا ت آمدی کہ ہے یہ ہامان میا

جلد مقبول ہو یہ عشق و ولا اختصار
یا الٰہی ہو اجابت یہ دعائے اختصار

پر بجز اطلاق کے چارا نہیں
جو ہو مے مذکور سرور کیطرف
ہے مجاز اوہ پیمبر کے طرف
وہ کہا اسکے ذکر کا یا انہیں

ہے حقیقی قبر میں زندہ الانام
فی الحقیقت سرور عالم کی ذات
جب ہی مسند و حیات کا ثبات
فی الحقیقت وہ امام المرسلین

اور حقیقی ہے خود ہی ہے آشکار
اور نہیں ہرگز گلا ہی ہم پاک
اس شہ ارض و سما کا زیر خاک
اور ترا وت تا نگی ای باکمال

اور حدیث آئی ہے کہ اے حبیب
قبر میں پڑھتا ہی وہ اپنی نماز
اور وہ تا ہے اذانوں کی ندا
اور قرآن کی تلاوت صبح و شام

اور نہیں تقسیم یا یا بیسر
بی بیوں پر اسکے عدت ای نہیں
لوح اسی واسطے آئی نہیں
اور نہیں تقسیم یا یا بیسر

سب یہ ہے مذکور و مرقوم عظیم
اور معارف ہی وہاں اسکی غذا
جان ملک کہتے ہے غذا یا خدا
اور ہو معارف اہل علیین

شیخ ابو یعلی نے از فعل ثقات
یوں ہی لایا خاص کر تصنیفات میں
شہ سے وارد ہیں احادیث صحیح
شیخ ابو یعلی نے از فعل ثقات

اور حق کے خاص گا پاکباز
اپنے قبر میں ہیں زندہ انبیا
حدیث
قبر میں وہ تا ہیں نماز اسکا جواب
اور حق کے خاص گا پاکباز

اور یہ بھی ہیں غایتیں مجھ پر درود
پاس میرے قبر کے آ باشہود
حدیث
اور یہ بھی ہیں غایتیں مجھ پر درود

لا علا یک مجھکو پہنچاتے ہیں درود
کہ مرا کل ملک ہی قبر میں
حدیث
لا علا یک مجھکو پہنچاتے ہیں درود

عرض مرور سے وہ کرتا ہے سلام
واسطے اکرام کے ہے یہ یقین
حدیث
عرض مرور سے وہ کرتا ہے سلام

حاضرین جب آکے کرتے ہیں سلام
کہ ملک سیاح ہیں جتنے بر زمین
حدیث
حاضرین جب آکے کرتے ہیں سلام

جو نہی بولا الحدیث کثیر
ہر حیات انبیا سے بشیر
حدیث
جو نہی بولا الحدیث کثیر

باد شاہوں اور امیروں کے حضور
جمعہ کے دن مجھ پہ تم اے نیکذات
حدیث
باد شاہوں اور امیروں کے حضور

شکر میں کرتا ہوں نیک اعمال
ہو تے ہیں عرض تیرے پر ضرور
حدیث
شکر میں کرتا ہوں نیک اعمال

اور استغفار بر اعمال شر
جو ہمارے ہیں عمل ای باصفا
وے علا یک مجھکو پہنچاتے ہیں لا
اور استغفار بر اعمال شر

اور بلے وہ خیر رسل بھی پاکباز
بعد اسکے وہ وہی لایا خبر
قبر تو سوئی پر کیا جو شہ گذر
اور بلے وہ خیر رسل بھی پاکباز

قبر میں اپنے وہ پڑھتا تھا نماز
حدیث
قبر میں اپنے وہ پڑھتا تھا نماز

کہ تمہارے درود ہیں اعمال
تو تو ہے سیدہ ہوا ہو گا تاب
تب کیا ارشاد وہ محبوب رب
کہ تمہارے درود ہیں اعمال

انبیا کے جو ہیں اصحاب کرام
ہو گئی ثابت کہ حی و نوری
ہے بلا شک وہ نہیں ہے مردی
انبیا کے جو ہیں اصحاب کرام

حق کیا کھانا زمین اوپر حرام
اور شہیدوں کی بھی وہ حکم غفور
کر تا ہی داخل بلا حواب نشور
حق کیا کھانا زمین اوپر حرام

مت ہمیر و یسی ہی نبیو کی حیات
عادیہ اسباب ہے اغذیات
اسپہ ہے مشروط دنیا کی حیات
مت ہمیر و یسی ہی نبیو کی حیات

کیا عجب حق پھر دیا اسکو حیات
دیکھ یک تنہ تک ہوتی نہیں
باوجود اسکے وے جیتے ہیں یقین
کیا عجب حق پھر دیا اسکو حیات

کر کے زندہ مقرر بے غذا
کہ ابیت عند ربی مطعمنی
اور یطعمنی و یسقینی کہا
کر کے زندہ مقرر بے غذا

احتیاج انکو نہیں ہے اغذیات
عالم برزخ میں ہے یہ ماجرا
بیچ جنت سے اسے اب طعام
احتیاج انکو نہیں ہے اغذیات

ہے کھلانا اور پلانا جو کہ سب
فارسی عربی اسی میں اہل حب
عالموں نے مستقل لکھا کتب
ہے کھلانا اور پلانا جو کہ سب

ہو وہی اسکو غذا ای باشعور
حافظ و علامہ شیخ ابن حجر
شرح ہمزیہ میں اپنے سحر پرور
ہو وہی اسکو غذا ای باشعور

یہ بیان پاک در نصب الطوبیٰ
میں لکھونگا چاہے گر لاکھ تیں
یہ بیان پاک در نصب الطوبیٰ

نقل فرمانا ہی یوں ای مقتدین
شیخ غزالی کے منقد سے یقین
نقل فرمانا ہی یوں ای مقتدین

کہ بیداری بہت سے اولیا
پائے ہیں وہ بشارت و انبیا

جو کہ قطب الوقت شیخ شاذلی
ایک پلک آدھ ٹک ہیں بھی کبھی

بکر یوں کہتا ہے شیخ شاذلی
گر نہ دیکھوں سر عالم کتبین

شیخ شمس الدین محمد ہاشمی
اپنے بیماری میں وہ حاجی کمال

دیکھا اکثر حال مصطفےٰ
کہ یقین اصحاب میں خیر الورا

پس وہ یوں دیتا خبر بے شک و ریب
بلکہ ارواح بعینہٖ کمتین

کہنے لگا اسکا مجھ سے سر بسر
نہ ہے انکا مجھ سے اُسکے حذر

ذکر لگا کہ کتاب مثنوی
اصطرح لایا ہے پیر معنوی

پیر صاحب وہ نہاد ی ہے مگر
ایسا ہی تلمیحے اند حضور

تو نی برتو بر فنا ہم چو علم
قہقہ قہقہ دہ بخندش شد بہم

حال دونان روز شد خوش پیر ما
آن عجائب کہ اول ہی نہ دید

ذوق کی دریا کا وہ شناور ہوا
تھا تخلص اُسکو ذوق سازہ دا

اس سخن میں کچھ یقین ہے اشتباہ
اُسکے تصنیفات ہیں اسپر گواہ

علماء سکی جب تھی تر تیب رسال
لوش فرمایا بی تب جام دصال

جب متعلق میں کوئی مکر تا سوال
اُس محقق سے تو وہ باحال و قال

مرتجب ہو بعد کہتا تھا بجا
کہ مصنف انکا معنی یوں کہا

محو عرفان پاک ام صفا قدم
عارف کامل ولی محتشم

لطفکی میں ہو گیا تھا جیتیم
جذبہ امجد سے یہ فیض عظیم

کی تصوف کے لطایف ادرکات
اور حقایق کے دقایق مشکلات

خواب میں کیشب علی مرتضےٰ
غسل سے اسکو معمور نکر دیا

صاحب سیر و سلوک جذبہ حال
حارث علم لدن بقبول قال

وہ دیا اصطرح نعت کا رجع
کہ ہوا مارج بر بع دعوت کا بیع

عالم رویا میں اُسکے مصطفےٰ
ایک شب تازہ کھجور یں تین لا

اور کہا تین روز یہ خذ کا اثر
فضل میں اپنے وہ پایا جا بجا

ہو گیا اس باب میں وہ فضل سا
تب دیا ہے غسل اسکو مرتضےٰ

جب یہ رویا ہوا وہ کایا آب
اور بھی اُسپر ہے بین فتاب

ہو کے ظاہر ایک تاثیر عظیم
اسپہ فرمایا تو بہ یک قوی

روح پاکی اسکا ملاقی ہو تجی
ہے یقین وہ مرشد خیر شیخ کا

نقشبندیہ طریقہ میں بجا
فیض روحانی میں بن بالواسطہ

یہ بیان اقوال ہی میں بن بروئے تنگ
جبکہ زندہ تا قیامت الکلام

اپنے قبر پاک میں خیر الانام

قبر شریف سے ظاہر ہوئے سو معجزے

اسکی قبر پاک سے ای با تصور
معجزے بائے بہت رنگا رنگ ظہور

اور ابو العباس بن باشان جلی
آنا گروں اور میں تین ہے کوئین

اور اگر اُس سے کوئی کرا سوال
اطرح ارشاد فرمایا بجا

فیض بائے طالبان حق یقین
درس گیرد ہر صباح و نز و تم

تا کہ نے گفتی سخالق حال شدی
تا انا الحق کی تو شی الی

صاحب کشف و شہود وجد و حال
یا رسید وقت شبلی زمان

اُس سے تھا شان ولایت کا ظہور
لکھ دیا ہر فن میں تصنیف عظیم

غوث اعظم یوں کیا ارشاد ہا
اور تو کل زہد میں تھا بے بدل

تربیت پر اُسکے راغب تھا مدام
فیض وہ حدی ہے اسکے کہا

تر تبر تھے اُسکے کبر سے اور بدن
رکن شرع و ملتہ زیر الانام

ایسا مرجع ہند تک مشہور ہے
فیض ہے جسکے جہاں پر نور ہے

ایک یک اسکو کھلا یا سر بسر
اور زبان پاک میں کر اپنے تر

ہو گئے مدرک مرد نیہ
منکشف ہو گئے علوم قدسیہ

حضرت ذہر انکھرائی یقین
یک بارس فاخرہ اُسکے تئین

غوث اعظم بارشاد بولیا
اور مقدس روح محبوب خدا

برزار قطب دین مختار
اور گیا تھا ایک دن وہ ناگہاں

مستفیض اُس سے ہوا ربانی قدیر
یوں ہی ارواح بزرگوں سے کثیر

ہے یقین عبد العزیز دباغی
اور محقق اُسکا شیخ سعودی

رہبت نبوی سے تھے بس سرفراز
نوم و بیداری میں ہے بانبا

پیر پیر ہیں اور سرچشمہ کا پیسہ
اور بکہتا ہی اُسی میں فخر ہے

عرض کرتا ہوں پیر کے حضور
فتح تب ہوتا ہے اسی سے ظہور

پیر ہیں ہوتا کہ ہو اسکا خلاف
جسطرح دیتا خرقہ سینہ صاف

مشیخ عرفان ہیں تھا مستفید
چونکہ از قبر جناب بایزید

وذر وان شیخ این تنبیدہ ام
گفت من ہم سینہ خود ہا دیدہ ام

گور ہا را برفتو ہا پوشید دخو
تا یکی روز زیارت بو سعود

عالم از نیرنگ و راز من تاب
ہین بیا این سر برآور از نشاب

تقطع جہان دانا تصانیف شریف
یعنے شیخ مجی دین عبد اللطیف

عصر کا اپنے نظامی تھا یقین
شہر میں ثانی جامی تھا یقین

تھا درخشاں اُس سے کوزہ جنید ہاں
نوجواں تھا جبکہ وہ مسند نشاں

پیچھے نظم و نثر میں ہے عرفا کا مرجع
فارسی تازی میں ہے عرفا کا مرجع

پوچھے جاتا گر وہ شیخ صوفی
اور زبانیات کتاب مثنوی

یاد کا یہ پیشوا یان سلف
اور سید بو الحسن اُسکا خلف

تھا یقین محرز سخا ابر عطا
باوجود فخر باشان علا

فیض اُسکے روح اقدس سے لیا
عالم رویا میں اپنے بار ہا

حق کیا رویا میں اُسکو مستفید
اور علی کی روح بھی ہے شید

سید احمد امام العارفین
اور فرد العصر قطب الواصلین

ایک عالم کو دیا راہ ہدا
جسکی ارشاد و ہدایت سے ملا

فیض پایا ہے بہت ای نیکنام
یہ مقدس بھی ہیں نار واح کرام

دات میں خریسکے تھے لگے
جب ہوا بیدار وہ اُس فیض سے

جیدہ زمرا کو بھی دیکھا جو آپ
ایک شب بعد اُسکے وہ عالیجناب

ہو گیا فی الحال بالا اور بلند
قدر پاک اُسکا تھی ای بعد

ایک ان یک بہر تک ہر دو بہم
اور روح نقشبند محترم

بھی ہر اتب ایک دن اُسے ہوا
اور اُسکے مرقد اطہر پہ جا

فیض ہے اپنے اُسے بخشا کمال
سیر طرق میں ہوئے وہ لاجواب

اور سب اشیاخ پر اُنکے سند ا
روح پر فتوح کرے اُنکی عطا

مفتخر کرتا ہوں میں اپنے کو یہاں
جسکے روایت از جناب مرتضیٰ

جو کہ کرے میں عمر تین سو برس
ایک ہزار اونٹ آباد روضہ سو
روضۂ اطہر پہ سو رحمت کے گرے

حق تعالیٰ سے جو کچھ تو نے سنا
یا نبی میں نے تیرے سنا
جو کیا اپنے خدا سے تو نے یاد
یا نبی میں نے کیا تیرے یاد

پڑھ کے یہ آیت کریمہ تا بہ پیش تر
سر جو ہوا آستانہ پاک کے اوپر

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

روایت

اور تری خدمت میں عمر تا بہ پیش تر
تا تری تو مغفرت چاہے رب

حق تعالیٰ سے جو کچھ تو نے سنا
یا نبی میں نے تیرے سنا

کی روایت ابن شیبہ باوقار
محطا پایا یک بزرگ عالم رجب

واسطے امت کے اپنے لا کلام
کہ زمانے میں عمر کے ایک بار

جو نکو فرمایا ہے شاہ دو سرا
ور نہ پاتے میں ہلاکت اتم تمام

اور زیارت شہ کی مرقد کی تعین
حق تعالیٰ برسات برسایا بزرگ

لیک کہتے ہیں یہ ہے اصح مگر
ہی یقین تحت مو کر ای شاہ

میری عمر قد کی زیارت جو کرے
ہی شفاعت میری لیں واجب ہے

پس ہوا اب اصح جفا اور ظلم کا
کہ یقین ترک زیارت ہی ہے ہم

پس لذا لاس جفا اور ظلم کا
ہی زیارت سے یقین جو ہے ہوا

ہین بہت ایسی احادیث صحیح
شاہ کی فضل نیابت میں کہ

ای خداوند کریم کا رسانہ
یہ سعادت ہے مجھے کر نصیب

اور مدینے میں ہمیں تا بہ مجیب
ہے پھرا ای حضرت رب مجیب

اور وہین کرے مری موت ہیا
بعث میرا کر وہین سرور کے ساتھ

السلام ای سید کل سرور
السلام ای خاتم پیغمبران

السلام ای مطلع انوار حق
السلام ای مطلع انوار حق

علت غائی تو ہے عالم کا تو
باعث ایجاد ہے آدم کا تو

کل اسماء الٰہی کا تو ہے مظہر اتم
ذات اقدس ہے تیری مظہر

واحدیت ہر دو پیکر کا عروج
احدیت ہر دو پیکر کا عروج

عرش تیرا فرش ہے سر دیوان
صدر خلوت گاہ تیرا لامکان

جو کہ ہے دانیا فدیٰ شان عین
دیکھ یہ رتبہ ترا ای شان عین

حق ہی جانے بس تری شان علا
کون نا بودے تجھے حق کے سوا

چاہئے اسکو زبان جبرئیل
وہ بھی قاصر کون پہنچا ہے کمال

وہ لکھے کسطرح یہ ذکر شریف
بحر بیکراں کے سطح مو ضعیف

تیرے بدیے نہین لائق بجا
بولون کس منہ سے یہ بدیے ترا

پس حق نے تجھے شان رفیع
تو ہے وہ ہر حال امت کا شفیع

دست و پا بستہ ہی حشر مین گروہ امت اب
مبتلا ہین صیبت مین آ اب

اور یون کہنے لگا ہے شاہ مین
ہے اذا جملہ یہ آیت ای سرور کل

مین کیا ہون علم اپنے نفس
غفر اللہ لک ای اصحاب

مالک بارش ایا وہ کار ہے
یا یقین برسات بھیجے گا خدا

کر بشارت اب اگر کووے تو جا
مجھ سے ایسے بہت آ ہین

بیٹھے ہو اہل صحت پر تمام
یون روایت آئی ابن عمر

وہ کیا ہے علم محمد پر ہے گمان
ظلم عاید ہر شہنشاہ انام

کہ جو مجھ زایر مرا بعد ممات
گویا وہ دیکھا مجھے مین حیات

رویت آن سید ابرار کا
رویت قبر رسول اللہ سے

حشر گاہی صلوات و سلام
تحفۂ صلوات و سلام کے عرض احوال جناب مین سید انام کے علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

یا رسول اللہ صلوات و سلام
بعید فاور بے نہایت مہ شما

فیض ہستی سے ترے رب الورد
کل موجودات کو بخشا وجود

تو مہ تابان ہی اہم سر کل
سب ہین تیرے فیوض آ کل

خاص ہے تیرا ہی ادنیٰ مقام
کوئی نہین پایا ہے وہ اعلیٰ مقام

خیمت کی سر پہ تیرے تاج ہے
کہ کسیکو وہ نہ تیرے باج ہے

دیکھ کر یہ قرب تیرا کبریا
چاہے تیرے اتنی ہو ہین تا

جون ہی تیری شان عالی رہی
دون ہی ہے تا حال قرآن جلیل

بین فصیحان بشر عاجز بیان
کہ سوا آسکا نہ شرح و بیان

منفصل یون اُس غرابت ہے ہمت
کل گیا ہون اس غلامت ہے بہت

گرچہ نازیبا ہے لفظون کا لباس
پر ہے لابس ذکر شریف ہے ہر اس

مین بھی ادنیٰ امتی ہون ایک تر
ہون تو ہے تیرا ہی سرکل

جب شفیع تو ہے میرا ای رسول
ہے تو البتہ دعا میری قبول

یا نبی کرتا ہون اپنا عرض حال
ہون تو ہے امت کا ادنیٰ خاک پا

آ میری طرف کے سب ماہ و سال
ہے تو ہمت روے لطف سے تو جہ

اور یون کہنے لگا ہے شاہ مین
حق تعالیٰ ہے جو کہا تحریر نزول

مین کیا ہون علم اپنے نفس
غفر اللہ لک ای اصحاب

مالک بارش ایا وہ کار ہے
یا یقین برسات بھیجے گا خدا

کر بشارت اب اگر کووے تو جا
مجھ سے ایسے بہت آ ہین

بیٹھے ہو اہل صحت پر تمام
یون روایت آئی ابن عمر

وہ کیا ہے علم محمد پر ہے گمان
ظلم عاید ہر شہنشاہ انام

کہ جو مجھ زایر مرا بعد ممات
گویا وہ دیکھا مجھے مین حیات

رویت آن سید ابرار کا
رویت قبر رسول اللہ سے

حشر گاہی صلوات و سلام
تحفۂ صلوات و سلام کے عرض احوال جناب مین سید انام کے علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

السلام ای سید کل سرور
السلام ای خاتم پیغمبران

السلام ای مطلع انوار حق
السلام ای مطلع انوار حق

علت غائی تو ہے عالم کا تو
باعث ایجاد ہے آدم کا تو

کل اسماء الٰہی کا تو ہے مظہر اتم
ذات اقدس ہے تیری مظہر

واحدیت ہر دو پیکر کا عروج
احدیت ہر دو پیکر کا عروج

عرش تیرا فرش ہے سر دیوان
صدر خلوت گاہ تیرا لامکان

جو کہ ہے دانیا فدیٰ شان عین
دیکھ یہ رتبہ ترا ای شان عین

حق ہی جانے بس تری شان علا
کون نا بودے تجھے حق کے سوا

چاہئے اسکو زبان جبرئیل
وہ بھی قاصر کون پہنچا ہے کمال

وہ لکھے کسطرح یہ ذکر شریف
بحر بیکراں کے سطح مو ضعیف

تیرے بدیے نہین لائق بجا
بولون کس منہ سے یہ بدیے ترا

پس حق نے تجھے شان رفیع
تو ہے وہ ہر حال امت کا شفیع

دست و پا بستہ ہی حشر مین گروہ امت اب
مبتلا ہین صیبت مین آ اب

کچھ اور تیری منّتیں کیجئے پوری
آمد میرے تنہیں پر گر نبوی
خوف سے حق کے کچھ پہ دیا ہے
اشک نے مارے سینہ و صورت کو تین

تنہیں پر ہے مرے کھانا ہات
راحتیں اس عمر میں پایا ہات
کوئی دم اسکا نہیں تنہا گزرا
شکر میں اسکے سنیں ہیں اکثر ہوا

کیا بتاؤں جو تنہیں منہ سے کہیں
اور کیوں دیوان جو تالو ہیں
یا نبی تیری محبت کے بغیر
کچھ نہیں ہے جو ہے اعمال میں

آہ اثنا میں تیرے ہجر میں
یا نبی اس عمر میں اکثر پڑا
اہل سنت میں ہے کرتے ہیں فرق
ایک دشمن ہے غلو یا طریق

بدعتیوں کے بدعملوں کے ہوئے
پایہ سنت لگے کرنے بہم
برملا بدعت کو دیتے ہیں رواج
اور بجا دیتے ہیں سنت کا رواج

شرم سنت میں ترے کرکے کریں
متفق تا ہو دیں میں ہیں صاف
ایسے فتنے میں بچاؤ حق مجھے
حق کہیں کر حق بتاؤ حق مجھے

اور پر چلاؤ ہر طرح تم
فضل سے اپنے سدا رب العباد
اور کسی کا نا کرے محتاج وہ
محمد اور متبعان کا بخشے تاج وہ

اور نہ کیجائے کسی در کے پر
اور کسی کا نا کرے ممنون مجھے
اہل نیاز کیلئے بس جھکا دو
اپنی صنعت کا کرے مرہون مجھے

لطف کر مجھکو بھلا دے خلق کل
جسم و جان کی تندرستی مستقل
دل کی جمعیت مجھے بخشے خدا
سب مواقف میں مجھے عزت ملے

اور جو ہست اسمیں ہے کل حال
حالت سکرات کو آسان کر
اپنے دامان شفاعت لے لے
پل من یک پل سے مجھے دیوانہ کر

مجھکو قبر و حشر میں دے امان
خاتمہ میرا کرے ایمان پر
داخل جنت کرے پھر جلد تر
اہل اولاد کو میرے خدا

تختی و تنگی سے تم دو امان
تا رہوں میرا بس ایماں بالدوام
شرع تیری رکھے تا یوم خدا
اور بڑھے دین پیمبر ما باپ کا

عرض کر تو حق سے اے حق جیسب
حق کرے مجھکو شفیع المذنبین
دیوے نیک انکو جزا یا رب العباد
اور سلمانان شیخ و شاب کو

اور دعا میں نہ بھولے مرے ماں باپ کو
حق کرے علم و عمل سے سرفراز
تا کرے تا مجھکو دونگے تم بہ
انکو بدعت سے بچاؤ ذوالمنن

حق کرے اس نعت کو مقبول تر
شرع حق پر رکھے قائم دین حق
اور انہیں بخشے مدد فتح و ظفر
اور ان چاروں یمن اوپر خدا

حق کرے بس تم بھونکا کیا ہے
اور شفاعت ترے رو در حمایت
حق کرے اس نعت کو مقبول تر
شکر لبید بہر ترے چار و ناں حسن

یا نبی یہ عرض اب کرو قبول
بہر تین کر یہیں دو قول
یا نبی بہر عرض اب کرو قبول
ہو گئے بیان بہ ایام ربیع

فضل سے پروردگار پاک کے
با خیار ارض اور افلاک کے
تازہ و خندان بہ ہنگام ربیع
جب ہزارہ و مند تنہ تعالیٰ

بیتیں اس نعت کے دشمار
دینے تخمینا قریب شش ہزار
تب تر و تازہ ہوا دور چمن
پس تب ہو گئی پوری کتاب

اب میں بارا سو پورا چودہ
مین ہوا پھر سے چمن کا فتح
یعنے چار و چمن کی کامیاب
تاریخ تمام

دفتر ثانی میں گر چاہے خدا
کچھ فضایل مصطفےٰ کے لاؤنگا
جلد تر بر آوے یہ میری مراد
تاریخ

جب تلک باقی ہے میں خلق خدا
بے ترے چارہ و ہمیں شیدا رہے گا
تیری ہستی میں مجھے کیجے فنا
تاریخ

روز و شب کرتا رہوں تیرا ثنا
اور نہ مشغول ہو غیر میں
روح میرا تج سے تیرے کر جدا
وے فنا فی اللہ کا مجھکو اوج
تاریخ

کار توحید پر ہی ای خدا
مجھی دین فوت مظلم کے لئے
بقا باللہ کی دے موج مجھے
تاریخ

نام پر تیرے نبی کے بالوا
نام وہ میرا تو ہر جان کر
نام پر اسکے مجھے قربان کر
تاریخ

تاریخ تکمیل تصنیف این کتاب

رب لک الحمد بتوفیقک
کمل تصنیف جنان التسیر
الہمنی الہاتف تاریخہ

ختم

بعیے پائے ہیں بہار اختتام
در ربیع الاول ای عالیمقام
یعنے گلزار نبوت ای تمام
پایا آگے دین حق نے اختتام

شاہ کے احوال میں اپنی نیک شان
دفتر اول ہے یہ چار و ناچار میں
فضل سے اب اپنے ای بار الہا
حاجتیں میری روا کر دے تمام

دے فنا فی اللہ کا مجھکو عروج
اور بقا باللہ کی دے موج موج
نفی اور اثبات کا دے شت مقال
کر عنایت مجھکو یا رب دو دعا

الٰہی و محبب بالصفا کو اسلے
تیرے یکدم اولیا کو واسطے
یا الٰہی فضل سے اپنے نبی
یہ دعا حضرت کی ہے مستجاب

تمت

بصحیح تسلیمات و صلوات ای خدا
ہم سے بے حد بر محمد مصطفےٰ و

از حضرت مصنف مدظلہ

ربعۃ فیہا مائتہ الجنۃ
جنان التسیر ۱۲۰۵

فصحصح کا الشہر

محمد ابراہیم عفی عنہ
محمد ابراہیم عفی عنہ

فہرست تصانیف وتوالیف حضرت مولوی عبدالحی صاحب واعظ

فقہ	علامت	عدد اشعار یا تخمینی	سیر و تواریخ	علامت	عدد اشعار یا تخمینی
منتخب مفتاح الصلوٰۃ - یہی پہلی تصنیف ہی فقہ مین	ف ن ق	۰	شمایل النبی الکریم	ن م ع	۷۷
اداب لباس -	ن م ق	۰	ایضاً شمایل مختصر	ن م ق	۱
ترجمۂ اساس المصلی	ن ن ق	۰	اخلاق النبی الکریم	ن م ع	۷۰۰
شرح مختصر یکصد وستی مسایل	ن ن ق	۰	خصوصات نبوی	ن م ع	۲۰۰
واقیٰ الفقہ	ن م ق	۶۰۰	فواید جلیہ فی اداب ذکر محمدیہ - یہ رسالہ		
مرات الصلوٰۃ	ن م ق	۶۰۰	سیر وحدیث پڑہنے سننے کے اداب مین ہی	ن م ع	۲۶۴
مفید المصلی - تحفۃ المومنین در غرور یات دین	ن ن ع	۲۵۲	جنان السیر - مطبوع بار چہارم در مطبع محمدیہ بنگلور	ن م ع	۱۵۰۰۰
ترجمۂ زاد الآخرۃ امام غزالی	ن م ع	۲۰۰۰	ریاض الازہر - در فضایل سید البشر دفتر		
اختصار شرح وقایہ	ن ن ق	۰	ثانی جنان السیر		۷۰۰۰
			جلد دوم جنان السیر جو مطبوع بار چہارم کے ساتھ منضم ہے -		۶۰۰۰
عقاید					
ترجمۂ عقاید عبد الجلیل - یہی پہلی تصنیف ہی عقاید مین	ن م ق	۰	فواید عزیزیہ - در سیر محمدیہ مولانا شاہ		
ترجمۂ عقاید ذوقی	ن م ق	۲۰۰	عبد العزیز کے تصانیف سے - چند فواید اس		
عقاید ضروری	ن م ع		ترتیب کے ساتھ جمع کئے گئے ہین - کہ جس سے حضرت		
ترجمۂ عقاید جامی مع شرح مختصر	ن م ق		کی عمر شریف کا احوال معلوم ہوتا ہے - گویا یہ کتاب		
جواہر المعاید - جو عقیدے کہ قرآن وحدیث مین مذکور			سیر مین خاص انہین کی تصنیف ہی -		
ہین وہ آیات واحادیث انمین مع شرح وتفسیر جمع کئے گئے ہین	ن ن ق			ن ن ق	۳۷۲
شعب الایمان - اسمین ایمان کے ستر پر چند شعبون کا بیان ہے	ف ن ق		منارج النبوۃ - یہہ کتاب سیر مین مطول ومبسوط		
ایضاً شعب الایمان - فواید اعتقادیہ منتخب تفسیر عزیزیہ	ن م ق	۳۰۰	نصف تک تالیف پائی - ایسے مین ہندوستان		
شرح صفت ایمان	ن ن ق	۵۰۰۰	سے مترجم منارج النبوۃ مطبوع ہوکے آئی -		
عقاید مختصر - ایضاً قصیدۂ عقاید	ن م ق	۲۲۵	اسکا نام بھی منارج النبوۃ ہے -	ن ن ق	۸۰۰۰
سیر و تواریخ			جواہر التفسیر فی السیر والتذکیر - آیات قرانی کے		
انوار نبوی - یہی پہلی تصنیف مختصر ہی سیر مین -	ن م ق	۱۵۷	تفسیر مین ہی حضرت کی عمر شریف کا احوال		
بستان نبوت - اسمین حضرت کی نور شریف سے وفات			اس مین مذکور ہے		
تک احوال مختصر مذکور ہے	ن م ق	۲۰۴	خلاصۃ السیر - حضرت کی عمر شریف کا احوال	ن م ع	۹۴۴

سیر و تواریخ	علامت	سنہ تصنیف	سیر و تواریخ	علامت	سنہ تصنیف
اور آپکے اولاد و ازواج طاہرہ - اور خلفای اربعہ - اور			تاریخ مدینہ منورہ	ہ ن ق	۱۲۵
ایمۂ اہلبیت - و ایمۂ اربعہ کا ذکر مختصر اسمین مذکور ہے -	ہ ن ع	۳۸۰	خلاصۃ تاریخ الخلفا - خلفای اربعہ اور خلفای بنی امیہ		
روضۃ الابرار - حضرت کی عمر شریف کا ذکر مختصر اور			اور خلفای عباسیہ کے عہد حکومت کے وقایع - اور یزیدین		
آپکے ازواج و اولاد امجاد - و خلفای اربعہ اور انکے			عہدی تک بغداد و مصر کے حکام کا احوال اسمین مذکور ہے	ہ ن ع	۱۴۳۰
ازواج و اولاد - اور ایمۂ اہلبیت کا ذکر امام حسن سے			نفحۃ مناقب شیخ اکبر قدس سرہ	ہ ن ق	۲۵۰
مہدی موعود تک تفصیل کے ساتھ اسمین مذکور ہے -	ہ م ع	۵۷۳	مطلع النور - در مناقب قطب دیلور - مصنف نے		
قصیدۂ فضایل اہلبیت -	ہ م ع		اپنے مرشد مولانا مولوی حافظ سید شاہ محی الدین		
شرح الشہادتین - در احوال حسنین کریمین حسنین			قادری دیلوری کے احوال مین لکھا ہے -	ہ م ع	
شہادت کے اسرار و صحیح روایات مذکور ہین -	ہ م ع	۴۷۲	**جواز محفل میلاد شریف بطور مشروع**		
گلزار شہادت - در احوال امام حسین رضی اللہ عنہ -	ہ م ق	۳۴۲	تبیین الاسناد فی عمل المیلاد	ہ م ع	۵۸۵
حدیقۃ الاحباب - حسنین خلفای راشدین کے مناقب اور			مقید مختصر فی میلاد سید البشر -	ہ ن ع	۲۰۰
ہر ہر کے خلافت مین جو جنگ و جہاد واقع ہوے اور			تحقیق المحققین فی میلاد سید المرسلین -	ہ ن ق	۱۱۰۰
کشتے ملک ہاتھ آئے - مفصل مذکور ہین -	ہ ن ع	۳۴۲	تنبیہ النبی فی اثبات میلاد النبی -	ہ ن ق	۲۵۰
حدیقۃ الابرار - مناقب اہلبیت اطہار کے اسمین			رد الفرد -	ہ ن ع	۵۸۸
مفصل مذکور ہین - یہہ کتاب ہم حدیقۃ الاحباب			قصاید نعتیہ زاید از حد عدد -		
کی ہے -	ہ ن ع	۳۴۲	رسالہ در حکم قصاید نعتیہ		
رسالۂ طبقات مجتہدین -	ہ ن ع		قصاید خوانی کے جواز و عدم جواز کی صورتین اسمین مذکور ہین	ہ ن ق	۳۵۰
چہار گلشن - ایمۂ اربعہ کے مناقب اسمین بتفصیل مذکور ہین	ہ م ع	۳۳۵	کارخ کونین و فضیلت تذکرۂ حسنین کریمین	ہ ن ع	
ترجمۂ تذکرۃ الاولیا - در احوال اولیاے متقدمین	ہ م ع	۱۷۰۵	**حدیث**		
تذکرۃ الصالحین - در احوال اولیاے متاخرین	ہ ن ق		اربعین اول - اربعین ثانی - اربعین الثالث		
تحفۂ مرغوب - شرح محبوب القلوب - جن کرامات کی		۲۰۰۰	اربعین رابع مترجم - اربعین خامس مشروح مختصر		
تفصیل محبوب القلوب مین نہین آئی اسمین آئی ہے -	ہ م ع	۱۴۵	گنج گنج - ایمان و نماز پنجگانہ و صیام رمضان و حج		
فواید قدسیہ در مناقب غوثیہ - یہہ رسالہ غوث اعظم			و زکوٰۃ کے فضایل و ثواب اور انکے ترک کے وعید		
کے مناقب مین بے نظیر - مواعظ آمیز ہے -	ہ م ع	۲۴۵	و عذاب کے احادیث کا ترجمہ اسمین مرقوم ہے -	ہ م ق	
تنویر العقول فی اثبات اسلام آباے رسول	ہ م ع	۵۰۰	خطب مترجم حرمین شریفین مع فضاید پند و مواعظ	ہ م ع	۲۵۰
تحفۂ مقبول - در مناقب زہراے بتول	ہ م ع		فضایل صدقات - فضایل تہجد	ہ م ق	
تاریخ مکہ معظمہ	ہ ن ق		تحفۃ الصایمین - یہہ رسالہ مختصر صیام رمضان آداب	ہ ن ع	۱۲۵

بجلد سیزدہ ۱۳

فواید مجموعہ سیزدہ

بجلد چہاردہ ۱۴

شرح فضاید نعتیہ

حدیث	علامت	تعداد	شرک و بدعت	علامت	تعداد
علامہ ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ	ف ن ق	۳۴۰	رد مہدویہ - تمام		
تحقیق الشفاعۃ	ف ن ع	۸۳۱	ترجمۂ ایضاح الحق	ف ن ع	۳۷۵
فتوائے شفاعۃ	ف ن ق	۲۰۰	**سلوک و تصوف**		
رسالۂ تحقیق عصمت و امامت	ف ن ق	۴۰۰	رسالۂ اثبات تصوف -	ف ن ق	۱۲۰۰
رسالۂ در فضیلت و حکم مصافحہ	ف ن ق	۶۰۰	نضرۃ التوحید	ف ن ع	۲۸۵
تحفۃ الامائل فی آداب المساجد	ف ن ق	۵۵۰	یدبیضا	ف ن ع	۱۳۰۰
رسالۂ در حکم منبر در عیدگاہ	ف ن ع	۱۲۵	مفید المریدین	ف ن ق	۱۲۰۰
رسالۂ فضایل اسلام	ف ن ق	۶۰۰	تحفۂ اصفیا - ترجمۂ قصیدۂ اذکیا	ف م ع	۲۲۰
فضیلت علم و علما	ف م ع	۶۰۰	مفید السالکین	ف ن ق	۱۴۰
اخلاق و آداب			تحفۃ المریدین مع شجرۂ صالحین	ف ن ع	
ترجمۂ حقوق الاسلام - جو جامع ہیں حقوق اللہ و حقوق العباد کی	ف ن ع	۱۱۸	سائلین کے جوابات فارسی و ہندی اردو میں	ف ن ق	دو جلد
حقوق المومنین	ف م ع	۴۹۴	**الحمد للہ والمنہ**		
قرآن السعدین - فی حقوق الزوجین	ف م ع	۱۳۳			
ترجمۂ خلاصۃ التصانیف امام غزالی	ف ن ق				
قصیدۂ ذم رذایل	ف م ع	۶۳			
ترجمۂ صد پند سودمند لقمان	ف م ق	۲۰۰			
وصیت نامۂ خواجہ عبدالخالق غجدوانی	ف م ق				
تحفۃ الزکیات فی الاعمال الصالحات	ف م ع	۰			
تحفۃ المسلمین در حکم تقلید مجتہدین	ف ن ق				
ورد و وظایف					
سعادت ابدیہ فی وظایف محمدیہ -	ف ن ع	۲۲۴			
ورد بنوی عربی	ن ع	۴۰			
رد شرک و بدعت و معاصی					
تنبیہ العوام	ف م ع	۱۱۲۳			
اصلاح العوام - در اتباع شریعت خیر الانام	ف ن ق	۶۰۰			
۲ رسالہ در رد مزامیر	ف ن ع	۲۵۶۸			
[illegible] در منع تکفیر اہل قبلہ	ف ن ع	۵۰۰			

جناب مصنف جناں السیر نے جو انیس سال کی عمر سے تصنیف آغاز کی اب جو انھا سن سال کی سن ہی انکی تصنیفات فضیلت وصل عقاید میں گیارہ - سیرۃ النبی میں تیس پوتین - جواز میلاد شریف وغیرہ میں آٹھ - اور حدیث و مصایح میں پندرہ - اخلاق و آداب میں نو - ورد و وظایف میں دو - رد شرک و بدعت و معاصی میں سات - سلوک و تصوف میں سات جلد تصنیف ایکسو پانچ - نظماً و نثراً اپنے ایسا کا عدد تخمیناً ایک لاکھ دس ہزار ہوتا ہے اللھم زد فزد اسکے سوائے بعونہ تعالیٰ اور چند کتاب زیر تصنیف ہیں اللہ تعالیٰ جلد حسن انجام دیوے اور مفید و مطبوع خاص و عام کرے - اور اسکے مصنف بہتم و کاتب کو اور اسکے پڑھنے اور سننے اور چھپوانے والوں کو اور سب مسلمانوں کو بخشدیوے - آمین بسر مرسلہ سید المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین

المعتصم شمس الدین احمد

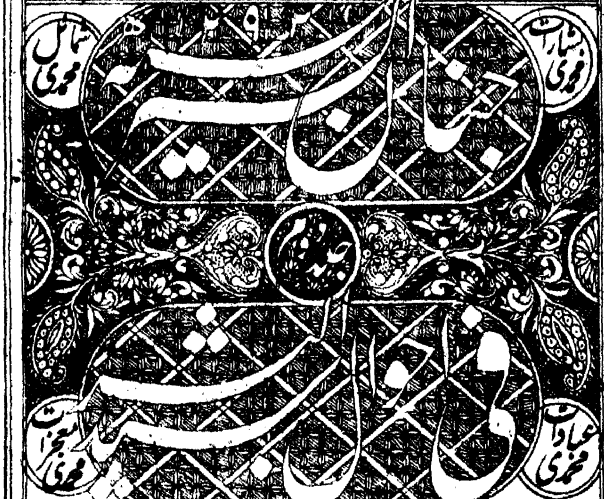
عفا اللہ عنہ

سیوم ربیع الاول ۱۲۹۲ ہجری

یا ایها النبی انا ارسلناک شاهدا ومبشرا ونذیرا

بعونہ تعالیٰ یہ جلد دوم جنان السیر جو مشتمل ہے چہار رسالوں پر پہلا رسالہ شمائل محمدی جس میں آنحضرت صلعم کے سراپا

ظہور جو اگلے آسمانی کتابوں اور اس کتاب کے علاوہ دیگر کتابوں میں نبوت کے نشان مع وضع و سمات ہیں و وفات و تدفین



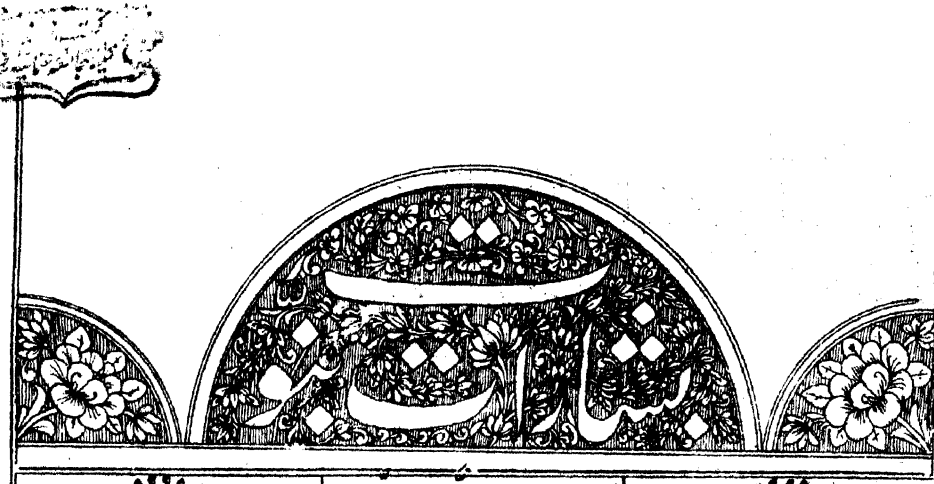
دوسرا رسالہ شمائل محمدی جس میں حضرت کے سراپا مبارک و سیرت شریف کا بیان ہے تیسرا رسالہ عبادات محمدی جس میں حضرت کے عبادات

نماز و روزہ و زکوٰۃ کا بیان مع اختلافات ائمہ اربعہ کے ہے چوتھا رسالہ معجزات محمدی جس میں انکے تمام معجزات مسلمہ

بہاریں طبع مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور سی یان دام ظلہ

فہرست جلد دوم حیات طیبہ

	رسالہ بشارات محمدی
۱	عبد اللہ بن سلام کے اسلام کا سبب
۲	توریت کے بشارات
۳	کعب الاحبار کا اسلام اور جو تحریف یہود و نصاریٰ کے آج بھی ذکر محمدی توریت میں ہے۔
۴	یہود کا۔ و تورات سے۔ نصاریٰ کا۔ و قرآن سے
۵	زبور کے بشارات کا فرزند سے بہانہ کرنے میں جو حکمت ہے۔
۶	انجیل کے بشارات
۷	یہود و نصاریٰ جو قدیم سے تحریف کرتے آئے ہیں
۱۰	علمائے یہود و نصاریٰ کے عناد حضرت کے راستہ کا اختیار کرنا
۱۴	فضائل اسمای محمدی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کا نام ازلی میں محمد تجویز فرمانا اور آپکے دلالہ وجہ کے دل میں الہام کرنا +
۱۵	حضرت کے پانچ نام کا بیان
۱۶	احمد و محمد کے معنے اور یہ ہر دو نام کا سبب
۱۷	حضرت کے اسماء کے مجامیب جو بالاسی آسمان ہیں اور جو زمین کے چپہ چپہ پر ہیں +
۹	خاتمہ
	رسالہ شمائل محمدی
۲۰	وے حدیثیں جو حضرت کے صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں۔
۲۱	حضرت کے سراپا شریف کا بیان
۲۳	وہ حدیثیں جو یہود توریت شریف کے بیان میں ہیں
۲۴	مدخل و مخرج شریف و آداب جلوس شریف
۲۶	جامع حدیث شمائل
	رسالہ خصائص محمدی
۱	خصائص کی فضیلت۔ و وے کے معنی اور فضیلت
۲	حضرت کے وضو کا بیان۔
۳	آب وضو کا مقدار۔ مسواک کا بیان
	منہ اور ناک میں ایک یا دو بار پانی لینے کا اختلاف
۳	مسح میں چار و امام کا مذہب۔
	واڑھی کے خلال کا بیان۔
	مسح گردن۔
۴	وضو کے آداب۔ مسح خفین۔
۵	تیمم کا بیان۔ غسل کا بیان
	کتاب الصلوٰۃ
۶	حدیث قرۃ العین فی الصلوٰۃ اور الصلوٰۃ معراج المومنین کی توجیہ
	اوقات نماز پنجگانہ۔
	وقت ظہر کا اختلاف
۸	اوقات نماز میں حنفیہ شافعیہ کا اختلاف۔ اذان کا بیان
۹	حضرت شب معراج فرشتے سے اذان سیکھنے سو بیان۔ حضرت کے نماز کی صفت اور نیت تکبیر تحریمہ
۱۰	توجیہ و ثنا کا اختلاف آمین آہستہ اور پکار کر کہنے کا بیان
	قرات مسنون
۱۱	رفع یدین قبل رکوع و بعد رکوع مذہب شافعی کے اسناد
	عدم رفع یدین میں مذہب حنفیہ کے دلائل
۱۲	رکوع سجود و قومہ جلسہ ارکان
۱۳	تشہد کا بیان۔ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر۔
	درود بعد تشہد
۱۵	وے اذکار و دعائیں جو حضرت نماز کے پڑھتے تھے۔
	سجدہ سہو کا بیان
۱۶	سجدہ تلاوت کا بیان چار و مذہب میں۔ سجدہ شکر کا بیان۔
۱۷	نماز جمعہ کا بیان
۱۸	جمعہ کی فضیلت جو آخرت میں ہے۔
۱۹	خطبہ جمعہ کا بیان + الصلوٰۃ
	سنت الجمعہ کہنا بے اصل ہے۔
	خطبہ میں عصا پکڑنے کا حکم
۲۰	نماز تہجد کا بیان۔ وتر تین رکعت ایک سلام سے وتر میں قنوت پڑھنے کا بیان
۲۱	وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان
۲۲	نماز اشراق و ضحیٰ کا بیان
۲۳	شب برات کی فضیلت و نماز کا بیان
	نماز خسوف و کسوف کا بیان
	نماز مقصر کا بیان
۲۴	سفر میں دو نماز ایک وقت جمع کرنے کا بیان۔ عیدین کی نماز کا بیان
۲۵	نماز عید پر خطبہ کی تقدیم مروان کی بدعت
	عیدگاہ میں منبر کی بنا
۲۶	عیدگاہ میں منبر کا جواز عیادت بیمار۔
	اور نماز جنازہ کا بیان
۲۸	سنن رواتب کا بیان
۲۹	زکات کا بیان۔
	زکات زیور۔ زکات بہائم
۳۰	عشر کا بیان صدقہ فطر کا بیان
	کتاب الصوم
۳۱	صیام نافلہ کا بیان۔
۳۲	نماز تراویح کا بیان
	کتاب الحج
۳۳	حضرت کے حج کی کیفیت۔
	مناسک حج تمام بتفصیل
۳۶	آداب زیارت شریف مرقد مکرم کا بیان۔
۳۷	حضرت سے توسل کرنے کا بیان
۳۸	خاتمہ
	رسالہ معجزات محمدی
۱	حمد و نعت۔ حضرت کے رسالت اعجاز کا بیان۔
۲	منقبت پیر و استاد قدس سرہ
۳	سبب تنظیم این رسالہ نافع۔ تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت +
۴	آنحضرت کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے
۵	معجزہ معراج شریف۔ شق القمر۔
	معجزہ رد آفتاب
۶	وے معجزے جو انگشت مبارک سے پانی کے نہرین بہنے اور تھوڑے سے کھانے سے بہت کھانے میں برکت ہونے کے
۷	وے معجزے جو اتنا حضرت سے کلام کئے
۸	وے معجزے جو سنگ و شجر حضرت کی طاعت و کلام کئے
۱۰	وے معجزے جو حضرت مردوں کو زندہ کئے
۱۱	وے معجزے جو حضرت کی دعائیں مستجاب ہوئے
۱۲	وے معجزے جو انشقاق جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے۔
۱۴	وے معجزے جو دوسرے انبیا کو دئے گئے ویسے ہی بلکہ اس سے بڑھکر آنحضرت کو دئے
۱۶	وے معجزے جو حضرت کو خاص میں جنکو خصائص کہتے ہیں۔
۱۷	خاتمہ۔ تمت +



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھتا ہوں بعد حمد و صلوات — حضرت کے ظہور کی بشارات — جتنے ہیں کتاب آسمانی — اور حق کے صحیفے میں ہی گیانی — اینن ذکر محمد مدنی ہی

تین کوئی کتاب اس سے خالی — ای بھائی وہ ذکر ذکر اعلی — علما اہل کتاب جو تھے — بے شبہ یہ معترف تھے اسکے — اس امر کی ہے دلیل باہر — قرآن کریم سے بھی ظاہر

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

پس ذکر محمد نبی مقبل — تورات میں اور نبی یہ انجیل — اب جانیں عوام لوگ اتنا — کہ ذکر وہ اگلے انبیا کا — ظاہر کیا شاہ انبیاسات

پس ذکر وہ شاہ انبیا کا — کیونکر نہ کرے اُنھوں سے مولا — علما پہ ولے نہیں ہی مستور — جو اگلے کتب میں ہی وہ مذکور — قرآن میں وہ خالق کریات — اب لکھتا ہوں چند وہ بشارات

عبداللہ بن سلام کہ ہے — عالم جو بڑا یہود میں تھا — یوسف جو خدا کے تھے پیمبر — اولاد سے اُنکے تھا وہ شہر — تھی اسکی مدینے میں قامت — سن اسکو تو اعتقاد کے ساتھ

اگلے جو کتاب میں سماوی — دیکھا تھا وہ اُنمیں ذکر نبوی — اور مکہ با صفا میں حضرت — کرتے تھے یہود اسکی عزت

یہ بات ہوئی جہاں میں مشہور — ہر جا میں ہی تھا اسی کا مذکور — جو یا تھا وہ تب سے آنیکا ہاں — جب پائے ہیں خلعت نبوت

جب روز بروز اُسے سنتا — اور بڑھتا تھا اعتقاد اُسکا — اور عشق میں آنیکے تھا بیتاب — اعجاز و فضائل پیمبر

کیا ابن سلام تو نہی کہ اب — عالم جو نبی و نوح یثرب — مشتاق لقا بہت ہوا ہی — وہ صاف شمائل پیمبر

جب ابن سلام جلد آیا — کر مکہ با صفا سے ہجرت — تب یثرب بدینہ جبکہ حضرت — دیکھا اسکو کہ وہ شاہ والا

کیا ابن سلام تو نہی کہ اب — وہ عرض کیا نبی ان ای رب — میں ابن سلام ہوں مقرر — دیتا ہوں تجھے میں اسکی گونہ

تو سایل کہ مرے بول یہ بات — کیا حق کی کتاب میں مقرر — فرمائے نبی تب ای خردمند

جبریل امین نے آ حضرت — حضرت سے کہے میں عرض مدعا — ای سرور انبیائے والا — وہ عرض کیا نبی وصفہا کی اب بیان کی — کچھ وصف خدا بیان کیجے

اسکو نہیں مار و پد ہی — اور اسکو نہ خر و پسر ہی — وہ یک ہی کہ یکتا نہیں جہانی — اللہ وہ ایک ہی احد ہی — بے عجز و نیاز نہی صمد ہی

جب ابن سلام نے ای بھائی — توحید سنا یہ جب خدا کی — اور حق کی کتاب میں بھی — کوئی نہیں اسکے جوڑ کا ہی — سب خلق کا ایک وہ خدا ہی

اور حق کی کتاب میں بھی — بولا میں گواہی دیتا ہوں اسے — تم کو بھی تمھارے دین کو مولا — غالب سب پر یقین کر لگا

پایا ہوں ہر صفت کی جس — کہ حق نے تہیں خطاب کر کے — ارشاد کیا ہی اس طرح سے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

اے ای مرے نبی والا — ہم بھیجے تجھے گواہ ظاہر — اور بھیجے تجھے بشیر کر کے — سب خلق طرف نذیر کر کے — کہ حشر کے روز ہو تو نے — امت کے اوپر گواہ اپنے

تا نیکوں کو خوش خبر سناوے — بد کار و گنہ گار سے ڈراوے

وَحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ	اور امیوں کا پناہ ہووے	مقصد عرب بنی امیوں سے	کہ لوگ جزیرۂ عرب کے
تا دیسوں کو راہ حق دکھاوے	اور دین خدا انھیں سکھاوے	اور پشت پناہ انکا ہووے	اور انکو بچاوے افتوں سے
اور بندۂ خاص تو مرا ہی ہے	اور میرا رسول با صفا ہی	سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ	اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ
لَسْتَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ		ہرگز تو درشت خو نہیں ہی	اور تو نہیں سخت دل متین ہی
اور تو نہ پکارنے ہی والا	بازاروں کے درمیان جاکر	کہ بات وقار سے ہی دور	ہی جہل سفلگی کا دستور
		بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے	وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ
		پر عفو کرے و بخش دیوے	

وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۞

اسکو نہ جہان سے حق اٹھاوے	تیری ملت کو جب تک اس سے	سیدھی کرے حق ہو دین کامل	توحید کے لوگ ہو دین قابل	فَيَفْتَحَ بِهٖ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا	
حق مین نہ رہینگے جکڑے انکھین	اور گوش حق نیوش ہووے	دل پر وخلاف انکے بدتر	ناصاف کھلے حقیقت اندر	ایسون کی وہ چشم و گوش اور دل	کھل جاینگے نہ رہینگے غافل
ایسا ہی وہ شہ کا ذکر والا	تورات مین اور ہی کئی جا	پس ابن سلام نیک انجام	لایا وہین صدق آل اسلام	ایمان لایکا حال اسکے	اور تین اق سوال اسکے
اور تین جواب مصطفی کے	تفصیل سے ہین بیان انکے	خبار نبوت اندر ای یار	اور داری اور بن عیسا کر		
یون نقل کئے ز کعب احبار	توریت کے بیچ ہی محمد	بن عبد اللہ ای مجتبی	مکے مین وہ پاویگا ولادت		
اور مملکت اسکی ہووے در شام	بازار مین بھی نہ وہ پکارے	بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے	مساغہ اسکے جو کوئی شر کریگا		
امت اسکی بستر و ظاہر	اونچائی پہ جبکہ دے چڑھینگے	شادی و غمی مین ہو کے شاکر	اور صبر کی دے کرین رعایت		
اور وقت نماز جبکہ پہنچے	تو وقت پہ وہ ادا کریگے	آدہی پنڈ تری تانگ کے ساتھ	اور بہر نماز با سعادت		
اونچائی پہ چڑھ مؤذن انکا	لے نام خدا ندا کریگا	طاعت مین صفین ہونگے ایسے	اور پانی پاک سے ای وضو کرین		
اور مروی ہی از ابو ہریرہ	حضرت کہے ایکدن ای آگہ	توریت موسیٰ پر آئی ہی جب	ون ات سداد وضو کرین		
کہ ہوویگی یک اخیر امت	ہی سارے امم پہ سکو سبقت	یعنے وہ وجود مین ہی آخر	ہونور کا زہرہ شب مین انکا ایسا		
سینون مین انکے ای انجیل	یعنے قرآن ہویا دیقیل	قرآن کرین حفظ سے تلاوت	جو جنگ قتال مین ہون جیسے		
یہہ بات ہوئی خصوص عشر	آسانی لئے حلال انپر	گر قصد گنہ کا کوئی لاوے	موسیٰ انھین نظر کئے تب		
یک نیکی کا قصد گر وہ کریگا	اور سیہ عمل اگر کریگا	دس نیکیان لکھینگے اسکے خاطر	اس امت باصفا کا مذکور		
علم اول و علم آخر	دیویگا انھین خدای قادر	دجال لعین کا قتل آخر	توریت کے درمیان ہستھا مسطور		
اس امت باصفا کے اوصاف	سر کے قریب پائے ہین صاف	تب عرض کئے ای بہ عزت	بارش ہو دعا کے لئے ظاہر		
امت مری کیجئے یہہ قسمت	موسیٰ کہے اپنے لفظ سے تو	امت احمدی سے مجھ کو	لکھا دینگے غنائم و صدقات		
حکم آیا ز درگہ الٰہی	امت تری کسطرح ہو قائل	موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہی	تا وے وہ گنہ کو گر عمل مین		
			گر ناہو عمل لکھا نہ جاوے		
			اور ہووے اگر عمل مین قاصر		
			بھی ہاتھ سے ہو انھین کے ظاہر		

اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۞

فرمان خدا سے یہہ ہوا جب	موسیٰ کہے راض ہین ہوا اب	مروی ہی زابن سعد آگہ	ناقل ہی وہ از ابو ہریرہ	قاعد دیکھے یہودیون کا	حضرت گئے ایک روز اس جا
فرمائے کہ درمیان تمہارے	عالم جو ز اہی اب وہ آوے	تا اوس سے کرون سوال مین اب	اس حکم کو سن یہودیان تب	عالم وہ جواب صوبیا تھا	سب اسکے طرف کیا اشارہ
حضرت نے کہا سو اسکو بولا	دیتا ہون مجھے قسم کی	اس مالک ملک دوسرا کی	صیحا تمین جسے من و سلوا	اور سایۂ ابر وہ بہ صحرا	
کیا حق کا رسول اہا ہین	وہ بولا کہ مین ہی قوم میری	جانے ہین تمین رسول باری	اوصاف جو آپ کے ہین پر نور	تورات کے درمیان ہین مذکور	

لیکن رحسد یہود ناداں | مانتے نہیں آپ پر ہیں ایمان | پوچھے ہیں اسے وہ شاہ کونین | لاتا نہیں کس لئے تو ایمان | وہ بولا خلاف قوم اپنا | ہی شاہ نجلا نہیں سمجھنا

روایت

ابن سعد و امام احمد | یوں لائے روایتای مجتمع | کہ سرور انبیا نے یک روز | یک رہ سے ہوئے ہیں جلوہ افروز | یک لڑکا یہود کا تب ای پر | آیا ہی نظر ہی سخت بیمار

اس لڑکے کے پاس یا اپنکا | توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا | فرمائے اسے رسول عربی | جسنے موسیٰ پہ لطف کے ساتھ | نازل کیا آسمان سے توریت

کیا میری نبوت اور صفت کا | توریت میں ذکر ہی نہ آیا | وہ سر سے کیا ہی تب اشارا | اس لڑکے نے جو حاست بیمار | یوں کہنے لگا زشاہ ابرار

اس سب کی قسم جلالت کے ساتھ | بھیجا موسیٰ پہ ہی یہ توریت | کرتا ہی ذکر وصف اطہر | توریت میں دیکھتا ہے یہ ان | کرتا ہی وہ حسد سے پنہان

میں دیتا ہوں شہادی بالتحقیق | معبود نہیں سوائے حق کے | بعثت کا بھی وقتای پیمبر | یارون کو کہے شاہ دین تب | اس لڑکے کو اس نے دی جواب

تم دونوں کرو کے کبر عمر | اور تم میں رسول اسکے پیچھے | اور تم ہیں رسول اسکے پیچھے | یارون کو لے اپنے ای برادر | حضرت نے پڑھی نماز اسپر

اس لڑکے نے کی جو جلد عجلت | ہو اسپہ سدا خدا کی رحمت | گذری ابھی تھی ایک ساعت | در عہد شریف شاہ ابرار | وہ لڑکا ہوا صحابی نامدار

روایت

بوبکر کے عہد کے بھی درمیان | کسواسطے تم نے لائے ایمان | یہ پوچھا تو لوگوں نے اس سے یکبار | عالم تھا تو راہی پدر میرا

موسیٰ پہ ہوا تھا جو نازل | واقف تھا وہ خوب اس سے کامل | کیا اسکا سبب بیان کیجے | کعب الاحبار اسنے بولا

ہاں دو ورق اسنے نیچ رکھا یا | احوال ای جنمیں یک نبی کا | موت اسکی ہوئی تقریب حج | بولا صفتا عالم مجھ کو

وہ کھول کے دیکھتا ہی پیہم | نزدیک ہی عصر اس نبی کا | خوش حال ہی جسنے اسکو دیکھا | کہ رہ وہ دو ورق کو کھول ایسا

پس پدر مرا ہی مرگیا جب | کسواسطے یہ خطر ہی مجھ کو | دعوا وہ کرے پیمبری کا | تابع کہیں اسکا ہو نگا تو

خواہش یہ مجھے بہت ہوئی تب | جھوٹا نکلے کوئی مبادا | لیکن انمیں لکھا ہوا ہی مضمون | پس کھول کے انکو میں نے دیکھا

وہ ہر دو ورق کو کھول دیکھوں | وہ ہر دو ورق کو کھول دیکھوں | ہجرت کا مکان ہی اسکا طیبہ | مضمون یہی لکھا ہوا تھا

ہی مرسل کبریا محمدؐ | ہی مولد پاک اسکا مکہ | بدخلق نہیں ہی وہ پیمبر | اور سخت نہیں وہ نیک محضر

ہی خاتم انبیا محمدؐ | ہی خاتم انبیا محمدؐ | وہ عفو کرے بھی بخش دیوے | امت اسکی مدام ہر آن | اللہ کی ہوویگی ثنا خوان

ہی وہ نہ پکارنے ہی والا | بازار کے درمیان اصلا | امت اسکی حامد ہر آن | اور اپنی وہ شکر گاہ ہوئیگی | اور اپنی کمر پہ لنگ باندھیں

وہ رائی زبان پھر کریگی | تکبیر میں حق کے رات دن بھی | اعدا پہ کریگی اسکے جاوید | حب اول و محل جنت

سینوں میں انکے انکی انجیل | قرآن ہی مراد اس سے بیشک | کہ بھائی حقیقی ہوویں جیسے | امت وہی پاوے یہ فضیلت

وصاف یہ جبکہ میں نے دیکھا | ایسے میں سنا کہ وہ پیمبر | بسوت ہوئے عرب میں شہر | گذری نہیں آہ تھوڑی مدت

حسرت کا بڑا میں داغ کھایا | اور تھوڑے دونوں کان آکر شام | بس فتح کے میں آکر شام | حضرت کی سنا ہوں میں نے رحلت

حکایت اپنی میں نے دیکھا | امت یہ ہی اس نبی کی غار | اوصاف وہی ہیں امین ظاہر | پس شام میں جب ہوئے ہیں نازل

افزود ہوا یقین میرا | مہری یہ تھا اپنے میں لکھا ہوا | آیہ یہ پڑھا ہی کوئی مومن

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ کَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَکَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝

آیہ میں کیا یہ کہ کر میں جب | یہ خوف مجھے بڑا ہوا تب | ایمان لائے میں میرے بیشک | اب قوہ ہی بھی گر ہے تو ہیں | تو جانب پشت منہ پہ میرا | پھر جاوے کہیں کچھ ہو لا

بجواب تھا مصطفیٰ فاسر | کر وقت میں سبح ہووے مارب | جب صبح ہوئی بغیر و سواس | میں جلد گیا ہوں مومنان میں | احوال کیا سب اجا ظاہر | ایمان لایا بحظ و افر

باوجود تحریف و تصحیف یہود و نصاریٰ کے آج بھی ذکر محمدی توریت میں موجود ہی

توراۃ میں وہ پیمبر ای | تحریف کئے اگرچہ بسیار | تبدیل کئے ہیں اور تغیر | اور اسمیں کئے خیانتای پیر | بااین ذکر محمدی نیک | توریت میں ہی ہنوز تو دیکھ

حجت یہ خدا کی ہی ای ہی | اور سرور انبیا کا اعجاز | جیسا توراۃ میں ہی آیا | فرمایا ہی خالق برایا | کہ حق نے تجلی کی ہی سینا | ساعیر سے بعد ازاں وہ چمکا

وارد اس سے ہوا ہی اشکارا | اب جانے رمز ہیں اشارا | سینا نامی ہی ایک پہاڑ کا نام | مشہور یہ بات ہی وہ در شام | طور سینا و طور سینین | کہتے ہیں اسے ای نیک آخر

اور سورۂ تین میں وہ داور
طور سینا پس وہ موسیٰ
اور پائے نبوت اسمٰعیل
کہ کوہ حرا ہی ایک اس کے
خلعت بھی وہیں پیمبری کی
فاروقؓ نے تعلق اسی خاندان
ہیں ہاجرہ اسمٰعیل کو لا
جرہم کا قبیلہ وہاں بسا آ
اور کون نبی بعد عیسیٰ
اسکا نہ جواب ہو سکیگا
فاضل بھی اسیکے ہیں نصارا
پس ہم بھی کہیں ذکر فاران
یعنے وہ یہود اور نصارا

پس جانو بغیر شبہ یہ بات
حضرت کی زبان حق بیان سے
بھیجو گا ترے سا ایک پیمبر
پہنچا ویگا وہ حکم جو اسکو
اسمین جو مطیع اسکا ہو
کر ترے برادران سے پیدا
پس ہر دو برادران ہیں ہم
کہتے ہیں یہود گر ہی سے
موسیٰ کے تھے خادم معزز
پس ایسا رسول ای برادر
اور اسکے سوا نبی ہیں چیزے
اولاد جو اسمٰعیل کے ہیں
فرماؤنگا حکم اسکو ہیں جو
اولاد اسمٰعیل کے ایک
یہ اسکے رسول ہیں ہمارے
اولاد اسمٰعیل کے ہیں

حال سکا لکھا ہو تمہیں یاد
اور اُسنے خدا وہیں کیا بات
عبرانی سمجھ ہی لفظ فاران
اس کوہ کے فار ہیں ہی حضرت
سب اہل کتاب اہل اسلام
کہ کے کا نام ہیں ہی فاران
ان دونوں کو ملا رکھے جو جگہ
فاران اگر یہ مکہ نا ہو
آئی ہی کہاں کتاب ایسی
توریت میں وہ جو بات آئی
ساعیر سے نور وہ جو چمکا
پہلے یک بات کے مقر ہو
از راہ متعصب برادر
کہ کے کا نام ہی ہی فاران
اور پایگا ہیں سفر ہیں توراۃ
اور اپنا کلام فیض عنوان
ڈالے جاویگا رہلاک
موسیٰ جو کلیم تھے خدا کے
اولاد اسمٰعیل کے ہاں
یہ زعیم ہو دکا ہی فاضل
اتری ہی کہاں کتاب ایسی
موسیٰ کے تھے ساتھ وہ معاملے
ہیں اور بہت دلیل وجود
گھر سے مرکب نبی کو آخر
ای بھای مراد اس نبی سے
حضرت کے سوا رسول دیگر
بات اس سے کرے بغیر اصلا
حضرت کے سوا حرم سے اصلا
اولاد اسمٰعیل کی او

تفسیر جواہر اندر ای یار
نازل بھی ہیں کیا وہ توراۃ
کہتے ہیں بچے پیار کو جان
خلوت کرتے تھے قبل بعثت
ہیں متفق اسپہ ای گروہام
ہم دیویں جواب اسکو بیجا
ظاہر ہی بغیر شبہ مکہ
ہی کونسی وہ جگہ دکھاؤ
دین انکا کہاں ہوا ہی شہر
حق نے سینا سے کی تجلی
ساعیر تو ہی مقام عیسیٰ
منکر پچھلے دو باتکا جو
انصاف سے دور ہیں سر سر
پہلے ہی وہ ہیں نزول قرآن
اب دیکھے انصاف آئی ہے بات
میں قرآن کا اسکے بہکے دہلا
یا دیگا سزا وہ بے سعادت
اولاد سے اسرئیل کے تھے
حضرت ہی ہوئے ہیں یک بنی جان
اسکو نہ قبولے کوئی عاقل
کب شرع جدی ہوئی مقرر
بعد موسیٰ ہو جو کامل
حضرت ہیں ہی ہی موجود
قائم میں کرن بلطف داور
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
مبعوث نہیں ہوا مقرر
بھیجون نہ صحیفے اور الواح
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
پیدا نہوئے مسیح مجھو

دیکھ اسمین اگر نبی تجھ کو مشکوک
ساعیر ہی ایک کوہ دیگر
کہتے انھیں ہاشمی پیمبران
حضرت پڑھیں آئے جبرئیل
کچھ اسمین نہیں کلام مری جان
کہ شام کے ملک بیت المقدس
کہتے ہیں ہی دیکھو انکو بخشا
کس جا پہ ہوئے مقیم کہ وہ
کیا دیونگے اب جواب اسکا
تثنیہ توریت ہی ای دانا
جیسے کہ اُپر ہی آئی انجیل
تسری کا کریں جو لوگ انکار
سب جہل و مکابرہ ہی حاصل

احکام شریعت نبی اسلام
ای موسیٰ ترے برادر سے
پہنچا ویگا وہ رسول سب کو
بے شبہ مراد اس نبی سے
حضرت تھے ہمارے سید ان
اولاد سے اسمٰعیل کے جان
حضرت کے سوا رسول نہ دیگر
موسیٰ کے نہیں تھے ایک مانند
موسیٰ کے وہ مثل کسطرح ہو
اور شرع جدید و نسخ احکام
موسیٰ سے کہا دیکھو مولا
میں ڈالونگا لطف اکرم سے
مبعوث کیا یقین حرم سے
میں ڈالونگا اسکے منہ میں کلمہ
ہو ویگا ہلاک وہ بآفات
لیتے ہیں مسیح کے جو حق میں
مکے کے مقام محترم سے

پیغمبر کا ذکر توریت میں
نصارا کا اقرار توریت

منقاد نہیں ہوا جو اُسکا
دعوت وہ نبی کی عام ہوگی
پس اس سے مراد کیوں نہ عیسیٰ
اس قول کا اب خلاصہ یہ ہے
جاوید گی چھنی نہ ملک کی
اور شان و بست اسکی بیشک
ایسے ہوں سعید دانت اسکے
یعقوب نے اسکو دی بشارت
اولاد جو اسرائیل کے تھے
ای بھائی عجب ہی نصارا
آنے سے مسیح ای مؤقب
عیسیٰ کے بھی پاس جو طرف سے
دانت اسکے سفید کہے تھے
اور جنگ و جہاد کا فنون سے
سفیر ہے ہیں پس مراد حضرت
موسیٰ نے خبر دیا کہ یہ ہوا
اور دہنے ہاتھ اسکے بیشک
فاران کے جبال کا بھی مذکور
شعیر کے زور سے وہ سن تو
سو ہیں خطاب حق تعالیٰ
پس تیرے شرعیین و احکام
ای بھائی جو آئی یہ بشارت
اور وہ جو کیا ہی حکم اوار
تر وار کا باندھنا بہ کثرت
مانے نہ پیمبروں کے احکام
بے نفع جو باغ میں شجر ہو
معلوم ہوا مثال یہ سب
جب طاعت و معرفت سے اسکی
ایسا ہی وہ کافروں کا

اور جس نے کہا ہی جو تورات
دعوت تو مسیح کی ای عاصی
توریت میں ذکر ای خوش آئین
یعقوب نبی کا ایک پسر تھا
اور ایسا ہی نسل سے بھی اُسکے
توریت کے قول کا یہ معنا
شیلہ نہ جہاں میں آئے جب تک
جب آئے ہیں سرور دو عالم
کہ شیلہ سے ہیں مراد عیسیٰ
ہوئی بند نبوت ای برادر
ظاہر نہ ہوا جہاد اُن سے
اقوام بھی اُنکے چو طرف سے
ظلمت کے کفر و شرک کی دور
توریت میں دیکھ دوسری جا
ساعیر سے وہ طلوع ہو کر
ساتھ اپنی وہ قوم کے بہ عزت
جو ذکر مقدسوں کا آیا
اور شرع محمدی میں سنئے
فائض ہو گئے ہر دو سے
تیرین ترے ترے ہیں ای کرام
وہ رب ہے جو آپکے بہ عالم
یہ ہمگی مراد اس سے اظہر
جو معجزے دیکھ کے بھی ایمان
سوا بے خدا کے منکروں سے
رکھتا نہیں اس شجر کو خالی
پیدا کیا خلق کو خدا نے
پیدا کیا جسکے افضیں رب
ہی لایں حرب قتل شہرا

اور حق نے کہا ہی جو تورات
دعوت تو مسیح کی ای عاصی
توریت میں ذکر ای خوش آئین
یعقوب نبی کا ایک پسر تھا
اور ایسا ہی نسل سے بھی اُسکے
توریت کے قول کا یہ معنا
شیلہ نہ جہاں میں آئے جب تک
جب آئے ہیں سرور دو عالم
کہ شیلہ سے ہیں مراد عیسیٰ
ہوئی بند نبوت ای برادر
ظاہر نہ ہوا جہاد اُن سے
اقوام بھی اُنکے چو طرف سے
ظلمت کے کفر و شرک کی دور
توریت میں دیکھ دوسری جا
ساعیر سے وہ طلوع ہو کر
ساتھ اپنی وہ قوم کے بہ عزت
جو ذکر مقدسوں کا آیا
اور شرع محمدی میں سنئے
فائض ہو گئے ہر دو سے
تیرین ترے ترے ہیں ای کرام
وہ رب ہے جو آپکے بہ عالم
یہ ہمگی مراد اس سے اظہر
جو معجزے دیکھ کے بھی ایمان
سوا بے خدا کے منکروں سے
رکھتا نہیں اس شجر کو خالی
پیدا کیا خلق کو خدا نے
پیدا کیا جسکے افضیں رب
ہی لایں حرب قتل شہرا

من حکم جہاد اسپہ آیا
نہیں خاص ہی ایک قوم پر ہی
باطل ہی یہ دعوی نصارا
کرتا ہوں بیان میں نص تو تک
یعنے نگین اسکی سلطنت کی
جا پہنچیگی آخر زمین تک
کر دو دھ سے نہ جو زیادہ اُجلے
کہ تجھ سے نہ جائیگی یاست
دولت ہی گئی انہیں کی سب سے
کہ کرتے ہیں اسطرح وہ دعوا
اولاد سے اسرائیل کب
قومیں نہ جوئے ہیں جمع آکے
اور انکھیں ہی سرخ تھے انکے
حضرت کے حکم سے خدا کے
کہ میں وہی خاتم الرسالت
سینا سے بغیر شبہ آیا
ہو گی شریعت آتشی یک
اوپر ہی ہوا ہی ضامن اسکو
سعید ہی کئی تیری ملتوں کو
حضرت کے طرف کیا ہی ایسا
باہم یکدستہ ہیں باکرام
ہی اس سے یقین مراد حضرت
کہ کیجے حمائل اپنی تر وار
انکا ہر ہی سداعرب کی عادت
جو لائے تھے حق طرف پیغام
بے برگ ہو اور بلا ثمر ہو
اس عز کو جان بھیجے اب
کفار نے اپنے سر کو پھیرے
بے نفع ہی جب ہے منکروں کا

سو اس سے ہوئی یہ بات معلوم
اولاد تھی اسرائیل کی جان
اس باب میں ہی یہ قول آیا
بے شبہ و گمان از بہ جا
اور جمع ہوا سکے پاس قومیں
کہ سرخ ہوں سرخ تر تر سے
کر نام خدا اسکا جو یہ وا
اولاد انہیں کے ہیں یہ اعجی
ہی بندہ ہوئی ہمیری ہی
استیلا سے نہیں مراد عیسیٰ
اولاد سے اسرائیل کے بھی
بن سکتی نہیں یہ بات اصلا
بھائی عیسیٰ بھی تھے ای شان
بایں ہمہ سب صفات حاضر
تشریک کو چھوڑ پائے توحید
اور دین متین شاہ دین کا
استیلوں جو ہی باب انکا
ہی ساتھ مقدسوں کے آیا
ذکر سینا و ذکر ساعیر
بے شبہ وہ آتشی شریعت
حرمور زبور میں سنو تم
اب کیجے حمائل اپنی تر وار
یعنے سر عجز میں جھکاتے
قرآن وہ کلام ہے خدا کا
کہ صاحب سیف ہیں وہ اصلا
اللہ کو ایک ہی نہ جانے
تا ان سے جہان پر بال ہووے
پس قابل قطع وہ اسے جان
اللہ کی طاعت و عبادت
جیسا کہ وہ جھاڑے شر ہو
پس حکم کیا جہاد کا رب

دنیا میں ہلاک ہووے وہ شوم
وہ قوم قائم ای سرزمین ان
اپنی سوان باب ہی اسکا
ارشاد کیا ہی حق تعالیٰ
جب تک شیلہ نہ آوے جگین
اور سرخ ہوں انکے لبے
کہ یعقوب کا وہ جو یک پسر تھا
کر نام خدا اسکا جو یہ وا
اولاد انہیں کے ہیں یہ اعجی
شیلہ سے مراد ہیں محمد
اولاد سے اسرائیل کے بھی
ہیں سکتی نہیں یہ بات اصلا
بھائی عیسیٰ بھی تھے ای شان
بایں ہمہ سب صفات حاضر
تشریک کو چھوڑ پائے توحید
اور دین متین شاہ دین کا
استیلوں جو ہی باب انکا
اس باب میں اسطرح ہی لکھا
اتحاد الوف ہووے جنکا
گذرا اور پر قریب ای بیر
حضرت کی ہی ای ہی مانوت
چالیس پر جو ہی چہارم
ای تیرے ہی بلند مقدار
آگے ترے القیا دلاتے
جو شرف نزول سے پایا
اللہ کے جہاد کفار
معبود بحق اُسے نہ مانے
ناپاک وہ زیر خاک ہووے
کر دو نا ہی قطع اسکو جو لاں
نا ہو سکے اُسکے بے پچھاڑ
لائق تعزیر کا ہے کہ ہی او
جنگ اُٹھے وہ شاہ دین کے تبل

زبور

کافروں جہاد کرنے
مقدس ہے حکمت ۱۲

اس مرکو نا سمجھ فضارا	فقط ہیں پرتے ہیں اشکارا	کہتے ہیں کہ کھیلے کے جنگ	کچھ سمجھے نہیں وہ جنگ کا رنگ	بے شبہ جنگ ہی عبادت ہے
اور وہ دوسرا نبیا بھی آئی یا رب	ایسا ہی کہتے جہاد و کفار	موسیٰ داؤد اور براہیم	یوشع بھی کہتے ہیں جنگ ہیم	اور وہ دوسرا یونہی نبیا بھی
ان جنگ نہیں کہتے ہیں عیسیٰ	کرا کو نہیں قاصر حق کا	نصرانی جو لوگ ہیں ای ناہر	جب اصل جہاد کے ہیں منکر	پس یونہی جناب مصطفیٰ بھی
	جو ہوگا ایک بنی کا منکر	منکر سب کا ہوا وہ کافر	ما شیطان اسکی ہی راہ	منکر ہوئے سارے انبیا کے

بشارت

اور یہہ بھی نور ہیں بنی محمد	داؤد کہے خدا سے رو رو	کر دیسے کو بھیج یا الٰہی	ظاہر جو کرے سخن کا ہی	تا جان لیں لوگ یہہ یقین ہی
سوا اس سے مراد ہیں محمدؐ	آئے جو پس از مسیح احمد	اگے ہی مسیح مصطفےٰ کے	حالت یہہ ہر دو پیشوا کے	بندہ ہی مسیح خدا نہیں ہی
جب لوگ مسیح کو ای جانی	لاویں گے یہ رتبہ خدائی	داؤد کو ہوتے ہی یہہ معلوم	لرزان ترساں ہو ہیں مغموم	داؤد نبی کو حق تعالےٰ
نادر کرے انکا زعم باطل	بندے کو خدا کہیں جو جاہل	ظاہر کرے خلق میں یقین وہ	اور حق سے دعا وہیں کہے تب	بے شبہ وگمان خبر دیا تھا
کو اپنے کرم سے حقتعالےٰ	احمد کو کیا ہی برگزیدہ	کر راستی و درستی وہ رب	کہ بھیج تو مصطفیٰ کو یارب	کہ بھیج تو مصطفیٰ کو یارب
اور اسکو خدا نے دی ہی عزت	امت کو بھی اسکے دی کرامت	تسبیح خدا کی بھی نہوں نے	اور آیا یہی بہہ بھی ذکر مسعود	اس طرح خبر دئے ہیں داؤد
تا ہر خدا لیں اُنسے بدلا	طاعت کریں جو اسکی اعلا	اور ویسوں کی بادشہ جو ہوا وہ	امت کو بھی آپکے وہ مولا	رحمت سے کیا ہی برگزیدہ
یکتاج مرصع مکرم	محمود مکرم و معظم	ضبطوں سے کیا خدا نے ظاہر	آواز بلند سے بولیں تکبیر	تا تو نہیں ہو لکے تیز شمشیر
محمود سے جان ای محمدؐ	بے شبہ مراد ہی محمدؐ	محمود بھی ای مبارک انجام	اور قول نبوی یہہ بھی پر اور	مزمور میں دوسرے ہی نمکو
اور بخشش وجود وہ کریگا	دریا سے جہاں میں تا بہ دریا	اور آخر ارض تک بالملک	اور تاج سے بوجھہ پاکر است	مطلب ہی ریاست و امامت
اور ہو دیگے وہ شہنشاہ جوانکے	جا پہنچیگے وہ خاک اپنے منہ سے	منقاد ہو آوین بادشاہان	اس سید مرسلین کا نبی نام	مزمور میں دوسرے ہی لکھا
فرمان پذیر اسکے ہو کر	گردن کو جھکاوین اپنے نیکر	اور ائکے خواص و مجلسیان	اور اہل جزائر اسکے آگے	مالک یقین ہو وہ معطا
اور ہو دیگا جو ضعیف یار	یاری اسے دیوے ہو دیگار	ظالم کی جفا سے سخت مظلوم	سر اپنا زمین پر رکھینگے	یہ تحفے گے در نزانہ اسکے
اور ذکر یقین جہان میں اسکا	جاوید ابد تلک رہیگا	مسکین و ضعیف مرحمانپر	پس ایسے ضعیف کو نوچی سے	پاس اسکے فروتنی کرینگے
میں پڑھتا تھا ایک ونجیل	دیکھا ناگاہ اس میں سفیل	ابن سعد وہن عساکر	اور ہو دیگا جو ظالم غوغی سے	چھڑوا دیگا ظالم غوغی سے
کوتاہ بہت نہ قد ہی اسکا	اور یونہی ہیت نہیں ہی اسکا	کر ایک ورق کو دوسرے سے	وہ ہو دیگا مہربان مقرر	ہر وقت دعا ای یک مضطر
ہیٹھیگا کچنگ باندھ کر او	صدقہ نہیں لیوگا وہ مجھو	اور رنگ مبارک اس نبی کا	یون نقل کئے زمسعد فاخر	کہ ہم نے بھر جالیت
چوغہ کا پیرہن پر انا	پہنا بھی کریگا وہ بگانہ	اشتر بھی وہ از گوش اوپر	جو زانی ہیت رہیگا گورا	میں کھول کے اسکو جلد دیکھا
اور جانیو اسکا نام حامی	ہووے یقین احمد گرامی	ایسے اوصاف جو رکھیگا	ہو دیگا سوار وہ پیمبر	اور مہر نبوت منور
	میں بولا یہہ وصف احمدی ہے	اتنا جو میں اس ورق میں دیکھا	وہ کچھ سے دور تر رہیگا	بکریکا بھی اپنے دودھ سے
		ان دفتروں میں خبر کہی ہے	ایسے میں مرا جبھی آیا	اولاد سے اسمعیل کے وہ
			بولا احمد ابھی نہ آئے	اور مار کے مجھ کو اسنے تو
				بولا یہہ مجھا مرا حسد ہے

روایت

اور یہہ بھی جو ہی کہا ناصر	یون نقل کیا زابن عباس	جا رو دہی جو بن معلّا	عالم تھا جزاو دار نضارا	حضرت کے جناب پاک میں
حضرت سے ہی اسے حوض تبک	سوگند ہی مجھ کو اس خدا کی	کر تجھسے پسند آپ کو کر	اس عصر کا بھی کیا پیمبر	ایمان سے مرف ہی جبکہ یا یا
		ایسا ہی بشارت انکی بھی	لوگو کو یقین سچ نے دی	میں دیکھا ہوں جا بجا یہ انجیل

بشارت

عیسیٰ سے روایت ہوئی کہ اس نے کہا
وہ ساتھ تمہارے خدا ابد ہو
آسوقت میں یہ آئیں گے یا نہیں
اس بھید سے ہی جناب مسیح
ٹھہرائے ہیں اسکو اہل واد
اور فارقلیط کا بھی معنا
اس بھید سے ہی مسیح مقبل
یا احمد و یا محمد ایسا
اور بولے مسیح جاؤ اب
خاطر میں تمہارے چند تمثیل
رکھتے ہیں بہت سے دھیانی
گر کرتے ہو تم قبول مجھ کو
باقی یہ جہان رہیگی جب تک
اور خلق ہوں جب خطا کے مصدق
اور حادثے جو جہان میں ہونگے

عیسیٰ نے جزا میں دیا ہے
بے شبہ وہ روح حق ہی سمجھو
تعظیم کا لفظ خدا پہ اسکا
اطلاق کئے خدا پہ اسکا
تثلیث کی دلئے دشاد
لکھے اہل لغت ای دانہ
تصریح کئے ہیں یوں بانجیل
ہیں لفظ قریب کوئی دیگر
بھیجیگا نبی کو دوسرے رب
لے آئیلوں لاویگا وہ تاویل
یوں دیگر کتب آسمانی
اور رکھتے ہو دوست جو مجھ کو
یعنے ہو رسالت اسکی تب تک
وہ زجر کریگا سخت اسپر
دیویگا یقین جزو اسکے
یعنے جو ہو وحی حق کے اسپر

عیسیٰ کے حواریوں سے ای نیک
کر چاہو گے باپ سے میں اپنے
بس جبکہ وہ اس جہان میں آئے
کہ خالق و اوستاد کو تب
پر اسکے دے نائبا ای دانہ
مولا سے بھی روح سچ بھی
بیشک ہی یقین چھوترا یا لا
آیا ہوں چھڑانے میں ای لوگو
اور وہ جو کہے جناب عیسیٰ
زندہ اسرار وہ کریگا
تاویل سے یہہ مراد ایجاد
اور بولے مسیح سطر سے
تو میری نگاہ رکھو وصیت
اور بولے مسیح نے بانجیل
مسیح کلام اس کو ہو
اور بولے مسیح وہ اگاہ
بندوں سے وہی کہے وہ سوئر

شہر ہی جو کہ یروحنا ایک
یعنے چاہو گے اپنے رب سے
ہر چیز یقین تمہیں سکھاوے
بس کہتے تھے باپ جانب
اس لفظ کا نا سمجھ کے معنا
بس اسکو ابد تلک ہی دے ہی
حامد بھی ہی معنی معلا
یعنے زگناہ و کفر سو جو
کر خلق کو میں چھوڑانے آیا
ہر چیز کو وہ بدان بھی دیگا
قرآن کریم ہی تو پہچان
کہ آویگا وہ جو بعد میرے
میں چاہا ہو گا جا زرب عزت
کر جاؤں نہ جب تلک میں یعقیل
وہ بھیجے طرف سے ناکہ او
نا اپنے کر یگا نفس سے بات
جیسا کہ کہا ہی رتبہ جان

شہر ہی یروحنا کی انجیل
کر فارقلیط کو وہ بھیجے
اور باپ کے لفظ کا وہ اطلاق
جو پالنے والا آپکا ہو
بن باپ کے جب ہو وہ بھیجے
اس لفظ کا نا سمجھ کے معنا
بس اسکو ابد تلک ہی دے ہی
حامد بھی ہی معنی معلا
یعنے زگناہ و کفر سو جو
کر خلق کو میں چھوڑانے آیا
ہر چیز کو وہ بدان بھی دیگا
قرآن کریم ہی تو پہچان
کہ آویگا وہ جو بعد میرے
میں چاہا ہو گا جا زرب عزت
کر جاؤں نہ جب تلک میں یعقیل
وہ بھیجے طرف سے ناکہ او
نا اپنے کر یگا نفس سے بات
جیسا کہ کہا ہی رتبہ جان

انجیل میں یوحنا کے دریا
کر عرض میں باپ سے کرونگا
ہوتے جو ساتھ میں تمہارے
یہ باتیں یہہ کہا ہوں جانو تم

بشارت

اس فقرہ میں اسطرح لکھا ہے
وہ فقرہ ہی ہو کہ بست و پنجم

اسطرح مسیح نے کہا ہی
اسمیں لکھا ہی یہہ سنو تم

وہ فضل مرا بیان کریگا
اور بولے ہیں اسطرح عیسیٰ

اب دیکھئے یہہ صفات والا
کر جسکا بیان کئے ہیں عیسیٰ

تجھے ذات محمدی میں ظاہر
کوئی ویسا ہوا نہ زود دیگر

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

تنبیہ اس بیان میں جو یہود و نصارا قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں

اور یہہ بھی ہی سب پہ اگلا
ہیں اُنمیں گھستے اور بڑھاتے
کر انمیں بڑا کے اور گھٹا کے
پھر لگکے چھپے ہوئے کتابیں
پس اُنکے کتب میں خوب دیکھو
یہہ حجت ایزدی ہی جانو

تحریف کتب میں کر رہے ہیں
معمول قدیم ہی یہہ اُنکا
پھر جاؤ گذر رجب ایکدم
اوراق سے اُسکے یا فراغت
آئے کیسے ہیں اختلافات
اب اُنکے کتابیں اور صحیفے

معمول ہی اب بھی رکھا
چھاپے کا ہوا رواج جب سے
پھر اسمیں بڑا گھٹا کے ہی بات
یہہ اپنے کتب کی قدر ہی اُنکا
بااین وہ محمدی بشارات
موجود ہیں اور جا بجا ہے

انجیل میں یوحنا کے دریا
کر عرض میں باپ سے کرونگا
ہوتے جو ساتھ میں تمہارے
یہ باتیں یہہ کہا ہوں جانو تم

اشک بھی بلکہ کر رہے ہیں
ایسا ہی چلا ہی آئین آیا
دے سر شتہ ہی پہنچی نوبت
ہیں بھیجنے پوچ کر کجاہت
بد لائے ہیں کسطرح نقرات
اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے

اسمیں بھی ہی جو سوا ان محرر
فقرہ ہی جو سوا ان محرر
تم ساتھ وہ تا ابد رہیگا
پر فارقلیط کہیں سب

کہ پادریوں نے کر کے توری
اور ایک کھلا گلو فریب ہے
چھپواتے ہیں جو کہ وہ سراپا
صد آہ صد افسوس یا اللہ
بااین وہ محمدی بشارات
موجود ہیں اور جا بجا ہے

کر تا ہوں میں نقل اسکے دیکھو
فقرہ ہی جو سوا ان محرر
تم ساتھ وہ تا ابد رہیگا
جیسے بیان میرے نام سے جب

وہ ہی یقین روح قدس سمجھو
کہ جانیوالے تھا سے
تشریف جب جہان میں لاوے
کہ لوگ نہ مجھ پہ لاتے ایمان
جاتا ہوں جہاں سے میں اے مریم
باتیں تو تب سے او رہی ہیں
کچھ اپنے حرف سے وہ نہ بولے
وہ صاف بیان کئے وہ جو جو
اور عزت و شان مسیح کی بھی
جب سید مرسلین آئے
ازمیر ہود کو دے او
اور کر دے لاجواب انکو
ظاہر انکی کئے طہارت
اور دور انھوں سے کر یہ تہمت
ایمان و صدق دل سے لاکے
تحریف جو کرتے ہیں نصارا
تالیف کیا ہی جو ای کامل
سو اس میں نبی کا نام وہ الا
ہی چہل و دوم جو باب اسکا
میں اپنا کلام پاک پیرب
باتیں نہ پکار کر کریگا
اور میں جو کر رہے اسکو دوگا
اور ہو دیگے ایسے خوش میاں
مغلوب و ضعیف وہ نہ ہوگا
وہ انکتیں قوی کریگا
مضمون کتاب اشعیا کا
جب ایکہزار و شش صد اوپر
انتونی کے چھاپے خانے میں او
احمد رہے اسکا نام فاخر
سن ایکہزار و یکصد اوپر
یعنے جو کہتے ہیں ہمیں تبدیل

سب چیزیں تمہیں سکھاویگا
جانے میں ہی فائدہ ہی تمہارے
تو جانو جہان کو وہ کرے
سر پر یہوا تھا بار عصیاں
دیکھوگے نہ پھر مجھے یہاں تم
کہ تم سے بیان کرو نہیں
جیتے سے سنے وہی سناوے
تھے ذات محمد میں سب
ہی کہے کیا بیان ایسی
اور حق سے کتاب لائے
اور کر دے لاجواب انکو
قرآن کے جو ہے ہیں ناطق
بیشی کمی انکی اشکارا
ہی اسمیں کمی کتب سے ناقل
تصریح کے ساتھ صاف آیا
نام اسمیں یقین ہی صاف آیا
ڈرانیکا وہ نہیں اسکے رعب
اور جانیو تم وہ نارہیگا
وہ سر پر ہے بس وہی کریگا
خوش ہونگے اور وہ ہی کرینگا
مائل شہوات پر نہ حاشا
تائید و مدد بھی انکو دیگا
اب جاننے انتہا کو پہنچا
جیتے ستسن عیسوی تھا شہر
مطبوع ہوئی ہی دیکھ لیجو
مضمون ہوا یہ اسکا آخر
تھا جبکہ اتھا روان مقرر
اسطرح لکھے ہیں سین سیقیل

جو کچھ تمہیں کہا ہوں تم کو
کہ میں نہیں جاؤں گر جہاں سے
ہی جانیو راستی اسدم
ملزم جو کریگا راستی سے
اور حکم سے اسلئے سراسر
نیک اسکو نہ اٹھا سکوگے
آیندہ کے دیوگا وہ اخبار
اب پوچھتے ہیں ہم انصارا
تم دیکھو ہو دہوکے منکر
دہوکے ہود کا بہ تحقیق
اور حق میں انھوں کے جو نصارا
عقلی نقلی دلیل و برہان
برجن کو ہے تعصب ای یار
آگے پیچھے کتب چھپے جو
عربی میں ہوے ہیں جو ترجم
بعد انکے جو ترجمے کئے ہیں
عرش میں جو ترجمہ ہی اسکا
وہ عدل مرا سنو مقرر
انھوں کتیں کریگا بینا
احمد ہو دیگا نام اسکا
اور دیکھینگے وے جہان بندی
نیکوں کو ذلیل نا کرے او
بے شبہ وہ نور ہی خدا کا
قسیس تھا ایک رمنی جو ا
اس سن میں ہی ترجمہ کیا او
ہی اسمیں کرو خدا کی تسبیح
اور ارمنی لوگ پاس شہر
اس عیسوی سن میں جا بنوتم
یعقوب جو ہیگا بندہ میرا

اور سولہویں باب میں لکھا ہی
لیکن میں اگر یہاں سے جاؤں
الزام گنہ سے دیویگا جو
کہ جاتا ہوں باپ پاس اپنے
کہ حکم کیا گیا ہی او گو
سچائی کی راہ سب کو تر
اب دیکھو مسیح الکرامات
اور کون ہی گواہی دیسرا
اور کہتے ہیں یہ بھی سب نصارا
ثابت بھی کئے ہیں بنوت انکی
جو بولتے ہیں نعوذ باللہ
تھے ہرد و گروہ میں منصفان حق
حق دور کرے تعصب اُنسے
احمد جو ہوا عراق والا
منقول ہیں انسے جو عبارات
جو ہوگئے انتشعیا پیمبر
اس باب میں اسطرح ہی لکھا
اور اسکو دیعتیں بھی اکثر
اور صرف وہاں بھی ہوگا جو
اور آویگا از زمین بہتر
ہر تیلے اُپر وے نیک کردار
اور بلکہ جو لوگ ہو دیں سچے
شاہی کی نشان پاک اسکی
فاطر سے وہ ارمنی زبان میں
سن ایکہزار ستاسو پر
اور اسکی نشان سلطنت کی
لیکن وہ کتاب دوسرا ہار
سو دیکھئے اس میں تم نصارا
اور جانیو تم یقین سرائیل

اسطرح مسیح نے کہا ہی
اسکو میں تمہارے پاس بھیجوں
سو آویگا ہی جب ہی سمجھو
یعنے مرے زبکے پاس جانے
سزا پہ اس جہان کے سمجھو
وہ تم کو دکھا ویگا مقرر
کیسے دئے آپکے بشارت
کہ جسمیں تھے یہ صفات والا
دار انکو چڑھائے اشکارا
مثل موسی فضیلت اُنکی
انکا بھی کہے ہیں وہ دامی گاہ
تصدیق ہیں آپ کی کئے او
توفیق بھی نیک انکو دیوے
ستہ صد برس کے بعد یک سالہ
ہیں یہ یقین محمدی بشارت
سو انکا ہی یک صحیفہ اطہر
بندہ مرا مجھ کو خوش کریگا
بے شبہ کرے وہ نیک محضر
وہ زندہ کریگا انکو سمجھو
یعنے کہ ہی وہ مقرر
تعظیم کرینگے اسکی اظہار
اور ہو دین تواضع کرینوالے
شانے کے اپر ہی اسکے ہوگی
بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لین
تیئیس تھا عیسوی مقرر
برپشت مبارکن اسکے ہوگی
چھاپے جو گئی ہی نوکار
تحریف کئے ہیں انھوں نے اشکارا
ہیگا مرا برگزیدہ یقین

جی اسکو پسند کیا ہی مرا
آواز نہ باہر آوے اسکا
اوصاف سے پھیرتے ہیں یکسر
پھر چھاپے جو اسکو تیسرے بار
کہ مین نے قبول اسے کیا ہی
آواز بلند نا کرے وہ
ناخوش نہین ہوویگا کبھی وہ
ایسا ہی کہا ہی حقتعالی
قیوم زمین کا بھی یہ سب
اور جانتے ہین خدا ہون سب کا
زعم دل کے بھی اسطے ای میرے
مین سب ہون یہی بنی ہم سے
آیندہ بھی ہونیگے جو چیزین
ای بحر سوار ہونیوالو
اُترینگا گھر دنیا وہ مکو کار
مولا کی بزرگی دے کرینگے
اور ملا ویگا اضطراب مین او
یہی ہی جو صحیفہ اشعیا کا
اُس جلوہ پاک کو نکالے
کہ واسطے امتون کے یکسر
اور نکے کا سر حد ملتا
غیرت سے بھی حق اپنی کرنا
سو لوگ وہان کے منتظر تھے
اور وہ دے نکے ہی مجد
نکلے کی زمین باصفا ہی
حضرت کے سوا کوئی ہی برادر
اور وہ نہ کرے ریاست ای یار
نکلے نہین مثل مرد جنگی
اور وہ جو اسرئیل کے ہین

اور روح مرا مین اسکو دونگا
اور قوتی پھر ہی تو ڈر دیگا
یعقوب کے جانبای برادر
بدلائے ہین پھر ہی اسمین ای یار
وہ میرا پسند کیا گیا ہے
اور پاس کیسکا وہ نہ ہے وہ
ہرگز نہین ہووینگا کبھی وہ
معبود جو ہی وہ سب جہانکا
شاطون کا بھی اسکے ہی ہی سب
انصاف سے مین تجھے بلایا
گرداندا ہون مین تیرین تجھے تو
مین پالنے والا ہون جہانکا
دون ہونیکے لگے گی اکی خبر مین
اور اسکے یقین پھر نیوالو
ہی عام یقین جسکا قیدار
یعنے تکبیر کہینگے
غیرت کو بھر شبہ سمجھو
وہ ترجمہ اُسکا کیا جو بیلا
اور کم و زیاد کرنی والے
حضرت کے سوا ای برادر
جو ہی بھر زمین کا ایک کونا
کثرت کا نہ پروا اُسکے دہرنا
تھے آپ کی شرع کے منتظر تر
ہین خاتم انبیا محمد
تو دیکھے کہ ہی نشیب مین ہی
نکلا ہی نہین کوئی پیمبر
اور جنگ و جہاد بھی کیا کر
غالب نہ ہوئے وہ دشمنان پی
آیا ہون نہین کو واسطے مین

تا واسطے امتون کے یکسر
ہین ایسے ہی اور صفات تیرے
کچھ خوف خدا یہان ہل جل
بد لائے کے باوجود ای نیک
مسرور ہوا دل اس سے میرا
آواز سنے نہ جاوے اسکا
تا آنکہ کرے وہ حکم اشہر
بے شبہ وہ کردگار کی ذات
اور ہینگے جو اس مین کے نگہبان
اور ہاتھ کو تیرے مین پکڑا
تا اندہون کے آنکھ تو کھولے
اپنی نہ بزرگی غیر کو دون
تسبیح کرو خدا کی لوگو
اور ای وے بچا رکے جزیرو
اور ای وے گرد نکے رہنے والو
اور حمد و ثنا سے اسکے قائم
اور جانو اپنے دشمنو پر
نام اُسمین صاحب احمد یکان
وے گرد نکے کم و زیادت
بے شبہ کوئی رسول ہوا
نکلے ہین وہان سے وہ پیمبر
حضرت کا تو ہی جہان مین شہرہ
اور جد نام طایفون کا
اور نکے کے جو کلمین پہاڑان
جز اسکے پہاڑ و نہری اوگان
درشان مسیح پیشبارات
غیرت سے بھی وہ دلیر ہو کر
اور آنے سے اسکے پیشبارون
مشہور جو ہی مسی کی انجیل

ہرگز نہ کبھی پھر یگا او
نصرانیان اسکو ای تکمل
سن چھکے ہزار دو شمشد پر
یعنے لکھا ہی اسمین ایسا
اور واسطے سارے امتون کے
تم جانیو حکم وہ نکالے
انصاف سے حکم وہ نکالے
سب شرع شریف کے جزیرے
اور اسکے نبات کو بھی سمجھو
ان سب کو وہی ہی دے بخشے
گرداندا ہون عہد تجھ کو ظاہر
ظلمت کے درمیان مین جیتے
بے شبہ تمام ہو چکا او
تم جانیو آخر زمین سے
اور شہر بھی اسکے بسینگے ان مین
آواز بلند سے پکارین
یک مرد جلیل قدر نکلے
سنعون وہ یہان ہوا ہی آخر
پھر ترجمہ جب کیے ہین تیسرا
یہ معجزہ محمدی وہ یک
عالم مین یقین کے ریاست
کفار کنین شکست دینا
یک پاک جزیرہ شہیر
قیدار تھا انکا نام ای نیک
کرتی ہی قہ دیکھ انکے اوپر
دنیا مین بر بعد اشعیا کے
عیسی نہین حکم کچھ نکالے
پیدا ہوئے مسیح یان
کہ صاف مسیح نے کہا ہی
اسطرح حکم کر کے بھیجا

ہرگز نہ پھر یگا یہ سمجھو
یعقوب کا نام اکھے اول
بائیسون عیسوی تھا اشہر
کہ جانیو ہی وہ بندہ میرا
تم جانیو حکم وہ نکالے
انصاف سے حکم وہ نکالے
تم جانیو منتظر ہین اسکے
اور ساری مین کیتن او
اور جو کہ ہین اسکے سوا لے
اور مین نے جا عنون کے خاطر
بے شبہ وے قیدی ہین اسے
اور جا لونہی ہو نہا رجو جو
تعریف بھی اسکی سب کرینگے
وہ ہو ویگا نامور بیابان
اور چڑھ کے پہاڑ پر سمجھ لیو
اور صاحب جنگ سا وہان سے
غالب ہو گا وہ ذوالمفاخر
بد لا کہ وہ نام کو فضارا
ثابت ہی یہی اسی ای نیک
ظاہر ہی وہ خاتم الرسالت
اور جنگ و قتال مین ای ثانی
اور ملک عرب ہی یک جزیرہ
قیدار تھا انکا نام ای نیک
فرزند تھے اسمعیل کے ایک
حضرت کی ہی امت ای برادر
اور صاحب جنگ سا سمجھ لے
کہ واسطے سارے امتون کے
قیدار کی نسل سے بھی ایمان
انجیل مین بکر یہ لکھا ہی
کر اپنی حواریون کو عیسی

جو ہین عوام لوگ سمجھو — ہین سامری لوگ کہ جو ہم آ — داخل اُنہین نہو و زینہار
تم جاؤ اُنھین طرف مقرر — کہ گھر سے جو اسرئیل کے ہین — گم ہو گئے ہینگے گوسپند اُنکے
اور آیا پسند رہو ہین بابت — اور آیا پسند رہو ہین بابت — بھیجا ذکیا ہون ہین مقرر
سوا اسکے ہی دو نبیان لکھا — سوا اسکے ہی دو نبیان لکھا — سوا اُنکے سوا دو سرون پر
عیسیٰ مدعا اس سے ہو وے — کہ دو نو بھی ایک عصر مین تھے — حضرت کے سوا بعد یحییٰ
پس اُس سے مراد مصطفیٰ ہین — بیشک وہی حضرت انبیا ہین — امت کو خبر دئے ہین شعیا
کراب تو نظر بیان سے اُنکے — جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے — جاؤ تو رسول حق کا آوے
وہ ایک کہا ہی دو سرے سے — بابل کے بتان گرے ہین سارے — حضرت کا یہہ ذکر اسمین تھا ایک
کہتا ہی کہ وہ سوار خر کا — بیشک وہی سچ حضرت عیسیٰ — اوجلد وہین نظر کیا مین
بابل جو تھا ایک شہر ویران — رہتے تھے مدام اسمین شاہان — علاّ یہ جو ایک بڑا ہی شہر
عیسیٰ کے ناقہ سے ای ماہر — سب لوگ یہ ہی یہہ بتا ظاہر — اہل اسلام اور نصارا
تسبیح خدا سدا کرینگے — بالائے جبل ندا کرینگے — بابل مین قتیبہ ای برادر
ماربن کیچر مین پاؤن اپنے — قایل بعض اسکے لوگ تھے — ہین متفق آسپہ شاکارا
اولاد اُنھین کے عرب مین ہین — وے فتح کرینگے یمن کنعان — جاری وقت عقیل سے بھی
آباد ہوے اُنھین ہی جان — کرتے ہین بلند اپنا آواز — شعیا کے صحیفے مین ہی ای یار
جب جوتے ہین عقب سے یسار — اور دوڑتے ہین کہن بکلدی — تسبیح کو اسکے دے مقرر
آہستہ کہین چلین ای بھائی — ماربن بھی کہین قدم کو اپنے — ان باتون کی اب مراد ای یار
ضیغمون مین بعض بنت یثرب — جو اُسکا ہو گوشہ محمد — اور رامت احمدی ہی ای نیک
ضیغمون بعض ای نیک انجام — لکے کہتین خطاب کر کے — لکے کے وے چرچہا رون اوپر
جیسا کہ زبان نوح اندر — کر دو تے مین یہ جو مین ہو گا — تم جا نیو مین بنا کر و گا
ناخوش نہ رہے ہو تو نبیا — سب کو وہ جگہ سے اپنے جاوے — جاں کہ معظمہ کا ہی نام
اگاہ یہہ امر سے بھی ہو تو — بے شبہ وہ جو قادر کرسا — اور بجھ کو نہ چھو دین نبیا
اور ظلم و جفا سے تو بچیگا — اوضعف خوف کر نہ اصلا — کہ مین نے بنا کر و گا تجھ کو
تیرے تئین اب ہو یہہ بشارت — کہ ہو وے جو خاتم الرسالت — اور تجھ کو نہ چھو دین نبیا
وے لگے کہ تب اور صحف سے — یہہ نقل لکھے گئے ہین مقرر — اور ہو گا تجھ کو خوف ہر شے
ہین صدق دل سے ای ایمان — حضرت یہہ خدا کے فضل سے ہے — اور تجھ کو نہ چھو دین نبیا
دو نو بھی جو دل سے لاے ایمان — رغبت سے جو ہو گا مسلمان — اور تجھ کو نہ چھو دین نبیا

یہود و نصارا کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپکے بشارات کا اظہار کرنیکا بیان

مروی ہی ابن سعد و ضیغمان — اور شیخ ابو نعیم سے جان — کہ ہم کو خبر دیا ہی عامر — جزا ابن بسیر ہی وہ فاخر — کر دیہ جو وہ ہین العرد عطا — وہ ہین نفیل وہ ہو زعما

شاہ جابلیت کا جو زمانہ — حق بات کا تھا سدا وہ گہوارہ — دن رات تھا بین جو کا جو یا — اور چھوڑ دیا تھا بت پرستی
اس واسطے ہی قریش کے سر — دشمن اسکے ہوئے تھے اکثر — پس بدین العزای جائی — جب کوہ حرا طرف چلا تھا
کہتا ہوں تجھے میں بین ہی عام — کرآئی مخالفت ہی ظاہر — پیرے تین اپنی قوم کے ساتھ — تب رہ بین ہر سے ہکے بولا
ہوں منتظر یک نبی کا اب میں — اولاد سے اسمعیل کے جان — دہو یا خویشی سے رکھے ہیں بات — بین اسکو کیا بعزہ تکریم
شاید وہ زمان پا وگے بین — دولت یہ نہ تا تھ وہ گے بین — ظاہر یہ ہو جہان بین جلد ہووے — اور جب وہ نبی سے تو لیگا
پر جب وہ نبی سے تو لیگا — پہنچا ترا سے سلام میرا — تصدیق کیا ہوں دل و جان سے — جب عمر میگا اسکو حقتعالی
اور موسے بشر یف اسکے حرکے — نا ہو وہ بین بیت نہ اوبین کوئی گھر کے — اور آنکھوں بین اسکے ہووے سرخی — اس عمر سے سرفراز ہووے
احمد ہے نام پاک اسکا — مکے بین ہی ہو یگا وہ پیدا — قوم اس سے کریگی پر عداوت — کرتا ہو بیان بہتوں کی عام — کہ اسکا نہ قدیمت ہوا وپچا
یثرب بین قرئی اسکو ہووے — دین اسکا جہان بین پھیلے — نخلے بین مکے سے وہ یگا تا — سرخی وہ کبھی جدا نہ ہو گی — دو شانوں کے درمیان ای ہر — ہو مہر نبوت اسکے ظاہر
یثرب کے طرف ہجرت اسنے — قوم اس سے کریگی پر عداوت — مکے سے نکل کے وہ یگا تا — یثرب بین ہی ہو یگا وہ پیدا — یثرب بت کا تھا نام زشت اشہر
یک بت کا تھا نام زشت اشہر — نخلے بین کتب بین اپنے اعلام — پر اسکی سند کرتو اصلا
وے جذب قلوب بین ہیں کتب بین اسطرح — ہین اسکے سوا اور بھی نام — پھر مجھ سے کہا نبی یدخاخر
اور گذرے ہے جو کہ بزرگان — رکھنے سے یہ ظن خبر پر آن — یثرب کے لکھے ہین نام اسکا — ملکو نین بہت پھر ابھی فرمودا
لوگو نگی کہین تو بات اسکے — ہشیار کہین دغا نہ کھاوے — اور جو تھے مجوس کے بھی فضلاء — اور صاف بھی اس نبی کے فاخر
علمائے یہود اور نصارا — پوچھا بین انھوں سے کر لفاظ — بین تجھ سے کہا ہون جو ای عام — اور اسکے سوا سمجھ نہ ای انا
اور صاف ہی بیان کئے وہ — اسطرح مجھے نشان دئے وہ — باقی نہین کوئی نبی آنا — زید ابن عمرو کا حال سارا
اور عرض کیا پیام اسکا — رہ وہی نہی یہ جب سنا مین — اور عرض کیا پیام اسکا — کہ کھینچتا اسنے پاؤن اسلئے
گلزار جہان مین تھا خزان — دل مین اپنے یقین کیا مین — اسواسطے اسکو حقتعالی

بشارت

زید ابن عمرو کا جو پسر تھا — کر بیگا سعید نام جسکا — جب دین کی ہی طلب مین نکلا — مرسل کیشن وہ جب گیا ہی
پوچھا اسے تو کہان سے آیا — بولا کہ زکوۃ معلا — دیتا ہی خبر کہ بدر میرا — راہب اسے کیا وہان ملا ہی
نزدیک ہی جا بسا تھا جو — اپنی ہی زمین مین پائیگا او — پوچھا اسے چا بسا تھا تو کہان — جا اب تو وہان جہان سے آیا
حاکم تھا وہ یا نکا از خدا تھا — نام اسکا موقر قشکارا — اوی بھائی ہی وا قدی ہے — نزدیک ہی جا بسا تھا جو
مین بولا کہ جان یہ بات تھا تو — ہم کو بھی یقین تھا جبکہ اکثر — مین اس سے ملا تو اسنے پوچھا — جب عمر مین نے جا کے مین نے پہنچا
کہا تم نے قبولے یا نہ بولو — شب مین نے دیا جواب اسکو — ہم ساحل پر رہے ہوئے — حاضل ہین وہ لوگ مصطفے کے
آبا کا ہمارے کوین ہین — حاکم کا بھی دین نہین یقین او — دعوت نہین اسکی ہم تک آئی — بولا کہ تجھے اب ای لوگو — کر تا ہی اسکی سب کو تلقین
مین بولا کہ وہ رسول برحق — کر ایک ہی جا خدا پرستی — اور لا و بھا اسی کی طاعت — کر تا ہی خبر کہ بدر میرا — کوئی نہین شریک اسکا

پس لا تو بجا اسیکی طاعت — اور اسکی رہ اور کعبہ کو شرکت — مگر اہ نصاریٰ کے باپ دادا — کرتے تھے بتوں کا جو کہ پوجا — وہ کفر ہی اُسکو چھوڑ دیتو — وہ شرک کا نار تو ڑ دیو

قائم کرو تم نماز کو گ — اور مال کا تم زکوٰۃ دیو — وہ پوچھا کہ اسکو وقت معلوم — ٹھہرایا ہی نجات کا ہمیں ہی نے — کہ پانچ نماز تم پڑھیگے دن رات

اور مال جو جبکہ جمع مثقال — اور پانچ شتر تو بعد یکسال — کرنا ہی اوا زکوٰۃ اسکا — کہا کر تا ہی بول ای برادر

بولا لے زکوٰۃ مال اسکا — تقسیم فقرا پر ہی کر تا — اور کہتا ہی صلہ رحم کیجو — اور منع زنا شراب کا ہی ہے

اور غیر خدا کے نام اوپر — ہو ذبح جو جانور مقرر — کھاتا وہ نہیں ہی گوشت اسکا — اور کھانے سے اُسکے منع کرتا

بے شبہ محمد ای برادر — اللہ کا ہی یقین پیمبر — اور ساری جہان طرف ہی مطلق — مبعوث ہی وہ رسول برحق

تو لوگ تمام جاں دل سے — بے شبہ مطیع اُسکے ہوتے — ایسا ہی خبر دئے ہیں عیسیٰ — اگاہ ہمیں کئے ہیں عیسیٰ

بشارت

دیوزی ہی اور بن عساکر — یہہ وہ تو ہی اور یہاں فاخر — لائے ہیں روایت یوں عمر سے — کہ اُسے خبر دیا ہی سنئے

مین کا مرتوں سے اپنے پاوٗ فاقت — پھر کام ہی ایک پیش آیا — اس شہر مین تب گیا مین تنہا

کعبے کے طرف کیا ہون جیب — یک گبر جے بیچ مجھ کو لاوے — یک تو کری پھاوڑا دیاوٗ

کھینچا مجھے مین چھرنے لاگا — غالب آیا مجھے نچھوڑا — دو پہر کو آکے اُسنے دیکھا — غصے سے ہی میرے سر پہ مارا

تجویز مین مین نے یونہی سوچا — موتی ہرگز نہین اٹھایا — جب سے نہین تھا شامیز — تب مین نے وہان سے بھاگ نکلا

وہ مرگیا سر پہ تھا ہی اُسکا — اور مین نے وہان سے بھاگ نکلا — یک دیر بھی ایکشب چلا مین — اور آیا ہی جبکہ روز دوسرا

چلنے سے مین جبکہ تھک گیا تھا — اس دیر کے پاس جا کے سویا — تو کون ہی کیون یہان ہی تھا — تب مین نے کہا کہ ہون مسافر

اور دو پر چڑا ہون قافلے سے — بیٹھا ان ہون یہان سی سبب سے — اور جگہ سے میرے تئین اطلاع — پھر غور سے دیکھنے لگا وہ

گو جو کہ کتب مُنزّلہ ہین — واقف نہین اُن کتب سے ہو گا — میرے سے زیادہ کوئی دوسرا — سب اہل کتاب خبر نگار

اور کرنے سے اب نظر مین تحقیق — معلوم ہوتا ہی یون مقرر — کہ شکل تری یہہ ای خوشرو — اسبات کو جانتے ہین ای یار

یہہ باتین مین سنکے اُس سے بولا — پوچھا اسنے ہی کیا ترا نام — غالب اس ملک پر ہو گا — اور ہم کو یقین نکال دیگا

چہتا ہون ہی مین اب ترے سے — آیندہ اگر وہی تو ہو گا — یہہ سنکے کہا قسم کھا کر — واللہ وہی ہی تو مقرر

پس خط امان لکھدیا مین — کہتے ہین کہ حضرت عمر نے — نقصان نہین کچھ اُس سے تجکو

کر رہتا تھا دیر قدس مین — اس دیر مین یا جنابت سے — ہی راہ مین آلا وہ اسب

بولا وہ جو عمر خط لکھ دیتے تب — اُس خط کو لا خط کے جب — تب اسنے عمر کو لا دکھایا

بشارت

بازار مین اسکے تھا مین کروز — ابن سعد اور بیہقی ابان — اور مین جب وہان تھا ایک روز

مبعوث کیا ہوا ہی احمد — تب اپنے وہ منہ سے نکلا — مین نے پوچھا کہ کون ہی وہ احمد

احمد اسی ماہ مین مقرر — وہ بولا کہ اسکے یہ ہی نام — پاوٗ گے تم نبوت ای برادر

ہی خاتم انبیا وہی جان — ہجرت بھی کریگا وہ حرم سے — تم اسکے ہو تا بعد جان لو

لوگون نے کہا محمد اس جا — طلحہ نے کہا یہہ اسکی تقریر — کرتے ہین پیمبری کا دعوا

بوبکر بن ابی قحافہ — پس ضع مت مصطفی مین آیا — ایمان مین صدق دل لایا

تب مین نے کیا تھا جانب شہر — کہ جا ملیگے جب تجھے ایام — تب مین نے وہ پھاوڑا اٹھایا

ناگاہ بطریق ایک آیا — یون بول کے وہ گیا ای بھائی — ایسا مارا ہون اسکے سر پہ

یک دیر کے پاس آکے پہنچا — اور راہ سے مین نہین ہون باہر — میرے تئین اسطرح دکھاوٗ

اسبات کو جانتے ہین ای یار — اور ہم کو یقین نکال دیگا — واللہ وہی ہی تو مقرر

نقصان نہین کچھ اُس سے تجکو — ہی راہ مین آلا وہ اسب — تب اسنے عمر کو لا دکھایا

اور نہ دخل شاہ کے ہی گھر مین — بعد اسکے کو گیا تھا مین لیکر — مین بولا کہان ہو مین نے پوچھا

بے ریب ہی عید قلب جان — اور چوتھی کے وہ میدان ای بھائی — احوال یہان کا جبکہ پوچھا

لکھے کو وہان سے جلد آیا — بوبکر کے پاس تب گیا مین — راہب کی نہین خبر دیا مین

بشارت

قیصر کے طرف سے وہ جو حاکم تھا عدن کا
عثمان کے ملک کا بھی تھا حاکم
پوچھا تو اسے وہ صاف بولا
میں دین محمدی قبول کیا
عیسیٰ نے بھی وہ چکھا بشارت
بیشک یہ نبی کی ہے کرامت
پس قیدیہ کیا بھی اسکو قیصر
تب بھی نہ پھرا وہ ہٹ سے مقہر
از فاطمہ بنت قیس ایکان
مسلم کیا بھی نقل بیان
طوفان میں جہاز وہ ہمارے
جا ایک جزیرے بیچ پہنچا
بال اسکے تھے سر کے اتنے لمبے
کہ ناف زمین میں پہنچتے تھے
یہ سنکے جواب اسنے یہ دی
احوال میں اپنا کہونگی
پوچھا ہمیں کون ہیں آکے
ہم اسکو کہے کہ ہیں عرب ہم
ہیں جن اسے مطلع اسکے کیسے
بولا یہ بھی انکے حق میں بہتر
پوچھا حرضے کا ہیں کہاں لوگ
بیسان کے درمیان ہی جو
یہ سنکے کہا بھی وہ دراکال
کہ میں ہوں یقین مسیح دجال
احوال کہا اس جب سنے ہم
واپس وہ مقام سے ہوئے ہم

بشارت

بصرے کو میں جا کے جبکہ پہنچا
میرے سے ملے کئی نصارا
پوچھے وہاں کوئی آشکارا
دعوہ جو کرے پیمبری کا
اور بولے کہ انمیں دیکھیو بھائی
کیا انمیں بھی ہو نشانی انکی
تصویر میں جو بھی ہے دیر میں نصر
سو اس سے بھی تھی زیادہ انمیں
بوبکر کی بھی تھی شکل جانو
پکڑا تھا وہ بیٹے کا زانو
اور اسکے سو صفات دلا
حضرت کے نہیں کچھ اسمیں جو
میں بولا کہ دیتا ہوں گواہی
اوصاف ہیں اسکے میں کما ہی
تب کہنے لگے مریے وہ سب
ہم دیتے ہیں اسکی شاہدی اب
وہ کہنے لگے قسم ہی حق کی
نا مار سکینگے اسکو کوئی

بشارت

بولا یہی یہود سے کہ اللہ
اسنے سے تم ہو خوب آگاہ
اس طرح سے بول وہ مکارا
نکلا وہیں اپنی لے کے تھیا
اور آگے کیا تھا یہ وصیت
جب مجھ کو نصیب ہو شہادت
پس مال امان جو تھا انکا
حضرت کے حضور میں ہی پہنچا

مردی ہی زابن سعد والا
راہل سے ہی اسنے نقل لایا
حضرت پہ وہ وحی لاکے یا ہاں
بھیجی ہی عریضہ ایک لکھ کر
قیصر نے کہا کہ باز آ تو
معزول کروں گا اور نہ تجھ کو
شاہی بانے کے خوف سے ہاں
پاتا نہیں تو شرف زایمان
پھر قتل کیا اسے بسرعت
پایا ہی وہ درجہ شہادت
کہ آں کے جب تیم داری
ایمان لایا بفضل باری
پانی کی طلب میں ہم اترے
اطراف میں اسکے دہ میں ڈیرے
ہم پوچھے تو کون کہا تر انام
بولی جسا سہ ہی مرا نام
تم جاؤ فلان مقام راہب
معلوم تم کو ہووے گا سب
پوچھا تم سے نبی جو نکلا
بولا حوال کہا ہی اسکا
پھر بارہ گروہ ہم سے پوچھا
کہا حال ہی چشمہ زغر کا
پھل دیتا ہی یا نہیں جو بولو
بولے دیتا ہی پھل ابھی او
جب مجھ کو نکلنے حکم ہووے گا
میں ساری جہان تب پھروں گا
جب بولا یہ سب تیم داری
فرمائے رسول رب باری
دیتا ہی خبر یہ حسن ای سالم
اسطرح خبر ابن مظلوم
اور کہنے لگے تو ہوں ہم سے
آیا ہی وہ کیا یہاں حرم سے
صورت کی پچھانتا اسکی کیا ہاں
کہا بچہ کو ہی میں نے تب کہا ہاں
میں دیکھ کہا انہیں بسرعت
انہیں نہیں اس نبی کی صورت
دیکھا کہ کہے مریے ایسا
دیکھ اسکی صورت نہیں کیسا
وہ پوچھا کہ کیا تو اسکو جانا
تصویر یہ کسکی ہی پچھانا
تا اسکی زبان سے سنوں میں
کہا وصف بخدا وہ جانے ہیں
پھر پوچھے اسے پچھانتو کیا
یہ زانو کو اسکے ہی جو کہا
ہی میں حیات یا مر اسکا
بعد اسکے خلیفہ اسکا ہوگا
واللہ وہ رسول یگمان ہی
پیغمبر آخر زمان ہی
احبار یہود سے بتحقیق
عالم جو بڑا تھا ایک عزیز
کہ نعرت این پیغمبر رب
حق ہی لازم ہی تم پر اسپ
حضرت کے جناب میں ہی آئی
ایمان کا شرف ہی جلد پایا
جتنا کہ یہ مال و زر عزیزی
سب نذر جناب مصطفےٰ کی
اس مال کو خرچتے تھے دولت
صدقات میں وہ شہد برابر

رابل ہی بن عمر وجذامی
فروہ ہی برادر اسکا نامی
قیصر کو کوئی بھیجا سنایا
فروہ کو وہ جلد تر بلایا
فروہ نے یہ سن لیے کہا ہی
کہ تو بھی یہ بات جانتا ہی
پروین محمدی ہے آئی یار
میں باز کبھی نہ آؤں نہار

بشارت

تب اسنے خبر دیا یہ بھائی
کہ ہم نے جہاز پہ اسوار
عورت ناگاہ ایک ایسی
یک جا نظر ہی ہمکو آئی
ہم اس سے کہے ہی کہا تر احوال
کہ رضا بیان ہم سے انحال
تب ہم نے وہاں گئے ہیں جلدی
یک شخص یقین وہاں تھا قیدی
تب ہم نے کہے کہ لوگ کہ تر
تصدیق اسکی کہتے ہیں اشہر
کہا اسمین ہی یا رسول یا رب
بولے پانی ہی اسمین یا قی
وہ بولا کہ چند دن کے پر
پھل وہ نہیں دیویگا مقرر
پر مکہ کو طیبہ و مدینہ
طاقت نہ رہیگی مجھ کو آنے
وہ جال وہی ہی بد قرینہ
طیبہ ہی یقین ہی مدینہ
مبعوث ہونگے بعد سالار
میں شام طرف گیا تھا بکبار
میں اکو دیا جواب ایسا
ہاں تک کے میں حرم سے آیا
یک دیر میں تب مجھے لائے
تصویر ہیں بہت وہ دیر میں تھے
تھی دوسری ذیر عمان تر
وے لائے ہیں مجھ کو اسکے اندر
میں دیکھا تو انمیں غیر تیغیر
حضرت کی نظر پڑی ہی تصویر
میں بولا کہ ہاں وہی ہی بیشک
بے ریب یہ ہی انکی صورت
پس مجھ سے صفات احمد کی
بے شبہ وہی ہیں انکے سب
میں بولا کہ ہاں میں جانتا ہوں
اسکو بھی یقین میں جانتا ہوں
میں بولا کہ قریشی ہی مجھ کو لیتر
کہ اسکو قریش ہی ترا لین
بے شبہ کرم سے اپنے وہ رب
غالب اسکو کریگا سب پر
اور رو زاحد وہ نیک مآل
در رو زا حد وہ نیک مآل
پس تم یہ سب بات لیج یاد
یہ دولت دین ہاتھ لاؤ
اور جنگ کیا وہ باشی غازی
اور پاویگی رتبہ شہادت
مختار ہی وہ کرے جو چاہے
مختار ہی دیوے جسکو چاہے
کہا نیک فعال اور مآل کا
راضی ہے اسی سے حق تعالیٰ

بشارت

شیخ ابن عساکر کی سند سے

صدیق سے نقل یوں کیا جاتا ہے

تھا اُزدکا جو وہان فیصلہ — عالم تھا بڑا ایک اُن سے اگر

مین اس سے وہ مجھ کو پوچھا — کہ لوگ سے تم حرم کی کہا

مین بولا کہ ہان کہا وہ مجھ کو — کہ شکم تمہارا دکھا مجھے تو

کہ ایک نبی حق تعالےٰ — ہمصوت یقین حرم سے ہوگا

اب جاننے جو جوان ہوگا — دھبے والا ہو سخنیو ہوگا

اور اُسکا بدن رہیگا لاغر — یک خال بھی اُسکے ہر شکم پر

پر شکم پہ جو نشان ہوگی — مین نے دیکھنا چاہتا ہون وہی

واللہ نشان وہ یہی ہی — وہ مرد کہل یقین تو یہی ہی

اشہر ہی جو اُس کا قبیلہ — داد ادہی وہی ہی اُسکا

کہ کے مین ہو دیگا مقرر — اولاد لوی سے یک پیمبر

کر اسمین تمہاری ہی سعادت — یہہ بول کے وہ کیا ہی رحلت

احوال ہمارا کچھ ای ذیشان — کہا دیکھا ہی تو کتب کے دیان

بیٹے کا مرنیون دین کے ہزم — ہو دیگا بہت ہی سخت محکم

تب کہنے لگا ہی نیک اُسنے — خویشون کو ترا ہو دیگا وہ اپنے

تب اُسنے کہا کہ وہ معلا — لوے مین ترا ہو رہیگا

پر اُسکی خلافتا ہی سعنان — اُن دو زمونین ہو دیگی تعبیر ان

علمائے یہود اور نصارا — لائے ایمان جو اُنکا رہا

سو اُنکے رواین مین بسیار — جملہ بھی اُنکا کہون تو ہو طول

ایمان سے بہرہ یاب ہو کے — جو جنگ کے مخالفون سے

کر اُسکا مطالعہ تو خوشحال — معلوم ہو خوب نکا احوال

بشارت

سرسن اُسکی تھی تین سو کے اوپر — ہشتاد برس کی اُی برادر

مین بولا کہ ہان وہ یو پوچھا — کہ بول تو ہی قریش سے کہا

مین بولا کہ کیا سبب ہے اُسکا — اسطرح مرے سے تب وہ بولا

وہ شخص بھی اس نبی کے ای یار — ہوئیگے یقین سدا مددگار

اور ہوگا دفع کرنیوالا — ہر آیندہ سخت مشکلون کا

اور اُسکے بائیمین اوپر — ایک ہوگا نشان بھی مقرر

یہہ بات وہ جب مجھے سنایا — مین شکم کو اپنے تب دکھایا

بشارت

جب وقت حیات اُسکا آیا — وہ اپنے پسر کو تب بلایا

سو اُسکی متابعت کرو تم — نصرت مین بھی اُسکے ہو قائم

بشارت

بولا کہ یہی ہان کتب مین مسطور — پوچھے مری وصف کیا ہی تو

تکبیر کہے عرب یہہ سنکر — پھر پوچھے مین اُسکا ہی مذہب

یہہ سنکے کہے عرب ای یار — کہ رحم کرے خدا یہ عثمان

افسوس کہ یہہ سن وہ آئی یار — تب اُسکو کہا ہی کب ہمار

کر لوگون مین جب چلیگی تلوار — پیتے جاؤ بھی خون بسیار

اور بعثت احمدی کا اقرار — حضرت کے حضور و غایبی یا

در عہد خلافت عثمان — اکثر برین اُنکے لائے ایمان

سو اُسکا بیان بشرح و تفصیل — لایا ہون بعد تصحیح بتعمیل

جنات بھی جو اُسکی ثنا ہی — ایمان بھی جو لائے محمد ہی کے تئیں

منشور نبی وہ بھی نسخہ خوب — دیکھو اُسکو اگر ہی تجھ کو مطلوب

فضائل اسمائے محمدی

اسمائے رسول رب دوران — ثابت ہین جو از حدیث و قرآن — مخصوص جو ہین دو نام احمد — کچھ اُنکے فضائل و مراتب

علوی سفلی ہین حقتعالیٰ — ظاہر جو کیا شان والا — مروی نبی صحیح جو خبر سے — اور نقل ثقات معتبر سے — ایجاز سے اب ہین وہ لایا

اللہ تعالیٰ نے حضرت کا نام ازل مین ہی محمد مقرر فرمانا - اور دنیا مین وہی نام رکھنے کے لئے آپ کے جدامجد اور والدۂ ماجدہ کے دل مین الہام کرنا

مولا نے زبان انبیا سے — الطاف و کرم سے اور عطا سے — اکثر حضرت کے نام فاخر — بے شک یہ کتب مین ظاہر — مذکور ہین تین اسمای گرامی

قرآن کریم کے بھی ورقیان — اسمائے کثیر آئے ہین جان — کرتے اسمای برادر — ہی دال فضیلت و شرف پر — مشتق سما ہین نیک منوال

ہر فعل سے اور ہر صفت سے
بے ریب ہی جانتے محمدؐ
مولا نے ازل مین ہی کیا نام
کر آپ کے جو تھے جدِ بزرگوار
آوے مین تو تھا یہی نام
کر پشت سے ہیگی اسکے نسلی
اور برگ جو اس شجر کے ہیں نیک
کر صلب سے تیرے ای سخندان

یک ایک یقین ہی نام نکلے
شہود و عظمہ و محمد
حضرت کا یقین یہہ رکھا نام
دالائی نصوص کے دل مین اور
پس کس لئے اسکا یہہ رکھا نام
زنجیر عجیب یک زریری
ہر برگ پہ انکے نور ہی یک
لڑکا پیدا ہوا یک فرزند ارجمند
جب عبد مطلب نے ایسا

افعال و صفات کی وہ کتاب
اسم ذاتی حق ای اگاہ
جو جنت و ساق عرش اعظم
جب عبد مطلب ای برادر
جو لا رکھتا ہو نہین پدر امید
ہی چرخ پہ اسکا ایک جا
اور لوگ جو شرق و غرب کے ہین
جو لوگ بشرق و غرب ہینگے
مذکور یہہ حمد کا سنا تھا

ہی دال مکثرت فضیلت
جیسا کہ ہی ایک اسم اللہ
مرقوم ہوا وہ نام اکرم
حضرت کا رکھا یہ نام انور
لوگون نے ادا یے تہنیت کر
اور نقل ہی عبد مطلب نے
کر خلق کریں سب اسکی تحمید
دو بہر ہی بشرق و مغرب
زنجر کو وہ پکڑ لئے ہین
سب اسکی متابعت کرینگے
اسلو سطے ہی وہ نام امجد

اسما حضرت کے جو ہین اکثر
ایسا ہی محمد اسم ذاتی
دنیا مین رکھا گیا جو وہ نام
لوگون نے ادا یے تہنیت کر
یون دیکھا ہی خواب بیچ اپنے
یک جھاڑ سے ہوگئی نمودار
تعبیر کہے یہہ اسکی میرؤ
سب حمد کرینگے اسکی سنکے

روایت

اور دوسری آئی ہی روایت
سو اسے ہوئی ہی حاملہ تو
یہہ نام تھا کسیکو معلوم
پر قرب ظہور کا زمانہ
اور نام محمدؐ اسکا ہو وے

کر جبکہ تھا حمل پاک حضرت
رکھہ یاد تو خواب اس سخن کو
اس سے نہوا ہی کوئی موسوم
نزدیک ہوا ہی جب ولادت
اسبات کو سمجھے لوگ سنکے

روایت

کر مین ہون محمدؐ اور احمدؐ
حق وہ دیا ہی بہت پرستی
اور وعدہ کیا کہ ملک ایشیا
سو عصر مین یون کسی نہی کے
اور آگ کو پوجتے تھے کوئی
تبدا و بعاد کو بھی ای یاد
پس کہ کران کہن کے مرقا
اور پرتو آفتاب مانند
اور فرع و اصول ای برادر
خصوص عمر کے وقت ای یار
عثمان کے وقت ہی بصرت
خوامان تو اگر ہی سکا ای نیک
پہنچائے جہانیان سلام ما

اور ماحی ہونگین ربتا دہ
باقی نہ رہیگی وہ کہین بھی
پہنچیگا یہان تلک بحضرت
نین کفر اٹھا ہی اس جہان سے
اور پوجتے کوئی آپ کو بھی
وے لوگ بچا تے تھے نہ ہا
حضرت کے ہی ہاتھ سے مٹایا
پہنچا وہ جہانین سب کے دلبند
حضرت کے لئے تھے جو مقرر
یا تھہ آئے ہین کتنے ملک اور
کیسی ہوئی لشکر و کی کثرت
کایا ہون مدینہ ہی تو ایک
ہی آج تلک ہی وہ ترقی

روایت

اور ماحی ہونگین محمدؐ اور احمدؐ
باقی نہ رہیگی وہ کہین بھی
پہنچیگا یہان تلک بحضرت
نین کفر اٹھا ہی اس جہان سے
اور پوجتے کوئی آپ کو بھی
وے لوگ بچا تے تھے نہ ہا
حضرت کے ہی ہاتھ سے مٹایا
پہنچا وہ جہانین سب کے دلبند
حضرت کے لئے تھے جو مقرر
یا تھہ آئے ہین کتنے ملک اور
کیسی ہوئی لشکر و کی کثرت
کایا ہون مدینہ ہی تو ایک
ہی آج تلک ہی وہ ترقی

تب خواب مین بی بی آمنہ کے
پیدا ہو وے جب محمد
محفوظ رکھا تھا اسکو رحمان
تھے اہل کتاب سے جو علما
اپنے بچون کا بھی ہی نام
راوی ہین بخاری و مسلم
میرے سے کرے ہی جو یہ بین
یا وہ جو حدیث مین ہی آیا
سو کفر و طغان تا فلک سر پر
بعوث ہوئے ہین جو ہ لاما
اور کوئی تھے صابئین ای یار
اور جا نتے جو فلاسفہ تھے
غالب کیا دین وہ شاہدین کا
در حین حیات وہ والا
اصحاب کرام کے زمانین
کیا فتح و ظفر و یا ہی ہوا
امصار و دیار و دشت و دیہات
اصحاب کے بعد بھی ہی سامع
اور لکھتے ہین جو کا بھی معنا

اسطرح کہا ہی کوئی اسکے
نام اسکا عزور رکھا محمدؐ
عالم سے رکھا تھا اسکو پنہان
دیتے لگے یہہ خبر بہر جا
رکھے امید سے باکرام
پیشک نے مجیر ابن مطعم
کفار سے کفر و شر کا شین
کہ حضرت خالق البر ایا
بس محمد کیا ہی بت دار
سب اہل زمین بھی تھے کفار
اور کوئی تھے دہریہ کار
قائل دے نہین تھے انبیا کے
دیو پہ یا سب اسکو غلبہ
اگرچہ نہین سب جہانین پہنچا
اکثر ہوے منتشر جہانین
یہہ دین کہان تلک ہی پہنچا
آباد کیسے ہوئے ہین خوشہ حالت
اس سرور دین کے تو ابع
غلبہ ظہور ہی ای دا نہ

اس امت با صفا کا اظہر
اور جانے از زمان آدم
شرکت نہو اسمین تا ای دنیا
کر ہو ویگا عنقریب پیدا
پر حق نے انزل مین جسکو چاہا
فرمائے رسول ایت علام
یعنے تھے سے جان لیجے
پہنچے زمین کزای ماہر
خود وقت مین مٹا وے اللہ تعالے
کہ کوئی تو کو پوجتے تھے
اللہ کو نہین وے جانتے تھے
جو دین ہی پاک انبیا کا
وہان تک پہنچا یہہ دین پاکیزہ
پر دین کے قاعدے کا ہی
یہہ دین متین بعد خلفا
شوکت کیسی ہی ہائی داور
تاریخ کے فن سے جو ہین ماہر
علما فضلا ائمہ دین
اس دین کو دیکھ رہا ہی ہیبت

سردار جو ہو ویگا مقرر
تا قرب ظہور عہد خاتم
حضرت ہی وہ نام سے ہو مسمی
اس عصر کا جو رسول ہو گا
یہہ رتبہ پاک اسکو بخشا
کر پاکی مین جانیو برابر تم
اور سارے جزیرہ عرب سے
حضرت پہ کیا ہی اسکو ظاہر
جون کفر یقین اٹھا جہان سے
اور یونہی سارا گون کو بھے
ہر گز نہ اسے بجھا سکے تھے
نین معتقد اسکے تھے وہ اصلا
کر ہو ہے جہان تلک تبدل
اور اسکے اوامر و نواہی
بس دور دراز تک ہی پہنچا
پا یا نہین جسکتین سکندر
یہہ بات ہی خوب جیو ظاہر
امر الحکام اور سلاطین
سب پہ یونہہ کر دیا ہی غالب

ہذا من مجموعۃ اسماء
آثار النبی صلی اللہ علیہ وسلم
آثار الصحابہ رضی اللہ عنہم
آثار التابعین رحمہم اللہ
آثار العارفین
منقول علیہ

برہان دلیل ہے اے بھائی
اور جنگ جہاد و بیع بھی
پورا غلبہ یہ دین کا آخر
کہ شرق سے غرب تک بھی ہرجا

نائب حضرت کے ہیں وہ بھی
سب خلق خدا کے ہیں وہ ہادی
نائب ہے جو کام ہوائی فیشان
اسلام کا دین ہی رہیگا

ہیں حامی کفر وہ پیمبر
روشن ہی یہ بات اور ظہر
اور قاضی عیاض نی سبحان
کہ دل سے قائم مومنوں کے

یعنے کفر و گناہ بسیار
بر وجہ اتم و اکمل ای یار
حضرت کے ہی نام سے آگے
اور جسکے تصحیف یہ اسم کی بسر تر

حاشر میرا ہی نام مشہور
ہوں میں پیرو قدم پہ اول محشر
اور معنے حاشر ای برادر
فرماے ہیں وہ نبی فاخر

اور ساے بدر گو آلہی
لا وہ پیچھے وسیلہ آنیوالا ہی
بس قبر شریف سے اٹھیگے
اور آپکے بعد سب اٹھینگے

اوگا یقین وہ محشر
کوئی بعد مرے نہیں پیمبر
بے شبہ جہان سے اٹھایا
کہ میرے زمان سروری میں

فرماے ہیں اور وہ شاہ والا
عاقب بمعنے ہی نام میرا
دوسری بھی لکھے ہیں یہ معنے
یعنے رہیں آپ ہی مقدم

فرمائے جو وہ حبیب علام
کہ پانچ ہیں جا نہار کے نام
محشو ہوں سب مرے قدم پر
کہ خاتم انبیا ہیں پیغمبر

اور اہل کتاب ہیں یہ مشہور
آنیوالا ہی پیچھے ایجان
خاتم آیا ہی نام مجموعہ ان
یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور

اور اہل کتاب ہیں یہ مشہور
بے ریب سماویہ کتب میں
خاتم آیا ہی نام مجموعہ ان
یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور

روایت

نقاش سے آئی یہ روایت
فرماتے ہیں خاتم الرسالت
کہ پانچ ہیں میرے نام اطہر
طہٰ یٰسٓ ای محمد

اور مدثر و مزمل ای یار
جو یا دکیا ہی ربت دادار
اور بعضے حدیثوں میں ہے لے
یعنے ہی محمد اور احمد

پہلا ہی سمجھ رسول راحت
اور دوسرا ہی سوال رحمت
تیسرا ہی طاحم معلا
مذکور ہوے جو پانچ آگے

ہم قیم سن ای عاقل
معنا جامع ہی اور کامل
معنا قیم کا اور دوسرا
چوتھا ہی مقفا سن لے دانا

اسکو کہے نام جو محمد
سنت قائم کرے وہ امجد
اسماے شریف اور القاب
داؤد کہے ای ہے اکبر

حق و برہان شہید و شاہد
اور حق مبین ہیں ای ماجد
اور آیا ہی خاتم النبیین
ہی اسکے بشیر مبشر

اور آیا رؤف نام والا
ایسا ہی رحیم نام ہوگا
اور نجم ثاقب ای نیک سیر
اور آیا عزیز نام اطہر

اور آیا کریم نام نامی
اور آیا یقین ہی نام باقی
اور رحمت عالمیان و دیعت
اور آیا ہی نام نعمت اللہ

اور آیا حریص ای برادر
اسماے شریف کا وہ تعداد
نامون سے جو ہیں خبر دیا ہے
تدریج کے ساتھ ہی سمجھ لین

اور عروۃ وثقی بھی ای آگاہ
آیا ہی کرم و زیادہ سکھ یاد
اسکو سمجھے ہی وہ یقین

روایت

قرآن کریم میں معتبر
یعنے ہی محمد اور احمد
قرآن مجید میں ہیں یسا یار
اسماے شریف شاہ ابرار

دس نام ہیں اسکے مصطفے کے
مذکور ہوے جو پانچ آگے
دو ہوتے ہیں جی کے ناظر ظہر
کہ جتنے کتب ہیں آسمانی

چوتھا ہی مقفا سن لے دانا
یعنے ہی جہاد کرنیوالا
ایسا ہی ہیں بکہ ازای یار
جیسا کہ صوفیہ نے لکھے

سنت قائم ہی کرنیوالا
داؤد کہے ای ہے اکبر
ہو ویسے ہزار بھی ایدہ
ہر وصف سے شاہ دو جہان کے

قرآن میں بیت ہیں آدریاب
ان سب کے ہی نام محمد و احمد
ان اصل میں ایک ہی دو اسم ہیں
بے شبہ چہار سو سے اکثر

اور نجم ثاقب ای نیک سیر
بس اشہر اعظم اور امجد
دونو ہیں ہی حمد کا ہی معنا
ہیں دو سرے اسم صفاتی

اور آیا عزیز نام اطہر
دونو ہی ہیں جمع حامد
دنیا میں بھی آخرت کے درمیان
ہی حمد زیادہ کرنیوالا

اور آیا ہی نام نعمت اللہ
وہ سرور دین بھی ہے دنیا
گایا ہے نہ لکھے تھے حمد ایسا
بے شبہ تو احمد و یگا

اور آیا حریص ای برادر
تعریف کئے گئے ہیں وہ جان
سکھلایا نہیں کسیکو ایسا
سکھلا ویگا تو احمد ایسا

اور عروۃ وثقی بھی ای آگاہ
ہی حمد کیا گیا ہی بیحد
سکھلایا نہیں کسیکو ایسا
سکھلا ویگا تو احمد ایسا

علامہ قسطلانی ایسا
یوں لکھتا ہی شیخ بن حجیہ
تسعہ بہ حساب ابجد
او وصفاے آپکے ہیں الحق

علامہ قسطلانی ای یار
وے ہر دو بجا اسم ذاتی
احمد کی تو معنی معطا
اور حشر میں ایگو ہی مولا

لایا ہر موہب لدنیہ
مشہور ہی میں آپکی خلق اکثر
بعض نسخے بھی ہیں لکھے
ہر وصف سے نام یک ہی مشتق

اسماے رسول رب دادار
ہیں اصل میں ایک ہی دو اسم
اور معنی اقدس محمد
سکھلا ویگا تو احمد ایسا

قانوذہ نہ لکھے ہیں بعضے
قرآن حدیث میں بھی یکسر
اسماے شریف شاہ ابرار
تم جانیوے صفات ماجد

جون نوذہ نون ہیں نام حق
وہ ہوتے ہیں جی کے ناظر ظہر
ایسا ہی ہیں بکہ ازای یار
ہو ویسے ہزار بھی ایدہ

ان سب کے ہی حمد و محمد
ہیگا بمبالغہ ای دانا
تعریف کئے گئے ہیں وہ جان
گایا ہے نہ لکھے تھے حمد ایسا

احمد کو وہ جیسے کہ یہ حضرت کے ہیں

کرایسی ادائے حمد اعظم
جو چاہتا ہی چاہ پاس میرے
حالا نکہ وہ بے نیاز ہیگا
خالق ہی وہ سب اسیکے مخلوق
بالا ہیں وہ خواص نائبوں کو
اور عزت و فضیلت و جاہ
اور اپنی اطاعت مطہر
وہ پیروی جسنے چھو نہ والا
جو چاہتا ہی چاہ ای پیمبر
اس وزیہ تبہ معظم
یہہ دیکھینگے رتبہ گرامی
حضرت کلیم اور عیسیٰ
تعظیم کثیر پر نظر کر
اور آئی ہی وہ بیان کی رو سے
کر غیبت ہی کو باصوت
تو یاد کریگا حق کی جسدم
بعد اسکے کیا ہو نیں خوشی سے
کوئی قصر کوئی در و دیوار
اور سدرہ کے اوپر تک ابھی

روایت

ہیں کوئی نہ آسمان پہ گذرا
اور آئی ہی وہ دسری روایت
اصطرلاب کرا تھی حق نے انکو
آئی ہی روایت اور دیگر
اس آیت باصفا کی تاویل
کر اس سے ثبوت کو یہہ پہنچا

فرماہ بگات وہ رب رحمان
اور چاہتا ہو نیں خوشی تری ہی
صاحب ہی یقین تری سکا کا
عالم ہی وہ سب اسیکے معلوم
دیتا ہی اکرم اپنے عزت
بخشا نہ کسی نبی کو ایسی
حضرت کی ہی پیروی میں کھا
وہ شاہ بنی کہ ہے وہ دست
کھو لینگے یقین و شفاعت
نامرسل و نامک باکرام
ہیں جانے احمد و محمد
مذکور یہی ہی نام تسمیین
اس مژدے ہو تو خوب اگر
تخلیق جہان ہی لیا اسکے
میرا ہی خلیفہ معتبر
کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا
لکھا نہ محمد اسمین ہووے
مرقوم تھا اسپہ ای تو تیہ
وہ نام شریف ہی لکھا تھا
ارشاد کئے رسول مختار
مرقوم تھا اسپہ جزو ثانی
از عزت و حرمت محمد
ہر جا بہشت میں نین دیکھا
وہ اکرم خلق ہی ترے پاس

فتلقی آدم من ربہ کلمات

وہ نام معظم و مطہر

محمد و تقی و مصلح و امین

پائے ہیں لکھا ہو مقرر
اور پائے ہیں ایک سنگ مگر

زراہ کمال لطف و احسان
چاہتے ہیں خوشی مری یقین سب
مختار ہی اپنی مملکت کا
حاکم ہی وہ سب اسیکے محکوم
درگاہ میں اپنے باکرامت
بخشا شہ مرسلین کو جیسی
اور اپنی محبت معلا
اللہ نے جسکو نا رکھے دوست
تب چاہینگے خلق کی رحمت
اسباب میں کوی کرے اقدام
نام اس لئے آپکے مجمد
اگلے کتب سماویہ میں
تفصیل کا ہی وہ جان مصنع
خلقت کے ہزار سال آگے
ای میرے پسر تو میرے بعد آنا
دیکھا ہو نیں نام پاک اسکا
دیکھا نہ میں کوی جا کا ہے
پر نام مبارک محمد
انگو ہیں فرشتگوں کے زیبا
کہتا ہی ابو ہریرہ ای یار
از کلمہ طیبہ ای گیا نی
یا رب از برکت محمد
آدم نے کہے ہیں تب خدایا
سمجھا اس ہیں غرور سوا کچھ

روایت

پر سر پہ میں اپنا نام دیکھا
آدم نے کہے ہیں وہ صفت
پہچانا کہاں سے ہی اسے تو
عبدی و رسولی تھا محرر
بعضوں نے کہا ہی ہی تعقیل
بے شبہ زمین پہ بھی کئی جا

یا سمک اللھم جاء الحق بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - کتب موسیٰ بن عمران

یعنے نام سے تیرے ای پروردگار یا حق تیرے رب کے طرف سے زبان عربی روشن سے - نہیں ہی کوئی معبود لایق عبادت کے مگر اللہ - محمد رسول ہیں اللہ کے - لکھا اسکو موسیٰ بن عمران

جو باگا اسمان ہیں حضرت کے اسم گرامی ہیں

جو ہیں حضرت کے اسم شریف ہیں

اور ابن عساکر خبر دار
تقوے پہ تو کر ہمیشگی بھی
حالانکہ ہیں روح طین منتھا
جب میرے تئیں وہ رب عزت
حوروں کی جبین پہ ہی رقم ہے
پسر کر مبارک محمد
معراج کی رات ہیچ خوشی تھا
بو بکر کا نام بھی ہیں دیکھا
اب میری خطا کو بخشدیجے
کہ کلمہ طیبہ مطہر
توبہ کیسین پس اسکے مولا
اور قاضی عیاض ذو المناصب
یک سنگ قدیم ایک جا تھا
عبرانی لکھا تھا خط بہ سر

یون نقل کیا ہی کعب احبار
لے ہاتھ میں آثار رستی
اسوقت نہیں ہوا تھا پیدا
بخشا ہی ہشت میں سکو قت
طوبی کے شجر کے برگ پر ہے
ای میرے پسر تو کر شے ازید
افلاک پہ لیگئے مجھے جب
پیچھے پسر نام کے لکھا تھا
توبہ بھی مرا قبول کیجے
لکھا تھا وہان بخط انور
حضرت یحیی ہی ہیں سے قبولا
لا یا شفا کی عجائب
یہہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا

اور شہر تھا ایک درخت سان ۔ پایا تھا تو لہ یک پر وان ۔ یک پہلو پہ اسکے ای برادر ۔ تھا کلمۂ طیبہ محرر ۔
کہ کلمۂ طیبہ ہی سلسلہ ۔ از خطِ سعید اسپہ پرنور ۔ علامۂ دین یک معظم ۔ مرزوق کا جو پسری اکرم ۔
ہم ہند کے بحر میں تھے کیا ۔ سیار جہاز جو کے اسوار ۔ بہنے لگا ایک تند بارا ۔ ہوتا تھا جہاز زیر و بالا ۔
یک سرخ وہان نظر پہ اگل ۔ خوشبوی تھی اسکی تر بتر اکمل ۔ اور پھر پکلۂ زرد بے ریب ۔ مرقوم تھی یہ عبارت از غیب ۔
او ماہ عظیم کی مقرر ۔ تاریخ ہی ایک ای برادر ۔ تھا رنگ سیاہ اور خوشبو ۔ لکھا یہ سعید خط سے اسپو ۔
راوی نے کہا میں جب نجاتا ۔ خاطر میں مرے یہ شبہ آیا ۔ اور اسمیں علی ہاشمی سے ۔ منقول ہی نقل یہ سمجھ لے ۔ کہ ہند میں ہیں جو بعضے فرقے ۔ ایک پھول نہ اسلم ہیں دیکھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرٌ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ

اسپر بھی وہی لکھا ہوا تھا ۔ شاید کہ لکھا ہی کوی اسپر ۔ اب دیکھوں بھلا میں پھول دگر ۔ اس رنگ کے پھول کے ہی کلی ۔ یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی
ناگوتھی معرفت خدا کی ۔ ایسے ہی بہت وہاں عجائب ۔ دیکھا ہوں نوادر و غرائب ۔ اس قریے کے لوگ سب گمراہ ۔ پھر کو ہی پوجتے تھے وہ
یک شہر کا نام ہی نمیلہ ۔ کرتا ہی حکایت ابن مالک ۔ عرفان کے راستے کا سالک ۔ آیا تھا بلاد ہند میں جب ۔ کرتا تھا میں سیر کا خوشدہ
اس بیج کو شش کیا تو نکلا ۔ اس شہر میں جب گیا کے دیکھا ۔ کہ ایک شجر وہاں ہرا تھا ۔ میوہ لگا ای نیک انجام ۔ پھلے کے تھا اسکا نام مثل بادام
برسات کی جب کشش ہو بسیار ۔ سرخی سے لکھا ہی اسکے اوپر ۔ سب کلمۂ طیبہ منور ۔ اور ہند کے لوگ باعقیدت ۔ اس جھاڑ سے دھوند تے ہیں جڑ
علامۂ یا فعی حق بین ۔ ایسا ہی یہ روضہ از ہر ۔ برسات سے مانگتے ہیں آب ۔ مشک میں اوالبقا بھی یک ۔ مذکور ہی یہ حکایت نیک
میں اسکو حکایت یہ سنایا ۔ کرنقل یہ بعض عالموں سے ۔ اسطرح لکھا ہی بعد اسکے ۔ تھا ایک شکاری گرامی ۔ یعقوب تھا اسکا نام نامی
میں دیکھ کے اسکے دو طرائف ۔ کہ نہر ہ ایک جا کے میں بھی ۔ پکرا تھا عجیب ایک مچھلی ۔ دو پہلو پہ اسکے تھے محرر ۔
مرزوق کا تھا جو ابن والا ۔ پانی میں ہی پس اسے بہ تکریم ۔ کلمے کے یقین دو جزء النور ۔
کی نقل نبی او یک جماعت ۔ اسطرح کہا کہ میں نے دیکھا ۔ بردہ کا جو ہی قصیدہ نیک ۔ لکھتا ہی اسکی شرح میں ایک
اور اسکے خطوط سب منور ۔ سب اہل دیانت و صداقت ۔ یک طرفہ عجیب و نادر ۔ وہ جزء شریف بس مرقم
پہلو سے اگر بخط روشن ۔ تارے ہوے حلقے مدور ۔ یکبارہیں دیکھے سب وفا خر ۔ تھا رنگ وہ مرجزے کا پیلا
اگمو کا ایک عجیب انہ ۔ احمد کے تھا نام سے مزین ۔ اور سارے خطوط سے نمایاں ۔ اجلے تھے خطوط اسپہ زیبا
اور جو ہی کتاب بطن مفہوم ۔ از قدرت قادر یگانہ ۔ یک پہلو پہ اسکے ای سخندان ۔ اللہ کا نام تھا بخوبی
اور اسمیں بسرخی و سعید ہی ۔ بہ نقل نبی دیکھ سمین مرقوم ۔ پڑھتا تھا وہ خط باکرامت ۔ منقوش یقین بخط عربی
معلوم ہوا از ین روایات ۔ پیدا تھے بہ تین سطر عرایں ۔ اور نقل نبی حکایتی کو ۔ ہجرت سے آتھ سو نون سال
نام اسکا بعلوی برسفلی ۔ مفہوم ہوا از ین حکایات ۔ نظارگیان تھے اسکے بسیار ۔ تھا اسپہ لکھا ہوا محمد
آثار یہ سارے کی تحقیقت ۔ ہی عرش سے لیکے فرش تک ہے ۔ از خطِ سیاہ ای محمد ۔
ہیں اسکے دلائل نبوت ۔ بے شبہ نشان شاہ دیں کا ۔ یک برگ تھا اسے لگا تھا ۔ خوشبو بھی تھی اس یک برگ کی
یا اسکا تعصب و عداوت ۔ کہ نام امام مرسلین کا ۔ دیکھے میں کہ چھار یک تھا ۔ سبزی بھی وہ برگ سے ٹپکتی
ہو سپید اسد خدا کی رحمت ۔ حیوان و نبات اور حجر پر ۔ اللہ کے نام سے قرین ہی ۔ اور اس حد کہیں نہیں ہی
کافر یہ سارے کی ہے حقیقت ۔ برگ و گل و غنچہ و ثمر پر ۔ ہی قدرت کاملہ سے پیدا ۔ ذوالعقل نہ اسپہ یوں ہو شیدا
آثار یہ سارے رسول برحق ۔ اور اسکے براہین و دلیل روشن ۔ اس شے کے ہیں معجزات بیشمار ۔ سمجھے نہ اسے رسول برحق
ہی اسکی شقاوت و ضلالت ۔ دوزخ سے نہ رستگار ہی وہ ۔ اور لاکھ جو کوی اسپہ ایماں ۔ تا حشر اسکا ازدل و جاں
پاوے وہ جہان کی وہ سعادت ۔ یہ کلمۂ طیبہ کے برکات ۔ گھر بیٹھے دوام اسکو درات ۔ اللہ کی رحمت اسپہ ہووے
لکھے کے تئیں میں جب گیا تھا ۔ یعنے تھا اسے عالمون سے ۔ بی نقل امام شافعی سے ۔
اسنف لوگ اسکو جو تھے ۔ کعبے کا طواف کر رہا تھا ۔ دیکھا اسکو یہ بات میں پوچھا

نصرانیت اپنی کیوں تو چھوڑا — بولا کہ جہاز پر ہو اسوار — دریا میں چلا تھا میں نے دیکھا — ناگاہ جہاز میرا تو ٹوٹا
تختے پر رہا میں یک سکاتا — پایا ہوں جزیرہ ایک نیا — پھل اور دھان بہت تھے اچھا — دریا کے جو درمیان پہنچا
یک پہر دو دن تھی میں مصیبت — پانی تھا بہت ہی اسکا میٹھا — خوش اسکو ہوا میں دیکھ کر تب — پھل اسکے تھے شہد سے بھی میٹھے
ہوی مجھکو درنہ گوئی دہشت — یک جھاڑ پر چڑھا بہ عزت — کھا کھا کے لگا ہو گیا میں بہ سب — پس آئی بی رات دن گذر کے
کہتا تھا فصیح جانور تب — یہ کلمہ طیبہ ای خوشنصیب — رکھ سینہ اپنا سوا رہا میں — یک جانور آیا آب اوپر
سارا یقین لیجانے کا تھا — تھا منہ تو تمام آدمی کا — خشکی کے اپر وہ جبکہ آیا — مین خوش سے اسکو خوب دیکھا
مضطر ہوا بھاگنے کو لاگا — تب مجھکو وہ جانور پکارا — تب اپنے مین جان کے خطر سے — اس جھاڑ سے جلد تر اترکے
پوچھا مجھے پھر وہ نیک آمیز — کر بولی تو ابھی کون دین — یہ سنکے وہین کھڑا رہا میں — آگے نہین یک قدم بڑہایا
جنات مین ہو مسلمان ہیں گے — نصرانیت اپنی اس سے بولا — غفلت مین عمر کہان کاٹی — ہو جلدی محمدی مسلمان
وہ مجھکو کہا کہ بول بسم اللہ — ایمان اگر نہ لائیگا تو — مین پھر کے وہ جانور سے پوچھا — اسلام وہ کیا ہی مجھ کو فرما
یہ کلمہ طیبہ ہی مرقوم — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ — یہ کلمہ پاک مین پڑھا تب — پوچھا مجھے کیا ترا ہی مطلب
سب کلمہ طیبہ ہی مرقوم — بولا کہ تو ہر کچھ یہان اب — تا لاکھون ترے لئے مین مرکب
وہ ہوتا ہی خوب صاف معلوم — پس مین نے چرا ہون اسکے اوپر — بارا تھے نصارا اسکے اندر
گر اسکو جبین پر لکھے وہ زات — کہ سند مین ہر مزار آدم — ہی ایک عجب خوب اعظم
ناہینکے چشم مین نگاہین — اور برگ کو اسکے جبکہ لگرین — جب اسمین ہیگیا یہ کر شمہ
جسنے یہ لکھا ہو وے کلمہ — اس دیدہ دل کو دیوے دادر — گر نور بصیرت آی برادر
وہ دیو ہے خزینہ دار کے ہات — اس دیدہ دل مین کوئی رہے آفات — آتا نہین پھر نظر کہین وہ
ہو جاتا ہی غیب مایقین — جس برگ پر اسکے جسم زمین پر — اتنا گرے اس سے جو زمین پر — آتش بھی جلا سکے نہ زہنار
اس برگ شریف کو بھی ای ار — طاقت کوئی جانور نہ پاوے — اس شخص کا بلکہ نور ایمان — جب ہووے صراط پر درخشان
اسپر نہین کچھ اثر کریگی — امید ہی آتش سقر بھی — یعنے وہ کہیگی تب ای مومن
جز یا مومن فان نورک اطفا لہبی — کہا اسمین رکھا ہی حق نے برکت — دہ باغ دل و زمین جانہا
کیا نام نبی کی ہی فضیلت — کر اہل سعادت و بہشتم — کچھ نام نبی کے جزو برکات

خاتمہ

اب ختم بفضل متعالی — سن ایکہزار و دو و صد اوپر — اور شہر رجب کی جا یو تم
اس قصے کو کر قبول اے — اسمائے نبی کے مین ہے اب — گر خاتمہ میرا یہ شہادت
صلوات و سلام ہے پر آن — پہنچا بر رسول و آل و یاران

تمت

رسالۂ شمائل محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بس ز حمد خداوند تعالیٰ — بعد نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لکھا ابن حجر نے فخر افاضل — کہ جو بیس طرح شرح شمائل

چنانچہ مصطفیٰ کا رنگ لالا — کہ بولے گا اگر کوئی خاکا لا

بیان ان کے سراپا کا بطور — مسلمانوں کے ہر یک مرد و زن پر

ولے ہم کو کہاں یہ بس کی یہ بات — کہ جس سے وہ شمائل کا بیان ہو

صفت سے ہی ہو وہ موصف منزہ — نہیں زیبا یہاں اور وہ کجا فخر

کوئی اس شان کا مخلوق ۱۱ — نہیں پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا

میں لکھتا ہوں تو مستند پہ اوراق — تو ڈرتا ہے ہوں ثابت مصطفیٰ پر

دیا فرمائے بے ریشی میں رحلت — تو صورت آپ کی پیش نظر ہو

کہ لکھے مصطفیٰ حسن سیرت — خدا نے آپکو کی تھی عنایت

نہیں کوئی نظیر مثل انکا — بیان کرتا ہوں کہ تھے وہ بے مثل

کچھ یہ کیف حضرت کے اوصاف شمائل — مسلمانوں کو سب لازم ہے ایماں

شمائل اور اوصاف پیمبر — خلاف اسکے کہے گر کوئی کافر

وہ یارے نہیں قرآں ہے تصرت — تو ہوگا وہ یقیں بے شک کافر

کہ جسکا کوئی خیر الوریٰ ہو — تو ہے جو ثابت اوصاف شمائل

کہاں وہ خامۂ تبیاں اور طاقت — رہے حاضر سدا از راہ جاں

یقیں جو حسن صورت حسن سیرت — تو پھر انسان کو وہ امکاں کہاں ہو

وہی مبالغہ میں ہی ذو یکتا — کسیکو نہیں دیا زیبا ولیسا

اگر ان گر شرع کی ہو مطلق — صحیح آئے بحد اعتدال تاماں

وے حدیثیں جو حضرت کے صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہی ابن عازب نے بر سر — نے خوشخو خوبرو میانہ قد پر

جبیں میں جسکی حسن حضرت پر ہے — کہ گویا چاند کا جس طرح ہالہ

اشجع جبرئیل سالار دوراں — تعالیٰ تحقیق مشک بہ زبان

کہ لیتے جس جمال و خوبصورت — نظر آتے تھے سب کو گویا حضرت

کہ جب پوچھا رسول اللہ شداد نے — تو ہو تا چودھویں سے شب کو تاباں

کہاں یہ وصف ہی جن حسن ایسا — کہ شرمندہ ہے جس سے چودھویں کا

بھی ز خود سر مگر گویں تھیں چشم — گھلے ہو ہیں انکو سرمہ گویا

بھی شیخ مہیمی فیاض یکتا — بھی بی بی عائشہ سے یوں بیاں

نظر اس پر شاہ انبیا کی — مجھ کو کر زمیں کے بھی فنا کی

بھی انکے دو پیچھے اپنے ایڑی — برابر بھی نظر حضرت کی کسی پر

کہا ہی کعب ابن مالک نے — میں بہتر آپ سے دیکھا نہیں بھی

کہتی ہی ام معبد سیر کا تھا — کہ تھی ہمراہ یکسر ملک موجود

کہا ابن ابی ہالہ کرام — نہیں ممکن کہ ان پر گرد مثل انکا

ترا جب میں امام قسطلانی — جلیل الرتبت باعز و حرمت

تعالیٰ اللہ یہ حسن خدا داد — درود اور سلام ہو تجھ پر دائم

سعید میں گہیں یا رب تعالیٰ — نہایت خوب صورت اور بڑی تھی

کہ حضرت دیکھتے تھے ہی برابر — روایت یوں کیا انس عیار

ثریا میں جو ہیں گویا ستارے — یقیں اپنی شفا کے در میانے

رسول اللہ کو دیکھتے تھے — جانکے جانے اسکا سبب بھی

وہ وہ بے انتظار وہ فجاءۃ ہیں — سورج تھے انکو سورج سے

حضرت کی شان میں

کرے وہ ہمدم کرتے ہیں جو باتیں — وہ رویت کی حقیقت کی مراد ہے — خدا بخش جا بجا ہی مقرر — کہ جیسا آپکا سب کنبہ احوال
بیاں سے عقل دنگ ہیں جو تفصیل — کہ رویت دو بصر کی گر مراد ہے — رہے یا رویت قلبی سمجھو — نماز دین ہی ہوئے خاصین میں سے
اگر وہ رویت بھی رہ سکی — تو ہر ہر جزو تن میں شکر کے بولا — اگر وہ رویت قلبی بھی سمجھو — ہی قلب و روح بصری دیا تھا — دیا جیسا کہ دیکھے حضرت شافی نے شافی کو
کہ حضرت کو خدا دیدار جیسا — تو حیثک حق اور الہام ہی ہے — بہ نسبت اس کلام انبیا کے — بدرک عالم معقولات عیسیٰ
احاطہ کر سکے موسیٰ میں بھی — بلا شک شبہ حجت علمی ہیں — خدائے غیب ان الہ ہر آن — نماز و نہیں ہو بارہ وقتیہ گر
کرے مکشوف حضرت پر لی گئی تو — رسل اور اولیا کو اپنے اپنے ایمان — مبارک کان تھے وہ کان اعجاز — کرے مکشوف جب چاہے جو حالت
بھی مرگان شریف خمار بردار — سماعت میں بھی ہی یک شان اعجاز — اطیط آسمان سے ہیں ہوں ہمہ تن — بہ بیداری و خواب و نیم و روز یک
بھی فرماتے تھے سنتے ہیں آسمان چرخ — سنا کرتا ہوں میں اسکا آواز — کہے ہیں نار طراط ای سخنداں — کہیں یک بشر کی نہیں آسکی جگہ
گشادہ بھی تھی پیشانی فاخر — پشانی سے ہی ہوتا ہی نمایاں — عجب اس نور کی ہی یک بلندی — الکھین تقدیر چو درخشم مادر
بلند تھی آنکھ بینی ڈوالا — تھی حسان آپکے بالا تھی بینی — نظر آتا تھا یوں وہ نور اطہر — تھا تابان اس سے یک معطا
بھی دونوں مبارک تھے دو لب — عجب دندان شنا کے ہیں دندان — علی کہتے ہیں دانت اگلے کے وہ ایسے — تھے اللطف و احسن جو شر و سیب
بھی آیا ہو حدیث ابن عباس — جواز بس شنا کے دندان — کریں جب بات یوں اکثر فاطمہ — کشادہ دانت تھے اجمل سیالہ اسر
لعاب پاک میں حضرت کے ایسی تیر — بھی تھے باہم کشادہ ای سخنداں — شفا مرض ملک کی تھی تاثیر
بھی اچھی وہ بھی کا آب مکیا — علی کے جب آشوب آنکھیں — لعاب اپنا بھی آلے میں ڈالے — جبکے کنوئیں میں وہ ڈالے ہیں ای
وہ آب طہور شیریں جو گرا تو — وہ کنوئیں سے تھی شیریں بہ شبہ بہ — مدینے میں وہ بھی ہی ہا ہی
تبسم مسکرانا ہی تو پہچان — ہنسا حضرت کا تھا اکثر تبسم — ضحک ہی جس سے مدہوش ہو جائے
بھی آئی ہو ہر روئے روایت — وہ قہقہہ ہی بلند ہو جس سے آواز — کہ کرتے تھے کبھی کر کھلکھلا حضرت
فقط ہوتے تھے غم سے اشک ریزاں — تو دیوار میں سمجھ ہوتے تھے خنداں — بھی ہو تا جوش سینہ دیگ جاناں
تجلی جلال رب متعال — ہیجان اور تلاوت اور دعا جب — بھی جب ہوتی تو ہوتے تھے گریاں
قناعت مفت کہا پوچھا اس نے — بیان اس بات کے اصحاب نبی کا — کہ فرمایا اس حضرت نے کیسے
پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک — کہیں ہو تو قلق تا دوش مبارک — ہی دو قلق تا دوش مبارک
کھاتے تھے وہ جب شانہ کرتے — نظر آتے مبارک بال ایسے — نظر آتے ہیں بال ایسے
پہ کثرت افشہ تا ناف سر کا — نہ گاہے جو دو حصہ سو تھا — نہ گاہے جو دو حصہ سو تھا
نہ چھوتیں اسطرح کر ابرو ہاؤ — کہ پہنچے جائے ہر جا دوش پر بال — کہ پہنچے جائے ہر جا دوش پر بال
جسے اکثر ہو شغل علم و طاعت — بھی اکثر غسل کی تر تی ہو جاتے — بھی اکثر غسل کی تر تی ہو جاتے

ریش مبارک

مبارک ریش اس سان زین کی — تھی ڈبوہ اور بہت ہی خوشنما تھی — اور زینی میں مگر کچھ اسکا منہ تھا — نہیں مذکور در اخبار و آثار
مخالف ہی مگر بہ بات کہی — حدیث ترمذی میں جو ہی آئی — کہ عرض و طول اسکا ذہی کو ہے — مگر بھیجے کہ اسکی درازی — بھی یہ چھین لیتے اکثر تھے شہر
کہ پیدا ایش میں چار انگل ہی تھی — اسی کا حکم بھی کرتے تھے اکثر

موئے مبارک

کہ موئے مبارک اپنے کترا دیتے اور ناخن مبارک اپنے ترشوا دیتے
اور انہیں زمین میں دبا دیتے
کہ ان کی بھی ایک شان ہے

خضاب مبارک

خضاب پیش میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
روایت ہی ہے کہ جمعہ کے روز
کہ سیدہ عائشہ کی آئی باری
مبارک ریش کو بھی نکر کرتے
مبارک تھی چوگرد ان مصطفیٰ کی
تھی علیم میں ای مانی فوت
صفت بھی کچھ کے خاطر
برابر کہ دو سینہ تھے ہموار
مبارک پیٹ سے سینے تا ناف
مبارک بغل تھی براق جیسی
کہ یک ہی رنگ تھا بغل اور رکھا
گریبانی مالی ہوئی یک ایسی
کہ تھوڑا گوشت کچھ رکھا ہوا تھا
وہ نقش خاتم پیغمبر نورتابان
یہ حضرت کی نبوت کی ہی خاتم
دوبارہ وہی مبارک اور زیادہ
بھی تھے پر گوشت تھیں مبارک
کہا ہی احد نے وہ شانہ ہائے
بھی اہل بن جو بولا ای اگر
بھی ہر دو ساق اس کی تھی یاری
بھی ہر دو ایڑیاں تھا گوشت جامع
نہ کوتاہ نا دراز ای حد اعتدال
مبارک پنجا تھا رنگ گورا

قد مبارک

کہ قد آپ کا تھا نہ کوتاہ ایسا
مقرر اختلاف آیا ہی سب نے
چہار انگل ہے وہ اس کے لکھے پر
زیادہ بھی وہ اس سے لکھے ہیں
کہ فرماتیں یوں شاہ رسالت
تھی مشک کی جو چوری اور لمبی
خلاف آیا ہی اہل علم میں ان
بھی پنجشنبہ کے دن قول اکثر
جو تھی حضرت کی انگشت شہادت
بھی آئینے میں چہرہ دیکھتے تھے
نہایت باصفا اور خوشنما تھا
کہاں ویسی صفائی اور صفوت
دئے ہیں ایسے تشبیہات آخر
تھی ایسی عنبر کی نہیں بہار
اگر یک بال کی بار یک بھی تھا
بھی ہر گز بال کچھ ایسے نہیں تھے
نہیں اور وہ کبھی بہتا تھا
نہ کہ سم بھی ایسی خوش تھیں
نہایت تھا انور اور مصفا
وہ خاتم المرسلین کو خاص تھا جان
نشان ثبت مبارک تھی ظاہر
کہا کب خوب مولانا جامی
تھے پر خم سطر خوب خوشتر
انس یوں حریر و دیبا
بھی پیشانی پر میرے نام تھے
مین اپنے ہاتھ کو بوسہ جو لگا
بھی تھے پر گوشت ایسے ہوئے تھے
کہوں کیا قامت زیبا کی حد
مگر جب سایہ تھا تو لوگ چلتے
بھی گورے پن میں تھی ایسی جھلک

سر مبارک

کہ تھا سر بھی بڑا ویسا ہی موزوں
مقدر ہے ہی اس کے لکھے کا پابند
وہ اتنا بال تھے جو حد سے زیادہ
کہ دو بالے تھے ان کے ہر طرف کانوں
بھی تھی مانگ بیچ سر کے ہموار
بھی تھی مانگ مبارک بیچ کا
بھی عرق فیض سے حضرت کے سر
طلائیہ پیرایہ کا بھی آئی باری
بھی لکھا امین اس کا ظہور
وہب ابن منبہ نے کہا ہی
کہا کب خوب مولانا جامی
تھے پر خم سطر خوب خوشتر
انس یوں حریر و دیبا
بھی پیشانی پر میرے نام تھے
مین اپنے ہاتھ کو بوسہ جو لگا
بھی تھے پر گوشت ایسے ہوئے تھے
کہوں کیا قامت زیبا کی حد
مگر جب سایہ تھا تو لوگ چلتے
بھی گورے پن میں تھی ایسی جھلک

ریش مبارک

کہ ریش آپ کی تھی خوب انبوہ
بھی تھی ابن عرب ہی روایت
مبارک عرش اعظم کی بھی زینت
روایت ہی ہے ابن عساکر کی
کہ تھوڑے ہی ہوئے تھے بال اجلے
سوا اسکے نہ کچھ ناپسند ہووے
جدا کرتے نہ اپنے سے کبھی وہ
کہ قدرت حق تھا نا یاں
بھی تھا نورانیت اور خوشنما
کہ تھی وہ گردن آہو کے مانند
مسافت تھی دو شانوں کے درمیان
کہ دیکھا ہون تعین اسطرح سے
بہت ہی خوش نما تھے تو انور
کہ حضرت کے خصائص میں سے یہ بھی
نہایت صاف پر انوار ایسی
عجب منقوش تھا مہر نبوت
وہ یک آیت تھی اور یک کلمہ اعلم
تھی سیدہ کے ہاتھ کے ہاتھ صنعت
کہ از تعظیم دار و در بر پشت
نشان تھی یہ مہر نبوت کی وہ سنگ
بہت سردی میں ای از فرط حدت
جگر میں اپنے بیتا بون ایسا
کہ بو ایسی نہیں مشک و عنبر میں
تو لگتے تھے قدم پر آپ زمین
نہال گلستان قدس تھا وہ
تر تن سب نور کا مایہ تھیں تھا

چشم مبارک

کہ چشم آپ کی تھی خوب درشت
بھی تھی ابن عساکر کی روایت
کہ سرخی تھی سفیدی میں نمایاں
بھی تھا سینہ بکشادہ کہ پھیلا
کہ کاغذ ایک تہ تک کے ہیں
دو بازو دو نو کندھوں کے اوپر
کہا ہی قرطبی اور شیخ طبری
مبارک پشت تھی ہموار ایسی
دو شانے نوح کے درمیان بکر
زآیات الٰہی آئی کرم
اگر اسکی نبوت کی علامت
نبوت راقم آن نامہ درشت
دو بند دست میں تھی کچھ کوتاہی
وہ دست اطہر کے خوبی پر کہ
وہ دست پاک کی خنکی بلا شک
تھی خوشبو یہ بھی سب حضرت سے بڑھ کر
زمین پر جبکہ چلتے تھے پیمبر
کہ سر و بوستان انس تھا وہ
بھی تن کو انکے سایہ نہیں تھا

سفید رنگ تھا مگر سرخی بھی تھی کامل
کہا سو گا نہیں میں کوئی خوشبو
نہیں حالا کہ شبہ کوئی خوشبو
کہ پسینے تو آتا رہے بدن سے
کنی سے گزرے گر پیمبر
کہ در خاک مدینہ تو بسے جسم
کہ جب بہر قضائے حاجت آئی بار
مبارک ان سے نکلے جو کہ فضلہ
فراغت پا کے جب تشریف لائے
تو خوشبو اس سے یک آتی تھی خوش تر
کہ حضرت کے پلنگ کے نیچے ہر شب
کبھی میں یا نبی الشہ تھی تیز
طہارت پر وہ فضلات نبی کے
کہ تجربہ کو صحت دائم ملیگی
سو خوشبو بھی جھکی اسکے تن میں
بھی باہر لگیگا اور پیگا
البتہ پانی لیا میں اسکو جوان
احد میں جب ہوئے زخمی پیمبر
یہ کہکر پیگیا وہ خون اکرم
کبھی حضرت نہ بچہ کو چومیگا
میں لیے اور بھی آئے روایات
کہا ابن حجر نے اسطرح سے

کہ دیسی تھی نہ مشک و عنبر میں
نہیں تھی کوئی خوشبو ایسی تن میں
ہوئے آلے میرے بدن پر
پھرائے تن پہ دست اکرم
ابھی ہے ان میں وہ خوشبو عجائب
سمجھ ویسی نہیں خوشبو نہ ایسی
برابر قول ہوتا ہے عمر میں
کہ تھا میں ایک سفر میں شب کے ہمراہ
نظر آیا نہیں کچھ مجھ کو اصلا
ہیں دیکھے اور پیئے بعضے مقرر
کیے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
کیے در چشم تم کو نہ ہوگا
کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت
مگر اس مرض سے ہی جو ہوئی ہیں
صحابہ برسر جاتے تھے
کہ تا زیر زمین کر دیوں پنہاں
کیا تو نفس کی اپنے حفاظت
لگا کہنے قسم حق کی کھا کر
تو وہ اس کو کبھی نہ دیکھے
قسم اسکی کھا ہائی جان
بھی ایسا ہی سمجھی فضلات فاخر
خصائص کے نہیں لکھا آخر

کہ دولت ہو نہ اس سے کوئی بالا
وہ خوشبو آپ کی تھی ایسی تن میں
تھی وہ پسینہ خوشبو عنبر
سب پوچھے کہا وہ نیک مضمر
مبارک ہاتھ پر تب اپنے اکرم
دیئے کے درد و دیوار و مکان
کہ کوئی مشک و عنبر میں بھی نہیں
مقرر خاص یک ایسی ہی خوشبو
کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار
نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی واقف
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکے
ہوا ہی معتبر ایسی معطر
کہ ہی منقول از بعضی صحابہ
نشان بول و راز با صفا کا
مگر حضرت کا پیشاب اطہر
کیے تھے بول یک شب اسمیں مبرز
تبسم تب کیے سالار والا
تھی پر گر کامیابی ایک عورت
نہیں بیمار پرسش سے ہوی ہے
بھی یونہی خون اطہر کو پی کے
کہا باہر سے میں لگیا ہاں
پہ سن فرمائیں اسکو حضرت
کہے تو ذات اسکی اسکو زمیں میں
بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے
کہ یعنے حق تعالی نے بقرآن
کہ خون وہ ہوا تھا حضرت کا ظاہر
ولیکن ہیچ ایسا آج میں ہائے

بھی خوشبو آپ کی تھی ایسی تن میں
تھی وہ پسینہ خوش و مشک و عنبر
سب پوچھے کہا وہ نیک مضمر
مبارک ہاتھ پر تب اپنے اکرم
وہ ہوتی تھی خوشبو ایسی
مقرر خاص یک ایسی ہی خوشبو
کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار
نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی واقف
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکے
ہوا ہی معتبر ایسی معطر
کہ ہی منقول از بعضی صحابہ
نشان بول و راز با صفا کا
مگر حضرت کا پیشاب اطہر
کیے تھے بول یک شب اسمیں مبرز
تبسم تب کیے سالار والا
تھی پر گر کامیابی ایک عورت
نہیں بیمار پرسش سے ہوی ہے
بھی یونہی خون اطہر کو پی کے
کہا باہر سے میں لگیا ہاں
پہ سن فرمائیں اسکو حضرت
کہے تو ذات اسکی اسکو زمیں میں
بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے
کہ یعنے حق تعالی نے بقرآن
کہ خون وہ ہوا تھا حضرت کا ظاہر
ولیکن ہیچ ایسا آج میں ہائے

کہ تھا وہ سال حضرت کا مدینہ
ہمکتی تھی مسلسل خوشبوئی یہ
مجھے یوں حکم شب تھا حضرت
نہیں ہوتی ہی کم میرے تئیں
خبر اس طرح دیتا ہی جان
ہمکتی تھی یقین جو اس مکان سے
ہوئے ایک دن نبی تشریف فرما
میں سو گا ہوں کہ وہ میرا کو تھا
جو اس لار دین کی خادمہ تھی
پسینہ اس قدح میں تب کچھ تھا
ائی ام ایمن اپنے بہنہ کو ہو تو
اسے ارشاد فرمایا پیمبر
پیا تھا شخص یک بول پیمبر
نکلا خون یک جام فیروز
نہیں چاہا کہ میں ڈالوں زمین پر
مقرر ذات کو اپنے بچا یا
نہ میں واللہ تو لگا زمین پر
پیا ہی جبکہ خون شاہ ابرار
گذر سکا ہو اس پر روز محشر
بغیر شہ قائل ہی اسکا
یہاں آخر ہوا ہی مختصر تر

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان میں آئی ہی

بیان سیرت نبوی پہاں سے
بیان خیر البریات
حسن مامو کہے ہیں ہند کو جو
ہوئے تھے اس سے دو فرزند پیدا
ہوئی ہی اس سے لڑکی ایک پیدا
مسلمان ہو گیا وہ بھی
میں لکھتا ہوں اس کو سن کا سن سے
بھی پہنچے سیر و اوصاف و عادات
سبب اسکا یہی ہی خوب سمجھو
تھا بالا ایک اور تھا ہند دوسرا
مقرر ہند ہی تھا نام اسکا
حد یثوں کی بھی کرتا تھا روایت

اخیر جو ہیں ان سب سے کہا ہے
ہیں نہ کو اس سیرت پاک کی جو
مقرر دہ زبان جماعت
پسر پہلا ہی ہالہ جب ابو ہالہ
مواہب جب عتیق نے یہ لکھی ہیں
رہیب مصطفے فاضل نبیل

مطول ان کی ہیں تالیف ہی انہی نے
حسین ہے کہ سے پوچھا
نکاح حضرت بی بی خدیجہ
ابی ہالہ کی ہی کیا بیت جان
نکاح مصطفی میں آئی وہ جان
حسن مامو کہے میں اسے جان

مسلسل سنی آخر حسنین
ابی ہالہ کا بیٹا ہند جو تھا
ابی ہالہ کے ساتھ اول ہو تھا
عقیق اس سے نکلے اپنا کیا ہی
خدیجہ کے ربط سے جو ہوا تھا
کہ میں نے ہند مرد سے پوچھا

پیمبر کے شمائل اور اوصاف بیان
امام حسین حسن کی بڑے بھائی
تو اسکو پوچھتے تھے اہل تعبیر
غرض ابن ابی ہالہ کی خوش بیانی
بیان میں سیر ہونے والا کیا جو
تو راوی نے کیا حضرت کا یوں ذکر
خموشی تھی زمانہ میں کی اکثر
بھی بہت ہنستے مختصر الفاظ ہی میں
مذمت بھی نہ کرتے کوئی شی کی
نہ للچاتا تھا کوئی تاب بیکا
اشارہ بین فقط انگلی سے کرتے
سبحہ حضرت کے عادت تھی والا
بھی لذت پاتا گو وہ کوئی شی ہے
امام حسین کہتے ہیں میں
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ
کہ میں پوچھا کرے والد سے اول
تھا حصہ ایک از بہر عبادت
ادا کرتے تھے حق اہل و اولاد
کہ باتے اس میں کچھ آرام و راحت
نصیحت خیر خواہی خلق سے شان
مبارک کی اپنی مجلس بیچ آنے
کمال مہر اور الطاف کے ساتھ
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہیں حاضر
تو سلطان پاس جاوے یکے حاجت
کہ جو وے حتی الخاج مقرر
جو علم و خیر و برکت کے ہیں طالب
حسین ایسا کہے کہ میں نے پوچھا
کہ حضرت بند رکھتے تھے زبان کو
مبارک دل کا وہ گنج معلا
بھی کرتے لوگ کی تالیف ایسا
کرو نیں تاکہ دستاویز زلات
اگر پاتا رسول اللہ کی رویت
حقیقت پر ہی تو دیکھا ہی ہوگا
کہی آگے تو گذرے ہیں وہ آیات
خموشی اور گویائی تھی کیسی
نہ ہرگز بات کرتے بیجا حرکت
مبارک سب سے حضرت کے نکلتا
اگرچہ کم ہو نعمت اسی کو نام
تو حضرت سب بیت فضل ہیں
اشارہ کرتے اپنے کف سے پورا
یہ عادت تھی تعجب کی ہنسی میں
تو اپنے پہلو اور کو پھیرتے
بہت ہوتا ظاہر اس سے وہ
کہ آگے جو ہنسے ایسے سناتا
بیان اسطرح پس کرنے لگا وہ
تو کرتے وقت کہ وہ تین جیسے
بجا آتے تھے جیسے میں حضرت
ادا کے حق نفس اپنا مقرر
تھے کرتے نفس کی حاجت روائی
کہ جو ہوں اہل علم و فضل و تقوی
شفقت سے رہا وہ کہ پوچھتے
کہ تو پوچھے آپ سے جا چاہتے ہیں
نہیں پہنچاتے کسی کے پاس
وہ چیزوں کا نگرانی ایک مقرر
نہ باقی ذکر زد شاہ ابرار
وہ آنا بہتا ہو خلق کا مانع
تو فرمانے لگے شاہ ولایت
تھی گنج خلق یک کیسی ہی مدت
زبان حضرت کی بھی ای خردمند
وگر نہ بند رکھتے ہو کو حضرت
چنانچہ آئی یہ آیت بقرآن
صفت کوئی امیر بند پائی جاوے
جری حاصل تھی حضرت شجاعت
ہوئی تھی رویت نبوی کا سیر
کیا تفصیل سے ای یک عنوان
سکوت و نطق حضرت کا بیاں کر
خدا کا خوف تھا اور کرامت
تھا پورا اور کامل آگہی جان
نہ سخی و تند خو تھا تو نہ بیہودہ
رہین لذت پستی میں ہی ہم
نہیں لیتے تھے بدلا کسی پر
اگر تھا اپنے بدن کی پر ہاتھ کا
کہ اپنے میں کسی کے حق قائم
نظر آتے تھے مثل آئینہ ان
حسین اپنے پدر سے نیز بولا
مبارک مجلس و مشکل مطہر
رسول اللہ کی کا مومن سے
نہیں رکھتا تھا ہیں ذکر طولا
رعایت اکی و لجوئی کی ہر
تھے داخل دوسرے کو کرتے آئی
جو فرماتا ہی فرماتے کرم سے
عنایت انھیں کرتے سرفراز
صلاح حال انکا جسمیں ہووے
جو کہہ سکتے نہیں جا جاتے اپنے
یقین ثابت قدم اسکو کہیگا
درستی جا جو کی جس سے وہ آتا
جب آتے جملہ والا سے باہر
بھی ساتھ اصحاب کے تشریف رکھتے
مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو
زمفتاح زبان اس گنج کو لاکر
نہایت اچھی ذالا الفاظ
صفت کوئی امیر بند پائی جاوے
جری حاصل تھی حضرت شجاعت
ہوئی تھی رویت نبوی کا سیر
کیا تفصیل سے ای یک عنوان
سکوت و نطق حضرت کا بیاں کر
خدا کا خوف تھا اور کرامت
تھا پورا اور کامل آگہی جان
نہ سخی و تند خو تھا تو نہ بیہودہ
رہین لذت پستی میں ہی ہم
نہیں لیتے تھے بدلا کسی پر
اگر تھا اپنے بدن کی پر ہاتھ کا
کہ اپنے میں کسی کے حق قائم
نظر آتے تھے مثل آئینہ ان
حسین اپنے پدر سے نیز بولا
مبارک مجلس و مشکل مطہر
رسول اللہ کی کا مومن سے
نہیں رکھتا تھا ہیں ذکر طولا
رعایت اکی و لجوئی کی ہر
تھے داخل دوسرے کو کرتے آئی
جو فرماتا ہی فرماتے کرم سے
عنایت انھیں کرتے سرفراز
صلاح حال انکا جسمیں ہووے
جو کہہ سکتے نہیں جا جاتے اپنے
یقین ثابت قدم اسکو کہیگا
درستی جا جو کی جس سے وہ آتا
جب آتے جملہ والا سے باہر
بھی ساتھ اصحاب کے تشریف رکھتے
مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو
زمفتاح زبان اس گنج کو لاکر
نہایت اچھی ذالا الفاظ
من پسند امید رکھتا تھا آپ سے
بصورت اور سیرت باہر امت
اگر وہ بولتا شکل حسن پر
نبی کی صورت و سیرت کا بیان
حسن اوی سے پھر پوچھے مقرر
کہ بیٹھے وجہ اندوہ کا حضرت
سخن کا ابتدا اور انتہا مانند
ملائم طبع خوش خلق تھے وہ سالا
کہ بن بسطرح سے اہل تنعم
بحق نفس خاطر اپنے سرور
بھی کرتے تھے سخن وہ شاہ جبر
یہ عادت نہیں مگر ہوگیا کچھ پھر
تبسم کرتے اگر جب ہنستے
کلی ریگ نہیں کو چھپا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ بیٹھے گھر میں جب تشریف
کہ اپنے نفس و اہل خلق کا حق
کہ یعنے اختلاط ان سا تھ کرتے
وہ جھجھ میں نبی بر وجہ ایثار
مناسب حال ہر اک استعداد کے
جو رہتے دین میں مخصوص
بھی ایسے شغل میں لوگوں کو رکھتے
بھی کہتے حاجتیں پہنچا دے انکے
قیامت میں خداوند تعالی
بھی جس سے ہو سکے اصلاح جاتے
تو حصہ اپنا یک پاتے وافر
کہ بیٹھے گھر سے باہر جبکہ آتے
نہ ہرگز کہ تے تھے زبان کو
ہو جسمیں نفع امت کچھ تو لاتے
دلوں میں خلق کے وہ رہ عزت
من پسند امید رکھتا تھا آپ سے
بصورت اور سیرت باہر امت
اگر وہ بولتا شکل حسن پر
نبی کی صورت و سیرت کا بیان
حسن اوی سے پھر پوچھے مقرر
کہ بیٹھے وجہ اندوہ کا حضرت
سخن کا ابتدا اور انتہا مانند
ملائم طبع خوش خلق تھے وہ سالا
کہ بن بسطرح سے اہل تنعم
بحق نفس خاطر اپنے سرور
بھی کرتے تھے سخن وہ شاہ جبر
یہ عادت نہیں مگر ہوگیا کچھ پھر
تبسم کرتے اگر جب ہنستے
کلی ریگ نہیں کو چھپا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ بیٹھے گھر میں جب تشریف
کہ اپنے نفس و اہل خلق کا حق
کہ یعنے اختلاط ان سا تھ کرتے
وہ جھجھ میں نبی بر وجہ ایثار
مناسب حال ہر اک استعداد کے
جو رہتے دین میں مخصوص
بھی ایسے شغل میں لوگوں کو رکھتے
بھی کہتے حاجتیں پہنچا دے انکے
قیامت میں خداوند تعالی
بھی جس سے ہو سکے اصلاح جاتے
تو حصہ اپنا یک پاتے وافر
کہ بیٹھے گھر سے باہر جبکہ آتے
نہ ہرگز کہ تے تھے زبان کو
ہو جسمیں نفع امت کچھ تو لاتے
دلوں میں خلق کے وہ رہ عزت

هُوَ الَّذِیْ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ

عدد سے اپنی کرتے تھے جس
بھی خوشخوئی سے پیش آتے تھے تمکر
بدی جس سے ہو اسکو خوار کرتے
بھی تعلیم اور تادیب امت
تکرے التزام محنت طاعت
کہ صابر رجانیہ جو کام ہوتا
جو صاحب خلق کا اور خیر خواہ ہو
تو ہوتے میتھے اتھے نہیں تھے
بھی امت کو اسکا حکم کرتے
بھی ہر یک کی جو رہتی قابلیت
وہ جب تک نہ اٹھے اپنی خوشی سے
تھے خوشخو خیر خواہ خلق ایسے
بنے ہوتا نہ مجلس میں آواز
وہ مجلس ہے سراپا بردبار
بھی وقار ریک و سکینت
تعالیٰ اللہ یہ کیا اوصاف تھے
غرض کچھ سید سالار عالم
بھی جو ہو پیرو ہو کیا حضرت
حدیث اقتدیتم اہتدیتم
یہ ہے سکار مجھ کی جو کھلا ہے
ریاض از ہر اندر ہوائے برادر
کسی انسان کو بھی بات بر دل
معانی میں بھی وسعت ایسی
تو اب اعمال کا اب سن لے عالم
مسلمانی وہی ہے جو ہو بیجان
مسلمان وہی وہ پاکیزہ عنوان

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

دکھے جس کو اپنے لیے وہی بھائی اپنے کے دوست

البَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالمَنْطِقِ

ضعیف ایمان ہوتے تھے
نگہبان ایکا طارت عالم
بھی اکثر پوچھتے لوگوں کا احوال
بھی جو تھے اپنے افعال اطوار
سیاست و تدبیر ہی برابر
بھی بیکار نہیں حضرت کے ای جاں
تجاوز بھی فرماتے حق سے
بھی کہتے ہیں حسین اکرامت
بھی جب مجلس میں وہ سرور تشریف لاتے
طرف سب اہل مجلس کے کرم سے
کہ اسنے دیکھ لی سرفرازی
بھی سائل کو نہ رد کرتے تھے منہ سے
بھی مجلس امام انبیا کی
نہیں شائع کے جاتے تھے لالت
مخالف کی سر یک نہیں تھے
بھی کرتے تھے جرو کی اپنے جوت
جب انکی شان اقدس ہیں سنتم
یہاں تک ہی مسلمانو نے جب
نبی فرمائے ہیں اصحاب میرے
شمائل کی حدیث اوپر جو گذری
سوا اسکے دگر اوصاف اکرم
فصاحت پہ یہاں حضرت کی کھکر
بڑی علمی آپ میں شیرینی بیانی
یہاں کرتا ہوں حالا مجلس ختم
اگر اللہ نیت نار کھیگا
سخن اور فعل ایسا چھوڑ دیوے
زبان ہاتھ سے اسکے سلامت
نہیں ایمان تم سے کون پایا
ہر کل ہی عالم کے ساتھ

الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ

ہیں ہا تو نہیں ہی خلافت و دیانت

بہت تالیف کرتے انکی سالار
کہا ہی جو کہ در قرآن اکرم
بھی فرماتے شفقت ہو ہر حال
کمال اعتدال انمیں خدائی
تھے کرتے انکے کام میں تیسر
درستی ہو بڑی آپکی ہی تھی
بھی قایم رہو ثابت اسکو کرتے
میں یو بیٹھا پھر بھی بعضے
جہاں تک بیٹھے وہ بیٹھے جاتے
تو جہ النفات اسطرح کرتے
بہت ہوتا تھا خوشنود اور ہنسی
روا اسکہ کرے اسکی حاجت
تھی مجلس علم اور حلم جیسا
وہ مجلس میں کچھ فرضی ہی بات
عزیزان بھائیان سب پالیقین سے
بھی چھوتو تبسم سدا رحم و شفقت
کہا مولا رضی اللہ عنہم
کچھ انکی پیروی حاصل کرو تم
ستاروں کے یقین ہیں نہیں ہیں
علی مرتضی سے جو ہی روی
رسول اللہ کے اخلاق اعظم
یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اسی پر
تھے تھوڑے لفظ اور بیحد معانی
بھی انکا ترجمہ کچھ فارسی منظوم
ثواب اسکے عمل کا طالبگا
کہ تبع حضرت جسمیں ہو
رہیں اس سے بچا وہیں کو ہی آفت
نہ رہے تک ہو اسکا حال ایسا

ہر کوم کا جو محص ہو
وہ کہ سنا وہ بیسالی دل سے رہتے
بھی کرتے تھے ہنسی کی بھی تبسم
تھا مرعی اپنے کام میں ساط
بھی اپنے کام نا ہو میں عاطر
درست کر کے نہیں کہتے ہیں ایسا
تھے بیشک رب راضی اور اور
کہ ہوتے ہمنشین کیسا یا صحابی
کرتے خاص کی جا اپنی
کہ مجھ پر ہی شفقت ہی زیادہ
کوئی یا اپنی سے آتا تھا حاجت
تو دل جوئی سے کرتے بات تھی
ادب والی تھی وہ مجلس عنایت
نہیں کرتا تھا دراکو ظاہر
زیادہ جوڑ تو میں کامل
بھی محتاج جو پہ ہو کرتے تھے تنا
فضائل انکے کہاں لکھنے میں آوے
رفاقت یا ہو حضرت کی نجت
سوا نسے پیروی جنکی کرو گے
مبارک سیر میں حضرت کے پر تو
چنانچہ زہد و ایثار و قناعت
بھی علم و حلم اور جود و سخاوت
کوئی کیا لکھ سکے ذکر فضائل
حدیثیں آپکے ہیں گواہ میں

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِهٖ وَلِسَانِهٖ

زبان و دست و عیب سے بچاوے
کہ وہ جو چیز چاہے اپنے واسطے
مقرر دین نصیحت ہے ای بھائی
محبوبی ہی علی سنت

اوراپنے دشمنوں سے بھی کرم سے
بھی فرماتے لطف مہر انور
نہ غافل رہتے از تہذیب امت
درستی اسکی کرتے تھے جیسا
مقرب اپکا رہتا براہ
رسول اللہ سوا ذکر خدا کے
بھی کرتے منع وہ بالارادی
وہ کرتے رد عنایت
نہ اٹھتے مصطفےٰ اقدام کر کے
کہ سب کو وہ بجا چاہتے تھے
کوئی بد بات سے ہوتا نہ دمسار
تھے اور مواظبت ہو برابر
تواضع سے ہی پیش آتے تھے ذرات
وہ رکھتے تھے شہ عالم کے صحابی
بھی کچھ اوصاف اصحاب معظم
وہ پاوے بالیقین نہ ہدایت
سنو تم میری انکی کرو تم
اسی پر اکتفا باب پاکریز
میں لایا ہوں تو اچھا ہے نظر کر
فصاحت میں نہیں ایسی دہاں میں
کریں گر شرح انکی ہو کے طومار
بعضے موقوف ہی پر بیت دل
سدا ہر حال میں مرد مسلمان
کہ اسکے ہاتھ یا میں سر مسلمان

وَکِّلْ بِالْمَنْطِقِ

المجالس بالامانة

مجلسوں میں امانت کرنی مجلس کی بات کو نہ کہنا دوسری جگہ

تركك الشيء صدقة

ہر نیکی صدقہ ہے

الصحة والفراغ نعمتان مغبون فيهما كثير

تندرستی اور فراغت دو نعمتیں ہیں جن میں بہت لوگ دھوکا کھاتے ہیں

من عشنا فليس منا

جو ہم پر حملہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

الدال على الخير كفاعله

نیکی کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے

خيركم خيركم لأهله

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہے

زر غبا تزدد حبا

کبھی کبھی ملا کرو تاکہ محبت بڑھے

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے

والعاجز من اتبع نفسه وتمنى على الله

عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ سے امیدیں باندھے

المستشار مؤتمن

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے

فضل العلم خير من فضل العبادة

علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے

من غشنا فليس منا

جو ہم پر حملہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

الدال على الخير كفاعله

نیکی کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے

خيركم خيركم لأهله

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہے

زر غبا تزدد حبا

کبھی کبھی ملا کرو تاکہ محبت بڑھے

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے

والعاجز من اتبع نفسه وتمنى على الله

عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ سے امیدیں باندھے

الصمت وقراءة القرآن خير من الذكر

چپ رہنا اور قرآن پڑھنا ذکر سے بہتر ہے

حبك الشيء يعمي ويصم

کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے

المرء مع من أحبه

ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے

لا ترفعه عصاك عن أهلك

اپنے گھر والوں کو ادب سکھانے سے باز نہ رہو

من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه

جس کو عمل پیچھے ہٹا دے اس کو نسب آگے نہیں بڑھا سکتا

أيا كم وخضراء الدمن

سبزہ زار کے گوبر سے بچو

لا تصادر في النفقة بصفاء سريرته

سخاوت میں کنجوسی نہ کرو

لا عقل كالتدبير ولا ورع كالكف

تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں اور پرہیز جیسا کوئی ورع نہیں

لا حسب كحسن الخلق

اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں

لا إيمان لمن لا أمانة له

جو امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں

لا عهد له

جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا عہد نہیں

ما جمع شيء إلى شيء أحسن من حلم إلى علم

بردباری کو علم سے بڑھ کر کوئی چیز زینت نہیں دیتی

ما نقص مال من صدقة

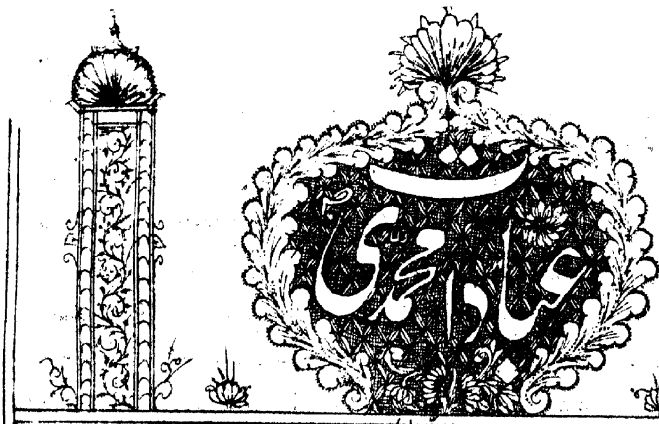
صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا

وعد نفسك من أصحاب القبور

اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو

خاتمہ

الحمد للہ یہ نسخہ پاک ہوا ختم بجاہ شاہ لولاک
بطرز غایت اجمال ایجاز ہزار رنگ بہار خلد کا ساز
تمام ہوا ہم سے تسلیم تجات سفر میں قلت فرصت کا مان
جمال احمدی کی دید بخشے رشید ذوالجلال اصحاب محمد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرو ان طاعات مصلے کا بیان
روح عرفان کا عبادت ہے
ذکر و تسبیح رب عزت مین
اور پھر قعود مین مین تمام
آپہ مشکوف ہو مین تب لاکھ
ہو وے ہر دو برابر اے دانا
اُسکے بدلے سر و ریوے گا
سر و بانیا کو فرمایا
اور جو ساجد ہے اے نبی
گر تو چہتا ہی دیکھہ تفسیر
طاعت حق ہو اسے مناسب
رہے زندہ وہ جب تک اسی پر
یک متوطن کی بات کہا
اور ہی ایمان انکا فاضلتر
نہین طاعت ایکدم سے جدا
اسکی طاعت ہی افضل الطاعات
کہتے ہین خوبی و طہارت کو
ہی وہ کفارہ گنہ دریاب
دیہہ سے جو وقت اپنے وہ ہو
دیہوے جاتے ہین تب بفضل خدا

جانیو تم بطاعت مولا
اور جو اسلام سے جدا ہی
از جماد و نبات تا حیوان
گر نہ طاعت ادا ہو انسان سے
عالم غیب جب کہلے اسپر
اُسکے جانے سے کچہہ نہ خبر ہے
دیکھہ قرآن مین خدای کریم
کہ ترا آل جانتے ہین ہم
اور عبادت تو کر ترے ہو کی
موت یکدم جب یقینی ہے
دفع تکلیف اس سے ہو سکتا ہے
تو نہ رہ کی اسکو تیاری
شیخ اسکو کہا یہہ تا تری
اور عین الیقین کا درجہ
خاص حالا بانیا ای نیک
کہہ بنا آپ کی عبادت کا
اور لکہتا ہون تجہہ طہارت کا

وضو کے معنے اور فضیلت کا بیان

اور فضیلت مین اس وضو کے
ہی سے اُسکے جو جرم و خطا
اور پاؤن کو اپنے دہو وے جب

ہو وے بندون کو قربت حاصل
حق کی طاعت ہی حق کی طاعت ہی
تو وہ بدتر ہی سنگ و حیوان سے
اسکو دینا حقیر آوے نظر
اور آنے سے کچہہ نہ فرحت ہو
کہا فاعبدہ و اصطبر لہی فیہم
بالیقین ای پیمبر اکرم
موت آن تک یقین تیری
پس یقین کا ن اسکی معنی ہے
یہہ تو الحاد و زندقہ ہے بڑا
چاہیے ہی و طاعت ہاری
ہی زنا کا ستر اس سے بھی بری
اور حق الیقین کا رتبہ
طاعت حق مین کن تقدیر سے ہیک
اور لکہتا ہون تجہہ طہارت کا

وضو کے معنے اور فضیلت کا بیان

سینگے وارد ہوئے حدیث صحیح
چشم سے جو کہ طرف دیکہا
دیہوے جلدی سے گناہ پاؤن کے تب

اپنی قرب بارگاہ کریم
اور تعلیق جنتی و انسان کی
دیکہو لوہن قیام مین شیطان
قلب قالب سے اپنے جب نسیان
جبکہ دنیا حقیر آوے نظر
اور بندے پہ رنج آوے جب
اور کہا و سری جا مین ای بیا
کہتے ہین تیرے حق مین ہو عدا
آیت پاک مین یہہ آوے دانا
جو ہین شرع و علوم دین مین
کیونکہ بندہ بہر نماز ان
قرب خاصون کو جتد ہو نا
الغرض انبیای عالی جاہ
انکو حاصل تہا جو طرح انجام
کہ تہا مین جب ہو طلوع قیام
پہلے لکہتا ہون کچہہ وضو کا بیان
جب وہ کرنا ہی پاک اعضا کو
ہی روایت ابو ہریرہ سے
بالیقین اس سے ہو گناہون سے
یعنے ہر عضو جبکہ دہوتا ہے

اسکی طاعت ہی نرد بان عظیم
اور بہا یم مکوی مین ای یار
ہو وے مشغول طاعت رحمان
ہو وے انسان اور سب ایسے
تب وہ شاغل و گرفتار طاعت
استعانت کرو بصبر و نماز
تنگ تو ناہی اس سے سینہ ترا
موت یقین کا صدق
اُسکے معنے کو نا سمجہہ تحقیق
درگہہ حق کا ہی مسافر جان
بندگی استقدر ہو انکو زیبا
جو ترے مین مقرب درگاہ
مرتبہ ویسا دوسرے کو کہان
درم کرتے تہے جنکے پلے ہام
بعد غسل و تیمم ای ذیشان
نام رکہا گیا ہے اسکا وضو
کہ رسول خدا نے فرمایے
دیہوے جاتے ہین وہ گناہ اسکے
جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے

یونس روایت کیا ہی ابن عمر
یون وضو سے گناہ گر جاہے
اور بقول بعضے ای صاحب
دیکھ مسلم نے یون روایت کی
بلکہ ہی یک روایت ای وہانا
یون انس نے کہا کہ حضرت نے
اسلئے ہی لکھے ہین آ ماہر
اسکا فرزند جو تھا عبد اللہ
یعنے باقی اگر وضو ہووے
اور مسواک کی فضیلت مین
کہ سد لہر نماز کے خاطر
بیہقی اور شیخ طبرانی
اور بالاتفاق براست
کہ صحیحین مین حدیث صحیح
پس وہ مسواک کرنا ای ماہر
اور وہ لسترا مین جب آتے
وہی مسواک کرتے تھے ور دین
اور یک صاع آب سے دریاب
اسکے کم اور زیادے بھی ہان
لیکن ہان کا جب ہو شغل کثیر
تا کہ امت پہ نار ہے مخفی
یہ وضو ہی کہ جانوا سے سوا
اور وہ تھے کبھی شہ ابرار
دیکھو عثمان یون حسین خبر
یک روایت ہی وہ رسول کریم
کبھی وہ دونین فصل کی تھے
مذہب حنفیہ مین آ ای ثابت
پانی ہر ہر مین پس جدا لیوین
جو نکہ یہہ قاعدہ آغز سے

کہ کہے یون خدا کے پیغمبر
جسطرح برگ اس شجرسے گرے
ہوا کے مین ہی وضو واجب
از برائے صحابی نبوی
کہ پڑہے یک وضو سے پانچ نماز
وضو کرتے تھے ہر نماز لئے
کہ وضو ہر نماز کے خاطر
یون روایت کیا ہی آ اکابر
کرے مسواک ہر نماز لئے
اسکے اجر و ثواب کی کثرت مین
کہے مسواک مومن ظاہر
لاے ہین عایشہ سے آ ای فی
ہی تاکید مؤکد ہست
ہی خدیفہ سے ایک آئی صحیح
ہی وضو نے نماز کے خاطر
تب بھی مسواک آپ کرتے تھے
حکم کرتے اوسکا سب کو تین
غسل کرتے تھے وہ رفیع خیاب
کہ ہو غسل وہ وضو روا ہے چہان
ایسین اسراف عزی ای ہر
وہ ہو ہانی ایکبار ہی کافی
نہ قبولے نماز کو مولا
اپنے اعضا وضو کے سہ سہ بار
مین نے دیکھا وضو کے سر ور
کہے یہہ ہے وضوے پیغمبر
یعنے پانی جدا جدا لیتے
فصل وہ لوکے درمیان جان
جو نکہ ہر عضو کو جدا وہ دیان
بس مقرر اصول فقہ مین ہے

کہ وضو پر وضو کریگا جو
آئے اگر حدیث ایسے ہی جان
ہے روایت کہ ہر نماز لئے
کہ وضو ہر نماز کے خاطر
تب عمر نے کہا ای کیا نبی
پوچھے طرح تم نے کرتے تھے
جو تھا واجب سر ور کونین
کہ وضو کر نا ہر نماز لئے
لفظ مسواک سوک سے نکلا
پس طہویت آئے مین بسیار
اور غرضا ے سید الولاک
کہ رسول خدا نے فرمائے
بسکہ مسواک ہر وضو مین ہے
جو ہے جب شب مین خوابے بیدار
اور مسواک جاگتے ہی نر خواب
لیک ظاہر ہی اسسے ای مسواک

آب وضو کا مقدار

اور وضو وہ رطل سے کرتے تھے
اصل یہہ ہی کہ بھیگے سب اعضا
کرنا ضایع وہ شغل مین اوقات
فرض ہے ایکبار کا دہونا
اور دہوتے تھے گاہی دو دو بار
یہہ نہایت ہی درجہ تطہیر
دہوے اعضا کو اپنے تہ بہ تہ بار
کبھی یک آب سے شہ آفاق
اور احادیث مختلف ای یہان
یعنے پانی وہان وہ بہی مین
فصل مین آئی جو حدیث صحیح
اور بعض کے مقابل مین آیا

لکھتے دس نیکیان خدا اسکو
اب وضو مجھی کا سن یہہ بیان
سر ور انبیا وضو کرتے
کیا کرتے تھے سر ور فاخر
آپ ایسا نہین کہتے تھے کبھی
تب انس نے کہا ہی یون اسنے
وہ خصیصہ ہے آپکے مین
پہلے واجب نبی پہ تھا سنئے
منہہ کے ملنے کو کہتے سوک بیجا
ہی انہ بجملہ یہہ حدیث ای یا
منہہ کی پاکی کا ہی سبب مسواک
تیسرا چیز مین مین فرض مجید ہے
کرو وضو ہووے جو نماز لئے
کرتے مسواک سید ابرار
ایک سنت جدا ہی وہ دریاب
تب بھی کرتے تھے وہ وضو نماز

منع اسراف سے بھی فرماتے
اور نہ اسراف آب ہو ہرگز
ہی خطا اس سے پس اٹھاوے ہاتھ
نہ وضو ہو جواز اسکے سوا
اور فرماتے اسطرح سالار
اور یہہ شین اسی لئے آ کثیر
بعد اسطرح سے کے اظہار
کرتے تھے مضمضہ استنشاق
دونون خانون آ مین پہچان
تین باری جدا جدا لیوین
اسکو دیتے ہین اسطرح ترجیح
وجہ تفصیل یہہ نہین زنہار

اور سمجھائے یون وہابی خبر
کہ کہے مین رسول جن و بشر

حضرت کے وضو کا بیان

اور کبھی یک وضو سے ای یہانا
بھی وہ پڑہتے تھے نماز فرض
یک وضو سے پڑہے نمازین چند
سب پہ ظاہر ہو تا جواز اسکا
بلکہ کرتے تھے جب وضو ٹوٹے
یک صحابی تھا حفظ جو شہیر
حکم مسواک آیا آپ پہ تب
بالکہ اسکو بولتے مین مسواک
کرتا واجب مین ہانی امت پر
یعنے موقوف واسطے ہر وضو
اور امت پہ سنت آئے تمام
اور نزدیک شافعی در یاب
حنیفہ کہتے ہین وہ بیداری
اور سونیکے وقت شاہجہان
اور مسواک متعین لکھے
اور کافی ہے وہ اگر نر ہے
اور لکھتے ہین یہہ ہی تر کہ یار
اور ہووے اگر یاب روان
کبھی اعضا وضو کے اپنے ای یار
دہوے کے اعضا وضو مین یکبار
نر یہہ لازم ہے وضو ایسا
اور اسمین ثواب ہے دونا
سر ور دین کا اور صحابہ کا
اور مرکز گئے انبیا کا سب
کرتے تھے تین بار ایسا ہی
مذہب شافعی مین ہی مشہور
اصل مین جب جدا جدا ہین یہا
تا موافق قیاس کے بھی ہو
گذری اگے حدیث کی جو دلیل

برخلاف دمقابل اسکے قیاس | دے کے حنیفہ ای مرشد شناس | بلکہ وجہ قیاس سے بھی ہان
ابو داؤد اور طبرانی | جسکو لائے ہین اوکما شمنی | طلحا بن مصرف ای نوشنو
کہ کئے مسلسلے وضو ای یار | مضمضہ اور ہین دو کئے سہ بار | بعد ازان تین بار ای گیانی
شافعیہ نے بولے ہین ایک | اس جزء کی سند مین ضعف ہی ایک | جد طلحہ کو صحبت نبوی
اور یہ طبقات ابن سعد مجا | جد طلحہ سے یک جزء لایا | اس جزء سے بھی ثابت ہوتا ہے
اور فتاوی جو ہی ظہیریہ | شیخ شمنی نے اس سے نقل کیا | بو حنیفہ کے یا صل ای مساز
بلکہ بولا ہی شافعی کا شعر | وصل یا میز ہی فصل ای بہتر | پس حقیقت مین کچھ خلاف نہین
فعل سنت ہی بوے یہ سب آپ | فرض ہی پر امام احمد یہ | اور لیتے تھے اب حضرت نے
سمع کرتے تھے سر کا پورا ای بیان | قدمہ واجب مین خلاف ہی جان | شافعی نے کہا ہی کم مقدار
اور مالک کے پاس سر کا تمام | مسح واجب ہی ای نکو اجماع | اور امام ابو حنیفہ پاس
اور سنت ہی مسح سر کا تمام | کر کرے ایکبار ہی ای ہام | دونون ہاتون سے سر کے اگے سے
اور سنت ہی شافعی کے یہان | مسح اسطرح سات سر کا مان | اور یک آب سے بسہ کرت
آئے اسبات پر ہی آدلبر | بس احادیث اکثر و اشہر | یک روایت ہی مسح گوش نے
اہل تحقیق اسطرح تو فیق | دے ہر دو حدیث مین تطبیق | پاؤن دھونے کی جبکہ ہین آئین جو آیا
اور ہی تین بار بھی مروی | ہی الف سے حدیث یک آئی | دوسرے ہین سید سے پاؤن کو سہ بار
وہ بیان خلال ریش ہی | ہی بالا شبہ اسکا حکم کیا | کر وضو کرتے جبکہ پیغمبر
اور فرماتے مجو کو رب میرا | انگلیان اپنے زیر ریش سے مان | انگلیان اپنے زیر ریش سے لا
اور سنت ہی میز بر دستور | نزد احمد مذہب مشہور | لیک واجب کہے اسے ای ہام
اور مکحل کے پاس ای بہتیار | وہ مخیر ہے لیتے ہی نہ تار | منہ کو دھونیکے وقت پر دو طرف
جب رسول خدا وضو کرتے | ہر دو رخسارا پنے ملتے تھے | انگلیان زیر ریش اپنے لا
بو حنیفہ و شافعی کے یہان | ہی وہ سنت خلال انگشتان | پاس احمد کے پن ای فرع بے
یک روایت سے ہی یہ تین سنت | وہ سر قول ہے نہین سنت | اور مالک کے پاس آوخنصا
کہ کہے ہین خدا کے پیغمبر | مسح گردن کرے جو ہر سر | طوق گردن مین اسکو ہے جزا
اور بالاتفاق غرگان | مسح عظم کا ہی بدعت جان | اصل بعض نے ای نکو سیرت
مستحب ہے پر ہی اسکے بجا | ترمذی کی حدیث یہ لایا | وایل ابن حجر کہا ای یار
ابو داؤد کی حدیث دیگر | پھر وہ لایا ز کعب ابن عمر | کہ کہے ہین وہ شاہد موجود
شافعیہ سے ہی یہ بھی بعضے | بس اسیکو ہین اشتباہ کرتے | کبھی سفر و حضر مین شخص مگر
پاؤن دھونے کے وقت پر بعضے | دو جوتے ہین جواب ہی لیکے | کچھ نہین اصل اسکو انکو مگر
اور بعد وضو رسول خدا | ہین کپڑے سے پونچھنے اعضا | بعضے اصحاب یا بعین ز نیان

اندین باب حنفیہ کی دلیل | یہ حدیث صحیح ہے بیشک | دے ترجیح حدیث فصل کو مان
وہ یقین اپنے باپ دادا سے | یون روایت کیا ہی ابنے سے | تابعین کے ثقات سے ہی جو
اور ہر ایک بار اب جدا | مین نے دیکھا ہے رسول خدا | وہ لئے اپنی ناک مین پانی
اسکی صحت بسرور والا | لیک ثابت ہی بیہقی نے کیا | نہین حد ثبوت کو پہنچی
جو محقق بڑا تھا اور امام | یونہی لایا ہی شیخ ابن ہمام | کہ پیمبر کو اوسنے دیکھا ہے
جانو وہ لائین فصل ہی آرا | شافعی کے بھی پاس یہی بجا | بس وہ دو لائین وصل کی ہی ہان
نزد ہر سہ ائمہ آفاق | در وضو مضمضہ و استنشاق | ہر دو ثابت حدیث سے ہی یقین
ہی یہ سنت میز شہ و گان | اور پھر کہتے تھے دست سے جان | ناک مین دست سے ہے آتے
گرچہ یکبال ہو چوتھا سے بال | کہ سکین جسکو سمع ای نوشمال | قدمہ واجب ہی ہی ان ای یار
دیکھ سکین معتبر کتب مین لکھے | اور دلایل ہر تینون مذہب کے | پاؤن پر کا ہی فرض ہے دو سماں
مسح بدعت ہی پر ہمارے جہان | تین پانی سے تین بار ای جان | پھیلے جاکے آگے پھر لادے
وہی پانی سے مسح سر کے بجا | اور کرتے تھے مسح کانون کا | بو حنیفہ کے پاس ہے سنت
نہ تراوت ہی ہو مات اندر | یہ ہے معمول بعد مسح سر | لیکے اب جدید مسح کے
وجہ پانون کو اپنے دو دو بار | یک روایت ہی سید الابرار | اور ہین ذکر صد ہونے آیا ہی
ایکبیک وقت مین ہو ایک یا تی | صور تین ثبت ہوسکے تحقیق | بعد سہ بار پاسے چہ ای یار
بعد کرتے خلال داہنی کا | زیر ریش شریف اپنے بھگا | ایک کف بھر کے پانی تب لیکر
ہی یہ سنت خلال بیوسہ اس | بو حنیفہ و شافعی کے پاس | لادے اوپر ہی خلال ہی جان
منہ کو دھونیکے وقت پر ہی بجا | اور کرنا خلال داہنی کا | مذہب حنبلی کے بعض امام
یون روایت کیا ہی ای بر | ابو داؤد نے ز ابن عمر | یا کرے وقت مسح عرخ شمال
کرتے تھے گاہ گاہ ای فرخ فال | دست اور پا کے انگلیون کا خلال | بعد کرتے خلال داہنی کا
آئے ہین دو روایتین ایجا | ہاتھ کے انگلیون کی باہین ان | پاؤن کے انگلیون کا سنت ہے
یک حدیث آئی ہی ز ابن عمر | مسح گردن کے باہین ای پیر | خاص ہے پاکے انگلیو نکا خلال
کہ سند اس حدیث کی ضعیف | لیک کہتے ہین اسطرح ای شریف | نہ دیگی ہمہ بفضل خدا
اسکا ثابت کیا ہی استحباب | شیخ ابن ہمام پاک جناب | مسح گردن کو بھی لکھے بدعت
کہے گردن پہ مسح پیر سالار | مسح وہ کان پر کہے سہ بار | کہ کہے مسح سر ہی سہ بار
مستحب بیگا حنیفہ کے پاس | اور گردن کا مسح بیوسواس | مسح گردن بھی مسح کر سات
اس خبر کی دلیل سے ہی ہدا | پس مدد فکی وضو مین بجا | ذ الثا پانی دست حضرت پر
نہ زیادہ وہ ہو حرج ای گیانی | غیر کے ہاتھ سے نہین پانی | ہی رعایت او بکی پیش نظر
چھوڑدین دو ہی تا کہ خشک ہے | بعضے مکروہ رکھے ہین اوسے | دے رخصت بھی پونچھنے کی بجا

وجو نوا نیت جو نیا ایجان
اور ہو میزان عمل کا اسکے گر آسان
اور بار بار کا بین وضو کے ای منیر
جو بین وارد حدیث اور اثار
اور ہر مصنو ہونے وقت بھی مان
مستحب ہی شہادتین بھی جان
کہنا بسم اللہ ای نخوا ئین
ورنہ ہر گز وضو صحیح نہین
انھو جنت کے آپ دروازے
کھولینگے اسکو لینگے

بعضے مشائخ کے شرح مین لکھا
نقل اسکا ہے کئے ای نیک
سب کے موضوع مین صحیح نہین
یونہی لکھے محدثون یقین
اور یقین کر شہادتین بھی
مستحب بعضے عالمون نے لکھا
اور بہتر تھے اخر وضو مین نبی
اب ہے بشارت اخل جنت
کہ تو جس دروازے چاہے بافرحت

نہین مکروہ بی بی پوچھنا بھی جان
بولتے تھے یقین حبیب الله
ہوگا واجب اعلم اللہ پاس
پڑھے بعد وضو شہادتین
یہ بھی ماثور وعاین پڑھے

پہلی دعا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وہ سری دعا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

ہی حدیث شریف مین آیا
کہ پڑہی جاوے جب یہ دوسری دعا
ایک کاغذ مین اسکو لکھتے ہین
بعد انان آسیہ مہر کرتے ہین
اسکو کھو لینگے ان روز محشر
لایا ابن ہمام یہ ادب

سورہ قدر کا بھی ذکر ہی
ایک اثر ضعیف مین آیا
اور یہ دعا کی شرح مین درج کیا
اور پکڑے جاوے کبھی نہ وہ اصلا
اور یہ دعا

پہلے اسراف آب مین نہ کرے
اور نہ پانی بہت ہی کم ہووے
ستر عورت بھی جلد تر کرنا
اور پکڑے جاوے استنجا
پوچھنا اور خشک کر دینا

بضرورت بعد استنجا
اور ہیشہ مدر نہ فرصے لے
وہ انگوٹھی جس انگوٹھی پر
اپنی انگشت سبحہ کرنا

کرنا مشی کے طرف سے بھی وضو
کہنا بائین طرف مجرے کو
پڑہنا تب کلمہ شہادت کا

اور بدل نیت وضو کرنا
کرنا قبلے طرف بھی منہ اپنا
اور انگوٹھی کے نیچے ای دانا
ہو خبردار آپ پہچانا

اور پانی کو اپنے منہ پہ ای یار
سخت نہ مارنا کبھی زنہار
اور ہو تو ہے سب اعضا پر
اور ہنچے مین اپنے اعضا کے

اور اعضا کو ہاتھ سے ملنا
خاص کر جب ہو سوسم سرما
دہنچے جانے پہ ان کے ای عاقل
طور آہستگی کا ہی کیونکہ

اور فارغ وضو سے جب ہوا
پڑہے کلمہ شہادت اور دعا
تا کہ پورا یقین ہو حاصل

اور بیٹھ کر جب ہو وضو
پھر دو رکعت ادا کرے بعد نماز
اور جواب وضو بچا ہو ہے
رہ بقطرہ کھڑا ہو یوں پھرے

اور بیٹھا ہی بیٹھ کر بھی جواز
اور اسے بائین ہاتھ سے پھر کے
اپنے کپڑون کو سب نگاہ رکھے

ناک مین پانی سیدھے ہاتھ سے لے
ہی وہ مکروہ ای نکو اوصاف
اور ہی مکروہ زیادہ از حد بار

جو ہے آداب اور سنن کی خلاف
ہی تو اتر سے ثابت ای شعار
اور سفر حضر مین مستمر

مسح خف کی حدیث بے انکار
مسح خفین بے اخبار
اور ہین اس کے راویان بسیار

خاص عشر مبشرہ ای عاقل
بس اونھین راویون مین داخل
مسح یہ خاص ہے مسافر کا

وضو کے آداب

اور وضو مین کبھی نہ بات کرے
اور ہیشہ مدر نہ فرصے لے
اور پکڑے جاوے استنجا

نام حق یا کہ نام پیغمبر
ہووے منقوش جس انگوٹھی پر
وہ انگوٹھی جس استنجا

اور تہیہ وضو کا ای معمار
کرنا البتہ پیش وقت نماز
اور ہر عضو دھووے جب اپنا

اور پکھولین مین پانی پھینے سا
کرے بے شبہ احتیاط بڑا
اور انگوٹھی کے نیچے ای دانا

اور دھوئے سب اعضا پر
ناخنچا وے تا بچے گا کیسہ
ہو خبردار آپ پہچانا

ناخنہ ہنوا اور پاؤن دھونکے
جو ہین حدین وہ خوب تر دھووے
اور ہنچے مین اپنے اعضا کے

ہی دعا جو حدیث سے ماثور
یعنے آگے جو ہی ہے جو مذکور
طور آہستگی کا ہی کیونکہ

پانی ظرف وضو مین ڈالکے پھر
رکھے دوسری نماز کے خاطر
تا کہ پورا یقین ہو حاصل

اور بالعکس اسکے ہر دو بات
ہی بلا شبہ و شک مکروہات
اور یہ ان اصل کا عاقل

مسح خفین

مستند و طرق سے ای بھائی
وہ خبر ہے صحاح مین آئی
مسح خفین کا ہی ثبوت

سلف صالحین عالیشان
ستائے قائلین ہے مسح کے ہین جان
سلف صالحین کا ہی مذہب

لیک فتوی امام مالک کا
دیکھ اسکے جواز پر ہے بجا
اور ہی مذہب امام مالک کا

مسح کرتے نہ تھے ای کبھی کام
کہ تھا اخذ حدیث ای کا مدام
کہ تھا اخذ حدیث ای کا مدام

اسلئے اسپہ تھا عمل اسکا
پر تھا اسکے جواز پر فتوی
اور ہی مذہب امام مالک کا

ہین نے لوگون کو کتب تک جانا
مسح خفین کا نہ حکم کیا
اور ہی مذہب امام مالک کا

اور کہتا ہی یون حسن بصری
شخص ستر صحابہ نبوی
اور ہی مذہب حسن بصری

بلکہ ہین مستفیض اور مشہور
جاہئے اسکا اعتقاد ضرور
بلکہ ہین مستفیض اور مشہور

مسح خفین کے جو ہین منکر
ایک دن ایک رات سے آخر
مسح خفین کے جو ہین منکر

کہ رسول خدا نے فرمایا
جا بتو تم یقین یہی رہیگا
کہ رسول خدا نے فرمایا

اور مذہب امام احمد کا
وہو کا افضل ہی اپنے پاؤن کا
اور مذہب امام احمد کا

اسطرح بعضے عالمون نے کہا
یا کہ افضل ہے پاؤن کا ہونا
اسطرح بعضے عالمون نے کہا

مسح موزے کا فرض ہے اوپر
مسح موزے پہ کرنا رخصت ہے
کیونکہ وہو نا یقین عزیمت ہے

اور کبھی یک جماعت بھی اکمل — مسح خفین کا بھی ہے افضل
اہل تحقیق نے کہے ایسا — مسح موزہ بھی پاؤں کا ہو جیسا
گر پہنے ہوئے ہیں موزے — تو بلا شبہ پاؤں دھوئے تھے

تیمم کا بیان

در مدینہ یک سفر سے جا رہے تھم — جب ہوا مالا عائشہ کا گم
اور ابو بکر ہو کے تب مضطر — غصہ کرنے لگا وہ بی بی پر
نہیں پانی ہی تا نماز پڑھیں — اُنہی باتوں نہیں تھے کہ ایسے ہیں
ای ابو بکر با صفا کی آل — تم پہ رحمت خدا کی ہو ہر حال
مگر اس امر میں خدا نے یک — مومنوں کو کیا بڑا نیک
پس تھی سے تیمم ای پر شکوہ — ہوا مشروع جبکہ حاجت ہو
مذہب حنفی میں خاک سوا — نہ تیمم ہے دوسری شی پر روا
اور جو چیز ہو جنس زمیں — ہی تیمم روا سب پر یقین
اور تیمم یقین ہے سبب ان — حکم رکھتا ہی لبوس موزہ کا جان
اور تیمم یہ حنفی کے پاس — از پئے دفع رنج ہو موسوس
کہ ہر یک فرض کے لئے ای سعید — یک تیمم نبی نے کہے ہوں جدید
بعد ازاں دوسرا جو فرض کرے — کہنیوں تک دو ہاتھ اپنے ملے
قول ابن عمر و قول علے — قول سفیان سالم شعبی
ایا بعضے روایتہ نہیں مگر — پھیرے دو ہاتھ اولا تم پر

غسل کا بیان

کہ ہی افضل وضو کرے ایسا — دوسرے اوقات میں کرے جیسا
کہے اکثر کہ بعضے بالتفصیل — پاؤں دھوئے میں اپنے کرتے ذلیل
وہ نہ کرتے تھے ذلیل و خوار نہیں — پاؤں دھوتے تھے وہ مثل یقین
اور بعد اسکے تین فرقوں نے — ہر دو ہاتھوں پہ ڈالتے تھے تین
تاں کر لیا جب سر سے پیر تک — اور پانی ڈالکو پہنچے کے
اور یہ اجماع دو جگہ کے بیچ — غسل واجب نہیں یقین ہے یہ
دوسرے بار پھر اگر جاوے — وہ یعنی وضو کرے
یعنے دھو لیوے فرج کو اپنے — ہی وضو سے یہاں مراد یہی
اور جو وقت پہ جنب رہتے — اور سونا اگر وہ تب چھتے
اور وضو کی جگہ یہ آبھی نہ — بیٹھے رہکے صدد تیمم بھی

اور یقین رہو ہی اہل بدعت کا — رافضی اور خارجی بد کار
کیونکہ انکا رہین سنت کا — اور تبھی یہ طوائف بیمار ہے
دو لو مشروع اور برابر ہیں — پس ہی ہر عمل ایسا ہی
اور اگر پاؤں ہوئے دھوئے — دیکھ بیشک ثبوت کو پہنچا
اور تیمم کتاب و سنت سے — اور اجماع عترت سے
دھونہ سکنے میں تھے لوگ ای وجہ — پہنچا ایسے میں آکے وقت نماز
کہ پیمبر کو اور صحابہ کو — سر بسر رنج یہ دی ہی تو
بس تیمم کی آیت مقبول — کی رسول خدا پہ خوف نزول
اور کہا عائشہ سے یوں فرحان — کہ ای بی بی آپ مومنوں کی جان
ایک ساعت کے بعد وہ مالا — ایک بار شتر کے نیچے ملا
ہو رہا جس جگہ نماز یہاں — اسپہ کرتے نبی تیمم جان
ابو یوسف کے پاس سن ای صاحب — خاک و بالو سوا دست نہیں
یعنے جو شی گلے نہ آتش سے — اور جلکر نہ خاک ہو جاوے
کہ تیمم سے ایک چند نماز — ہی بلا شک و شبہ جائز جواز
ہی ضروری طہارت ای بھائی — جوان طہارت ہی عذر والیکی
اور تیمم کے فرض چھ ہیں یعنی — ایک نیت ہی اور وہ فرض یقین
بو حنیفہ کا ہی یہی مذہب — مالک و شافعی کا بھی مذہب
اور قول حسن جو ہی بصری — ہی بلا شک و شبہ جائز جواز
اور ہی بعضے روایتوں میں ہے — کہ مقدم دو ہاتھ اپنے ملے
غسل کرتے تھے جبکہ سر و تن — کرتے آغاز تب وضو سے یقین
اور نزدیک امام مالک کے — مسح سر کا اس وضو میں کرے
اور ہیں بعضے روایتیں ایسی — پاؤں دھونے میں کرتے تھے تقدیم
غسل میں پہلے جب وضو کرتے — بعد زاں پانی ہاتھ میں لیکے
اور بعد اسکے اپنے تن پہ تمام — کرتے پانی روا ہی رسول انام
ہاتھ سے تن کو مل نہ لیں جب تک — نہیں واجب یہ ہے ہمارے یہاں
تاں و وضو متوجب لکھے ہیں یقین — ابو یوسف کے پاس ایک نہیں
جانے اس بر کے ظاہر سے — حمل واجب کا ہیں سکے بعضے
کبھی یک غسل سے ہی آنحضرت — کرتے تھے بی بیوں کے بر خلوت
تو وضو کرتے تھے وضو سے نماز — اور ہوتے تھے خواب سے ہمساز
اور روایت کہے ہیں ایک اور — حضرت عائشہ سے دیکھ ہیر

مسح موزہ کا کرتے ہیں انکا — کہ کریں قصد وہ وضو کا جب
تاکہ ہو شامل عادت جنوبی — ہی خصیصہ یہ خاص امت کا
تا وضو کر کے سب نماز پڑھیں — اور وقت نماز آپہنچا
کیا مبارک ہی اور عجب ہی خیر — رکھیں مکروہ جسکو در ظاہر
کہ نبی سے بھی اسکو رکھا نہاں — خواہ بالو رہے ای نیک سیر
خاک اور رنگ اور بالو پر — نہ رہے گرد جسپہ کچھ اصلا
ہی موافق اسکے ای ماہر — ہیں زبانا کئی حدیث یقین
ہر دو ہاتھوں کو تھپ پر پھیرے — ہی مختار بالیقین ہی یہ
کر چکے ہیں ائمہ اکمل — مسح سر میں ہی اختلاف اسکے
پاؤں دھونے میں بھی خلاف ہی — تو وضو میں بھی پاؤں دھوتے تھے
موی سر کا خلال کرتے تھے — اور بھگاتے تھے بیچ بالوں کے
بعضے کہتے ہیں بالی کا تخلیل — نہیں واجب یہ غسل میں اصلا
مالکیہ وشافعیہ پاس — ملنا واجب ہے تن کا یوں اساس
آلی ہی یک حدیث مسلم کی — جسے کی اپنے زن سے نزدیکی
پر لکھے عالموں نے ای دانا — یہاں لغوی وضو کا ہے معنا
غسل کرتے تھے جدا جدا کہا ہی — اسمیں پاکی بہت ہی فرماتے
پس کوئی حالت جنابت میں — خواب چاہیں تو تب وضو کر لیں
تہا ہاتھ تک بیان طہارت کا — حق کی تائید سے تمام ہوا

کتاب الصلوٰۃ

جانو تم تمام اور کامل — بس ہے مجھکو نماز میں حاصل
جبکہ ہر یک نماز میں کامل — سرور انبیا کو تھی حاصل
سر ور دین کو جو دیا تھا حساب — پاتے تھے ہر نماز میں وہ جب
زبان رسول خدا کی حرمت سے — آپکی پیروی کی برکت سے
اور آئی حدیث پیغمبر — کہ ملک ہیں جو آسمانوں پر
اور یکجا قنوت میں کوئی — بس اب تک رہے ہیں سب یونہی
رکوع و بقیام سکوت و تکبیرات — اور تسبیح اور تحمیدات
جو ان کمالات انبیای کرام — جمع ہیں ذات احمدی میں تمام
اور اسمیں حواس و اعضا — جانبیت رکھے وہ ایسی جب
بس احادیث آئے ہیں بسیار — سستی کرینگے بھی معتوب میں
کہتے حضرت نماز ہے سردار خدا — دو ستر نزد قاضی و علام
میں کیا عرض یا رسول اللہ — اسمیں حاصل ہی خیر ہو بہر گاہ
اور زیادہ اگر میں حضرت سے — اتنے باتوں سے ہے یہ بین خبر
جسنے انکا وضو کرے بہتر — ہی بلاشبہ تم پہ فرض کیا
نکرے جسنے اہتمام ایسا — کردہ رحمت سے بخش دے اسکو
بہر تخفیف بعد ازاں کی بار — فرض پہلے ہوئے پچاس نماز
وہ جہاں السیر میں دیکھو تم — لایا ہوں در رسالہ معراج
کردہ معراج کی شب فیروز — یہہ روایت ہی آئی مکہ اخلاق
تب خدا شاہ دین نے کردئے — جمع تا ہو دین سب ہر اک نماز
سارے اصحاب آکے جمع ہوئے — اول اقتدا میں پڑھے جبریل
بعد ازاں غیر سایۂ اصلی — پڑھے موذب بھی بر بہن اسوا
بعد ازاں جب شفق غروب ہوا — ظہر سوقت پر بجالائے
کہ ہر یک چیز کا جو ہے سایہ — عصر کی تب ادا نماز کے
اور غروب آفتاب جبکہ ہوا — وہ نماز عشا پڑھے ہیں تب
ثلث یا نصف کا جو لفظ آیا — وقت اسفار میں پڑھے بیان
بعد جبریل نبی سے کہا — کہ یہی ہے وقت اگلے نبیوں کا

وقت ظہر کا اختلاف

اور نزد ثلاثہ اشہر — ابو یوسف محمد اور زفر
اور بعضوں نے اسطرح لکھا — کہ اسی قول پر ہے جان فتویٰ
وقت آخر وہی ہی یہ سوا — اور قنوتوں کا اول و آخر
جانے وقت ظہر کو آخر — پرد و سایہ ملک بھی ہی مطلق
بوحنیفہ کا مذہب مشہور — ایک سایہ ملک ہی اسے فاکر

اب کتاب الصلوٰۃ کو کھول — یعنے تنویر آن تجلیات
اور قرار و سکون و ثبات — کرا شارہ وہ وقت حالت سے
قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہے — کہ ارشاد مومنوں کو یہ رہا
یعنے معراج مومنوں ہے نماز — رکھے ہر مومن کو عنوان
حصہ یک اس مقام پاک سے جا — جب سے پیدا کیا ہی اللہ نے
کوئی جماعت قیام میں ہی رہا — پس ہے طاقات سب پیغمبروں کے
ایک رکعت میں ہی نجات لئے
اور قیام اور قرات اور رکوع — سجدہ و قعدہ و خضوع و خشوع
جامعیت میں یونہی جانو نماز — سب عبادات میں یہی ممتاز
سرور انبیا نے اسلئے — قرۃ العینی فی الصلوٰۃ کہے
ابن مسعود نے دیا ہی خبر — کہ میں سایل ہوا پیغمبر
میں کہا اور کونسا ہی عمل — کہ کرے ارشاد احمد مرسل
جو کیا اسطرح تب کے ارشاد — کہ کرے راہ میں خدا کے جہاد
اور بجا دہ بار صلامت نے — یوں زوجہ کیا ہی حضرت سے
اور کامل کریگا انکا رکوع — اور بجالاویگا بھی آئین خشوع
بلکہ چاہا تو اسکو بخشے گا — گر بچا ہے عذاب دیویگا
حق تعالیٰ پہ عہد نا ہوگا — اجر بخشا کا جو اسمیں رکھا
حق تعالیٰ نے پانچ فرض کیا — اب میں لکھتا ہوں مختصر اسکا
پنجگانہ نماز کے اوقات — اور حضرت سے یوں کہے جبریل
ظہر کے وقت آئے ہیں جبریل — تب پڑھے ظہر ای نکو متصل
جبکہ پایا ہی آفتاب زوال — پڑھے ہیں عصر کی نماز یقین
آپ ہی ہوا امام و موم ہیں — کہے یونہی نماز صبح ادا
بعد ازاں جبکہ شفق فجر ہوا — ہو چکا پورا ایک سایہ ہی
یعنے جب غیر سایۂ اصلی — پڑھے دو دن بھی ایک وقت ہی
جانیو یہہ نماز مغرب کی — ہیں پڑھے صبح کی نماز دو تب
وقت ممتد ہوا ہی فجر کا جب — وہی وقت نماز ہی ہے یہی
یہہ دو لو وقت کے جو ہیں مابین — کہے وہ وقت پر تحکم ظاہر
اور وقتوں کا اول و آخر — ایک سا ملک ہی اسے فاکر
جانے وقت ظہر کو آخر — بوحنیفہ کا مذہب مشہور

بو حنیفہ کی اس سخن پر دلیل — جانئے یہ حدیث ہی تعلیل — جو ہی مروی ابو ہریرہ سے — کہ اسے ظہر سے کرو تھنڈی
اور روایت ہی صحابہ کی ایک مری — یعنے پڑھنے مین ظہر کے اسی خیر — تھنڈی کرنے سے پس ہی مراد
رہتی ہی ایک ساتھ کی بھی خبر — کہ کرین وقت ظہر مین وہ دلیل — ہر کوئی یک حدیث ہی پایا
اور امیر مین اختلاف آیا — ہو جب تک قامہ یک سایہ — پس لکھے احتیاط ہی آئین
کہ کرین تب نماز ظہر ادا — کرین وہ وقت بعد عصر ادا — تاکہ بالاتفاق ہووے روا
کہ ہو آفتاب تنغیر — سایہ زرد ہی اسی کو مصر — نروب آفتاب ہو جب تک
ابن مسعود کی حدیث جلیل — ہی بلاشک و شبہ اپنے دلیل — بلکہ خورشید خوب تابان ہو
ابن مسعود کا سمجھ مقصود — اس سے تاخیر عصر کی ہی نمود — اور بلند و سفید و خشاں ہو
تب تلک وہ نہین ہی تغیر — اور ہوتی ہے جیز و اسپ نظر — نہین تغیر خورشید و
اور اسی طرح انکی دلیل صریح — ہی مجمعین کی حدیث صحیح — یک دو نیزے برابر ای لبند
پس بلاشک وہ عصر کو پایا — یعنے اسکی ہوی ادا و قضا — ایک کہت بھی عصر کی پاوے
کیونکہ وہ دن بھی جزئی ہین — ایک ہی وقت پر پڑھے ہین یقین — اور نروب آفتاب ہو جب تک
جبکہ ظاہر حق سما سے ہوا — ہو اتب سے فروع وقت عشا — دیکھ بالاتفاق بھگا ایک
یک اکثر عمل پیمبر کا — جانئے ثلث شب تلک ہی تھا — اور نروب سے غروب ہووے
پھر جو سے گم ہوئے کے بعد شفق — بالیقین ثلث رات تک ہی الحق — کبھی سووے بھی اٹھ نماز پڑھے
اور نماز عشا کے آگے خواب — یہ کہتے کروہ قبیح جناب — یعنے تا ثلث رات ای اکرم
اور یا تین بھی یک بعد عشا — اگر کرے جائے ہی یہ بھی روا — نفل پڑھے رکعتین وہ بیٹھ کے
بعد دولت سرا طرف آتے — ماحضر جو ہی نوش فرماتے — بے زبان تا کہ نا رہے بھوکے
ایسے کاموں سے گھر کے فارغ ہو — جانور جو کہ رہتے ای اکرم — حال دریافت او کا فرماتے
پھر زبانین زبان پر لاتے — بعد تشریف لاتے مسجد کو — ناقہ خاص اور اسپ و منعم — پس جماعت کو اپنے ہمراہ لے
وہین وہ سورہ ملک سجدہ دوسرا — وہین وہ سورہ ملک سجدہ دوسرا — آتے ایسے مین سب صحابہ بھی — اور ذکر مراد مستحبات بجا
پس ہی سنت ہی کہ بعد عشا — لیک اس ملک کے مساجد مین — یہی معمول ہی صحابہ مین
کرے بالجہر کی خرق ہی عادت — کہ کرین ناکلام لایعنی — اول وقت پڑھ عشا ای ہمام
لوگ حاضر ہین زیادہ وجب — اور اگر لوگ کم کرین تعجیل — اور جابر کی اس حدیث مین جان
مگر کرین پہلے وقت سے تاخیر — کرتے حضرت عشا مین تاخیر — کہ جماعت کثیر کے خاطر
وہ تو بیشک بہ وقت ہی اول — پس امام اور تابعان انکے — پس ہوا اس حدیث سے ظاہر
کہ کرو اس نماز مین تاخیر — ہی یقین اپنی ذات مین افضل — تا جماعت کے لوگ ہو وین کثیر
یہ حدیث شریف بھی ہی دلیل — یعنے ہی وہ عشا ای بالتوقیر — کہ رسول خدا نے فرمایا
یک افضل یقین ہمارے یہان — کہ عشا جبل ہے پیچھے جلیل — نہ نماز عشا پڑھی مسکی
کہ یہی اصطرح تھے ابرار — وقت اسفار بفر کے اسفار — یہی یقین تا طلوع مہر منیر
تم کرو ساتھ فجر کے اسفار — پڑھے تم صبح کی نماز جلیل — اور ہی مقرر حدیث رافع کی — اور بلاشک وہ اعظم اجر
روشنی مین ادا کرو تعجیل — کیونکہ اسفار بڑا اعظم ہے — اجری زیادہ سے سنگھے

کہ رسول خدا نے فرمائے — کہ یقین سخت تر ہو گرمی جب — اسکا تھنڈی کرو نماز سے تب
اول وقت سے کرو تا خیر — ہی ہدایہ مین اسطرح مذکور — سخت گرمی وہ ملک مین مشہور
ویسے موسم مین تاکرین تعجیل — الغرض ظہر بو حنیفہ پاس — جب ہی دو سایہ تک ہی کیا
کہ نماز ہی وقت ٹھنڈ مین پڑھے — بلکہ بے شبہ مذہب اختار — علما کا یہی ہی بے انکار
افضل وقت ہے وسواس — تب تعاب ہی ابو حنیفہ پاس
تاکہ بالاتفاق ہووے روا — اور بلند و سفید و خشاں ہو
بلکہ خورشید خوب تابان ہو — یک دو نیزے برابر ای لبند
رہتا حالانکہ آفتاب سفید — کہے بعضے کہ جب ہو مہر بلند — ایک دو نیزے برابر ای لبند
یعنے اُسپر نظر سکے نہ نظر — نروب آفتاب ہو جب تک
اخر وقت عصر عنیزہ گمان — جبتلے جانو نروب کے آگے — ایک کہت بھی عصر کی پاوے
کہ یہ فرمائے حق کے پیغمبر — اور نروب کا وقت نزدیک — دیکھ بالاتفاق بھگا ایک
پس نماز اپنی وہ تمام کرے — اور جب تک شفق رہے رہتا — رہے بے شبہ وقت مغرب کا
وقت انکا شروع ہوا سعید — لیک ثالث ہی افضل جان — یک روایت مین آئی ہی یہ بھی
اور نماز عشا کا وقت اخیر — فجر کے ہی طلوع تلک ہی خیر — پڑھتے تھے اور بعد ادا
کہ مجمعین صحیح ای بھائی — عائشہ کی حدیث یہ آئی — دوست رکھتے تھے سرور عالم
اخیر وہ عشا کی نماز کی تاخیر — کہ عشا کی نماز کی تاخیر — یعنے تا ثلث رات ای اکرم
کرنا باتین پس از نماز عشا — ہان اگر وہ نہ ماندگی کے لئے — کبھی سووے بھی اٹھ نماز پڑھے
ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور — فرض وقت کے بعد مغرب کے — نفل چھے رکعتین وہ بیٹھ کے
پر وہی تھا رسول کا معمول — حال دریافت او کا فرماتے — بے زبان تا کہ نا رہے بھوکے
جانور جو کہ رہتے ای اکرم — ناقہ خاص اور اسپ و منعم — وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے
اسمین یک پہر شب گذر جاتی — اور زمرا د مستحبات بجا — اور تسبیح و حمد و تکبیرات
سورہ ملک سجدہ دوسرا — اول وقت پڑھ عشا ای ہمام — پڑھ کے سوتے تھے وہ جلیل القدر
لیک اس ملک کے مساجد مین — کرتے ہین اسکے بعد اہل اسلام
پر کرے احتیاط بے غایت — کہ جماعت کثیر کے خاطر — اور جابر کی اس حدیث مین جان
کرتے حضرت عشا مین تاخیر — کہ جماعت کے لوگ ہو وین کثیر — پس ہوا اس حدیث سے ظاہر
اور اگر لوگ کم کرین تعجیل — کون باتین ضروری دینی — کہ کرین وہ پہلے وقت سے تاخیر
پس امام اور تابعان انکے — کرتے کچھ انکے انتظار مین پھل — اور حدیث صحابہ کی یہ بھی
پین خواص ہو سکے جب جماعت — اُنے اثبات پر یہ اسی لئے — اور صحیح ہے یہ جلیل القدر
جانو تا خیر ہو گی واجب — اور حدیث صحابہ مین آیا — کہ رسول خدا نے فرمایا
اُمتون پر سے گئے ہو تم — کوئی ملت جو تم سے مانگے بھی — نہ نماز عشا پڑھی مسکی
اور بلاشک اسکا وقت اخیر — ہی یقین تا طلوع مہر منیر — اور ہی مقرر حدیث رافع کی
ہی صحیح صادق سے ہو شروع — یہ بھی ہی ہمارے مجتہد کا — دارمی ترمذی ابو داود
یہ بھی ہی ہمارے مجتہد کا — مارویا جسکے تین ہین مسعود — کیونکہ اسفار بڑا اعظم ہے — اجری زیادہ سے سنگھے

یعنے اُسمین بڑا ہی اجر و ثواب ہے
اور اسی شرح مین ہی یہ بھی مرقوم ہے
یعنے چالیس آیتین اسی بیار
اور یہ ہر سہ کے درمیان تفاوت
اس اذیعیری کا نام ہی تغلیس
آدمی اپنے ہمسایون کو تین
عورتین تب نماز پڑھ سکین
اور بی بی نے جو کہی یہ بات
الغرض یہ وہ لو حدیث جلیل
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام
اور ہی قول مصطفےٰ اسفار
اور اسفار مین تمام کرے
ابتدا اور انتہائے زمانہ
اور بلا فوق مرسم اسی اکمل
اور تاخیر در عشا نہ عشا
اور مقرر بموسم گرما و
اور مذہب مین اُسکے اسی اکمل
اور جو مرسوم در میان اسی امین
اور اسفار یک روایت سے
اور دلیلین ہمارے مذہب کے
وہ جو کہتے ہین بعض جمہور آ
اور فضیلت مین پہلے وقت کے ہاتھ
اوائل وقت کے نماز مین ہی
جن نماز و یکے حدیث اسی میر
اور وہی بی بی عایشہ نے خبر
اسکو بتلانے پانچ وقت یکتین
خارج بحث ہی وہ بات اسی بارہ
کرتے تھے تب نماز ظہر مین تعجیل
اب مین لکھتا ہون کچھ اذان کا بیان

نہین اسکے ثواب کا ہی سما
کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
یا پڑھے شصت یا کہ ہفتاد
نہ طلوع آفتاب ہووے تبین
پڑھے اسمین نماز با تغلیس
روشنی مین پھیلتا تھا تبین
چہرہ و تن کو اپنے دیکھا تھا تبین
کہ پھیلے بھاگتے تھے تبین عورات
مذہب شافعی کے پہلے دلیل
کوئی ضرور ہے واسطے ای امام
قول راجح ہی فضل سے اسی
خوبتر قرارت و راز پڑھے
ہووے اسفار مین ہی ای دساز
وقت اوّل ہی مطلقاً افضل
مستحب ثلث شب تلک ہی بجا
مذہب مالکی کے بعض علما
لیک تقدیم عصر ہی افضل
نہ نمودار ہووے ابر یقین
جان افضل لکھے ہین پاس کے
جو ہین ثابت صحیح حدیثون سے
ہی خلاف حدیث یہ مذہب
جو حدیثین صحیح آئے یہان
جا بجا ہی خدا کی خوشنودی
مستحب آئی ہی یقین تاخیر
کہ مقدس جناب پیغمبر
پڑھے دو دن نماز سرور دین
یک دفعہ تبین آیا ہی دو بار
اور سر و یکھین کرتے تھے تعجیل
جو ہی ثابت حدیث سے یہان

جبکہ پہنچا ہے سال تھا پہلا
یک روایت ہی حال تھا دیگر

منتشر ہووے چو طرف پھیلے
وقت اسفار مین کرین آغاز
جبکہ فارغ نماز سے ہووے
آگے اسفار کے پڑھے ای امیں
ابو برزہ نے جو روایت کی
روشنی مین تمام کرتے تھے
وے نہ رکتے پھیلنے جاتے تھے تبین
ہوئے سکے وجہ قرب بودہ کا ہو
کہ وہ ہیں قریب مرفیق جناب
تب کہ صبح کی نماز ادا
کہ پڑھے صبح وہ اذیعیری مین
بس یہ تاویل نیک ہی تحقیق
کہ طلوع آفتاب ہو ای میر
روشنی نشر پائی تک تعجیل
تا ہو آفتاب معتدل
دیکھ افضل ہی جانکے تبین یقین
پاس مالک کے ہے یہ ہم افضل
بیگی افضل امام احمد پاس
شرح مشکوٰۃ پیچ مین مذکور
موجزہ مختصر ہوے مذکور
اور جہالت ہی اور جناوت ہی
دیکھ کر تا ہون اب یہانتک رقم
یعنے تخت ہوگا اور نہ کہ ہوگا
اور ہر یہ ظہر کی اسی بار
نہ پڑھے اپنی موت تک یہ بار
وقت آخر پڑھے ہین دو سہ مرد
دیکھے شیخ ترمذی نے کئی

اذان کا بیان

اُسکو اسفار بولتے ہین بجا
خود اسفار سے کہتا ہون
پڑھو کہ جسمین قرات مسنون
پھر وضو کرو ہر اسکے وہ نماز
ایک تاریکی اور اذیعیری ہے
فارغ اسوقت ہوتے شاہ جہان
صبح کی پڑھتے جب نماز رسول
ہستین کو پچھاتا تھا بشر
اسطرح پر ہی جا بجا تحقیق
صبح کی جو ادا کے ہین نماز
وقت معمول سے پڑھے آگے
اسی اذیعیری مین ہی کہ آغاز
حنیفہ کا یہی ہی مسلک
سب نمازون کو چاہئے تعجیل
وہ سبب تھا تو ذی ہوی تاریکی
ہی باجماع مستحب ای زکی
ہی جماعت کو مستحب ای یار
جمع آئے کو لوگ گر ہون یقین
یک روایت سے ہوگی افضل جا
دیکھا اسی شرح مین جو ہین مرقوم
ہین مدلل کتاب ہوتے سے
دیکھے انصاف اور علم و ادب
کہ کہے یون خدا کے پیغمبر
لکھا اصطرح شارح مشکوٰت
وہ نہین ہی مخالف مقصود
جا ہین تا وقت اوّل آخر
پڑھے یکدن نماز جو ای میر
سخت گرمی کے کہتے جب اتمام
دیکھ لایا کہ آپ ہین اپنے
ہوی مشرح وجہ قامت اذان

اور لکھتے ہین یہہ سب اُسکا
کہے بعضے بجا ہین قرن یقین
دیکھا عبداللہ ابن زید نے خواب
کہا لوگون کو از براے نماز
اور بولا اقامت ایسا ہی
جاکے اب تو بلال کو سکھلا
اپنی چادر کو کھینچتے تھے تب
بعضے وہ خواب یک سو بیس سب
کر رسول خدا کے دس اصحاب
جبکہ پہنچے بدر گہہ مولا
مین مقرب ہون گرچہ درگا کا
میرے بند سے کچھ کیا یہہ اب
پر نہ آیا تھا حکم اے دمساز
وحی بھی تب خدا سے آئی جان
پر روایت کیا ہی یون عقبہ
کبھی اذان بھی بولتا تھا اذان
اور مؤذن اذان کہ سیکھا جب
سب یہہ باتین بغیر شبہ و گمان
پس مقرر نماز کی نیت
تا بمین اوسطا امام سے بھی
کیونکہ نیت ذبائے اسی معقول
اور ہی ثابت کہ صحابے نے اذان
اور فقہائے حنیفہ سے بھی
بعضے رفع یدین پہلے کرے
اور رفع یدین پر ای فہیم
اور اُٹھاتے ہاتھ کو گوش تلک
اور مذہب ہے چاروں سوا
بعد اذان سیدے ہاتھ کو سرو
اور ہی ثابت نزد امام

کہ صحابے نے مشورت یہہ کیا
مثل قرن یہہ و بد آئین
ایا یک شخص آسمان سے شتاب
مین بلاؤنگا اسکا کر آواز
الغرض بعد جبکہ صبح ہوئی
تا اذان وہ کہا کرے ایسا
اور کہ عرض مصطفےٰ سے تب
تو ہی بے شبہ سچ ہے یا علیم رب
دیکھے ایسا ہی خواب صدق لقا
یک فرشتہ وہان سے تب نکلا
نہ کبھی اس ملک کو مین دیکھا
کہ بلا شبہ مین بڑا ہون رب
کہ اذان کہے از براے نماز
کہ سُنے تھے جو آسمان پہ اذان
یک سفر مین مین شہ کے تھا ہمرہ
ابو یوسف کو مقتدا گر دان
رکھنا کالو نہین انجیلہ کو کتب
بس احادیث سے ہین ثابت جان
فرض ہی دل سے ہی ہی پاکی صفت
اُسکے اثبات پر گیا نہ کوئی
نہین منقول ہی نہ فرض رسول
کرتے تکبیر سے یقین آغاز
یک جماعت سمجھ اسی پہ گئی
اور تکبیر بعد اس کے کہے
آئی تکبیر کی بھی ہی تقدیم
اور کبھی اپنے ہر ورد و کوشش تلک
شافعی اور امام مالک کا
اپنے رکھتے تھے دست پہ کے اُپر
اور ہی بعضے شافعی کا کلام

وقت پر لوگ جمع ہونے لگے
کہے بعضے بلند جگہہ مین
ایک ناقوس اسکے ہاتھ مین تھا
کہا اس شخص نے تجھے ای عزیز
اُسنے حضرت کے پاس ہی حاضر
اُسکا آواز ہے بلند اکثر
مین بھی ایسا ہی خواب مین دیکھا
کہے بعضے کہ حضرت صدق لقا
کہے اصحاب چادہ بعضے
پوچھے جبرئیل سے شہ عالم
وہ فرشتہ نے تب وہان وہ باب
پھر جو باقی اذان کے تھے کلمات
جب تلک مکہ شریف مین تھے
اسکو جاری کرے زمین پر بھی
دیکھا وقت زوال پھر جب
پس فضیلت اذان کی ہی یہہ
کلمات اذان بھی ای دانا

حضرت کے نماز کی صفت اور نیت کا بیان

اور یہہ نیت زبان سے دریاب
پس ہی بدعت محدثون نے کہا
اور بعضون نے مستحب ہی کہا
اور اُٹھاتے تھے اپنے ہر دو ہات
جون امام طحاوی عالیشان
یہی مذہب ہی بوحنیفہ کا
ایسی ہی یک حدیث ای بھائی
بوحنیفہ کا مذہب اقل
اور مذہب امام احمد کا
پر امامین اختلاف ہی جان
اور مذہب امام احمد کا

نہ تو حضرت کے ہی نام سے
ہی مواہب مین دیکھو یونہی لکھا
اور اسکا سب یہی ہی لکھا
پہلی تکبیر کے ہی جانے سات
اور اسی پر گیا ہی قاضی خان
اور محمد کا بھی یہی ہے بجا
بیہقی نے سنن مین ہی لائی
ہی اسی پر رہی احمد حنبل
یک روایت سے یہی ہی آئی
کر رکھین نے ہر دو ہاتھہ کہان
مذہب بوحنیفہ سے ہی بجا

باجین ناقوس ہم پر آواز
پھر یہہ چیزون کو نا پسند کیے
کیا یہہ ناقوس ہی اچھا ہے تو
پس وہ کہنے لگا ہی تکبیرات
سُنکے فرمائے سرور والا
عمر فاروق جب سُنے یہہ اذان
کہے گر تو ہی یونہی دیکھا ہے
اور لایا امام غزالی
اور خبر مرتضیٰ علی نے دیا
کہے سوگند ہے وہ مولا کی
از پس پردہ ہلال دین
شب معراج مین وہ شاہ جہان
پس یہہ کہ آئے پر اصحاب
کبھی حضرت کہے یہہ یا بلال
اور کہے ظہر کی تا زادا
کہ جو بہتر ہو تم سے دیوے اذان
اور بالعکس اسکے ای بھائی
ہنوز مخفی کرون کے ساتھہ بجا
کوئی صحابی اسکا استحباب
آیا ظاہر مین اختلاف سے
کہ یقین ہر حضور نیت دل
یہہ ہی اکثر عبادت کا مطلب
اور بعضے حدیث مین ای بھائی
اوسی پر بہت ہین علما
پس یہہ تینون بھی فعل حضرت
یک حدیث صحیح مسلم کی
اور آئے حدیثین اسنے بھی
بیچ سینہ کے ناف کے اُپر
یک روایت مین اختلاف ہی جان

کیا کرین کام تب کہے بعضے
آگ سلگھا دین اگ سلگھاوین
کیا یہہ ناقوس ہم بجاتے ہے تو
مین اسکا تا ہون اس سے بہتر
خواب اپنا وہ سب کیا ظاہر
نرم تر اور بہت ہی شیریں تر
دیکھا عبداللہ خواب مین جیسا
خواب ایسا ہی دیکھے ہین تحقیق
سات انصار تھے یقین اسنے
کون ہی یہہ فرشتہ اکرم
کہا اللہ اکبر ای ہشیار
وہ کہا ہی تمام پاک صفات
بے اذان ہی نماز تھے پڑھتے
تب سے سنت ہی یہہ شروع ہوئی
کہے حضرت اذان وقت تب
دیکھیے یہہ حدیث مصطفوی
کر خدا خیر تم کے کہنا

کیا کرین کام سب کہا ہی سب کا
خواب سچا ہے گر یہہ چاہے خدا
اور اذان اُسکو کہا ہی سب کا
روز تے آئے اسطرح جرا ان
حمد مولا ہی حمد مولا ہے
در کتاب وسیط متقال
شب معراج مین رسول خدا
آپکو جسنے ہی رسالت دی
یہہ ندائے بزرگ ای تحقیق
جانے گرچہ یہہ سُنے تھے اذان
جب کیے مشورت وہ دیکھے خواب
اختلاف امین عالو نکا ہی جان
ہی بنایہ مین دیکھو یونہی لکھا
اور قاری کرے امامت تا
کرنا قامت کے درمیان جلدی
ہی علاقہ ہر ایک نیت کا
بھی نہ پہنچا ثبوت کو صحابہ
کہ ہی بدعت ہی بعض اسکو لکھے
ایک تائید اس سے ہی حاصل
ابو یوسف کا بھی یہی مذہب
آئی تکبیر کے لئے تاخیر
اور ہدایہ مین اسکو راجح کہا
مختلف بیٹھے گاہ گاہ ہوئے
سند اس دو امام کی ہیگی
مختلف یہہ بھی ہیگا فعل نبی
مذہب شافعی مین ہی آخیر
باندھے سینہ پہ یا زیر ناف

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی ثم مکی نور اللہ مرقدہ کی اجازت حدیث سے متعلق سند

انذرین باب ترمذی نے کہا
حنیفہ پاس وہ دعائین بھی
اور توجیہ نماز کے آگے
اور بعد اعوذ بسم اللہ
بو حنیفہ و ثوری و احمد
اور ابن زبیر عالی شان
جہر بسم اللہ پس کسی سے بھی
کہ کبھی جہر اور کبھی اخفا
تھا وہ تعلیم کے لیے پہچان
ایک در ترک جہر بسم اللہ
تابعین کرام سے سفیان
اور لکھا ہے دوسرا جواب
ترمذی نے ولے کہا رکھیا
ابن عباس کی حدیث مگر
کہ بلاشبہ شعبی و نخعی
بعضے حفاظ نے کہے ای نصیح
جہر مین تسمیہ کے ای بھائی
اور حضرت ذ بعد بسم اللہ
اور احادیث آئی ہین سے انیک
بو حنیفہ کے پاس ہی اخفا
کہا اصحاب و تابعین کا عمل
کہ ثنا و تعوذ و بسم اللہ
ابی وایل سے امین آہستہ بجھائی
اور ابن الہمام عالیشان
ابن مسعود کی حدیث پہ مان
ساتھ آمین سے تا بصد آیت
در نماز صبح و جمعہ کے روز
کہ سوا اسکے دوسرے سورے
اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام

کہی ہی دست جو کو کرین ہی
خاص آسے نماز نفل مین ہی
جا بجا لوگ پڑہتے ہین بعضے
پڑھتے تھے دو رسول عالیجا
بس یہہ تینون ائمہ امجد
یہی پانچون علیہم الرضوان
نہ سناہون نماز مین ان کبھی
پڑھتے تھے تسمیہ سر سوا ان
جونکہ گاہی ہی نماز ظہر مین جا
اور لکھا ہی امین ای گاہ
جو ہی ثوری سے تشنہ پہچان
ہی وہ اثبات جہر مین راجح
نین قوی اس حدیث کے اسناد
بو ہریرہ کی بھی حدیث اگر
اور قتادہ و شیخ اوزاعی
کوئی خبر جہر مین نہ آئی صریح
نہ حدیث صحیح آئی کوئی
پڑھتے تھے فاتحہ ای گاہ
جہر آمین بولنے مین دیک
یعنے آمین کہنا آہستہ
ہیگا اکثر اسی پہ اے اکمل
اور آمین ای خدا آگاہ
یہہ روایت صحیح ہی آئی
ابی وایل سے ای نکو عنوان
بے تردد مدار ہی ہمہان
پڑھتے اکثر وہ شافع امت
پڑھتے تھے یہہ دو سورہ خیر
ہنین پڑھتے ہین ہیچ مین گاہ
نفل کرتا ہی ای نکو اکثر

اور ثنا اسکے بعد پڑھتے تھے
ابو یوسف کے پاس ای خوشخو
وہ نہین ہی موافق سنت
پڑہنا بسم اللہ ای سیرت
پیچھے اصحاب کے سن ای بھائی
اور ہی مروی انس سے ای دمسان
ہین یقین صحت حدیث کے راوی
اور اپنے کتب مین لوگون لکھے
جہر قرات پڑھے شہ امت
کہ عمل اہل علم کا اکثر
اور ابن مبارک و احمد
اس مین لایا ہی یہہ شدت نبی
لیک قایل ہین اسکے چند اصحاب
آئے ہینگے ثبوت جہر مین جو
مگر اسکی سند مین ای خوشحال
اور لکھے ترک جہر مین ہی راز
کہتے اسکے اخیر مین آمین
یہی مذہب امام احمد کا
ترمذی کی حدیث ای بھائی
پر روایت کے ہین اہل سنت
ابن مسعود سے بھی ای ذیشان
کہ عمر اور علی ای نیک آئین
دو حدیثین جہر اور اخفا
اور پس ازخاتمہ وہ شاہ جہان
سورہ قاف بھی کبھی پڑھتے
سورہ سجدہ پہلی رکعت مین
جب ہوا سے یہان زفون تک
کروہ مکروہ تب ہوا ی سالم

بعد تعوذ و تسمیہ آسکے
آئے تو جہر اور ثنا ہر دو
محض لوگون مین ہوگئی عادت
لیک پڑہنے مین جہر امر خفا
ہی امام ابو حنیفہ اختلاف آیا
ابن مسعود اور ہی عمار
عمر فاروق و حیدر کرار
اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ
اور بسفر سعادت ای اکرم
کہ جو مروی ہے وہ حبیب آلہ
اور اپنی کتاب مین بصواب
ابو بکر و عمر علی عثمان
سب یہہ کہتے ہین جہر بسم اللہ
کہ نمازون مین وہ رسول اللہ
اور ابن عمر و ابن زبیر
اور ابن الہمام نے اظہر
اعمش و ابو عبید بس یہہ سب
ابن تیمیہ دار قطنی سے
ہین کثیر و صحیح و راجح سب
قوم بھی کر رہ انصاف یکبار
جو ہی مذہب امام مالک کا
اور ترجیح جہر کو وہ دیا
کہ امام مناسب جو ہوگا
اور سیوطی کی یک کتاب ہمام
جہر کرتے نہ تھے کبھی ای یار
لیک ایسا کہا ہی اُسنے نہ بھول
جبکہ پڑھتے تھے صبح کی رکعت
کرتے قرات کی بھی کبھی تخفیف
شافعیہ کا جانے یکسر
کسی سورہ کی کو ہی وقت یقین
جاہین مکروہ اسکے غیر کو بھی

اور دعائین سوا اسکے ہین ان
پڑھے تو جہہ پہلے یا کو ثنا
بعضے پڑہتے اعوذ بعد ثنا
ہی امام ابو حنیفہ اختلاف آیا
ابن مسعود اور ہی عمار
اور عثمان ذوی الوقر کے ساتھ
دیکھیے اسطرح کیا ہی قسم
کبھی پڑھتے تھے جہر بسم اللہ
ترمذی نے کیا ہی عقد دو نما
اور در سحابہ ذیشان
نہ کہین بلکہ پڑھا لین آہستہ
پڑھا کرتے تھے جہر بسم اللہ
اور کہے تابعین ہین یا غیر
لایا ہی یون نا بن عبد البر
رکھتے ہین ترک جہر کا مذہب
نقل لایا ہی اسطرح سنئے
بو حنیفہ کا ہی یہی مذہب
کہتی آمین جہر ہے صحیح پکار
اسمین آسبا کا خلاف آیا
اور بخاری سے یونہی نقل کیا
وہ کہے چاہیے آہستہ
جو ہی ہمراہ الجوامع الکلام
پڑھتے تھے کبھی ای یار
کہ یہہ ہر دو حدیث ہین معلول
قرات پاک امین کرتے درز
اور سفر مین سورتین شریف
ہی یہان تک سدا عمل اسپر
ہیگی مکروہ جانے تقیین
اور اسکے سوا پڑھے نہ کبھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قرات آمین

نہیں مکروہ پر گر ایسا ہو
پڑھے قرآن سے ہر میسر جو
یا کہ وہ قراتِ رسول کی ہان

اور وہ قرات شریف رسول
بے ترو دہی مستحب مقبول
لیک ہی شرط اور بھی سورے

اور وہ رکعت میں جہر کے ہی بار
پڑھتے وہ سورے سید الابرار
جمعہ کی شب میں وعید عشا

جبکہ چھپتے تھے پڑھتے خیر البشر
یونہی آئی حدیث ابن عمر
اور جو ہی فقہ کے کتابوں میں

سطلے کا یقین عمل اکثر
تھا بلا شبہ و شک اسیکے اپر
کہ معتبر حدیث اور آثار

کیا یہہ تکبیر ہی بحال قیام
یا ہی جبکے کیوقت پر آگاہ ہم
قول اکثر کا ہی یہی اخیر

اور ماثماتے تھے جب کوع سے سر
کہتے تکبیر تھے وہ خیر البشر
احمد و شافعی کے پاس امیر

ہر دو جانب حدیث ہیں مقبول
لاتے ہیں جانبین کو دلیل
جو ہی سعد سعادات ای اکرم

اور اسکی روایت از اصحاب
کے عشر مبشرہ و در باب
اور یہہ عاصم ہی ترمذی کی گفتگو

پہلے لکھا ہی باب رفع یدین
اسمیں لایا ہی یہہ خبر بے مین
کہ روایت کیا ہی ابن عمر

تا مبارک وہ ہر دو کندھوں تک
ہر دو دست شریف ہوتے تھے
پھر بحال رکوع آتے جب

اکثر اصحاب تابعین کا عمل
تھا مقرر اسی پہ ای اکمل
پھر ہوئے ہین جو مجتہد آگاہ

پھر ہجان ابن حدیث بجا
ترمذی نے اشارہ ایک کیا
دوسرا باب اسکے بعد لکھا

پھر روایت ہی علقمہ نے کیا
ابن مسعود جو صحابی تھا
کہا اسطرح اپنے یاروں سے

پس پڑا اور کیا نہ رفع یدین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
اور کہا ترمذی نے ایسی ہی

پھر کہا اہل علم سے بسیار
از صحابہ و تابعین کبار
بے ترو اسیکے قایل ہین

اور امام محترم والا جاہ
ہی مروطا مین اپنے یون لایا
کیا مالک نے نقل از زہری

سنا والد سے اپنے عبداللہ
کہ کہا اسطرح وہ حق آگاہ
کہ ہی تکبیر سنت ای دلبر

ہی قول امام ہی اشہر
اسمین آثار آئے ہین اکثر
اور عاصم بن کلیب شہیر

انکرتے علی تھے رفع یدین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
اور عبدالعزیز ابن حکیم

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پھر نہین وہ کسی سے رفع یدین
اور مجاہد کہا ہر نماز مین

اور اسود کہا کہ مین دیکھا
عمر فاروق نے نماز پڑھا
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

بعد ابن عمر کو بھی دیکھے
کہ نہ رفع یدین وہ بھی کیے
جب ہوا انکے خلاف مین منقول

ہوا عبداللہ یون سے بھی پڑھا
کہ بلا شبہ مین پڑھا ہون نماز
حضرت سید البشر کے ساتھ

اور نہایہ مین دیکھئے یہ خبر
یون روایت کے ہے ابن نمیر
دیکھا وہ مسجد حرام مین آ

وہ اٹھاتا تھا ہاتھ ہر دو بار
کہا ابن زبیر اسکو ای یار
کہ ایسا نماز مین ای عزیز

یعنے بیشک یہہ حکم اول تھا
اور منسوخ بعد اسکے ہوا
ابن مسعود نے کہا ہے مین

ابن عباس نے بھی ہی مروی
کہ یقین عشرہ مبشرہ بھی
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

پس کہی جائیگی بھی اب بات
کہ دو باتین بھی ہاتے مین اثبات
رفع اور عدم رفع ہر دو بھی

ہنو مکروہ پر چاہے کہ کبھی
گر پڑھے صبح مین تو ترک جان
پڑھے البتہ اور سورے بھی

نماز بھی مین عوام یون اصلا
بے تین وہ گاہ گاہ پڑھے
کر نہ جایز ہے قرات اسکے سوا

اور سوا اسکے دو سورے سورے
بھی وہی آئی قرات والا
مین طویل و قصیر قرآن کے

پڑھین اور مغرب مین ہی قصار کیا
پڑھین اوساط بھی بعصر و عشا
فجر اور ظہر مین طوال پڑھین

آتے حضرت رکوع مین آ کر
اور قرات کے بعد کہہ تکبیر
اندرین باب آئے ہین بسیار

نقل اجماع صغیر کیا
کہ ہدایہ مین دیکھ یونہی بجا
کہ یہہ جبکے ہوئے کہے تکبیر

ہنین بعد رکوع رفع یدین
اور احناف کے نہایہ مین
ہی بہ رفع یدین یہہ تکبیر

چار سو آئے ہین صحیح اثر
رفع کے باب مین بغیر خطر
اسکا ماثر ہے یون کیا ہی ترقم

یونہی دو بنا یا لکھا بصواب
عقد کرتا ہی اسکے وہ دو باب
کہ یقین اختلاف حسین ہو

وہ اٹھاتے تھے ہر دو ہاتھ کو جب
پہلی تکبیر بولتے تھے جب
مین نے حضرت سے طرف کیا ہون نظر

بعد اسکے لکھا ہی وہ یہہ بات
تب بھی حضرت اٹھاتے ہر دو ہات
اور اٹھاتے تھے سر رکوع سے جب

کہا علی اسیکے تھے بوفاق
شافعی اور احمد و اسحاق
مثل اوزاعی اور عبداللہ

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ نکرتے تھے حسین رفع یدین
یہہ حدیثین وہ باب مین لایا

دیکھ پڑھتا ہون اب اسے راست
مین بھی ویسی نماز با برکات
کہ جو حضرت نماز پڑھتے تھے

ہی بلا شبہ و شک حدیث حسن
ابن ماجہ کی بھی حدیث ہی ہان
ابن مسعود کی حدیث وہ ہین

ہی یہی اور اہل کوفہ کا
قول سفیان ثوری والا
یعنے بیشک اسیکے عامل ہین

ابن عبداللہ بن عمر ابجان
بے تردد رسالم ذیشان
اور نہ رفع الیدین ہی ای دلبر

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پر نہ رفع الیدین ہی ای دلبر
جب جبکے کو جب اٹھا بحبر

متعدد روایتون کے سات
تھا وہ لایا ہی جاتے یہہ بات
پدر بجکا زتابعین امیے سر

کر پڑھے جب نماز ابن عمر
اپنے آنکھون سے مین کیا ہون نظر
نقل لایا ہی اسطرح ابی نہم

مین نے دیکھا کہ نہ رفع یدین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پیچھے ابن عمر کے ای دانا

ابن مسعود اور علی اسمر
نہ کہے ہین عمر بھی رفع یدین
مشتہر ہین بفرقہ ہیمبر

لایا ابن ہمام ای آگاہ
وہ کیا جا کے طرح سے قبول
علقمہ نے سنا عبداللہ

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
اور ابو بکر اور عمر کے سات
نہ کہے کوئی بھی رفع یدین

ابن مسعود اور علی اسمر
کہ کسی نے نماز پڑھتا تھا
اور اٹھا تھا جب کوع سے سر

جبکہ جاتا رکوع کے اندر
کیونکر ہی یہہ بھی ایک ایسی چیز
اور یقین بعد اسکو چھوڑ دیئے

پہلے حضرت نے آپ کرتے تھے
کہے جب تک سوال رفع یدین
جب وہ چھوڑے ہین ہم بھی چھوڑے

جا نو رفع الیدین ہم بھی کیے
نہین کرتے تھے کبھی رفع یدین
کہ ہین طرفین بھی حدیث اوائل

پس ہوا اس بیان سے اظہر
کہ کبھی رفع عدم رفع کبھی
اور منسوخ اس کے بعد ہوا

یا دلایل مین فضل رفع کا ہے

شافعی مع رفع یدین قبل رکوع و بعد
حنفی مع عدم رفع یدین

کہا ابن الہمام محبر کمال — بے ترد و نماز مین تھے مبتلا — بعد منسوخ ہوگئے بہلاح
قول فصل ایسے دریا دل کا — یعنے زانو پکڑنے قوت سے — اور رکھتے تھے انگلیان کھلے
اور حضرت رکوع جب کرتے — سنت زانو پہ ہر دو کف رکھنے — حال اصلی پہ اُنکے الکو کہین
اور سجدے مین انکو کر باہم — یعنے رکھنا ہے ہوئے باہم — حال احرام اور تشہد مین
سیدھی رکھتے تھے پشت کو اپنی — رکھتے تھے پشت کے برابر — اور تسبیح پوسے تین بار
یعنے موہا پنج سات یا نون بار — بیٹھے دین بار بھی رکھے اسی پر — بیٹھے یہ قدر بھی رکھے اسی جہ
کر رعایت وہ قوم کی بھی کرے — کو ضعیف اور ناتوان بھی ہے — عمر عبد العزیز یا تمیز
کہ نماز اُسکی ہے مشابہ تر — بالیقین با نماز پیغمبر — کر رکوع و سجود کا مقدار
اور نبی جب سجود کرتے تھے — آگے زانو زمین پہ رکھتے تھے — بور کرتے دو ہاتھ اسی گہرائی
اور مذہب ابو حنیفہ کا — احمد و شافعی والا کا — سن یہی ہے کہ اپنے دو کر آگے
اور کرتے تھے سجود شاہ انام — ہفت اندام پر اسی نیک انجام — یعنے دو دست و پا بھی دو زانو
اور ہی مکروہ گر اُنھیگا ایک — کہا ابن ہمام یونہی ویک — اور سجدے مین سر کو جب رکھتے
دونو بازو بھی شکم کو اپنے — اپنے زانو سے دور رکھتے تھے — اس نماز شریف کو سرور
کبھی کرتے تھے اسقدر تا غیر — کہ سمجھتے تھے لوگ تب ہی پھر — خدا دادی یہہ اسکا ہی سہی
ذھیل کرنیکے باہمین اشہر — تان احادیث آئے ہین اکثر — کئے ارشاد وہ رسول انام
جا یونہی نماز کی چوری — پوچھے چوری نماز کی کیسی — ہوا فارغ نماز سے وہ جب
اور رکوع و سجود کو اصلا — نہین اُسنے تمام کرنا تھا — یعنے دین محمدی کے سوا
گر مر گیا تو اسی حالت پر — قوم ہوگا یہ فطرت پر — اور جلسہ بھی دو سجود کے بین
بس رکوع و سجود مین آرام — اور دو لونکے درمیان بھی قیام — قومہ و جلسہ سنت آئے ہے
قول کرخی سے واجب آگیا نا — اور سنت بقول جرجانی — تو اعادہ نماز کا ہی کرے
کہ رکوع و سجود کی تعدیل — گر کبھی فوت ہو دیگی بعقیل — کہا جسنے نماز کے درمیان
کہ امام محمد ای مقبول — ترک تعدیل سے ہو اسول — دوسری رکعت کے واسطے اُٹھتے
اور ہی مروی جناب مہمر — دوسرے سجدے سے جب اُٹھتے — بیٹھے سنت کہے ہین اکو جان
اسمین ہی اختلاف فقہا کا — یعنے اس بیٹھنے کا حکم ہی کیا — ہین اسی پر ثلثہ اُمجد
بعض جو کہ وہ جلسہ حاجت کا — ضعف و پیری کے ہے سبب اسکا — کہ صحابہ کو مین ہیئت دیکھا
نقل نعمان کیا ہی ای اللہ — ابی عیاش کا جو ہی فرزند — ابن مسعود سے بھی ای دلبر
سر اُٹھاتا تھا جو دوسرے سجدے سے — وہ بھی اُٹھتے تھے جیسے تین سے — اور مقرب تھے مصطفے کے خدا
یونہی مروی ہی بالیقین وہ بات — ہین یہہ بیشک کا براصحاب — اسطرح بولتے ہین جو امام
وہ روایت ہین حویرث کی — شافعی کی دلیل جو ہیگی — عذر پیری کی ہی سبب ہوگا
اور وہ جلسہ استراحت کا — مروی دین سے اُسنے جو دیکھا — یہہ نہین تھا عمل ہمیشہ کا

پس نہین دو رہی یہہ اصل — کہ یہہ شے بھی اسی قبیل سے ہو
تین حالت ہین انگلیان کھلے — کہنا رکوع کے درمیان
شاہ کو نین دو رکھتے تھے — اور دو آرنج اپنے پہلو سے
لیک وہ طاق ہو تو افضل ہے — اور ہی افضل کی تین ہے ہونیا
اور لازم امام کو ہی رہے — لیک یہہ سب ہے منفرد کے لئے
مقتدی تھا کہا پس ای ساتھ — ساتھ اسکے امام دین مالک
پر سین وسن رشاد اوسکے — کر رکوع و سجود کی تسبیح
رکھے اپنے زمین پر دونون — رکھے پیشانی پہ قبلہ بیشانی
پہلے رکھنا ہی دو ہاتھ کو ہی — اور سجدے مین گر دو پاؤن اُٹھے
تو بلا شک نماز ہی جاوے — اسطرح پر کہ دو نون جنبہ بھی
ہوتی ظاہر سپیدی آبھا نی — اور رکوع و سجود کے مقدار
کرتے تو مہ و جلسہ بھی ای یار — ای برادر رکوع و سجدے مین
یونہی قومے مین اور جلسے مین — اور ارشادیون کئے سرور
کہ یقین چور دون مین سب بدتر — ہی حذیفہ نے ایکدن دیکھا
کہ کسی نے نماز پر ہتا تھا — کیا کیسی نماز یہہ تو اُدا
نہ حقیقت مین تو نماز پڑھا — شافعی اور امام احمد پاس
ابو یوسف کے پاس یہہ سب ہیں — بو حنیفہ بھی اور محمد پاس
یہ ہا دو قول ہین ای رہبر مشائخ — اور ز بیعے ائمہ مذہب
نقل شیخی نے لیا ون کیا سن اب — اور ابا ہی سرخسی بھی کہا
اور ابن ہمام نے لایا — خوف رکھتا ہون مین کہ اُسکی
توڑ جاویگی اور ہو نیگی جواز — بیٹھتے تھوڑا اور کرتے قیام
جلسہ استراحت اسکا نام — کر روایت کیا ہی ایسا ہی
مالک ابن حویرث ای بھائی — کیونکہ دوسری رکعت کیلئے ثقیل
ہی یہہ تیمون امام کی بھی — پہلی رکعت مین از سجود دوم
اور یہہ بھی برکعت سیوم — ابن عباس احمد ابن زبیر
چھے یہہ اصحاب پاک بے غیر — جبکہ انکا عمل رہے ایسا
وہی اکثر عمل حضرت کا — جیسن سے نہین زیادہ تھی
پس ہے نعمان کی حدیث قوی — اور اُٹھنے کی وقت ہر دو رکعات
رہے زانو پہ ہی آپنے ہاتھ

یہی سنت ہی ابوحنیفہ پاس
اور وہ جلسہ استراحت کا
اور تشہد میں بیٹھتے تھے جب
ہر دو قعود کی حدیث ابن عباس
دوسرے قعود میں فراش یہی
دو نماز صباح ای فاخر
کیفیت ہیگی بوحمید کی
اور محمد کے پاس سن ہر دو بات
اور دوسرے بھی آئین اخبار
اور حدیثیں جو آئین دو ترک
اور تشہد وہ جبکہ پڑھتے تھے
لیک بہ قول ہی یقین اشہر
اکثر اصحاب و تابعین کرام
بوحنیفہ و صاحبین کے پاس
اور حدیثیں بھی ترجیح دیں
کرے پہلے ای نکو محضر
اور یونہی کہا ابوجعفر
اور امام ابوحنیفہ کا
بوحنیفہ امام اعظم پاس
کہ بلاشک عمارے مذہب کے
بہت اخبار اور بہت آثار
ابوداؤد و نسائی والا
ہیں یہ صحت کے اوپر سے دلیل
دار قطنی نے دیکھا ای بھائی
نہ نماز اسکی ہووے گی مقبول
اور اکثر دورہ کے بیٹھے
ابن عباس نے کہا ای فہیم
اور یوں مرتضیٰ علی نے کہا

کیونکہ اس میں ہیں سب آپ بھائی
ہاتھ پر اعتماد کرنے سے
لیک ہاتوں کو اپنے کھو زمین

تشہد کا بیان

پہلے قعدہ میں شافعی کے پاس
اسکو کہتے تورک ای اہل
شافعی پاس جانو اسمیں بھی
اور مالک کے پاس بھائی
دو تشہد ہیں جس خانمیں مالک
قعدہ اول و آخر کا
کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا
ہاتھ سیدھے کے انگلیوں نیچے کا
کرتے عقد و اشارہ سر تشہد میں
انگلی کے بس تعاوے تب
اسکو ثابت کہے ہیں آپ عاقل
اسکی تصریح کردے ہیں صاحب
علمای قدیم از احناف
عقد کسطرح کہتے اسکا
بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے
اور امام محمد فاضل
اور کتاب محیط میں لکھا
ابو یوسف سے بھی خبر گمان
کہ اشارہ کریں تشہد میں
پس ہے اولی عمل اسیکے اوپر
وایل ابن حجر صحابی سے
اب یہاں اکتفا اسی پر کیا
کہ یہ فرمائے ہیں رسول خدا
در قعود اخیر ای صاحب
جو ہی اشہر درود اوپر اسیم
کرتے تھے اسطرح نبی ایجاد
پڑھتے تھے یہ دعا یقین آپ عمل
اور میاں تشہد و تسلیم

ابو داؤد سے ایک حدیث آئی
یعنے ہاتوں کو تبک کے نہ اٹھے
اٹھنا چاہے تبھی اسکے پاس یقین

بس یہی طور ہی بلا وسواس
سیدھے جانب بگاں ہر دو قدم
ہی مقرر یہ طور ترک ہی
ہر دو قعدہ میں آیا تورک بھی
دوسرے قعدہ میں آیا تورک بھی
قعدہ اُنمیں تو کہہ نہیں آیا
یا دھیان طویل ترسنے کا
انگلی کے بس تعاوے تب
اسکو ثابت کہے ہیں آپ عاقل
ہی اشارے وعقد کے قولیں
علمای قدیم از احناف
بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے
بعد اسکے پھر تو حلقہ کرے
یونہی لائے روایتیں ہیں
فعل سنت ہی یہ یقین ہیں
ایسے ہی قول آئے ہیں اکثر
مستند در وایتیں لائے
یہہ بھی کافی ہی بلا طول کہ بجا
جو مسلمان کرے نماز ادا
مصطفےٰ پر درود ہی واجب
ہی وہ کافی نماز میں اوفیہم
چونکہ سکھلا دیں سورہ فرقان
در میان تشہد و تسلیم

کرمیں کیا ہیں شاہد و جوہات
یہہ حدیثیں کہ ابی فرنیہ
اعدہ جملے ہیں بھی ابی وساوس
اور قعدے میں بیٹھے آپ تو
پاؤں داہنے کو جو بچھا ہیں
اسطرح پر زمین پر بیٹھے
اندریں باب شافعی کی دلیل
دوسرے قعدہ میں جا رکا ہے
بوحنیفہ کی جت ای بھائی
اور شہادت ہی افتراش میں ہی
اور عمل وہ سون من التسر
کو لئے لفظ پر اشارہ کریں
اور جدم کہ بگا الا اللہ
چار و مذہب میں سنت اسکی
اگرچہ پچھلو ہیں کو خلاف آیا
شیخ منصفی حقی والا
پھر اشارہ کرے برسبابہ
کہ پیمبر اشارہ کرتے تھے
رفع سبابہ یہیں ای یا
اور علامہ شیخ نجم الدین
علما کو نے اور مدینے کے
اور احادیث کے کتب میں بھی
کہ شہادت کے پاس حلقہ کرے
اور مقابع ہو جب تشہد سے
اور نہ فسیگا وہ دود اگر
شافعی پاس ہے یہ دو جہان
اور بعد از درود و ترتیب کے

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ
اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

کرنا سکھانا تشہد میں انگلی کا

تشہد و درود بعد

وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اور دُوسری حدیث مین آیا — پڑھے بیٹھا نماز سلام کے یہہ دُعا — کہ پڑھے یہہ بھی وہ دعا سوال مین — اور تھے حضرت امام معصومین — چاہے بخشش کرنیکی جو باین — جو نکالا مُدعم سفیدی رُخسار — خوب آتی نظر بین لیسار — شخص بیدار و مُکمل اصحاب — راوی ہین اس حدیث کے دریاب — یک حدیث عایشہ کی جو آئی — مستند ہی امام مالک کی — ایمین ہی ذکر یک سلام یقین — نفی دُوسرے سلام کی تو نہین — کہا احمد امام ذوالاکرام — بہرا علام تھا وہ ایک سلام — وجہ اسکا ہی ہی ای دمساز — کرتے قبلے کے سمت سے آغاز — کہتے ہین التفات بوجہ اُسے — پھیر گردن ادہر ادھر دیکھے — ہی حدیث بیچھ ای دمساز — جبکہ مومن کھڑے رہے نماز — حق کہے اسکو اے بنی آدم — کس طرف دیکھتا ہی تو ہم — جب کرے التفات دُوسرے بار — پھر کہے یونہی اسکو وہ دادار — اور نے کا طفل کے آواز — جبکہ سنتے تھے مصطفےٰ نماز — اور بچا کبھی نماز مین آ — متعلق وہ شاہ سے ہوتا — کرکے انکی یقین سعایت حال — سجدہ کرتے دراز غیر طلال — جیسے وستار باندھنا ہی یار — پہننا پیرہن ہو یا کہ ازار — اس سے فاسد نماز ہو بے قیل — جو ہی کم اس سے ہی وہ عمل قلیل — پر تھا یہہ در اوایل اسلام — بعد منسوخ ہو گیا ای ہمام — حنیفہ پاس کوئی یا آواز — رہے وہ بے شبہ اسکی جا نماز — خوف بقی اسے رونا یا آواز — ہی روا اس سے تا ہو یقین نماز — اور بلا عذر وہ نہین ہے جواز — کر بلا شبہ اسے تو تے نماز — یا ہو آواز مضاف کرنے یقین — تب بھی وہ مفسد نماز نہین — کر یہہ بیجا نماز سے ہر از — یہہ دو صورت مین بھی تو نہ ہو — اور حضرت نماز مین سُنے — نہین آنکھون کی بند کرتے تھے — کہے بیٹھے کو حق یہی ہے یقین — بند کرنے سے گر کسی کو عین — کہ خضوع و خشوع اور حضور — یا وہ اس سے بھی تفرقہ ہو دُور — جو کہ ذکر وہ جا پر حاکرتے — وہ تو مقصود و عبادت ہی — مستقل مین کتب لکھے ای خیر — اور دعا مین بہ مختلف لغات — عربی معتبر طویل و قصیر — جیسے حصن حصین مجزیکی — اور اذکار شیخ نووی کی — اور بندیکھت ہر وہ مات — اور پڑھے مین کبھی بعد سلام — کبھی گنگے سلام کے اسی ہمام — سیدھے اور دُو اوپن پھیرتے تھے سلام — سر و دین کا یہہ عمل تھا دام — رو بر و آپ منہہ کے ہی ای ہمام — یہان کرتے مین گفتگو اعلام — کہ تھی بیداری اہل کا مقصود — کر کرین منہہ کے سامنے جو سلام — نہین کرتے تھے التفات ادہی — ہی نہایہ مین یونہی ای یار — یعنے گر غیر کیطرف دیکھے — یعنے اتو میر بطرف منہہ لا — پھیر لیتا ہی اسے تب ای فہیم — نہ خلل ہو خشوع مین اسکو — پشت اشرف پہ بیٹھتے ہے مین — کام عادت مین جو وہ ماتھ سے ہو — ہین یہہ عمل کثیر کے اقوال — اسکا بر و سلام تب کرتے — مثل آواز اسمیا بہ نماز — رونا آواز سے نہین ہے روا — عذر پر ہی نماز مین وہ روا — چھینک کے حکم مین وہ ہو وے — تاکہ یہہ بات جان لین دوسرے — کہ حروف اس سے ہو یقین پیدا — اور ہی مکروہ ہمارے پاس ولے — بلکہ ہو گا مستحب سمجھو — کر بعد نماز وہ سالار — از گروہ محمدین کرام — اسکے فہمان مین کئی اعلام — اور بندیکھت ہر وہ مات — اور اوہی جانو روح طاعت ہی — جو پڑھے ہین امام موجود — اور ہی ہو نماز سنت ہی — یا ہی تعلیم امت ای شعار — اور تشہد کے بعد شادمان — اور وہ جانب جو پھیرتے تھے سلام — اور ہی مالک کے پاس یک سلام — ایک جانب ہی پھیرتے تھے سلام — اور ایسا کہے ہین بعض اعلام — اور مکروہ بھی نہین وہ انظر — جب وہ بندے نے التفات کری — ہو تو متوجہ جو طرف ہی ہجا — حق تعالیٰ بھی بنا وجہ کریم — اور نماز اسکی مان جو تو تی ہو — کبھی آتے حسن ہو یا کہ حسین — وہی عمل کثیر ہے سمجھو — یا یہا پیا ہے ہوا سے تین فعال — ماتھ یا سر سے یا کہ انگلی سے — آتے بیٹھے سے آپکے آواز — اور زور و مصیبت دُنیا — تنخ اسکو بولتے ہین ہجا — یا ہو بیماری اور مرض کا سبب — یا مصلی نے اس لئے وہ کرے — کہ سمجھ تنخ وہی ہے ہجا — ہی کراہت مین اختلاف سے — تب نہ مکروہ چشمہ پوشی ہو — اور مشغول اسکا ہو گا دل — اب مین لکھتا ہون وہ بیان — جو پڑھے ہین امام موجود — اسکے فہمان مین کئی اعلام — اور اذکار شیخ نووی کی

اور لکھا ہون تشہد تک بھی	مختصر ترسعادت ابدی	اسمین اوقات مختلفہ کے بجا	دیکھ باترجمہ کیا املا	وہی لکھتا ہون اب یہان اجمالاً	کہ جو حضرت پڑھے ہین بعد نماز
آئے ہین جب علامین آزمائش	نثر لکھتا ہون دیکھو تمنا یہ	**وے اذکار و دعوات جو حضرت سید کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے**			روایت ہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے

کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے۔ اور یہہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ روایت ہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سلام نماز کے بعد نہین بیٹھتے تھے مگر اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اتنا پڑھنے کے مقدار۔ روایت کی ان ہر دو حدیث کی مسلم نے۔ اور استغفار تین بار اس لفظ سے آیا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ اور ترمذی کی حدیث مین مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے۔ اور امام اہل شام اوزاعی علیہ الرحمہ سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دیے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور امام نووی نے کہا کہ استغفار سب اذکار پر مقدم ہی یا سکے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اتنا تک۔ اسکے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور مسلم کی حدیث مین آیا ہے کہ یہہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے۔ اور ایک روایت مین موذنین کا پڑھنا بھی آیا ہے۔ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہی۔ اور حضرت نے معاذ ابن جبل کو وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور فرمائے واللہ مین دوست رکھتا ہون تجھ کو اسی معاذ پس ترک مکر پڑھنا اسکا ہر نماز کے بعد۔ اور دو مشہور نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے۔ اور ایک روایت مین نماز سے پھرنے آگے۔ اور زانو بدلنے کے آگے دس بار کَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اخیر تک پڑھنا نماز اعمال مین نیکیون کے لکھنے اور گناہون کے مٹانے اور درجات کے بلند کرنے مین اثر عظیم رکھتا ہی۔ اور فرایض کے بعد معقبات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ یعنے سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر تینتیس ۳۳ بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ایکبار۔ اور ایک روایت مین اللہ اکبر چونتیس ۳۴ آیا ہے۔ روایت کی اسکی مسلم نے۔ اور جامع الاصول مین نسائی نے۔ اور مشکات مین امام احمد اور دارمی نے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ جب صحابہ مامور ہوے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تینتیس ۳۳ بار پڑھا کرین ایک انصاری نے خواب دیکھی کہ ایک مرد نے کہا کہ آیا تکو رسول اللہ نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیس پر تین بار پڑھین۔ انصاری نے کہا ہان۔ اسنے کہا اگر ہر ایک پچیس بار پڑھین اور تہلیل کو بھی اسمین داخل کرین۔ جب صبح ہوی وہ انصاری نبی صلعم حضور نبوی مین حاضر ہوا۔ اور اپنا خواب ظاہر کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو جیسا اسنے کہا۔ پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو مسنون ہوا۔ اور ایک روایت مین بخاری کے ہر ایک دس بار۔ اور ایک روایت مین مسلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملہ تینتیس بار ہوتے ہین۔ اور اس ورد کا حکم ہونے کی وجہ بھی آیا ہے کہ حضرت نے فاطمہ زہرا و علی مرتضی کو اسکی تعلیم کی۔ اور فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا بھی آیا ہے چنانچہ نسائی نے اپنے سنن مین لایا۔ اور طبرانی نے قول ہوا اللہ احد کو بھی زیادہ کیا ہی۔ اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اسکے صحت پر گئی ہے **تنبیہ** شیخ ابن الہمام نے تصریح کی ہی کہ حدیثون مین بعضے دعائین اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہین۔ انکا وصل فرض کے ساتھ ہی لازم نہین۔ بلکہ سنت کے بعد بھی انکا پڑھنا کافی ہی لاکن چاہیے کہ سنت کے بعد اُن چیزون مین جو نماز کے تابع نہین مشغول نہو۔ اور سنن ابی داؤد مین ابی رمثہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے ساتھ جو نماز پڑھا تو اسلام کے بعد کھڑا ہوا تو اسے کہا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسکے کہنے دون کو پکڑ کر بلایا اور کہا کہ بیٹھ۔ کیونکہ ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر اسواسطے کہ انکی نماز مین فصل نہین تھا۔ پس حضرت بھی اسبات کو پسند کیے۔ پس بعضے مختصر اذکار و ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہی۔ اور جو دعائین اور اذکار کہ درانہ ہون سنت کے بعد پڑھے۔ اور وہ جو آیا ہی کہ مغرب کی سنت کے لئے جلدی کرو یہہ بات دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تک پڑھنے کے منافی نہین۔ یعنے استدر پڑھنا اُس جلدی کے برضد نہین اور اگر سنت کے بعد پڑھنے کے بعد بھی فرض کے بعد پڑھنے کے منافی نہین۔ کذا فی الدر المختار

اب مین لکھتا ہون کو بفضل خدا	سجدۂ سہو کا بیان تھوڑا	**سجدۂ سہو کا بیان**	اور دینے مین بھی ہر جگہ بجا	سہو بیان رسول سے ہر گز	ویسے اقوال مین نہین جایز
کہ علاوہ کے جو باطنی ہے	اور باطن سے بھی اسی شیار	یعنے پھرنے بیچ حکم خدا		سہو نسیان ہی نبی سے محال	اور ہی اختلاف در اقوال
خواہ غیر نماز یا بہ نماز	ہی بقول صحیح سہو جواز	اسمین ہی حکمت خدا تعالیٰ کی	اقتدا تا نبی کی ہو حاصل	دیکھو فرمائے ہین وہ جگہ نبی	دئے جاتا ہون مین فراموشی
تا جو شروع اسکی جبر جبرا	ہوئے تھے اُن سنت اسکو ادا	مصطفےٰ سے نماز مین پنج بار	کبھی سجدہ سلام کے آگے	کبھی بعد از سلام کے بھی کہے	
شافعی پاس ہی نکو انجام	سجدہ سہو ہے بعد پیش سلام	اور بعد سلام ہو سواس	ہی مقرر ابو حنیفہ پاس	سنداسکی ہے وہ جبر جہین	
کر و آیت کیا ہی عبداللہ	ابن مسعود ای خدا آگاہ	کر کے سجدہ سہو کا ای ہام	سرور انبیا ز بعد سلام	اور ابن ماجہ اور ابو داؤد	عبد رزاق و احمدی مسعود

یوں روایت کے ہیں تو باب ہے
اور اقوال چند صحابہ خاص
او بلا شبہ حنیفہ کے یہاں
الغرض جب قوی ہوا شرف
سہو میں جزم یکطرف ہیگا
جب تمہارے نبی نماز پڑھے
یہ حنیفہ ہی انبیا ہیں یقین
تو بنا ہے یقین پر کرے
بو حنیفہ کہا تحری کرے
ظن غالب نہ یکطرف ہو اگر
ابن مسعود سے روایت ہی
ابن مسعود سے ہی وہ لایا۔
لایا ہی ترمذی نے بصفوں سے
اور تحری کے درمیان اسکو
تو بنا وہ یقین پر ہی کرے
کہ تلاوت کا سجدہ ای صاحب
سجدہ واجب ہی وہ درین نماز
دوسرو کی دلیل ای بھائی
تبھی واجب نہیں ہی جب سجدا
یا کہ سجدے کو ہی وہ سو سمجھے
اور سجدے کے قبل و بعد ای میر
اور ہی تسبیح این سجود و سجدا
اور تلاوت کا جو کہ ہی سجدا

دوسری دعا اَبِیْ ظُلْمَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ۔

سجدۂ شکریہ کے باب اندر
صحیح اسناد سے ای نیک نہاد
تب بہ نہایت خوشی سے خیر بشر
کہ خدا یکطرف سے ای بھائی
تبھی سجدہ شکر و سپاس این نعمت

سجدۂ شکر کا بیان

احمد و ترمذی ابو داؤد
کہ عریضہ علی کا جب زمین
بعد دو بار یہ دعا بھی کی
جتنے یکبارہ بھیجے تحفہ درود
اور سجدے کئے دراز ایسا
کہ یہ لوگوں کو ہے گمان ہوا

ابی بکرہ سے لائے ای مسعود
پھنچا در خدمت رسول زمن
کہ ہو ہر بار پر سلام کے
بھیجے دس بار اسکے رب و خدا
کہ یہ سجدہ ہے اسکا لائق

تیسری دعا سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۔

سجدۂ شکر تب بجا لاتے
جو گیا ہی مشرف ازیاں
یوں روایت کیا ہی ای بھائی
ہو مجدد تن سے اسکا خالی

کہ ہر ایک سہو کے لئے ای ہمام
ابن مسعود و ابن زبیر
یعنے واجب کا ترک اور تکرار
اور بغلبہ وجہ استغراق
اور فرماتے ہیں حدیث یہ سنے
اور اسے قائل ہی شک ایسا
پس اسی واسطے وہ خیر البشر
کیونکہ تم رکعتین پر حاضر جو
ظن غالب ہو جس طرف اسکا
یعنے کم رکعتوں کو دیوے قرار
تم سے شک گر کسی کو ہو یہ ہی
کہ مجھے وہم گر نماز میں ہو
مذہب بو حنیفہ یہ ہی ای یار
تو کہی پر بنا کرے ای ہمام

اور یوں ہو تے ہیں تینوں امام

سجدۂ تلاوت کا بیان

مالک و شافعی کے مذہب میں
حنیفہ کی دلیل ای نوشتان
کہ پڑا شاہ انبیا کے پاس
یا تلاوت ہے سجدہ سو سے کی
اور جو سجدۂ تلاوت ہے
ابن مسعود سے ہی مروی
گو وہ سجدہ نماز میں ہو سے
یہ حدیثوں میں تا آئی یقین

ہیں وہ سجدے یقین ذی اعلام
ابن عباس با صفا یا نمیر
اور تکرار رکن بھی ای یار
سہو ہوتا تھا بر شہ آفاق
جو نکہ آئی حدیث یہ سنے
کر کیا کتے رکعتیں وہ ادا
حکم فرمائے ہیں یہ امت پر
وہ تو بیشک یقین ہی سمجھو
پس اسی کے طرف کرے وہ بنا
جو ہی باقی ادا کرے ناچار
تو تحری کرے یقین بصواب
تو تحری کرے صواب کی او
کہ اگر شک ہی ہی پہلے بار

سجدۂ تلاوت کا بیان

فعل سنت ہی و یقین سمجھیں
ہیں سجدے آیات اور حدیثیں جا
سورہ والنجم کا دیوے درس
وقت مکروہ میں ہوی ہوگی
شرط اسکے لئے طہارت ہے
اور نہ مذہب ہی حنیفہ کا ہی
خاص مذہب میں بو حنیفہ کے
ہی ازا انجملہ یہ دعا میں تین

سُبْحَانَ رَبِّیَ الَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ

قول تو ضعف سے قوی تر ہے
قول ان سب کا ہی بھلائی یار
اور ایسا ہی رکن کی ای خبیر
کہ یہ سجدے یوں ہیں سہو نہ تلاتین
دخل شیطان وہاں نہ ہونا ہے
کہ یہ سجدے تین رکعتیں یا چار
سجدۂ سہو پس کرے ای یار
یعنے رکعت ہو تین یا ہو چار
بو حنیفہ کی ہی سند یہ فیصل
اور سر روایت یہ آئی انشائی
ابھی حالانکہ اسنے بھلا ہو
ورنہ بے شبہ وہ تحری کرے
یا برابر دو نو طرف بھی رہے
دیکھ لکھتا ہوں کچھ بیاض تہور
اور نزدیک اسد جنبل
اور تاکید میں بھی آئیں سنو
اسکا دیتے ہیں حنیفہ یہ جواب
تا ہو ظاہر جواز این تاخیر
اور عمل قول شاذ پر تو نہیں
ہی بلا شبہ افضل و اولی
حنیفہ کے یہاں دعا تو نہیں

یہ بلا شبہ قول مروی ہے
اور ہو یا سر کا ہی سہو عمار
اور تعدیم رکن کی ای خبیر
ایک شک کو ہو تا تھا
کہ کیسے یہ شک پڑے ای یار
پاک تھے ایسے شک سے وہ لاعلم
کر کیسکو یہ شک پڑے ای یار
کر چہ واقع میں وہ پر تھا ہو چہار
خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ای یار
یہ صحیحین کی حدیث جلیل
اور اسپر اسے قائم کرے
کرے بعد فراغ سجدے دو
تو اعادہ نماز کا کرلے
ظن غالب وہ یکطرف ہو سے
اب بیان سجدۂ تلاوت کا
فعل اسکا ہی ترک سے افضل
کہ مذمت میں اسکے ترک کے جو
نہیں سجدہ کیا گیا دریاب
یا کے اسلئے یقین تاخیر
نہ خلاف اسمیں ہے کسی کتبین
اور کھڑا رہ کے گر کرے سجدہ
کیونکہ در سجدۂ نماز یقین

سجدۂ تلاوت کا بیان

اور جب تک یہ دین کا شہر
اور محافظ بھی آپ کے کئی جا
ابو یوسف و احمد و حنبل
شکریہ وہ نماز ہی ای خبیر
وہ بھی ہووے کچھ بھی ہمیں
جمعہ کی کچھ نماز کا تبیان
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر
کہے ہفتے میں جمعہ سے افضل
کیونکہ جمل شریف سر دین
جمعہ کے روز ہی وہ ساعت
اور اسی دن قیامت اوگی
ہی از انجملہ اسمیں یک ساعت
بعضے کہتے ہیں روز جمعہ میں ہی
اسمیں اقوال اسے متعدد
وقت جو اُن دو قولوں کے ہی ہیں
اور حدیثیں صحیح با اسناد
ہی روایت کہ فاطمہ زہرا
پس وہ دیتے ہی آخر انکی
جمعہ کے یہ درود بار برکت
کہ بلا عذر تین جمعے جو
بلکہ جمعے کا غسل بھی سواس
اور ہفتے کے درمیانی سعید
کرنے حاضر نماز جمعہ ادا
اور ارواح مومنین کے قبلک
اسلئے ہی زیارتی بھائی
سو یہ کہنا عوام کا ہی یقین
ذالک و ہو حسبنا پاس بجا
شب جمعہ بزرگ تر بیشک
اور جمعے کا دن آبا اجداد

اور روایت میں ایک یوں ہی
سجدہ شکر وہ بلا و سواس
کہ وہ کہتے ہیں احادیث رسولؐ
کہ بڑی ہو وہ نعمت عظمےٰ

نماز جمعہ کا بیان

بہتر آیا ہے تمہارے شہر
اسمیں بھی اختلاف ای اکمل
کہا اسطرح احمد حنبل
جمعہ کے روز ہی بفضل کریم
اور دیگر روز جمعہ میں ہی
او فضائل میں جمعہ کے ایسا
ساعت باصفا وہ اوکب
اکثر اعلام یوں کہے ہیں پن
کہ ہو منبر پہ جب سوار امام
اکثر اعلام دین با تصریح
آخر روز اسکے ہونے میں
کہ ہو ناظر اخیر ساعت پر
او فضائل ہے جمعہ کی ہی روز
اور اسکی بڑی فضیلت ہی
جمعہ کا غسل بھی ہی فرض
کرنا مسجد کو دین با خوشبو
اور عید میں بھی نزد خدا
اور جمعے کا دن بفضل خدا
اول روز کی نہ جانتا کوئی
پس وہ منبع زیادتی و سعد
کہے اکثر کہ روز جمعہ ہی عید
پر اشارہ یہ اسمیں ہی کامل
اور چولاکہ عاصیوں کو دیتے ہیں
اور صحیفے فرشتوں نے لے

ثمات فرقوں علیہ الآلہ
سجدہ کر شکر کا کہے حضرت
اختلاف آیا پر امامون میں
مالک و بو حنیفہ پاس سنو
پر وہ سجدے کے جو کہیں قائل
نہیں مانو سہی بہر نعمت
آوس بن اوس سے ہی یہ منقول
جیسے عاشورہ و عرفہ و عیدین
لیلۃ القدر لیل جمعہ میں بھی
آئی دسری حدیث شاہ انام
جمعہ کے دن ہی داخل جنت سے
غرض ایسے بہت بزرگ امور
اسمیں بندہ جو حق سے چاہیگا
لیلۃ القدر جو نکہ در رمضان
آن سے دو قول ہیں گے ارجح تر
قول ثانی سے ہی وہ اولیٰ فاخر
فقہا کی یک جماعت اصحاب
اپنے خادم کو بھیجتے تھے یقین
اور یہ دائما ہی کیا ہی تنک صفت
اور اس دن نماز ہی ای اہم
نام اسکا مناقبون میں لکھا
اور خوشبو لگانا اور مسواک
اور آئی حدیث خیر انام
ابر صوم و صلوٰۃ یکسان
اور پہچانیں زائرون کے تئیں
اور یہی ہیگی عادت حرمین
جمعہ کا ایک روزہ رکھے میں
اور شب جمعہ کے قیام کو بھی
شب جمعہ بھی ہیگی جلت ہو
خاص فضلے کے دین ای میر

اور روایت میں ایک یوں ہی
سجدہ شکر وہ بلا و سواس
کہ وہ کہتے ہیں احادیث رسولؐ
سجدہ شکر جو ہے منقول
سجدہ شکر جو ہے بجا

لوگ بہر نماز جو آویں — آنا جو وہ ثواب یہی لکھیں — پڑھے منبر پر خطبے جب — وے سنتے ہیں خطبۂ ماجد
اور یہی کا ثواب بھی ایجاں — جمعہ کے دن وہ کہتیں جو پڑھے — وے بھی ہوتے ہیں داخل سجد — ایک تسبیح سے بھی ای اکمل
اور یا تام کہ اٹھاوے رب — حشر میں اُنکے صورتاں سے جب — اہل جمعہ لئے اٹھاوے عیاں — روشنی اُنپہ وہ کرے گا تاب — روشنی میں پلیں سب اُسکے سب
رنگ و بو کا سفید خرچے ہو — مشک سے اونچی ہووے جو خوشبو — جن و انسان کریں گے انپو نظر — یوں تعجب سے انکو دیکھینگے — کہ نہ اپنی پلک وہ ماریں گے
پس سو آویں گے ساتھ جنت میں — ساتھ اونکے ہونگے ملائک ہیں — کوی غالط ہووے اُنکے سوا — وقت دو پہر کے بھی جمعہ کے روز — نعل کردہ وہیں ہی آفریدہ
بوقت روہ نماز سبھی — کئے دو پہروں کو منع نبی — اور غائب نہیں جاوے جمعہ کے روز — اور فرمائے اسطرح حضرت — جانو سلگاتے ہیں دوزخ مگر — نہیں سلگاتے روز جمعہ مگر
جب اذاں ہووے جمعہ کی تمام — لیک جمعے کے دن کے حضرت — یہر ہی سنون نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ الم تنزیل
وہ سجدے میں ہل اتی علی الانسان۔ اور جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون۔ یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ۔ اور مغرب میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور عشا میں سورہ جمعہ و سورہ منافقون پڑھے۔ شافعیہ اسی قرأت کا التزام کرتے ہیں۔ ہر گز اوسکا خلاف کرتے نہیں اور حنفیہ کسی ہووے کی تعین کو مکروہ جانتے ہیں لاکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قرأت کے بابین صحیح حدیثیں وارد ہیں کبھی کبھی پڑہا کریں۔ اور مکروہ اس صورت میں ہی کہ اسکے سوائے دوسری قرأت کو ناروا سمجھیں اور اسی پر مداومت کریں۔ اور صاحب مدارج نے لکھا ہی کہ حضرت کا عمل بھی دایمی ہونا گاہ ہر گز اسکا خلاف نکرتے ہوں۔ جیسا کہ اُنکی عادت شریف نوافل میں تھی۔ ہاں اکثر عمل اسپر ہونگا پس حنفیہ کا طریقہ یہ کہ اکثر وہی قرأت پڑہا کریں۔ اور کبھی کبھی دوسرے سورے پڑہیں تا حدیث اور مذہب میں جمع ہو واللہ اعلم۔ اور شب جمعہ اور روز جمعہ میں سورہ کہف پڑہنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنے جمعہ کے دن سورہ کہف پڑہیگا۔ قیامت کے دن اسکے واسطے ایک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہوویگا اور جو گھر ہاں کر اسی روز جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں بخشے جاینگے اس سے اور صغایر ہیں نزدیک یہ واللہ اعلم۔ **جمعہ کی اس فضیلت کا بیان جو آخرت میں ہے۔**

جمعہ کا روز اشرف اعلا — ہی معظم دنیا و عقبےٰ — جو ہی دنیا میں اسکا فضل و نور — ہوا تھوڑا ایمان تنگ مذکور — آخرت میں جو ہی شرف اسکا — وہ بیان یک حدیث میں آیا
شافعی اور ائمہ دیگر — اسکے راوی ہیں ای نکو خبر — آنے جو پاس کہیں جبرئیل — آئینہ یک سفید ہاتھ میں تھا — اور تہا اسمیں یاہ یک علقہ
میں نے پوچھا یہ کیا ہی اے کہا — کہے یوں رسول رب جلیل — ہی مقرر مثال آن ساعت — جو ہی جمعہ کے دن میں بابرکت
دوسرے ساعت ہے نبی دوستا — کہ ہی بہر آئینہ جمعہ کے دن سا — اور یہہ نقطہ سیہ جو ہی اسمیں — کیا ہی یوم المزید جمعہ کا سما
کہا فردوس میں خدای جہان — یہ پھر کہے جبرئیل صاحب راز — میں نے تب جبرئیل سے پوچھا — کیا ہے نام یہہ ہوا اسکا
اور وہ عالم میں ای کرم اندوز — ایسا پیدا کیا ہی یک میدان — کوی نہیں جانتا ہی اسکے سوا — اسمیں ٹیلے ہیں مشک کے ایسے
انبیا کی ہی جمعنے کی وہ جا — پر شرف آوی جبکہ جمعہ کا روز — بیٹھتا ہی وہاں بلطف و عطا — اور اطراف میں وہ میدان کے
اُنکے پوشاک نہ وہ باک سب — حق متظر کرے وہ مشک سے تب — چاہے جتنے فرشتوں کو خدا — نور کے منبر ہیں بیچ میں رکھے
چاہوا ہو، جو سے چاہتے ہوئے — منزہ کے یاقوت اور زبرجد سے — سب مخلق سے بہتر ہیں ہونگے — اور شہیدان پاک اہل یقین
اور کسے سے کوئی نہ چاہے جا — کہیں ہم چاہتے ہیں تیری رضا — حق تعالیٰ کہے انھوں کو تبیں — تمھیں ان منبروں پہ مقربین
کہ بڑی اسکے اور زیادہ ہی — کہے راضی اگر تو ہیں ہوتا — کر بلا شک ہوں راضی ہم میں — تم سے وعدہ میں نے بنا رکھا تھا
اور میرے سے کوئی نہ چاہو — اور ہی ہر چیز میرے پاس زیاد — تمکو دیتا نہ اپنے گھر میں جا — یعنے تمکو بہشت میں لایا
غایت لطف سے خدای انام — اسکا نور جمال اور جلال — ہوئے ہیں جمع جو ہیں اسمیں — لطف و احسان تم پہ فرمایا
جلوی ہی جلتے ہے سبکے الی — ہر بہشت میں ہی خداوند والی — اوسکا حسن و جمال بڑھتا جاوے — اپنی رویت سے کر شرف اب
ایک تجلی سے حق تعالیٰ کے — عورتیں انکے تب بچھا دینگے — کہ وے جل جاوینگے ناہیں باقی
اگلے حالت پہ اپنے آویں گے — اب تجلی سے یقین ہم پر — اگر ہنتی قضای حق ایسی — سب ملکہ نہ ہیں اپنے آوینگے
اور وے بیٹھے کہ جاوے اسکے — ذات اقدس سے اسکے ہم اور — حکم ایسا ہے جبکہ یاوین گے — اور وہ ہنڑا بہت کمی پاوے
اور یا ہر سے بہتر تم آئے — دیکھے بے حد دیکھنا تھا جو — یہاں فرمائے سرور کونین — حسن ایسا کہاں ہے تین لاکے
ہی قسم اسکی ذات کی جسنے

کوئی اسکی ذات کا ادراک — اور احاطہ نکر سکے بے باک — کوئی مخلوق بھی کہیں اصلا — اسکے بین کہ ذات کو سمجھا — ایک اپنی جلال و عظمت سے — جو کہ جانا کمال ہیبت سے

حق تعالیٰ نے انکو بتلایا — اور انہیں سرفراز فرمایا — بعد فرمائے اسطرح حضرت — پہلے جمعے سے ذکر ہمو مین ہا — ہو رہے وہ جزاوار زیادہ جان

دوست رکھتے ہین جمعہ کو مومن — کیونکہ خلاق دو جہاں اسمین — کر لیے دوست ناکہین وہ سب — خود یہ فرمانے انکو مولیٰ رب

جو کہ چاہتے ہو جاہو آ بندو — مین نے دیتا ہون لطف سے حکم — یعنے ہر جمعہ مین زیادہ ہو — معنی یوم المزید کی یہی ہی — پھر یہ آیت پڑھے وہ حق بین

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

خطبۂ جمعہ کا بیان

خطبۂ جمعہ کے لئے سالار — ہوتے منبر پہ آکے جب سوار — عہد عثمان بیچ خلق مین سب — کثرت و تفرقہ ہوا ہی جب — روبرو آپکے تب آکے بلال — بولتا تھا اذان آکے فرع فال

درزبان پیمبر و شیخین — بس یہی ایک تھی اذان انمین — پر یہی قول صحیح سب سے — کہ وہ باقی ہی اسکا ذوالنورین — کہے مسجد کے باہر ای دیشان — دے کے حکم تا یہ پہلی اذان

بھے کہتے ہین یہ اذان اول — ہوئی آغاز و زمان عمر — پر کہا جاتا ہے جبکہ وہ پہلے — اوسے لفظ این اذان ہی ہمام — تھا بوقت عمر فقط سلام

اصل اذان کو بھی کہتے ہین ثانی — کیونکہ عثمان اسکے ہین بانی — اسکے پہلی اذان کتب مین لکھے — پس یہ اطلاق لغوی و فعلی — آسکے دونون پر بھی ای گیا

اور بعضے بلاد مین ہمجو — سنت الجمعہ بولتے ہین جو — یہ نہ حضرت کے وقت مین جاری — اور نہ وقت صحابہ ذیشان — اور نہ بعد سے بہ نبوی — اور نہ اکثر دیار مین اب بھی

اور معلوم نہین ہوا یہ بھی — اصل اسکا کو نہین اصلا — ہی مدارج مین دیکھ یونہی لکھا — اور جب خطبہ مسلسلے پڑھتے

اور یقین برکمان یا بعصا — کون کب سے کہا برا اسکی — اور تب دست پاک مین آیا — آپ لیتے تھے نیزہ و تلوار — اور اسلحے سے لکھے بعضے

کرتے تیغ و کمان پر تکیہ — اور خطبے مین جمعہ کے بعصا — تکیہ مکروہ ہی برکمان و عصا — ہین مکروہ ہی صحیح یہ بات

اور بعضے کیے جو شہر بجا — غلبہ و جنگ سے ہی فتح ہوا — خطبہ جب اس جگہ پہ پڑہین ای ہیں — لیون تب اپنے ہاتھ مین وہ تلوار — صلحے ہاتھ آئی ہو جو جا — جنگ مین جبکہ خطبہ پڑھتے تھے

جنگ سے جبکہ فتح ہوا — اور مدینہ بصلح ہاتھ آیا — شافعیہ حرم مین ای ہیں — خطبہ پڑہتے ہین ہاتھ لے تلوار — اور بلاشک و شبہ حنیفہ — کیونکہ ہمت سے اکابر ہی اثبات

فتح مکہ بصلح یا پیکار — مختلف فیہ دونون ہین ای ہاں — اور وجوہات اختلاف ضرور — ہین مواضع مین اپنے سب تنگ — وہان خطبے کیوقت لیون عصا

کرتے ہین بر سر عصا تکیہ — جانبے شبہ قبل منبر تھا — بعد منبر کے کوی چیز یہ بھی — تکیہ کرنا نہین تھا انی بھلی — کرتے ہین برسر عصا تکیہ

اور بعضے بعصا ہی ثبوت اسکا — جونکہ اوپر یہ ہوا ہے گزرا — اور مدارج مین کر چکا تصریح — کہ بلا شک و ہی ہی قول صحیح — اور بہر صورت ای اکرم — دیکھے اسلحہ کیا ہی قسمہ

مسئلہ اختلاف کے درمیان — جزم یک ہی طرف نہین شایان — اور عاملا کو انہین سہت ہی — اندرین بابا ای نکو فہمان — مختلف ایسے آئے ہین اقوال

کیونکہ خطبے مین لفظ ہندی — پند مین ایک حرف فارسی سے — اختلاف آئمہ رحمت ہی — پس درین اختلاف یہ عمل — ہی روا کہ نہین ہی آہین خلل

بوحنیفہ کے پاس ای آگاہ — خاص کر از زبان پیغمبر — اور بلسنت خانہ کے ای ہیں — خطبہ پڑہتے تھے شاہ دین قیصر

کہے الحمد للہ بر منبر — قدر تہلیل فرض ہی خطبہ — وحی والہام کے ہو تحت ظہر — لفظ تھوڑے تھے اور معانی کثیر

اور مسلم نے ہی روایت کی — یا ہو قدر کلمۂ تحمید — یا ہو قدر تسبیح یا ہی ای بعید — اور تھی تاثیر خارج التعزیر

اور نماز اسکی ہو ای آگاہ — اور مسجد مین جب ہی آتے — قدر تسبیح یا ہی ای بعید — کہ روایت ہی ایکدن عثمان

بلکہ رکھتے تھے خود سر پہ جبکہ — حاضرون پر سلام کرتے تھے — اور منبر پہ جبکہ ہوتے سوار — تب بھی کرتے سلام دو تین بار

اور رفع جسنے کی گفتار — کہ پڑہے خطبہ ید الابرار — تھی یہ سر پہ آکے دستار — اور چھوڑے تھے دو طرف اسکے — اور ریا اپنے ہر دو کندون کے

جو کیا حکم او خموشی کا — مستحب ہین لکھے لباس سیاہ — لکھتے ہین مستحب ای پاک صفات — کہ نہ حضرت کی تھی سیاہ دستار

ہی یہ واجب خموشی ہو کو اب — یعنے لہجے کا ثوب جنگ مین ہو — ہو گئی تھی سیاہ وہ بے خوشحال — اور بعضون نے یون لکھے ای یار

اور رد اسکے مدعی کے قول کو اہل — جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال — اور خوشی کا حکم ہو دورین — کرتے خطبے مین سامعون کو تین

اور نہ کوئی مخالف اندرین ای ہیں — کہ یہ تو بعض ہی کے ساتھ — بلکہ فرمائے جسنے بات کیا — کہا خاموش رہ اسے دمدار

جواب سلام جمعہ ہین بعض روا — جو کیا لغو اسکو جمعہ نہین — وقت خطبے کے کرتے ہین وہ بات — اور نزدیک اکثر علما

بعض مکروہ کہے ہین بعض روا — اور نہ خطبہ کیا شروع امام — نہین جمعے کا اہل کہتین — کیا اجماع نقل عبد البر

اور کوئی مخالف اندرین ای ہیں — ایک واجب ہی مستحب دیگر — اس خموشی کے ہین جو وجوب — پڑھے دو رکعتین ہو جسنے دخول

چاہیے قطع تب کرے وہ — اور خطبہ کیا شروع امام — پڑھے دو رکعتین ہو جسنے دخول

بان انصاف نواب ای فیصلہ
اب بیان تہجد اسے اکرم
بعد ازان نفل کر زیارحمان
کیا حضر کیا سفر میں ای بھائی
یہہ بھی ظاہر میں انکی منوال
جیسے پڑھتے تھے سورہ بقرہ
اور رکوع و سجود و قومہ بھی

آخر عمر میں رسول حق
یا کبھی پوری رکعت دیگر
گر یک سال آگے رحلت کے
ابو یوسف سے احتیا ای میان
کہ جو قرأت چھوٹے سورے کی
لاوے اپنی طرح بجا ای ہام
وتر کے تین رکعتین ای ہام
لوگ پوچھے امام احمد سے
تین رکعت وہ یک سلام پڑھے
حضرت عائشہ سے ای بھائی
کہ یقین وتر تین ہی رکعت
ہی وہ مثل نماز شام ای بھائی
کہ وہ نفی ہے ہی سنا بصواب
ہی اسی سے ہے ہمرے اب
وتر کے تین رکعتین ہیں یقین
اور اجماع سلف کا ای بھائی
تو عمر نماز فجر کی بھی پڑ
یا ہی نون یا ہی یاء دیکھ لے
تھا صحابہ میں بھی یہی اشہر
وہی اصح ہیں افضل و اکثر
لیک وہ اختلاف جو آیا

وقت نفلے کے بھی ہو اہی جائز
دیکھ کر تا ہوں مختصر میں تم
لیک ہی اختلاف ہیں جان
بڑی کرتے محافظت اسکی
ہی وجوب تہجد اوپر والی
مال عمران کا بھی وہ سورہ
طول کرتے تھے اس میں قنوتی
جو شخص جاگو دور رہے

کہ نہ غلبہ اسے سنا جاوے

نماز تہجد کا بیان

کہ وہ حضرت اُبی بھی نفل ہی
اور کسی بات میں ہو بیماری
کرتے تھے استقدر بھی طول قیام
اور وہ سورہ بنای ہام
کبھی تکرار ایک آیت کی

یا بلا مانع وہ نفی فرض ہی
گر تہجد وہ فوت ہو جاتی
ورم کرتے تھے اسکے اقدام
سورہ مائدہ بھی یا انعام
کرتے اتنی کہ شب گذر جاتی

ہو ہی یہی قول یا یہ فرمان
فرض تھی یہہ نماز ای پیمبر
نہ تہجد کو چھوڑتے حاش
پڑھتے تھے بار کعتین ہر حال
پہلے سورے طویل پڑھتے تھے
پڑھتے اچھی طرح سے باترتیل
اسی آیت کی کرتے تھے تکرار

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

باقی ہیئتی نفلی تھوڑی قرأت سے
نفل جملہ سے ترمذی نے کیا
بو حنیفہ کے پاس نفل سے
اور شہید کے طور پڑھتے
جان بالاتفاق ہی افضل
ہوا معلوم اس روایت سے
اور نماز تہجد آن حضرت
مذہب شافعی میں ای بھائی
کہ احادیث اکثر واقعے
وے احادیث ابا کلوں بقبول
بو حنیفہ کے جو ہیں جاں دلیل
دیتے تین تھے سلام شاہ ہدیٰ
یون ابو العالیہ سے نقل کیا
ہی موطا میں اسطرح لایا
جا نوبے شبہ ایسی ہی آئی
ہی بلاشبہ دیکھ نقل کیا
شافعی نے کیا سند جسکو
پڑھتے تھے تین رکعتیں اولا
یون لکھا شیخ دہلوی نے یک
ان احادیث مختلف آئے

ہوتے استاد پھر ہی پیمبر تب
کہ وہ بی بی تھی کہتی ہے ایسا
بس تشہد کے طور پڑھتے
بیٹھ کر پڑھتے تھے نماز جنہ
گر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے
جان نماز تہجد آن حضرت
ایک رکعت ہی وتر کی ادا
ایک رکعت کے بھی یہی تھے
پہلے دو رکعتوں کا پھر سلام
وتر کے اسطرح وہ ادا عامل
کہ کئے نفل نسائی و حاکم
کہ صحابہ یہیں کئے تعلیم
بو حنیفہ نے وہی خبر ہم کو
اور ہو ترک اشتران بھی دال
اور مواظبت ہی اسی پر تھے
ابن مسعود نے کہا ای یار
اور کہے جن کہ وتر یک رکعت
کہ نکلتی ہے جن سے جالو یہہ بات
کرتے بے فصل دو قنوت و قیام
وتر کے تین رکعتوں کی دلیل
جو تھا لکھے گئے بتفصیل
اور ائمہ بھی اختلاف کئے

اور رکوع و سجود کرتے تھے
مین ذو یکھی کہ وہ خدا کے نبی
اور روایت میں ایک ای بھائی
بیٹھ کر پڑھتے جب نماز جنہ
تو ہی لازم کہ قرأت اسکی تب
پنج دو گانہ تہجد ای ذیشان
ایک رکعت پڑھے ای نیک انجام
یون بشرط بخاری و مسلم
اور بشرط بخاری و مسلم
وتر کی جو نماز ہی ای فہیم
اور جادے سنا ہی او
بیان ذکر شتر ای نکتہ شناس
ابن مسعود سے روایت ہی
ایک رکعت وتر کافی ہی زنہار
کہ منفی ہوتی گر ای پاک صفت
ایک رکعت ہی وتر پنج یا سات
تیسری رکعت کے بعد یہ قعدہ
جو یہاں تک لکھے گئے بتفصیل
اور ائمہ بھی اختلاف کئے

وتر میں قنوت پڑھنے کا بیان

ہیں احادیث مختلف آئے
اسمیں کوئی کیا خلاف یقین

اور پڑھنا ہی ترین جو قنوت | پایا بیشک باتفاق ثبوت | لیک مالک سے اسکے پڑھنے میں | جاننے دو رد استین آمین | لیک ہی اختلاف ہین ہمچنان | کیا پڑھے اسکو خاص رمضان
یا مداومی ہی واجب شروع | یا ہی قبل رکوع و بعد رکوع | جا نو نہ مذہب ہین بوحنیفہ کے | دائمی ہے رکوع کے آگے | ابن مسعود کا ہی یہ مذہب | اور کئی عالمون کا ای خوش سب
جیسے سفیان محقق آفاق | اور ابن مبارک و اسحاق | یک روایت سے پاس مالک کے | ہی بہ نصف اخیر ورمضان | پڑھنا بعد رکوع امی ذیشان
قول مشہور احمد حنبل | دائمی ہے قنوت ای اکمل | قبل و بعد رکوع ای دمساز | ہی دونو وقت بھی قنوت جواز | اور نہ مذہب امام مالک کا | یک روایت سے بھی ایسا ہی ہیگا
احمد و بوحنیفہ پاس ایمان | خاص ہے وتر مین قنوت بچہان | اور مالک کے پاس ہے بھائی | خاص ہی وہ نماز صبح مین ہی | اور بلاشبہ شافعی کے پاس | صبح اور وتر مین ہی یہ سواس
اور دلایل سے بوحنیفہ کے | دیکھ لکھتا ہون اب یہان تھوڑے | لایا ابن عسکر ای گیا نی | کہا اسنے وہ شبہ آفت | وتر پڑھتے تھے تین ہی رکعت
اور اسمین قنوت پڑھتے تھے | جا نو بیشک کرخ کے آگے | اور ایسا ہی ابن کعب سے بھی | لائے عین ابن ماجہ و نسائی | اسمہ روایت کیا ہی حسن بلجے | دار قطنی سوید غفلہ سے
کہ ابو بکر اور عمر عثمان | اور علی سے سنا ہو عین یہہ جان | کہے پڑھتے تھے سرور والا | آخر وتر مین قنوت بجا | اور یہہ چارون بھی قدار کے | آخر وتر مین ہی پڑھتے تھے
بوحنیفہ کے اور بھی عین دلیل | ہی کافی ہن لبن یہان مقبول | جانا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دعا ہی یا کوئی دعا خاص ہے اس باب مین بھی خلاف ہی۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ حضرت آخر وتر مین یہہ پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وہ اصحاب السنن الاربعہ۔
شمنی نے حاکم کی روایت سے شرح الشیخین پر لایا ہی کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو تعلیم کئے کہ یہہ کلمات اپنے وتر مین پڑھا کرون۔ اَللّٰھُمَّ اِهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ۔ امام شافعی اور امام احمد کے پاس قنوت اللہم اہدنی فیمن ہدیت ہے
اور امام اعظم اور امام مالک کے پاس اللہم انا نستعینک ہے اور ابی حنیفہ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہی۔ اور امام ابو اللیث نے کہا کہ اللہم اغفرلی تین بار کہو۔ اور بعضے یہ بتلاتے ہین کہ شافعی الذی ہستہ بھی لائے ہین۔ اور کہے ہین کہ جسکو دعا قنوت یا وہ ہو اللہم اغفرلی یا۔ بنا اپنا پر اکتفا درست ہی۔ اور لکھتے ہین کہ اللہم انا نستعینک اگرچہ مجلسین اور سنن مرفوعہ مین مذکور نہین۔ مالک انس بھفیہ اسکو صحیح طریقون سے طبرانی وغیرہ کی روایت سے ثابت کئے ہین۔ اور امام سیوطی نے جو شافعیہ سے ہی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین رکوع کے بعد یہی اللہم انا نستعینک کہنے الفاظ کی تغیر و تقدیم و تاخیر کے ساتھ لایا ہے۔ اور امام محمد سے نقل کئے ہین کہ قنوت مین ایک معین نہین ہی یعنے دعوات مروی سے کبھی کوئی کبھی کوئی دعا پڑھے۔ کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے مین حضور اور رقت قلب حاصل نہین الحاصل وتر مین قنوت کا پڑھنا احادیث صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہی۔ ہان قبل رکوع یا بعد رکوع اور دائمی یا بقدر تخصیص اخیر رمضان وغیرہ مین اختلاف ہی واللہ اعلم

اور حضرت نماز وتر کی پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ دوسری مین قل یا ایہا الکافرون تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ اسیطرح روایت کیا شیخ ابن الہمانے اپنی مسند مین امام احمد سے وہ عمار سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اسی پر عین اکثر اہل علم صحابہ سے اور ان کے بعد کے بزرگون سے ہے اور وہ جو بعضے لوگ پہلی رکعت مین سورۂ انا انزلناہ پڑھتے ہین کسی جگہ ماثور۔ و مروی نہیں ہان کہتے ہین کہ بعضے روایات فقہیہ مین آیا ہی۔ اور حضرت جب وتر کا سلام دیتے تین بار کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسرے بار اس کلمہ کو آواز بلند اور کشش حروف سے کہتے پھر رب الملائکۃ والروح کہتے تھے۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑھتے تھے جانے حضرت | وتر کے بعد نفل دو رکعت | ابن ماجہ کی یہی سنن آرکی | ہی دو رکعت نماز کے دیدار
کہ کبھی بعد وتر ان حضرت | پڑھتے تھے بس خفیف دو رکعت | جو ہی مسند امام احمد کی | ترمذی مین بھی یہہ حدیث شریف
اور اسی ہی پر ائمہ سے | بھی روایت کیا ہی یونس سے | وہ بجا لیکہ بیٹھے ہی رہتے | آئی ہی پر نہین ہی ذکر خفیف
اور لکھا ہی صاحب مشکات | لایا تو بان سے واری یہہ بات | کہ دو رکعت زبعد وتر بجا | پڑھتے تھے بیٹھ کر رسول خدا
پھر تجھ کو اگر آئے ہی بھلا | ورنہ کافی وہ رکعتین تو بجا | کہے حضرت کہ شب کی بیداری | خواب آشنا جبکہ ہی بھاری
کر کے شب کے قیام کی نیت | اور پڑھ لیوے نفل دو رکعت | بعضے اصحاب شافعی سے بھی | جا یز نفل مضجع آئی
ہی صحابہ کی یہ کرامت بھی | اور صحابہ کی یک جماعت بھی | کہ روایت کیا ہی ابن عمر | یہہ دو رکعت کی ہی تاکید کی
کہ صحیحین کی حدیث کے ساتھ | کہ صحیحین کی جز ہے یہی | کہے ارشاد حق کے پیغمبر | کہ تمہاری اخیر شب کی نماز

پس دو رکعت پھر گزارین اسمیں
وتر کے بعد وہ دو رکعت کی
کہ دو رکعت دو مین پڑھتا ہوں
اور نہیں ہے اہل علم بیچ
تاہو معلوم یہہ کہ نفل نماز
سو وہ محمول ہی ہے استحباب
خاص واجب ہی وتر جیکے پاس
بعد اس فرض کے بھی دو رکعت
جب وہ سنت کی ہی بڑی تاکید
کیونکر تشفیع وتر اسے دانا
اب مین لکھتا ہون دلکو کھولکر آپہنا
ہی ضحیٰ نام اسکا عربی مین
بعضے اشراق کہتین ای میان
ایک روایت بھی ہی چھ رکعت کی
کہ حدیثین سمجھ اور مشہور
اور دوسری حدیث ہی آئی
کیونکہ بعضے صحابہ سکر ور
آئے در مسجد رسول خدا
وہ کہا یہہ بھی ایک بدعت ہی
جانے انکی جمع اور تطبیق
کہین اُنپر فرض نا ہووے
پس عائشہ ثبوت کو پہچا
اسسے لازم نہ آوے تیم اسمین
اس سے ہی یہہ مراد ہی ذیل
جب کہین نفل فرض ہی بدعت
گر ہمیشہ پڑھنا نماز پڑھتے ہو
اور کہے بعضے علمان تحقیق
کہ یقین عائشہ سے مین پوچھا
کہ نبی اسقدر ضحیٰ پڑھتے

تشفیع سہو سات کی نماز اخیر
جو حدیث شریف ہی مروی
اور نہ دوسرے کو منع کرتا ہون
وتر کے بعد وہ پڑھے ہین روا
بالیقین بعد وتر کے بھی جواز
حکم واجب نہین ہی یہہ ذرا سا
پاس انکے سمجھ بلا وسواس
جو کہ آئی نماز ہے سنت
حکم واجب مین ہی ذرہ ای شبہہ
نہین رکھتا ہی لفظ یہہ معنا
نفل اشراق اور ضحیٰ کا بیان
چاشت اسکو ہی فارسی مین کہین
کہتے ہین سنت مؤکدہ جان
آٹھ دس سے بار رکعت بھی
ہین نماز ضحیٰ مین آٹھ خور
کرتے کرتے محافظت اسکی
لوگ پوچھے تو یون دیتے ہین خبر
وہان ابن عمر بھی بیٹھا تھا
ایک بے شبہ نیک عادت ہی
عالمون نے کہے ہین یون تحقیق
اس لئے پڑھتے گاہ گاہ اسے
کہ پڑھے ہین ضحیٰ رسول خدا
کہ کبھی ناپڑھے ہون گر دو دین
کہ مساجد مین جمع ہوتے لوگان
کیونکہ اخفای نفل ہی سنت
نقل کرتا ہی ابن بوشیبہ
الغرض کوئی خبر اسکے بجا
مست ہے کہ گاہ گاہ پڑھین
جب وہ ابن عباس بھی پڑھتے
اور ہمیشہ نہ چھوڑتے بھی

یہان سفر سعادت اندریک
لاجرم اس خلاف سے بچنے
لیک حق بات ہی یہی اصح
اور کہے ہین وہ نفل و رکعت
خواہ یہہ رکعتین ہو الحق
کہے بعضے کہ یہہ جو آئی خبر
یہہ دو رکعت ہین مثل سنت کے
وتر کے بعد یہہ بھی دو رکعات
پس دو رکعت یہہ نفل ای سامع

نماز اشراق وضحیٰ کا بیان

یک دو نیزے برابر ای لبنہ
ہی حدیثون سے ثابت اسی سباز
رکعتون کے عدد مین اُسکے لیے
اور ہر یک عدد برای فہیم
بلکہ طبری کہا کہ پیچھے او
آدم و نوح اور ابراہیم
کہ یہہ پڑھتے ہوئے نماز ضحیٰ
لوگ پڑھتے تھے تب نماز ضحیٰ
کوئی بدعت بھی اسے نہ فضل
کہ نماز ضحیٰ برئی کے حبیب
جو نکہ تقریر عایشہ نے کی
اور بعضے صحابہ حضرت کے
یا ہی اس مراد نفی دوام
جب پڑھے آشکار بدعت ہو
نقل کرتا ہی ابن بوشیبہ
الغرض کوئی خبر اسکے بجا
جب پڑھے ہین ضحیٰ رسول خدا
لوگ پڑھتے تھے نماز ضحیٰ
ہم نے ابن عمر سے تب پوچھا
نہین پیدا کہ مسلمانان
گر جماعت کہین دیتے ترغیب
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبی
ہین نفی اس نماز کی ہو کے
کہ نہ حضرت پڑھے ہین سو دام
کہا ایسا ہی دیکھو لوگون کو
ابن مسعود ایک دن دیکھا
یعنی شروع ہین نماز ضحیٰ
کیونکہ ابن شقیق نے لایا
گر اُس دن اسے نہ چھوڑتے تھے
کہتے ہم پھر نہین پڑھینگے کبھی

اسکا ماتن نے یون لکھا ہی ٹھیک
کیا اسکا اسکا مالک نے
کہ یہہ ہر دو حدیث بھی ہین صحیح
وتر کے بعد جو پڑھے حضرت
یا نوافل مو دوسرے مطلق
کہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی ہو
فرض کے بعد ہین مثل سنن کے
ہین مشابہ سمجھ ایسے سات
جان ایسے ہین ملتی و تابع

جمع تطبیق ان حدیثون کی
کہا ہین جمع صحیح ہوگی
ہی مخالف اگرچہ رد نظار
وجہ پڑھنے کا اُسکے ای ظاہر
وہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی ہو
کیونکہ تابع وہ وتر کے ہین یقین
تین رکعت جو پڑھے وتر نہا
بلکہ سنت اسے سمجھتے ہین
جو ہی اسمین لکھا ہی سب یہہ ہا
یہہ نماز ہین ہین مستحب ای لبب
کہ کہا شیخ دین ولی الدین
اور بدعت اسے لکھے بعضے
کہ کہا مین بھی عمر وہ ابن زبیر
ہی بلاشبہ یا کہ ہی بدعت
مخالف اس برا نہین ای ایماں
ایک پہر مداومت نہ کرے
اسکو لائق دوست رکھتے تھے
یعنی بولے کہ ہم نہین دیکھے
جو کہا اس نماز کو بدعت
لیک بظاہر واجتماع اسکا
اپنا انکار کرکے فرمایا
ہنگامہ بدعت نہین ہی اسمین کلام
جو شاذ بیتا بعین سے تھا
جبرا طرح دیا اُس نے
ہی عادت تھی ابی کی اشہر

اور اصحاب و تابعین کا حال
اور جو سعادت اندوزان
رکعتوں میں تھی کے بھی سنئے
دوسرے اعداد کے حدیث شریف
ہی پندرہویں جو رات شعبان کی
ہی حدیث صحیح میں آیا
خبر استاہیں یقین وہی سمجھو
صاحب حقد کینہ ور ہی سمجھا
شب عزو شب برات سمجھا
پڑھنا اس شب نماز واجب کی
مجھ کو ایسا گمان ہوا ہی تب
پس ہی اس شب میں منت انتہائی
اور اوراد میں مشائخ کے
اور چراغان زیادہ لگھانا
اب صنوف و کسوف کا بھی بیان
ابن عباس سے ہی یوں منقول
تو کرو ذکر پاک مولا کا
عائشہ کی حدیث ہی معروف
اور رکوع و سجود ای لمبا
اور رکوع دیر تک کرتے تھے
اور احد کے پاس ای بھائی
اور حدیثیں صحیح ابن ہمام
دیکھ اسمیں رکوع کی تکرار
اور یکیا کے سوا وہ بھی
لکھوں بالاختصار اب میں یہاں
اپنے ہی اتفاق امت کا
تو مسافر کی ہو نماز جواز
اور اصحاب مصطفےٰ نے بھی
اور سفر میں وہ ہر دو دن

بھی نوافل میں تھا بہت مرغوب
اسکا مانتے یوں کیا ہی بیان
ہیں احادیث مختلف آئے
اور ہی عکرمہ سے یوں منقول
کہ یہی ہی مذہب ای دلبر
اکثر اہل علم و فضل دلے

شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت اور نماز کا بیان

ہیگی ثابت فضیلت اسکی بڑی
سبکو اس شب میں بخشتا ہی خدا
دشمنی رکھے مومنوں سے جو
نہیں ان سبکو بخشتا ہی خدا
اور شب قدر وعید بھی
کیا مکروہ نہیں ہی اونای
کہ ہوی قبض روح اقدس اب
کہ جو ثابت ہوا فعل نبی
جو نماز ین وہ شب کے ہیں لکھے
اور بارات سوزی ای جانا
دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
کہ یہ فرمائے ہیں محمد رسول
اور دوسری حدیث میں آیا
کہ پڑھے مصطفےٰ نماز کسوف
بھی کئے طول اس کے ہی مانند
سر اٹھا پھر رکوع میں آتے
قول مشہور سے ہے ایسا ہی
لاکے ثابت کیا ای نیک بخام
نہیں مذکور ہی ای نیک شعار
نہیں واقع ہوا وہ عہد نبی
طاعت سفر احدی کا بیان
کوی اسمیں نہیں خلاف کیا
نہ فاسد ہی وہ ہو نہ جواز
چار رکعت نہیں پڑھا کوی
اکتفا کرتے فرض پر ہی جان

ابن عباس سے ہی عرسول
مستحب ہی مذاومت اسپر
چار رکعت ہیں اختیار کئے
کہ احادیث اس عدد کے تمام
دیکھ اخبار آئے ہیں بسیار
عاق کو اور خمر کے مدمن کو
مدمن خمر ہے شرابی جان
جانور صحت کے کھولتے ہیں در
اور صوم پندرہویں شعبان
کہ میں دیکھی ہوں وہ مذاکرتی
تن تنہا بقیع میں جاکر
اور زیارت قبور کی ای ہام
بھی تعین جو اسمیں ہی آیا
جو نکر کرتے ہیں وے والی میں
ہی مجوس و ہنود کے سمین

نماز خسوف و کسوف کا بیان

کر ز آیات خالق اکبر
کہ دو عاجب کر بدرگہ رب
اور قیام و رکوع اور سجود
اور منقول ہی بہر کیفت
یوں ہی سہ چار بار رسالار
نزد اکثر یقین ہمارے یہاں
کر رکوع ایک ہی کئے ہیں نبی
کہے بعضے صفین ہوتے تھے تیر
اور وہ بھی خلاف عادت ہی
اسمیں ہی یک نماز قصر کا باب
سفر میں حنفیہ کے پاس یقین
اور مذہب امام مالک کا
حج کے موسم میں یا ترے عمان
اذان نماز صبح کی سنت

پڑھتا تھا اکیلا نماز ضحیٰ
گھر میں پڑھتا ہی سنت اولیٰ
ہیں بالشک چھوڑی نیک کام
ہیگے بعضے صحیح بعضے ضعیف
جانو اس شب میں بخشتا ہی نہیں
پاؤں کے تلوے جس سے چھپ جاوے
جانو صحیح کی اذان تک بھی
جانو بدعت ہی صبح نامہ تو ہیں
اور ایسا کئے ہیں سجدہ و راز
چاہے ہیں مغفرت بدرگہ رب
اور کرے انکی مغفرت کی دعا
نہیں صحت کو پہنچے یہ وسواس
ہی مدایح میں دیکھ یونہی لکھا
اور سوچ گہن ہی جانو کسوف
اگر ہو اسلئے نور ہوا ان کا
اور صدقہ بھی دیوے بہر خدا
سورۂ بقر کے پڑھے مقدار
بھی کوع آئے ای صحابت سبع
خطبہ وہ در رکوع سے ہی جان
حنیفہ کی دلیل ہے اشہر
یعنے لاگے گہن نہ پڑھ تو ہو
کہ ہوی ہی رکوع کی تکرار

نماز قصر کا بیان

چہار گانہ نماز کی حضرت
سہ ہے چار کعتین ہی پڑھے
مذہب شافعی میں ہی رخصت
اسکے تین آہ جیسا ای بھائی
ظہر کے بعد کے دو سنت ہی

اور دس روز چھوڑ دیتا تھا
جانو اس شب میں بخشتا ہی نہیں
پاؤں کے تلوے جس سے چھپ جاوے
جانو صحیح کی اذان تک بھی
جانو بدعت ہی صبح نامہ تو ہیں
اور ایسا کئے ہیں سجدہ و راز
چاہے ہیں مغفرت بدرگہ رب
اور کرے انکی مغفرت کی دعا
نہیں صحت کو پہنچے یہ وسواس
ہی مدایح میں دیکھ یونہی لکھا
اور سوچ گہن ہی جانو کسوف
اگر ہو اسلئے نور ہوا ان کا
اور صدقہ بھی دیوے بہر خدا
سورۂ بقر کے پڑھے مقدار
بھی کوع آئے ای صحابت سبع
خطبہ وہ در رکوع سے ہی جان
حنیفہ کی دلیل ہے اشہر
یعنے لاگے گہن نہ پڑھ تو ہو
کہ ہوی ہی رکوع کی تکرار

قدر کی شب کے بعد افضل تر
مسبل اہل حقد کے بھی ہیں
ہی وہ مسبل ازار طول کیے
کھلے رہتے ہیں وہ رہا ہی
پہنچی صحت کو پر مساجد میں
ہووے طول قیام سوسا
مرگوں کے لئے وہاں سب
لیک تنہا کرے زیارت جا
وے حدیثیں محدثین کے پاس
ہی یقین بدعت و حرام سمجھا
چاند کو جو گہن لگے ہی خوف
انکو دیکھو گے پس اگر ایسا
اور تب تم کرو نماز ادا
اور قرأت بھی طول وہ مثلاً
یک روایت ہیں چہار و پنج
شافعی پاس ہیں نماز یہاں
اور متقر حدیث ابن عمر
کہ ہے مصطفےٰ جب ایسا ہو
پس ہوا شہر لوگ کو ای یاد

کتاب ہذا کے حقوق طبع محفوظ ہیں

اور اصحاب کی جماعت ایک
ایک سنت اگر کوئی پڑھتا
پشت مرکب پر تو نفل نماز
اسکی صورت یہی تھی نماز خوف
دو نماز اسطرح جو پڑھتے ہیں
اور گاہے غروب کے آگے
جمع تاخیر یہ بھی ہے بہمین
جانے آئے ہیں حدیث صحیح
بعضے مطلق جواز کے قایل
سیر میں مصلحے کیا تھا حصول
جمع تاخیر سیر میں بہ نیاز
بوحنیفہ کے پاس پرای مین
کہ ہین قطعی نماز کے اوقات
کہ یہ عہد خلاف اپنے عمر
ابن حارث سے ہیگا یہ منقول
قصر و افطار ان سفر مین ہے
کہ مکہ ہون او نماز کو نی
یہ سب جمع کے تھا سناکا
ابی داؤد نے زابن عمر
جمع تقدیم کے حدیث مگر
کرے پہلی نماز مین تاخیر
ہوتے بعد غروب بھی راہی
اور کہتے کہ سرور کونین۔
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
دو نماز و ن کے جمع کا یہ بیان
اور بعضے ہین قایل اس کے بجا
گر عذر کوئی جمع کرے
عید کی اب نماز کا بھی بیان
اور وہ جگہ نہ مسجد نبوی

پڑھتے تھے تنتین سفر مین تبک
منع ابن عمر نہ کرتا تھا
یون اشارہ سے جانہ چلا نماز
جب نکلتے سفر کو پیش سوال
جمع تاخیر اسکو کہتے ہین
گر شتہ انبیا کا تھا
عصر کے وقت جو نکلتے ظہر ہین
جمع مین دو نماز کے ای فعل
شافعی ہے انہین سے ای عالم
اور وہ مروی نہین بسانہ حال
پاس احمد کے ہی روا ہوا
مطلقاً جمع ہی جواز نہین
اور تواتر سے پائے ہین اثبات
اپنے حکام کو لکھا یکسر
کہ کہا مین سنا ہون انکو ل
ہوی ثابت ہی بقرآن سے
کہین دیر غرب وقت اسکے کبھی
وہ سب کچھ نہین سفر کا تھا
ہی روایت کیا کہ پیغمبر
آئے پینگے صباح مین کتر
مین سہان تک کہ پیچھے وقت نہ غیر
ہو تی فرنیک جبکہ تاریکی
کرتے ایسا ہی جا بجا مین
جمع مین احتیاط ہے اقرب
تھا مسافر کے واسطے چھپان
کو ہی بلد ش کے عذر ہی روا
لیے بوقت دو نماز پڑھے

اوقات نماز

پس سو وقتون کے آگے پیچھے
دو نماز ایک وقت پر پڑھو
کہ ہی قطعی متعین اوقات
اور صحیحین مین حدیث صحیح
دو نماز ین مگر بہ عذر لفظ
اور یہ جمع ای نکا نہ تھا
نہ کے جمع مغرب اور عشا
پس ایما سی لئے اکثر
جلدی دوسری نماز مین ہی کے
پڑھتے تھے تب آخر نماز شام
اور ابن عمر بھی ای بھائی
اور کہے بعضے شافعی اکمل
اور مقیم مریض کے بھی لئے
شافعی اور احمد و اسحق
تو کہا کہ جو ہین رد وا ہے

عیدین کی نماز کا بیان

عید کی پس نماز ای اکمل

ہین روایات مختلف آئین
نہین کرتے تھے ترک ای دلبر
وقت تحریم قبلہ رو ہوے
اور آرتے تھے وقت عصر مین تب
ظہر کے ساتھ عصر کو گاہے
رہ مین ہوتا تھا وقت کرای کی
اور نکلنے کے آگے شاہ ہدا
مطلق آئے حدیث بعض آئے
بعضے قایل جواز کے در سیر
نہین حال نزول مین بالغیر
اور بہ تعجیل سیر ای سالک
جمع تقدیم نہین روا ای نکی

ہون نماز ین سنو کہا رے
بلکہ اوسکو کبیرہ ہے سمجھو
اور متواتر ای گرامی ذات
ابن مسعود سے ہی آئی صریح
جمع فرمائے مغرب اور عشا
شاہ دین کا نہین تھا غوغا
کوئی سفر مین بھی ایکسا رہا
نہین قائل مین اسکے ائمہ کا
اول وقت مین پڑھے اسکے
کرتے بعد نماز نوش طعام
کبھی کرتا سفر مین ایسا ہی
کہ یقین ترک جمع ہی افضل
کہے جایز ہی تا بعین بعضے
ہین آنہین سے ائمہ آفاق
آئے آیا ہی آنکے یک در سے

عیدگاہ کی نماز مین ہیگی صحرا کے رد میان افضل

اس سے معلوم جانے یہ ہوا
بلکہ وہ پشت پر بھی مرکب کے
اور حضرت کبھی سفر مین سنو
ظہر اور عصر جمع کرتے تھے
اسطرح جمع جو کرین آہم
جب آرتے عشا کے وقت مین جا
پڑھتے مغرب عشا کے ساتھ ای جا
بعضے تعجیل سیر مین ہی خلاف
اور وے بولتے ہین ای دو ساز
کہے بعضے جواز ہی ای سید
اور مشہور مذہب احمدؒ
اور عدم جواز کا ہی سبب
کہ امام محمد اسکی دلیل
اور بولا تفات سے یہ ہنر
پس حدیث احاد ای بھائی
کہ کہا مین کبھی نہین دیکھا
اور جزء ہے کہ ظہر و عصر یقین
ثان کے غزوہ تبوک مین ہی
اور نہ ابن عمر بھی کرتا تھا
جمع تاخیر کی مگر تاویل
ابو داؤد نے روایت کی
اور نماز عشا ادا کرتے
اور کہتا تھا جبکہ ہو تعجیل
کہا مکروہ مالک ای دسیاز
یون کہا تر مذی آئینگ اخلاف
ابن عباس سے ہی یون مروی
جمع کرنا بجز خوف اور سفر
عید کے دو نماز کے خاطر
باوجود اس شرف کے ای بھائی

کبھی پڑھتا کبھی نہ پڑھتا تھا
پس شما یکے ساتھ پڑھتے
جمع کرتے تھے دو نماز کو جو
یعنے یکوقت دو نماز پڑھتے تھے
جمع تقدیم ہیگا اسکا نام
جمع کرتے تھے مغرب عشا
جمع تقدیم یہ بھی ہی چھپا
اسلئے عالمون آیا خلاف
جمع کرنا سفر مین بھی دو نماز
کہ اگر ہو سفر مین عذر شدید
مطلقا ہی جواز ہی ارشد
یہی لکھا گیا ہی تو سن اب
یہ ہو طا مین ہی لکھا تعلیل
ہکو بھی بغیر شبہ و خطر
ہی عوارض ہنو سکے اسکی
سید الانبیا رسول سند
جمع عرفات مین کے شہ دین
نہین ہر روز نہین کبھی وہ بھی
جمع ہر گز نہ مزدلفہ مین
حنفیہ اسطرح کہے تعلیل
کہ علی نے سفر مین ایسا ہی
بعد پہنچے تھے وہ روان آگے
کرتے ایسا ہی مصلحے تعلیل
محض فضل نبی تھا ہر جواز
کہ انہین سے ہین احمد و اسحق
کہ کہا اسنے وہ نماز کبھی
بس نبی جمہور کا عمل اسپر
جانے حضرت تھے شہر سے باہر
جو تھا حاصل مسجد نبوی

جاتے پیر دن شہر انحضرت
پس طلا شہر ہی ہی سنت

اکثر اصحاب ہیں بعد عجم

پڑھے مسجد میں ہی پڑھی بیکبار

پس مساجد میں عذر سے نگر ای ہے

میخ کے عذر سے نگر ای ہے

کیونکہ بیت خدا حرم ہے وہ

سب مکانوں سے محترم ہے وہ

اور یوں ہی ہے عذر والے بھی

سب سے ہیں اس لئے ہیں مستثنیٰ

اور لکھا ہی شیخ ابن ہمام

ناتوانوں کو تا وہ ہمرہ لے

عید کی اپنے شہر میں ہی نماز

ہی روا اگرچہ ہیں خلیفہ کیا

اور پوشاک پہنتے اجمل

اوڑھے تھے ہ جمعہ و عیدین

اور کبھی اوڑھتے تھے یک چادر

جب ہو مشروع مستحب ہی یقین

اور عید الفطر میں ای ہے سنن

بعد اوس کے نماز کو جاتے

اور عید الضحیٰ کے دن سے اہتمام

خوش فرما طعام بھی پہلے

ماں موطا میں ایک اثر

کہ دونوں عید میں بھی ان عم

پھر کہے ہیں ضعیف ہی وہ خبر

کہ صحیح وہ حدیث ہووے گی

اور ابن عمر سمجھ ای خبیر

اس سے ہوتا ہی اظہار ای بھائی

اور حضرت نماز عید سے لئے

کہنا آہستہ ای تکبیرات

اور جنازے کے ساتھ بھی ہے منع

ماں مگر کوئی عذر ہو ایسے جب

تو ہی جایز سوار ہو ماتب

اور کہتے تھے کتنے تکبیریں

پڑھنے دو رکعتیں جماعت سے

دوسری رکعت میں بعد قرأت کے

جانو تکبیر تین بار کہے

ہم اوسی کو یمن اختیار کئے

کہ دو رکعت نماز تکبیرات

خطبہ پڑھتے تھے نبی کر عید پر

متفق سب ہی پر ہیں اسعید

ہی وہ مروان پر خفا رکھو یاد

کہ یہ بدعت کا جب تھا حاکم

ہی بڑا فرق وجہ و علت میں

کیا تقدیم خطبہ جو مروان

پڑھ نماز اسی دم عمل جائے

اس لئے وہ شقی بدانداز

دیر سے نے لگے ای بھائی

اس لئے آگے خطبہ پڑھنے لگے

ایک وبا ہی ہوا ظاہر

لیک مروان ہوا جب حاکم

کہ کیا کس نے پہلے اسکو بنا

کہے بعضے معاویہ کے زمان

اسکا گھر پاس عیدگاہ کے تھا

نقل ہی ہو سعید خدری سے

اسکو ابن الصلت بنایا تھا

اور مروان نماز کے آگے

ہی یہ سفر سعادت اندر سب

جانے ابو سعید نے ہو خفا

وہ برا یہ سب ہی اس سے اشد

کہ وہ پہلے نماز پر تقدیم

جب نماز یہ بتا وہ بدکار

آپ خطبہ دشمن چلا جاوے

وہ جو کہتا تھا اہلبیت کو بد

کہ سب کو نماز برا ہو گا

بس اسی پر عمل ہی ای اکرم

بعضے پڑھتے ہیں بعد و بعض قبل

کبھی نا ہو خلاف سنت کا

اور عادت ہی کے والوں کی

پڑھتے ہیں سب بہ مسجد نبوی

تا ثواب جمعہ پنجاہ بہتر

کہ ہی سنت یہی ہے نیک انجام

کہ جو بگڑا امام بعضے اہیر

باجماعت ادا کرے یہ نماز

کیونکہ بالاتفاق ہے رد جا

عید کے روز احمد مرسل

حلہ فاخرہ نہ ادہ ای ہیر

سبز یا سرخ تھے خطوط اسپر

کہیں برد یمانی اسکتین

سر دریا نے قبل نماز

نوش فرماتے چند عدد خرما

غسل عیدین غسل عرفہ کا

کرتے بعد نماز نوش طعام

غسل کرتا تھا ای نکو عصر

اتباع سنن میں صبح و مسا

جہر کہتا تھا راہ میں تکبیر

روز عید الضحیٰ میں آدھا

عید گہ کو پیادہ جاتے تھے

پس یہی مستحب ہے ای اکمل

نہیں ہوتے تھے شاہ دیں سوار

اور مصلیٰ میں بیٹھتے ہی نماز

ہی ایمہ کا اختلاف اسمیں

لیک مختار حنیفہ کا ای میر

تین تکبیر کہہ رکوع کرے

حنیفہ کہتے ہیں بہ تکبیرات

اور ہر بار بھی اٹھاتا ہات

جبکہ بگڑا خلاف عادت کا

کی خطبہ پس از نماز عید

اور اسی پر مصلفے کا عمل

کیا تقدیم خطبہ وہ ظالم

لیک کہتے ہیں بعض ذی نشان

یہی اسکا سبب لکھے ہیں جان

خطبہ تایئہ میں وہ ناکام

خطبہ پڑھنے لگا ہی قبل نماز

اور خلاف میں اپنے ذوالنورین

ناتوانے لوگوں کو غافلے

فرق وہ دو نہیں کہ تھا ہی ایک

کیا اسپر مواظبت ظالم

اور بعصر شریعت پیغمبر

جب امیر مدینہ تھا مروان

اسنے منبر بنا کیا بے من

عید گہ روز ساتھ واں کے

میں بھی جب عیدگاہ میں آیا

جا ہی اسپر پڑھے خطبہ پر ہے

میں نے کر رخ تب اسے کھینچا

وجہ اسکا سمجھ ہی ہے بڑا

تب مصلائے عید سے جو پھرا

پاس اسکے سعید نے کھینچا

کہ وہ کہتا ہی اہلبیت کو بد

تاکہ پہلے ہی نماز ادا

آپ ہی پھر گیا ہی قبضہ جا

پھر امیر کے ہی بعد اہل مکان

کیونکہ منبر کا وجہ اس سے اشد

نہ پھرا وہ مگر اسی کے لئے

تا نہ وہ بت اہل بیت سنے

ہی علامت مخالف سنت او

کر رہے ہے مسجد الحرام میں ہی

پاوے طاعت قربت کا اثر

جاوے محو اطراف سے خلق کثیر

شہر میں ہی نماز عید روا

یعنے یک جہت چادر و ازار

ویسے چادر میں ہے تحیر میں

طاق رہتا ہو عید دان کا

گرچہ ہی یک حدیث میں آیا

جبکہ حاصل تھی اسکو شان علا

حکم یہ متفق علیہ ہی جان

اسپہ اکثر ہے عالموں کا عمل

کرتے سالار انبیا اغنا

ہر وہ رکعت میں بیگنے چھے تکبیر

مختلف جبکہ آئے مرویات

پس عمل ہے قلیل پر اولے

اور شیخین باصفا کا عمل

پہلے تقدیم ہے کب عثمان

کرتا تھا سب اہل بیت کرام

آگے پڑھتے نماز ہے میں

مختلف علتیں ہیں موقت یک

عید گہ میں بنانہ تھا منبر

کہے بعضے بوقت ذوالنورین

ایک منبر بنا ہوا دیکھا

وہ نماں اپنے جرنے کے بڑھنے لگا

کہ مخالف وہ ہو کے سنت کا

تا کرے پہلے ہی نماز ادا

پھر امیر منبر کے ہی سبب سے وہ ہاں

نانہ وہ بت اہل بیت سنے

اور جو وقت ہو مسجد
بلا خطبہ وہ بلندی ہی
آئے اور ہی جانا طرف
اور بعض وعظ و نذر فرماتے
اسکا مانع نہ ہوں گے
کہ پڑھے خطبہ اسے اکثر پر
کہ ہیں نفعا اکثر ہی قیاس
ایک مطلب ہیں مجدد احناف
دیکھ اسطرح سے لکھا ہے
عید کے روز شہر سے منبر
کہ صحیح ہے یہی اسی فرع پہ
کہ علاء مرغینانی و فاخر
بس بہت روز سے اب جاری ہوا
منبر عید گاہ کے مانع
جبکہ قول تابع امام نہیں
اب بیان عبادت بیمار
کسی روز کی خصوصیت
قرار قیامت میں
اور تجہیز میت اور تکفین
قبر کے پاس پھر کھڑا رہے
اور اسے قبر میں رحمت سے
چار تکبیر کے جو ہیں قائل
ابن عباس کے روایت کی
یا نہ کہا اسے مستدرک
اور کہتے تھے یک سلام کبھی
عمر فاروق اور ابن عمر
تھے رفع ہی پہ تکبیر
حنیفہ کی جان لیجے دلیل
بعد تکبیر اول اور ثنا
وجہ قرأت سورہ

اور یہ عید گاہ کی دیوار
ہی بخاری میں ہے جو ابی سعید
اور رسول اللہ شاہ ذی الجلال
اگر خطبہ جو پڑھنا چاہیں
پر نبی ہے بلندی اصل اکبر
مجتہد کا قیاس ہی ہو قیاس
غرض اکثر اکابر مذہب
کہ مشایخ ہیں اختلاف کے
بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں یہاں
ہی عرایب میں یونہی ہو کہا
کہا ابتدا ہیں ہمارے پر
اندریں باب ایک استفتا
بلکہ فتوی اپر ہے جو لکھے

عیادت بیمار اور نماز جنازہ کا بیان

از برائے عیادت ہی فیروز
انگلے کے در پہ بھی بیٹھے
اور قرار کے ساتھ بیٹھے
اور جنازے پہ اسکے پیچھے
کہ ثبات اسکو زیادہ احسان
اور نماز جنازہ بیچ عیان
کہ نبی جو پڑھے نماز اسکی
اسطرح لوگ اعاقل
جبکہ آدم صفی نے رحلت کی
ملیہ میں بو نعیم بھی بیٹک
اور یہی فضل تھا علی کا یہی
ابن عباس زید پاک پیر
دہری عدم رفع سب ہیں ایک
ترمذی کی حدیث ہی بیقیں
قرأت فاتحہ بھی آئی ہی جان
بلکہ تھا ازبرہ دعا و ثنا

نبی تھی وہ وقت جس پہ بیمار
پہلے حضرت پڑھے نماز عید
وہ فرماتے تھے درست ہوں
وہ سہارا تھا یا بلند رکھا
اور منبر کی بس یہی ہے نظیر
اصل مانع ہی از اصول دین
از نظر اس نظیر پر ہی گیا
باب میں عید گاہ کے منبر کے
یہ لکھا اختلاف فاضلوں کا
در مختار میں لکھا لا باس
منبر عید گاہ ہی احسن
آیا تھا اسکا میں جواب لکھا
قول فقہا نہیں قرار کے

نہ یقین ہی تو تھا کوئی روشن
جاتے پہر عیادت اسی طور
اطبہ کے وہ ہدایت کرتے
اور اصحاب اسکے ہی دمساز
دیکھو مولا یہ کلمہ ایمان
جانتا کہہ رہے تھے جان جان
اسمیں کوئی میں چار ہی تکبیر
چار تکبیر ہی کہے ہر نماز
آتے حضرت نماز سے باہر
اور یہی مالک مجتہد کا
شافعی اور امام احمد کا
اور باقی میں عدم رفع اچھا
جو میں وارد صحیح ای بیشمار
مختلف ہیں روایتیں یہ میں
حنیفہ پاس بھی روا ہووے
ایک ثابت ہی پر کہ وہ مرفوع
اور بعد نماز خطبہ سنے
اس سے ظاہر ہوا الہ بشر
یا کوئی اور سے بلند رہے
اور منکر قیاس کا اسکو
عید گاہ کے جواز منبر پر
نہیں مکروہ ہے کہے بعضے
اور فتاوی جو ہمگا عالم گیر
یہاں لکھتا ہی یوں بعطا کی
اور بولا یہ لفظ ای بھائی
یہی اسناد اسمیں ہیں کور
خاص وہ قول ہو حنیفہ کا
گر نہ پایہ گوش عقل کس
وہ عیادت کو جاتے بہ اخلاص
اور احسان حق میں میت کے
کرتے تھے جانا ایسے چیزوں سے
اور اطعام ای تکوا فعال
بعد اسکی قرار تک جاتے
دیکھو وہ قبر میں ہو جواب
اندریں باب مختلف ہیں بیان
اور اصحاب کا عمل بھی یوں
پس اسیکو ہیں افتیار کیے
ہو تمہاری ہی سنت اکرم
وہی شافعی اکرم کا
اور وہ شاہ دین ہر تکبیر
اور مالک سے ای نکو آئین
یہی تیسری روایت والا
یہ سبب ہی کہ خلق اسمیں
اور علماء نے کہا کہ بعض اوقات
اور جنازہ کے سنہ میں دعا

خطبہ پڑھتے تھے کوئی بلندی پر
حکم فارغ ہو ہیں خطبے سے
پڑھے خطبہ کسی بلندی پر
رہے ہر مقام منبر کے
ہو جو بہتر شہ لیے اور دین
ہی سمجھ فاضلوں کا انکر
آئے ہیں دیکھ ای نکو منصف
تمام ہمیں احتیاج پیش آوے
اسمیں سطح سے کیا تحریر
لفظ یہ ہے امام مروزی
آئے ہیں بیاض جو پھر
جب ہو طبیعت وہ ہوا شہور
جو ہیں اسکا بھی ہیں کہے پڑوا
ہر سو دان جلوہ باشندہ دل
خواہ وہ دن ہو یا کہ شب وہ
کرتے تھے جانا ایسے چیزوں سے
اور اطعام ای تکوا فعال
بعد اسکی قرار تک جاتے
دیکھو وہ قبر میں ہو جواب
اندریں باب مختلف ہیں بیان
اور اصحاب کا عمل بھی یوں
پس اسیکو ہیں افتیار کیے
ہو تمہاری ہی سنت اکرم
وہی شافعی اکرم کا
کرتے رفع یدین بھی ہر تکبیر
جانا اسمیں روایتیں ہیں تین
ہیگا مذہب امام اعظم کا
بھی ایسا تھا اور بھی ویسا
فاتحہ چاہے ای نکو نفعا
یہ دعا بھی پڑھے ہیں خوب

مسلم و ترمذی و نسائی نے
خوف ہوتی نماز کرتا ہے
اور بعضوں نے اسطرح لکھا
ابوداؤد و ترمذی احسان
کو خدا کے فرشتگان کہا ر
دفن ہوتی کو جنگل کر کے پھر ہے
مستحب ہیں یہ چیزیں کے
مالک و شافعی و دولوا احمد
ترمذی کی حدیث آئی ہو
اور ہی دوسری حدیث میں آیا ہے
ماں جاتا ہے اپر بیٹھنے کے
کہ حضرت سے جہر میں نے آ
درمیان کے انحاد ہے پر دے
اور فاک کے تھے دو صف ہوں
اور پڑھتا تھا وہ مدام ہے
یو حنیفہ و مالک و شیبان
یا ہوا اور میان کے رفع حجاب
اور تو تے جنگ میں اہل
سنگ اور گچ سے اور انہوں سے
اسطرح مرتضی علی نے کہے
حکم ہی قبر اس قدر ہو فراز
دیکھے یک شخص کو گورستان
آب پاشی رسول سے کئے
اور لکھا چراغ قبر کے پاس
اور تھی یہ بھی عادت ہوئی
یا وہ دو لوگ ایک کی جو رکے
اور قبر کے گورستان
اور پڑھنا بھی آیت الکرسی
اور معمول تب نہیں یہ تھا

کہ جنازے پہ یک رسول خدا
یک شب و روز کے من پڑھے
کہے بعضے نگر پڑھے ہوں نماز
ہم جنازے کے ساتھ تھے لیکن
اور یہ بہتائی ہی ہمیں نہ
نہ جنازہ اتارتے جب تک
ہی فکر کو دخل اسمیں ہی
چلنا پیش جنازہ ہی افضل
رہتے پیش جنازہ ای بھائی
اور پیادہ ہی جانو فوقت
اور مدینہ میں سو یہ لیتی
طے کر دن آپکے بن زمین
اور روایت سے دو ہی ای سر
پوچھے جبرئیل سے سوال خدا
اور غائب پر جو نماز پڑھیں
اور قبر کشی کے وہ جنازے پر
دیکھتے تھے اسے وہ خیر بشر
جب ہوئے ہیں شہید وہ سرور
نہ بناتے عمارت اسکے اپر
کوئی قبر دیکھے گر اوپنی
تا نہ انجان ہو کوئی کہنے
اسکو فرماے سید کونین
اور عثمان ابن مظعون کے
ماں مگر احتیاج ہووے جب
اور کرتے دعا و استغفار
اور لکھا حاکم ای بکو عثمان

جب پڑھے یہ دعا میں ملا کیا
اور یکبار بعد سہ دن کے
تب ہی پڑھنا جنازہ نوفی جوانا
دیکھے بعضوں کو شانہ تھے لیکن
ابوداؤد کی روایت ہیں
سر و دین نہ تیسرے تب تک
ہی اسی پر امام اوزاعی
اسطرح بولتے ہیں اہل اکمل
ہی افضل ہیں ہی اکمل احمد
کہ ابوبکر او عمر ہر دو
کہ ہیں پیچھے چوکے ہیں اسوار
غالبا نہ ہی نماز پڑھے
دوست کہتے ہوا ہے اسکو کیا
اور پیش نظر جنازہ کے
کہ تھے ستر ہزار در ہر صف
آتے اور جاتے بیٹھتے اوٹھتے
منع کرتے ہیں اصطفا ایمان
یا جنازہ ہی لا رکھے بستاب
زیدہ و عبد اللہ جمع طیار
نہ کسی کی مزار بنواتے
کوئی حکم کرے نہ سمجھے
کہ رہے وہ زمین سے مستاز
آیا طیلسن پہن کر ایجان
اور سنگر زے اپر چوڑے
منع ہی شرع میں بلا کو ہے
کہ زیارت کو جاتے قبروں کی
بخشنے جاؤ یقین گنہ اس کے
تم جو دیکھیں تو یہ بڑا ہے اس

اور یہ سول ہیں آرزو میں کیا
بلکہ یک ماہ کے بھی بعد پڑھے
اور جنازے کے ساتھ دو سالار
کہے ارشاد اسطرح اوں کو
لائے مرکب نزد اوں سالار
اور جنازے کے آگے یا پیچھے
اور بولا ہی ٹھوری فیصلہ
کیونکہ شفعا ہیں قوم کے
اور منقول ہی یہ حدیث سے
اور نماز جنازہ ای سرور
تب نماز جنازہ کیجیو ہی
جب کہا انتقال ای بھائی
پڑھیں اسپر نماز آپ میں
کہ اٹھا کر لے آئے اسکو پر
پایا او کس عمل سے ہو درجہ
آیا نفہا کا اختلاف ہیں
جو پڑھے ہیں نماز پیغمبر
اور نہ تھا وہ دسر دنکو نظر
در مدینہ پڑھے نماز اون پر
ہی یہ مکروہ بدعت ہی دہر
پست کر دے اسے پھوڑ دیجی
اور کوئی نہ قبہ بنوائے
کہ تو کھینچ اپنے پاؤں کے نعلین
قبر پر یک بڑا پتھر ہیں رکھے
زندگوں کیتیں روا ہی تب
یعنے چاہتے تھے بخشش انکی ایج
یا تربہ والدین غمگساں

کاش ہوتا جنازہ وہ تیسرا
علما اس میں اختلاف کئے
کبھی تو پڑھتے تھے سوا ای
یا نہ کہتے ہو شہر مرا فوجی
لیک حضرت ہوتے واپسی سوار
جاؤ چلنے میں اختلاف کئے
اور جنازے کے آگے یا پیچھے
اور بولا ہی ٹھوری فیصلہ
کیونکہ شفعا ہیں قوم کے
اور منقول ہی یہ حدیث سے
اور نماز جنازہ ای سرور
غالبا نہ پڑھے تھوک میں ہی
گر گئے دہن کے کوہ و شجر
آپنے اپر تب نماز پڑھے
دوست کہتا تھا دوست کو کہتا
مطلقا سنت آئی غایت
ہوا کشوف بزعم برہب
قوی جایز نماز غیر کلام
نہیں ہرگز بلند کرواتے
اسکو تربہ والے پست کرواتے
اسکو مت چھوڑ تو شاہی سے
سرور دین منع فرماتے
پسر حضرت رسول کو ہم
کہ لگاویں چراغ قبر کے پاس
قبر کے آگے مقبرے میں بھی
جسکے دن زیارت ہووں
انکے خاطر رکھے بھی حکم یہی

اور یہ مکروہ نماز ہی آتی
اور مکروہ نماز ہی آتی
اور لعنت فرما ہی

اور انعام میں نہ ہاتھ یا یا
جمع ہوں لوگ اپر بین قبراں
قبر کے پاس نہ کر سکے ہی جا

فاتحہ اور سورتیں ای یا
ماں مگر قربت ہی سنت جان

دیکھ ثابت ہوا ہے نفعا
لیک مخصوص تیسرے دن میں

اور مجمع اسمیں ہے ہیں آتا
جمع ہو تکلفات کرنی

اور بعضے وہ ہیں جو موقتی
غرضیکہ اس حق تعالیٰ کا
بعضے اطراف قرآن کے جو ہیں
ہی وہ مکروہ کہ ہر سہ میں
گر وہی اختلاف اسمیں ای یا
نہیں مکروہ ہی ہی مختار
بعضے فریضہ اشہر
کرتے حضرت مواظبت جہر
اور روایت سے مرفعی کے مان
چار آگے من وہ ہیں بہ یہ ہان
قال ابن مبارک وثوری
اور ہی آخر کا بھی قول ہی
ترک کرتے نہ تھے وہ بچے ہی
ہیں صحیح یہ دو روایت بھی
یعنے صبا اور ابن عمر
چکے تھے نظر دے وہ خبر
میں نے چھپا ہوں بنک یہ احوال
آسمان کے اوپر چڑھے اعمال
ابن مسعود پڑھتے ہیں وہ
آٹھ رکعات ای خمسہ عشاں
یعنے وقت نہ وال ہو وہ
شب میں وقت تہجد ای فرض
ابن عازب کی ہے روایت ہی
کہ رسول خدا نے فرمائے
اور ہمیشہ وہ شارع امت
ظہر کے بعد ہے دو رکعت
اور حدیث آئی ہی انحضرت
پڑھتے تھے بعد عصر وہ رکعت
وہ دو رکعت نہ آگے جمعے کے جان
اور دو رکعت ہیں پھر یہ ہان
اور یہی مکروہ دوسرا کہ بھی
دیکھ آئی حدیث ایسی ہی
جو نکر رکھتے تھے آپ حرم ہاں
کرتے اور وہ نکو منع ہی تحاشی
ایمن آئی ہے یہ ہر خزاعی ایمن
ظہر کے آگے اور بعد یقین
اور روایت ابن ہے ہی ای یار
رکعتیں پڑھتے میں عصر ہر ہا
اور روایت کیا ہی ابن عمر
کہ یہ فرمائے شارع محشر
آیا جب اختلاف اسمیں ہے میر
مذہب حنفیہ میں ہی تخییر
اور مغرب کے بعد دو رکعت
پڑھتے تھے راتبہ رسالحضرت
ابن مسعود نے کہا ای یار
کرنہ سکتا جو یقین نے اشکال یہ
اور عمر کے بھی راتبہ ای میاں
فرض کے بعد ہیں وہ رکعتیں ہاں
چار رکعت دو پیش عشا
نا حادیثہ میں نظر آیا
کہ سنن میں بھی اسکو پڑھتے تھے
ترک ہرگز کبھی نہ کرتے تھے
اور صلوٰۃ کے پاس ای فرمان
سنت فجر ہیگی واجب جان
فرض ظہر و عشا کے بعد دے لے
چار رکعت بعد سلام اسے
ایک روایت میں ہی وہ ہات
یک روایت میں ہی دو ہات

ہی مدایح میں دیکھ یونہی لکھا
سخت بدعت ہی اور حرام ہیگا
کیا اسکو شیخ ابن ہمام
اور مدار کی شرح میں انتظام

سنن روایت کا بیان

راتبہ دن کہ کہتے ہیں جمہور
ظہر کے آگے دو ہیں اور یہ دو
اکثر اہل علم از اصحاب
جو نے عامل اسی کے تھے ریاب
اور مذہب امام اعظم کا
جا نیو بالیقین ہی ہی ہی
پڑھتے تھے میں مکین و دگر
اور گھر میں چار دو در در
اور رسول خدا نے فرمائے
گھر میں پڑھتے تھے اپنے پیمبر
اور کہتے ہیں یہ غالب اکثر
میں برابر دو آٹھ رکعت کے
اور کہتے ہیں رکعتیں تسعے
چار رکعت جو قبل ظہر پڑھا
جا نیو وقت فرو برکت ہے
آپ سے فوت وہ ہو کبھی
نصف اور ناصف میں بھی
کہ کے ہیں نگ اولیٰ اسپر
اگر کے ہیں وہ اس گمان گذر
دو نماز ہیں یہ کبھی چھوڑے
تا کہ وہ اپنے رب سے جا کے ملے
ابو داؤد کی روایت کی
عصر کے بعد وہ خدا کے ہی
اور از بعد ظہر ای ذیشان
چار رکعت ہی ہے یہ جیسا ان
چار رکعت پڑھے جو نیک انعام
اسکو دو نخ ہیں کریگا حرام
فصل امین سلام سے کرتے
دو دو گانے جدا جدا پڑھتے
آپہ رحمت کرے خدا جسنے
چار رکعت جو قبل عصر پڑھے
یعنے ہی اختیار ای اشیا
کہ دو رکعت ادا کریں باجا
ظہر کے آگے بعد مغرب کے
دو دو رکعت ہی جو پڑھے بچے
یعنے قرات ہست پر آہستہ ہی
ترمذی ابن عمر کا ہی راوی
حضرت عائشہ سے ہی مروی
پڑھتے تھے راتبہ عشا کے
اہل حرمین بھی نہیں رہتے
ہیں حضرت عمر میں پڑھتے تھے
سنت راتبہ سوا اس کے
جو دو رکعت ہیں ظہر کی سنت
بھاس کے بھی نفل ہو رکعت
پس یہ نفل اور دو سنت
جملہ ہوتے ہیں چار پر رکعت
پس اگر پڑھ لیں چار ہی رکعت
جو وہیں مجھے کرتیں ہی بات

اور قرآن پڑھنا جنازے کے پاس
قبر پر قاریوں کو بٹھانا
اور قرآن اٹھنے پر نہ ہونا
جسمیں میتی دوام کا ہیگا
اور نہ ہیت ہے شارع کی بھی
یا نہی ابن عمر سے ہی مروی
اور ہو آواز کے بلند جہار
عائشہ نے جزو میں ای یار
یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے
ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے
کہتے ہیں آسمان کے درہا ہے
اور یہ ساعت کے درہا ملتے
بولتے ہیں ہمیں ہمارا فرض ہا
وہ تہجد کی ہی نماز یہاں
ابن منصور کی سنن ہے بجا
اور پڑھا مثل اسکے بوعوانہ
تو شب فقد میں تڑپا گویا
کہتے ہیں ایکبار فوت ہوئے
تو قضا اسکی بعد عصر کئے
ترک کرتے نہ تھے ہمیشہ جسمیں
عصر کے بعد دو رکعت ہاں
تھے دو رکعت یقین پڑھا کرتے
لیک سرور کو منع فرماتے
جو ہی مسند امام احمد رک
اور سنن النسائی ترمذی کی ہی
اور ہی مروی عائشہ سے انحضرت
پڑھتے تھے پیش عصر دو رکعت
ہیں یہ ہر دو روایتیں ابن ہیں
ابو داؤد و ترمذی میں دیکھ
احمد و ترمذی ابو داؤد
کہ اسکی ہے روایت ای مسعود
تا کہ ہر دو حدیث پر عمل
لیک ہے شبہ چاہیے افضل
سورہ کافرون اور اخلاص
پڑھتے تھے اکثر یہ دو نماز میں خاص
ابن عباس سے ہی یہ منقول
کبھی قرات کے ہیں ایسے طول
اور دو رکعت بھی کہے ہیں ای یار
کرتے اتنی محافظت ہر دو
یک روایت ہی ظہر کی سنت
پڑھتے تھے ہی عصر سے قبل
بعضے پڑھتے ہیں جو ای یار
وہ ہمارا کہا نہیں ہو انکار
اور چھے رکعتیں ہیں صحیح
بعد مغرب کے پڑھتے تھے وہ
اور عبادات نافلی ہی
سنت و اجبہ کے ہی ہیں

جس میں طاقت ہی دو کیسا ہا
تو زبان قلم کو ہے یارا
ہیں طاعت بغیر شبہ و نظر
سارے طاعات کی ہے سر دفتر
یا الٰہی نماز میں دن رات
صرف کر دو ہمارے سب اوقات
بر محمد و آلِ الاطہار
اسکا معنا ہی جاتو پاکی کا
تزکیہ سے زکوٰۃ ہی نکلا
صاحب مال کے وہ ایمان پر
گواہی بھی دیکے درمحشر
ہوا مشروع جان ایک نصاب
مال پر قسم ہر اک یک نصاب
یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر
نقد سکہ ہو یا ہے زیور
دیوین اسکا زکوٰۃ بھی سکہ یاد
اور دو سو درم ہے جو ہو بار
کر رسولِ خدا نے فرمایا
اور ہی اسکی بھی ہو دلیل بجا
نہیں واجب زکوٰۃ ہی اسکا
بیگا چالیس تک معاف ہیں
ویسے کسرات پر زکوٰۃ نہیں
حصہ چالیسواں زکوٰۃ یہ ہے
سیم و زر سے کہ اور زیور سے
بین یقین اس حدیث کے راوی
ابو داؤد اور نسائی بھی
کیا تو دیتی ہے بول اسکا زکوٰۃ
اس سے پوچھے جو بنتِ عمرو ثبات
ڈالدی بیش آن رسولِ زمن
بس یہ سنتے ہی وہ انار نکلن
کر مین اوضاع نے کہے تھی
اور کہی عرض ای خدا کے نبی
اور وہ جا بیگا زکوٰۃ اسکا
تو یہ سنے وہ کنز نا ہوگا
اور تھوڑے سے آئے بین آثار
وہ بھی موقوف ہین کہ ای یار
کہ ہر سال عورت عورات
دیوین سب کے زیور کی زکوٰۃ
بالیقین اس خبر کی ای بھائی
عبد رزاق نے روایت کی
دار قطنی سراد عضلا
جانیو تم روایت اسکی کیا
اور اسکے سوا بھی ای یار
ایسے ہی کئے ہین بہت آثار
اور زکوٰۃ بہایم ای بھائی
فرض ہے کہ انکون پہ ایسا ہی
اور جب ہو دین اک یک کس
دین زکوٰۃ انکا واجب ہی نہیں
گائی یا بھینس جبکہ ہو چالیس
دیوین یک یک برس کے دو بچھڑے
اور جب ساٹھ پہ ہو جاوے
اور دیوین تب ایک ایک سال کے تین
اور نوے وہ جبکہ ہو یہ دین
ایک سال دین یک مسلمہ
اور جب ایک سو پر بیس ہو
ہوی معلوم ہن بیان سے یہ بات
کہ وہ سرور کے آگے اوقات
پس ہی لازم کہ اسپہ مومنین
مومنان پیروی نبی کی کرین
اور نماز و نہین ہے حضور دل
اور خضوع و خشوع سے کامل

زکوٰۃ کا بیان

کہ کرے ہی زکوٰۃ پاک عیان
اپنے صاحب کے مال کو بھی جان
صدق ایمان کی جب ہے ایسے نشان
کہین صدقہ تو بھی ہے زکوٰۃ کا جان
جیسے روپا ہو جب وزن سیم
جسکے تولے ہو بیس اے اکرم
جب رہے یک برس کسی کے پاس
فرض ہوگا زکوٰۃ ہو یہ اس
جو زیادہ وہ ہو اے ای اکرم
خواہ چالیس ہو کہ یا ہو کم
کہ جو دو تولے سے ہو زیادہ نصاب
دیوے اسکا زکوٰۃ کر کے حساب
کہ کہے مصطفےٰ معاذ کے ساتھ
کہ نہ لیکے کسور سے تو زکوٰۃ

زکوٰۃ زیور کا بیان

اور زیور کا بھی زکوٰۃ ایجان
یقین واجب ہی جنیکے ہیان
ایک سن آئی نزد پیغمبر
اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر
عرض اُسنے کی بہین ای شاہ
اسکو فرمائے تب رسول اللہ
او بلی یہ ہے برای خدا
اور برآر رسول شاہ ہدا
کیا ہی یہ بھی وہ گنز کہ یہ بیان
ذکر آیا ہے جسکا در قرآن
اور جابر سے آئی ہی جو خبر
کہ نہین ہے زکوٰۃ زیور پر
اور آثار دوسرا ای میان
بھی معارض پر ہین اُسکے جان
جانیو تم کہ ابن پہ شبہہ
ہی جو شک روایت اسکی کیا
اور عبد اللہ جو ہی ابن عمر
بی بی سالکہ کیون لکھا شہر
اور روایت کیا ہی شیخین
کہ ہی نفی نے اسطرح بولا
اور جو ابن کہتین نکاتہین
ماں مرتبہ جو زر ہے جو سیمین

زکوٰۃ بہایم کا بیان

اور سو سو پہ ایک جب ہوین
جانیو تین بکریان دیوین
یعنے یک سال کا جو ہی بھیڑ
دیوین پاڑی رہے حد یا پاڑ
اور بڑا وہ جبکہ ہو ان کی نیک
دیوین یک سال ایک بھی بالک
اور چڑے دے ایک سو چون تب
تین بکریہ زکوٰۃ دیوے تب
ایکسو بیس جبکہ ہون بشمار
پاڑے یکیک ہر برس دیوین چار

بلکہ مصروف تھے نماز مین ہی
اور انواع طاعتون سے بھی
اکثر اوقات اپنے باطن کا
صرف کرتے ہین اسمین خالص
مرے خالق جل جلالہ ہی ہے
کر کرم سے نماز مین ہی خدا
کہ دون ذکر زکوٰۃ اب نماز
ہو آخر یہان بیان نماز
اور گواہی کا بھی لے سنا
لفظ سے تزکیہ کے ای دانا
جبکہ ہجرت سے سال تھا تیرا
حق تعالیٰ زکوٰۃ فرض کیا
بیس مثقال زر کہ جسکے ہیان
ہو تین سو درم کہ پانچ درم
جان مذہب ہی شافعی کا یہی
یہی مذہب ہے صاحبین کا بھی
اور مذہب مین حنیفہ کے
وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے
یعنے چالیس تک ہی معاف
جو کہ واقع ہوئے ہین درمیان کے
نیم مثقال بس خلوص کے ساتھ
بوحنیفہ کی یہ دلیل ہے جان
تب دو کنگن نہ تھے زکوٰۃ کے
اُن کے دو کنگن پر وزر جزا
کر کہی آپ سلمای اسود
کہ جو حد نصاب کو نہ پہنچے
اس خبر کو بھی وہ صحیح نہین
اشوی کو کہے مین یون دنیا
کہ یقین ہی زکوٰۃ زیور پر
بفرض کرے زکوٰۃ ادا
دیتے جاوین زکوٰۃ زیور کا
کرے اسکا ہی برس زکوٰۃ ادا
ایک بکرا زکوٰۃ انکا دے
یونہی ہر سو مین ایک زیادہ مین
دیوین پانچ جو دو برس کا ہے
دیوین دو دو برس کے دو پاڑے
اور دو سال کا بھی ایک ہے
پس بجا فسر ہر مین آئین

پانچ ایک برس کا ہی ہو تو پس
دس کو دو اور پانزدہ کو تین
اور چھبیس اونٹ ہووے جب
اور چھتیس کو جب پہنچے
پھر اسیطرح جان ای بھائی
اکیاون اور ساٹھ سے لے
بسطرح دیتے رہو سو حد کے بعد
تو ہی واجب زکات انکا تین
یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا
یا زکات انکا دس ہم دیوے
گر تجارت کے ہون تو دیوے زکات
حصہ اس کے دیا کریں دیوان
اور تمی ہیم جارت رہ اوخذ

خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا وصل علیہم

اور تمی عاشر ہی کی ای ہمسایہ
اور جا بزہی پاس بعضوں کے
خواہ وہ مرد یا کہ زن ہووے
بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب
اور یہی دسری جگہ وہ ہووے
عبد رزاق اور ابو داؤد
یہ ہی اسکی دلیل اے بھائی
اور دسری حدیث مین آیا
تھا یہہ صدقات واجبہ کا بیان
کبھی سایل کو رد نکرتے تھے
گر کسی پر ہو اپنا حق یا دین
قرض کرتے کبھی وہ شاہ ہدا
اور یہ کسی سے لیتے تھے
اب یہان سے بیان روزے کا
اور احادیث آئے ہین بعضے

بیکم وبیش کرتے جاوین زیادہ
اونٹ پچیس اونٹ جب ہووے
اور چھیالیس کو جب پہنچین
اور لو تم یہ ایک ہے ای یار
پھر اسیطرح سے ہر پنجاہ پیس
اونٹنی تین تین برس کی چار
دیکھو یونہی حدیث مین آیا
نزد اوہ ملے ہوئے گھوڑے
کر روایت کیا ہی یون جابر
او بجو گھوڑا جہاد کا ہووے گا

عشر کا بیان

پانی جو آپ سے دیا جاوے
بیسوان حصہ دیکھے اس سے

صدقۂ فطرہ کا بیان

اور ہو جو اونٹ صدقے کے
آگے ہی روز عید فطر کے بھی
کہے بعضے نہ دیوین ای فاخر
چھوٹے بچون کے اپنے ای فرمون
کہے مصطفےٰ مجتبےٰ بالجلال
کہ صغیر و کبیر و حر و غلام
یہ خبر فطرہ سے ہے اپنے دین
بو ہریرہ سے ہے یہ نقل کیا
صاحب مال فطرہ کر دیوے
دوست رکھتے تھے مصطفےٰ جس کو
اور لوگون پہ منت و انعام
کبھی کوئی شے خرید کر لیتے
قرض لیتے کبھی وقت ناگہ کر

کتاب الصوم

روزہ کہتے ہین اسکو اے بھائی
غیبت و کذب و بیہودی سے

اور یہہ تفصیل خوب کہین یاد
اونٹنی ایک برس کی دیوے
اونٹنی دو برس کی دیوے تب
دیوین حقہ دو برس کے دانتے
اونٹنی تین برس کی یک بکری
پورے دو سو تک پہنچے جب
دینا فقرا کو ہو یکا ای حد
گھر مین مانگ تو ہو رہے تین
یہہ حدیث اسکی ہے دلیل کیا
نقل کی اسکی دار قطنی نے
جو ہی ثابت حدیث سے یہہ بات
عشر کہتے ہین اسکو ای یاران
کہ کسی نے زکات جب دانا

نظہرہم ونزکیہم بہا وصل علیہم

صدقۂ فطرہ دیتے قبل نماز
ایک دو روز عید سے آگے
فطرہ آوے وہ اپنے جانے سے
اور اسکی دلیل ہو سن اب
کہے خطبے مین حکم یون سب کے
دار قطنی یہہ تیسوا ای مسعود
کہ طحاوی صحیح سند وں سے
کہ شہ انبیا نے فرمایا
لیک صدقات فطر کا بیان
کسی سایل کو لا کبھی نہ کہے
اس سے کرتے تھے درگذر پیہم
اور اس سے زیادہ کرتے ادا
اور دو چند اسکو دیتے تھے
دیکھ لکھتا ہون مختصر تحریر
کہ تیرے سعد مع پانچ چیز دانے

اور کسی پاس پانچ اوقیہ تین
برس دسرا ہوا ہے آغاز
اور اکسٹھ سے اونٹ جب ہووین
ناقہ تین تین سالہ دو
اور ہر تیس و شش تبیع گوای یک
بعد دو سو کے چھ کے پانچ سے ہی
اونٹ اور گائی بھینس اور بکرے
تو ہی واجب زکات انکا ای بھائی
چرنے والا جو ہووے ہر گھوڑا
تین تجارت کے جو خرہ خچر
اب بلدان سے اور چشمے سے
پہلے یہہ دیکے بعد مزدوری
تو ہین اسکے حق مین کہتے دعا
داغ دیتے تھے گوش پر اکثر
اور در مدت قلیل و کثیر
فطرہ واجب ہے ای مکمل پر
اور باندی غلام اپنے
یہہ خبر ہی بمسند احمد
گر کہو لوگ تو دیوین آدھا صاع
اور مذہب مین شافعی کے یہی
ہی ہر مرد و زن صغیر و کبیر
اور ادا گر کریگا اسکو فقیر
جسقدر خرچ کرتے صدقے مین
اکثر کبھی کی شے کسی کو تین
کبھی کوئی چیز مول لیتے تھے
گر کریں شرط یہہ کہ دیوین بیچا
ایسے ہی آپکے تھے اصحاب
لیک کامل وہی ہے، رہنما ہمارا
اور مذہب ہی ہی ٹھہرا

تو ہے صدقات اسکا ایک بگڑی ہین
ہیگا جیتک تمک یہی انداز
اونٹنی چار سال کی دیوین
دیوین اسکا زکات ای بھائی
اونٹنی دو برس کی دیوے ایک
کرین آغاز وہ ہی سے ہی
جا نیوم اگر جمل مین چرے
ایک گھوڑے کو دیوین کے دینار
ایک دینار دے زکات کا
نہین واجب زکات ہی اوپر
ہووے عادت اور جو ہے
دیوین وہ کاٹنے واسطے تھا کر
نہ ہمارے یہان افرق ای میر
ہر مسلمان ذی نصاب اوپر
ہی ہے واجب کہ آپ فطرہ دے
اور بخاری عمل یا ای امجد
یا کہ دیوین کچھ رپور اصاع
ہونا اہل نفاق شرط نہین
حر ہو یا عبد یا امیر و فقیر
حق اسے پہر دیے اس کے شہر
اسکو زاید نہ جانے مطلق
کر کے دیتے ہے عامر و دون
اور دیتے زیادہ قیمت سے
ہی بجا فہ سود یہہ کہہ یا
بندگان الٰہ پر دن رات
کہ بجا کے گزرے سب اوقا
تو ہے طہارت سے بالیقین پر

بعض بولے نہ صوم میں خبثا
کہا فرمائے مجھے یہ کلام
کہ میرے واسطے ہی صوم رکھا
اور روزہ میرے لئے ہیگا
محض میرے ہی واسطے انہی کیا
کہ بلا واسطہ فرشتوں کے
محض تکریم صوم کے خاطر
پس ہوا واسطے وہ رب عباد
ہی صفت تھی اس سے جب بندہ
تھا سدا جود مصطفےٰ اکثر
خیر و برکات طرح طرح جب
عرض قرآن اُنہوں کرتے
دور اسال جب حضرت سے
لو لحظ سے وہاں کامل
اور رمضان ہی ہر صبح و شام
اور تھی عادت رسول کی جبریل
کرتے تھے چند کجور سے افطار
فحش بیہودگی سے اور لڑائی سے
اور ہی اختلاف اسمیں ہی یا
روزہ افضل ہے اسکے تعین بجا
ناک اور منہ میں پانی جب لیتے
اور سوال ہے نافلہ روزے
اور پیا پی بھی وہ صوم دین
پس ہے سنت کہ ہر مہینے میں
روز دوشنبہ اور پنجشنبہ
پہلے عشر میں ماہ ذوالحج کے
ماہ شوال میں بھی روزے
کہے یکما پہلے عشرے میں
آخر عمر تک بھی وہ سرور

لیک اسکا خواب ہو برباد
کہ میں لوں اُسے وہ امر ہام
اور روایت ہی دوسری اسکی
مین جزا اسکو دیونگا اسکا
دیونگا میں تعین جزا اسکا
مین جزا دیونگا تلطف سے
آئی ہی اسطرح پہ امامی خبر
صوم کے باب میں کیا ارشاد
دھونڈا اسکی تقرب درگاہ
خاص رمضان میں تھا زیادہ تر
اس مہینے میں مجھے لطف بہت
یعنے قرآن اُنہوں سناتے تھے
حق کیا فرض روزے رمضان کے
ہوا قرآن باسمان نازل
اُتری موسیٰ کلیم پر تورات
کرتے افطار صوم میں تعجیل
یا کہ گھونٹ آب سے امی کا
روزہ دار دن کو منع فرماتے
روزہ افضل تین میں یا افطار
ورنہ افطار ہی بجا ہوتے
نہیں اسمیں مبالغہ کرتے
پیئے بہ پئے استقدر کہا کرتے
کرتے افطار استدر ہی تین
روزہ رکھیں بھی ناغہ چھوڑ تین
اور رکھتے تھے صوم عاشورہ
روزہ رکھتے تھے اور فرماتے
سر دہ انبیا رکھا کرتے
دو سحر یا دو سحر کے عرصے میں
لیک بیشک مواظبت اسپر

اور مغفلت میں صوم کے امی خبر
کہے لازم کرا پ پر روزہ
اور روایت ہی دوسری اسکی سلیم
اور موطا میں یہ خبر آئی
اور یقین اسکی کیفیت اصلا
اور مولانے وہ جو نسہ پایا
اور بخاری کی در میانی فصیح
کہ ہی روزہ میرے لئے ہی بجا
اس عمل کی اضافت اشرف
اور ذکر و تلاوت قرآن
شک میں اُسکے آپ بھی در آتے
اسمیں تینو ہی یہ امی فیروز
اور قرآن پاک کی تنزیل
پھر بتدریج حاجت مان
تیسرے مہین شب میں جا نے جبریل
یعنے جبدم یقین ہو جاتے خوب
وقت افطار کرتے تھے یہ دعا
کرتے رمضان میں گر سفر امی کا
مالک و حنیفہ نیک سیر
اور رمضان میں وہ شہ لولاک
منع مسواک دا کتحال اپر

صیام نافلہ کا بیان

کو صحابہ گمان کرتے تھے
اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید
اور کہے زندہ گر رہوں تو مین
نہیں ایام سے کوئی افضل
اور حضرت پر ہر رمضان
اور کے اعتکاف امی فاخر
اور حضرت کے اعتکاف لئے

نہیں یہ حضرت رکھینگے پھر روزے
صوم ایام بیض پر امی تاکید
روزہ تین کا بھی کہی ہے مین
کہ ہو افضل اُنہوں نیک عمل
کرتے مسجد میں اعتکاف امیان
بار دیگر صوم عشرہ اخیر
جا نو مسجد میں فرماتے تھے

نہیں یہ حضرت کے آئے کیشر
کہ نہیں ہے کوئی عمل ویسا
کہ کہا اسطرح خدائے کریم
کہ ہر یک نیکی ابن آدم کی
کوئی نہیں جانتا ہی سیر کو
کہ ہی روزہ مرے لئے ہی بجا
آئی ہی دیکر ہر یہ بخشیں مجھ
مین ہی وہ لگا تعین جزا اسکا
حق تعالیٰ کیا ہی اُنکی طرف
اعتکاف و نماز ہوا یمان
کرتے انواع ذکر و طاعات
کہ مبارک جب آوے پندرہ روز
شہر رمضان میں ہوئی تنزیل
اُترا دینا مین جانب قرآن
پائی عیسیٰ مسیح پر تنزیل
کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب
مستحب ہی دعا و توبہ بجا
رکھتے روزہ کبھی کبھی افطار
اور بسکر ایہ اکثر
دنکو کرتے تھے جانو موکب
آئی رمضان میں بن میں خبر

فلیہ گک مت و علی ایذہ تحاک افطرت منقبل رسنی۔

کرین یا حضرت ہو پاس حضرت کے
کہے حضرت کہ اوہو کہا دلدر
ہی ایکلے لئے اسی کے لئے
مگر اسکا ہو صوم ہے امجد
نہیں کرتا ہون مطلع اسپر
پھر یہ روزے کی ہی حضرت نے
واسطے میرے شہوت اپنی تمام
کھانے پینے سے اصل استغنا
خاص کر فرض روزہ رمضان
رکھتے سحور جانو دن رات
جبرئیل امین سے سنتے تھے
کسب خیرات بھی ہے بس اوسے
بہت عزت ہے اسمین جو کہ چاہے
ہوئے نازل صحف باسم
ہوی تنزیل پاک فرآنکی
اور یہی حکم کرتے سب کو ای پر

اور افطار صوم کے در میان
بولتے تین کی حکمت ہو
اور جماعت بھی دیکھ کر تے
بر حنیفہ کے پاس ای ہمراز
دن کو رمضان میں وہ بیگا جواز
کہ نہ حضرت کریگے پھر افطار
نہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے
کہ سفر میں بھی آپ رکھتے تھی
نہیں وہ شاہ دین سے زندہ
حج میں رہتے تو کرتے تھے افطار
ماہ شوال میں کہیں قضا
اُسی عشرے میں بیگی قضا شب
اوڑھتے تھے فرش بھی اکثر

رہتے ہر سال مستحق سزا
اور نماز تراویح بھی ذی شان
کہ صحیح ہی یہی ای فرض پہ
کہے اسپر مواظبت بعذر
اور پڑھے دوسری رات بھی جا کے
پڑھا یہاں اس پہ یقین
پھر پڑھتے تھے منفرد یہ نماز
اور جب کہ دیکھے دوسری رات
بھلا اسکے کیا ہی ابن ہمام
پس خلیفوں سے جو کہ ثابت ہو
کہ نبی ورلیا ہی رمضان
کہ تھے رمضان میں رسول خدا
اور موطا میں ابن روماں سے
اور سائب بن یزید سے بھی
اور ایک شخص کو علی نے بھی
اور حارث بھی لوگ کو لے ساتھ
لیک سنت ہی وہ خلیفوں کی
بعد حضرت کے آپ کے خلفا
لکھے فقہا کہ دس سلام کے سات
اور سوا ماہ پاک رمضان کے
معنی حج لغت میں قصد ہی کا
شرع میں اسکو کہتے ہیں عمرہ
نہیں عرفات میں کھڑا ہونا
اور جو ہو من ہو بالغ آزاد
اور ہی شرط زن پہ ہی اکرم
اور علامہ حنفیہ کی ہو دلیل
ابن عباس نے روایت کی
کہ جو عورت کہ لائی ہو ایمان
اپنے قوم سوا ای گیا فی

آخر سال ہیں ہجری کا
وہ سنا تھے یہ جبرئیل امیں جان

نماز تراویح کا بیان

کہ روایت کیا ہی یوں حسن
اور صحیحین میں ہی ای بھائی
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی
اور ہی فتح القدیر میں ای بھی
کہے ان سبکو ایک قاری پر
خوش ہوے انکو دیکھ کر ویسا
کہے حضرت کہ آپ پر لازم
اور تراویح کر کتوں میں بھی
کہی اس ماہ دوسرا ہو نہیں ہی
گفتگو اس حدیث میں ہی دے
کہ بعہد عمر بن الخطاب
اور کہتا ہی ابن ابو شیبہ
اور ابی ابن کعب عالیشان
وتر بھی تین رکعتیں خشوع
بیس سے آٹھ رکعتیں سنت
پس عمل رہا بلا دعرب عجم
چار رکعت کے دو کیا ہی ہر ہیں

کتاب الحج

اور عمرے کا جانے معنا
یعنے احرام اور طواف ہی او
اور ایام حج معتبر ہیں
جانے آیکا خرچ انکا ہے
یہ نہیں شرط شافعی کے سان
کہ زن حج کیواسطے جاوے
کہ کبھی کوئی زن سفر نکرے
ایک شب کا بھی وہ سفر نکرے
جب کہا ہجرت سے جانا تو اس

وہ بیٹھ سے دیکھا ای مومن
یہ حدیث عائشہ ہی آئی
پڑھ تراویح لیکے بیس نبی
کہ خلافت کے بیچ اپنے عمر
گر کروں میں تو ہی بہتر
لفظ البدعۃ کہے ہذا
کہ سنت کو میرے تم دائم
آیا ہی اختلاف ای بھائی
پڑھتے تا وتر گیا رہ گیا ہی
بیسے اسکتیں ضعیف کہے
پڑھتے تیئیس رکعتیں اصحاب
کہ عمر نے کسی کو حکم کیا
شہر کلیہ میں ورنہ رمضان
اور پڑھتا قنوت قبل رکوع
اور باقی ہیں سنت کعت
اب آیکے اپر ہی ای اکرم
بیشمین مقدار اسکے راجح یعنی

ہی یقین سنت موکدہ جان
وہ یقین سنت موکدہ ہے
فعل الخلفا ہی سنت مشہور
تو بہت لوگ ساتھ آیکے تھے
کہ نہ ہو جاوے فرض تم پہ کہیں
بیسے دس شخص ساتھ ای دسمار
کہ وہ پڑھتے ہیں سب اہلیں کے سات
اسی فتح القدیر میں احکم
ہی بلا اشتباہ سنت او
پڑھتے کیسی نماز کیجے بیان
بیس رکعات پڑھتے وتر سوا
یہ روایت بھی آئی ہی سنے
نقل کی بیہقی نے ایسی ہی
کیا ہے شہ حکم ایسا ہی
پڑھا کرتا تھا بیس ہی رکعات
آٹھ رکعت ہی سنت نبوی
بیس رکعت ہی جب پڑھتے ہیں سدا
پڑھنا سنت ہی بیس ہی رکعات
نہ پڑھے تو بھی جماعت سے
قصد کعبہ ہی شرع کیے درمیان
کہیں افعال چند مخصوصہ
کہی وہ خاص حج میں ای ادا
مرد و زن قدرت عادتاً
ساتھ ہو اسکا مرد یا محرم
یہ حدیث صحیح ہی تعلیل
پر کوئی محرم اسکے ساتھ نہ ہو
لیک ہمراہ اپنے قوم کے
کبھی ہرگز بغیر محرم کے
حج کیا فرض تا در ستعال

اور اسکی یہی دلیل لکھا
پڑھے مسجد میں یہ نماز کرات
اور محاب صحیح کو یہ کہے
ماہ رمضان میں ایک شب جاکے
پس ابی ابن کعب سے بولے
اسکے راوی ہیں سب سنن والے
اور خلیفوں کی سری سنت کو
ہی صحیحین میں ہے نیک خصال
ابن عباس سے ہیں یوں راوی
کہا ابن ہمام ای بھائی
یعنے تھے تین تر کے ای میان
کہ تو لوگو نکو اپنے لیکر سات
تین رکعت بھی وتر پڑھتا تھا
جب خلیفوں نے بیس ہی رکعت
اس لیے بعض مستحب لکھے
کہ خلیفو نکی چال کو لازم
اور ایک ختم در مہ رمضان
بس تراویح میں ہی سنت جان
اب تو جمع کے بیان سے ہو ملا
کہ ہی حج پر جان زیارت ای مساں
یعنے در میان صفا و مروہ کے
بلکہ جب چاہے تب کرے ادا
اور ساری حائیں یا ای
مطلق حکم حج کا ہی آیا
دار قطنی نے اسکو ذکر کیا
ہی روایت میں جو پر پر کے
بلکہ آئی ہی دوسری بھی جبر
فرض ہونیکے بعد حج ای یا

وہ سناتھے میں جانے دوبارہ
پر ہدایہ میں اسطرح لکھا
کہ پیمبر کے جو ہے خلفا
مصلحتاً لوگوں بھی تھا لکھا
میں نے جانا یہاں جو تم نے کہے
مسجد با صفا میں جب دیکھے
ساتھ لے اکثر سب نماز پڑھے
اور کیا ترمذی صحیح اسے
لازم اپنے اپر سمجھ کر لو
کیا ابو سلمہ عائشہ سے سوال
اور طبرانی بیہقی بغوی
بیس رکعت عمر سے ہیں روای
اور تراویح بیس رکعت جان
پر تراویح بیس اب رکعات
پڑھتے تھے ہی وہ بیگمان سنت
اور سنت اسے لکھے بعضے
کرے نا موہوم میں از خاتم
اور سوا ماہ پاک رمضان
ہوا وہ ذکر کا یہ بیان آخر
فرض پر جان زیارت ای مساں
دوڑنا بولتے ہیں سعی اسے
عمرہ ہے سنت رسول خدا
فرض حج آپ عمر میں یکبار
ذکر فرمن اسمیں مرد و عورت کا
اور دوسری حدیث میں آیا
کہ رسول خدا نے فرمایا ہے
مگر سے تین میل کا بھی سفر
حج کیے شاہ انبیا یکبار

اسکو کہتے ہین قحمۃ الاسلام
ہی بقول مجمع الانکا شمار
غسل کر بصطبے نئے شما کیے
عصر پڑھ قصر مانگے ہین احرام
تلبیہ کہتے کر بلند آواز
اور وہ بعد تلبیہ کے دعا
نہ تو شقدف تھا اور محمل تھا
رہتے وہ برج بانت پر سوار
جبکہ بھیجے ہوا ئی ارزق
یہہ روایت ہی جابر کی ہوئی
کو یہا ہجبر ان جلیل القدات
کہے بعضے یہہ حال بالصواب
کہے بعضے ہین نہ وہ قبر مین
کہ انھون نے نماز پڑھتے تھے
حضرت عایشہ کو جب یہ بیان
سب اہل حاجیون کے کا تو بجا
جبکہ باب السلام پر پہنچے
کعبۃ اللہ کا طواف کے
بولتے ہین جبکہ سیکو رمل
آخری چار شوط مین ہی ہار
اہبہ کرن چاہی جب بیٹھے
کہتے بوسے کو وقت بسم اللہ
لیکے بوسے سے ذوق ایسا کمال
ہی نہ ہو طواف واجب جان
اور فارغ نماز سے جو ہوئے
بعد کو وہ صفا آوے جو ہے
بعد کو وہ صفا آوے جب
اور آئے صفا جب بیٹھے
اور نہ مروہ کو ہے صفا آئے

شاہ دین جبکہ حج کا عزم کیے
جبطوی ہو جہان تلک کہ نظر
پہنے احرام کا لباس منیف
ناقہ خاص پر سوار ہوئے
اور کہے لبیک اللھم لبیک
اور رخ الی شما بھی جیتے تھے
جبکہ پہنچے ہوا ئی عسفان
اور پشمین عبا ازار ان کے
دیکھا موسیٰ کلیم کو مین نے
گویا موسیٰ کو دیکھتا ہو مین
حال انکے وحی حضرت پر
کہے بعضے کہ انبیا کرام
مشغل حمد سے پس کر کے
کیا بہ بیداری کیا بہ منام
بی بی رو نے لگین تو پوچھے رسول
بعد کہنے کے جب تلبیہ ہوئے
اور اعلام الکا کر وائے
نظر آتے تھے لوگ ہی اکثر
لائے باہر مکان سے تشریف
جب انہی تلبیہ وہ پھر ہی کہے
اپنے آواز اب بلند کرو
اور پنہ مانگتے تھے دوزخ سے
اور چادر لپیٹ کے رہتے
رکھ کے کاندھون پہ اپنے احرام
کریہہ وادی سے وہ اترتے ہین
آئی حضرت کے پہ اس خبر
جبکہ زندہ قبور مین ہین تمام
بھیجے مولا انہین جہان چاہے
ایسی ہے شبہ دید ہو دریاب
کئے ظاہر وہ اپنا حال ملول
سرور انبیائے مرسل کے

اللھم زد وبارک وعظم وشرف یقاؤ کرم مہابۃ

اور طواف تحیت ای مقدوم
چار رانی بدن کو شوں جب ڈالے
جبکہ آپہنچے وہ شاہ مختار
دیتا ثابت نہین ہے اس مگر
حق کو سجدہ اسی پہ جب کرتے
پہنچے جب مقام ابراہیم
پڑھی افضل مقام ابراہیم
اور یہہ آیت پڑھین پاس کے
جانے یہہ وعدہ پورے ہوتے تھے
تب وہ آ ہی گئے ہین چلنے کو
وہی دادا کا اور دعا پوتے

جانا لو سنت ہی یہہ طوافِ قدوم
اپنے سیدھے بغل کے نیچے سے
حجر اسود کے رد بدر و بار
چوبہ یا اپنے ہاتھ کو بوسہ
کبھی نشانی اپہ رکھتے تھے
یا فراغت ہو آ کے ای فہیم
پڑھے بعد مین کہ ہی جا اسی مقیم
وان کے مروہ صفا طرف گئے
اور یہہ آیت پڑھین پاس کے
اور کہے تین بار یہہ تہلیل
دیتے ہین صفا و مروہ کے
اور گذرے ہین جبکہ وادی سے
جبکہ مروہ پہ پہنچے آ کے

ہین جمع آئے لگے
ذوالحلیفہ مین آ کے جب پہنچے
پھر کہے تلبیہ وہ تیسرے بار
اگر کرون حکم یہہ تہبند مین بیقین
شتابا فظا پہ کہنہ یا لان
یہی وادی مین جبکہ کرتے گذر
یہہ ہی سروی امام احمد سے
تلبیہ بولتے ہین با آواز
یہان آتے ہین دیکھے علما
ہی وہ علم و یقین کا کمال سے
نہین مانتے ہی کہ یہان آ کین
دیکھے موسیٰ کو قبر مین آ کے
جاکے حضرت سرف مین جبکہ
حق رکھا ہی یہہ حال روشن
براہ جحفہ سے آئے وہ مکہ
راست کہے طرف سے یمن آن
پاؤن نزدیک سکتے تھے تحمیل
پہلے اشواط مین ہی یہہ رمل
بوسہ دیتے اشارہ کرا سے
رو دلب اپنے اپہ رکھتے
حجر اسود پہ رکھے ہون جب
اوٹھاوے انکے ہین دو رکعت
پڑھے اخلاص و سری مین بجا

لوگ اطراف اور جانب سے
ہی روایت کرہ نہ شبہ تھا
اور مدینہ مین ظہر پڑھ کے چلے
بعد پشتہ پہ جبکے آئے ای آہ
یونہی میرے لیے آپکے جبریل
اونٹ پر جو سوار تھے وہ عیان
ہود و صالح یہہ ہر دو پیغمبر
تلبیہ کہتے کہ آپ وہ کہتے تھے
اسی وادی سے ہین آپ ہی بیان
اور کرتے ہین تلبیہ دا دا
گویا مین دیکھتا ہو جو کہ کہے
پس اگر حج کے واسطے آیا چلے
الغرض جب وہان آ کے چلے
کہے سب وخزان وہم سر
بعد خورشید جب بلند ہوا
آئے جب مسجد حرام مین ہا
پہلے تہ شوط مین کہ تحمیل
اضطباع اسکو لیتے ہین ہی
ماتہہ مین چوبکے جو رکھتے تھے
حجر اسود کو بوسہ دیتے
حمد الحمد وہ مبارک لب
تب پڑہے ہین مقام کی آیت
پہلے رکعت مین قل یا ایہا
اور اسدم بارگاہ خدا
رب اغفر وارحم انک الاعز والاکرم
اور صفا پہ ہین جبکہ مروہ
کہ جو کو وہ صفا پر ہین پڑہے
اوپہ پیادہ ہی جا تو سعی کرے

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ابدا بما بدا اللہ بہ
بعد سہیل کرتے تھے یہہ دعا
الاعز والاکرم
وہ گنے سات بار ای آگاہ

سعی کرنے جو لوگ آئے تھے
اور حضرت کو دیکھنے کے لئے
ازدحام اور کجاوجہ ہوا بسیار
اپنے ناقے پہ تب ہوئے سوار

جبکہ فارغ ہوئے تین سعی سے او
یوں کیا حکم ساربان کو سب کو
ساتھ جبکے ہدی اونٹ نہ ہو
اپنے احرام پر برآوے او

آنا احرام پر برطن ہیں بھی
کہے احرام حج میں باندھا ہوں
او علی بھی اُن سے تب آئے
اونٹ اکثر ہدی کے وہ لائے

کہے جو کچھ ہو آپ کی نیت
بعضے اپنے سر و مونڈ دے
جو نہی لائے اور علی لائے
جمادہ ایک ہو میں دنبہ ہو

اور ہدی جو نہ لائے تھے اکثر
اور ہدی بھی ساتھ لایا ہوں
پس ملا شہ تو بھی اسی عالم
اپنے احرام پر ہی رہ قائم

اور حق سے ہر یہ نظر سے
اور بعضے میں بال کتر ائے
حق میں اُنکے دعا کئے سات
اور انکو سہ بار اور انہیں یکبار

جا ملنے میں نبی رسول کے
آئے سوئے منا شہ والا
لوگ احرام حج جو نکلے تھے
چھوڑے احرام حج کا تب بالکل

بعضے کہتے تھے تا بمنای میسر
دوسرے دن ہر جب بلند ہوا
تب منا کو چلے سوئے عرفات
تھے صحابہ بہت کہ آپکے ساتھ

اور میں اترے ہیں ابرہیں مقیم
ثمرہ نام ہی وہ جگہ کا
قبۂ خاص سرور اکوان
حکم سے آپکے دئے تھے وہاں

جمعہ کے دن نماز مع یقین
مرکب خاص پر ہو اسوار
بطن وادی کے درمیان آئے
اور یک خطبہ بلیغ پڑھے

کئے تاکید سے بیان تمام
اور ہی عرفات کے قریب کیجا
سکو باطل وہ کر دئے یکسان
کوئی تا اکھا پھر نہ خونخوار

جاہلیت کے عادات اور رسوم
جب ڈھلا آفتاب نہار خیار
لیکے اِن سکو جن نے خوار کیا
لیکے زیر قدم کھنڈلی ڈالا

جاہلیت کے خون کا بدلہ
جاہلیت کے عادات اور رسوم
یعنے اِن سکو جن نے خوار کیا
کہ تمہارے بین صور ہو الیکن

سب باطل کئے بھی فرمائے
اور وصیت کئے کہ باعورت
پیش آوین سلوک نیک کے ساتھ
زندگانی میں تم سے کیسی کیا

تب کئے عرض لوگ یوں سبحا
بعد فرمائے یوں مجھ سے
حشر میں تم سے گر خدا پوچھے
اور دعوت کا اور رسالت کا

اور کئے ہیں جو ہاں بہر خدا
شاہدی ہم یہ دینگے ہاں حاکم
حق کے پہنچائے اپ ہکو تمام
کہے یا رب گواہ رہ رہ کر

تین چیزیں یہ آپ میں چھوڑے
اُنسے باتیں سنے جو تھے مشکل
اپنی انگشت تب شہادت کی
اور آسمان کے طرف اٹھا ای یار

ایک خلاصی ہی عمل ہیں سے
کریں بے خبر معاش سے کو
ایک خلاصی ہی عمل ہیں سے
اور آپ یہہ چیز ہی دوسری

بعد فرمائے حاضران جو ہے
تاکہ وہ غائبون کو پہنچا دے
تب جو عرفات میں کھڑے تھے
خیر خواہی ہی بھائی مومن کی

بچھے صایم ہے آج میں حضرت
جانے وہ عدم صوم کی حضرت
گرچہ ہے تب ہی روزہ عرفے کا
فتح یک اہم فضل نے بھی

بعد مرکب سے اترے ہیں آنحا
کہا بانگ و اقامت آکے بلال
یک نماز ان دو وقت آنا ہے
اہل عرفہ اور حج قصر پڑھے

اور بعد نماز جو سوار
آئے عرفات پر وہ شاہ خیار
اونٹ پر وہ بقبلہ تب ہو کے
کرنے لگے دعا تضرع سے

کہے حضرت کہ بہترین دعا
میں بھی اگلے جو انبیائے پر ہوا
روز عرفے کی وہ دعا مجید
ہی بلاشبہ کلمہ توحید

دین کی تکمیل کی بشارت ہے
وہی اُتری اخیر آیت ہی
اور اخاذ دین یہہ آئے صحیح
روز عرفے کے فضل ہیں یہ بیح

کہا نبوالا بھی یہ دوشنبہ کا
اور بہت کھا نبوالا ہفتے کا
نہیں دیکھا گیا ہی کوئی روز
جیسے عرفے کے روز ہیں پر سوز

بنی آدم کے بھی گزای غنیم
بخشے اس روز جو غفور رحیم
دیکھ شیطان بغبطہ کھاتا ہی
اور بڑا باغم اٹھاتا ہے

کر رہے تھے دُرست در میدان
دیکھتے ہی یہہ حال کو شیطان
یک بڑا پچ و تاب کھاتا ہی
اور بڑا الم اٹھاتا ہے

بنی آدم سے یکگمان و نظر
فخر کرتا ہی سب فرشتون پر
دیکھو یہہ پیر و جوان بندگان بیعمل

سر برہنہ غبار آلودہ
اور کرتے ہوے ذکر مرا
یعنے یہہ میرے گھر کے حج کے لئے

اور آئی حدیث خیر و ورا
سال میں کوئی دن نہیں ایسا
عشرہ ذی الحج سے بہتر

اور ہر شب کی طاعت اس کے مان
قدر کی شب کے ہیں برابر جان
اور ہی عرفے کے روزہ کا رتبہ

صوم یکسال سا الیقین ہوتا
اُنسے یکدن کا روزہ ہے بہتر
دوبرس کے گزہ کا کفارہ

اور آئی ہی جانو یہ بھی بات
لیک سنت ہے شام تک بھی قیام
ابھی اونٹوں کو ہیں عرفات سے
اور سامان نہیں آتا ہے
فرض مغرب کے اور عشا کے ہیں
اور جلے طرف وہ منہ کرکے

بہر مظلوم اسکو پکڑوں گا
اور کہے صبح جب عمر داخل
یوں کہے آپ پر ای شاہ ہدا
کہ دعا میری حق قبول کیا
اور مدایح میں یہ لکھا کیا کہ
اور قریب طلوع مہر ایجاں
تاکہ اُٹھے کہیں وہ رسی چار
اسکے جانب سے یا رسول خدا
فضل بھی تھا جمیل اور گورا
پس ہر ایک کو بھی یونہی تو کھڑا رہ
اسکے جانب سے یا پیمبر رب
اسکے جانب کہ حج بھی ادا
اور آگے روان ہوئے سرور
جونکہ سفر تو نکل میں بھی نئی
بعد منزل طرف پھر یمن میں
تھے ہزاروں ہی لوگ ہمراہ ان

نحر کے دن کی فضل اور عزت
پس ہو کر شیدا اور آگاہ
بعد آکے کہے ہیں یا اللہ
اور کہے حکم سب کا خیر و را
اور رہے مقام کی کہو تو رہ
ساتھ پر تین اونٹ تب ہی یا
پاس حضرت کے وعدہ تھے
عاقبہ لیکر علی کو بھی کہے

سو وہ بدبخت جانو ہوگا
چلے عرفات سے شہ ابرار
پڑھے حضرت نماز مغرب کی
اول وقت پڑھے ہیں ادا
چاہے تھے حق بخشش امت
بھیجے مظلوم کو بہشت اندر
یہہ دعا تیسری میں قبول کیا
کیا یہہ ہنسے کا ہی کہے تب سے
اور کرنے لگا ہے واویلا
وہ بہت خورد جمیلہ تھی
اور وہ پوچھی جب آکے حضرت سے
ناقہ سے اپنے تب کیے پردہ
آلی وریلوں سوال کئی
مان پہ اپنے ادا کرے یا نہ
کہ یا بابت یقین ہی حج میں روا
کیونکہ اسی مقام پر تھا
جبکہ پھیلے ہیں آپ فضل بھی
محسن میں آکے ہی نبی کا مکان
سب سے خوب تر بغیر قصور
اپنے رب سے یقین کو تم
کہے آگاہ تم رہو یکسر
ٹکٹکی باندھ کر یہ غایبین کو تمام
نہ مخالف ہو خرچ ہو دین کے بھی
ہو داخل تم یمن با عزت
دست اہل سے اپنے نحر کرے
کہے اب نحر کرو انکو سب
کیجے تقسیم اب مساکین پر

اور مجھ کو بھی بخشا گیا
اور بعد غروب ہو کے سوار
با اذان و اقامت ای بھائی
سوئے پس صبح کی نماز بجا
اور عرفے کی رات میں حضرت
کہ تو فادہی اسپہ پچا اگر
در گہ حق سے تب جواب آیا
رکے خندان ہنسا کہ پھر رب
خاک وہ اپنے سر پر ڈالا
تب جو عرفات میں کیے تھے قیام
اور اسوقت فضل بن عباس
بنی ہشم سے ایک ان آئی
کہے حضرت کہاں اتا کیجے
فضل کے منہ کے آگے خیر درا
اور اسی رہ میں پھر زن مری
کہے حضرت کہ دین گزرا ہو گا
پھر حدیث آئی پس ولیل بجا
جلد گذرے وہاں سے ای یثرب
بعد عفو آپ پر رسول خدا
ہی وہ مسجد بڑی منا میں جان
بلکہ خیموں میں لوگ تھے جو دور
اور کہے ہی قریب ای مرام
اور الحکام چند فرما کر
اور کہے حاضرین پیارا کام
جب تلک ہے یہ شہر میں تم اللہ
اور تمہارے جو رکھا ہی جنت
سرور دین نے راہ میں حق کے
اونٹ سینتیس دے علی کو تب
پست اور جھول اور پنج کسیر

ایک ساعت کہی ہے ہو گھڑا
جبکہ پھیلے ہیں آہ مزدلفہ
با اقامت پڑھے فما رمتنا
ہیں کہ نے مشعر حرام میں آ
لیک ظالم کو ہیں بخشوا گا
ہیں انکا جواب آیا تب
ابوبکر و عمر نے جب دیکھے
جبکہ اسبات پر ہوا آگاہ
جانوے اختیار ہیں ہنسا
شغل دیگر و ذکر اور تہلیل
کہ اٹھا لیوے رہ سنگریزے
اونٹ پر چڑھ نہیں وہ سکتا ہی
ایک دو کر کو دیکے جب جا
اور شیطان کے وسوسے بچے
گر ہندوں اونٹ پر ہی جا ہا
اسکو فرمائے تب رسول خدا
ہی وہ نذکور فقہ میں تفصیل
کرتے ایسی جگہ سے جلد عبور
پس کیے قطع تلبیہ ای یار
وہ ایک خطبہ بلیغ پڑھے
جب وہ منزل میں صبح کے آئے
دور و نزدیک جتنے ہیں کسان
در گہ حق میں جبکہ آ دیکھے
تکو بھیجا دیا ہوا ان نے
یہ کہو سب کے مناسک یکسر
اور فرمائے بعد ازاں سب کو
اور امت کو سب دعا کے
تب ہے آونٹ ای کو بھیجا
اور ہر ہر سے گوشت مقدار
وہ اپنے دین کے مزدوروں میں بانٹ دے

اپنے ازواج کے طرف سے بھی — گاؤ قربان کئے ہین یکنے — اور دو گو سفند بھی ذبح کئے
بعد طلاق کو جاسکے ور — حلق کروائے اپنے سر — اور ناخن کی بھی کرائے تقسیم
بعد اگے رہ وال کے اپنی شہر لیعنی — لائے کئے ہین مصطفےٰ تشریف — اور کئے ہین طواف بیت اللہ
بعد آئے ہین چاہ زمزم پاس — دیکھے ہین اس مقام پر عباس — اور اولاد ان کے پاک نصاب
لیک ہو جاوے کام یہ سخت — لوگ تب کرکے میری منت — بعد پھیر کر ہین ہجوم برا
اس لئے ہین نہین یہ کام کیا — ورنہ البتہ ہین کیا ہوتا — اب یکہ لوٹ کے وہ پھر کئے
یا کہ سب لوگ آپکو دیکھین — اور طواف اپنے یقین سمجھین — پس اس وقت آئے یقین سمجھین
دوسرون تازہ وال ہم ہوجین — کئے ہین انتظار سر دہ ہین — جبکہ خورشید کا زوال ہوا
چند قدم آگے اس بڑھکے وہان — رو بقبلہ کھڑے ہے ایجان — اور ظہر کا اسقدر وہان ادا کئے
دست چپ پر وہ چند گام اگے — اور کھڑے رہین اوانکے پیچھے — اور وہان بھی کئے ہین طول ادا
اور ہی جاروب کش کرکے — بے توقف تبھی وہان سے پھر — اور مناسک کئے ہین ادا بجا
اس جگہ سے نکل کے پیغمبر — آئے ہین ہاوی مذہب حیدر — پس وہان سے کئے ہین طواف
تھوڑا اس شب سے تھوڑا ہین اوان — اور جو وقت پر ہوئے ہین بیدار — خیمہ خاص اون کے تھے نصب
اون نماز طواف دو رکعت — جاینو تب ادا کئے حضرت — اور مناسک کئے ہین یہ ادا
جا بر تیمم باندھے وہ احرام — کئے کے ہین اسکے عمرہ تمام — ہوکے اسوار شاہ کونین مکان
اور وقت وداع شاہ ہدا — کئے در ملتزم کو آہ و بکا — اور اسی شب ہین عایشہ ای بیمار
اور تب اسکو خوش فرمائے — اور جو باقی تھا جامین دائے — دبھی باقی تھی شب فراغ ہو
بعد اسکے برابر کعبہ — کئے حضرت نماز صبح ادا — ہی حدیث شریف ہین آیا
اور اتنای راہ شاہ بشیر — جبکہ پہنچے ہین آہ عم غدیر — اور بوقت وداع وہ گریان
ذوالحلیفہ مین آکے پہنچے جب — سر دوربین ہین گذار شب — اور پڑے اس نماز مین پرنور
اور دیئے کو دیکھے جب سالار — کئے تکبیر تین بار ای یار — جو وصایا وہ مانگے ہین سول
اور لایا جو فریضت سے رب — شکر کرنے لگے ہین اسکا تب — اور جو سجدے کو وان کو مولا
اور یہ بہتر ہے تو فضیلت سے — اور یہ بہتر ہے تو فضیلت سے — کیا کا مل خودین کو مولا

جبکہ فارغ وہ نحر سے ہین ہوئے — کردئے سارے اونکے احرام — کہ ہی تحریر مین شاکی تمام
ناخن و مو کی کروئے تقسیم — مین جنان التیرین کے اوفیشان — دیکھ تفصیل سے لکھا یہان
فرض ہی یہ طواف ای آگہہ — ہی طواف زیارت اسکا نام — اور طواف افاضہ بھی ہے عام
کیہتے ہین وہ چاہ پاک ہے بہت — اسکو فرمائے کیہتا مین بھی — کرتا تائید اس حکایت کی
تا یہ سنت کرین عمرہ ادا — پس یہ منصب جو ہی حکایت کا — تا ہے تب تمہارے جایگا
وہ کھڑے رہ کے مصطفےٰ پیچھے — اوسکے یہ طواف رہے سوا — کیونکہ تب اژدہام تھا بیسا
اور کئے ہین نماز ظہر ادا — اور وہ روز روز نحر کا تھا — شب گذارے ہین رو اخیار
تب پیش نماز ظہر بجا — آئے ہین سوئے بطحا اولے — اور رہی جا کر کے ادا
کر پڑھا چاشت سو رکعت بقرا — بعد آئے بطحا وسطے — اور رہی جا کر کے اس جا
آئے پس پیش عمرۃ العقبے — اور کہے کو دست چپ لیکر — اور منا کو وہ دست ستا پر
نہین جلدی کئے وہ شاہ خیار — بلکہ تہ دن کئے تمام وہان — رہ وہ جام حوض تیرہوا تیا جانا
ظہر اور عصر مغرب اور عشا — کئے اسمین جمع دل آپنے تب — چار رکعت اسدن مین ہین ادا
شہر مکہ طرف ہوئے ہین روان — اور طواف وداع آئے بجا — نہین اسمین رمل کئے اصلا
عبد رحمان اونکے بھائی سات — حکم دے پیچھے شاہ موجودات — کہ چلین سب طرف مدینے کے
تب مدا شاہ دین یہ کہ دئے — اب یکے لوٹ ہی لیجیے — کہ یہ فعل شہ رسالت ہی
چاہ زمزم پہ بعد ازان آئے — یہی وقت وداع سنت ہی — ہوے حضرت سوے مدینہ روان
اور بعد ازای ذیشان — اور جنان التیرین مین ای اکرم — دیکھ اسکو کیا ہون مین نے رقم
آتے تھے جب سفر سے شاہ ہدا — تو دینے مین آتے وقت منی — اور بخشا جو فتح اور نصرت
اور جو اسلام کو دیا شوکت — اور جو نعمت بھی جو تمام کیا — مصطفےٰ داخل مدینہ ہوے

الا الرّ اَلَّا اللہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَلْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ عَاہُوَ جَدَّہٗ وَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ

اداب زیارت شریف مرقد مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

رویت بارگاہ مصطفوی

بعد حج کے زیارت نبوی — بلکہ واجب ہی ای نکو خوان — کر زیارت کی اس فضیلت مین — آئے اکثر حدیث پیغمبر
ہی یقین سنت سوکدہ جان — اسکو واجب ہری شفاعت ہو — اور ہی دوسری حدیث سے آگاہ — کرکے کسنے کی بھی مذمت مین — کرگیا جسنے حج بیت اللہ
کرے مجو قبر کی زیارت جو — یعنے آوے فقط اسی کے لئے — نہ طفیل اور کوئی حاجت کے — اور نہ زیارت نہ اسکے میری کیا
اور فرشتے جسنے ای لوگو — اور اسکا شفیع روز جزا — تو بلا شبہ وہ بروز جزا — تو مقرر کیا وہ مجو پر ہنسا
اور یہ ہے مین جسنے آکے رہے — اور اسکا گواہ ہوؤنگا — اور رکے کے یا مدینے کے — میری ہمسایگی مین ہوویگا
تو قیامت کے روز اسکو خدا — آمنون مین یقین اٹھاویگا — شیخ میرا یگانہ دوران — دریا جسنے انتقال کیے
قطب بیلہ بحر کشف و یقین — عالم عارف گرامی شان — فخر ساداتِ شیخ محی الدین

من مات فی احدی الحرمین بعث یوم القیمۃ من الآمنین			
یہی اکثر حدیث پڑھتا تھا	اور اسطرح سے دو فرماتا	غازی یہ جب تھی دو سالہ	حج ثانی دو جا کیا ہی ادا
حق نے اسکی دعا کیا مقبول	اسکا بولا یا صفت سے مارپل	یعنے کہتے ہیں اسی سے مزید	میرے نزدیک یہ اولو آخر سند
کہ کمالِ کرم سے انکو نبی	بولتے ہیں تعالیٰ یا ولدی	جمعہ کے بعد خوش رکھ پڑھیں	منبر و روضہ رسول کے بین
گیارہویں تھی ہر محرم کی	روز پنجشنبہ اسنے رحلت کی	مطلع النور یک سالہ نیک	اسکے احوال ہیں لکھا ہو دیک
اور مدفون ہوا وہ شیخ مدین	پہلوی قبۃ امام حسن	جب مدینے طرف چلے ای ہام	رو میں بھیجے بہت درود و سلام
پھر اس وا سے قلم کو شتاب	اب زیارت کے کچھ کہوں واجب	اور میسر اگر ہو سو اس	تو ہی افضل یقین جدید کپڑا
یا وضو لیکے غسل ہی افضل	اور اپنا لباس نو کے بدل	پھر خشوع و خضوع و خجستہ	چلے پڑھتے ہوئے سلام و صلوٰۃ
اور پیادہ چلے زہے ادب	یہہ پڑھے داخل مدینہ ہو خوب	باحضور و خشوع ای اکرم	یہہ درود و دعا پڑھے اسلم
باب جبریل ہی ہی افضل	اور سیدھا نہ رکھے آل	پیش محراب پڑھ ای ماجد	یک دگانہ تحیت المسجد
منبر پاک کا ستون ہی جو	حیدے کندھے کے اوپر اور ہو	اور کرے سجدہ شکر سہ آدا	اور تب پھر پڑھے صلوٰۃ و سلام
آوے پھر نزد مقبرہ والا	پشت اپنی کرے سو قبلہ	اطلح ایکا وسیلہ لا	اور پھر بھیجے کہ میں رسول اللہ

یا رسول اللہ السلام علیک الصلاۃ والتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک وسنتک۔

اور طاہر دیکھے ہیں مجھے	سن رہے ہیں کلام کو میرے	اور کہے ہیں جو لوگ عرض سلام	اسکو پہنچا دو انکا لیکر نام
بھیجے اپنے سلام ای بھائی	جو زیارت کی پر ہی آیو نبی	اور فارغ ہو جب زیارت سے	روضہ پاس صاف ہیں تب آ کے
پھر مقام ستون حنانہ	پھر کرے آگے یو ہی ای فرزند	ہی یعنی ہیں ہاں زہے خیر	کہ خیر لوں دے ہیں زہے خیر
اور دوسری حدیث ہیں آیا	کہ رسول خدا نے فرمایا	میرے منبر کے گھر کے بھی درمیاں	ایک روضہ ہی از ریاض جنا
اور منبر پہ ایکدن آپنے کہے	تب صحابہ نے اپنے فرمائے	جانو تم گھر ابھی اب مینے	بالیقین گھر حوض پر رہنے
ابن فرحون و ابن حجر نے	نقل لائے امام مالک سے	جو رو منبر شریف کے ہیں	موضع محترم جو ہی ہیں
علما کی ہی یک جماعت ہیں	اسی متبع یہ اتفاق کیں	عسقلانی بھی اور بہت علما	دے ترجیح بس سبکو ہی
بو لتا ہی کہ ہو سکے یہ بھی	کہ مقدس رہ حضرت بلوی	ایک زمرہ تھا انہ ای ہاں جنا	لائے سطرح واجبت سے
دوسرے چیزوں کو ملا کے سمجھو	انکو یک سیتا رہ حاصل ہو	جو سے چیزوں کو ہے تمام ہیں	کعبۃ اللہ عرش اعلا پر
ساتھ ارض و سما کے وجود پر	کعبۃ اللہ عرش اعلا پر	الغرض روضہ مدینہ اکرم	جہاں ساتوں ہیں ہر عالم
پس ہما آپکے ہوتن کا مقر	سب مکانوں سے ہی وہ افضل تر	کیونکہ یہہ سب ہیں حق سے مخلوقات	اور حضرت کی ذات بابرکات
مکہ معظم اگر یہہ بیشک	بس مدینے کو ہیں وہ تفضیل	یہی مذہب امام مالک کا	اور اسی پر ہیں اکثر علما
اکثر اصحاب طیبت کرام	اور ہزاروں ہیں اولیا اعلام	تو مفصل اگر یہہ چاہے بیان	دیکھ جذب القلوب کے دیباچہ
اور کمانات جد معظم ہیں	اور انکا رجو کرم ہیں	اسمیں جو خوض ہیں تحریر	کرے ہیں سبکے نیاز تین لفروز
کرے بروں نیابت بیکی	کرے ایمان اپنا اس سے دو بیکی	امید و مسبب ہیں ای یار	دیدہ و دل کو اسنے دیویں نور
شاہ عالم کہے ہیں ای مسائل	کہ یہہ مسجد ہیں تیرے ایک خانہ	ہی الف خدا فضل جان	یو ہی یک مجموعہ یک میثاق

کرے اسرار و حرم سے یک چار	بعد حج اکیسٹ لعالم خواب	موت بجو کو عطا کرے دادر	دیکھا سالار انبیا کا جناب
جلد جا داخل مدینہ ہوا	جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا	پڑھے اسپر فاتحہ خلق کثیر	کیا عوام و خواص میر و فقیر
قدس اللہ سرہ الفاخر	موت ایسی ملے کسے آخر	جب قریب مدینہ آ پہنچے	چاہئے تب آ کے غسل کرے
اور جو چاروا ہے ای عاقل	ہونے کے درمیان داخل	آوے اور مسجد رسول انام	باب جبریل یا باب سلام
جو ہے استادا سطرح بے بین	منبر و مرقد شریف کے بین	اور جو پایا یہ نعمت عظمی	سجدۂ شکر اسپہ آدا بجا
اطلح ایکا وسیلہ لا	اور کرے بارگاہ حق میں دعا	اپنی قبر شریف میں زندہ	اور یہہ بھیجے کہ میں رسول اللہ
قبر صدیق کے کھرے آگے	ہاتھ یک جانب یمین ہے کے	اور پڑھے تب نماز نفل ہمام	بھیجے اسدم بہت درود و سلام
ایک روضہ ریاض جنت سے	قبر و منبر کے درمیان ہی مرے	اور فرمائے یہہ مرا منبر	ہی ہلا شبہ میرے حوض اطہر
حوض سے آوے جس جگہ سے	عقر کہتے ہیں اسکتین و دنا	حکم سے حق کے و زرخمہ مین	اسکو نزد یس بیع نفل کرن
جو بڑا ہی محقق اشہر	مالکی عالم اسے ابن حجر	حجرہ اسود کو مسطرح فی قیم	اور یہ دونوں جنت ماوا
یک فضیلت یکمین ہر روضہ	بیکی افضل یکا محلوقات	خاص اسنے مقام کی تفضیل	بیکی ما بین ہر مقام جلیل
اور ابن عمر بھی چنیدہ اصحاب	اور حضرت عمر بن الخطاب	پس یارت کے لو دو شرح و بسط	بسکہ ہی متعلق بطیبہ بات
آوے سو بقیہ ای فرزند	پس یارت کے لو دو شرح و بسط	کرے ہر دو یارت اجمد	بدران ان کا جسکو ہے رغبت
اور جب تک رہے مدینے مین	خیر و برکا تکے سفینے مین	اور نفع قرات قرآن	رہے مشغول اسمین ہی ہر آن
الف رمضان جو ہے اولی	بن مگر مسجد الحرام سوا		

غرض معجزہ ہی حقیقت میں ایک — مظاہر ہیں شئونِ اسکے ایک ایک — ظہور اسکا کرنگ سے ہو بیان — تو ایک دو سے نگ سے ہو وہ نشان — رسل میں کبھی معجزہ ہوتا ہے

کبھی نام تو اسکا اسم اعظم ہے — بدل نام ہو معجز ایک خاص ہے — غرض وہ کبھی سے بھی ظاہر ہوا — ہمارے پیمبر کا ہی معجزہ — سب اہل کرامات و اعجاز نے

بنا و دم اذخانہ چیر سخت — تو داؤدی ہر چیز من چیز ہست — صلوٰۃ و سلام خدا ہی نام — ہوا ایسے پیمبر کے اوپر مدام — بھی ہو اون سب آل و اصحاب پر

حضور صاحبِ خلعتِ فاخرہ شہ — جو مین کہو دین کے کاشانہ چہار — ہی ہر ایک کو ان سے شانِ جلی — ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علی — بھی ہو ہر جگہ گوشہ مصطفےٰ

ہوا پنجتنی کے جو یہ یگانتین — امام حسن بن امام حسین — ہوئے جن سے ظاہر ائمہ عظام — بھی غوث و قطب الزمان دولی خدا — حضور صاحبِ خلعتِ فاخرہ

شہ جند قطب پیران پیر — ہی جیلان محبوبیت کا امیر — کہ جسکا ہر اک نائب باصفا — ہی قطب الزمان دولی خدا — مبارک لقب بخشا خیر الملا

منقبت پیر و استاد قدس سرہٗ

کرے گر کسی شی کی کوئی ثنا — بھی لایق ثنا کے کیا ہی وہی — وہ صل علیٰ کی ہی وصف ہر مین ثنا — بھی نعتِ کمالات کی ہو وصف جو

کر سکان ثنا کا یہ ہی وہی — یہ ہے بنا یہ کمی وصف کمال — یہ ہا اب مین کہتا ہون یقین قال — ہی پس در حقیقت وہ وصف خدا

بھی ہر چند کہتا وہ رہشن کوئی — حقیقت مین ہے مہر کی روشنی — بیان اسکا ہے ہیچ مدان مدان — جسے علم ظاہر مین تکمیل تھی

سرو سرور و خاقان کبار — جو تھا قدوۂ عمر عقب غار — لقب محی دین نام عبد اللطیف — علوم معارف مین کیا پوچھنے

حقایق معارف مین کھولے زبان — سنے خضر بھی کے از گوش جان — بیانات کرتے تھے اسرار غیب — کہ وقت الزمان کا ملا کہو جب

حقایق معارف کا ہی لا کلام — تھا دربار اس شہ کا دربار عام — شہ عارفان سرخ جناب — معارف کا فرق جب ہوا یا بیان

ہنہین علم سے اسکی عزت ہوی — اسے عزت و شان خداداد تھی — سلوک و حقایق کا یک گلستان — کیا جبکہ آراستہ بے خزان

پہ چمکا تھا فیض اگر اسکا ہی — اگرچہ ہی یک برج مین آفتاب — پا آفاق ہے نور سے فیضیاب

رہین ساتھ نے اسکے اہل کمال — تو ہون چشم خورشید فیضان مثال — ہو کیسا ہی پختہ و دماغ خام تھا — سوئے اوج پر طائر فہم کے

جلے بال و پر طائر فہم کے — بہت علم و فہم اسکے تبحر مین تھا — بنا کیسے اسکو تماشا حسین زمان

وجوہ اسکا تھا پس حسین زمان — رسول خدا کے ہوا ولیعہ — کہ اسکو زمی نے تبسم زبان

لقد قدس اللہ سرہ الزکیہ — افاض الی الخلق انوارہ — ہوا وہ کرن مایکلِ شیخ کبیر — بھی خرقے کو تازہ کیا اسکے ہاتھ

کیا اس سے کشف رموز و نکات — وہ شیخ سنگ ہی رسالی بنا — ہوا اسکا دارالارشاد دکن مین ہی — بھی خرقہ خوانی اسی پر ہوی

مجھے بھی وساطت سے اس کی خدا — کہ اسمہ اللہ خوانی اسی پر ہوی — پڑا زمانہ تھا حد صدق مجھے

ما اسکا دارالارشاد دکن مین ہی — رکاب عقایق کہ وہ شیخ سے — نہ ہر جا سکر کر قوان ہا نشست

پڑا زمانہ تھا حد صدق مجھے — کہ جانا سپر بادیہ نا گزیر — کی اسکے لوی مین نے اکل حرف

نہ ہر جا سکر کر قوان ہا نشست — کہ بود اسکی پاؤن مقامِ حذر — ہوا اپنے قسمت سے پھر بازیاب

کی اسکے لوی مین نے اکل حرف — شہ عارفان زمن کے جناب — مگر وہ سر عارفان محول

ہوا اپنے قسمت سے پھر بازیاب — کیا اپنی خدمت مین مجکو قبول — وہ جب مجکو خدمت مین اپنی لیا

مگر وہ سر عارفان محول — تلامیذ مین اپنے داخل کیا — بتاتا کبھی جوش الطاف سے

وہ جب مجکو خدمت مین اپنی لیا — مئی معرفت جام کے حرف کے — ابھی فیض بخشی ہی اسکی بجا

بتاتا کبھی جوش الطاف سے — باذنِ الٰہی بروح و شفا — ابھی طالبان اس سے ہین فیضیاب

حقیقت مین ہی وہ خدا کی ثنا — سو نعت اسکی کامل کی وہ وصف جو

سو نعتش کمالات کی وہ وصف جو — کہ وہ فضل الکواسی نے دیا — ہی پس در حقیقت وہ وصف خدا

سبب تنظیم این رسالہ نافعہ و سلالۂ رابعہ

فراغت چو یافتم از دیوان تحسین
من آنم جہان گرد تو آنی جہان بین

کثرت التصانیف غیر صالح دین
زہی واعظ قدوۃ الواصلین

زمین کے اوپر کی تمام دنیا کے
تو وہ سرِ اقدم آسمان پر رہے

بہت سی کتابیں ہیں تصنیف کی
بہ نظم و نثر اسنے تالیف کی

ہی تاریخ احوال اصحاب کی
ذاکرہ دین ابتک ایسی نہی

حدیقہ ہی اصحاب کا جسکا نام
ہوی سی وہ واعظین کی عام

لکھا اسکے اہل الیمن یک کتاب
کہ ہی وعظ پر اسکا خطاب

بھی احوال میں ثوبت تحقیق کے
فرماید لکھا قدسیہ آپنے

رسایل کے اوپر چنے بڑے
سوا انکے لکھا ہدایت نامہ

ہی سرو اس نامے میں علم و ہنر
ہی ہندی کا بانا ہی گرم

کیا انکو مشہور رب انام
بھی مقبول طبع خواص و عوام

کہ دو ثلث تک اسنے چھاپے گئے
بھی اقطاع عالم میں شہرت لئے

کہ دکن سے لے تا ہرہند و ستا
ہی ہر شہر و قریہ میں اسکا نشان

کہ زر سکہ چھپی ہے سرزار
پر اسوضع پر چھپتے چوتے بار

درق گل کے ورق ہی جگر میں
دیا کاغذ زرد کے بسکٹ میں

مضامین لکھا ہی ایسے عمدا
نہیں ویسی کہتی ہی کسی کتاب

کہ من بحوالات اہین تکوین
جدا لکھا نہ یکجا مسطور ہین

پہ وہ اتفاق اسا ہوا تحصیل
کہ وے صفحہ زرد لکھ رنگ ظہور

پہ درج چہارم سہ پنجمی ہی
ہی کچھ اوپری اسکا یک رنگ ہو

پہ لکھنے لئے منفوحہ ذات
مراد الد ماجد و قبلہ گاہ

سوا اسکے بہ عاصی پہ عنایتیں
ظلم اسکا ہی عاصی پہ خوش خرام

بھی تشریح اخلاق ہین وہ کتاب
ہی تصنیف کا شہرہ دفتر عالم

امام عرصۂ تحقیق پر کھلی
از انجملہ ہی وہ کتاب کبیر

قوارہ زمین گر کہ شق آفتاب
پہ اردو دیا تم نے ترجمہ پدید

کہ تا توشہ حشر ہو آبستا
چھپی ہے اگر چاہئے دیکھئے

کیا جمع پس مجتہد چند مین
ہنوے جو مشاہیر بالاتمام

سنو مجتہد کسکو کہتے ہین اب
کیا زخم اوپر اسپر چھرکا نمک

مگر ہو ساطت بنا کے طور
کیا تذکرہ اولیا ترجمہ

جو قرب نوافل مین کامل ہوا
اسی آپ مین اسنے تدوین کیا

تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت

وہ یک فعل ہی خرق عادت کا
سجا بندہ کا ہی لباس اسکی حسن

وہ ایسا مقرب ہوا اللہ کا
بھی شہرہ کا انکے سامان کیا

بھی توحید ذات و صفات خدا
دیا ایسی شہرت خدا نے متین

اسی کے بگڑنے سے ظاہر ہوا
وہی سجدہ دان محفلہ مین پر مین

کہ جو آنہ حق ہو اور جادہ
ہین مشاق اسکے بہت پر مین

اسی کے بنا حال حاصل کیا
ہی شیرین مقال سے تقریر کی

تسلسل ہی ایسا پڑا اسکی
مگر اسکی ترتیب ایسی پڑی

جدا ایک رسالہ ہی درسیرات
ارادہ تھا لمحق کرین اسکے ساتھ

چمن پر ہو جوبن تازہ فصل بہار
ہی تازہ بہار اسکو لکھا

عبادات کے بھی رسایل مین یک
بخارات مین یک شمایل مین یک

سبب تھا ہی وہ خیر و برکا کا
تہا لازم مجھے امتثال امر کا

کہے ہین قرآن کے کتنے علوم
سب اسمین محمل کے ہین بجوم

وہ ایام کے طالب العلمی کے
بھی تب عمر کے سال اکیس تھے

وجود و صفات مین امی ہوا
رسالہ لکھا یک فوائد بھی نام

سیر مین رسول خدا کے مگر
نہ لکھا رسالہ کوئی خوبتر

غنیمت مین سمجھا ہو یہ انتقا
بھی مکنون خاطر تھا یہ اشتیاق

جو ہون مستند معتبر مختصر
یہان نظم کرتا ہون پر مختصر

وہ فضل خدا ہی حقیقت مین لک
کہ شہرہ اسکی ہی قدر اسکا اکمل

ہی قرب نوافل مین اسکا مقام
بھی توحید افعالی ہی اسکا نام

ولایت ولی کی سنی کی جڑ
بھی ہی مقام اسکے آغاز کا

پس اس قرب میں حق ہی خاص ہے
پر ظاہر سے اگر حق کرے

یہ قرآن کو کہنے اسی واسطے
یقین کلام خدا جانتے

جو ہی دیکھتا آنکھ سے اس کو حق
جو سنتا ہی آنکھ اس کو حق

غرض سطح خرق عادت تمام
حقیقت میں کرتا ہی یہ الکلام

کہیں یہ پیمبر کا ہے معجزہ
کرامت کہیں گر ولی کی کیا

شریعت میں ظاہر یہ ہی حکم ہے
یہی حکم ہی قاضی شرع کو

غرض شرع کی راہ سے معجزہ
ہی فضل نبی گو ہی فضل خدا

حقیقت ہر اک چیز کی وا ں کھلے
نہ کیا اعتبار ظواہر رہے

اگر چہ کہ اضعاف ظاہر ہوں لک
خدا ہی حقیقت میں ظاہر ہی کل

یہ اسرار بتلاوے اپنا جمال
کریں صاحب حال اسے قیل قال

بھی قرب فرائض کا ہے حاصل
ہو جب سفر چار میں پہلا نزول

پر اپیرہ استاد قطب زمان
حقایق پناہ و کرامت نشان

یہ اسرار بتلاوے اپنا جمال
کریں صاحب حال اسے قیل قال

بھی قرب فرائض کا ہے حاصل
ہو جب سفر چار میں پہلا نزول

پر اپیرہ استاد قطب زمان
حقایق پناہ و کرامت نشان

جو ظاہر ہوئے ہیں بدست نبی
یہ اسمیں تغیر تبدل کچھ آئے

ہی ہر معجز جسم یہ جان ہے
نہ اسمیں تحریف و تصحیف ہی

نہ الحاق بھی اسمیں کر سکے
کلالین نزیک عرف کو جانے

صحیفے کتابیں خدا کے سبھی
ہوئے وحی اس ایک قرآن کی

علوم ہمہ انبیا مرسلین
ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم

سب اگلے کتب پر کیا خط نسخ
شہیر و قوی معجز ہی وہی

کیا ہی سب اگلی شریعت کو مسخ
وہی تبصرہ تذکرہ ہی وہی

جو ہی انا اعطینا سورہ قمر
یہ سورہ سراسر تمام یک بنا لایو

ہوا اسکو معلوم اس بات سے
ہیں قرآن کے جتنے مضامین تمام

جو مردود نکلا وہ زندہ کیا ابن مریم
ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم

ہی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح
یہ قرآنیں ہی سب کے ہیں ہجوم

کہ عیسیٰ دے جو کہتے ہیں سب
نبی بولے فضائے کفار کو

فصاحت بلاغت حظابت وغیر
کہ اس صحوسے کے مقدار من

کہے متفق ہو کے دے سب مگر
اڑایا پر زندہ بنا خاک کے

اگر علو تفصیل سے دیکھیے
مگر یہ ہو قرآن ہی عربی زبان

بہت ہیں وجوہ اسکے اعجاز کے
وہی انکا لہجہ تھا اور یہ زبان

فصاحت بلاغت کی ہے تین
وہی انکا آپس میں تھا قیل قال

جو باطن کے عواہیں دے کچھ لے
ہوا ثابت اب یہ کلام مبین

جو ظاہر کے علما ہیں دے کچھ لے
علوم شریعت میں فاضل ہوئیں

یقین لیس ھذا کلام البشر
تمامے ہیں بہت لفظ اعجاز ہے

ملک اور مرسل بھی عنین پا سکا
کسی نے فصاحت کیا پوت پر

جو باطن کی ہی لیوے ظاہر کو چھین
وہ زندیق و ملحد اور بے دین کہو

تو کرنی ہی ظاہر سے یہ زبان
حقیقت میں جو بات کرنا ہی جان

بنی کے زبان سے ہیں تمام
ہی حالانکہ ظاہر بنی کا کلام

ہی جان جان جانے
کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے

رسالت کا جانے کہ دعوا کیا
یہ ظاہر کرے اسکو وہ چار سے

حقیقت میں فاعل ہی اللہ ہی
یہ نسبت مجازی ہی اور ظاہری

کہے شرع دیکھے سے انکو کہا
سے اگر چہ دیکھے حقیقت میں جا

طریقت کا کچھ اور ہی اور ہے
حقایق اگر چہ ہیں کچھ اور سے

کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام
یہ اہل حقایق ہیں کہتے تمام

شریعت میں اسکی خموشی بھلی
یہ یک بات ہی اسکا اسرار ہی

ہو پہلے سفر میں کریں عروج
یہ ہر قرب نوافل کا سہم ہی ہے

عروجی نزولی سفر ہیں ہو چار
سوا انکے دو قرب جلیہ چہار

پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زبان
ہم اس سے کرتے ہیں عطف عنان

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہی

کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
تمام وہ اسیوقت میں ہو چکا

کہ محفوظ اسکو رکھا ہی خدا
رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا

کہ تحریف خود دستاں ہی کیے
یہ توریت و انجیل میں دیکھیے

ہیں قرآن کے جتنے مضامین تمام
وہے ہیں منسوخ فاتحہ میں تمام

ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
یہ قرآنیں ہی سب کے ہیں ہجوم

شہیر و قوی معجز ہی وہی
وہی تبصرہ تذکرہ ہی وہی

نبی بولے فضائے کفار کو
یہ سورہ سراسر تمام یک بنا لایو

کہ اس صحوسے کے مقدار من
ہیں قرآن میں جتنے بہتر آیتیں

اڑایا پر زندہ بنا خاک کے
بھی کوئی سی جزا ای کو پہنچے کہیں

مگر یہ ہو قرآن ہی عربی زبان
تھی عربی ہی ان کافروں کی زبان

وہی انکا لہجہ تھا اور یہ زبان
وہی انکا آپس میں تھا قیل قال

ہوا ثابت اب یہ کلام مبین
ہی اعجاز عیسے سے زیادہ یہیں

علوم شریعت میں فاضل ہوئیں
حقایق معارف میں کامل ہوئیں

تمامے ہیں بہت لفظ اعجاز ہے
طواہر میں باطن کا در بازی ہے

کسی نے فصاحت کیا پوت پر
کوئی معجز بھی بات لایا مگر

جو باطن کی ہی لیوے ظاہر کو چھین
وہ زندیق و ملحد اور بے دین کہو

تو کرنی ہی ظاہر سے یہ زبان
حقیقت میں جو بات کرنا ہی جان

بنی کے زبان سے ہیں تمام
ہی حالانکہ ظاہر بنی کا کلام

ہی جان جان جانے
کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے

رسالت کا جانے کہ دعوا کیا
یہ ظاہر کرے اسکو وہ چار سے

حقیقت میں فاعل ہی اللہ ہی
یہ نسبت مجازی ہی اور ظاہری

کہے شرع دیکھے سے انکو کہا
سے اگر چہ دیکھے حقیقت میں جا

طریقت کا کچھ اور ہی اور ہے
حقایق اگر چہ ہیں کچھ اور سے

کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام
یہ اہل حقایق ہیں کہتے تمام

شریعت میں اسکی خموشی بھلی
یہ یک بات ہی اسکا اسرار ہی

ہو پہلے سفر میں کریں عروج
یہ ہر قرب نوافل کا سہم ہی ہے

عروجی نزولی سفر ہیں ہو چار
سوا انکے دو قرب جلیہ چہار

پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زبان
ہم اس سے کرتے ہیں عطف عنان

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہی

کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
تمام وہ اسیوقت میں ہو چکا

کہ محفوظ اسکو رکھا ہی خدا
رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا

کہ تحریف خود دستاں ہی کیے
یہ توریت و انجیل میں دیکھیے

ہیں قرآن کے جتنے مضامین تمام
وہے ہیں منسوخ فاتحہ میں تمام

ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
یہ قرآنیں ہی سب کے ہیں ہجوم

شہیر و قوی معجز ہی وہی
وہی تبصرہ تذکرہ ہی وہی

نبی بولے فضائے کفار کو
یہ سورہ سراسر تمام یک بنا لایو

کہ اس صحوسے کے مقدار من
ہیں قرآن میں جتنے بہتر آیتیں

اڑایا پر زندہ بنا خاک کے
بھی کوئی سی جزا ای کو پہنچے کہیں

مگر یہ ہو قرآن ہی عربی زبان
تھی عربی ہی ان کافروں کی زبان

وہی انکا لہجہ تھا اور یہ زبان
وہی انکا آپس میں تھا قیل قال

ہوا ثابت اب یہ کلام مبین
ہی اعجاز عیسے سے زیادہ یہیں

علوم شریعت میں فاضل ہوئیں
حقایق معارف میں کامل ہوئیں

تمامے ہیں بہت لفظ اعجاز ہے
طواہر میں باطن کا در بازی ہے

کسی نے فصاحت کیا پوت پر
کوئی معجز بھی بات لایا مگر

جو باطن کی ہی لیوے ظاہر کو چھین
وہ زندیق و ملحد اور بے دین کہو

تو کرنی ہی ظاہر سے یہ زبان
حقیقت میں جو بات کرنا ہی جان

بنی کے زبان سے ہیں تمام
ہی حالانکہ ظاہر بنی کا کلام

ہی جان جان جانے
کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے

رسالت کا جانے کہ دعوا کیا
یہ ظاہر کرے اسکو وہ چار سے

حقیقت میں فاعل ہی اللہ ہی
یہ نسبت مجازی ہی اور ظاہری

کہے شرع دیکھے سے انکو کہا
سے اگر چہ دیکھے حقیقت میں جا

طریقت کا کچھ اور ہی اور ہے
حقایق اگر چہ ہیں کچھ اور سے

کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام
یہ اہل حقایق ہیں کہتے تمام

شریعت میں اسکی خموشی بھلی
یہ یک بات ہی اسکا اسرار ہی

ہو پہلے سفر میں کریں عروج
یہ ہر قرب نوافل کا سہم ہی ہے

عروجی نزولی سفر ہیں ہو چار
سوا انکے دو قرب جلیہ چہار

پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زبان
ہم اس سے کرتے ہیں عطف عنان

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہی

کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
تمام وہ اسیوقت میں ہو چکا

کہ محفوظ اسکو رکھا ہی خدا
رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا

کہ تحریف خود دستاں ہی کیے
یہ توریت و انجیل میں دیکھیے

ہیں قرآن کے جتنے مضامین تمام
وہے ہیں منسوخ فاتحہ میں تمام

ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
یہ قرآنیں ہی سب کے ہیں ہجوم

شہیر و قوی معجز ہی وہی
وہی تبصرہ تذکرہ ہی وہی

نبی بولے فضائے کفار کو
یہ سورہ سراسر تمام یک بنا لایو

کہ اس صحوسے کے مقدار من
ہیں قرآن میں جتنے بہتر آیتیں

اڑایا پر زندہ بنا خاک کے
بھی کوئی سی جزا ای کو پہنچے کہیں

مگر یہ ہو قرآن ہی عربی زبان
تھی عربی ہی ان کافروں کی زبان

وہی انکا لہجہ تھا اور یہ زبان
وہی انکا آپس میں تھا قیل قال

ہوا ثابت اب یہ کلام مبین
ہی اعجاز عیسے سے زیادہ یہیں

علوم شریعت میں فاضل ہوئیں
حقایق معارف میں کامل ہوئیں

تمامے ہیں بہت لفظ اعجاز ہے
طواہر میں باطن کا در بازی ہے

کسی نے فصاحت کیا پوت پر
کوئی معجز بھی بات لایا مگر

جو باطن کی ہی لیوے ظاہر کو چھین
وہ زندیق و ملحد اور بے دین کہو

عشق ہی ہر دو جہان کا مالک ہوا — ہوی عالم و عارف راہ جو — ہی معراج جو معجز اسرا سرا
اخص خاصان حق سے پیش ہوا — نہ پایا کوئی اُنکے سوا وہ سرا — کہ براق اوپر وہ ہو کر سوار
حرم سے گئے مسجد اقصیٰ تلک — وہاں سے بھی سیاتون سموات تک — جو جنت سے پھرتا تھا پروردگار
وہاں سے گئے آگے سدرہ پہ تنگ — خدا کے تئیں دیکھے از چشم سر — وہاں سے چلے تا بلوغ وقسم
مکاں سے ہوا سیر تا لامکاں — دیا ہی جواب انکو اللہ نے — وہاں سے رسولوں پر تھا حد م
کلیم اللہ بیہوش ہو کر پڑا — ہی وہ طور سینین جل ہی گیا — تو تھا فرش خاص اوں کا گر قدم
فرشتے بھی نور کی مشعلین — مبارک سواری کے آگے رہین — الٰہی جمال اپنا مجھکو دکھا
رکاب نظام اپنی تھام لے — چلین اور تو اور تو بولے — جو چھپا یا از عالم قدس و نور
جباں اس بھی چاہے کہ آگے رہین — قدم عالم نور مین نار کہین — زمین سے لے تا عالم قدس و نور

اگر یک سر موی برتر پرم — فروغ تجلی بسوز و پرم — سواری سے بلوایا اپنے حضور
کہ حضرت اب آگے مین جا کر سکے — خبر ہے جو قاب قوسین سے — مقرب ملک جبرئیل سے
خطاب ایسے آنے لگے دمبدم — تو حضرت برسانے تھے اک اک قدم — مراتیل سے اور میکائیل سے
نہین قرب اور وصل مین فاصلہ — نہ وحدت مین کثرت کو کچھ دخل ہے — اُسے کہتے ہین سدرۃ المنتہی
بتفصیل احوال معراج کا — بہار نبوت مین سب لکھ چکا — جہان پر ہو ملکوت کا انتہا
مفصل ہی یہ معجز تیرا — کہ حضرت سے شق القمر جو ہوا — نہ روح امین سا فرشتہ جلیل
صحابہ حضرت کے جمع کثیر — سنو تا بہین سے بھی جم غفیر — بلائے تو حضرت کہا جبرئیل
اشارت پہ اُنکی سے کی آپنے — وہین چاند کو کر کے دو ہو چکے — اتہا پردہ از روی سے غنی
کیا حکم حضرت نے جاں فزو — گواہ اس نشانی پہ تم سب ہو جو — ابھی آئے پاس سیر قریب

۲ معجزہ معراج شریف

اولو العزم ما کوئی نہی کہین — خدا یہ فضیلت دیا ہی نہین — نہ ہوئی نہ ہووے نہ ہی کہین
بھی جنت کو دیکھے ہین سب نے تب — جہنم کے دیکھے ہین سب نے تب — ہی جنت سے پھرتا تھا پروردگار
بنے قاب قوسین کے درمیان — دنی کا ہوئے ہین آپ از نہان — وہان سے رسولوں پر تھا حد م
یہان عقل انسان کی حیران ہے — یہہ کیا معجزہ ہی یہ کیا شان ہے — تو تھا فرش خاص اوں کا گر قدم
ترے چشم سر کو کہان یہ مجال — کہ دیکھے ہمارا جلال و جمال — الٰہی جمال اپنا مجھکو دکھا
ہمارے پیمبر کا رتبہ ہی کیا — ملاقات کیواسطے خود خدا — غرض یک تجلی کو بر کوہ طور
ہزارون فرشتے کمر باندھکے — شہانہ جلو مین چلے آپکے — جو چھپا یا از عالم قدس و نور
اسیطرح منزل بمنزل ہوئے — یہہ ساتون سموات کی اور ملکوت کی — زمین سے لے تا عالم قدس و نور
نہ ہمراہی حضرت کی کوئی سکا — مقرب فرشتون کو بار انتہا — سواری سے بلوایا اپنے حضور
چلے واں سے جب حق کے ہی اُس مکین — تو پہنچے ہین آعالم قدس مین — مقرب ملک جبرئیل سے
خطاب ایسا ہونے لگا آنے لگا — کہ ای میرے محبوب نزدیک آ — مراتیل سے اور میکائیل سے
چلے چھوڑ کر کثرت شیونات کی — طی منزل احدیت ذات کی — اُسے کہتے ہین سدرۃ المنتہی
کہانون نبوی امیہ مداح کہان — شہ انبیا کے فتوح کہان — جہان پر ہو ملکوت کا انتہا

۳ معجزہ شق القمر

تصرف ہی حضرت کے اک اشارہ کا — کہ جو عالم ملکوی اوپر چلا — نہ روح امین سا فرشتہ جلیل
روایت یہ کی ہے کہ کفار نے — کیا معجزہ یہ طلب شاہ سے — بلائے تو حضرت کہا جبرئیل
سو یک ٹکرا لوگو نکو آیا نظر — ہی گئے مین کوہ حرا کے اوپر — اتہا پردہ از روی سے غنی
روایت ہی یہ مستند معتبر — کتب سے حدیثون کی ای ہنر — ابھی آئے پاس سیر قریب

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

صحیحین مین مسلم کی کتابون سب — صحیح طریقون سے مروی ہے جب — پس از تنگ کر گنجی پیش مین
ہے کرتے ہین کفار کی پیروی — بھی متعدد ہین اور متاخرین — پہ بعض اہل علم غلو ہے یقین
جو کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کہی — جو ذلیق ہین بیٹھے اوطاقون — نہ بوشیدہ پکوا یہ اظہار ہوا
جواب اسکا بیٹھے دیون کا کہا — بل از چشم خود دیکھے کفار ہی — ہی حالانکہ حضرت تھا یہ معجزا
سافر جو تب دور سے آئے تھے — ابوجہل تنہا جو سرشتیا — کہا یعنے لوگونکو وہ بے حیا
بھی اور ملکونین پر ہوا — اگر ہو کے جادو ہو یکبارگی — علانیہ عالم مین ظاہر ہوا
سوا اسکے حضرت یہ معجزا — نہ ساری جہان پر چلیگا کبھی — ہی حالانکہ حضرت تھا یہ معجزا
عجب کیا کہ دو ٹکڑے ہوا ہو مہ — بہت سے بخوبی ہی دیکھے ہین سب — بھی اوس وقت راہ جو تنہا چلے
کہ ہے دیکھے ہم تو کہے وہ چاند — بھی اپنی کتابون مین لکھے ہین سب — نظر کرکے حیرت ہی کرنے لگا
کسی شہر کے لوگ کو ہان اگر — نہ یہہ واقعہ آیا ہوگا نظر — تو شاید کہ وے خواہ غفلت مین تھے
نظر آیا سب لوگ کو برملا — ویا ابر تھا دیکھے ہین اس لئے — نہ لازم ہی اُس ایک لمحے مین ہی

۴ معجزہ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع کیا

یقین یک ہی لحظے مین سب نے کیا — کہ سورج جو ڈوبا تھا زیر زمین — نظر کرلین عالم جہان کے سبھی
ہوا حکم حضرت سے رد آفتاب — کیے حکم حضرت پھر آیا وہین — ہی مروی ہے اسماء بنت عمیس
علی کے تھا تب گود مین سر مبارک — پہان تک غالب ہوا آفتاب — نماز عصر کی مین پڑھے تھے علی

گئی نوبت جب حالت یکسوئی کی
کہے آخر آپ یہ بندہ ترا
کبھی اکیلا پس جنے دیکھی جو خوب
بڑا یہ بھی شہرہ ہے معجزا
بہت راویوں نے روایت کی ہے
صحیحین میں یہ حدیث آئی ہے
مگر خاص حضرت کے ہی واسطے
کہ گویا وہ یک چشمہ پانی کا تھا
حدیث اک صحیحین میں آئی ہے
کہے شاہ ای لوگو کیوں آئے ہو
رکھے ہات بدنی میں اپنا نبیؐ
کہا کاکہ بھی ہو تمے ہم لوگ اگر
بھی جنگ میں اندرای یک بار
انس سے روایت ہی یہ چلے
پنجو رائکے پوشہوں کا پانی بھی
اسی ہات حضرت کے اوپر ہے تھے
روایت ہی درمعرض وفی الغرض
تو پانی سا فوارہ آزنے لگا
بلکہ کیا کیان چشمے جاری کریں
وہ یک حوض کوثر یہ میں عصا
جو جنت میں بہتی ہیں نہریں جہار
وہ کہتے ہے جو ہاتھ وا کی ایک کا
بھی رو بہار پر شاہ کے
دو تیار کی بیسکر اسکتین
یہ حاضر ہے تشریف لے آئے
اتارو نہ دیگ اور پکاؤ زبان
مبارک لعاب اپنا میں کچھ ڈال کے
پکاتے رہے رو بیٹھ لیے رہے
روایت ہی کی ابوہریرہ نے ایک
کہ جنگ ہتو کی اندرای یا یک

ہمیں دیکھ کے کہنے لگے ہم وہ ہی ہیں
نماز عصر کی میں ادا کر سکا
کیا ہی طلوع ہر سبز خوب
جو حضرت سے ظاہر ہوا بارہا
تواتر کو پہنچی ہے وہ معنوی
الف سے روایت ہے سو نوای
ملا ہو ڑا پانی وضو کے لئے
جو انگلیوں سے حضرت کے جاری ہوا
روایت یہ جابر سے سنوائی ہے
تمہارا ہی کیا حال سنوائیو
نکلا وہ جوش پانی تہی
بہوں کو ہوا تہا وہ آب
ہوا ظاہر اعجاز ایسا ہی ایک
حدیث ابن شاہین کی دیکھیے
پیا کرتے تا دفع ہو تشنگی
برسنے لگا بارش ابن درے
چلے کے تھے ہمراہ شہر سرور
کہے لو نشان کہے ای چلا
ہی کو تر ہی تو آپ کے آپ میں
نکلوا سے انگلیوں سے چشمے ہزار
ابھی کچھ نکلی ہیں انگلیوں سے چار
بنی نے سو دن کو اگہا کیا
بہت ہیں یہ کے ظاہر آتا رتے
کیا ذبح بکری کے بچے کو میں
تناول سے چند تن کے چکے
میں رکھ چھوڑا اسطرح اپنے یہاں
دعا کی نبی پر کہ تھے کے واسطے
کمی کچھ نہ آئے میں آئی ہے
کہ جنگ ہتو کی اندرای یا یک

کہے اتنے تب سید المرسلین
کہ شغول ہو میرے ساتھ تھیں تھا
کل آئی ہی دہوپ بھی خوب تر
میں دیکھی پہاڑا اندھیرے اپر

۵ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں

کہ پانچکی نہریں کہے ہیں وہاں
میں دیکھا کہ ایکوقت پانی تھا
لے پانچکی بدنی شہ کائنات
وہ پانی میں پھر اپنا کہتے ہیں ہات

۶ معجزہ ایضاً

کہ روز حدیبہ یہ ہم لوگ سب
کہے سب یکقطرہ پانی نہیں
کہ سے چشمہ پانی کا جس طرح جوش
کہے لوگ اس سے وضو اور پیوں

۷ معجزہ

روایت یہ جابر سے مسلم کی
یہ فاروق نے لوگوں سے آپ ہی کی
کی حضرت سے تب عرض بوبکر نے
کہ حق پاس حضرت دعا کیجیے

۸ معجزہ

گلے کہنے بوطالب اس شاہ سے
روایت بہت ایسے ہی آئی ہیں
قیامت میں سب اولین آخرین
یہاں چشمہ رحمت کا جاری کرے

۹ معجزہ جو کھانے میں کثرت و برکت ہوئی

تو آپ ہی جابر سے ای یک خو
میں در پہ تمہاری اپنے عورت سے جا
سو میں گوشت کرکے لیں وا لکم
کہے سب صحابہ کو خیر البشر
سو تشریف لاہیں شاہ نیار
کہے حکم دیکھے کوئی دیگ میں
ہوئیں روبیاں اس سے تیار
کہ سیر ہی کہا ہیں لگ ایک ہزار

۱۰ معجزہ ایضاً

نماز عصر کی تم پڑہے یا نہیں
کہ تیرے نبی کی اٹھا تیں تھا
میں دیکھی پہاڑا اندھیرے اپر

طرق ہیں وہ ایسے ہیں بیشمار

نہ اعجاز ایسا دکہایا کوئی
اگر چیکہ لوگوں نے کی جستجو
انس بولتا ہی کہ بے اریتاب
کہے حکم لوگو کہ لیجے وضو
تہا ایک بدنی پانی جو حضرت کے پاس
نہیں ہے سوا اسقدر آب کے
سوال یہ کیا کوی جا بر نے جب
مگر بانٹ دہ سو بی پورا تھے
ہوا ظاہر ایسا ہی یک معجزا
یہاں تک ہے مردم پیا ہوے
مبارک دوہاتو نکو اپنے نبیؐ
کہ سیراب سب اہل لشکر ہوے
پس آپ اونٹ پر سے اتر کر دہن
تعالی اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے
ہوں جب گرمی حشر تفتہ کام
کہ انگلیوں سے جو نہریں وا ں

علی بولے یا رسول خدا
الٰہی بھر ادیجے آفتاب
علی پڑہ لے تب نماز عصر کی
یہ کیا شان تہی حضرت کے اعجاز کی

ہیں بس متند معتبر مشتہر
جو گذرے ہیں اگلے رسول نبیؐ
نہ پایا ہی پانی کہ کریں وضو
لگا جوش کرنیکو استعداب
کہے تین کو شخص اس سے وضو
لگے شاہ کے آنے لوگ آس پاس
جو یک بدنی نزدیک ہی آپکے
کہیو کہ کتنے تھے تم لوگ سب
جو سیراب اس آب سے ہو چکے
یہ جنگ تبوک کی ہے رسول خدا
کہ انشون کو بحر اپنے کرنے لگے
مبارک قدم کہ تب بر زمین
کہ اعجاز کا حسن انداز ہے
پلا دیں انہیں پانی خود لا کے
ایسے ہی پانی کا کنوہ وہاں
جو کہا نہیں بیحد ہاتھ ہوی
نظر کی تو لوگوں نے پیں کر یقین
یہ تہوڑی سی چیز تہی آئی ہیں
کہ ایک جرغا رکا ای نبیؐ
کے حکم پر مجلو شاہ خیار
خیر اوہ بھی گوشت کی دیگ
ابھی دیگ میں گوشت باقی
کہ الجیش پر جا آواز تھا

عرض کی یا رسول خدا
ہوا حکم صادر سبھی لوگ کو
بس اک سفرہ عام چونا گیا
سبھی اہل لشکر تناول کئے
شہ انبیا دیکھ یہ معجزا
روایت کیا بوبریرہ ہم
جو خرمے کے دانے تھے اسمیں سبھی
کہو بے بلا لائے لوگ کو
لیا کر اسی توشہ دان سے بھرے
اسی طرح سے گذرے تین سو لوگ
یہ توشہ تھا توشہ دان وہ مرا
وسق کہتے ہیں ساٹھ صاع کو
کئے بار ایسے ہی واقع ہوئے
سبع مائدہ لائے جو ایکبار
بھی از جملہ معجزات نبی
مطیع و مسخر ہو جن آدمی
چنانچہ روایت ہی یک دن ہے
پس اس قوم کو شاہ نے کیا ہے
عبادت اگر چیونٹی یک وقت کی
کہے بے نماز ہے مغفرت ہی کیا
رکوع جلد میں سر و سجود
ہی اسکی اتنی سے روایت کیا
نبی اسکے حق میں سفارش کئے
نہ پانی وغیرہ کا ہو جا کیا
پس اسکو توقع ہی اٹھ جائیگی
کئے باغ کو جا انصاری کا
لیا داب بکری کو بن بیٹھا
چلے کے رہی کہا اس مقام
نہ مبعوث حق کیطرف سے ہوا

برا حال ہی بھوک سے لوگ کا
کہ جو کچھ ہے تم پاس لے آئیو
جو لوگوں نے سفرے پہ لاکر سبھی
فراغت سے سیری سے کھا چکے
شہادت دیں اپنی زبانوں کی ہوا
تھے یک جنگ میں لوگ پچھتر سبھی
تھے اکیس تو دو تیس ہی
کہ وے لوگ سن سن سے زائد ہو
تھے جبکہ جسقدر حاجت پڑے
تھا میں اسے یونہی خرچتا رہا
بڑے سیر سے ایکسو تیس ہو
مقول کتابوں میں دیکھئے
خدا کیجئے ایسے یا صد ہزار
سنا چاہئے ہی یہ اعجاز بھی
با مر شریعت و دین نبی
حکایت کی حضرت کے پاس آکے
اور اس خبر سے منع فرمائیے
عذاب الٰہی کی آفت نہیں آنگی
بھی کرتا ہی اسکی مذمت کبھی
جھکائے ہیں سر اپنے سب جانور
چند انصاریوں کو یہ کہتا ہوا
جیا چاہو تو میں آپ ہی سول لے
زراعت ہماری کہیں کھا نہ جا
لگا کام کرنے ہو فرمان پذیر
تہا ایک بکری اور اسکو دیا
تو بکری کو راعی چھڑانے لگا
کہے بھیڑیا آدمی سے کلام
کوئی ایسا رسول نبی دیکھا

دعا کیجئے منگوا کے اسی ناس
کہ جو رایک صاع کوئی لاکر کہا
ظہور اسمیں برکت کا اتنا ہوا
صحیح اک ذرہ اسے ثابت ہوا
کہ میں کوئی معبود حق ہے سوا
بھی تحقیق ہو میں رسول

۱۱ معجزہ ایضاً

لے اک مٹھی اس سے شہ انبیا
یونہی لوگ لشکر کے کہا چکے
کبھی اسکو ہوتے کم بھی دیکھے
بھی حضرت عمر بھی خلیفہ رہے
دیا راہ حق میں فقیروں کو کتنے
دیا ایسے کتنے وسق بارہا
تو کہا نیکی قلت میں کثرت ہوئی
تبھی اس خوانکی مہمانساری جہاں

وے معجزے جو حیوانات حضرت سے کلام کئے۔ ۱۲ معجزہ

ہو جسطرح متعاد نیز الانام
فلاں لوگ سوئے ہیں شب بھی
نماز و نکی اپنی حفاظت کرو
نہ حیوان بھی گذر جائیو
وہ انسان ہیں بلکہ انساں سے ہو
دیا کاہلی سے قضا کر دیا

۱۳ معجزہ ایضاً

شکایت کے نزد شاہ جہان
وہ اونٹ آکے حضرت کو بھی کہا

۱۴ معجزہ ایضاً

۱۵ معجزہ ایضاً

خدا سے ذرا خوف کر اسپر میاں
نہ یا وہ عجب اسمیں کچھ بات ہیں
کوئی حق کے پاس اس سے بہتر نہیں
کوئی ایسا مستقیم پیمبر نہیں

کہ تا اسمیں برکت کا ہو کے نزول
کوئی یک مٹھی یا لائے آیا وہاں
کہ لشکر میں جتنے تھے سب تمام
کہ حاضر تھے اسوقت جو غازیان
سوا اس گروہ کے جو وہ رہ گئے
کہا شاہ نے کیا ہی کچھ تیر پاس
دعا کی ہے برکت کے خاطر وہیں
کیا حکم پیمبر نے تین بار ان
پس اس دن میں بوبریرہ کہا کرتا رہا
شہادت بھی عثمان کی ہو چکی
برا اسمیں کمی کچھ بھی آئی نہیں
ظہور ایسے جو معجزے پائے ہیں
ہمارے حضرت سے ظاہر ہوا
ہیں خوان کے دعوتی مہمان
یہ زیر فرمان خیر الانام
اطاعت کریں شاہ کی اور کلام
کہ ان پر عذاب آوے حق کبھی
نہ کہو تم اللہ کی طاعتیں
وہ حیوان ذرہ ہی کیا دیکھئے
کہ ترک عبادت سے اللہ کے
عبادت میں سنگ و شجر بھی تمام
عبادت کی توفیق دیوے اور
شکایت کیا انکی اشارے سے
ہے کرتا ہمارے لیے ایک سر شی
کے کام کا حکم حضرت نے
جناب ابوبکر و فاروق بھی
کہ یکبار یہ دو واقعہ دو دیا
نہ تو اسکو مجھ سے جھگڑا ہے
کہ ہی یہ بکری کہی ہی دے
بھی اہل بہشت ہے اصحاب ہیں

ملک حبشہ کے علمائے تمام
کریں انتظار انکا بس صبح و شام

فرستادہ جھوٹا سا اس کو وہ کہا
تو پس اسکی خدمت میں اب جا چلا

کہا بہتر یا میں چرانا رہوں
تو آئے تلک میں حفاظت کروں

کئے حکم راعی کو خیر البشر
جو دیکھا سنا ہے رب غفار کر

یہود دیکھا سودا ہی بہت خوش ہوا
پکڑ بکری یکتا بھیرنے کو دیا

بھی ابن مسکر روایت کیا
کیا فتح خیبر جو نبی الورا

کہا یا نبی ہو یمین ابن صہاب
یزید اسم میرا آگا ہو جناب

مرے بعد کے اوقات اب کہیں
سوا میرے کوئی اور رہتا نہیں

میں تھا اسکے آگے یہود ہی کے پاس
ہوا شوق جب انکا ای فرنساس

کہے شاہ اب رہ تو بے دردغم
ترا نام معصور رکھتے ہیں ہم

کبھی اسکو فرماتے خیر الورا
فلاں شخص کو جا بلا لیکے آ

سمجھتا عرض ایسا شہ کا کلام
یہ اعرابی از حضرت کا تھا لاکلام

کسی آدمی کو نہ ہو اس قدر
یہ عشق و محبت نبی سے اگر

وہ انسان نہیں بلکہ نساس ہے
نہ حیوان کی بھی یہ پہچان ہے

بھی حیوان پر شاہ کے معجزے
ہزاران ہزاران جو واقع ہوئے

کہ روایت ہی لشکر میں یکتا بھی
کہ لوگوں کو از بسکہ تھی تشنگی

بہت سمجھے ایسے ظاہر جو ہے
وہ ختم الرسل سید الناس ہے

روایت کی اسطرح سے ترمذی
علی نے کہا ہی کہ میں اور نبی

اویسہ وحی کے ابتدا میں ہی تھا
دیا دودھ سے دو فت میں بھی ہوا

سلام اور گواہی رسالت پہ دے
چلا جائے گر حکم حضرت کے

عمل یا اعرابی اکا یا ادب
کیا شاہ سے معجزہ اک طلب

اکہیڑا زمیں سے جڑوں کٹتیں
چلا کھینچتا چیرتا بیہ زمیں

کئے حکم حضرت چلا وہ گیا
جڑات آہنس کٹیں و برابر کیا

اجازت نہ پایا کہ سجدہ کروں
مگر بات اور پاؤں کو بوسہ دوں

بزرگوں کے پس بات اور پاؤں کو
ہی لو یا اس گر بوسہ دیوں کہ

پس اعرابی شہ پاس آیا ہی ایک
گواہی رسالت پہ چاہا ہی ایک

سو وہ تین بار ہی گواہی دیا
محمد ہی مینک ہے رسول خدا

عجب کیا بنایات باتیں کریں
مسخر ہیں شاہ کے حکم میں

زبا لو ہو تا تھا انطق قدم
حجر پر ہو اکر تا نقش قدم

وہ پنجابر کے ترے درمیان
نہیں کوئی جا یل کی حجر سے اتار

ہمارا عی چاؤں بھی یاں آئے میں
چراتا رہے کون بکروں کو میں

فراہم ہے لوگ بس اس زمان
اذان کا ہوا حکم لو لے اذان

کہ وہ بھیر یا ہی چرانا کرا
ہی جنگل طرف جا کے کیا یہ کہتا

تنہا حیوان بشر کیطرح تا کی
شہادت رسالت پہ حضرت کے وہی

تو نام اسکا پوچھے شہ کائنات
کیا خود اک اسے حضرت سے بات

نہیں پتھر پر ان کے ہر گز چرا
کسی نے خدا کے پیمبر سوا

میری پتھر پر اب ہوویں سوار
مین امید رکھتا تھا اور انتظار

مین پس بنی خلیفتین آیا ہوں
مجھے بھوکا رکھ چھوڑ پس دو چوں

لکھے کیا کہے کیا کہ کس قدر تھا
اثر اسپہ حضرت کے اعجاز کا

کہ فرمائے حضرت یا ادب تجھے
وہ شمس آ کر تا اشارہ اسے

گرا آپکو باؤ ندی مین مُوا
جدائی نہ حضرت کی سہہ سکا

نہ حیوان کی بھی آشنا ہے
نہ یعقوب سا جذبا حیوان ہے

کہ حیوان حضرت سے کرتے تھے بات
روایت بہت ایسے پائے ثبات

جو مشہور ہے اور مقبول ہے
وہ بری کا قصہ بھی منقول ہے

تھے ستین سو شخص کے نیکنام
ہوا اس سے سیراب لشکر تمام

بنات اسکی تیمر مین جب مین
عجب کیا کہ حیوان باتین کریں

سلام علیک یا رسول خدا
سو حضرت کو وہ کہتا مین سنا

رسول خدا پاس آتے جہاز
زمین چیرتے اور جڑ و کو کھا

بھی ارباب تحقیق نے نقل کی
روایت بریدہ نے کی اسلمی

یہ سنتے ہی حکم نبی جہاز نے
رسول خدا نے بلائے تجھے

چلا جائے پھر اسکو کہا ای نبی
یہ دیکھا سوا عرابی پھر عرض کی

کیا عرض اعرابی پھر ای نبی
اجازت زہد کی حضرت نے دی

کہ جایز قدمبوس کرنا ہوا
ہوا یا ان معلوم اک مسئلہ

سفر مین مین یک شاہ کے ساتھ تھا
بھی ابن عمر نے روایت کیا

گواہی طلب اس کی شاہ نے کی
مرے مین چلدیا وہ زمین چیر کے

جو جہازوں کو حضرت نے بلوا مین
بہت معجزے ایسے ہی آئے مین

ہوا سخت پتھر تبھی موم سا
لگا ایک دیوار مین تھا جڑا

لگا سنگ کو بات جب شاہ کا
تبھی بکے مین اک جاز قاف الجبل

۱۶ معجزہ ایضاً

کہا ساتھ خوبرو تگ ای نبی
ہوئے نسل سے میرے آدا ہی

پیمبر بھی سید المرسلین
سوا آپ کے تو کوئی نہیں

مین عمدا ہی کام کرنے لگا
سواری مین اسکے لنگرنے لگا

پھر اشتر کے پاس رہنے لگا
ہمیشہ سواری مین حضرت کے تھا

تو ہوتے ہی حکم شہ انبیا
وہان جا کے سر سے ہی دوتہ چوتا

وفات اس شہنشاہ کا جب ہوا
تو یعفور غم سے تڑپنے لگا

وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے
کہ حیوان سے بد تر انسان ہے

الٰہی بعشق شہ انبیا
ہمارے دل و جان کو بھی دے خدا

۱۷ معجزہ ایضاً

نکل آئی یک برنی حضرت کے پاس
نخوبرے من دوده اسکا خوش ذائقہ

۱۸ معجزہ جو جمادو نبا ت یعنی سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی

ہو سیروان تڑ چلے ایکوقت
جو ملتا ہین رو مین سنگ درخت

بہت سی دیا تا بہ ہمائی مین
کہ جہاز نکو حضرت نے بلوا ہے مین

۱۹ معجزہ ایضاً

اس اعرابی کو بولے حضرت سوال
فلان جہاز کے پاس تو جا کر بول

کہ اشہد کی خدمت مین جا کر کہا
سلام علیک یا رسول خدا

کیا عرض اعرابی حیران ہو
ہو گر حکم سجدہ کروں اپکو

اجازت بس اتنی تو بھی دیجئے
پس اس مرکی شہ اجازت دے

۲۰ معجزہ ایضاً

کہے اسکو پیر جہاز یگا گواہ
پس اس جہاز کے مین آئے شاہ

گواہی ہے خارغ ہوا جب شجر
چلا اسطرح اپنی پھر جا پر

کیا شے تم کلام و سلام
کئے بات مین سنگریزے کلام

وے معجزے جو جمادات یعنی پتھر کنکر وغیرہ حضرت کے معجزے سے کلام کیا

گزرتے تھے جب سے خیر الورا
وہ کہنا سنا واسی رسول خدا

اگر ان پہ چادر دعا تنگ کی
الٰہی یہ ہیں اہل بیت نبی

تو دیوار و در و ازو دیکھ کے
ہوئی آواز آمین کے آنے لگے

ہوئی غالب اسکے تئیں تشنگی
پہنچا اوپر آکر اسکو بھیجے نبی

اَلْقُوْا الْدَّلْوَ الَّتِیْ وَفُوْدُ یَا النَّاسُ وَابْجَارَہ

اس آیت کے معنے یہ ہیں جانے
کہ کوکو کو فرمایا اللہ نے

ہمت سے روایات ثابت ہوئے
پہاڑوں سے حضرت نے جا تھیں کہے

پہاڑ ایک کے تئیں جو ہی شہر
گئے اپنے حضرت بشیر و نذیر

قدم اپنا مارا یہ خیر البشر
کہے ای جبلی کیو تو حرکت نکر

الٰہی کہا ایسا ہی واقعہ
ہوئی کوہ اُحد سے بھی ظاہر ہوا

روایت ابوذر نے اسطرح کی
ہی کی نقل جسکے تئیں ہیقی

اکیلے ہی مجھے ہیں خیر الورا
نہ کوئی شخص حضرت کے نزدیک تھا

نبی اکے تئیں بات ہیں لیتے ہی
لگے کرنے تسبیح کنکر بھی

لے پھر بات سے انکے پنجے رکھے
تو کنکر وے خاموش ہی ہو گئے

لے پھر بات انکے پنجے رکھے
تو خاموش کنکر وے سب ہو گئے

یہہ آیت مبارک بیان کے پڑھے
شناوات جبار کی بھی کہے

انا البحار الکبیر للتعالی

بھی عباس نے یوں روایت کیا
کیا فتح مکہ جو خیر الورا

کہے تھے وے مضبوط بھی شیخین نے
کہ کوئی بت نا اپنی جگہ سے ہلے

روایت بخاری میں یہ کی آئی ہے
کہ یوں ابن مسعود نے لائی ہے

سنا ہے زر دست شاہ انام
کہ تسبیح حق کر رہا ہی طعام

طبق ایک بھجا ہی ہر صدگا
کہ تھے جسمیں جنت کے انگور انا

میقیہ بتا ہی یہ اطلاع
کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع

یہاں کے لوگوں سے شمس دین نبی
لے آیا ہی شہ پاس پکے کو ایک

لگا کہنے انت محمد رسول
کہ ہیں آپ حق کے لجھ رسول

روایت عجب یہ یک نئی ہے
بخاری و مسلم نے جو لائی ہے

کہ خرمیکی یک پہ ہزر رونے لگی
قدم ہی کے جدا جب ہوئی

پڑھے ہوئے خرمیکی یک پہ ہزر
پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر

تو حسرت سے اسطرح رونے لگی
جوں بچہ بلک بلک کر رونا ہی کرتا ہی

۲۲ معجزہ ایضاً

ولایل ہن اپنے ہاتھ دیکھ
وہ ابن ہاں ہر یک کی

چھپایا انہیں جن نے چھوڑ جوں
مجھیا تو ہی ہیں اکو فرع بوتاں

کہے جا کے اس کوہ کو بولے
ہی حکم نبی پانی کو دیکھے

یہاں تک میں رویا نخوف خدا
کہ ہر من ہیں چشمہ ظاہر ہوا

اس آتش سے ای لوگو ڈرتے رہو
بچاؤ تم اس آگ سے اپکو

۲۳ معجزہ ایضاً

تھے ہمراہ صدیق و فاروق بھی
تھے سات اپکے اوپر عثمان غنی

نہیں تیرے اوپر مگر ایک نبی
شہید ان دو اور ایک صدیق ہی

۲۴ معجزہ ایضاً

۲۵ معجزہ ایضاً

سو ایسے میں صدیق آنے وہاں
عمر آپنے پیچھے بھی عثمان جان

شہد کی ہو کبھی کا آواز جون
تھا ان سنگریزوں کا آواز یون

عمر کے دئے بات میں پھر نبی
کئے وان بھی تسبیح کنکر بھی

۲۶ معجزہ ایضاً

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

پہر سنتے ہی منبر وہ پلنے لگا
بھی بہت سے یہ باتاں کہنے لگا

۲۷ معجزہ ایضاً

تھی اسوقت یک چوپہ حضرت کے تئیں
اشارہ وہ کرتی ہے کرنیکے سات

۲۸ معجزہ ایضاً

۲۹ معجزہ ایضاً

لے آئے ہیں جبرئیل انسان
تناول کئے اسکو شاہ جہاں

۳۰ معجزہ ایضاً

کہ تھا جو اسی روز پیدا ہوا
نبی اسکے پوچھے کو کہ من انا

کئے اسکے حق میں دعا شاہ نے
اُسے بانگ اللہ فیک کہے

۳۱ معجزہ ایضاً

بڑا معجزہ یہ بھی حضرت کا ہی
نشان اسکی پنجی سالت کا ہی

بنا جبکہ منبر قواس شاہ نے
وہ منبر پہ ہی خطبہ پڑھنے لگے

وہ اونٹ جسطرح رویا کرے
سبھوں نے یہہ آواز سننے لگے

کہے جمیع یک جا عائشہ و مسلمین
دعا جب یہہ آئے تھے خیر الورا

سفر میں تمہارے ہی ہمنشات
اس آیت کا جیسے ہوا ہی نزول

کہاں کوہ جا عرض کرانہ سول
کہاں سنگریزوں نے پانی ہی ٹپکا

اب اک قطرہ بھی جو من میں ہی ہو
قیامت کے دن لشکریان ہونگے

کہا انکے تم سر ہی آگ کے
کہا ہی بخاری نے اور ترمذی

اور انکو عثمان نے نقل کی
ہوا اسکو تب ولولہ شوق کا

کمال خوشی سے وہ پلنے لگا
نہیں کوہ بھی حرکت کیا وہ جبل

یہہ سنکر ٹھہر ہی گیا وہ جبل
بھی حرکت کیا اوس کن ہوا

کہا بو ہریرہ کہ کوہ حرا
مقرر تھا وہ وقت وہ پہر کا

کہ یکبار میں پاش کے گیا
عدد جتنے وے نون و یاسات ہی

لے ہات میں سنگریزے نبی
وہاں بھی وے تسبیح کرنے لگے

وے ہات میں انکو صدیق کے
وے تسبیح کرنے لگے وان بھی تب

وے دست عثمان میں پھر انکو
کہ منبر پہ یکرو خیر البشر

روایت کیا ہی یہ ابن عمر
کہ جبارہ مثال ہوں میں کبیر

بھی فرمائے کہتا ہی رفیع
قدم شاہ کا ایک ثابت رہا

کہ گزرے کا وہ بھی اندیشہ تھا
بتاں تین سو ساتھ جو کافران

بٹھائے اطراف کیے کے جان
چہے تین اگر جو اسے شاہدین

لگا گرنے ہر جت زمین پر وہیں
تناول کے کہنا حضرت کے سات

کہ یکبار ہم سبای نے کھا وفات
کہ یکبار یہ وقت حضرت ہوئے

بھی منقول ای زین جہاد سے
تو بیٹھ کر تا وہ حضرت کے سات

اُہناتے اُسے جثہ کا سات
کہ حضرت وہاں رہے تشریف میں

تو بیٹھ کے یک گھر میں کیا ہی نبی
وزہ کیا سبوقت کہو لازمان

کہے لینے میں کون ہوں اطلاع
جوانی کی طاقت تو وہ میں کیا

زبان بند پھر اسکو حق کر دیا
طرق اسکے بیٹھے ہیت ای نبی

جماعت صحابہ کی یک نقل کی
کہ در مسجد سرور انبیا

مبارک قدم سے حضرت کے
زمین پر تزیتی قبی وقی ہو گئی

نہ منبر کا جب تک ہوا قائم
ہوئی عصر خرے

نبی وہ پہر جب
گئے

لے وہ یکہ اسکو اصحاب بھی

یہ عشق اسکا جب دیکھے پیغمبر خدا
بلائے تب اسکو نزدیک آ
زمین چیرتی آئی وہ شتر کے پاس
لئے گو مین اسکو پھر پھر اس

تو فرض بات ہے مین بھی اسی راہ مین
تو گر چاہتی ہی تو ہم چلین
تو سرسبز ہو دیگی اوڑیہ وہ بار
خدا چشمہ پیدا کرے برگ و بار

بہشتی خدا کے جو ہین دوستان
ہون فرطوط میوے سے تر و تازہ
وہ کہنے لگی یا رسول خدا
زمین مین ہی جنت سے مجکو گا

ہمیشہ ہین جنت مین وہ شادمان
نہ ہو ون پرانی نہ دیکھون فنا
وہ دنیای فانی نچاہی ہی جب
لگی کرنے دار بقا ہی طلب

کئے دفن جنکے پیمبر خدا
کہ فرمایا ہی اسلیے شارع نے
مابین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ

تو اتحت منبر بھی اش شاہ کا
ہوا بالیقین ایک جنت کی جا
اگر تحت منبر کرین دفن سے
تو ہی الواقع جنت مین ہی ہوگے

مسیحا جو مردے کو زندہ کیا
یہ اعجاز اس کے ہمین ہی برا
بھی فرطسہ مین سید الانبیا
نے گو مین اسکو مین جھوٹا

جب جبکہ اعجاز خیر البشر
جماد و نبات اور حیوان پر
عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام
چلے آدمی پر بو جو تمام

بیمار و نکو پھر اچھا کرنے اور مردو نکو زندہ کرنیکے معجزے ہمسر مجزہ بھی ہے

عجب کیا کہ انمے کو مینا کرے
وہ لڑکا تھا مکا کہ تا تھا
مکا سے مین پانی شہ کا پینا

یک علت قبیلے سے ختم کے آئی
ہی نقل ایک سرکا کو شہ پاس لی
پلائے وہی پانی اسکو ذرا
وہ لڑکا تبھی بات کرنے لگا

۳۳ معجزہ ایضاً

روایت ہی بنگ احد مین یہ
قتادہ صحابی جو نزدیک تھا
جو تنہا جان فدا رسول خدا

جو آتی تھی تیرین بہ شاہ جہان
سوا اسکے مین یک تیر اسکو لگی
کہ جس سے یک انکھ اسکی ضایع ہوئی

وہ لیتا دہن اپنے منہ پر اسے
کئے عرض قصے ای یار خدا
قتادہ و جو ہی یک بندہ ترا

ہوے تکلیف آنسو ہے انکھ سے
قتادہ کے دیدے کو ای شکنندہ ات
مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہات

۳۴ معجزہ ایضاً

یہ بیضا موسیٰ کا قربان ہوا
نہین دیکھ سکتا تھا وہ کوئی چیز
سفید و سیہ مین نہ کرتا تمیز

گئے مر دو انکھ اسکے اندھا ہوا
سوا اسکے حضرت جو اعجاز ہے
ہت سے رضو نکو اچھے کئے

اگر چہ کہ اتنی برس کا وہ تھا
کہ مردہ بھی یکدم مین زندہ ہے
وے معجزے جو حضرت دون کو زندہ کیا ۳۵ معجزہ

عجب کیا کہ بیمار اچھا ہے
بلائے طرف دین اسلام کے
دو بولا ہی دختر مری یک نہی
اگر آپ اسکو زندہ آرین ابھی

کرے کیا یک شخص کو فدا نے
کہان وہ مری ہی کہان انکا آنا
چلے گیا وہ دیکھا یا مقام
پکارے مین حضرت کے آکر کا نام

رسول خدا اسکو فرمانے تب
تو گر چاہے دنیا مین آنا تجھے
وہ کی عرض ای سید المرسلین
یہین دنیا مین آنیکو چاہتی نہین

مین پوچھے اسے تب جناب نبی
کو جانے نہ بکری کو یک فجر کر
۳۶ معجزہ ایضاً

روایت کیا بو ہریرہ نے سچ
بوقت تناول کہا شاہ نے
ای لوگو فقط گوشت تم کہا ہے
مگر بازو اسکے ست تو ڈیلو

سوا آپ اور مہاجر تناول کے
اٹھی گا اپنے ہتک ہی ہوئی
۳۷ معجزہ ایضاً

یہ سنکر بکری لگی ہنسنے ہی
کہ جانے کے تین دو جگہ پر نہ تھے
نیا قت کے دن شہ کے ہم رو تھے

بھی ایک دو قصہ نہ ہو ور نہ
کہ جھوٹے رستے مین مذکور ہے
۳۸ معجزہ ایضاً

ے ساحر انکو ہاتھ نہ ہین حضرت کے
یہ اعجاز دیکھے مین غلام کے
وے ایمان حضرت پہ تا دم ہوے

ہوے خیر الانام مین شرف پاکے ہین
اگر مانگے کچھ قبر کے پاس جا
کے زندہ انکو رسول خدا
فرض معجزے اپنے حق کو اسکے نبی

بھی ہت مگر جو ہین خاطر ہین
ہین پہنچائے حق کو اسکے نبی

معجزات

کہے اسکو بھی بکری شاہ جہان
تو مت کر اسے استعد شہود نظر
تو مت کرے استعد شہود نظر

ویا چاہتی ہی تو کہہ دیجئے
زمین پہ جنت کے پیر مان تجھے

کئے دفن اسکو بلطف عطا
تناول کرین ہو جو میوہ و مرا

میرے منبر و قبر کے درمیان
کئے دفن جسکو بہ الطاف خاص

رسول خدا کا ہی کیا معجزہ
عجب در نادر ہی یہہ واقعہ

بھی یونہی تر ہی ازل تھی وہ
قیامت تلک وہ ہی رہتی تھی وہ

گواہی بھی شہ کی رسالت پہ دے
عجب کیا کہ مردہ بھی بکری نے

بھی یونہ ہے کو یک پل چین ہو کہ
بھی اور مردہ بھی اس سے ہو بہرہ ور

عقول جہان پر ہے کامل ہوا
بڑا ہی او موقت قاتل ہوا

بنایا پیمبر آ کیا و خیبر
نہین لگنے دیتا تھا حضرت کو تیر

گیا نزد آن سید المرسلین
پس وہ انکھ کو با تھ سے پونچھ دین

درست انکھ ایسی کی جیسی تھی
بچایا ہی جب وہ ہی کو ترے

بہت خوشنما اور زیبا ہوی
زیادہ وہ ہوی روشن اگلے سے بھی

بہ تخلیق کیون از سر نو کرین
کہ شہ دیدہ اللہ کا ہی ہات مین

ہوین روشن اول عقد سور ایکم
کئے اسکے انکھون پہ حضرت نے دم

معلول کتابون مین مذکور ہین
روایت بہت ایسی مشہور ہین

دلایل مین اس طرح سے نقل کی
چنانچہ محدث بڑا بیہقی

کہو گا کہ سچے ہین یہ مفاخر
تو لا و گنا ایمان مین آپ پر

کہ لبیک سعدیک بولی نبات
یہہ سنتے ہی لڑکے نے وہی جواب

خدا آ کی حضوری ہی مطلوب ہے
اگر دنیا سے بھی حضرت خوب ہے

تناول کرین اسکو یا حضرت کے پاس
بچا اسکو لایا حضرت کے پاس

رہے پہ سپوست مبارک کو تب
کئے جمع پس کے ہاڑ و نکو سب

لگی بکری حضرت سے کہنے لگی
علاوہ یہہ اسپر ہوا ای تمام

دو عالم کے شاہ انکے لئے
وہین ہر دو کو مردے زندہ ہوے

احادیث مین یہہ بھی مذکور ہے
بھی اہل سیر نے بھی مشہور ہے

یہہ قصے کی محت مین ای بکرو
بین اگلے قصہ کے گفتگو

بوا الاجا رحا گلو کو آدم صفی
بوا الارواح تجھ پہ ہمارے نبی

کہ حضرت کا تھا یہ تو عمل کل
تہا الہ دلچکا نفس بھی نفس کل

کہ جزئی معقول نفوس ان غیر
ہین اجزا انہین پر وہ کل کے کثیر

بہا بھی اگر روح بخشی کریں
بہی تقسیم ارواح جاری کریں

بھی برکات و کونر کے ہین تقسیم
قسیم جسیم بسیم و سیم

مسیحا جو مردے کو زندہ کیا
انہین سے ازل ہین اجازت لیا

جو چہتے ہر آتا تھا اللہ سے
خدا اسکا سامان مہیا کرے

تہا محبوب حق تا زمین و زمان
خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تہی

دعا ہی ہی حضرت اللہ سے
الہی مری اونٹنی بھیج دے

کہ وہ اونٹنی تا بکا یا تہی
وہین پاس حضرت کے آکر ہری

کہ سردی و گرمی کی حدت سے
الہی علی کو بچا دیجئے

نہ کچھ گرمی سردی سے ہوتا ضرر
سو حضرت کے تھا وہ دعا کا اثر

سو بعد دعا فاطمہ کو کبھی
نہین بہوک سے بیقراری ہوئی

سنو عکرمہ نقل کرتا ہی پس
خدا پر قسم کہکے بولا عباس

بہی کہتے ہین مخلصان اسکا ہی
بر و مند ہوتا ہر سن مین دعا سے

کیا جبکہ ہجرت پیمبر کے ساتھ
نہ رکہتا تھا وہ درہم اپنے پاس

وہ خود بولتا تھا کہ پیغمبر کو بھی
انہا ہان تو ہی بہر امید تہی

سوا اسکے ہر روز وہ آئین مس
تھا آزاد کرنا غلاموں کو تیس

بشارت بن عوف یہ سنکر
سو شکر الہی نعمت کا کرنے ادا

ہزار اونٹ تہی قیمت اسکی بہی
کہ بہتی تھی جنس پر لدی

تھے عورت جہاں اسکے بیٹے جہاں
ہوا عبد رحمان کا جی اتھاں

وہ یک صد ان عورتون پر چلے
کئے جب تقسیم ای بیٹے کا

یہہ جو مال عین اسکی برکت ہوئی
تھی از دعائی جناب نبی

بھی عبد بن وقاص کی حق مین بھی
کئے ہین دعا یہہ جناب نبی

سو مقبول ہوتی خدا کے جناب
دعا اسکی کرتا تھا حق سے طلب

کہ غالب تھی سب لوگ پر تشنگی
عمر کے اسلیح سے عرض کی

عجائبی تھا کیا لوجکا نام
تھا حاذق مار شعر اسے مروہام

روایت ہی ہنوز اسکا بگڑا ہوا
کبھی دانت یک اسکا لوتا نہین

یہ تو ٹا نہین دانت اسکا کبھی
و یا کرتا کوئی دانت اسکا کبھی

بھی عبد اللہ بن جعفر نیک نام
بھی مقدار تھا یک جو مردہام

دنیا مین ابن جعفر کہین
بجز نفع نقصان پایا نہین

معجزات

کہ جزئی معقول نفوس ان غیر
ہین اجزا انہین پر وہ کل کے کثیر

عجب کیا کہ قاسم ہی نام آپکا
آنا القاسم اللہ سلمی کہا

ہی لوح و قلم نفس کل کا عقل کل
جو ہے نفس لوح خیال و رسل

معجزہ ۳۹

ہے اجمالی معجزات نبی
ہوے معجزے جو حضرت کی دعائین فورا مقبول ہوتی ہین ہم انکو

الہ جا کو عرش نوشتہ ہو
ہنوز برو بحر تحت ارض و فلک

معجزہ ۴۰

دعا کرکے پھر سید انام سلمین
پکارے مین اس اونٹنی کو تعین

معجزہ ۴۱

اسی دم دعا شہ انبیا
ہی پائی اجابت بزیر خدا

معجزہ ۴۲

معجزہ ۴۳

کہ حضرت کی ہی یہہ دعا کا اثر
کہ مال اپنے نزدیک ہی شیر تیز

معجزہ ۴۴

دعا اسکے حق مین کی ہین نبی
کہ روزی مین اسکے ہو برکت بڑی

کہ ملجا ہے در پہنچے اسکے مجھے
اگر تہی لیون تو سو نا ملے

روایت یہہ آئی ہی از عائشہ
کہ یکبار حضرت نے اسکو کہا

تجارت کا تھا اسکے جو قافلہ
وہ سب اونٹ حق مین تصدق کیا

وے اونٹ اور پالان جو تھے سبھی
بھی وہ مال جو اپنہ خاطر بنایا تہا

تو تقسیم ترکے کی اسکی ہوئی
کہ دینا کو حق انکا پہنچے سبھی

ملا جو ہر اک کو نوے وہی شمار
درم لاکہ تیس یا کہ اسّی ہزار

معجزہ ۴۵

کہ بار خدا سعد کی ہر دعا
اجابت کیا کر لطف و عطا

معجزہ ۴۶

دعا کیجئے یا رسول خدا
اٹہائے مین حضرت نے دست دعا

معجزہ ۴۷

تھی سلمک کے دانتو تلے کی خوبی
کہ گویا تھے دانت اسکے سلک گہر

معجزہ ۴۸

بھی عروہ جو بیٹا تھا لو الجد کا
کئے انکے حق مین یہہ دعا

بھی مقدار ایسا ہوا مالدار
کہ مال و متاع ہو گیا بیشمار

ہوی ہجرت سات سو آپ سے
جملگی ہوت تقسیم ارواح کی

ہوے ہر دو جے اسکے بیٹے بجا
لو ہم گر تمام اس قول کا

کرین زندہ مردے گو کر چاہتے
قلم لوح پر سے کو نہ مٹنے لکھے

دعا جو قبول انکی ہوتی رہی
سو اجمالی معجزات نبی

یہ مطلب نبی کا ہوا تا تمام
زمین آسمان کا بھی ٹوٹے نظام

روایت ہی یک وحشی شاہ کی
قضا رات ایکبار گم ہو گئی

بلا تم ہی پس بچو شاہ نیک
خدا غیب سے بھیجا کے کو ایک

علی ولی شیر حق مرتضی
کئے انکے حق مین بھی حضرت دعا

سو جاڑے کے کپڑے علی نے
تپے گرمی کے ایام مین پہنتے

دعا کی مین نہ ہر اک حق مین ہی
الہی یہہ ہو کبھی نہ ہووے کبھی

انکے لئے بھی کئے تھے دعا
اسے مال و اولاد یا رب بڑہا

ہین اولاد و نسو سے بھی نہ ایدھے
طلیعی نبی جو خدا نے دئے

بن عوف جو عبد رحمان تھا
فقیری کی حالت مین تھا مبتلا

پس ابو ہریرہ رزق ہے کہو خدا
اور اسقدر روزی مین برکت دیا

بہ صفات و معجزات ای نیکو سیر
بہت خرچ کرتا تھا وہ مالوزر

مین دیکہا بن عوف کو طفل
ہی خلد برین مین خرامان چلا

تھا وہ کارواں اسّی اونٹون کا
ہر اک قسم کا مین پہ سامان لدا

رہا یا بھی وہ برا ہ خدا
کہ نعمت کا وہ شکر ہووے ادا

ثمن کل آٹہون مین تھے کو بولے
ثمن کلا عورت کے نام سے

وہ عورت بھی کی تھی وہ نیکو صفا
کہ خیرات کر چون پچاہ ہزار

تہی پاک زبان عوف کی
کہ جو چلے رستے کو سیدہی چلی

روایت ہی اسّی اونٹ سے سو غلام
جو چہتا بدر کا رب الانعام

بھی غزوات مین بعض نبی کی
ہوی تنگی پانی کی اسقدر جب

وہین ابر پیدا ہوا غیب سے
سو سیراب سب غازیان ہو گئے

دعا اسکے حق مین کی نبی نے چار
کہ بگڑے ترا منہ کبھی نہ بنا

صد و بیت سال اسنے گر چہ جیا
پہ بصر سے اندہا بھی نا بدرہا

تو پھر سچ ہی مین اسکے دندان گر
تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوبتر

کہ روزی مین ہووے اسکے برکت زیاد
دیا ایسے برکات رب عباد

یہی کہتا ہی عروہ مجھے فائدہ
تجارت مین اسقدر ملنے لگا

۴۹ معجزہ

مجھے یک نشانی عطا کیجیو — کہ تبلاؤں لیجا کے تا قوم کو
یہہ دیکھ کے سب تو لگے شاہ بلانے — مجھے خوف اسبات کا ہی بڑا
کہ انہ میاری شب میں بھی بجلی ہوئی — ستارے سی رہتی چمکتی ہوئی

۵۰ معجزہ

۵۱ معجزہ

تھی اسلام کی دعوت اسمیں قرار — کیا دیکھ شاہ ہوئے مسلمان سرا پا نمم
کہے سنکے یہہ بات خیر الورا — کرے ملک ایسے پہ ناز سے خدا

۵۲ معجزہ

۵۳ معجزہ

ہوئے فرمانے جب وہ شہ نیک فر — نہ جینے کو اسکے قبولے زمین
پس اُس نے جا پہنچ ڈالے اسے — طرف میں وہ کوہ کو وہ بیابان کے

وہ معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے

مصفا تھا آئینہ حق نما — وہ باغ کہ باغ کا سرو تھا

۵۴ معجزہ

تو فوراً وہ بیمار پاتا شفا — طفیل نبی و بفضل خدا

۵۵ معجزہ

۵۶ معجزہ

۵۷ معجزہ

۵۸ معجزہ

کہا مصطفےٰ نے یہہ سنتا نہیں — مگر نام نمان ہی اسکا لیں

۵۹ معجزہ

۶۰ معجزہ

یہی شرط سلمان کے واسطے — یہود اوسکی تحریر رتے کر دئے
بھی ہو وے وہ خرمے کا بن بار کے — لگے دینے ہر نخل اسکا ثمر
یہود اوسکی ایسی کہانت کئے — میری شرط آزاد ہی ایسی کیجے
علاوہ چہل اوقیے زر کے بھی — کہا ہے میں لے آؤنگا اسی دنی
سو وہ بیساہی ہر اک نہال اسکے — لے دست مبارک میں خود بو کے دئے
بھی مقدار یک بیضۂ مرغ کے — لب اپنا لگا اوسکو سوا دئے

ورم منفعت میں ہی جالیس زراع — وہ بن ہو گئے سارے اسی سال میں
کیا آکے حضرت سے عرض مدام — دوا انکی آنکھوں کو دیجئے بھلے
دوا انکی آنکھوں کو دیجئے بھلے — لگے ہونے آنکھیں بھی اسکی بھلی
کیا اسکی قسمت میں اگر ظہور — تو پھر کیا تھے پیغمبر شہ کو بڑا
جو پھر کیا تھے پیغمبر شہ کو بڑا — ہوئے بینا اسکے بفضل خدا
ہین کی وساطے انکے بخشش ملک — وہین قحط وہ آئے جاتا رہا
کئے بادشا ہو تمکو مسلمان ہم — بھی جیتے رہو تم بہت سال ہم
وہین کر دیا چاک وہ بے ادب — وہین قحط وہ آئے جاتا رہا
الٰہی ہی گیا تاج جو دولت کا تخت — گیا نام سے اس کے منشور جب
یہہ ظالم کہ پہنچے کہ کیونکر ہو وے — گیا ملک فارس کا سب ایک لخت
بڑا زشت کافر فرعاوۂ زشت خو — دعا کی ہین حضرت کہ یارب ہر ے
کئے بار کرتے تھے زیر زمین — محکم کو ابن جنادہ تھا جو ہا
زمین پہنکے مٹی قبول ہین — زمین پہنکے مٹی قبول ہین

غرض معجزے جو ہین اسطرح سے — وہ معجزہ جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے
تن پاک آن سرور انبیا — سراپا تھا سرمایہ اعجاز کا
روایت بخاری مین یہہ آئی ہی — کہ آنحضرت (صلعم) کو سوائی ہی
اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی — بلاتے اسے وہ تھے اسکو تبھی
شفا پاتا بیمار اسوقت ہی — کہ دفع بلائے مرض ہوتی ہی
وہ موئے مبارک کا تھا یہہ اثر — بہ ہر جنگ پاتا وہ فتح و ظفر
نہ سوکھی کبھی باؤڑی وہ خدا — نہین پانی اسکا کبھی کم ہوا
وہین پانی سب اسکا شیریں ہوا — مدینے مین شیریں سے تر تھا نہا
کہے اسکو کہتے ہین بیر الیقین — کہ اب اسکا ہی شور ہی شیریں
اسیوقت وہ آب جو شور تھا — وہین شیر بخکر سا میٹھا ہوا
لعاب اپنا بیمار پہ ڈالے نبی — ہوا مشک سے خوشبو زیادہ ہی
تھا اسلام کے آگے وہ بیکنام — بہ نزد یہود ان کا تھا غلام
کہ خرمے کا بن تین سو جھاڑ کا — لگاوے وہ اور جھاڑ ہو جو ہرا
گیارہ اوقیہ سونا حضرت کے پاس — لگا عرض کرنے کو ای خیر ناس
بری عمر ہو جائے آخر اگر — ہو بیجا آزاد بندہ مگر
لگا دیونگا مین ہرے باغ سے — دے سب نخل خرما ترے واسطے
ہوا ایسا ہی سارا وہین باغ کے — بلا کم و بیش ہوا ہر شجر

معجزات

کہا نبی نے اسکا یہہ حال تھا — کہ مٹی سے بھی دیکھتا فائدا
دعا کی اسیوقت شاہ ہدا — دے اُس نور اسکو ای باخدا
سفید کی گوں دیکھین اگر — کریگے گمان برص کی ہی مگر
یہی تھا سبب اسکا ای باصفا — لقب اسکو ذوالنور کا جو ملا
خدا قحط یک بن پہ بھیجا وہین — ہوئے مبتلا وہین وہ بدترین
نبی خوش ہوئے سن کی یک دعا — وہین قحط وہ آئے جاتا رہا
یہ کسریٰ جو فارس کا تھا بادشا — تھا یکسخن کافر فرشقاوت پناہ
یہ گذری تھی تھوڑی ہی مدت مگر — یہ ساعت ہوئی اسکی زیر و زبر
بھی عتبہ بن لوہب کے تئین — کیا تھا جو اوہی انشاء اللہ ہین
سو تھوڑے سے عرصے مین یک بیکسر — پکڑ کر کے چاک سینہ کیا
وہ جب مر گیا اسکا ناپاک تن — کئے ہین زمین مین بجا کر دفن
یہہ قصہ ہی تفصیل و تطویل سے — جنان التسیر ہین لکھا دیکھے
کریں ہم رقم ان سے کوئی اگر — تو طول مارہو یگا یہہ مختصر
کسی شی سے وہ متصل گر ہوا — تو اٹھتا تھا نقش یہہ اعجاز کا
کہ حضرت کا ایک جبہ خاص تھا — مبارک تن پاک جسکو لگا
تھا یک کاسہ آب حضرت کا جو — پلاتے تھے آب اسکا بیمار کو
بھی تو شریف آپکے ای سعید — لکھا تاج مین خالد ابن ولید
وضو کر کے باقی جو پانی رہا — نبی اسکو ڈالے بہ چاہ قبا
انس کے کنوین کا جو تھا شور پانی — پڑا اُئین شہ کا مبارک لعاب
بھی پانی یہ یک گذرے تیر الورا — ہین لوگون سے پوچھے کہ نام اسکا کیا
کہ یعنے ہی آب اسکا شیرین ہین — یہہ کہتے ہی وہ سید المرسلین
لے آئے ہین زمزم کا اک لو آب — جب اس سرور انبیا کے جناب
روایت ہی سلمان جو تھا فارسی — سبب اس کے اسلام کا ہی یہی
کہ سلمان آزاد ہو وے تبھی — غلامی کے قید سے نکلے تبھی
چہل اوقے زر کے بھی دیکر لا — پس آزاد سلمان تبھی ہو گیا
ہو کب مجھے تیار خرمے کا باغ — بھی پہنچا وہ چالیس پودے کے تئین
کہے حال زار اسکا سنکر نبی — لگا نکر نہار سلمان وہین
تھا دست مبارک کا نہ کے اثر — کہ خرمے کا وہ بن ای تبھی ہو
دیا برکت اسقدر اسمین خدا — کہ چل اوقیے سے زیادہ ہوا

چہل اوقیہ زر دیں تو اسکے
تھی پاس اُم معبد کے جو ایک بکری
یہ برکت رہی سب اُنہا میں یقین
بھی مقبول اسکے پاس جو شاں تھی
چنانچہ اصحاب کو شاہ عالیجناب
ہیں کیا دیکھتے مشک کو سونگھ کر
عجب ابن مسعود ایک تھا بندۂ
جوان ہی رسا اور جواں ہی ہوا
چنانچہ ہی عودی شہ کائنات
قتادہ جو تھا ابن ملحان کا نام
جو زید ابن خطاب تھا ای گرام
وجیہ جسم میں اپنے معیوب تھا
بھی یا ہے ایسا وہ حسن و جمال
بہت رکھتے تھے اپر حضرت پیار
یہ حسن و جمال اسپہ پیدا ہوا
سر حضلہ پر وہ شاہ خیار
کہ ہنہد پر کبھی سے آماس ہو
روایت ہے ایسی بھی آئی ہیں
قصہ تمامجے ہوئے رویانگی
بھی عتبہ بن فرقد ایک شخص تھا
پہ عتبہ کے تن میں جو خوشبوئی تھی
تو عتبہ کے پشت اور شکم کے اُپر
وہ اسکے برابر تھی خوشبو مگر
روایت ہی ہے روز جنگ حنین
وہ سلمی ہی جنکا تھا اجی نے
ہر عمت تھا لشکر میں گھوڑے کے
وہ اسمت گھوڑا تھا ابوطلحہ کا
قدم ہر قدم اسکے گھوڑے کی
وہ لکڑی تھی جب تک ہیں اُنکے

بھی پاس اُسکے سوا وہ باقی تھا
بھی اسکو جانتے تھے سب صحا

معجزہ ۶۱

یہ قصے کی تفصیل گر چاہئے
جہاں التیسیر میں ہی بس دیکھئے

معجزہ ۶۲

بھی مضبوط رسّہ باندھ کر مشک کا
دعا کچھ کہے سر وہ انبیا

معجزہ ۶۳

کے حق میں پھر اسکے حضرت دعا
کہ وے عمر میں اسکے برکت خدا

معجزہ ۶۴

دعا نبی کا بھی بہتر تھا
پھر اسے کیسے تھے جسکے پہ ہات

معجزہ ۶۵

لگائے تھے وہ ت شریف اپنا کبھی
پہلے لگا وہ وہیں شعلہ وار

معجزہ ۶۶

نبی اُسکے سر ات اپنا رکھے
بھی برکت کے خاطر دعا بھی کئے

معجزہ ۶۷

لے دست مبارک میں پانی ذرا
میں جب پھینکے زینب کے منہ پر پڑا
تہا وہ حسن جسکے مقابل کبھی
نہ پہلے نے جاتی تھی تو کوئی

معجزہ ۶۸

لگائے ہر حضلہ پر اُسے
جہاں سر وہ انبیا تھے چپے

معجزہ ۶۹

تو پیشے پہ اُسکے رسول کریم
تھے یک شہر پہ کرتے بلطف عمیم

معجزہ ۷۰

ہزار وہ تھی خوشبویاں گر طے
کہ خوشبو بھی اُنکے غالب پڑے
یہ خوشبوئی اُس سے تھی بڑھ گئی
ہوا تھا وہ ہر اُس سے زیادہ بھی

معجزہ ۷۱

تھے علمدار اُنہاں پر کئے
تزلزل تھا لشکر میں اسلام کے
اگر چہ تھی تاثیر دست شفا
مگر وہ تھی تاثیر اعجاز پاک

معجزہ ۷۲

یہ سوال اسکا دیکھیں نہ پھیلائے
سو خود اسکے اوپر ہوا ہی گئے

معجزہ ۷۳

معجزہ ۷۴

یہودوں کو سلمان نے دیدئے
لگا کاس کو اُسکے حضرت کا ات
کمی دودھ میں اسکے آئی نہیں
طبرکی بھی لاغر اک اونٹنی
دئے تو شہ کیا یک مشک اب
کہ پانی نیا وہ دھی خوشتر
رکھو اُسکے سر پر نبی اپنا ہات
دعا نبی کا بھی بہتر تھا
پھر اسے کیسے تھے جسکے پہ ہات
سو چہرے پہ اُسکے بھی خبر لاگ
تھا ابن اسکا یک جلد ثمانگ
قد و قامت اعلیٰ میں خوب تھا
نہیں لکھا کوئی نظیر و مثال
سو خوش طبعی کی راہ سے ایکبار
کہ ہنستا سا ہنستے لگا وہ
تے دست مبارک کے ایسا
دیا سو جہا بکری کا بھی کاس بھر
مرضوعہ کو شہ پاس جب لائے ہیں
دیا چوسے آسیب جن دیوری
کئی عورتیں اُسکا تھیں خوش لقا
نہ اُسکے برابر تھی خوشبو کوئی
پھر آتے ہی ات اپنا خیر البشر
نہ ہوتی تھی خالی کوئی اُسکے اُپر
اگر کفار اقرار پر نہ تھے
کہ دست مبارک سے اُس شاہ کے
دئے کفار سب اُسکو پینے لگے
بھا کر نہ دیر کہ دستار تھا
نوالہ کی اُسکا کبھی
سوا اُسکے آنے یا چرکت سے

معجزہ ۷۵

معجزہ ۷۶

معجزہ ۷۷

معجزہ ۷۸

معجزہ ۷۹

معجزہ ۸۰

معجزہ ۸۱

معجزہ ۸۲

معجزہ ۸۳

معجزہ ۸۴

جو مسلمان پھر آزاد ہوا
تو اُس ایک بکری کی جو دودھ
جو بکری تھی اک ابن مسعود کی
سو اُن سے بھی اُسنے پایا مجزا
بکرات و مرات وظاہر ہوا
سحابہ کے کچھ وہ مشک لے
وہ دودھ ایسا شیریں تھا جسکے مشک
ہی مروی وہ باتیں ہر یک کیا
روایت ہے ایسی ہی آئی ہیں
تو لوٹا اُسکے منہ پر چمکنے لگا
ہوا صاف شفاف آئینہ سا
بہت پست قد تھا وہ ای گرمند
دہن وہ بلند اور بالا ہوا
تھی زینب رضیہ جو بنت نبی
پڑا مات سے شاہ کے جب آب
مسخر ہیں ہوتے کا یہ معجزا
بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا
تو فی الفور وہ دم ہوتا تھا شفا
لگائے ہیں مات اپنا نبی
تو دیوانہ ہوتا تھی ہوشیار
اتنے سے سو اُن کے ہر ایک دہن
ملا کر تی خوشبو تھی مشک فتن
سب بیاد وعتبہ تھا صاف
یہ خوشبوئی اُس شاہ کے مات کی
ہزار جو وہ بھی اُس شاہ کا
لے تا بنی ایک مشی خیر البشر
نبی حق کی کہ وہ فوج کفار کی
مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی
ہوا شہ کی برکت سے یوں تیز گام
ہوا سست جب اونٹ جاتا کبھی
سوفی الفور وہ پھر ہوا تیز گام

نکلا ہے تھا بہت عزیز اُسے
ظرف اور اسکا بھی بھر گئے
انس کی بھی بکری تھی آخری
بکرات و مرات وظاہر ہوا
بوقت غاز ایک پیالہ بھر کے
تہا کہ تیر تا اسکے منہ کے اوپر
پڑا اس قدر تک بھی نہ ہوا
جو تصحیح اس باب میں ہے آئین
ہمیشہ قمر سا چمکتا رہا
کہ چہرے کا ہمتہ اسیں دسے لگا
نہ تھا باپ سا اپنے قامت بلند
کہ سر دہی جوں چمن میں کھڑا
کہ دختر جو وہ اتم سلم کی تھی
علاوہ بہ زینب کو یک آب ہوتا تھا
تو با العوم کیا کچھ نہ تبلیغ ہوگا
وہ رکہتا تھا حضرت کا یہ معجزا
تھی تا تیر کہ جو سے میں دخو
وہ بیماری ایسی تھی وہ دبی تھی
بھی جن ہنوز کر اسکو ہوتا فراز
ملا کر تی خوشبو تھی مشک فتن
ہوا مرض نکلے سے بیمار تھا
تھی عتبہ کے تن میں تر گر گئی
ہوا دست مبارک سے ظاہر ہوا
دئے پھینک اُن کافروں کے اُپر
ہر اک شخص کے انکھ میں جا پڑی
ملغزیائے سب لشکر غنیمت ملی
ہوا کے اُپر کر رہا تھا خرام
نظر کے حال کا تھا خوف تھی

تھا سو یہ ابن لقمۃ وہ جو ہر وز نیک — بہت اسقدر سخت ماندہ ہوا — نہ طاقت تھی نہ کچھ دم کو تھا

ہوا بتر رفتار الیسا و ہیں۔ — کہ گھوڑے بھی تیز رو تھے ہیں

تھا عبد اللہ بجلی جو تھا کو سیر — نہیں تھہ سکتا تھا گھوڑا پگیر

معجزہ ۷۵

علاقہ جو تھا مرو جنگی بڑا — تھا شیر زنان اور جنگ آزما

کئے ضربِ پیغمبر پہ اسکے کئی — سو وہ قوت اور ضرب پایا تھی

نتھی تیغ جب اس پہلوان کی بات — کہ نکلے وہ تیغ اور فقط عجز سے

معجزہ ۷۶

علاقہ نے اس سے بھی بس کام نہ سارا — کیا اس سے کفار کو خوار زار

بھی تیغ وہ عین حنین مرحمی — مگر اسکو غالب ہی کرتی رہی

بنی خالی ہاتھ اسکو دیکھے جو تیغ — دئے ایک پنجہ وفت اسکو تب

بھی عبد اللہ ابن عجش کے تئیں — ہروز احد سید المرسلین

معجزہ ۷۷

روایت کی اسطرح سے بو نعیم — قتادہ جو تھا ایک مرد کریم

انہیں ہر اتھا سقہ رس رات کا — کہ کفار میں وہ مشعل تھا

بھی فرمائے لیجا قتادہ اسے — ترے آگے اونچے گی دو مشعلیں

تو اس شاخ سے مار اسکے تئیں — نہیں وہ مگر ایک بو لہبین

معجزہ ۷۸

روایت ہی یہ ابو ہریرہ ہمام — شکایت کیا پیش خیر الانام

رسول خدا اسکو فرمائے تب — کہ چادر کو اپنے بچھا دیجے اب

ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑتا۔ — ملا اسکو یک شمہ برکات کا

معجزہ ۷۹

کیا وہ بھی وہ پھر شہ کائنات — پھر آوہ چادر پہ اپنا ثبات

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو

جو معجزے دئے گئے تھے ویسے ہی ہمارے حضرت کو دے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھکر ۴

ملا اسکو تن عالم پاک سے — مگر نور سے اپنے رب غفور

کہے صاف اپنے خدا جو نہیں ہی — بھی اس روح کل میں بنی کے خدا

کیا نفخ روح جسم میں خاک کے — کیا جو ہر روح میں بھی اثر

تعلیم بھی ہی ہے چن چن بنی — اور اسما بھی سب کے تعلیم کی

جو تھا اسکی پیشانی پر جلوہ گر — وہ اللہ نقطہ اسم سے کیا لے

تھی حالانکہ وہ یاد ہیں میں بھی — وہاں پر گذرنے کو طاقت تھی

مسمّی ہی مقصود ہی اسم سے — کہ پانی میں لکڑی تو وہ بہتی ہیں

کہ کوئی بھی فرشتے کو بھی — کہ پانی میں غرق نہیں ہو

عجب یہ زیادہ ہی اس سے کہیں — تو پتھر پہ پانی پہ بلوا یہوا

اشارہ کئے جب نبی دو سرا — چلا تیر تا وہ نبی پھر اپنی جا

براہیم پر لگ نمرود کی — جو اللہ نے فضل سے سرد کی

کئے آتش ظاہری کو بھی سرد — ہوئی آپ سے کو ہ ام اور برد

بھی اسطرح نسائی روایت کیا — محمد جو تھا ابن حاطب کہا

محامد شریف اس مناقب آپ نے — جلا تھا جو تن میرا اسپہ لے

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو

جو معجزے دئے گئے تھے ویسے ہی ہمارے حضرت کو دے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھکر ۴

اسیکو کہیں موج شاہ رسل — نکالا ہمارے پھر کا نور

اسی کو کہیں موج خوف عقل کل — ہی ایمان و حکمت کو ہی پھر دیا

وہ تھا نور جو حضرت کی واسطے — روایت کیا جائے ویسی

تماثیل کو پیری اتنے سب — صفی کو فقط علم اسما کا تھا

زیادہ وہ دیا تھا نے علم ذات — وہ اللہ نقطہ اسم کے ساتھ

کہ معراج میں اس کا ان لگا دیا — رفعنا لکا تا علیٰ کہا

ہی پانی پہ پتھر چلا تیر کر — تھا ان اکابر بن ابو جہل میں

کہا یوں ہو گا آپ سچے نبی — ہوئے مرد وہ آپ کے واسطے

گواہی یہ لات پہ وہی بولہب — جلا پوست تن کا۔ تو والد مرا

مقام خصاص کا بھی خصاص — کیا اپنے جیسے محبوب خاص

یہ آتش بھی یک آتش ملطنی — بھی آتش بھی شرک کفار کی

نتھا کہ اذا اسکا اس جی لئے — ہوا تھا گذر کرہ نار پر

مجھے پاس حضرت کے تب لیگیا — قضا لا کہ بکین میں مجھ پر پڑی

اشارے سے لکڑی کے تو نے بتا — نہ کچھ اقرا قش کا باقی رہا۔

نبی اسکے اوپر سواری کئے — قدم کے ہی برکت سے بس لے گئے

کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بھی — نہ چل سکتا وہ سے برابر کبھی

ہوا ایسا وہ شہسوار عرب — عرب دیکھ اسکو تھے کرتے عجب

یہاں تک کیا بدر میں کارزار — کہ تیغ اسکی تھی جو تھی آبدار

وہیں بیچ وہ تیغ یک ہو گئی — ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا

سفونام اس تیغ کا عون تھا — یہ حضرت کے تھا تات کا معجزا

وہیں ہو گئی وہ بھی غیر شریک — اتھا کر دئے شاخ خرمے کی ایک

گوارا ہی سے بھی میں آیک رات — غار عنا اسے حضرت کے سات

کی اک شاخ خرمے کی اسکو عطا — پس ایسے میں وہ سر وا نیا

وہاں کا لا یک اپ دیکھیگا تو — بھی فرمائے جب گھر کو بھیجیگا تو

تو مارا اسے ہو گیا وہ روان — بھی دیکھا یک اپ پایا وہاں

حدیثیں نہیں یاد رہتی مجھے — خلل ہی بہت حافظے میں رہے

کیا بو ہریرہ اسیطرح سے — بھی فرمائے اسکو لپٹ دیکھئے

علوم اسکو محفوظ رہنے لگے — سو برکت سے ان کی شا کے

کیا دست قدرت سے اپنے نمود — اگر چہ کہ آدم کو رب وود و

اسی کو کہیں روح شاہ رسل — وہ تھا نور جو حضرت کی واسطے

فرشتے جو آدم کو سجدہ کئے — نبی بولے مجھکو کہا یا ہی سب

یہ حضرت کو اس علم اسکے ساتھ — یہ حضرت کو حق وہ بلندی دیا

یہ حضرت کے بس ایک فرمان پر — تھا ان اکابر بن ابو جہل میں

شجر دوڑے آئے حضرت کے پاس — گواہی یہ دی بولے ہر اک

مقام خصاص کا بھی خصاص — کیا اپنے جیسے محبوب خاص

بھی آتش بھی یک آتش ملطنی — بھی آتش بھی شرک کفار کی

ہوئی سرد وہ آپ کے واسطے — ہوا تھا گذر کرہ نار پر

جلا پوست تن کا۔ تو والد مرا — قضا لا کہ بکین میں مجھ پر پڑی

براہیم جیسے نے توڑے بتاں — نہ کچھ اقرا قش کا باقی رہا۔

تمہیں کو جو چاہے ہیں کہنا ۔۔۔ کہ تم خوب مضبوط تھے شرع سے ۔۔۔ تو کیا کہا شاہ ایسے برہت ہیں
تعالی اللہ کیسا ہی بے پروا ۔۔۔ یہ اللہ ہیں قوت ہی کے ۔۔۔ جو وہی کو چق نے دیا تھا ۔۔۔ اگر چکی ہی وہ بڑھا ہوا
سو ویسا ہی یکا بلکہ اس سے ۔۔۔ دکھلائے ہمارے ہی معجزے ۔۔۔ چنانچہ وہ اگر ہی کہ چکے آپ ۔۔۔ پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر
بھی حضرت سے وہ خاص قرآنی ۔۔۔ یہ ذکر آگے گذرا ہی ہے معجزات ۔۔۔ لکھا اپنی تفسیر میں مخزدین ۔۔۔ کریکدن ابوجہل مردلعین
نظر آئے تب اسکو دو ہزار دے ۔۔۔ وہ بازو ہی حضرت پہنچے ہوئے ۔۔۔ لگا دیکھ کر دو نے وہ دین ۔۔۔ کرین تازہ وے تقریر اپنے تئین
یہ حضرت ہمارے نہ سر تا قدم ۔۔۔ تھے اللہ کے نور سر تا قدم ۔۔۔ کہ پشتو نہیں بالوں کے آدم لے ۔۔۔ تکلم مین بھی ماؤن کے سب آپکے
کہ کیسا مہان نور کی ہے وہ قصو ۔۔۔ چمکتے میاں مین پڑا وہ ہے نور ۔۔۔ ہی تفسیر اس بات مین نور کی ۔۔۔ کہ وہ نور ہی تھا جو ہوا ہے ظہور
سو وہ راہ مین شمع کی روشن ہوئی ۔۔۔ روایت یہ اوپر بھی لکھی گئی ۔۔۔ صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو ۔۔۔ کہ وعوت کرے جاکے یک قوم کو
تو یک نور اس جا چمکنے لگا ۔۔۔ یہہ قصہ تو آگے بھی لکھا گیا ۔۔۔ بخاری مین مذکور ہی جانے ۔۔۔ کہ وہ شخص حضرت کے پاس آئے تھے
عصا ایک کا رہ مین روشن ہوا ۔۔۔ جب یکدوسرے سے جدا ہو چلا ۔۔۔ تو اسکے کے رہ مین اسکا عصا ۔۔۔ اسیطرح بشمل اسکو شن ہوا
جو دیا کو چہرے مین سوئی کلیم ۔۔۔ تو چہرے کو رسول کریم ۔۔۔ تصرف ہوا وہ زمین پر عیان ۔۔۔ مگر یہ تصرف ہی بر آسمان
کہ ہی رہ مین زمین آسمان ۔۔۔ بڑی ایک دریا کے مانند خوف جا ۔۔۔ جو دریا زمین پر بہت ہی بڑا ۔۔۔ سو سامنے اسکے یک قطرہ سا
جو موسی نے اعجاز سے بید رنگ ۔۔۔ نکالے مین پانی کے چشمے زرنگ ۔۔۔ ہمارے پیمبر بھی سنگ سے ۔۔۔ نکالے مین پانی کے چشمے کئے
اگر پانی پتھر سے جاری کیے ۔۔۔ عجب کیا وہ ہی جس نے ارض و سمین ۔۔۔ عجب بلکہ یہہ ہی رہ عقل سے ۔۔۔ یہ حضرت سے کی بات بر آسمان
بھی موسی نبی سے خدای نام ۔۔۔ سر طور پر تھا کیا جو کلام ۔۔۔ جو باتین ہوین راز کی آپ سے ۔۔۔ فصاحت جو رکھتے تھے ماؤن ہی
بہار ثبوت مین ہے دیکھئے ۔۔۔ جو باتین ہوین راز کی آپ سے ۔۔۔ فصاحت جو رکھتے تھے ماؤن ہی
احادیث کو آپکی دیکھئے ۔۔۔ فصاحت بلاغت کے قانون سے ۔۔۔ تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ
شمایل کو حضرت کے دیکھین اگر ۔۔۔ ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر ۔۔۔ ہو حضرت کے چہرہ پہ آبو نمود ۔۔۔ ملاحت تھی حضرت کا حسن جمال
اذہیر ی مین تشریف لائے نبی ۔۔۔ تو ہتاب نکلے آوے نظر ۔۔۔ ہین تشریف فرما کے جس وقت پر ۔۔۔ اندھیرے مکان مین ہے خیر البشر
جو آوہ رہتے تھے یہہ معجزا ۔۔۔ لگا دیوے ایک سوکھی لکڑی اگر ۔۔۔ تو سبز ہ ہوتی وہ دیوار و در ۔۔۔ سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزے
کہ وہان لوا لیتا تھا نہ ی اگر ۔۔۔ تو پتھر بھی ہوتا تھا نرم تر ۔۔۔ چنانچہ روایت کیا انیس نے ۔۔۔ تھا ہتھیلی کا چھونا تھا تیر
باسان نبی آسین داخل ہوے ۔۔۔ رہے سر بسنگ استراحت کئے ۔۔۔ نشان آپ کے ہاتھ پاک کا ۔۔۔ بھی ہیبت مقدس کا یک سنگ پر
سواری کا جو خاص تھا جانور ۔۔۔ ہین بانده ہے اسی سے خیر البشر ۔۔۔ روایت ہی پتھر پر نقش قدم ۔۔۔ تھا ہتھوڑے کے جھٹکے سے جو نک تھا
بھی پتھر زمین مین دو بچکے بلا ۔۔۔ تو اس سے وہین جھاڑ پیدا ہوا ۔۔۔ تھی لاغر نزار اتم مبدل کیا ۔۔۔ بھی سوکھا تھا کاسی کا ایک ٹکڑا
بلا شبہ یہ اعجاز رسولوہ سے ۔۔۔ کہین غلبہ رکھتے ہین سے جو سے ۔۔۔ سلیمان کا تھا جو یہہ معجزا ۔۔۔ پرندے سلام آکے کرتے تھے آ
عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام ۔۔۔ ہوا جبکہ سنگ و شجر سے سلام ۔۔۔ کہ تسبیح کی کنکرس نے کہات ۔۔۔ شتر اور ہرنی بھی کی شہ نے بات
کیا عرض کچھ اسکے بولے نبی ۔۔۔ کیا دونا کی اسکو تم نے کوئی ۔۔۔ کہ چوپان کو اسکے گھی نے لیا ۔۔۔ ہی مردی پر مردہ بھی یک مگر
تقاضا کیا اسحر سلیمان کا ۔۔۔ کہ لیجاتا تھا تخت اٹھا اڑ کر او ۔۔۔ پہ حضرت کو وحی ہو دا تھا برق ۔۔۔ روایت بہت ایسی شہور ہین ۔۔۔ کتابون مین منقول دندکور ہین
کہی لیکے حضرت کو زمین و فرش تک ۔۔۔ بریک طرفۃ العین تک عرش تک ۔۔۔ جو کرتی تھی وہ سیر پہلے ہو تی ۔۔۔ تھی آدھے سے بھی بلکہ کچھ کم سے تر

دیا آپ پہ جنت میں گونہ ا
سو حضرت نے اسکو سحر کیا
بندہ بنے ہیں سجدے کیے کہ کہتے
تھا اللہ اکبر سے بازی کرے
سلیمان نے جنون سے خدمت لے

تھا جنوں کا لشکر سلیمان کا
پہ حضرت کا لشکر فرشتوں کا تھا
سلیمان کو دی بادشاہی خدا
پہ حضرت کو انمیں تخیر کیا
کریں شاہی یا زہد کو اختیار

بھی عیسیٰ جو مردوں کو زندہ کیے
بھی کوڑی جذامی کو اچھے کیے
سو حضرت سے اس قسم کے معجزات
چنانچہ بیان آگے اسکا ہوا
خوشی سے نے بدشت چنا

پہ چوتھے چہارم جو عیسیٰ گئے
تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے
غرض انبیا میں بھی جو کہ تھے
بہت سی روایت کا املا ہوا

کوئی ان سے بھی بڑھکر کہاں تک گئے
کہ خالق میں امکان تو یہ ہے
فضایل کمالات اور معجزے
بل آئے بھی پر کر علیہ السلام

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت کے خاص ایسے معجزات جنکو خصایص کہتے ہیں کسی نبی کو ان میں شرکت نہیں

کئی نعمتیں جو کہ رب العلا
بھی ہیں ہر دان فاضل و قیاس ماں
مگر اسکا کچھ مختصر تر بیان

دیا یعنے دنیا میں جو نعمتیں
تو ممتاز کرتا ہے سب میں اسے
کرے اکثر اشیا میں بس اسکو ناں

پر اک بات معلوم یہ کیجیے
بہت اپنے الطاف اپنے رکھو
عنایت کرے اسکو اک خاص ناں

کہ ظاہر ہو تا اسکی محبوبیت
یقیناً ہیں جب سرور انبیا
خصوصے بہت خاص انکو دیا

ہو عالم میں تا امتیاز آپکو
کیا اس لئے سب سے خاص آپ کو
ہو خلق عظیم آپکو بھی عطا

پر اسکے جو ہوں زاید و برتر
کیا تھا عنایت یہ غیر البشر
ہو فضل آپکو سب سے بڑھکر عطا

پہ ذات مبارک پہ حضرت کے ہی
بھی خصوص ترے خاص اس لئے
یقین کہ ہو نبی اللہ پر یقین بھی

بھی کرتے نظر جو کہ در پردہ ہی
نظر کرتے پر نبی اللہ پر یقین بھی
ہو ایمان کامل ترا اس لئے

تو وہ پیر رہتا تھا اس مان مقام
نہیں دودھ چھٹا تھا وہ تا طعام
سو بچوں کے بس اسکے اس بات کا

یقین بار ہا تجربہ ہو چکا
نہ بھوکا پیاسا بھی ہوتا تھا وہ
ہوا طفل ایسا ہی تھے تا زمان

چو شاہ حسین انکو اپنی زبان
کہ طفلی کی حالت میں شیر کو
نہ تھا بال کا انمیں نام نشان

بھی خوشہو ہوتی تھی اسے عیاں
چو بچوں کو تسکین ہوتی تبھی
اگر چہ کہ ساتی نہیں انکا آپ بھی

پہ بیدار رہتا تھا طیب نبی
تھا آماز میں شہد کے یہ معجزا
تھا عرق بدن مشک و عنبر بھی جو رجا

جمائی بھی حضرت کو آئی نہیں
کہ گذرے ہیں بس اسے خیر الانام
اسی سے سمجھتے تھے سب اہل عرفاں

کسی وہ سے وہ سید المرسلین
ورخشاں ہوا ایسا نور اسلام
ہوئے جبکہ پیدا یہ انس جاں

برائے آپکا بھی کوئی بشر
ہوا خلق و خلق آپکا بے نظیر
بھی حضرت اشارہ سے کرتے تھے چاند

عجائب آئے نظر ہم کی
بھی حضرت کے ساتھ ہی کرتا تھا چاند
روایت سے ثابت ہی کرتا تھا چاند

بھی کعبہ پر رہتے تھے دن کبھی
نہ کہنی پہ مچھر کبھی بیٹھے تو
لباس مبارک پہ بھی آپ کے

جواب اس ندا کا بالفظ بلے
کیا پہلے ازراہ لطف و عطا
ندای اذان آپ سے ہی خدا

پرے عرش کے بھی گذرنا بفور
سواری بھی پر براق کیساں ہوا
کرسا تو سموات کا سیر و دور

ملایک نے تشہیر و تیر و تبر
سوار اطلس پر ہو کر جو نازل ہوئے
یہ سب خاص ہیں ذات سے آپکی

اشارہ کے شاہ انگلی سے جب
ہوئی منشق ماہ کے چار تار
کئے فون گذرے کا نظارہ

بھی دیکھا اللہ جو تین
ہوئی ہیں خصوص یہ بھی سیاہ و سفید
ہوئے بے حجاب اسکے جلوے

اول ہوش میں آوینگے آپکی
ہیں خصوص امر یہ بھی آپکی ذات
کہ اول ہو تین آپ سے آپکی

پہ حضرت نے انگلی مسلمان کے
نفس
خوشی سے نے بدشت چنا

کریں شاہی یا زہد کو اختیار
چنانچہ بیان آگے اسکا ہوا
بہت سی روایت کا املا ہوا

بل آئے بھی پر کر علیہ السلام
یہ بس ایک قطرہ ہی اس بحر کا
دیا تھا جو حضرت کو اور دیوبگا

ذرا سے تحریر کرتا ہوں یاں
عنایت کرے اسکو اک خاص ناں
خصوصے بہت خاص انکو دیا

ہو فضل انمیں دیکر رسولوں کو بھی
یقین انمیں کچھ فضل شرکت نہیں
نہ دیوارہ دوری کا پردہ رہے

اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتے
چکائے پیچھے کو گر تو
گرفتار در صدمہ کربلا

لعاب مبارک میں تھا یہ اثر
جو تھے اہلبیت رسول خدا
کہ واقع ہوا صدمہ کربلا

وہ تا خیر باقی تھی تا سالہا
تھے حضرت کی لعنین ہیں ضد اور مخالف
تھے شفاف آئینہ سا بے خلاف

یقین دونوں حضرت کے تا لحد بھی
کہ اسقدر وہ دعا بھیجنا
کیسکا آواز پہنچے کبھی

طہارت تھی یہ باطنی ظاہری
کبھی عمر میں آپکے بالیقین
ہوا احتلام آپکو نہیں کبھی

وہ خوشبو مسلط ہو جس مقام
فرشتے تھی اس راستے میں تمام
وہ خوشبو وہاں کی ہوئی خوش مشک کی

یقین ہیں حضرت کے جو اکتین
ہیں بہتر ہزار خلق سے ملک ہے میں
تو ابران کر سایہ کرتا وہ ہیں

اگر وہ ہو پیں تا حضر کہیں
کیا پیدا اگے بھوں کے خدا
بھی مرح شریف نبی آلہ

بھی وہ رتبہ عالی معراج کا
خدا خاص اس آپکو ہی دیا
بھی اول سے تمام انبیا

کریں قابو تو میں تک بھی فرار
دنی اور تدلی کیا یاں مقام
جو پہلے سب سے شہ انبیا

فلک سے زمیں پر جو نازل ہوئے
بھی اس لشکر میں حضرت کے داخل ہوا
سوار اطلس پر ہو کر جو نازل ہوئے

دعا بھی کے علاوہ خوب
کیا ہی طلوع مہر بعد غروب
فلک پر دو تکڑے ہو اچاند تب

نہ پاویگا اسقدر کوئی نبی
ہوئے گا مقرر بھی دل کو ہی
رسول خدا کے تین حشر میں

فرشتے جو آئینگے صد ہزار
جلو میں ہیں آپکے مستعد
لے آئینگے صد ہزار محشر میں

لے آشنا کو اسم ع بات و نشان ہے — وہ کہ بھی ہم سے ہوگا کہاں جانے — کہ سیدھے طرف ہی حوض عرش کے — مقام آئی محمود ہی اسکا نام
کریگا خدا آپ کو یہ بھلا ہے — کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب — کہ ہیں اسکے سایہ میں ہی اگے سب — سبھی انبیا ہیں لے آستین
بھیجدیں محشر لوا احمد کا ہے — شروع آپ سے ہی ہوا ہوگا — شفاعت کا در آپ ہی کو ملیگا
یہ حضرت ہی لے اپنی امت تمام — بھی دیدار پر نور اللہ کا — تو اسدم شفاعت کی ہوں منتظر
بھی حضرت ہی اس وزن پل کے پار — کہ ہیں برق سا سب سے اول گذر — کریں پل کے اوپر گذر آپ جب
کرو بند انکھیں اپنے تم خوب تر — کہ ہیں فاطمہ اکر پل سے گذر — کریگی وہیں بند انکھیں کو تب
وسیلہ کا درجہ جو ہوگا بڑا — سے خاص حضرت کو روز جزا — بھی پہلے وہی سید المرسلین
کہ حضرت کو قرب خدای قدیر — ہوا ایسا کہ دینا ہیں شاہ و وزیر — کہ حضرت ہی ہیں واسطہ درمیان
کہ حضرت کے خاطر غنیمت کا مال — خدا تعالی کیا ہے حلال — بھی حضرت کے خاطر ہی فرقد گئے
تیمم لئے برزمین کی بھی خاک — ہوئی انکی امت کے خاطر ہے پاک — وضو بھی اسیطرح ہی بانیذ
بھی جمعے کا جو روز فرد ہے — اجابت کی ساعت جو اس روز ہے — بھی رمضان میں جو قدر کی رات ہے
یہ سب خاص حضرت کے ہیں واسطے — جو محمل میں مہمان تگ میں قدر کی — خصیصے مگر باطنی بے شمار
عروج و نزول اور بقا ذات کا — بہ حضرت کے ات میں ہوگا یقین — رہ حق کے ہیں سالک و واصلین
کئے ابتدا جسنے اسقدر — چلے انکا نقش قدم دیکھکر — سو حضرت سے ہی اسکے لاتے ہیں بات
علوم اولین آخرین کے تمام — معارف لدنی جو ہیں لاکلام — دیا انکو جو خدائے متین
کہ تا عقل کامل سے یہ سوچئے — کہ ذات نبی ہیں خصیصے جو تھے — دلایل سے انکی رسالت کے ہیں
ذرا علم اور عقل سے دیکھئے — نگذرین پر انصاف کی راہ سے — کہ غیر پیمبر کو کب دینگے بات
تبھی تو دئے بات بے جوڑ سے — خصیصے جو دیکر رسل میں نہ تھے — دے بسیارین الکو بگ لکھے
کہ خالی بنا شد کتابہ سیر — جو ہیں معجزات شہ کائنات — تو یک دفتر اسکو جدا چاہئے

خاتمہ

در تضرع و ابتہال بارگاہ عزیز و متعال جلت قدرتہ

بحمد اللہ یہ نسخہ معجزات — بھی مقبول درگاہ حضرت رسول — یہی توشہ یک بس ہی عاصی کی ہے
الٰہی سے فضل سے کر قبول — جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی — مین جب اتھا دست وسیلہ کیا
پنایا جزا اسکے وسیلہ کو ئی — بھی تیرے معظم پیمبر کا نام — نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا
گر دلمین رکھتا ہی یکتا ترا نام — ولے مسیح کے جیسے ہیں دور — نہ سرمایہ شغل عبادات کا
برا شیشہ دل تو ہی چور چور — خطا پر میری نظر کیجئے — تو ہی دیکھ یہ کیا کیا ہے میں نے
خطا پر میری نظر کیجئے — کہ گر چہ میرا کیمیں ہی بڑا — بضاعت نہ کچھ میرے پیمیز
اجابت کی دے کا میابی مجھے — پہ رحمت سے تیری مہین ہی بڑا — مین ہوں سرو پا وے بال و پر
مقاصد کی دے تو مجھے کامیابی مجھے — مرا جام مقصود لبریز کر — جز تو نے ہی دی ہے ای دیبا مجھے
تو چاہے تو یک ذرہ خورشید کر — تری ذات ہی بادشاہ غنی — گنہگار ہوں بندہ ملگذہ ہی
تو چاہے کرے کوہ یک کاہ کو — تو ہی چارہ جو بیچاروں کا ہے — کشادہ ہی عاصی کا دست دعا
دے توفیق مجھکو عبادات کی — ہو ہر نفل قرب لو افل مری — سوا تیری درگہ کہان ہے کہان
ہو جب باقی مجھکو حیات ابد — ہو قرب فرائض سے بھی — پیمبر کی ہے تجھ پاس خاطر بہت
دے مجھکو حیات ابد یسی ذات — سلوک مقامات کا دے عمل — فنا ہو وہان فعل و صفات و ذات
کہ وہ موت ہو جاوہ دائمی حیات — کہ قرب فرائض سے ہو ختم سیر — صلوٰۃ و سلام خدای انام
ہمارے پیمبر پہ ہو تا ابد — ہو اس موت کا خاتمہ بھی بخیر — بحرمت محمد و آلہ الکرام

عروجی نزولی جو ہیں قابِ قوسین	ہیں جسکے خاطر ہیں دارو دیار	سبھی سب اُسکے آل و اصحاب پر	ہو نازل خدا سے بشام و سحر	
	تاریخ اختتام رسالہ معجزات جنبر الانام			
چمن معجزات حضرت کا	حضرت خاتم الرسالت کا	باغ دایم بہار ہیں کیا ہے	رنگ رکھتا ہی کس بہار کا	نسخہ معجزات یہہ اپنا
	ایک گلدستہ اور گلستان کا	ایک قطرہ ہی ابر رحمت کا	رنگ دبوی ختام مسک لیا	شکریہ ہی ربت عزت کا
شریک معجزات حضرت کا	حق کی قدرت کا جب کرشمہ ہی	معجزہ صاحب النبوت کا	بالبدیہ اسکا سال بلبل دل	بولا صوفی کرشمہ قدرت کا

اشتہار

بالخیر — منت

اہل مطابع ملک مدراس و ملک میسور و بمبئی و ہندوستان و غیرہا اور تجار کتب و غیرہم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہہ کتاب جان الحیر مع جلد دوم جو متضمن ہشت رسالہ ہی تصنیف منیف جناب کنیۃ التصانیف والتوالیف شمیم عرفان واعظ شیرین بیان حضرت مولانا مولوی عبد الحی صاحب واعظ مدظلہ العالی اور اپنی ہر ایک تصنیف و تالیف مطبوع ہو یا غیر مطبوع جب تک سند اجازت حضرت موصوف سے حاصل نکریں۔ قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نفرماویں۔ کیونکہ اگر اسکے پیشتر کسی کو اجازت دی گئی ہو۔ طرفین کے نقصان کا سبب ہنو۔ ہاں اگر کسی کو کسی کتاب کا قصد طبع ہو اطلاع دیں انشاء اللہ تعالیٰ عند الوسعت اجازت دی جائیگی + المشتہر شمس الدین احمد مہتمم مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور حسب الحکم حضرت مصنف ممدوح دام فیضہ۔

مرقوم ۱۶ جمادی الاول ۱۲۹۲ ہجری ؁

اطلاع

سلام ہو کہ کتاب مستطاب جان السیر فی احوال سید البشر جو میرے نہایت عجیب و غریب ایک عالم میں بکا شہرہ اور ایک جہان میں شیفتہ مستفید و مقبول اور مساجد و محافل میں اکثر اسکے پڑھنے کا معمول ہی سو اسکی پہلی جلد ہی جو چار رسالے ہیں چار بار چھپی اور کاغذ زر کے مانند دست بدست ہو گئی۔ پر اس بار جو مطبوع ہوی ہے اسکا کچھ رنگ اور ہی ہے کہ اگلے اُن چار رسالوں میں بھی بہت سے مضامین تازہ زیادہ کئے ہیں۔ اسکے سوا اسکی دوسری جلد بھی جو آنحضرتؐ کے بشارات و ہمجزات شمایل و معجزات میں چار رسالہ ہیں اسکے ساتھ ملحق ہے۔ یہہ ہر دو جلد کی قیمت پختہ جہنوں نے اسکو باجازت مصنف چھپوایا ہے ارزان رکھی ہے کہ قیمت جلد اول کی قریب ہی اور یکمشت سو پچاس یا پچیس تک لینے والوں کے لئے روپیہ ۴ روپیہ وضع کرتے ہیں فقط +

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی انعمہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین سید العرب والعجم یہہ ہشت رسالہ جلد ثانی کتاب مستطاب جان السیر فی احوال سید البشر جو برنگ ہشت جنت ہان معجزان میں بہار ثانی طبع مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور سے آراستہ ہوے

مرقوم ۱۶ جمادی الاول ۱۲۹۲ ہجری ؁

واضح ہو

جس کتاب جان السیر مطبوع مطبع محمدی پر مہر ہو الحق العلی العلی

ثمن بہو حریدنکریں سرقی ہی فقط

